CENTRAL LIBRARY

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلقنا في امته الذي نار بنبيه الى قاب قوسين فاكرمه بولايته وصيته الذي ردت له الشمس في حين وشرفنا بحب الزهراء ام السبطين التي فضلت على نساء العالمين وجعلنا من الباكين على مصاب الحسن والحسين وتشيعه من ذريته الحسين الذي من بكى على مصابهم رجح حسناته اعمال الثقلين وهم ائمة المشرقين وهداة المغربين صلوات الله عليهم ما دام طلوع النيرين

بعد حمد و نعت کی اوپر رای ذاکیہ صاحبان اولی الابصار اور اذہان ناظران احادیث و اخبار سماشایقین اثار مصائب جناب خامس آل اطہار پر مخفی و محتجب نرہی کہ یہہ کتاب مستطاب عہد کرامت مہد اوس شاہ عالم پناہ مین تحلی بحلیہ طبع سی آئی کہ تمام خلق زیر سایہ ہمایون پایہ سکندر شان عادل زمان بندہ پرور کی کنف امان مین باسایش مالا کلام پرورش ہوتی ہے شاہ عالیجاہ کہ جسنی تمام اہل ظلم کو سیف قاطع اپنی سی صاف کر دیا اور نام کشورون او مفسدون کا صفحہ ہستی سی مٹا دیا کہ تمام عالم و عالمیان کی تصویر عدل نوشیروانی کو اپنی لوح خاطر سی محو کر دیا مہر سپہر سلطنت و کامگاری کو نور دین عظمت و شہریاری سی روشن کیا تخت و تاج اس ثبت و عظمی جو شاہنشاہ سی مانند بدر منیر اور جملہ بندگان درگاہ مشمل کو الیہ کی مستبشر ہین کو اوکی ملت دین نبوی اور علم ہدایت طریقہ مرتضوی امداد و اعانت حضرت قدرت سی بلند و مرتفع ہے

حقا کہ اگر جمشید و فریدون زندہ ہوتی تو قواعد سلطنت اس شاہ عدالت گستر سی اخذ کرتی اور اگر شاہان ترکستان مانند
پشنگ و افراسیاب حاضر ہوتی تو ضرور حلقہ اطاعت و فرمان بری حضرت خدیو کیہان اپنی گوش گذار کرتی بادشاہان
پیشداد باوجود اشتہار کثرت جود و سخا از کیومرث تا بیوراسپ اگر حضوری پاتی لا محالہ جود و سخا اس شاہنشاہ عالم
پناہ سی سیکھتی لیکن یہ غلط ہی کہ جملہ شاہان مذکورین کو حضرت اقدس و اعلی دین پرور سے کیا مشابہت ہی کہ مرتبہ اونکا
مقابل رتبہ بندگان حلقہ بگوش شاہ دین پرور کی نہین ہو سکتا ہی اسواسطی کہ اس عہد عدالت مہد مین دین رسول مختار
اور طریقہ ائمہ اطہار نی رواج پایا اور بدعات شریعت غرای نبوی اس وقت مین نابود ہوئی بسا علوم و فنون
حکمای یونانیان پیشین نی تجدید رونق پائی پس اگر اس سبب سی بیت السلطنت لکھنؤ کو رشک افزای خطہ ممالک
یونان اور جزایر خالدات کہی تو بجا ہی اور افتخار بلاد و قصبہ نامتناہی جزایر گنگ و زنگ کہ مسکن جہلا سابقین اہل ہند
تہا اگر کہیی تو وہی قلعہای گردون اساس اقوام لئام کی اس عہد مین پست تر مین ہوئی اور تمامی متمردین سرکش
بسیوف آبدار غازیان ظفر سی طعمہ ہوئی اعلی حضرت ولی نعمت دارا دربان فریدون مکان فغفور دربان باسط
بساط امن و امان مروج عدل و احسان سلطان بن سلطان خاقان بن خاقان حضرت ظل سبحانی خلیفہ الرحمانی
جناب اقدس اعلی ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علیشاہ بادشاہ غازی
خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علی جمیع العالمین برہ و احسانہ اور باعث طبع اس کتاب سراسر حسنات کا نواب عالیصفات
وہ والا جناب ہوئی ہین کہ تمام اہل شاہجہان آباد کو فیض عام اونکی سی دین آئین مذہب حقہ امامیہ حاصل ہوے
اور ملت نبوی اور طریقہ مرتضوی کو استقامت مین بلکہ اوس اطراف مین رواج دیا یعنی نواب مستطاب معلی القاب عالیجناب
رفیع اعلام بذل و احسان کہف حاج و زائرین ملجا و ماوای سادات مومنین ناظم مہام ممالک ہندوستان
دستور اعظم و وزیر افخم سلالہ دودمان مصطفوی گل گلستان مرتضوی نواب فلک جناب گردون قباب سرفراز الامرا
دانش الملک اعتماد الدولہ سید حامد علیخان بہادر جنگ ازانجا کہ نیت حق طویت اون جناب کی ہمیشہ مصروف
بلعو خیرات و مبرات رہتی ہی باوجودیکہ عین ریعان جوانی اور عنفوان شباب ہی کہ عنایت جناب خلاق عالم سی
اب منزل چہارم منازل اثنی عشر عمر مبارک تکمیل پائی ہی مگر اس عرصہ مین ہزارون امور خیریت حق پرست اونکی ہمت سی جاری ہوئی
ہین مانند بنای مساجد و مدارس اور امام باڑونکا اور مقرر کرنا پیش نماز مذہب حقہ امامیہ کا شہر شاہجہان آباد مین او

باعلان کرنا تعزیه داری جناب خامس آل عبا کا اوس شهر مین بسبب کثرت اهلسنت جماعت کی عهد سلطان تیموریه سی اب تک یهه امور باعلان کسی نی نهین کی تهی ان جناب نی جاری کی پس هر گاه مجالس و محافل بیت السلطنت لکهنو نیکی اور طریقه جدید خوانی کا سماعت اون جناب نی فرمایا نهایت پسند کیا اور چونکه بسبب محبت جناب ابا عبد الله حسین که جد اعلی اونکی هین آب و گل مین تخمیر باقی هی لهذا اس کمترین نی کتاب ترجمه احادیث صحیحه متضمن مصایب و فضایل جناب خامس آل عبا و باقی شهدای معرکه کربلا علی علیهم آلاف التحیه والثنا تکمیل و تیار کر کی بنام نامی جناب حضور اقدس و اعلی شاه عالم واجد علیشاه خلد الله ملکه و سلطانه معرض طبع مین که هر گاه یهه حقیر و خانه زاد موروثی اوس دودمان عالیشان کا هون منظور هی که تمام هندوستان مین یعنی دار السلطنت شاهجهان آباد مع مضافات و متعلقات اوسکی شهر شهر اور قریه قریه اور دیه دیه بلکه گهر گهر مین یهه کتاب مجالس عزا پڑهی جائی اور باعث درازی عمر و دولت و بقای سلطنت حضرت اقدس اعلی دام ملکه کا هووی پس بحمد الله که هزار جلد حسب حکم اشرف سی معرض طبع مین آئی الله تعالی بواسطه رسول مقبول اور تمامی ائمه اطهار آبا حضرت بتول کی تصدق سی تا بقای ایام دنیا اور ظهور خاتم خلفاء صاحب العصر والزمان کی اس دولت عظمی او سلطنت کبری ذوات والا جناب حضرت خسروانی سی رونق بخش هی اور جناب ایزد سبحان نواب معظم کو بمزید عمر و دولت تا صدها سال رنگکر نسل سی اونکی سیادت تا قیام قیامت جاری رکهی بمنه و کرمه العرض جب چاها اس فقیر نی که یهه کتاب کو جمع کری اور کتب احادیث اور کتب ان بزرگوارون کی اسی جمع کیں که اونکی کتابون سی رواج پایا گیا حدیث کا پڑهنا مجالس مین مثل میر اکبر علی صاحب و مرزا امان بیگ صاحب و مرزا مغل مرحوم کی کتابون مین نظم بهت هی بطریق روایت خوانون کی اور اکثر حدیث خوان نظم هندی کو عبارت عربی کی ساتهه پڑهنا گوارا نهین کرتی که بیشتر روایت خوانون نی اکثر روایات کو بسبب ملانی نظم غیر مشروع کی خراب کر دیا اور ثواب کو اپنی ضایع کیا اور مرزا امان بیگ صاحب نی کتاب خوب جمع فرمای مگر وه کتاب تمام و کمال نقل نه پای اور مرحوم میر اکبر علیصاحب نی ضیاء الابصار کو اپنی ساتهی تقسیم کر دیا اور ثواب اپنا بڑها یا بعد اونکی جو اونهون نی جمع کیا تها هنوز وه نقل نه پایا که میر صاحب راهی جنت هوی پس اس عاصی کی خیال مین آیا که ضیاء الابصار بطریق کتب احادیث مثل جلاء العیون وغیره کی هی اور ذاکر هر بار ترتیب کو کرنی پڑتی هی اور جب فضایل و مصایب جدا جدا هون تو هر بار کرکی خوب نهین لگتی پس اسلئی چاها مینی که اسکتاب کو موافق اپنی عقل ناقص کی ان کتابون سی اور غیر ان کی سی انتخاب کر کی تیار کرون که هر روایت مین

کیا

۲۷۸۵۰

خلاصۃ المصائب

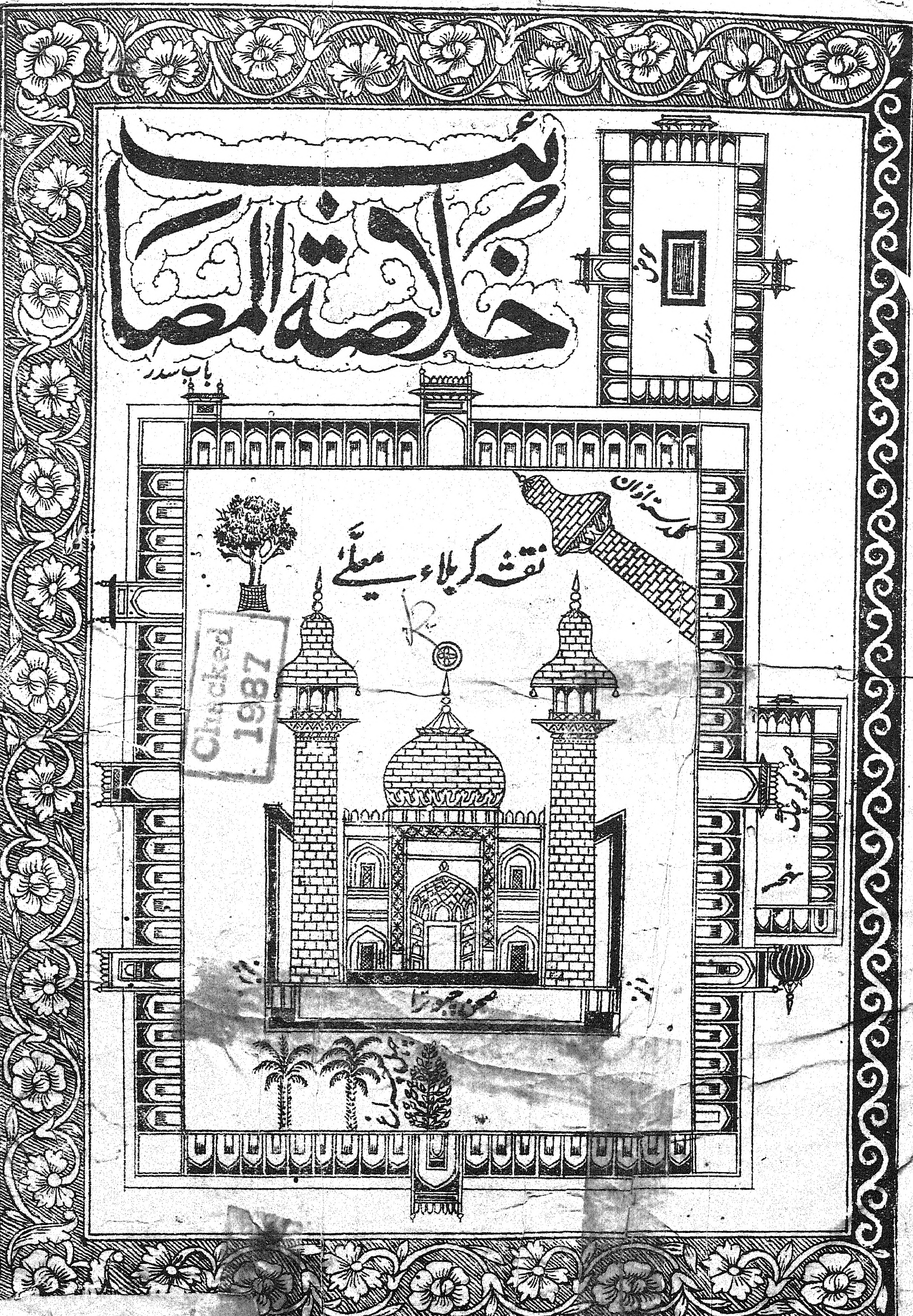
باب سدر
گلدستۂ اذان
نقشہ کربلاء معلّٰی
صحن چبوترا

Checked
1987

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلقنا في امة النبي فاز رتبته الي قاب قوسين واكرمنا بولاية وصيه الذي ردت له الشمس مرتين وشرفنا بحب الزهراء ام السبطين التي فضلت علي نساء العالمين وجعلنا من الباكين علي مصائب الحسن والحسين وتسعة من ذرية الحسين الذين من بكي علي مصائبهم رجح حسناته اعمال الثقلين وهم ائمة المشرقين وهداة المغربين صلوة الله عليهم ما دام طلوع النيرين

بعد حمد و نعت کي اوپر راي ذاکيه صاحبان اولي الابصار اور اذہان ناظران احاديث و اخبار سيما شايقين آثار مصائب جناب خامس آل اطہار پر مخفي و محتجب نرہي کہ يہہ کتاب مستطاب عہد کرامت مہد اور شاہ عالم پناہ مين محلي بحليہ طبع آئي ہي کہ تمام خلق زير سايہ ہمايون پايہ سکندر شان عادل زمان بندہ پرور کي کنف و امان مين باسايش ما لا کلام پرورش ہوتي ہے شاہ عالي جاہ کہ جسني تمام اہل ظلم کو سيف قاطع اپني سي صاف کر ديا اور تمام سرکشون اور مفسدون کا صفحہ ہستي سي مٹا ديا کہ تمام عالم و عالميان ني تصور عدل نوشيرواني کو اپني لوح خاطر سي محو کر ديا مہر سپہر سلطنت و کامگاري کو نور ديدہ عظمت و شہرياري سي روشن کيا تخت و تاج اس دولت عظمي وجود شاہنشاہ سي مانند بدر منير اور جملہ بندگان درگاہ مثل کواکب کي مستنير مين لواي ملت دين نبوي اور علم ہدايت طريقہ مرتضوي امداد و اعانت حضرت قدر قدرت سي بلند و مرتفع

حقا کہ اگر جمشید و فریدون زندہ ہوتي تو قواعد سلطنت اس شاہ عدل گستر سي اخذ کرتي اور اگر شاہان ترکستان مانند بشنگ و افراسیاب حاضر ہوتي تو ضرور حلقۂ اطاعت و فرمان بري حضرت خدیو گیہان اپني گوش گذار کرتي بادشاہان پیشداد باوجود اشتہار کثرت جود و سخا از کیومرث تا پوراسپ اگر حضور ہي پاتي لا محال طریقہ جود و سخا اس شاہنشاہ عالم پناہ سي سیکھتي ني ني غلط ہي کہ جملہ شاہان مذکورین کو حضرت اقدس و اعلی دین پرور سي کیا مشابہت ہي کہ مرتبہ اون کا مقابل رتبہ بندگان حلقہ بگوشان شاہ دین پرور کي نہین ہو سکتا ہي اسواسطي کہ اس عہد عدالت مہد مین دین رسول مختارؐ اور طریقہ ایمہ اطہار نے رواج پایا اور بدعات شریعت غراي نبوي اس وقت مین نابود ہوئے بسا علوم و فنون حکماء یونانیان پیشین نے تجدید رونق پائي پس اگر اس سبب سي بیت السلطنت لکھنؤ کو رشک افزاي طبقہ ممالک یونان اور جزائر خالدات کہئي تو بجا ہي اور افتخار بلاد شرقیہ ناسزا ہي جزایر گنگ ذر کہ مسکن حکماء سابقین اہل ہند تہا تعبیر کیجئي تو روا ہي قلعہاي گردون اساس اقوام لئام کي اس عہد مین پشت بزمین ہوئے اور تمامي متمردین سرکش سیوف آبدار غازیان ظفر سي طعمہ ہوئي اعلي حضرت ولي نعمت دارا دربان فریدون مکان فغفور دوران باسط بساط امن و امان مروج عدل و احسان سلطان بن سلطان خاقان بن خاقان حضرت ظل سبحاني خلیفۃ الرحماني نے جناب اقدس اعلي ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علي شاہ بادشاہ غازي خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و افاض علي جمیع العالمین برہ و احسانہ اور باعث طبع اس کتاب سراج حسنات کا ذات عالي صفات و والا جناب ہوئي ہین کہ تمام اہل شاہجہان آباد کو فیض عام اون کي سبب سي دین آئین مذہب حقہ امامیہ حاصل ہوئے اور ملت نبوي اور طریقہ مرتضوي کو اوس مقام مین بلکہ اوس اطراف مین رواج دیا یعني نواب مستطاب معلي القاب عالي جناب رافع اعلام بذل و احسان کہف حاج و زائرین ملجاء و ماواي سادات و مومنین ناظم مہام ممالک ہندوستان دستور اعظم و وزیر افخم سلالۂ دودمان مصطفوي گل گلستان مرتضوي نواب فلک جناب گردون قباب سرفراز الامرا انش الملک اعتماد الدولہ سید حامد علیخان بہادر جنگ پس ازانجا کہ نیت حق طویت اون جناب کي ہمیشہ سي مصروف بامور خیرات و مبرات رہتي ہي باوجودیکہ عین ریعان جواني اور عنفوان شباب ہي کہ عنایت جناب خلاق عالم اب منزل چہارم منازل اثني عشر عمر مبارک کي تکمیل پائي ہي مگر اس عرصہ مین ہزارون امور خیر دست حق پرست اونکي سي جاري ہوئے ہین مانند بناء مساجد اور مدارس اور امام باڑون کا اور مقرر کرنا پیش نماز مذہب حقہ امامیہ کا شہر شاہجہان آباد مین اور

باعلان کرنا تعزیہ داری جناب خامس آل عبا کا کہ اوس شہر مین بسبب کثرت اہل سنت جماعت کی عہد سلطان تیمور سی اب تلک یہہ امور باعلان کسی نی نہین کئی تہی ان جناب نے جاری کئی پس ہرگاہ مجالس و محافل بیت السلطنت لکہنو دیکہی اور طریقہ حدیث خوانی کا سماعت اون جناب نے فرمایا نہایت پسند کیا اور چونکہ بسبب محبت جناب ابا عبد اللہ الحسین کہ جد اعلی اونکے ہین آب و گل مین تخمیر پائی ہی لہذا اس کمترین سی ارشاد کیا کہ کتاب ترجمہ احادیث صحیحہ متضمن مصائب اور فضائل جناب خامس آل عبا اور باقی شہیدان معرکہ کربلای معلی علیہم الاف التحیۃ والثنا تکمیل و تیار کرکی بنام نامی جناب حضرت اقدس و اعلی شاہ عالم واجد علیشاہ خلد اللہ ملکہ و سلطانہ معرض طبع مین لاکہ ہرگاہ یہہ حقیر و خانہ زاد موروثی اوس دودمان عالیشان کا ہون منظور ہی کہ تمام ہندوستان مین یعنی دار السلطنت شاہجہان آباد مع مضافات اور متعلقات اوسکے شہر بشہر اور قریہ قریہ اور دیہ دیہ بلکہ ہر گہر مین یہہ کتاب مجالس عزا پڑہی جائی اور باعث درازی عمر و دولت و بقای سلطنت حضرت اقدس اعلی دام ملکہ کا ہووے پس بحمد اللہ کہ ہزار جلد حسب حکم اشرف سی معرض طبع مین آئے اللہ تعالی بواسطہ رسول مقبول اور تمامی ائمہ اطہار اکبار و بتول کی تصدق سی تا بقای ایام دنیا اور ظہور خاتم خلفاء صاحب العصر و الزمان کی اس دولت عظمی اور سلطنت کبری کو ذات والا جناب حضرت خسروانی سے رونق بخش رکہی اور جناب ایزد سبحان نواب معظم کو بمزید عمر و دولت تا صد وسی سال قایم رکہکر نسل سی اون کے سیادت تا قیام قیامت جاری رکہے بمنہ و کرمہ الغرض جب جانا اس فقیر نی کہ اس کتاب کو جمع کری اور کتب احادیث اور کتب اون بزرگوارون کے ایسی جمع کین کہ اون کی کتابون سے رواج پا گیا حدیث کا پڑہنا مجالس مین مثل میر اکبر علی صاحب و مرزا امان بیگ صاحب و مرزا اسمعیل مرحوم کی کتابون مین نظم بہت ہی بطریق روایت خوانون کی اور اکثر حدیث خوان نظم ہندی کو عبارت عربی کی ساتہہ پڑہنا گوارا نہین کرتے کہ بیشتر روایت خوانون نے اکثر روایات کو بسبب ملانے نظم غیر مشروع کی خراب کر دیا اور ثواب کو اپنی ضایع کیا اور مرزا امان بیگ صاحب نی کتاب خوب جمع فرمائی مگر وہ کتاب تمام و کمال لکہنی نہ پائی آدہی مروج ہی لیکن میر اکبر علی صاحب مرحوم نے ضیاء الابصار کو اپنی سامنی تقسیم کر دیا اور ثواب اپنا بڑہایا بعد اوس کے جو اونہون نی جمع کیا تہا ہنوز وہ لکہنی نہ پایا کہ میر صاحب راہی جنت ہوئی پس اس عاصی کی خیال مین آیا کہ ضیاء الابصار بطریق کتب احادیث مثل جلاء العیون وغیرہ کی ہی اور ذاکر کو ہر بار ترتیب نو کرنی پڑتی ہی اور جب فضائل و مصایب جدا جدا ہون تو ہر بار گرہ خوب نہین لگتی پس اسلیے چاہا مین نی کہ اس کتاب کو موافق اپنی عقل ناقص کی ان کتابون اور غیر ان کی سی انتخاب کرکی ترتیب دون کہ ہر روایت مین

پہلي فضائل ہون اور پہر مصائب ہون کہ يہہ طريقہ حديث خوانون مين سي کسي نے نہين کيا اور اگر خدا تعالي چاہي تو ذاکرونکو بہي يہہ طريقہ پسند آئي اور آسان پڑے اور ثواب جناب سيد مغفور کا اور جن بزرگوارون کے تصنيف سي مينے انتخاب کيا ہي زيادہ ہووے يہ بہي جاننا چاہيے کہ اکثر روايات تو اسمين ضياء الابصار کي ہين اور بعضي روايات تصنيف مرزا اسمعٰل صاحب غافل اور مرزا جعفر علي صاحب فصيح اور مرزا امان بيگ صاحب اور سيد اظہر علي کربلائي کہ کتاب اونکي زاد العاقبت ہي انتخاب کي ہين اور بعض روايات کتاب خرايج اور بياض مخري وغيرہ مين سي نکالين ہين تا مين بہي شريک ثواب ہون انشاء اللہ تعالي اور نام رکہا مينے اس کتاب کا **خلاصۃ المصائب** اور بعد اسکے ايک کتاب اور جمع کر رہا ہون کہ اوسمين سب معصومونکا احوال تولد اور وفات مع زيارت اون حضرت کي جمع کيا ہي اگر فرصت پاتا ہون تو اوسي بہي انشاء اللہ طيار کر کي خدمت مومنين مين حاضر کرتا ہون پس اميدوار ہون اون بزرگوارون سي کہ جو اسي پڑہين بعد دعاي بقاي سلطنت اعلي آدام اللہ ملکہ اور دعاي علماء دين کے دعاء خير اون بزرگوارون کے لئے کرين کہ جنکي کتب سي مينے يہہ باقيات الصالحات جمع کي ہي اور اون کي لئي کہ جنہون نے اسمين مدد کي ہي اور بعد ان کي اس عاصي کو بہي بدعاء خير ياد فرماوين کہ يہہ ادنا ترين بندہ صمدي ور خاکپاي غلامان نبوي اور ترقي خواہ شيعيان مرتضوي محمد ہادي بن مرزا علي ولد مرزا ابر علي ولد مرزا طہراب عليخان بن طاہر بيگ خان وزير بادشاہ توران قوم برلاس سے يعني اولاد ابرو چي خان کہ لقب اونکا برلاس تہا بن قاجولي بہادر سپہ سالار تہي فوج پدر اپني تومنہ خان کي اور تومنہ خان اولاد مغول خان سي تہي اور مغول خان پشت ہفتم يافث بن حضرت نوح تہي پس نہين ذکر کيا آباؤ اجداد کو از راہ افتخار کي بلکہ بموجب ارشاد خداوند غفار کي کہ فرماتا ہي وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا يعني گردانا ہمني تمہين از راہ شعبي و قبيلون کے تا اون نشانون سي پہچاني جاؤ اور تذکرہ اباء باعث افتخار نہين ہو سکتا اس لئي کہ دنيا مين اسي کوئي پوچہتا نہين اور خدا کي آگي اسکي کچہہ قدر نہين کہ تتمہ مين اسي آيہ کي خدا فرماتا ہي اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ بتحقيق کہ بزرگتر تم مين کا نزديک خدا کي وہ ہي جو زيادہ پرہيزگار ہو تم مين سي پس پہلي چاہئي کہ فہرست روايات بيان ہو اور پہر روايت پر ہندسہ اوس صفحہ کا لکہا ہو کہ جس صفحہ سي وہ روايت شروع ہوئي ہو تا جب ذاکر ارادہ پڑہني کا کري فہرست مين ديکہکر جو روايت پڑہني منظور ہو اوسي جلد نکال لے اور احتياج تلاش کے نہو ۱۲ روايت اوّل خواب ہند مادر معاويہ و خاتمہ ارادہ سفر جناب امام حسين ع ۱۸ روايت دوم محبت رسول خدا ص با امام حسين ع کوچ مدينے سے پہر احوال مختلف ۲۴ روايت سوم فضائل کا پہر کوچ جناب امام حسين ع اور چہوڑنا فاطمہ صغري کا ۲۹ روايت چہارم فضائل زيارت اور استعجاب ع روايت سلمان اعمش پہر اضطراب جناب زينب ع راہ مين اور مرثا بادشاہ جنات

روایت پنجم ۳۵ روایت ثواب بکا و روانگی حضرت مسلم سمت کوفہ پہر احوال شہادت حضرت مسلم روایت ششم ۴۱
بیان فضائل گریہ کنندگان وزیران امام حسینؑ پہر احوال منزل سوق ورآنا خبر شہادت حضرت مسلم روایت ہفتم ۴۶
فضائل اہلبیت پہر گم ہونا جناب امام حسینؑ کا اور معاف ہونا تقصیر ملک پہر ملاقات فوج حرؑ خاتمہ مصائب امام پر روایت ۵۱
ہشتم ثواب بکا پہر افتخار کعبہ پہر پہنچنا حضرت آدمؑ و حضرت ابراہیمؑ و جناب رسول خداؐ و جناب علی مرتضیٰؑ اور جناب خامس
آل عبا کا زمین کربلا پر روایت نہم ۵۴ احوال سخاوت جناب امام و مصائب حضرت اور آنا حضرت حرؑ کا اور شہید ہونا امام
اور رونا جانوروں کا روایت دہم ۶۲ فضائل جناب امام حسینؑ و انصار آنحضرت و خبر شہادت از فرمودہ رسول خداؐ
پہر شہادت ہلال ابوذر غفاری کی روایت یازدہم ۶۷ ثواب گریہ از مسمع پہر احوال شہادت غلام ترکی خاتمہ مصیبت
امام زین العابدینؑ پر روایت دوازدہم ۷۲ فضائل بکا پہر احوال تکبیر کہنی جناب امام حسینؑ کا پہر فدائی ابراہیم کا
امام حسینؑ پر پہر فدا کرنا امام حسینؑ کا امت پر پہر شہادت وہب روایت سیزدہم ۷۷ روایت لوح و قلم و خبر دینے
رسول خداؐ کی جناب فاطمہ کو شہادت امام حسین سی پہر سوار ہونا امام حسینؑ کا پشت رسول خداؐ پر بیچ سجدہ کی پہر شہادت حضرت
قاسم روایت چہاردہم ۸۳ نقل شیعہ جناب امام حسینؑ ثواب بکا میں پہر روایت عبداللہ بن بکر ثواب گریہ میں پہر نقل
ایک دیندار کی پہر احوال تشنگی امام اور احوال شب عاشورا اور شہادت حضرت قاسم روایت پانزدہم ۹۰
حدیث ثواب بکا و اہل مجلس پہر فضائل امام حسینؑ پہر آراستہ کرنیکا اوس فوج قلیل کی پہر شہادت جناب عباسؑ مع برادران
روایت شانزدہم ۹۶ روایت المالکی رونا امام زین العابدینؑ کا دیکہکی پسر حضرت عباسؑ کو پہر شہادت حضرت
عباسؑ روایت ہفتدہم ۱۰۱ ثواب بکا پہر محبت جناب رسول خداؐ امام حسینؑ سی پہر احوال کلام جناب امام حسینؑ با عمر سعد
پہر پانی لانا جناب عباسؑ کا پہر چاہ کہودنا روایت ہجدہم ۱۰۶ فضائل جناب امام حسینؑ پہر اشعار مناجات
آنحضرت کی پہر احوال مصائب پہر مرثیہ جناب امام حسینؑ ماتم جناب عباسؑ میں روایت نوزدہم ۱۱۳ دینا جبرئیل کا
حسینؑ کو میوہ جنت پہر آنا بچہ آہو کا پہر شہادت جناب علی اکبر اور نکلنا جناب زینبؑ کا خیمہ سے روایت بستم ۱۱۷ ثواب پانی
پیکی لعنت کرنیکا قاتلوں پر امام حسینؑ کی پہر محبت رسول خداؐ با امام حسین اور خبر دینا آنحضرت کا ساتہہ شہادت اون حضرت کی
پہر اعجاز سی دودہ پلانا رسول خداؐ کا امام حسینؑ کو پہر تشنگی امام اور شہادت علی اصغر روایت بست و یکم ۱۲۲ فضائل مجلس
و فضائل و مصائب اہلبیت پہر فضائل جناب امیر اور مشک اوٹہانا ضعیفہ کی پہر شہادت علی اصغر روایت بست و دوم ۱۲۷

فضائل اہلبیتؑ پہر گریہ حضرت یعقوب فراق یوسف مین پہر احوال فراق فاطمہ صغرا اور امام حسینؑ اور آنا خط فاطمہ کا کربلا مین
روایت بست وسوم ۱۳۴ فضائل اہلبیتؑ پہر آنا جناب امام حسینؑ کا عرصہ قیامت مین پہر احوال شہادت عبد اللہ بن الحسن
خاتمہ شہادت امام حسینؑ پر روایت بست وچہارم ۱۳۹ روایت خرائج در معجزات جناب امام حسینؑ و معجزہ دیگر پہر مصائب
حضرت کی اور آنا فقیر کا پانی لیکی پہر احوال شہادت اور اوٹہنا گہوڑیگا روایت بست وپنجم ۱۴۵ باندہنا گہٹون کا پشت امام پر
پہر مناجات حضرت موسی پہر خون برسنا آسمان سی پہر احوال شہادت امام حسینؑ کا روایت بست وششم ۱۵۰ روایت ریان
بن شبیب ثواب بکا مین پہر نازل ہونا فرشتی کا واسطی خبر شہادت جناب امام حسینؑ کے اور نازل ہونا ملائکہ کا رسول خداؐ پر
تعزیت امام حسینؑ کی لیٔ اور آنا سید احنف کا اور شہید ہونا روایت بست وہفتم ۱۵۵ روایت خواب رسول خداؐ
پہر احوال سید علوی اور پہر بیان کرنا اون کا احوال شہادت جناب امام حسینؑ روایت بست وہشتم ۱۶۰ روایت جو سنا
رسول خداؐ کی زبان امام حسینؑ کا پہر اونٹ بننا بواسطہ امام حسینؑ پہر آنا حضرت کا نعش علی اکبر پر اور رخصت کرنا حرم کو اور حال
شہادت اور گریہ سکینہ نعش پدر پر روایت بست ونہم ۱۶۵ ثواب گریہ پہر مصائب امام حسینؑ اور گرنا گہوڑیسی اور نکلنا
خیمہ مین یا تین لڑکون کا روایت سی ام ۱۷۱ فضائل شیعہ پہر کہیعص پہر خواب عرب اور حال شہادت امام حسینؑ روایت ۱۷۷
سی ویکم روایت صحیح مسلم تفسیر وما بکت علیہم السماء پہر روایت ابن شبیب پہر شیر دینا رسول خداؐ کا امام حسینؑ کو
پہر مصائب اون حضرت کی اور گہوڑا ڈالنا پانی مین اور تیر لگانا ایک ظالم کا دہن شریف پر اور گہوڑیسی گرنا روایت ۱۸۳
سی ودوم سبب نزول ہل اتی پہر فضائل جناب امیرؑ پہر مصائب جناب امام حسینؑ اور روایت بلال بن نافع اور شہادت
آنحضرت روایت سی وسوم ۱۸۸ دست بریدن گوشت فروش اور آنا کرتہ واسطی جناب امیرؑ کی اور خلعت عید واسطے
حسنینؑ کی آنا پہر جامہ کہنہ مانگنا جناب امام حسینؑ کا اور شہید ہونا حضرت کا روایت سی وچہارم ۱۹۳ نزول ملائکہ
روز عاشورا آنسو سوتی ہوئی آنا حشر کو پہر گہوڑا اٹہنا امام حسینؑ کی لیٔ سامنی رسول خداؐ کی پہر احوال شہادت اور آنا گہوڑیکا
روایت سی وپنجم ۱۹۹ روایت ملا محمد باقر انکار کرنا ایک شخص کا ثواب گریہ پر پہر بیان کرنا فاطمہ صغرا کا احوال
ظلم اشقیا اور مصائب اہلبیت روایت سی وششم ۲۰۴ سوار ہونا پشت رسول خداؐ پر روایت ام سلمہ اور خاتمہ
آنا جانور کا دیوار جناب فاطمہ صغرا پر اور خبر دینا شہادت امام حسینؑ کی روایت سی وہفتم ۲۰۸ فضائل شیعہ
اور ثواب گریہ اور احوال روز عاشورا رونا بہر کی شیر کا اور قول عبد القادر ملعون پہر شہید ہونا حضرت کا پہر آنا اہلبیت کا

نعش امام پر **روایت سی و ہشتم** ۲۱۳ روایت صفیہ و عفو تقصیر فطرس پہر احوال شہادت امام حسینؑ و بکاء دختر حسینؑ

پر نعش آنحضرت **روایت سی و نہم** ۲۱۸ ثواب گریہ تمہید ذکر احوال حضرت سلیمان پہر گریہ جناب امام حسینؑ اور خاتمہ

غفرات زیارت پر **روایت چہلم** ۲۲۳ فضائل بکاء و احوال گرگ پہر مصائب اہلبیت اور آنا جانورون کا نعش

امام حسینؑ پر اور آنا ملعون کا بارادہ پامالی شہدا بچانا شیر کا نعش مبارک کو **روایت چہل و یکم** ۲۲۹ آنا ہرنی کا پیش

امام زین العابدینؑ اور پہر احوال تاراجی خیام اور تازیانہ مارنا امام زین العابدینؑ کو **روایت چہل و دوم** ۲۳۳ گہوارہ جہلانا

جبرئیل کا اور سوار ہونا امام حسینؑ کا پشت رسول خداؐ پر اور ملال رسول خداؐ کا گریہ امام حسینؑ سے اور آنا جناب سیدہ کا

نعش امام حسینؑ پر **روایت چہل و سوم** ۲۳۸ معجزہ جناب امیرؑ اور ہاتھ کٹنی حبشی کی اور احوال شقاوت ساربان

روایت چہل و چہارم ۲۴۴ بشارت دینا رسول خداؐ کا جناب سیدہ کو ساتھ عقد جناب امیرؑ کی اور پہر انگوٹھی دینا

جناب امیرؑ کا رکوع مین اور حال اونگلی کٹنی جناب امام حسینؑ کا اور ہاتھ ظلم کا جمال سے **روایت چہل و پنجم** ۲۴۸

فضائل مجلس و بول امام حسینؑ در کنار رسول خداؐ اور آنا قافلے کا کربلا مین بعد عاشورا اور ایمان لانا فرنگن کا

روایت چہل و ششم ۲۵۴ خبر دینا رسول خداؐ کا جناب سیدہ کو شہادت جناب امام حسینؑ سے پہر خواب ابن عباسؓ

اور آنا جانور کا مرقد رسول خداؐ پر اور شفا پانا دختر یہود کا اور ارادہ گہوڑے دوڑائے **روایت چہل و ہفتم** ۲۶۰ احوال

و عیال اور حال زن فاحشہ آنا اہلبیت کا کوفہ مین خاتمہ حال سر جناب عباسؑ پر **روایت چہل و ہشتم** ۲۶۵ خود بخود چکی چلنا

خانہ جناب سیدہ مین پہر آنا معصومہ کا باشان و شوکت میان حشر پہر اسیری اہلبیت اور آنا کوفہ مین **روایت چہل و نہم** ۲۷۱

فضائل شیعہ اور نصف حسنات بخشنا معصومہ کا انکو پہر ثواب گریہ پہر جانا اہلبیت کا سمت شام **روایت پنجاہم** ۲۷۷

زینت عرش با حسینؑ اور افتخار جبرئیل ساتھ خدمت اہلبیت کی پہر مصائب اہلبیت اور جانا کوفہ سے شام کو اور داخل ہونا مجلس

یزید مین اور شطرنج کہیلنا اور شراب پینا اوس ملعون کا اور خاتمہ روایت سر اقدس کی لٹکانا دروازہ مسجد پر

روایت پنجاہ و یکم ۲۸۳ خون برسنا آسمان سے اور پہر روایت پانچ سجدے کرنا رسول خداؐ کا ایک رکوع پہر حال دختر

حاتم اور قید ہونا اہل حرم کا اور آنا دربار یزید مین **روایت پنجاہ و دوم** ۲۸۸ فضائل بکا اور حال حضرت شہربانو

پہر حال تاراجی اہلبیت کا اور داخل ہونا دربار یزید لعین مین **روایت پنجاہ و سوم** ۲۹۴ ثواب گریہ اور آنا لعا کا

وقت تولد جناب امام حسینؑ اور مصائب اون حضرت کی اور خولی کا سر اقدس کہنا تنور مین اور شام مین ایک ملعونہ کا

سر مطہر پر پتہر مارنا روایت ۲۹۹ پنجاہ و چہارم گریہ آسمان و زمین و ملائکہ جناب امام حسینؑ مین اور حضرت
موسی کا دعا کرنا مردي بني اسرائیل کي لیئي پہر احوال ورود اہلبیت شام مین روایت ۳۰۶ پنجاہ و پنجم حکم خدا واسطے
حضرت داود کي تواضع کا اور سلوک کا ساتہہ فقرا کي اور فروتني حضرت سلیمان اور حال حضرت جرجیس اور اہل حرم کا شام
مین جانا روایت ۳۱۴ پنجاہ و ششم یاد کرنا حضرت آدم کا اسماي پنجتن اور آنا امام حسینؑ کا میدان حشر مین پہر احوال
ورود سر اقدس مجلس یزید مین اور حال وکیل روم روایت ۳۲۰ پنجاہ و ہفتم فضائل جناب سیدہ پہر دیکہنا
جناب سیدہ کو حضرت آدم کا اور چادر اون معصومہ کي گرو ہوني اور جانا جناب سیدہ کا خانہ یہود مین پہر مصائب
اہلبیت اور مانگنا زہیر کا جناب ام کلثوم کو کنیزي مین روایت ۳۲۶ پنجاہ و ہشتم نزول رطب پہر مصائب اہلبیت اور
جانا سر اقدس کا مجلس یزید مین اور حال عبدالوہاب وکیل شام شاہ روم کا روایت پنجاہ و نہم حال ذبح اسمعیل
پہر مصائب جناب حسینؑ اور اہل حرم اور داخل ہونا اون بیکسون کا مجلس یزید لعنۃ اللہ مین روایت ۳۴۰ شصتم فضائل جناب
امام حسینؑ اور پانچ سجدي کرنا رسول خداؐ کا بي رکوع کي و روایت سیدہ علوي و کوتوال سمرقند پہر مصائب اہلبیت
اور جانا اون کا مجلس یزید مین اور طلب کرنا شامي کا جناب سکینہ کو کنیزي مین روایت ۳۴۸ شصت و یکم آنا واسطے
جناب حسنین کي دونون منبر نور روز قیامت کو اور جانا امام حسینؑ کا خانہ یہود مین اور اسلام لانا اوسکا پہر داخلہ اہل حرم دربار
یزید پلید مین اور چہڑي لگانا دندان شریف پر اور نکالنا ابو برزہ اسلمي کا مجلس سے پہر حکم کرنا قتل امام زین العابدینؑ کا پہر
انتقال کرنا دختر امام حسینؑ کا روایت ۳۵۵ شصت و دوم فضائل امام زین العابدینؑ کتاب خرائج سي اور نکلنا
سوتي کا شکم ماہي سي پہر داخل ہونا اہل حرم کا شام مین اور توبہ کرنا شامي کا اپني افعال سي پہر جانا دربار لعین مین حال خراب
سي اور قید ہونا اوس مکان مین کہ جہان سانپ اور بچہو بہري تہي روایت ۳۶۳ شصت و سوم ثواب گریہ پہر
چومنا جناب رسول خداؐ کا دہن امام حسنؑ اور گلوي امام حسینؑ اور داخل ہونا اہل حرم کا دمشق مین نصف شب کو روایت ۳۶۷
شصت و چہارم ثواب بکا اور ورود دعبل مجلس امام زین العابدینؑ مین اور مرثیہ پڑہنا پیش امام اور داخلہ
اہل حرم کا مجلس یزید مین اور شامي کا مانگنا کنیزي مین سکینہ کو روایت ۳۷۲ شصت و پنجم فضائل بکا
و مجلس اور معجزات جناب امام زین العابدینؑ اور احوال شام جانیکا اور خاتمہ طلب کرنا زہیر کا کنیزي مین جناب ام کلثوم کو
روایت ۳۸۰ شصت و ششم کراہت جناب فاطمہ تولد امام حسینؑ سي پہر حال نام رکہني کا پہر حال و رختمین

سر اقدس کی لٹکانا اور پہنچنا اہل حرم کا پہاڑ پر اور احوال سر اقدس پر جانور کی گلاب چھڑکنی کا اور اختلاف سر کی
دفن کا **روایت** ۳۵۸ **شصت و هفتم** فضایل جناب امیر حال دفن ملاح حبشی پہر قید اہل حرم اور خواب ہند اور آنا
جناب سیدہ کا قیامت مین **روایت** ۳۶۵ **شصت و هشتم** فضائل جناب فاطمہ اور حال نکاح اور خاتمہ احوال
دفن جناب امام حسینؑ **روایت** ۳۷۲ **شصت و نهم** ثواب گریہ پہر مصایب حضرت کی پہر مصایب جناب امام زین العابدینؑ
اور رہائی زندان سی اور آنا کربلا مین اور داخلہ مدینہ کا ہونا پہر گریہ جناب امام زین العابدینؑ **روایت** ۴۰۹ **هفتادم**
فضائل حب اہلبیت نصف حسنات بخشنا اہلبیت کا شیعون کو اور آنا معصومونکا وقت مرگ پہر گریہ رسول خداؐ اہلبیت کو
دیکھہ کی اور حال قبر جناب امام حسینؑ **روایت** ۴۱۵ **هفتاد و یکم** بکا آسمانؑ ملائکہ امام حسینؑ پر پہر بکا جناب
امام زین العابدینؑ اور اشعار دمن جناب کی ماتم جناب امام حسینؑ مین **روایت** ۴۲۱ **هفتاد و دوم** فضایل مجلس
اور رحم جناب امیر یتیمون پر پہر حال شہادت حضرت مسلم **روایت** ۴۲۸ **هفتاد و سوم** گفتگوی محمد حنیفہ جناب امام
زین العابدینؑ سی مقدمہ امامت مین پہر شہادت جناب زینبؑ **روایت** ۴۳۴ **هفتاد و چهارم** سویدا بن غفلہ سی دبدبہ
جناب امیر مین اور آنا جناب سیدہ کا میدان حشر مین تمام ہوئی **فہرست روایتون کی** پس فہرست جلسہ

تو جاننا چاہئی کہ ذاکر کو خیال رنگ مجلس کا ضروری کہ مجلس متوجہ سماعت ہی یا دل برداشتہ اگر ذکر بہت ہو چکا ہو اور گریہ موقوف ہوگیا ہو اور اتفاق پڑہنی کا ہووی تو حتی الوسع فضایل ہی پر اکتفا کری مگر وہ فضایل پڑہی کہ جو فضایل بہی سکی ہین اور روایتون کا نشان **صح** یعنی مستغنی اگر وہ فضایل ہی طولانی ہووی اور اس سی بہی زیادہ مختصر پڑہنا منظور ہووے تو ابتدا کی فضایل پڑہ کی اور چہوڑ کی مصایب پڑہ کی چہوڑ دی **قجض** یعنی وقف جائز بالضرورت اگر اون فضائل مین سی بہی کچہہ چہوڑ دینا منظور ہوئی کہ کچہہ بیچ مین سی چہوڑ دیے وہان کا نشان **تکج** یعنی ترک جایز اور جہان تک چہوڑ دینا منظور ہووی وہان کا نشان **تل** رکہا کہ ترکہ الی ہذا المقام اور اون دونون جا پر ایک ہندسہ بنا دی تو خوب ہی اور بعضی مقام ایسی کہ وہان فضائل چہوڑ کی مصایب ہی پڑہنا مناسب ہوتا ہی وہ مقام یہہ ہین کہ رقت خوب ہو رہی ہووے اور مختصر بہی پڑہنی کا ارادہ ہوئے تو اگر پڑہی گا تو نئی سر سی مجلس کو خاموش کر کی آمادہ کرنا ہویگا تو اس جا تین صورتین ہین ایک تو یہہ ہی کہ گرہ کے عبارت کو تو چہوڑ دیے اسواسطی کہ اوسمین رعایت ہوگی اوپر فضایل کی اور مصایب ہی شروع کری

لي فضائل کي وہان کا نشان **مج** يعني ابتدا جايز اور دوسري صورت يہہ ہي کچہہ فضائل لکا کي يا کوئي چہوٹي روايت پڑہ کي شروع کري وہان کا نشان يہہ ہي **مجمع** ابتدا جايز مع الفضائل اور تيسري صورت يہہ ہے کہ جو ذاکر پڑہ کي اوترا ہو وي اوسي کا باقي احوال پڑہي مثلاً جناب عباس کے شہادت پڑہ چکا ہي جناب امام حسين لي شعر ماتم جناب عباس مين پڑہي ہين وہ پڑہي اور شہادت علي اصغر دوسري طور سي جو ہي قبل شہادت علي اکبر کي يا شہادت علي اکبر کي ذاکر پڑہ چکا ہو وي پس بعد آنا جناب امام حسينؑ کا نعش علي اکبر ہي اسطرح جيسا مناسب وہان کا نشان **يم** يعني باقيات المقدم اور جو بي اس صورت کي فقط واسطي اختصار کي پڑہي تو کوئي روايت چہوٹي سے فضائل کي تہي پڑہ کر ٹہرنا شروع کري اوسکا نشان وہي ہي جو کہ بيان ہوا ہي **مجمع** يعني ابتدا جايز مع فضائل اور بعضي جا تو ابتدا جايز ہي مگر خلاصہ کچہہ آگي کا کري تا اوسمين ربط ہو جاوي نشان وہان کا **مجعط** سے اي جائز الابتداء مع الرابط اور بعضي جا درميان سي چہوڑ دينا مناسب ہي آگي خيال ہوتا ہي کہ روايت طولاني مجلس پريشان ہو جاي وہان کا نشان **ق** يعني وقف مطلق اسي آگي جو ايسا ہي مجلس کو آمادہ ديکہي تو پڑہي نہين تو نہ پڑہي اور بعضي جا ايسي ہي کہ وہان چہوڑنا کچہہ ضرور نہين کہ آگي بہي روايت چست وہان کا نشان **قج** اي وقف الجائز اور جہان دو طرح کي نشان بني ہون تو جاننا کہ يہان دونون چيزين درست ہين مثل **قج** بہي لگا ہي مج بہي لکہا ہے تو جان لي پڑہنا بہي جائز ہي اور يہان سي شروع بہي جائز ہي علي ہذا القياس اور جن روايتون کا درميان سي چہوڑنا مناسب نہين اون روايتون کا نشان **مجت** **اي غير جائز الترک** ان روايتون کو جہان سي روايت پڑہي ہو وي تو پڑہي نہين نہ پڑہي اور اگر ديکہي کہ وقت آخر مجلس رنگ پر آئي يعني روايت تمام ہوني پر آئے اور مجلس اب متوجہہ ہوئي تو مناسب مقام ياد پڑہي تو اسيواسطي چاہئي کہ اکثر فضائل و مصايب ياد ہون تا عبارت گذشتہ اور آيندہ کا خيال کر کي جوڑ لگا لي يہہ نکات اور اشاري عاقلون کي لئي بتائي گئي ہين تا جہان ضرورت آپڑي وہان ويسا کرين اور نہين تو جو روايت اوسوقت مناسب معلوم ہو اوسي تمام پڑہي مگر مجلس کو گہبرا نہ دي اتنا نہ پڑہي اور اندازہ پڑہني کا يہہ ہي کہ صفائي سي اور تيزي سي اور خوب ياد پڑہي اور جس جا آواز رقت بلند ہو تو آواز بلند سي پڑہي اور دوسري يہہ چاہئي کہ جب ذاکر منبر پر جاوي تو حتي المقدور با وضو ہو کہ منبر مقام عالي ہي اور يہہ چاہئي کہ کسي ذاکر کو بنظر حقارت نہ ديکہي کہ ہم خوب پڑہتي ہين اور يہہ برا پڑہتا ہي اور جو ہم اسکي بعد پڑہين تو خوب رقت ہو وي

یہہ گمان غلط ہی اکثر اسکی خلاف وقوع مین آتا ہی اور نہ کسی ذاکر کی سامنی پڑہنی سی خوف کری مگر جب پڑہی تو رجوع خدا
سی کری اور اوسپر توکل کری اور بہ نیت ثواب اور امید ثواب خدا سی رکہی اور یہہ جان لی اگر کوئی بہی روئی گا تو
یہہ داخل ثواب ہوگا اور اگر نہ روئی گا تو بہی داخل ثواب ہوگا اس لئی کہ اوسکی نیت سب کی رولانیکی تہی یہہ نہین چاہتا
ہی کہ کوئی ان مین سی کہ حاضر ہین نہ روئی اور جب منبر پر جائی رجوع خدا کی طرف کرکی شروع کری اور یہہ طریق مرثیہ
خوانون کا کہ فاتحہ کہتی ہین فقیر کو نہایت پسند ہی بس چاہئی کہ منبر پر جا کر یہہ بہی فاتحہ کہی اور خود بہی الحمد پڑہ کی شروع
کری کہ حدیث شریف مین آیا ہی كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَءْ بِبِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ وَكُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَءْ
بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ روایت اول احوال
خواب مادر معاویہ اور احوال سفر امام حسینؑ اور قبر رسول خداؐ اور جناب فاطمہ پر جانا رُوِيَ اَنَّ هِنْدَ
اُمَّ مُعَاوِيَةَ جَاءَتْ اِلٰى دَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عِنْدَ الصُّبْحِ وَدَخَلَتْ وَجَلَسَتْ اِلٰى جَنْبِ عَائِشَةَ روایت مین
وارد ہوا ہی کہ ہند مادر معاویہ ایک دن دولت سرای جناب رسول خداؐ مین آئی اور پہلوی عائشہ مین بیٹہی اور وقت صبح کا
تہا وَقَالَتْ لَهَا يَا بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَجِيْبَةً اور عائشہ سی کہنی لگی کہ ای دختر ابی بکر آج کی رات کو مینی
ایک خواب عجیب و غریب دیکہا ہی وَاُرِيْدُ اَنْ اَقُصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور مین چاہتی ہون کہ اس خواب کو پیغمبر کے
آگی بیان کرون وَذٰلِكَ قَبْلَ الْاِسْلَامِ وَلَدِهَا مُعَاوِيَةَ اور یہہ ماجرا قبل اسلام معاویہ کی ہوا کہ ہنوز معاویہ
مطیع اسلام نہوا تہا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ خَبِّرِيْنِيْ بِهَا اُخْبِرْ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عائشہ نی کہا تو میری آگی بیان کر تا رسول خدا
کی آگی بیان کرون فَقَالَتْ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ نَوْمِيْ شَمْسًا مُشْرِقَةً عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا ہند نی کہا کہ مینی دیکہا کہ ایک آفتاب
تابندہ مہر درخشندہ آسمان پر بلند ہوا ہی تمام عالم اوسکی نور سی روشن ہوا ہی فَوُلِدَ مِنْ تِلْكَ الشَّمْسِ قَمَرٌ
فَاَشْرَقَ نُوْرُهٗ عَلَى الدُّنْيَا پہر کیا دیکہا کہ اوس آفتاب جہانتاب سی ایک چاند پیدا ہوا کہ اوس چاند کی نور سے
ساری دنیا منور ہوئی ثُمَّ وُلِدَ مِنْ ذٰلِكَ الْقَمَرِ نَجْمَانِ زَهْرَانِ قَدْ اَزْهَرَ نُوْرُهُمَا الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ
بعد اوسکی کیا دیکہتی ہون کہ اوس چاند سی دو تاری چمکتی ہوئی نکلی کہ اون کی نور سی مشرق و مغرب روشن ہوا
فَبَيْنَمَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذْ بَدَتِ السَّحَابَةُ السَّوْدَاءُ مُظْلِمَةً كَاَنَّهَا اللَّيْلُ الْمُظْلِمُ مین ان سورج اور چاند اور
تارون کو دیکہہ رہی تہی ناگاہ ایک طرف سی ایک ابر سیاہ پیدا ہوا جیسی اندہیری رات ہوتی ہی فَوُلِدَ مِنْ

تِلْكَ السَّحَابَةِ السَّوْدَاءِ حَيَّةٌ رَقْطَاءُ پہر دیکہا تو اوس ابر سیاہ مین سي ایک ابلق سانپ پیدا ہوا فَدَبَّتِ الْحَيَّةُ اِلَى النَّجْمَيْنِ فَابْتَلَعَتْهُمَا اور دونون تارون کي طرف دوڑا نزدیک پہنچکر دونون کو نگل گیا فَجَعَلَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ وَيَتَاَسَّفُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ النَّجْمَيْنِ اوسوقت عجب حال آدمیون کا ہوا بیقرار ہوہوکر اون دونون تارون کي لیے رونے لگی اور افسوس کرني لگي اور اپني سر و صورت خاک مین بہرلي تہي ماتم عظیم برپا تہا ہر طرف شور آہ و واویلا تہا قال فَجَاءَتْ عَائِشَةُ اِلَى النَّبِيِّ وَقَصَّتْ عَلَيْهِ الرُّؤْيَا راوي کہتا ہي کہ عائشہ پیغمبر کي پاس آئي اور ہند کي زباني خواب بیان کیا فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ كَلَامَهَا تَغَيَّرَتْ لَوْنُهُ وَالشَّعَبَ پس جب کہ سنا رسول خدا نے یہہ خواب تو فرط غم سي رنگ مبارک متغیر ہوگیا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَمَّا الشَّمْسُ الْمُشْرِقَةُ فَاَنَا رو کر حضرت ني فرمایا کہ اي عائشہ آفتاب جہانتاب تو مین ہون وَاَمَّا الْقَمَرُ فَهُوَ فَاطِمَةُ ابْنَتِيْ اور وہ ماہ منیر میري دختر نیک اختر فاطمہ زہرا ہي وَاَمَّا النَّجْمَانِ فَهُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اور وہ دو کوکب دري حسن اور حسین میري نواسي ہین میرے آنکہون کي تاري ہین وَاَمَّا السَّحَابَةُ السَّوْدَاءُ فَهُوَ مُعَاوِيَةُ اور وہ ابر سیاہ تاریک معاویہ پسر ہند ہي وَاَمَّا الْحَيَّةُ الرَّقْطَاءُ فَهُوَ يَزِيْدُ اور وہ مار ابلق یزید ہي کہ میري فرزند پر حملہ کریگا جب فاطمہ اپني حق سي منع کیجائي گي اور بہترا فریاد کریگي اور کوئي اوسکي فریاد کو نہ پہنچے گا جب وہ دنیا سي گذر جائیگي اور علي بہي شمشیر ظلم سي شہید ہو چکي گا تو میري حسن اور حسین سي لوگ دشمني کرین گے یہان تک کہ جب حسن کو بہي زہر سي شہید کرین گے تو پہر حسین پر فوجون کي چڑہائي ہوگي مدیني سي حسین کو نکالین گے مکي مین بہي رہنے ندین گے اور پیاسا قتل کرین گے پس تمام شیعہ اور محب اوسکي روئین گي خاک اوڑائین گے کبہي حسن کي مصیبت یاد کرکي روئین گے کبہي حسین کي شہادت یاد کرکي جان کہوئین گے فَاَشْفَعُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مین اون کا شفاعت خواہ ہون گا روز قیامت کو عذاب الہي سي بچا کر بہشت مین لیجاون گا پس حضرات خوشا حال تمہارا کہ روتي ہو تم زوال نجوم فلک امامت پر پس سنئي احوال جناب سید الشہدا کو اور روئیے اوس مظلوم پر تا شفاعت خواہ ہون روز قیامت کو جناب رسول خدا رُوِيَ اَنَّهٗ لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ بَايَعَ النَّاسُ ابْنَهٗ كَافَّةً چنانچہ کتب معتبرہ مین مرقوم ہي کہ جب معاویہ پسر ابو سفیان لعین کہ جسي ہند نے ابر سیاہ دیکہا تہا بعذاب ہاویہ ملحق ہوا تو مار ابلق یعني یزید متمکن مسند حکومت ہوا پس جو لوگ کہ اسکي قلمرو مین تہي انہون ني اوس سے بیعت کي اِلَّا اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَاَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مگر دو شہر باقي رہي مدینہ اور کوفہ وہان کي لوگون ني اوس سے بیعت نکي فَكَتَبَ اِلَى الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بِاَنْ يَاْخُذَ الْبَيْعَةَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ خَاصَّةً مِنَ الْحُسَيْنِ پس حملہ مار ابلق سي ابن

فلک امامت پر یہی مراد ہتی جب یزید حاکم ہوا تو اوس لعین نے ولید بن عتبہ کو کہ حاکم مدینہ ہتا اس مضمون کا نامہ لکہا کہ اہل مدینہ سی بیعت لینا خصوصًا حسین بن علی سی اور ہرگز ہرگز اون سی دست بردار نہونا فَاِنْ اَبٰی فَاضْرِبْ عُنُقَہٗ وَابْعَثْ اِلَیَّ بِرَاْسِہٖ پس اگر حسین میری بیعت سے انکار کرین تو فرصت ایکدم کی نہ دینا اور سر اونکا کاٹ کر میری طرف روانہ کرنا وَالسَّلَامُ راوی کہتا ہی کہ جب یہہ نامہ ولید نے پڑہا تو کمال متالم ہوا اور ناچار ہوکر خادم اپنا امام حسینؑ پاس بہیجا کہ مجہی آپ سی کچہہ کام ہے آپ یہان تشریف لائی اوسوقت امام حسینؑ روضہ رسول خداؐ پر بیٹہی ہتی پیغام ولید سنکر نہایت محزون و مغموم ہوئے اور دولت سرا مین تشریف لائی راوی کہتا ہی کہ زینبؑ و ام کلثوم و رقیہ و عاتکہ امام حسینؑ کو غمگین و ملول دیکہکر رونی لگین فَجَمَعَ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنْ اَہْلِبَیْتِہٖ وَمَوَالِیْہِ وَاَمَرَہُمْ بِالسِّلَاحِ پہر حضرت نی پچاس مرد اپنی عزیز و انصار سے جمع کئی اور حکم کیا کہ ہتیار لگالو اور میری ساتہہ چلو مین ولید کی پاس جاؤن تو تم دروازی پر ولید کے کہڑی رہنا جسوقت آواز میری بلند ہووے تو بی تکلف میری پاس چلی آنا قَالَ فَجَاءَ الْحُسَیْنُ وَعَلَیْہِ قَبَاءٌ وَرِدَاءٌ اَصْفَرُ یہہ فرماکر حضرت داخل خانہ ولید ہوئی اوسوقت قبا اور ردا حضرت کی جسم مبارک پر زرد آراستہ ہتی فَقَامَ اِلَیْہِ الْوَلِیْدُ وَاَجْلَسَہٗ عَلٰی یَمِیْنِہٖ حضرت کو دیکہکر ولید اوٹہہ کہڑا ہوا اور داہنی طرف حضرت کو بٹہایا وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ جَالِسٌ اِلٰی جَانِبِہٖ اور مروان بیٹا حکم ولد الزنا کا ایک طرف بیٹہا ہتا فَلَمَّا اسْتَقَرَّ الْجُلُوْسُ بِالْحُسَیْنِ قَرَءَ الْوَلِیْدُ کِتَابَۃَ یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَۃَ جب حضرت بیٹہی تو ولید نی نامہ یزید کا پڑہا فَقَالَ الْحُسَیْنُ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ حضرت نی انا للہ و انا الیہ راجعون فرمایا وَقَالَ الْحُسَیْنُ اِنِّیْ لَا اَرَاکَ اَنْ تَقْنَعَ بِبَیْعَتِیْ لِیَزِیْدَ سِرًّا حَتّٰی اُبَایِعَہٗ جَہْرًا فَیَعْرِفُ ذٰلِکَ النَّاسُ اور حضرت نی فرمایا ہی ولید مجہکو گمان نہین ہی کہ تو میری بیعت مخفی پر راضی ہوتا اینکہ مین علانیہ یزید سے بیعت کرون کہ ادہر لوگ بہی جانین فَقَالَ لَہُ الْوَلِیْدُ انْصَرِفْ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ پس ولید نی عرض کی کہ آپ تشریف لیجائی فَقَالَ لَہٗ مَرْوَانُ وَاللّٰہِ لَئِنْ فَارَقَکَ الْحُسَیْنُ السَّاعَۃَ لَا تَرٰی مِنْہُ اِلَّا الْفَسَادَ اوسوقت مروان پکارا کہ ای ولید کیا کرتا ہی اگر اسوقت امام حسینؑ نی بیعت نہ کی اور ہاتہہ سی نکلجائین گے تو کبہی ہاتہہ نہ آوین گے اور سوا گرد اور غبار کی تو اور کچہہ نہ دیکہی گا فَاحْبِسْہُ حَتّٰی یُبَایِعَ اَوِ اضْرِبْ عُنُقَہٗ وَعُنُقَ اَصْحَابِہٖ فَاِنَّہُمْ اَصْحَابُ فِتْنَۃٍ وَّشَرٍّ پس مناسب یہی ہے کہ انکو اسوقت قید کر اگر بیعت کرین تو خیر ورنہ قتل کر اور سر انکا اور ان کے اصحاب کا کاٹ کی یزید کی پاس بہیجدی بتحقیق کہ اصحاب ان کی فتنہ و فساد برپا کرین گی فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَیْنُ کَلَامَ

مروان بن الحکم قام علی قدمیہ وقال کذبت واللہ یا ابن الزرقا انقتلنی یہہ سنکر امام تلوار پکڑ کی اوٹھ کہڑی ہوئی اور فرمایا ای ولد الزنا تو حکم کرتا ہی میری قتل پر ای لعین تو جہوٹا ہی اور کسکا مقدور ہی جو مجھے قید کری فضرب علیہ السلام علیہ الکرسیّ من الحدید کان فی بیت الولید پس اوسوقت جناب امام حسین ع نی ایک کرسی آہنی کہ مکان ولید مین رکہی تہی اوٹہا کر ولید پر ماری وہ لعین بہاگا فکسروا الباب وقد خلوا الدار جو ہین آواز حضرت کی بلند ہوئی تو فرزندان جناب امیر دوڑی اور دروازہ توڑ کر مسلّح تلوارین پکڑے داخل خانہ ولید ہوئی فاوّل من دخل عنہم شاہرًا سیفہ العبّاس بن علیّ وجعفر بن علیّ وعبد اللہ ابن علیّ وعثمان ابن علیّ اور اوّل ان سب سی پہلی عباس بن علی تلوار کہینچی ہوئی داخل ہوئی اور بعد اونکی بہائی اونکے عبد اللہ وجعفر وعثمان والحسن بن الحسن والقاسم بن الحسن وعلیّ بن الحسین الاکبر ومسلم بن عقیل مع ابنہ جعفر واہلبیتہ وموالیہ فتموا الدار وہموا ان یضعوا اسیافہم اور حسن مثنی اور قاسم اور علی اکبر ہمشکل پیغمبر اور مسلم بن عقیل مع بیٹی اپنی جعفر اور فرزندان عبد اللہ بن جعفر پس ان سبہوں نی گہر کو ولید کے گہیر لیا اور چاہا کہ تلوارین میان سی لین اور ارادہ لڑائی کا کیا فمنعہم الحسین من ذلک جناب امام حسین ع نے ان سب کو منع کیا اور حضرت باہر آئی راوی کہتا ہی کہ جب سی حضرت ع ولید کی پاس گئی تہی تو زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مادر علی اکبر اور سکینہ اور فاطمہ صغرا گہبراتی پہرتی تہین کبہی ڈیوڑہی پر جاتی تہین اور کبہی صحن خانہ مین آتی تہین اور زار زار روتی تہین اذ دخل الحسین مع اہلبیتہ فوجد اختہ زینب وسکینۃ قائمتان خلف الباب منتظرتان وتبکیان پس حضرت امام حسین ع مع اہلبیت گہر مین داخل ہوئی دیکہا حضرت نی کہ زینب اور سکینہ انتظار مین پیچہی دروازی کی کہڑی رو رہی ہین اور حضرت بہی اونہین دیکہہ کر رونی لگی اور فرمایا کہ ای زینب ای سکینہ صبر کرو کہ یہہ پہلی مصیبت ہی راوی کہتا ہی کہ حضرت کی گہر مین کہرام تہا فلمّا جنّ اللیل جاء علی قبر جدّہ باکیا حزینا پس جب رات ہوئی تو حضرت روتی ہوئی روضہ رسول خدا پر آئے وقال السلام علیک یا رسول اللہ انا الحسین بن فاطمۃ فرخک وابن فرختک یعنی عرض کی سلام ہو تم پر ای رسول خدا مین ہون حسین فرزند تمہارا اور بیٹا تمہاری بیٹی فاطمہ زہرا کا اور مین وہ ہون کہ تم بارہا مجہے اپنی کاندہی پر سوار کرتی تہے اور تمنی مجہی امانت اپنی امّت کو سونپا تہا فاشہد علیہم یا نبیّ اللہ انہم خذلونی وضیّعونی

وَلَمْ يَحْفَظُوْنِي پس آگاه ہو اي نانا تمهاري اُمّت ني ميري رعايت نكي اور مجهكو كمال تنگ كيا يهان تک كه مجهكو رہني نهين ديتي پس مين تمسي رخصت ہونيكو آيا ہون ثُمَّ بَكَىٰ عِنْدَ الْقَبْرِ حَتّٰى اِذَا كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الصُّبْحِ وَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى قَبْرِهٖ وَ نَامَ يه فرماكر جناب امام حسينؑ دير تک روتي رہي جب صبح قريب ہوئي سر مبارک قبر شريف پر ركهكي سوگئي وَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ اَقْبَلَ وَمَعَهٗ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ناگاه خواب مين ديكها جناب رسول خدا كو كه ايک گروه ملائكه اونكي ہمراه ہي اور روتي چلي آتي ہين حَتّٰى ضَمَّ الْحُسَيْنَ اِلٰى صَدْرِهٖ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ يهان تک كه قريب جناب امام حسينؑ كي آئي اور اونكو اپني چهاتي سي لگايا اور بوسي درميان دونون آنكهون كي ليكر فرمايا يَا حَبِيْبِيْ يَا حُسَيْنُ كَاَنِّيْ اَرَاكَ عَنْ قَرِيْبٍ مُرَمَّلًا بِدِمَائِكَ مَذْبُوْحًا بِاَرْضِ الْكَرْبَلَا اي حبيب ميري اي حسين گويا مين ديكهتا ہون تجهكو عنقريب كه تو اپني خون مين لوٹ رہا ہي اور قوم اشقيا قصد تيري ذبح كا كرتي ہين وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِكَ عَطْشَانُ لَا تُسْقٰى وَظَمْاٰنُ لَا تُرْوٰى اور تو اوسوقت پياسا ہي اور پاني مانگتا ہي كوئي رحم نهين كهاتا اور پاني نهين ديتا اي فرزند عليؑ اور فاطمه اور حسن ہم سب مشتاق تيري ہين اور تعجيل كر آني مين وَ اِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ لَدَرَجَاتٍ لَنْ تَنَالَهَا اِلَّا بِالشَّهَادَةِ اور اي حسين حق تعالىٰ ني تيري واسطي بهشت مين بہت سي درجي مقرر كئي ہين ليكن وه درجي موقوف ہين تيري شهادت پر فَجَعَلَ الْحُسَيْنُ يَنْظُرُ اِلٰى جَدِّهٖ وَ يَقُوْلُ يه سنكر امام حسينؑ رسول خدا كي طرف ديكهكر روني لگي اور عرض كي يَا جَدَّاهُ لَا حَاجَةَ لِيْ فِي الرُّجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا اي نانا اب مجهي كچه احتياج دنيا كي طرف جاني كي نهين ہے مجهي اپني قبر مين لے لو كه مجهي نهايت تنگ كيا ہے فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا بُدَّ لَكَ مِنَ الرُّجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا حَتّٰى تُرْزَقَ الشَّهَادَةَ پس جناب رسول خدا ني فرمايا اي روشني چشم ميري ضرور ہي تجهي دنيا مين جانا تا آنكه دست جفاكاران امت سي شهيد ہووي فَانْتَبَهَ الْحُسَيْنُ مِنْ نَوْمِهٖ فَزِعًا مَرْعُوْبًا پس امام حسين ني يه خواب ديكهكر روتي ہوئي بيدار ہوئي اور خواب اہلبيت سي بيان كيا پس عجب طرحكا غم والم اہلبيت پر طاري ہوا ثُمَّ جَاءَ عَلٰى قَبْرِ اُمِّهٖ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ پهر جناب امام مظلوم بكمال حزن وملال قبر جناب فاطمه پر آئي اور يون كهني لگي يَا اُمَّاهُ لَقَدْ اَزْعَجْنَا مِنْ جِوَارِكَ اي امان سخت ناچار ہون بني اُمَيَّه مجهكو تمهاري ہمسائي سي چهڑاتي ہين حضرت يه كهه رہي تهي كه جناب زينبؑ روتي ہوئين

تشریف لائین اور قبر جناب فاطمہ سی لپٹ کر یہہ کہنے لگین یا اُمّاہُ اما سمعتِ حالَ کتابۃِ یزید ای امان کچھہ سنا تمنی کہ یزید نی تمہاری فرزند حسینؑ کے لئی کیا لکھا ہی کہ اگر بیعت کری تو خیر و الا سر حسینؑ کا کاٹ کر میری پاس بھیجدے اسواسطی ناچار بھائی نی وطن چھوٹا ہی جناب امام حسینؑ جناب زینبؑ کو گھر مین لائے اور ارادہ سفر کا کیا فقالت اُمُّ سلمۃَ یا بُنَیَّ اِلَی اَینَ فبکی الحسینُ و قالَ اِلَی العراقِ جناب ام سلمہ تیاری سفر دیکھکر بولین کہ ای پارہ جگر میری کہان کا قصد کیا ہی اوسوقت امامؑ رونی لگی اور فرمایا کہ ای امان عراق کی طرف جاتا ہون ثُمَّ قالت یا حُسَینُ اَنا اَخافُ مِن ذِہابِکَ اِلَی العراقِ ام سلمہ نام عراق کا سنکر بولین کہ مجھے خوف آتا ہی تیری عراق کی جانی سے سمعتُ رسولَ اللہِ وَ ھُوَ یَقُولُ یُقتَلُ وَلَدِی الحُسَینُ بِاَرضِ العِراقِ یُقالُ لَھا کَربَلا اسواسطے کہ مکرر سنا ہے مینی رسول خدا سی کہ فرماتی تھی کہ فرزند میرا حسینؑ زمین عراق مین ایک مقام ہی کہ نام اوسکا کربلا ہے بالب تشنہ شہید ہوگا فبکی الحُسَینُ بُکاءً شَدِیدًا و قالَ لَہا یا اُمّاہُ اَنا وَ اللہِ اَعلَمُ ذٰلِکَ یہہ سنکر امام حسینؑ بہت روئی اور فرمایا ای امان بخدا سوگند مین اس سے زیادہ جانتا ہون کہ وہان جاکر مع عزیز و یار قتل ہونگا اور ای امان کربلا پر کیا موقوف ہے جہان جاؤن اگر سوراخ مار و مور مین چھپونگا تو بھی یہہ قوم جفاکار مجھے جیتا نچھوڑین گے پہر ام سلمہ نی پوچھا کہ کون کون تمہاری ہمراہ جائیگا حضرت نے ہر ایک کی طرف اشارہ کیا کہ یہہ سب میرے ہمراہ جائین گے فبکت بُکاءً شدیدًا ثُمَّ قالت یا حُسَینُ اِن کُنتَ لا بُدَّ مُسافِرًا اِلَی الکوفۃِ فَلَم تُسِرْ اِلَیہا بِاَہلِکَ و نِسائِکَ پس ام سلمہ دیر تک روئین اور بولین ای حسینؑ اگر ارادہ مصمم کوئی کاہی تو عورتون کو ہمراہ نہ لیجاؤ کہ بعد تمہاری شہادت کی یہہ سب تباہ و ہلاک ہوجائین گی خصوصًا یہہ اطفال صغیر فبکی الحُسَینُ بُکاءً شَدِیدًا و قالَ یا اُمّاہُ اَکثَرُہُم یُقتَلُونَ عَطشانًا جناب امام حسینؑ یہہ سنکر بہت شدت سی روئے اور فرمایا کہ ای امان اکثر لڑکین سی آگی میرے پیاسی قتل کئے جاوینگی اوسوقت سب حضرت کی سامنی کھڑی تہی ہر ایک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ای امان یہہ نیزی سی مارا جائیگا اور یہہ تلوار سی ٹکری ہوگا حتّٰی ہٰذَا الطِّفلُ الَّذِی یَرضَعُ فِی حِجرِ اُمِّہِ یُذبَحُ مِن سَہمِ العَلاقِ یہان تک کہ یہہ لڑکا کہ مان کی گود مین دودہ پیتا ہی تیر ستم سی شہید ہوگا

اوسوقت

علی اصغر کا سن ڈیرہ مہینے کا تہا اور کم و زیادہ بہی منقول ہی جب ماں نی علی اصغر کی یہہ خبر سنی روتی روتی بیہوش ہو گئی اور اوسی دن سی دودہ اوسکا ماری صدمہ کی کم ہو گیا **روایت دوم بیان محبت رسولخداؐ اور امام حسینؑ اور کوچ حسین مدینی سی اور احوال مختلف سفر اور شہادتؑ اور اہل حرم کے تاراجی اور پہر پہنچنی آب و غذا اور آنی شیرین نعش امام پر** کتاب نہایہ مین ام الفضل دایہ حضرت امام حسینؑ سی روایت کی ہی کہ اوسنے کہا دَخَلَ عَلَيَّ يَوْماً رَسُوْلُ اللّٰهِ وَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ هَلُمِّيْ اِلَيَّ ابْنِيْ ایکروز جناب رسالتمآبؐ میری گھر مین تشریف لائی اور بیٹہی اور فرمایا کہ ای ام الفضل لا میرے جگر گوشہ کو مینی امام حسینؑ کو حضرت کی گود مین دیا فَقَبَّلَهُ وَضَمَّهُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثُمَّ اَقْعَدَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی امام حسینؑ کو چہاتی سی لگایا اور پیشانی پر اوس نور چشم کی بوسی دئی اور گود مین بٹہا لیا فَبَالَ الْحُسَيْنُ فِيْ حِجْرِهٖ یکایک امام حسینؑ نی رسول خداؐ پر بول کیا مینی اسطرح جہنجلا کی امام حسینؑ کو حضرت کی گود سے لیلیا کہ امام حسینؑ رونی لگی ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدِ اسْتَعْبَرَ وَقَالَ مَهْلًا يَا اُمَّ الْفَضْلِ ناگاہ دیکہا مینی کہ رسول خدا کی بہی آنکہون مین آنسو بہر آئی اور فرمایا آہستہ اوٹہا آہستہ اوٹہا ای ام الفضل کہ یہہ ایک قطرہ آب سے پاک ہو جائیگا اور جو رنج کہ میری جگر گوشی کو پہنچا ہی وہ کیونکر برطرف ہو گا بس ای حضرات مومنین اب یہہ مقام غور و تامل ہی کہ جناب رسول خداؐ کو اوسوقت کیا صدمہ ہوا ہو گا جسوقت امام حسینؑ قبر رسول خدا سے رخصت ہونیکو آئی ہون گی اور رو رو کر فرماتی تہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ فَاطِمَةَ فَرْخُكَ وَابْنُ فَرْخَتِكَ سلام خدا ہو تمپر ای رسول خدا مین ہون حسینؑ نور عین تمہارا اور بیٹا تمہاری بیٹی فاطمہؑ کا یہہ کہکر قبر شریف پر رات بہر رویا کئی اور دعا مانگا کئی جب صبح قریب ہوئی تو حضرت کی آنکہ لگ گئی تو دیکہا کہ جناب رسول خداؐ روتی ہوئی تشریف لائی ہین اور حضرت کو چہاتی سے لگا کر فرماتی ہین يَا حَبِيْبِيْ يَا حُسَيْنُ كَاَنِّيْ اَرَاكَ عَنْ قَرِيْبٍ مُرَمَّلًا بِدِمَائِكَ مَذْبُوْحًا بِاَرْضِ كَرْبَلَا اے حبیب میرے ای حسینؑ گویا کہ مین دیکہتا ہون کہ تو زمین کربلا پر اپنی لہو مین لوٹتا ہی اور ایک گروہ تجہے قتل کر رہا ہی وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِكَ عَطْشَانُ لَا تُسْقٰى اور تو اوسوقت ای حسینؑ بہت پیاسا ہو گا اور کوئی تجہی پانی ندیگا امام حسینؑ اپنی نانا کی طرف دیکہ کر عرض کرنی لگی یا جداہ لَا حَاجَةَ لِيْ فِي الرُّجُوْعِ

اِلَي الدُّنيَا فَخُذنِي اِلَيكَ وَاَدخِلنِي فِي قَبرِكَ اي نانا ميرا دل دنيا اور اہل دنيا سے بيزار ہي مجھے دنيا مين جانيکي احتياج نہين ہي تم مجھي اپني قبر مين ليلو يہہ خواب ديکھہ کر چونکي تو عازم سفر ہوئي اوسوقت اُمّ سلمہ زوجہ جناب رسول خدا رو کر فرماني لگين اي فرزند مجھي اندوہناک نکر سفر عراق سے فَاِنِّي سَمِعتُ مِن جَدِّكَ يَقُولُ يُقتَلُ وَلَدِي الحُسَينُ فِي اَرضٍ يُقَالُ لَهَا كَربَلَا پس ميني سنا ہي تيري نانا سي کہ فرماتي تہي کہ حسينؑ قتل کيا جاويگا ايک زمين پر کہ نام اوسکا کربلا ہي جناب امام ني فرمايا اَنَا وَاللّٰهِ اَعلَمُ ذٰلِكَ مين خوب جانتا ہون قسم خداکي مين ضرور شہيد ہونگا بلکہ مين روز قتل اپنا اور قاتل کو اپنے جانتا ہون اور اگر تم چاہو تو مين اوس زمين کو دکہادون ثُمَّ اَشَارَ بِيَدِهِ الشَّرِيفِ اِلَى جِهَةِ كَربَلَا فَانخَفَضَتِ الاَرضُ حَتّٰى اَرَاهَا مَضجَعَهُ وَمَوضِعَ مَعرَكَتِهِ يہہ حضرت ني اشارہ کيا طرف زمين کربلا کي اور سب زمين پست ہو گئي اور زمين کربلا بلند ہوئي يہان تک کہ حضرت ني حضرت ام سلمہ کو اپني قتلگاہ دکہائي کہ يہان مين زخمي ہوکر گرونگا خاک پر تڑپونگا لاشہ ميرا بي سر خاک و خون مين پڑا رہيگا پس ام سلمہ بي اختيار روئين اور فرمايا کہ اي فرزند تم راہ خدا مين شہيد ہوگي دختران زہرا اور اہلبيت کو ہمراہ نہ ليجاؤ تا حرمت ان کي تو برباد نہو حضرت ني جب نام اہلبيت کا سنا روئي اور فرمايا وَقَد شَاءَ اَن يَرَى حَرَمِي وَنِسَائِي مُسَبَّيِينَ مُشَرَّدِينَ وَاَطفَالِي مَذبُوحِينَ مَاسُورِينَ اي امان مقدر مين ميري يون ہي ہي کہ مين بظلم و ستم شہيد ہون اور اطفال ميري ذبح کئي جائين اور ميري بہنين اور بيٹيان سب قيد ہوکر شتران برہنہ پر سوار ہوکر بلواي عام مين شام تک جائينگے اور جو فرزند ميري قتل سي بچينگي قيد ہوکر شام جائينگے وَهُم يَستَغِيثُونَ فَلَا يَجِدُونَ نَاصِرًا وَلَا مُعِينًا اور وہ فرياد کرينگے اور کوئي فرياد کو اونکے نہ پہنچيگا حضرت ام سلمہ نے کہا کہ تمہاري نانا ني مٹي کربلا کي دي تہي ميني اوسي ايک شيشي مين رکہا ہي يہہ سنکر حضرت نے بہي اعجاز سے مٹي کربلا کي دي اور فرمايا اي امان وہ مٹي کہ تمہين نانا ني دي تہي اوس سے عليحدہ اسي ہي ايک شيشي مين رکہو فَاِذَا فَاضَتَا دَمًا فَاعلَمِي اَنِّي قَد قُتِلتُ پس جب دونون شيشون سے خون ابلي تو تم يقين کرنا کہ مين قتل ہوا يہہ کہکر حضرت روانہ ہوئي اور سب اہل مدينہ روتي رہ گئي حَتّٰى وَصَلَ الحُسَينُ اِلَى كَربَلَا يہان تک کہ امام حسينؑ وارد کربلا ہوئي جب حضرت کي ورود کي خبر

تعجب است کہ [illegible]
[illegible] خاندان باشد

ابن زیاد نے سنی تو فوجین بہیجنا شروع کیا فاجتمع فی ستۃ ایام مائۃ الف فارس ومائۃ الف راجل ومائۃ الف رسال یہان تک کہ بعضی روایت سی معلوم ہوتا ہی کہ چہہ روز مین چہہ لاکہہ ملعون جمع ہوئے کہ اون مین دو لاکہہ تیر انداز تہی یہہ سب فقط فرزند رسول خدا کی قتل کرنیکو اسقدر ہلوا الملعونون کا تہا کہ کثرت فوج سی زمین کربلا نظر نہ آتی تہی اور آواز گہوڑون کی ٹاپون کی سنکر لڑکی گہبراتی تہے پس اون نابکارون نی چارون طرف سی گہیر لیا اور رستہ دریای فرات کا بند کر دیا فاضطربت النسآء حتی جف اللبن لام الرضیع اوسوقت عورتین نہایت مضطرب ہوئین تا آنکہ مادر علی اصغر کا دودہ خشک ہو گیا قال فرایت ان الصبیان یخرجون من الخباء ویقولون العطش العطش ثم یدخلون فیہا راوی کہتا ہے کہ روز عاشورہ دیکہتا تہا مین کہ اکثر لڑکی ماری پیاس کے باہر خیمہ سی آتی تہے اور العطش العطش کہکر چلاتی تہے اور کثرت فوج دیکہکر پہر خیمی مین چلی جاتی تہے والحسین فی ثمانیۃ وعشرین من اہلبیتہ و خمسین رجلا من اصحابہ اودہر تو یہہ کثرت فوج تہے کہ جیسا بیان ہوا اور جناب امام حسینؑ کی ساتہہ اٹہائیس تو عزیز تہے کہ جنمین بعضی حد بلوغ کو نہ پہنچی تہی اور پچاس رفیق تہے پس عمر سعد لعین نے روز عاشورہ لڑائی شروع کی اور تیر چلہ کمان مین جوڑ کر مارا اور کہا ای گروہ کوفہ و شام گواہ رہنا کہ پہلی تیر لشکر حسینؑ پر اس شقی نے مارا ہی پس اصحاب و عزیز حضرت کی شہید ہونے لگی یہان تک کہ قاسمؑ پامال سم اسپان ہوئے حضرت عباسؑ کے شانی تن سے جدا ہوئی علی اکبر کی برچہی لگی علی اصغر نے گود مین سہ رودہ کی تیر کہایا اور جو شہید ہوتا تہا لاشہ اوسکا حضرت لڑکر اوٹہا لاتی تہے اور لاش پہ لاش رکہتی تہی تا پامال سم اسپان نہو ہزار حیف جب وہ حضرت شہید ہوئی تو کوئی ایسا نہ تہا کہ لاش کو حضرت کی اوٹہا لائے آندہی سیاہ چلتی تہی اور جانور آشیان چہوڑکر لا الہ الا اللہ کہتی تہے وصارت ماء الفرات دما عبیطا پانی فرات کا مانند خون تازہ کی جوش مارتا تہا اور برابر قامت نیزہ کی اوچہلتا تہا آسمان سے خون برستا تہا اور آفتاب کو گہن لگا تہا فنادی مناد قتل ابن رسول اللہ ندا کی منادی نے درمیان آسمان و زمین کہ قتل کیا گیا فرزند رسول خدا قتل واللہ الامام ابن الامام اخو الامام افسوس قتل ہوا امام پسر امام برادر امام اور اہل مدینہ کو مطلق اس ماجری سے اطلاع نہ تہی ابن عباسؓ کہتی ہین کہ مین سوتا تہا صبح مین سے مینے

رسول خدا کو دیکہا وَهُوَ مُقبِلٌ مِن نَحوِ کَربَلَا وہ جناب کربلا کی طرف سی تشریف لائی ہین اور سر پر اور ریش مبارک پر خاک پڑی ہوئی ہی وَهُوَ بَاکِي العَینِ حَزِینُ القَلبِ آنکہون سی آنسو جاری ہین با دل غمگین و شیشے حضرت کی ساتہہ خون سی بہری ہین پس عرض کی مینی یا رسول اللہ مَا هٰذِہِ القَارُورَتَانِ مَملُوَّتَانِ دَماً اے پیغمبر خدا آپ کی پاس یہہ خون سی بہرے شیشی کیسی ہین حضرت شدت سی روئے اور فرمایا هٰذِہٖ فِیهَا دَمُ الحُسَینِ وَهٰذِہٖ اُخرٰی مِن دِمَاءِ اَهلِبَیتِهٖ وَاَصحَابِهٖ اس شیشی مین تو خون میری نواسی اور فرزند حسین کا ہی اور دوسری مین خون اوس کے اصحاب کا ہی یہہ خواب دیکہکر غمناک اوٹہا اور دل مین کہتا تہا کہ خدا خیر کری عجب طرحکا خواب دیکہا ہی جب باہر نکلا فَرَاَیتُ وَاللّٰہِ المَدِینَةَ کَاَنَّهَا ضُبَابٌ پس دیکہا مینے کہ ایک غبار نے مدینی کو گہیر لیا ہے فَرَاَیتُ الشَّمسَ کَاَنَّهَا مُنکَسِفَةٌ اور آفتاب کو گہن لگا تہا سرخ ہوا تہا مانند طشت پر خون کی وَرَاَیتُ حِیطَانَ المَدِینَةِ عَلَیهَا دَمٌ عَبِیطٌ اور دیکہا کہ دیوارہای مدینہ خون سی افشان ہین ناگاہ آواز رونی اور پیٹنی کی خانہ ام سلمہ سی بلند ہوئی یہہ بین رو رو کی کرتی تہین یَا بَنَاتِ عَبدِ المُطَّلِبِ اَسعِدنَنِي وَابکِینَ مَعِي فَقَد قُتِلَ سَیِّدُکُنَّ وَشَبَابُ اَهلِ الجَنَّةِ ای بیٹیو عبد المطلب کی ساتہہ دو میرا اور روؤ میری ساتہہ کہ شہید ہوا سید تمہارا اور سید جوانان اہل جنت پس آواز حضرت ام سلمہ سنکر سب رونی پیٹنی خانہ ام سلمہ مین جمع ہوئے فَقِیلَ مِن اَینَ عَلِمتِ ذٰلِکَ کسی نے کہا اے زوجہ رسول خدا یہہ خبر تمنی کس سی سنی اور کون خبر لایا ہی شہادت جناب امام حسینؑ کی قَالَت رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ السَّاعَةَ فِي المَنَامِ شَعِثاً مَذعُوراً فَسَاَلتُهُ عَن ذٰلِکَ وہ بولین کہ ابہی مینی جناب رسول خدا کو خواب مین دیکہا کہ چہرہ مبارک اور ریش مبارک پر خاک پڑی ہی اور وہ حضرت غمگین اور اندوہناک ہین مینی پوچہا کہ ای رسول خدا کیا حال ہی آپکا فَقَالَ قُتِلَ ابنِيَ الحُسَینُ وَاَهلُ بَیتِهٖ حضرت رونی لگی اور جواب دیا کہ میری جگر گوشہ فرزند ارجمند حسین کو مع اہلبیت بہوکا پیاسا شہید کیا جب آنکہہ میری اس قلق سی کہل گئی فَنَظَرتُ اِلَی القَارُورَتَینِ فَاِذَا صَارَتَا دَماً عَبِیطاً یَفُورُ پس دیکہا مینے طرف اون دونون شیشون کی کہ خون تازہ دونون مین سی جوش مارتا ہے یہہ ماجرا سنکر عجب طرحکا شور رونے اور پیٹنی کا بلند ہوا کہ گویا قیامت قائم ہوئی تہی وَنُقِلَ اَنَّهٗ لَم یُقلَب فِي ذٰلِکَ الیَومِ حَجَرٌ وَلَا مَدَرٌ اِلَّا وُجِدَ تَحتَهٗ دَمٌ عَبِیطٌ اور حدیث مین وارد ہی کہ اوس روز کوئی سنگ

از روایت بیگ

دکلوخ زمین سی نہ اوٹھایا مگر اوسکی نیچی خون تازہ پانی تہی کہ جوش مارتا تہا اور آسمان سی خون تازہ برستا تہا حتیٰ
بقا اثرہ علی النبات حتی فنی یہان تک کہ اثر خون گہاس پر باقی رہا کہ گہاس فنا ہوئی اور مدینی مین غل رونیکا تھا
اور چارون طرف آثار قیامت ظاہر تھے اور لشکر ابن سعد اہلبیت کو لوٹ رہا تہا اور خیمون مین آگ لگادی تھے
فریاد وا محمداہ وا علیاہ کی دختران جناب فاطمہ سی بلند تہی اور کوئی رحم نکہا تہا اور وہ ظالم اپنی ظلم و ستم سی باز نہ آتی
تہی یہان تک کہ جب وہ لعین لوٹنی سی فارغ ہولی اور اہلبیت شیر خدا اسیر اشقیا ہوچکی اقام ابن سعد بقیۃ
یومہ ذلک ابن سعد نے اوس روز وہان مقام کیا واٰمر برؤس الباقین من اصحابہ واہلبیتہ فقطعت
اور اوس لعین نے حکم کیا کہ باقی سرون کو اہلبیت اور اصحاب حسینؑ کی کاٹ لو اسواسطی کہ جیتی جی جناب امام حسینؑ کے
سر کسیکا کوئی لعین کاٹ نہین سکا وامصیبتاہ وہ شقی حکم اوس لعین کا سنکر دوڑے ایک کافر جا کر
سر جناب عباسؑ علمدار کاٹ لایا کسی ہنانوحی نے سر جناب علی اکبر ہمشکل پیغمبر کا جدا کیا کسی نے سر
حضرت قاسم بن حسن کا جدا کیا اور کسی نے سر عون و محمد کا جدا کیا کسی نے سر اقدس حبیب بن مظاہر کا
جدا کیا اور کسی نے سر مقدس زہیر قین کو کاٹا اسیطرح سب اصحاب اور فرزندون کی سرونکو کاٹ کے
اوس شقی کے سامنی لائے بہت خوش ہوا پہر حکم کیا کہ اطفال و اہلبیت حسینؑ کہ بہوک اور پیاس سے مرتے ہین
اون کی فاقہ شکنی کو ایک ایک کوزہ پانی کا اور ستجا بہنا ہوا اون کی لئی بہیجو پس خیال کیجیے کہ جسوقت وہ
پانی آیا ہوگا تو اہلبیت پر کیا حال گذرا ہوگا کہ اوسی دن اوس پانی کی لئی عباسؑ کے شانی کاٹی گئی علی اصغر
کی گلوی نازک پر تیر لگا وہ معصوم اوسی صدمہ سی شہید ہوا علی اکبر شدت تشنگی سے مجبور ہوکر جناب امام حسینؑ
سی عرض کرتی تہی یا ابتاہ العطش قد قتلنی وثقل الحدید اجہدنی ای بابا پیاس مجہے مارے ڈالتی
ہی اور گرانی آہن مجھے رنج دیتی ہی فہل الی شربۃ من الماء سبیل پس ای بابا ایک جرعہ آب
ہو سکتا ہی کہ پیاس اپنی بجہاؤن فبکی الحسین وقال یعز علی محمد وعلی وعلی ان تدعوہم فلا یجیبوک
جناب امام حسینؑ یہہ سنکر بہت روئی اور فرمایا ای فرزند بہت دشوار ہی جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰؑ
اور مجہر کہ تو پانی مانگی اور مین دی نسکون فاین لک الماء یا بنی پس کہان ہی پانی ای فرزند کہ مین تجہے
دون آخر الامر وہ لخت جگر حسینؑ پیاسا شہید ہوا اور امام حسینؑ کا بہی وقت شہادت یہی حال تھا

يَلُوكُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ چباتي تهي حضرت زبان مبارک کو ماري پياس کے اور فرماتي تهے کہ تهوڑا پاني دو کہ جگر ميرا شدت تشنگي سي کباب ہي اوسکي جواب مين تير اور نيزي لعين مارتي تهے اور سخت باتين کرتي تهي غرض کہ اوس جناب کو بهي شهيد کيا اور ايک بوند پاني نديا جب يہہ حال ہو تو اہلبيت پياس کيون کر بجهائين اور حالانکہ ابهي تک لاشي سب کي خون مين ڈوبي اور بيگور وکفن پڑي هين اور سر نيزون پر چڑهي هين پس اسصورت مين کون موقع کہاني پيني کا تها پس بلکتي تهي پياسے اور ستمجي کے سب اہلبيت بهوک پياس عزيزون کي ياد کرکے جان کہوني لگي مگر سبحان الله کيا مطيع خدا مالک تسليم ورضا تهے کہ حضرت امام زين العابدين ع نے جو سمجهايا کہ صبر کرو اور رضامندي خدا پر شاکر ہو اور فاقہ شکني کرو تو سبهي صبر اور ضبط کرکي فرمان امام ادا کيا فَجَمَعَ اِبْنُ سَعْدٍ قَتْلَاهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِمْ وَدَفَنَهُمْ وَتَرَكَ الْحُسَيْنَ وَاَصْحَابَهٗ پس عمر سعد لعين نے اپني کشتون کو جمع کيا اور نماز پڑہ کي دفن کيا اور چهوڑ ديا بي دفن حسين کو اصحاب حسين کو افسوس صد ہزار افسوس اس اعتبارات دنيا سے ناپائدار اور عقل پليد اوس ناپاک پر کہ وہ فرزند رسول خدا کہ جسکي واسطي حلہ بہشت ايا ہو اور اوس کے نانا کي حق مين لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ يعني اگر نہوتا اي حبيب ہماري تو ہم نہ پيدا کرتي آسمانون کو ارشاد جناب باري عز اسمہ ہوا ہو وہ تو قبر کو محتاج بيکفن جلتي زمين پر بي سر پڑا رہي اور لاشي اون ناپاکون کي دفن ہون قَالَ لَمَّا مَضٰى يَوْمٌ جَاءَ الْقَوْمُ يَضْحَكُوْنَ اِلَى عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالُوْا اِنَّا شِئْنَا اَنْ اَوْطَيْنَا الْخُيُوْلَ عَلٰى جُثَّةِ الْحُسَيْنِ راوي کہتا ہي کہ ايکروز بعد شہادت حسين کے کچہہ لوگ عمر سعد کي پاس آئے ہنستي ہوئے اور کہا کہ ہم اميدوار ہين کہ اگر اجازت پائين تو نعش حسين پر گہوڑي دوڑالين تا آنکہين اون ملعونون کي ٹہنڈي ہون اسواسطي کہ اسکي باپ علي نے ليلة الحرير اور جنگ صفين مين ہمارے باپ اور دادے قتل کيے ہين آج روز ہمارے بدلي کا ہي يہہ سنکر عمر سعد نے کہا کہ تم مختار ہو فَاَرَادَ اَنْ يُوْطُوا الْخَيْلَ عَلٰى جِسْمِ الْحُسَيْنِ ؏ پس اون کافرون نے ارادہ گہوڑي دوڑاني کا کيا جب خبر اہلبيت نے سني عجب طرح کا دل پر اون کي رنج بالاي رنج ہوا فَجَآءَ الْاَسَدُ وَيُقَبِّلُ عَلٰى جِسْمِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ يَبْكِيْ وَيَقُوْلُ پس قدرت خدا سے ايک شير ظاہر ہوا اور لاشون مين آکر لاش جناب سيد الشہدا عليہ السلام ڈہونڈہني لگا

جب نعش حضرت کی ملی تو جسم شریف کی بوسی لینی لگا اور سر آسمان کی طرف اوٹھا کر بولا انظر الی ابن بنت نبیک قتلوہ عطشانا ثم اوادوا ان یوطو الخیل علی جسمہ خداوندا دیکھہ تو بیکسی اور مظلومی اپنی پیغمبر کی نواسی کی کہ ان لوگون نی اوسے تین روز کا پیاسا قتل کیا اور مرتے دم بھی پانی ندیا اور اسیراب جاہتی ہین کہ اوس کے لاش پر گھوڑی دوڑاوین ثم حمل حتی قتل منہم ثلثۃ عشر رجلاً یہہ دیکھکر شیر نی اون لعینون پر حملہ کیا اور تیرہ آدمی واصل جہنم کیی اور باقی بھاگ گیی اور جسم حضرت کا ایذاسی محفوظ رہا اللہم العن قتلۃ الحسین واصحابہ **روایت سوم فضائل گریہ اور سفر کرنی امام حسین اور چھوڑنی فاطمہ صغرا مین** قال الباقر علیہ السلام ایما مومن ذرفت عیناہ علی مصاب جدی الحسین حتی تسیل علی خدہ جناب امام محمد باقر نی فرمایا جو مومن مصیبت سید الشہدا پر چشم پر آب ہوا اور ایک قطرہ بھی روان ہو رخساری پر بواہ اللہ فی الجنۃ غرفا یسکنہا احقابا ثواب اوسکا یہہ ہی کہ خدا تعالی اوسی بہشت مین جگہہ دیتا ہے کہ ہمیشہ اوسمین رہا کری وروی ان فاطمۃ الزہراء تجئ فی مجلس یذکر فیہا مصائب الحسین اور روایت مین وارد ہوا ہی کہ جس گھر مین مجلس ماتم امام حسینؑ مین مصائب امام بیان ہوتی ہین تو جناب فاطمہ زہرا دختر جناب رسول خدا بھی تشریف لاتی ہین ومعہا مریم و خدیجۃ واسیۃ اور ساتھہ جناب سیدہ کی مریم مادر عیسی اور خدیجہ کبرا اور آسیہ زن فرعون بھی ہوتی ہین وفی یدہا خرقۃ تمسح بہا الدموع الباکین وتقول طوبی لکم یا احبای تحزنون وتبکون علی ولدی الغریب الذی لیس لہ ابویہ فی الدنیا انا اشرکہ معکم فی الضراء واشفعکم فی القیامۃ اور ہاتھہ مین اوس جناب کی رومال ہوتا ہی کہ اوس سی آنسو رونیوالون کی پوچھکر بکمال شفقت فرماتی ہین کہ خوشحال تمہارا ای دوستو میری تم روتی ہو ایسی میری غریب فرزند پر کہ دنیا مین جسکا باب ہی نہ مان ہے اور مین بھی شریک تمہاری ساتھہ رونے اور پیٹنی مین ہون اور روز قیامت کو شفاعت خواہ تمہاری ہون گے خداسی پس ای حضرات سنی شفقت جناب سیدہ کی اور روئی مصیبت حسین علیہ السلام پر کہ جسکو ظالمون نی وطن اور عزیزون سی چھڑایا وہ جناب اب گریان روضہ رسول صلعم مین آئی اور فرماتی تھی السلام علیک یا رسول اللہ انا الحسین بن فاطمۃ فرخک وابن فرختک سلام ہو ای رسول خدا مین ہون پسر فاطمہ

TRAL LIBRARY HYDERABAD

بیٹا تمہاری بیٹی کا رات بہر رویا کئی قریب صبح آنکہہ لگ گئی رسول خداؐ کو خواب مین دیکھا کہ حضرت تشریف لائی اور چہاتی سی لگایا اور فرمایا ای حبیب میرے ای حسینؑ گویا مین عنقریب دیکھتا ہون تجھے کہ تو اپنی خون مین لوٹتا ہی زمین کربلا مین ذبح کیا گیا وَاَنْتَ مَعَ ذٰلِكَ عَطْشَانُ لَا تُسْقٰی اور تو ای فرزند اوسوقت پیاسا ہی اور کوئی پانی نہین دیتا جناب امام حسینؑ نے حضرت کی طرف دیکھکی عرض کی ای نانا مجھے دنیا مین جانیکی کچھہ حاجت نہین ہے تم مجھے اپنی قبر مین لیلو حضرت نے فرمایا لابد ہے کہ تو جاوی اور شہید ہو کہ خدا نے تیری لئے درجات عالی مقرر کئی ہین پہنچیگا اون درجات کو مگر شہید ہو کے جب خواب سی چونکی تو گہر مین آئی اور مہیای سفر ہوئی تو سب کو ساتہہ لینی کا سامان کیا مگر فاطمہ صغرا کو اور چہوڑنا فاطمہ کا بہی حضرت پر شاق تہا اور سبب یہہ تہا کہ فاطمہ کو حضرت نے ساتہہ نلیا کہ روایت مین وارد ہوا ہے اَنَّ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰی مَرِيْضَةٌ يَوْمَ خُرُوْجِ وَالِدِهَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْعِرَاقِ کہ جسروز سید الشہدا مدینی سی کوچ کرتی تہی فاطمہ صغرا امام زادے بیمار تہی اور بدرجہ کمال نقیہ و ناتوان ہو گئی تہے اس جہت سی جناب امام حسینؑ نی اوسے ام سلمہ زوجہ رسول خداؐ کی سپرد کیا تہا اور فرمایا تہا کہ ای اماّن بیمارداری مین اس غمدیدہ فراق رسیدہ کی مصروف رہنا جو وقت فاطمہ صغرا نی یہہ بات سنی کہ بابا مجھے اس خانہ تنہا مین چہوڑ جاوینگے باوجود نقاہت و ناتوانی کی حضرت کی پاس آئی عرض کی ای بابا مین سنتی ہون آپ نی عزم سفر کیا ہی اور اس بیمار کو چہوڑ جائیگا جب سی یہہ بات سنی ہی ہوش و حواس میرے جاتی رہی ہین ای بابا سب کو ساتہہ لئی جاتی ہو یہان تک کہ میری بہائی شیرخوار کو اور مجھے یہین چہوڑتی ہو اگر مینی کوئی تقصیر کی ہو تو مجھے بخشیئے کہ آپ کریم ابن الکریم ہین حضرت نی فرمایا ای فاطمہ مین خفا نہین ہون مگر تو بیمار ہی تعب سفر تجھے گوارا نہوگا ای فرزند تجھے تیری جدہ ماجدہ ام سلمہ کے سپرد کرتا ہون کہ وہ تیری بزرگ و غمخوار ہین سبب ضعف پیری کی ان کو تجھے یہان چہوڑی جاتا ہون وہ تیری غمگسار ہین اور بیمارداری کرینگی عرض کی فاطمہ نی ای بابا زندگی میری آپ کی فراق مین محال ہی اگر حضرت کی ساتہہ جاؤنگی یقین ہی کہ مجھے جلد شفا ہوگی اور اگر مر بہی جاؤن واللہ وہ مرنا مجھے گوارا ہی اس زندگی سی کہ آپ کی فراق مین ہووے ای بابا

جن لوگون سی مین مالوف ہتی وہ سب آپ کی ہمراہ جاتی ہین پہر جی میرا یہان کیونکر لگیگا مین اپنا دل کس سے بہلاؤن گی غرض حضرت نی اوس بیمار کو بہت سا دلاسا دیا فَاَمَرَ الْعَبَّاسَ بِتَجْہِیْزِ الْاُمُوْرِ پہر اپنے برادر حق شناس عبّاسؑ کو ارشاد کیا کہ اونٹون پر محمل کسواؤ اور بار کرو اہلبیت کو ہودجون مین سوار کرو کہ آج ہمارا مدینی سے کوچ ہی ای عباسؑ تم خود متوجہ ہونا کوئی لڑکی چہوٹی چہوٹی میرے ساتہہ چلتی ہین عبد اللہ امام حسنؑ علیہ السّلام کا بیٹا ہی زین العابدینؑ کا فرزند محمّد باقر علیہ السلام ہے سکینہ ہی علی اصغر ہی پسران مسلم ہین ان کو پردہ دار محملون مین بٹہانا تا حرارت سی فی الجملہ محفوظ رہین اور میرے خواہر محترم زینب کو عزت و حرمت سی ہودج مین سوار کرنا اون کی خدمت گذاری و پردہ داری حد سی زیادہ عمل مین لانا کہ وہ دختر خاتون محشر ہین فقط میری الفت سی اونہون نے رنج سفر اور زحمت راہ کو گوارا کیا ہی ہزار افسوس جناب حسینؑ کو تو پردۂ زینبؑ کا یہہ خیال تہا اور کوفیان غدار نے اوس دختر خاتون قیامت کی سر سے ردا تک چہین لی اور شتر برہنہ پر سوار کرکی شہر بشہر اور دیار بدیار پہرایا اور وہ لڑکی کہ جنہین حضرت ہوای گرم سے بچاتی ہتی تو حرملہ نے اصغر کی گلوی نازک پر تیر مارا کہ وہ معصوم امام کی گود مین تڑپ کے مرگیا اور پیاسا دنیا سی گذر گیا اور عبد اللہ بن حسنؑ کی پہلی تو ظالمون نے ہاتہہ کاٹ ڈالی وہ دوڑ کر جناب امامؑ سی چمٹ گیا حضرت نی اوسے چہاتی لگا کر فرمایا یَا ابْنَ اَخِیْ اِصْبِرْ عَلٰی مَا نَزَلَ بِکَ ای فرزند برادر صبر کر حضرت اوسی سینہ سی لگائی دلاسا دیتی تہے اِذْ رَمَاہُ اللَّعِیْنُ بِسَہْمٍ فَذَبَحَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ کہ حرملہ حرامزادہ نے ایک تیر مارا کہ عبد اللہ کی بہی گلی کی پار ہو گیا اور وہ گود مین حضرت کی شہید ہوا الغرض جب امام ذو الجناح پر سوار ہوئے اور سب عزیز و رفیق ہمراہ ہوئے آواز اَلرَّحِیْلُ اَلرَّحِیْلُ در و دیوار سے بلند ہوئی یعنی فرزند رسول خدا جاتا ہے فَلَمَّا اَرَادَ الْمَسِیْرَ تَبِعَتْہُ فَاطِمَۃُ الصُّغْرٰی اِلٰی ظَاہِرِ الْمَدِیْنَۃِ جب امام حسینؑ روانہ ہوئی فاطمہ صغرا باوجود ضعف و ناتوانی عصا تہام کی گھر سی پیچہی پیچہی جناب امام کی نکلی تپ کی شدت سی غش چلا آتا تہا ناطاقتی سے پاؤن لڑکہڑاتی ہتی دو قدم چلتی ہتی پہر بیٹہہ جاتی ہتی لیکن لشکر کی پیچہی پیچہی روتی ہوئی کنارہ شہر تک گئی فَقِیْلَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَاطِمَۃُ تَجِیْ خَلْفَکَ بَاکِیَۃً وَّتَقُوْلُ لَا اُفَارِقُ اَبِیْ کسی نے جناب امام سی عرض کی کہ یا حضرت فاطمہ صغرا گہر مین نہین جاتی

پھوپھی آپ کی چلی آتی ہے ہر چند سمجھاتی ہین نہین مانتی کہتی ہی کہ مین بابا کی ساتھہ جاون گی فبکی الحسینؑ پس جناب امام حسین ہوے بے اختیار حال فاطمہ پر روئی آواز گریہ وزاری کجاوہ ہاے الحرم سے بلند ہوئے حضرت نی جناب عباسؑ و علی اکبر کو ارشاد کیا کہ جاؤ میرے شیدا میری فاطمہ صغرا کو میرے پاس لیے آؤ جناب علی اکبر و عباسؑ گئے اوس بیمار کو چھاتی سے لگا کر خوب روئی اور کہا ای فاطمہ چلو تمکو حضرت بلاتے ہین فَسَرَّتْ بِذٰلِكَ سُرُوْرًا عَظِيْمًا پس یہہ سنکر فاطمہ کو سرور عظیم حاصل ہوا گویا تندرست ہوگئی بار بار پوچھتی تھے کہو کیا بابا جان کو میری جدائی کا قلق ہوا مجھکو اپنے ساتھہ لی چلین گے یہہ کہتی ہوئی آنسو پونچھتی ہوئے جلد جلد قدم اوٹھاتی ہوئے چلی جاتی تھے آہ جب شاہ کی سامنی آئی اودہر تو حضرت نعرہ مار کر رونے لگی اودہر فاطمہ چلا چلا کر رونی لگی وَتَعَلَّقَتْ بِاَذْيَالِهٖ وَقَالَتْ يَا اَبِيْ كَيْفَ بَعْدَكُمْ وَاَدِيْ مَنَازِلِكُمْ خَالِيَةٌ وَلَمْ يُرٰى فِيْهَا اَنِيْسٌ اور بیقرار ہوکر دامن سے حضرت کی لپٹ گئی اور کہنے لگی ای بابا بیمار کی دل کو کیونکر صبر آئیگا جب بعد تمہاری گھر خالی اوجڑا ہوا نظر آئیگا تمہاری خوابگاہ سونی ہوگی تمہاری عبادت گاہ خالی پڑی ہوگی کوئی انیس و شفیق میرا اون ایوانون مین نظر نہ آئیگا نہ مان ہوگی کہ بیمار کی خاطرداری کرے نہ بابا ہی ہوگی کہ غذا درست کرے اور دوا بنائے ای بابا جان یقین جانئے کہ مین آپ کی درد فراق سے اور اون کی جدائی کی قلق سے جیتی نہ بچون گی ای بابا علی اصغر کی جدائی سے مجھے سب سی زیادہ مار ڈالیگی اور وہ بھی مجھسے نہایت محبت رکھتا ہے خوف یہہ ہی کہ میرا برادر صغیر بھی میری جدائی مین کڑہ کڑہ کر بیمار نہو جاے فَلَمَّا رَاٰهَا الْحُسَيْنُ فِيْ اَسْوَءِ حَالٍ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ وَمَدَّ يَدَيْهِ وَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِالدُّعَآءِ پس جب حضرت نی حال فاطمہ کا بہت تباہ دیکھا بیقرار ہوئے اور مضطر ہوکر آسمان کی طرف دیکھا اور دونون ہاتھہ قبلی کیطرف اوٹھائے اور لبہای مبارک کو جنبش دیکر کہا پروردگار تو میری حال سے خوب مطلع ہی کہ فرزند میرے زمین عراق مین بھوکی پیاسے مثل گوسفند کی ذبح ہون گے اور کئی فرزند اسیر گرسنہ تشنہ تباہ پہرین گی طوق و سلاسل مین مسلسل ہون گی زندان مین محبوس ہون گی ایک نور دیدہ میری فاطمہ صغرا درد فراق سے وطن مین رو رو کر ہلاک ہوتی ہے خداوندا اس بیمار بی صبر و قرار کو تسکین و صبر کرامت فرما اور اوس کی وحشت کو مبدل

بانس کر بعد دعا کی حضرت گھوڑی پر سے اوتری فاطمہ کو پیار کیا اپنی زانوی مبارک پر بٹھایا اور دلاسا دیکر فرمایا
یَا فَاطِمَۃُ اِذْھَبِی اِلَی دَارِکِ فاطمہ تو گھر مین جا تو بیمار ہے تجھکو ساتھ نہین لیجا سکتا فَاِذَا
وَصَلْتُ اِلَی الْعِرَاقِ اُرْسِلُ اِلَیْکِ اَخَاکِ عَلِیَّ الْاَکْبَرَ اَوْ عَمَّکِ الْعَبَّاسَ مگر انشاء اللہ جسوقت مین
عراق کی سرزمین مین پہنچونگا تو تیری بہائی علی اکبر اور چچا عباس کو بہیجکر تجہکو وطن سے بلا بہیجونگا اے
فاطمہ جب تجھے صحت ہو دی مجھے لکھنا کہ جی میرا لگا رہیگا غرض حضرت تسلی کی کلمات فرما کر سوار ہوے
شتربانون نے مہارین کہینچین اونٹ روانہ ہوی فاطمہ کو یقین ہوا کہ مین تنہا رہے ماں بہنین بہو بہیان
کجاوون مین روتی جاتی ہین صبر نکر سکی پچھاڑین کہا کر خاک سر پر ڈالنی لگی اور پکاری یَا اَبَاہُ یَا اَخَاہُ
قِفُوْا سَاعَۃً لِلضَّعِیْفَۃِ الْعَلِیْلَۃِ ای بابا ای بہائی علی اکبر ایک ذرا توقف کرو تہوڑا سا ٹہرو کہ فاطمہ دوبارہ
تمہاری زیارت کرلی آخر تو جدا ہوتی ہو علی اصغر کو پہر پیار کر کر وداع کرلون امام مظلوم نے رو رو کر فرمایا
ای عباس برادر فاطمہ ہلاک ہوتی ہی اونٹون کو بٹہوا دو کہ فاطمہ پہر ماں بہنون بہو بہیون سے مل لیے آہ جب ساربان
اونٹ بٹہانی لگے شہربانو اور زینب خاتون نے آپکو ماری بیتابی کے کجاوون پر سے گرایا سب اہل حرم
روتی ہوی اوترے ہر ایک فاطمہ صغرا کو گلی لگا کر روتا تھا جب بہنون کی ملاقات کی باری آئی
تو فاطمہ دوڑ کر سکینہ سی اس بیقراری سی لپٹی اور روئی کہ کسی کو دیکھنی اور اون کی بیان سننی کی تاب
نہ تہی حضرت سی بہی دیکہا نہ گیا نعری مارتی ہوی دور جا کر کھڑی ہوئے آہ حضرت تو فاطمہ اور سکینہ کے
ملاقات دیکھہ نسکتی تھے اور اصحاب حضرت کی حالت اضطراب دیکھہ نسکتی تھے نعری مار کر روتی تھے تو ناچار
جناب زینب نی کبرا و صغرا و سکینہ سی کہا کہ بس کرو ای نور چشمو علی صغر تمہین روتا دیکھکر سہما جاتا ہی بس اب نزد خدا
تمہین صبر دی یہہ کہکر جدا کیا فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ اِئْتُوْنِیْ بِاَخِی الرَّضِیْعِ عَلِیِّ نِ الْاَصْغَرِ فاطمہ صغرا نی کہا
میری چہوٹی بہائی علی اصغر کو لاو میری گود مین دو جب اصغر کو چاہا کہ فاطمہ کو دین اصغر نی صغرا کو دیکھکر
ہنس دیا اور اوسکی طرف ہمکنے لگا فاطمہ نے بہی بکمال اشتیاق دوڑی وَمَدَّتْ یَدَیْہَا وَضَمَّتْہُ اِلٰی صَدْرِہَا
اور دونون ہاتہہ پہیلا کر گود مین لیکر مثل کلیجی کے سینی سے لگایا ثُمَّ قَالَتْ لِلنِّسَآءِ اِمْضُوْا سَالِمِیْنَ بِحِفْظِ
اللّٰہِ وَیَبْقٰی اَخِیْ عِنْدِیْ پہر فاطمہ نے اہل حرم سی کہا بسم اللہ سوار ہو کر روانہ ہو اور صحیح سلامت پہنچو تمہین حفاظت

خدا مین سونپا مینی اور اصغر بهائی میرا میری پاس رہیگا اسی بچانی دون گی یهه بہت چهوٹا ہی تعب سفر نه اوٹها سکیگا فاجابوا ایها النسآء یا فاطمة نا ولینا طفلا فانه لا یصبر علی فراق امه پس اہل حرم نی کہا ای صغرا اس بچیکو ہمین دی که بی مان کی کیونکر جئیگا صغرا نی کہا مین زیادہ مان سی اس کی خدمت کرون گی اسکی گہوارے سی ایکدم جدا نهون گی اور دوده بہی زنان بنی ہاشم کا پلوا لون گی اور رات بہر جاگون گی یهه میرا مونس تنہائی ہوگا سب حیران ہتی مادر اصغر نعری مارتی تہین فاطمه صغرا اصغر کو چهاتی سی لپٹاتی تہی کسی کی گود مین ندیتی تہی جب زینب و کلثوم نی سمجہایا پیار کیا وه ناچار ہوکر کہنی لگی خیر لیجاو و لیکن بجبر مجهسی نه لو اور نه چهینو جسکی گود مین آپ سی آئی وہ لیجائی یهه سنکر ہر ایک بی بی لینی کو آتی تہی مگر وه معصوم منه پہیر کر بہن کی گلی سی چمٹ جاتا تہا گویا اوس امام زادی کو آگاہی تہی که پہر فاطمه صغرا سی ملاقات نہوگی کربلا مین تیر کہا کر شہید ہون گا غرض اہلبیت نی بہزار بہانه و تدبیر اوس صغیر کو فاطمه گود سی لیلیا اور سوار ہوکر روانه ہوئے صغرا اسقدر روئی که غش آگیا اور زمین پر گر پڑی فلما افاقت ما رأت احدا بعد دیر کی جب ہوش مین آئی تو دیکہا نه فوج ہی نه سردار نه اکبر ہی نه علمدار نه سکینه ہی نه اصغر نه پہوپہیان ہین نه مادر ام سلمه نی ہاتہ زیر بغل دیکر اوٹہایا بہزار خرابی خانه ویران و برباد تلک پہونچایا اور کہا الہی مسافران عراق کی فراق مین صبر دی فاطمه صغرا کو آه جب اوس بیمار کو وه گہر خالی نظر آیا بیقرار ہوکر پکاری یا عمتی زینب وام کلثوم یا اخی علی ابن الاکبر فی ای مکان انتما ای پہوپہی میری زینب تم کہان ہوای پہوپہی ام کلثوم تم کس حجری مین نہان ہوای بهائی علی اکبر تم کس ایوان مین بیٹہی ہو جواب دو فاطمه کو غرض اوس دن سی فاطمه مسافران عراق کو یاد کرکے کبہی روضه رسول ؐ اور کبہی قبر بتول پر رویا کرتی تہی شب و روز انتظار مین تہی که جب بابا عراق مین پہنچین گے تو بہائی علی اکبر لینی کو آئین گی اور وہان وه زغه اعدا مین گرفتار تہی پانی بند تہا عباس کے شانے تن سے جدا ہوئے تہے اکبر کے برچهی لگی اور اصغر کے تیر

روایت چہارم فضائل زیارت و استجاب عایشه بروایت سلیمان اعمش پہر اضطراب جناب زینب راه مین اور مرنا بادشاه جنات کا بہر قدری

مصلے جناب امام حسین علیہ السلام مین عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ مَا بَیْنَ قَبْرِ الْحُسَیْنِ اِلَی السَّمَاءِ مُخْتَلِفُ الْمَلَائِکَۃِ جناب امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ قبر مطہر جناب سید الشہدا سی تا آسمان محل آمد و شد ملائکہ ہی کہ ہر صبح و شام فرشتے زیارت امام حسین ؑ کو حاضر ہوتی ہین اور حدیث مین وارد ہوا ہے کسی نے پوچہا رسول خدا سی کہ مجہسی ایکسال حج فوت ہوا ہے اور مین مالدار ہون ہو سکتا ہی کہ کچہہ مال اپنا صرف کرون کہ ثواب حج حاصل ہو حضرت نے فرمایا دیکہہ کوہ ابوقبیس کو اگر یہہ بہی سونا ہو جاوے اور راہ خدا مین صرف کریے تو بہی ثواب حج حاصل نہین ہوتا بس دیکہئے مرتبہ اپنی آقا حسین بن علی ؑ کا کہ ابن قولویہ نے بسند معتبر جناب صادق ؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ حِجْرِ النَّبِیِّ یُلَاعِبُہٗ وَ یُضَاحِکُہٗ کہ ایکروز جناب امام حسین ؑ اپنے نانا رسولخدا کے گود مین تہے اور جناب رسولخدا کہلاتی تہے اور ہنساتی تہی عایشہ یہہ محبت دیکہہ کر بولے یا حضرت آپ اس لڑکی کو بہت پیار کرتی ہین حضرت نے فرمایا وَیْلَکِ وَ کَیْفَ لَا اُحِبُّہٗ وَ ہُوَ ثَمَرَۃُ فُؤَادِیْ وَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ وای ہو تجہہ ای عایشہ کیونکر اسی دوست نرکہون کہ یہہ میرا میوہ دل اور روشنی چشم ہی اَمَا اِنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُہٗ ای عایشہ تو نہین جانتی کہ اس فرزند کو میرے امت میری شہید کریگی فَمَنْ زَارَہٗ بَعْدَ وَفَاتِہٖ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ حَجَّۃً مِنْ حِجَجِیْ پس جو زیارت کریگا بعد اس کے شہادت کی تو لکہیگا خدا اوسکی نامہ عمل مین ایک حج میرے حجون سے عایشہ متعجب ہوکر بولی آپ کی ایک حج کا ثواب ہوگا قَالَ نَعَمْ وَ حِجَّتَیْنِ حضرت نے فرمایا بلکہ میری دو حجون کا ثواب ہوگا وہ زیادہ متعجب ہوکی بولی دو حجون کا ثواب زایر حسین کو ہوگا حضرت نے فرمایا بلکہ چار حجون کا ثواب ہوگا پس یون ہی عایشہ تعجب کرتی تہی اور حضرت مضاعف کرتی تہے حَتّٰی بَلَغَ تِسْعِیْنَ حَجَّۃً مِنْ حِجَجِیْ بِاَعْمَارِہَا تا آنکہ پہنچی نوی حج تک کہ اون کی ساتہہ عمرہ بہی بجالائی ہون اور سلیمان اعمش نے لکہا ہی کہ مین کوفی مین رہتا تہا اور ایک شخص میرے ہمسایہ مین رہتا تہا کہ مین وہان جا بیٹہتا تہا ایک شب جمعہ کو پوچہا مینی اوس سے مَا تَقُوْلُ فِیْ زِیَارَۃِ الْحُسَیْنِ ؑ ای شخص کیا کہتا ہی تو زیارت امام حسین ؑ مین قَالَ ہِیَ بِدْعَۃٌ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَ کُلُّ ذِیْ ضَلَالَۃٍ سَبِیْلُہَا اِلَی النَّارِ اوس نے کہا وہ بدعت ہی اور ہر بدعت گمراہی ہے اور جو گمراہی ہے راہ اوسکی صاحب کی سوی جہنم ہی قَالَ سُلَیْمَانُ فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِہٖ وَ اَنَا مُمْتَلِیٌٔ عَلَیْہِ غَیْظًا سلیمان نے

کہا یہہ کلام سنکر مین نہایت غصے سے اوٹھا اور کہا مینے دل مین صبح کو مین اس سے فضائل جناب امام حسین ع بیان کرون گا فان اصرّ علی العناد قتلتہ پس اگر اپنی عناد پر اصرار کریگا تو مین اوسے قتل کرون گا پس جب صبح ہوئے تو مینی اوسکی دروازہ کی زنجیر ہلائی اور اوسکا نام لیکر پکارا فاذا بزوجتہ تقول قصد الی زیارۃ الحسین علیہ السلام ناگاہ اوسکی زوجہ پکاری کہ وہ تو زیارت جناب امام حسین علیہ السلام کو گیا ہی پس مین یہہ سنکر متعجب و حیران چلا روضہ اقدس کی طرف دیکہا مینی ایک شخص سجدے مین سامنے قبر اطہر کے پڑا ہی وھو یدعو اللہ ویبکی فی سجودہ ویسألہ التوبۃ والمغفرۃ اور وہ روتا ہی سجدے مین اور دعا کرتا ہی اور توبہ و استغفار کرتا ہی بعد دیر کی اوس نے سر اوٹھایا وقلت لہ یا شیخ بالامس تقول زیارۃ الحسین بدعۃ والیوم جئت تزورہ مینی کہا ای شیخ شام کو تو کہتا تہا کہ زیارت حسین بدعت ہی اور اب خود زیارت کو آیا فقال یا سلیمان لا تلمنی وہ بولا ای سلیمان مجہے ملامت نکر کہ آج کی شب تک مین قائل امامت اہلبیت کا نہ تہا پس آج کی شب ایک خواب دیکہا مینی کہ اوس سے خوف میرے دل پر طاری ہوا مینی کہا کیا دیکہا قال رأیت رجلا جلیل القدر بالطویل الشاہق ولا بالقصیر اللاصق بولا وہ دیکہا مینی ایک شخص جلیل القدر کو نہ بہت بلند تہی اور نہ بہت کوتاہ تہی لا اقدر اصف من عظمۃ جلالہ وبہائہ غرض زبان قاصر ہی میری اون کی عظمت و جلال کی بیان مین وبین یدیہ فارس وعلی رأسہ تاج اور آگی اون کی ایک شخص ہین گہوڑی پر سوار سر پر ایک تاج رکہی ہین والتاج لہ اربعۃ ارکان فی کل رکن جوہرۃ تضیئ من مسیرۃ ثلثۃ ایام اور اوس تاج کی چار رکن ہین ہر رکن مین ایک جواہر نصب ہی کہ روشنی اوسکی تین دن کی راہ تک پہنچتی ہے مینی بعضی خادمون سے پوچہا یہہ کون ہین فقال ہذا علی المرتضی وہ بولا یہہ جناب علی مرتضی ہین پہر مینی کہا یہہ مرد جلیل القدر کون ہین وہ بولا یہہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ پہر دیکہا مینی ایک ناقہ نور آتا ہی اور اوس پر ایک ہودج نور ہی اور اوسمین دو عورتین ہین فقلت لمن ہذہ الناقۃ مینی ایکسی پوچہا اس ناقی پر کون ہی فقال خدیجۃ الکبری وفاطمۃ الزہراء پس وہ بولا کہ اسمین خدیجہ کبری اور فاطمہ زہراء سوار ہین مینی قصد جانیکا کیا سوی ناقہ جناب فاطمہ واذا برقاع تتساقط من السماء ناگاہ دیکہا مینی کہ آسمان سی رقعی گرتی ہین فقلت ما ہذہ الرقاع پس مینے پوچہا

یه تهی کیسی هین کسی نے کها یه رقعی هین فیهما امانٌ من النار لمن زار الحسین لیلة الجمعة اور اوسمین امان لکهی هی زائران حسین کے لئی جو شب جمعه کو زیارت کرین فطلبتُ منه رقعةً پس مینی بهی ایک رقعه طلب کیا جواب دیا مجهے انک تقول زیارةُ الحسین بدعةٌ تو هی تو کهتا تها که زیارت حسین بدعت هی اور اب رقعه طلب کرتا هے پس کبهی نه پهنچیگا اس شرف کو حتی تزورَ الحسین وتعتقدَ فضلهُ تا آنکه زیارت کری تو قبر حسین بن علی کی اور اعتقاد کری تو اون کی فضائل کا مین خوفناک خواب سی چونکا اور قصد کیا زیارت امام حسین علیه السلام کا وانا تائبٌ الی الله اور مین توبه کرتا هون خدا سے فوالله یا سلیمن لا افارق قبر الحسین حتی تفارق روحی عن جسدی پس والله ای سلیمان مین قبر جناب امام حسین ع سی جدا نهون گا تا زندگی اور حدیث مین وارد هوا هے که ایکبار جناب رسول خدا مع علی مرتضی متوجه سفر هوئے وبقی الحسنُ والحسینُ عند امهما لانهما صغیرانِ اور جناب حسنین بسبب صغر سن کے خدمت خاتون قیامت مین رهی فخرج الحسینُ ذات یومٍ من دار امه یمشی فی شوارع المدینة پس ایکدن جناب امام حسین ع کهیلتی هوئے گهر سی نکلی اور کوچهای مدینه مین پهرنی لگے وکان عمره یومئذٍ ثلاث سنین اور سن شریف حضرت کا تین برس کا تها فوقع بین نخیلٍ وبساتین حول المدینة پس وه نونهال رسول وگل بوستان بتول باغون مین گرد مدینه کی پهرتا تها فیتفرج فی مضاربها اور سیر وتماشی مین مشغول تهے پس ایک یهودی کا گذر هوا که نام اوسکا صالح بن رقعه تها فاخذ الحسینَ الی بیته واخفاه عن امه حتی العصر پس حضرت کو اوٹها کر اپنی گهر لیگیا اور تا وقت عصر اوس نے چهپا رکها فنفذ قلبُ فاطمة بالهم والحزن علی ولدها پس دیر جو هوئی حسین کی آنی مین تو عجب حال هوا فاطمه زهرا کا که فراق حسین مین کبهی تو آه وناله کرتی تهین اور کبهی بیتاب هو کر مسجد مین جاتی تهین که اگر کوئی هووی تو تلاش حسین کو بهیجون اور جب کسی کو نپاتی تهین تو پهر گهر مین آتی تهین فصارت تخرج الی باب المسجد سبعین مرة پس تهوڑیسی عرصه مین ستر مرتبه گئین در مسجد پر اور آئین پس یه مقام سر پیٹنی اور خاک اوڑانیکا هی که جناب سیده کو اوٹهنا اونکا سامنی سے ناگوار تها اور حالانکه جانتی تهین که وهان اونهین کوئی آسیب نهین پهنچا سکتا اور پهر یه حال اور یه اضطراب تها اور بهلا کیا حال هوا هوگا روح جناب سیده کا جب وه پیارا اون کا ظلم اعداسی آواره وطن هوا هوگا

اور روانہ ہوا ہوگا اپنی شہادت گاہ کو اون آیام مین کہ لوئین چلتی تہین اور شدت گرمی سی جانور بہی اپنی اپنی آشیانون کو نچہوڑتی تہے اور وہ پیارا خدا کا اس گرمی مین مع اطفال خردسال چلا جاتا تہا اور خنجر مرگ اپنی راہ مین بیان فرماتا جاتا تہا زاد العاقبت مین سید اظہر علی کربلائی نی لکہا ہی کہ ایک روز خواہر امام محزون زینب خاتون نی خدمت برادر مین عرض کی ای آرام جان زہرا ای نور چشم رسول خدا م مل ہماری اس سفر مین سیماب وار مضطر ہین ای بہائی اب بہی مدینے پہر چلو کہ فاطمہ صغرا کو ایکبار ہم پہر دیکہ لین ای بہائی فاطمہ صغرا کیسی شب و روز تمہاری فراق مین بیتاب ہوگی اور فاطمہ کبرا و سکینہ مفارقت صغرا سی نہایت مضطرب و بیتاب ہین فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ اِسْمَ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰى دَمَعَتْ عَيْنَاهُ حَتّٰى اِنْبَلَّ عَلٰى خَدَّيْهِ پس جناب امام حسینؑ نی نام فاطمہ صغرا کا جو سنا بیاختہ اشک رخسارہ مبارک پر روان ہوئے اور فاطمہ کبرا کو گود مین لیکر رونی لگی اور فرمایا ای ہمنام صغرا تجہی بہی مین دیکہتا ہون کہ تو بہی مجہسی جدا ہو گی اور اپنی پہوپہی زینب و کلثوم کی ساتہہ مع سرہای شہدای کربلا دربدر آوارہ و پریشان پہرائی جائیگی اور ای فاطمہ تو بابا کہکی فریاد کریگی اور بابا کو نہین پاویگی اور بابا تیرا آنکہون سی نہان ہوگا اوس حال مین آواز ہاتف کی آئی کہ ابہی تو بہت غم و الم کہینچنی ہین اور مردان اہلبیت و انصار کو کشتہ دیکہنا ہی اور لاشونکو فرزندون اور بہائیون کی خیمہ گاہ مین پہنچانا ہی فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ ذٰلِكَ بَكٰى جناب امام حسینؑ نے جو یہہ آواز سنی بہت روئے مگر وہ آواز خالی تہی آواز ملائکہ سے اس فکر مین تہی کہ ناگاہ پہر آواز آئی کہ ہم ہین ماتم زدہ روزگار اور رونیوالی سید ابرار و ماتمدار سپہ سالار کربلا جناب سید الشہدا فرزند شیر خدا کی یہہ سنکی حضرت چند قدم چلی فَجِيءَ بَيْنَ اٰيَاتٍ مِنْهَا النِّدَاءُ وَاحَسَنَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ پس ایک کنوان نظر پڑا کہ اوسمین سے آواز رونی کی آتی تہی اور ندا ہای حسن اور وا حسین بلند تہی فَنَزَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ فَرَسِهِ وَدَخَلَ فِيْهَا پس حضرت گہوڑی سی اوترکر اوس کنوئی مین داخل ہوئی تو دیکہا مَلِكًا جَالِسًا عَلَى السَّرِيْرِ وَيَبْكِي دیکہا ایک بادشاہ کو کہ تخت پر بیٹہا اشک خونین آنکہون سی برساتا ہی اور فوج کثیر پائین تخت گریبان چاک شور مچاتی ہی اور کہتی ہی کہ افسوس کمر ہمارے مرشد و آقا کی ظالمون نی توڑی اور ہماری سید و مولا کو طرح طرح کے آفت اور بلاؤن مین مبتلا کیا اور ہزار افسوس کہ بوسہ گاہ جناب رسولخدا صلعم کو خنجر ظلم سی کاٹا وا ویلا

اس فلک سفلہ پرور نے خاندان رسالت و امامت کو غارت کیا کاشکی شاہزادہ فوج ملائکہ اور اجنہ کو حکم کرتا
کہ ایک آن میں لعینوں کو غارت کرتے جب حضرت وہاں پہنچے اور نظر اوس بادشاہ کی جناب امام حسینؑ پر پڑے
سَقَطَ عَنْ سَرِیْرِہٖ وَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلَی الْحَجَرِ وَاسْتَرْجَعَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَمَاتَ پس دیکھتے ہی
حضرت کو وہ اپنے تخت سے گر پڑا اور سر اپنا ایک پتھر پر رکھا اور تین مرتبہ زبان سے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ اور طائر روح اوسکا قفس تن سے پرواز کر گیا اور تخت اوسکا مثل چوب بوسیدہ کے ٹکڑے ٹکڑے
ہو گیا اور زمین شگافتہ ہوئی اور وہ تمام فوج اوسمیں سما گئی جناب امامؑ مشاہدہ اس حال سے نہایت بیتاب ہوکے
فرمانے لگے افسوس میں ایسا غریب مصیبت زدہ ہوں کہ مجھپر تمام اہل زمین و آسمان بیقرار ہیں پھر حضرت نے نالہ بیتابانہ
دل افگار سے کھینچے اور فرمایا اے زمین کیوں تو نے امانت کو لیلیا اور کیوں نہ باقی رہا اونہیں میرے ماتم کے لیے
ناگاہ زمین نے نالہائے مہیب کھینچے اور عرض کی اے فرزند رسول خدا صلعم اگر ان کو نہ لیتی میں تو اصل وجود بشر
معدوم ہو جاتی خصوصاً زینبؑ و کلثومؑ جگر شگافتہ کرتیں حضرت نے فرمایا اے زمین میری خاطر سے اونہیں باہر
لا کہ میں اون سے چند راز پوچھوں گا ناگاہ سب فوج سر و پا برہنہ با جامہائے سیاہ رخسارے تمام مجروح باہر آئے
حضرت نے فرمایا کہ اے عزاداران اہلبیت رسالت تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہ حسینؑ بن علیؑ کو شہید کیا اور بہنوں کو
اونکے اسیر کیا اور سید الساجدینؑ کو غل و زنجیر میں گرفتار سب بیساختہ یکبار خروش میں آئے وَقَالُوْا یَابْنَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ جَاءَنَا یَوْمًا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَجَمَعَنَا وَاَقَامَ مَجْلِسًا لِعَزَاءِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَ
خَطَبَ خُطْبَۃً بِالْفَصَاحَۃِ وَالْبَلَاغَۃِ اور عرض کی اونہوں نے اے فرزند رسول خداؐ ایک روز گذر
جناب علی ابن ابیطالبؑ کا ہم میں ہوا اور قوم اجنہ کو جمع کیا اور مجلس عزائے حسنؑ و حسینؑ برپا کی اور منبر رکھوا کے اوسپر
تشریف لائے اور خطبہ فصیح و بلیغ پڑھا اِذْ جَاءَ الْاَنْبِیَاءُ کَاٰدَمَ وَشِیْثٍ وَنُوْحٍ وَاِبْرَاہِیْمَ وَمُوْسٰی
وَعِیْسٰی وَمُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ناگاہ پیغمبران رفیع الشان مثل آدمؑ و شیثؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ
اور موسیؑ اور عیسیؑ اور جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ کی تشریف لائے اور اسقدر اونہوں نے شیون کیا کہ زمین
ہلنے لگی اور چند روز کسی ذی حیات کو ہوش نہ رہا جَاءَ الْمَلَکُ بِاترتِ الْجَنَّۃِ پس ایک فرشتہ آفتابہ جنت لیکے آیا
اور پانی سب پر چھڑکا سب ہوش میں آئے اور رونے لگے اوسوقت جناب امیرؑ ہمارے بادشاہ کو سربند عنایت کیا

اور فرمایا کہ جب فرزند میرا حسین شہر مدینہ کو ویران کرکی آوارہ وطنی اختیار کریگا اوسی روز میری کمر گویا ٹوٹ جاویگی گویا اوسی روز شمشیر شمر ملعون سی گلوی حسین کاٹا گیا ای امتّون اوسدن یہہ سر بند سرخ فام ہوجائیگا اوسوقت تم جمع ہوکی بیکسی پر میرے حسین کے رونا اور گریہ وزاری کرنا کہ رونا تمہارا اسیری حسین پر رایگان نہوگا ای آقا ہمارے ای حسین بن علیؑ جب سے آپ مدینی سی جدا ہوئی ہین اوسی دن سے آواز گریہ وزاری زمین سے آسمان تک بلند ہی اور آسمان اشک خونی مصیبت پر برستا ہی اور نالہای مہیب پہنچتا ہی اور وہ سر بند سرخ ہوا ہی اور جگر ہماری پارہ پارہ ہوئے ہین کہ کسی کو تاب نہین ہے کہ متحمل عزاداری فرزند رسول خدا و دلبند علی مرتضی ہو فَلَمَّا سَمِعَ الحُسَینُ بَکٰی بُکَاءً شَدِیداً پس جب حضرت نی یہہ حال سنا بہت شدت سی روئے اور سر نعش بادشاہ پر آئی اور فرمایا خوشا حال تیرا ای بزرگ قوم کہ بڑا مرتبہ حاصل کیا تونی اور سلطنت عقبی لی تونی کہ دوستی مین ہم اہلبیت کی جان دیکے تونی پس حضرت نی اپنی دست مبارک سی قبر کہودی اور غسل دیا اور کفنایا اور آپنی نماز پڑھ دفن کیا اور اون سب کو روتا چہوڑ کی جاہ سی نکلی اور جناب زینبؑ وام کلثوم سی سارا ماجرا بیان کیا سب اہلبیت اس ماجرا کو سنکی رونی لگی اور اون کی واسطی دعای خیر و مغفرت کی خیال کیجئی کہ جناب روروکی جان دین واسطی ہمیر کہ ہم اوس جناب کو رو بہی نہین سکتی حالانکہ اوس جناب نے گلوی خشک اپنا تیغ ظلم سے ہماری شفاعت کے واسطی کٹوایا فَابکُوا عَلیٰ مَن نَاحَ عَلَیہِ الجَنَّۃُ فِی الاَرضِ وَالمَلٰائِکَۃُ عَلَی السَّمَآءِ پس ایہا الناس تم بہی روؤ اوس جناب پر کہ جسپر جنات روئی زمین مین اور فرشتی روئی آسمان پر وَابکُوا عَلیٰ مَن ذُبِحَ فَطِیمُہٗ وَقُطِعَ کَرِیمُہٗ روؤ اوس مظلوم پر کہ جسکا بچہ شیر خوارہ تین دن کا پیاسا ذبح کیا اور اون کی رگہای گلو سے خشک خنجر ظلم سے کاٹی گئین اور کسی نے اوہنین اوسوقت پانی بہی نہ پلایا وَابکُوا عَلیٰ مَن تَعلُوہُ الطُّغَاۃُ بِبَوَاتِرِہَا وَتَطَئُوہُ الخُیُولُ بِحَوَافِرِہَا روؤ اوس بیکس پر کہ جسپر لعین تلوارین اوٹہاتی تہی اور گہوڑی اوس کے جسم پر دوڑاتی تہی اور کسی کو رحم نہ آتا تہا وَابکُوا عَلیٰ مَن رَاسُہٗ عَلَی السِّنَانِ یُہدٰی روؤ اور سر پیٹو کہ جسی رسول خدا صلعم پیٹہ پر سوار کرتی تہی سر اوسکا نیزی پر چڑہا کی یزید کی پاس ہدیہ لیگئی اور چوب ظلم سی اوسکے لبہای مبارک کہولی گئی روایت پنجم ثواب بکا اور روانگی حضرت مسلم سمت کوفہ پہر احوال شہادت مسلم ہین عَنِ الصَّادِقِ عَلَیہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ شِیعَتَنَا لَقَد شَارَکُونَا

فِي الْمُصِيبَةِ بِطُولِ الْحُزْنِ وَالْحَسْرَةِ عَلَى مُصَابِ جَدِّي الْحُسَيْنِ ع جناب امام جعفر صادق ع سي منقول هے
که اون حضرت ني فرمايا که خدا رحم کري هماري شيعون پر که اونهون ني ساتهه ديا همارا مصيبت مين هماري بسبب
طول ديني اندوه و ماتم اور روني اور پيٹني کي ميري جد مظلوم حسين کي ماتم مين يعني جسطرح هم اوس جناب کو ياد کرکي
رويا کرتي هين اوسيطرح هماري شيعه بهي اونهين ياد کرکي رويا کرتي هين وَقَالَ مَنْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ
عَيْنَيْهِ دَمْعٌ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوضَةِ اور فرمايا جناب صادق ني جسکي سامني مصائب هماري بيان هون
پس نکلي اوسکي آنکهون سي آنسو اگرچه بقدر پر پشه هو غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ خدا
اوسکي گناهون کو بخشي اگرچه کثرت اوسکي گناهون کي بقدر کف دريا هو ابن عباس سي منقول هي قَالَ عَلِيٌّ لِرَسُولِ
اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُحِبُّ عَقِيلًا ايکدن عرض کي جناب امير ني خدمت رسول خدا مين که يا رسول الله آپ عقيل کو دوست
رکهتي هين قَالَ اِي وَاللّٰهِ لَاُحِبُّهُ حُبَّيْنِ حُبًّا لَهُ وَحُبًّا لِحُبِّ اَبِي طَالِبٍ حضرت ني فرمايا والله دوست
رکهتا هون مين عقيل کو دو محبتون سي ايک تو محبت اوسکي هي اور دوسري محبت عقيل سي بسبب عمو بزرگوار ابيطالب
کي هي پهر فرمايا وَاِنَّ وَلَدَهُ مَقْتُولٌ فِي مَحَبَّةِ وَلَدِكَ اور فرزند عقيل کا يعني مسلم قتل کيا جايگا اي علي تيري
فرزند کي محبت مين يعني تيري نور عين حسين کو بمکر و دغا وطن سي آواره کرکي اعداي پر جفا قتل کرينگي تو پهلي سب سي
جو جان حسين پر نثار کريگا وه مسلم بن عقيل هوگا پهر فرمايا فَتَدْمَعُ عَلَيْهِ عُيُونُ الْمُؤْمِنِينَ پس آنسو بهائينگي
آنکهين مومنين کي احوال مسلم پر وَتُصَلِّي عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ اور صلواة بهيجينگي مسلم پر فرشتگان
مقرب خدا ثُمَّ بَكَى رَسُولُ اللّٰهِ حَتَّى جَرَتْ دُمُوعُهُ عَلَى صَدْرِهِ پهر رسول خدا صلعم اس شدت سي احوال
مسلم ياد کرکي روي که آنسو ريش مبارک سينهٔ اقدس پر ٹپکني لگي اور فرماني لگي اِلَى اللّٰهِ اَشْكُو مَا تَلْقَى عِتْرَتِي
مِنْ بَعْدِي شکايت کرتا هون مين خدا سي اوس مصيبت کي جو پهنچيگي ميري عترت کو بعد ميري پس غور کيجيي تو مسلم بن عقيل
پيش خداوند جليل مرتبه عظيم رکهتي هين که صلوة بهيجتي هين مسلم پر ملائکه اور روئي اون پر رسول خدا پس روؤ
احوال مسلم پر که شهادت حضرت مسلم ابتداي جنگ حضرت امام حسين ع سي تهي روايات صحيح مين وارد هوا هے
که جب جناب امام حسين ع ظلم اعدا سي مرقد مطهر جناب رسول خدا ص سي جدا هوئي اور تيسري تاريخ شعبان کي
مکهٔ معظمه مين پهنچي تو کوفيان پر دغا ني نامي علي الاتصال حضرت کي خدمت مين بهيجي اون مين سي

بعض نامون کا یہہ مضمون تھا لَيْسَ عَلَيْنَا اِمَامٌ فَاَقْبِلْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَجْمَعَنَا بِكَ عَلَى الْحَقِّ یا حضرت ہم امام اور پیشوا نہین رکھتے جلد تشریف لائی شاید خدا حق کو ہماری ہاتھہ پر جاری کری اور شیث بن ربیع وغیرہ نے جو عرضی لکھی تھے اوسکا مضمون یہہ تہا اَمَّا بَعْدُ فَقَدِ اخْضَرَّ الْجِنَابُ وَاَيْنَعَتِ الثِّمَارُ فَاَقْدِمْ عَلَيْنَا اِلٰى جُنْدٍ عَلٰى مُجَنَّدٍ وَالسَّلَامُ پس بعد حمد و صلوۃ بتحقیق کہ صحرا و بیابان نہایت سبز و خرمی مین ہین اور درخت میوی کی بارور ہین پس آپ ہماری طرف تشریف لائی کہ فوج کثیر آپ کی نصرت و امداد کو مہیا ہی اور شب و روز انتظار کرتے ہین ای حضرات یہہ مقام رونیکا ہی کہ یون تو حضرت کو بلایا اور جب تشریف لائی تو وہ نصرت اور امداد اور سامان دعوت تو ایکطرف رہا پانی تک بہی فرزند ساقی کوثر پر بند کیا اور اوسکی فرزند و عزیزون کو تشنہ لب شہید کیا اور یہان تک ایذائین پہنچائین کہ جب وہ زخمون سے چور ہو کر ریگ گرم پر بیٹھہ گئی تو فرمائی کہ ای بی رحمو اب تو مین تمہاری لڑنیکی قابل نہین رہا ہون اب تو پانی دو کہ مین تمہاری پیغمبر کا نواسا ہون ناگاہ عمر سعد لعین نے ندا کی کہ جو سر حسین ع میری پاس لائیگا اوسی مین بہت انعام دونگا فَابْتَدَرَ لِقَتْلِهِ اَرْبَعُوْنَ یہہ سنکر چالیس شقی دوڑی ہر ایک چاہتا تہا کہ فرزند رسول خدا اور جہان کربلا کا کاٹ لی فَاَوَّلُ مَنْ نَزَلَ اِلَيْهِ لِيَذْبَحَهُ شِيْثُ ابْنُ رِبْعِيٍّ لَعَنَهُ اللّٰهُ پس پہلے جو شقی بی شرم تلوار کہینچکر گہوڑی سے اوترا کہ حضرت کو ذبح کری شیث بن ربعی ملعون تھا کہ جسنی حضرت کو یہہ لکہا تہا کہ جنگل سبز ہین اور میوی تیار ہین اور فوج کثیر آپ کی نصرت کو موجود ہے القصہ جب یہی دربی نامہای پر دغا امام اتقیا کو پہنچی فَاَرْسَلَ الْحُسَيْنُ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيْلٍ اِلَى الْكُوْفَةِ پس جناب امام حسین نے اپنی پسر عم مسلم بن عقیل کو کوفی کی طرف بہیجا وَكَانَ مِثْلَ الْاَسَدِ اور تھے مسلم شجاعت مین مانند شیر کی اور اسقدر زور تھا اوس جناب مین کہ اوٹھا لیتے سبنے مرد کو اور پہینکدیتے تھے کوٹھی پر فَاجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ وَبَايَعُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ راوی کہتا ہی کہ جب حضرت مسلم کوفے مین پہنچے تو اوسی روز اٹھارہ ہزار نامردون نے بیعت کے فَكَتَبَ مُسْلِمٌ اِلَى الْحُسَيْنِ كِتَابًا بِمُبَايَعَةِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ وَبِالْقُدُوْمِ اِلَيْهِمْ بِالتَّعْجِيْلِ پس مسلم نے احوال بیعت کوفہ جناب امام حسین ع کو لکھا اور لکھا کہ آپ جلد تشریف لائین ثُمَّ كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ بِذٰلِكَ الْحَالَ اِلَى يَزِيْدَ لَعَنَهُ اللّٰهُ بعد ازان عبد اللہ حضرمی ملعون نے یہہ احوال یزید کو لکھا پس یزید نے

ابن زیاد کو لکھا کہ تو جلد کوفی مین جا وَلَا تَدَعْ مِنْ نَسْلِ عَلِيٍّ إِلَّا قَتَلْتَهُ اور ایک شخص کو اولاد علی سے جیتا نچھوڑنا پس جب ابن کوفی مین آیا لوگون کو جمع کرکی منبر پر گیا اور کلمات تخویف و تحدید جانب یزید سے بیان کئی اور اوترآیا وَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَيَقُولُونَ مَا لَنَا لِلدُّخُولِ بَيْنَ السَّلَاطِينِ حضار مجلس خوف یزید سی منہ ایک دوسری کا دیکھنی لگی اور بولی کہ ہمین امور سلاطین مین کچھہ دخل نہین فَنَقَضَ بَيْعَةَ الْحُسَيْنِ پس توڑ ڈالا ادن بد عہدون نے بیعت حسین کو جب یہہ خبر حضرت مسلم نے سنی تو مضطرب الحال خانہ ہانی مین جا کر مخفی ہوئی ابن زیاد نی ہانی کو بلا کی شہید کیا پس جب خبر شہادت ہانی کی سنی حضرت مسلم نی کہ ہانی یاور یہی میرا شہید ہوا تو یکہ و تنہا بی مونس و یار حیران و سرگردان کوچہای کوفی مین پھرتی تھی یہان تک کہ خانہ طوعہ تک پہنچی اور سلام کیا اوسپر حضرت مسلم نی وَقَالَ يَا أَمَةَ اللهِ اِسْقِ الْمَاءَ فَسَقَتْهُ اور فرمایا کہ ای کنیز تھوڑا پانی مجھے پلا طوعہ نی پانی پلایا فَمَكَثَ سَاعَةً پس ایکساعت وہان ٹھہر گئی فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ قُمْ إِلَى مَنْزِلِكَ افسوس غریب الوطنی بھی کیا بری چیز ہی خدا کسی کو غریب الوطن نکری پس طوعہ نی کہا ای بندہ خدا اوٹھہ اور اپنی گھر جا کہ شہر آج پر آشوب ہی فَقَالَ مَا لِي فِي هَذَا الْمِصْرِ مَنْزِلٌ وَعَشِيرَةٌ حضرت مسلم نی فرمایا ای مادر مین اس شہر مین مکان نہین رکھتا غریب الوطن ہون نہ کوئی عزیز ہی نہ قریب نہ یار و مددگار رہون فَهَلْ لَكِ فِي أَجْرٍ مَعْرُوفٍ وَلَعَلَّ رَسُولَ اللهِ يُكَافِيكِ بَعْدَ الْيَوْمِ پس ای مادر ہو سکتا ہی کہ آج کی شب مجھے اپنی گھر مین جگہہ دی فردای قیامت رسولخدا تجھی بہشت مین جگہہ دینگے وہ دیندار حیران ہوکی بولی تم کون ہو اور نام تمہارا کیا ہی قَالَ أَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَقِيلٍ بولی ای طوعہ مین ہون آوارہ وطن بی خانمان مسلم بن عقیل فَأَدْخَلَتْهُ الدَّارَ وَافْتَرَشَتْ لَهُ پس جب نام سنا تو وہ حضرت کو گھر مین لیگئی اور ایک مکان مین فرش کر دیا عَرَضَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْمَأْكُولِ اور آب و طعام حضرت کی لئی لائی فَأَبَى عَنْ ذَلِكَ لِمَا بِهِ مِنَ الْأَلَمِ حضرت نی رنج و صدمی سے کچھہ نکھایا اور فرمایا کہ مجھے اشتہا نہین ہی تھوڑی دیر نگذری تھی کہ طوعہ کا بیٹا آیا اور طوعہ کو اوس مکان مین بار بار آتی جاتی دیکھا تو پوچھنی لگا اوس نے جھڑک دیا وہ لعین منتین کرنی لگا تو اوس نے عہد و پیمان لیکی بیان کیا کہ حضرت مسلم یہان آئی ہین وہ لعین صبح تک خاموش رہا جب صبح ہوئی تو طوعہ وضو کو حضرت مسلم کی پانی لائی اور عرض کی یا مولای مَا رَأَيْتُكَ رَقَدْتَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ ای مولا رات بھر آپ بیدار رہے

کیا باعث ہی قال الغلمي اِنّي رقدت رقدۃً فرأیت عمّي امیر المومنین وھو یقول العجل العجل حضرت نی فرمایا کہ ای طوعہ انکھہ میری لگ گئی تھے میںنی دیکھا اپنی چچا جناب امیر کو خواب مین کہ فرماتی ہین جلدی آ ای مسلم جلدی آ کہ مین تیرا منتظر ہون وما ھذا الّا آخر ایّامي من الدنیا اور مجھے یقین ہوا کہ یہہ روز آخر روز ہی میرا دنیا سی اور آج مین شہید ہون گا غرض حضرت مسلم تو طاعت خدا مین مشغول تھے اور طوعہ کے بیٹی لعین نے جا کر ابن زیاد کو خبر کی وہ لعین بہت خوش ہوا فطوّقہ بطوقٍ من الذھب پس ابن زیاد نے طوق طلا مثل طوق لعنت کی اوس شقی کی گلی مین پہنایا اور محمّد بن اشعث کو بلایا وضمّ الیہ الف فارسٍ وخمس مائۃ راجلٍ وان یسلّم الیہ اور ساتھہ ہزار سوار اور پانچ سو پیاوی کر کی حضرت مسلم کی گرفتاری کو بھیجے جب قریب خانہ طوعہ پہنچے اور طوعہ نی آواز سم اسپان اور آواز سلاح سنی فاخبرت مسلم بذلک طوعہ نے حضرت کو خبر دی اور کہا معلوم ہوتا ہی کہ فوج ابن زیاد نی بھیجی ہے فلبس درعہ وشدّ وسطہ پس حضرت نی زرہ پہنی اور کمر باندہی اور مسلح ہوئے فقالت لہ مالي اراک تہیّأت للموت طوعہ نے یہہ دیکھکر عرض کی کہ مجھے معلوم ہوتا ہی کہ آپ آمادہ مرگ ہوئی ہین حضرت نی فرمایا ای مادر یہہ قوم سوا میرے کسی کی طلب کو نہین آئی ہین واني اخاف ان یھجمون علیّ في الدار اور مین خائف ہون کہ یہہ گھر مین گھس آئین اور مجھپر ہجوم کرین اوسوقت مجھے لڑائی کی بھی جگہ نہ ملی گی ثمّ عمد الی الباب فاقلعھا وخرج الی القوم پہر وہ شیر بیشہ شجاعت دروازہ کہول کر باہر نکلا فقاتلھم قتالاً عظیماً پس خوب لڑے حتّي نقل انّہ قتل منھم مائۃ وخمسین رجلاً یہان تک کہ ڈیڑہ سو منافق فی النار ہوئے جب یہہ شجاعت حضرت مسلم محمّد ابن اشعث لعین نے دیکھی ابن زیاد سی کمک طلب کی ابن زیاد نی کہلا بھیجا ثکلتک امّک رجلٌ واحدٌ یقتل منکم ھذا مقتلۃً عظیمۃً ان تیری ماتم مین بیٹھے ایک شخص نے اس قدر آدمی ماری اور تجھسے کچھہ نہین ہوسکتا فکیف لو ارسلناک الی من ھو اشدّ منہ قوۃً یعني الحسین ای نامرد اگر مسلم کی جا حسین آیا ہوتا اور مین اون سی لڑنیکو بہیجتا تو اوسوقت تو کیا کرتا ابن اشعث نے کہلا بہیجا تو نی مجھے کسی بقال کوفہ سے لڑنیکو بہیجا ہی انّما ارسلتني الی سیفٍ من اسیاف محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ تو نی بہیجا ہے مجھی طرف ایک شمشیر برہنہ کی شمشیرہای محمّد صلی اللہ علیہ وآلہ سے

ان سی لڑنا آسان نہین ہے یہہ سنکے ابن زیاد نے اور فوج مدد کو بھیجی جب حضرت مسلم نے دیکھا کہ اور فوج نصرت ابن اشعث کو آئی حَمَلَ عَلَيْهِمْ وَقَتَلَ مِنْهُمْ كَثِيْرًا اوس شیر میدان وغا نے پہر اون پر حملہ کیا اور جماعت کثیر کو واصل جہنم کیا اور خود سینے زخمی ہوئے وَسَارَ جِلْدُهُ كَالْقُنْفُذِ مِنْ كَثْرَةِ النَّبْلِ اور تیر ہراول شیر پر اسقدر لگی تھے جیسی ساہی کی بدن پر کانٹی ہوتے ہین ابن اشعث ملعون فوج سے بولا کہ مسلم کو امان دو کیونکہ قابو مسلم نہ آئیگی اور وہ تم مین سے جیتا ایک کو نچھوڑیگا فَنَادَوْهُ بِالْأَمَانِ فَقَالَ لَهُمْ لَا أَمَانَ لَكُمْ يَا أَعْدَاءَ اللهِ پس مسلم کو پیام امان دیا پس کہا حضرت مسلم نی ای بی وفاؤ ہرگز تمہاری امان پر اعتماد نہین ہی ثُمَّ حَفَرُوْا لَهُ فِيْ وَسَطِ الطَّرِيْقِ وَأَخْفَوْا رَأْسَهَا پہر اون لعینون نی ایک راہ مین کنوان کہودا اور منہ اوسکا چہپا دیا ثُمَّ انْطَرَدُوْا بَيْنَ يَدَيْهِ پہر وہ شقی پس پا ہوئی آگی سی مسلم کی اور وہ حضرت لڑتی چلی جاتی تھی فَوَقَعَ فِيْ تِلْكَ الْحَفِيْرَةِ فَأَحَاطُوْا بِهِ پس آ پاؤن حضرت مسلم کا ناگاہ اوس گڑہی مین پڑا اور وہ حضرت گر پس سب شقی ٹوٹ پڑی اور گہیر لیا فَضَرَبَ ابْنُ الْأَشْعَثِ عَلٰى فَمِهِ الشَّرِيْفِ فَقَطَعَ شَفَتَهُ الْعُلْيَا وَتَضَلَّتْ ثَنَايَاهُ پس ابن اشعث لعین نے ایسی ایک تلوار دہن شریف پر ماری کہ لب بالا کٹ گیا اور دانت اوسکے صدمی سے گر پڑی فَأَخَذُوْهُ أَسِيْرًا إِلَى ابْنِ زِيَادٍ پس حضرت مسلم کو گرفتار کرکی ابن زیاد کی طرف لیچلی اور حضرت مسلم اوسوقت پیاسی تھے فَقَالَ يَا قَوْمِ اسْقُوْنِيْ حضرت مسلم نے فرمایا ای قوم مین پیاسا ہون مجھے تہوڑا پانی پلاؤ عمر بن حریث نی ایک جام آب بہیجا فَأَخَذَ لِيَشْرَبَ امْتَلَأَ الْقَدَحُ دَمًا پس حضرت مسلم نی لیلیا اور چاہا کہ پئین تمام جام خون سے بہر گیا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَوْ كَانَ مِنَ الرِّزْقِ الْمَقْسُوْمِ شَرِبْتُهُ حضرت مسلم نی کہا کہ الحمد للہ کہ اب رزق دنیا میری قسمت نہین ہے اگر قسمت مین ہوتا تو پیتا غرض جب پیش ابن زیاد لائی تو حضرت نی سلام نکیا ابن زیاد شقی کو پس ایک ملازم ابن زیاد بولا ای مسلم تمنی امیر کو سلام نکیا فَقَالَ وَاللهِ مَا لِيْ أَمِيْرٌ سِوَى الْحُسَيْنِ پس حضرت مسلم نی فرمایا واللہ کوئی میرا امیر نہین ہے سوای حسین بن علی کے ابن زیاد بولا چاہو سلام کرو چاہو نکرو قتل کئی جاؤگی حضرت مسلم نے کہا اگر قتل کریگا تو ایک حاجت ہی میری اوسی بجالا وہ بولا کیا حاجت ہی تمہاری حضرت نی کہا أُرِيْدُ رَجُلًا قُرَشِيًّا أُوْصِيْهِ چاہتا ہون کہ کوئی مرد قریش ہو تو مین اوسی وصیت کرون عمر سعد اوٹہا اور بولا کیا وصیت ہے

تمہاري فقال له اقول وصيتي اني اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله حضرت مسلم نے کہا پہلي وصيت ميري يہہ ہے کہ گواہي ديتا ہون مين وحدانيت خدا اور نبوت رسول خدا اور ولايت علي بن ابيطالب کي اور دوسري وصيت يہہ ہي ان تبيع درعي وتقضي عني ديني سبع مائة درهم استقرضتها کہ ميري زرہ بيچکر سات سو درم کا قرضدار ہون ادا کرنا اور تيسري وصيت يہہ ہي ان تكتب الى الحسين ان يرجع ولا ياتي الى بلدكم فيصيبه ما اصابني اي عمر سعد ميرے جانب سي لکہہ بہيج ميرے آقا حسين بن علي کو کہ مدينے کو پہر جايين اور کوفي مين نہ آئين کہ کوفيان پُر دغا اون سے بہي يہي سلوک کرينگے جو مجہسے کيا فقيل بلغني انه توجه الى الكوفة باهله واولاده پس مجهے خبر پہنچي ہي کہ وہ جناب مع اہل و عيال متوجہ کوفہ ہوئي ہين وہ شقي بولا کہ تمني جو اقرار شہادتين کيا تو ہم بہي مسلمان ہين اور کلمہ پڑہتي ہين مگر قرض چاہين گي ادا کرين گے اور چاہين نہ ادا کرين گے اور جو وصيت کہ مقدمہ حسين مين کي فلا بد ان يقدم علينا ونذيقه الموت پس لابد ہے کہ وہ بہي ہماري پاس آئين اور ہم اونہين بہي مانند تمہاري قتل کرين بعد ازان ابن زياد ني حکم کيا ان يصعد به اعلى القصر ويرمي به منكسا مسلم کو بالاي قصر ليجا کي وہان سے سر کي بہل گرا دو فالقاه من اعلى القصر وعجل بروحه الى الجنة آہ آہ حکم سي اوس شقي کي ايک لعين ہاتہہ مسلم کا پکڑ کي بالاي قصر ليگيا اور حضرت مسلم کو منہ کي بہل گرا ديا کہ صدمي سي اوس کے روح مسلم راہي جنت ہوئي ثم انهم اخذوا مسلما و هانيا يسحبونهما في الاسواق پہر اہل کوفہ ني حکم سي ابن زياد کي ہاني اور مسلم کي پاؤن مين رسّي باندہ کے اور بازارون مين گہسيٹتي پہرتے تہي جب يہہ خبر قبيلہ مذحج ني سني بہت کشت و خون کرکي لاشين دونو ليگئے اور دفن کين **روايت ششم فضائل گريہ کنندگان اور زائران امام حسين اور احوال منزل سوق اور پہنچي خبر شہادت مسلم حضرت امام حسين کو** عن الصادق عليه السلام انه قال من ذكرنا عنده ففاض من عينيه ولو مثل راس الذباب جناب امام جعفر صادق عليه السلام ني فرمايا جس کے سامني ہمارا ذکر مصائب ہوا اور وہ سنکي روئي اور آنکہون سي اوسکي آنسو نکلي اگرچہ برابر پر مگس ہو غفر الله ذنوبه ولو كانت مثل زبد البحر پروردگار عالم اپني رحمت سي تمام گناہ اوسکے بخشتا ہي اگرچہ گناہ اوسکے مثل کف دريا ہون اور زيارت امام حسين کا يہہ ثواب ہي کہ جابر جعفي نے جناب امام جعفر صادق سي روايت کي ہے

که حضرت نے پوچھا مجھسے اے جابر کتنا فاصلہ ہے تیری گھر سے اور قبر جناب امام حسین سے قُلْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ عرض کی مینے یا مولا ایکروز کا یا اس سے بھی کم ہے قَالَ لِي أَتَزُوْرُهُ قُلْتُ نَعَمْ حضرت نے فرمایا اے جابر تو زیارت کو بھی جاتا ہے عرض کی مینے جاتا ہون قَالَ أَوَلَا أُفَرِّحُكَ أَوَلَا أُبَشِّرُكَ بِثَوَابِهِ قُلْتُ بَلٰى جُعِلْتُ فِدَاكَ حضرت نے فرمایا آیا تو چاہتا ہے کہ مین تجھے خوش کرون اور بشارت دون ثواب زیارت سے عرض کی ہان مولا ارشاد کیجئے فدا ہون آپ پر سے حضرت نے فرمایا جو شخص تم مین سے مقصد زیارت کرتا ہے فَتَبَاشَرَتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ مِنَ السَّمَاءِ پس بشارت دیتی ہین وسے ملائکہ که خوشا حال تیرا که تونے یہہ قصد کیا ہے فَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَابِ مَنْزِلِهِ مَاشِيًا أَوْ رَاكِبًا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ أَرْبَعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُوَافِيَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ پس جب وہ مومن گھر سے نکلتا ہے خواہ پیادہ خواہ سوار ہو خدا تعالے چالیس ہزار فرشتے اوسکے موکل کرتا ہے که وہ فرشتے صلواۃ بھیجتی ہین اوس زائر پر جب تک کہ وہ قبر امام حسین تک پہنچتا ہے وَلِثَوَابِ كُلِّ قَدَمٍ يَرْفَعُهُ كَثَوَابِ الْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور جو قدم اوس راہ مین اوٹھاتا ہے ہر قدم کا ثواب برابر ثواب اوس شخص کے ہے کہ راہ خدا مین شہید ہو کے اپنی خون مین لوٹتا ہو پس جب پہنچے تو پہلے ضریح مبارک کو دونون ہاتھون سے مس کر اور رکھ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِيْ أَرْضِهِ سلام خدا ہو تمپر اے حجت خدا روی زمین پر ثُمَّ انْهَضْ إِلٰى صَلٰوتِكَ پہر متوجہ نماز زیارت ہو فَإِنَّ اللّٰهَ يُصَلِّيْ عَلَيْكَ وَمَلٰئِكَتُهُ حَتّٰى تَفْرُغَ اے زائر جب تک تو مشغول نماز رہیگا پروردگار عالم اور ملائکہ اوسکی تجھپر صلواۃ بھیجا کرینگے وَبِكُلِّ رَكْعَةٍ تَرْكَعُهَا كَثَوَابِ مَنْ حَجَّ أَلْفَ حَجَّةٍ وَاعْتَمَرَ أَلْفَ عُمْرَةٍ وَأَعْتَقَ أَلْفَ رَقَبَةٍ ہر رکعت زیارت کا ثواب برابر ثواب اوس شخص کے ہے جسنے ہزار حج اور ہزار عمرے بجالایا ہو اور ہزار غلام راہ خدا مین ازاد کئے ہون وَكَمَنْ وَقَفَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَلْفَ مَرَّةٍ مَعَ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ وَإِمَامٍ عَادِلٍ اور برابر ثواب اوس شخص کے ہے کہ جو ہزار مرتبہ جہاد کو گیا ہو ساتھہ نبی مرسل اور امام عادل کے فَاِذَا قُمْتَ مِنْ عِنْدِ الْقَبْرِ نَادٰى مُنَادٍ اور جسوقت کھڑا ہوتا ہے تو قبر پاس ندا کرتا ہے منادے کہ اگر آواز اوسکے تو سنے تو تمام عمر قبر حضرت سے جدا نہو اور وہ یہہ کہتا ہے کہ خوشا حال تیرا اے بندہ خدا کہ تو پناہ خدا مین ہے اور جمیع آفات سے محفوظ ہے وَغَفَرَ اللّٰهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوْبِكَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ اور خدانے تمام تیری گناہ بخشے اے زائر حسین

Checked 1987

بن علي عليه السّلام اب تو عمل نئي سر سي كر يعني چاہئي يہ كہ اب تو گناہ سي باز رہ كہ گناہ گذشتہ كا مواخذہ نہوگا پہر فرمايا حضرت ني فَاِنْ مَاتَ مِنْ عَامِهِ اَوْ مِنْ يَوْمِهِ لَمْ يَقْبِضْ رُوْحَهُ اِلَّا اللّٰهُ پس اگر وہ زاير مرجاي اوس سال مين يا اوس رات يا اوس دن تو حق تعالى اپني دست قدرت سي اوسكي قبض روح كرتا ہي ثُمَّ قَالَ وَتَقُوْمُ مَعَهُ الْمَلٰئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُوَافِيَ مَنْزِلَهُ پہر حضرت ني فرمايا اگر موت اوسكي نہين ہي اور گہر اپني جاتا ہي تو وہ چاليس ہزار فرشتي ہمراہ اوس كي تسبيح خدا مين مشغول اور اوسكي دعاي خير مين مصروف اوسكي گہر تک جاتي ہين جب گہر پہنچتا ہي تو ملائكہ عرض كرتي ہين كہ خداوندا زاير حسين اپني گہر پہنچا ہم كہان جائين پروردگار عالم فرماتا ہي يَا مَلٰئِكَتِيْ قِفُوْا بِبَابِ عَبْدِيْ فَسَبِّحُوْنِيْ وَقَدِّسُوْنِيْ وَهَلِّلُوْنِيْ اي ملائكہ ميري مقيم ہو اس ميري بندي زاير حسين كي دروازي پر اور تسبيح و تقديس و تہليل مين مشغول رہو وَاكْتُبُوْا ذٰلِكَ فِيْ حَسَنَاتِهِ اِلٰى يَوْمِ وَفَاتِهِ اور لكہو ثواب اوسكا نامہ عمل مين اوس زاير حسين كي تا روز وفات فَاِذَا تُوُفِّيَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ فَشْهَدُوْا غُسْلَهُ وَكَفْنَهُ وَالصَّلٰوةَ عَلَيْهِ پس جب زاير حسين مرتا ہي تو وہ ملائكہ حاضر اور شريک رہتي ہين تجہيز اور تكفين مين اور اوسپر نماز پڑہتي ہين پہر عرض كرتي ہين رَبَّنَا وَكَّلْتَنَا بِبَابِ عَبْدِكَ وَتُوُفِّيَ فَشَهِدْنَا تَجْهِيْزَهُ فَاَيْنَ نَذْهَبُ پروردگار تو ني ہمين اوس زاير كي گہر پر تعين كيا تہا تا زندگي اوس كي ہم حاضر رہي اب وہ مرگيا ہم تجہيز و تكفين مين اوس كي شريک رہي اب ہم كہان جائين فَيَاْتِيْهِمُ الْجَوَابُ يَا مَلٰئِكَتِيْ قِفُوْا بِقَبْرِ عَبْدِيْ وَسَبِّحُوْنِيْ وَقَدِّسُوْنِيْ وَهَلِّلُوْنِيْ پس پروردگار رب العالمين سي اونہين جواب آئيگا ملائكہ ميري اب تم اوسكي قبر پر مقيم ہو اور تسبيح و تہليل و تقديس بجا لاؤ ميري اور اوس سي جدا نہو وَاكْتُبُوْا ذٰلِكَ فِيْ حَسَنَاتِهِ اِلٰى يَوْمِ يَاْتِيْنِيْ اور لكہو ثواب اوسكا اوس زاير كي نامہ عمل مين تا آنكہ روز قيامت ہماري سامني حاضر ہو خوشا حال زايران امام مظلوم كا خدا سب مومنين كو زيارت اوس مظلوم كي نصيب كري اب سنيئي مصائب اوس جناب اور روئيئ اوس غريب پر كہ ظلم اعداسي آوارہ وطن ہوا اپني نانا كي قبر سي چہڑايا گيا اور اپني اطفال خورد سال كو ليكي آوارہ وطن ہوا اس خيال سي سب كو ساتہ ليا كہ اہل حرم ميري پيچہي قيد نہو جائين اور خانہ كعبہ مين كہ خدا ني اوسي جاي امن بنايا ہي كہ جہان جانور كي ستانيكا حكم نہين ہي داخل ہوئي كہ شر اعداسي محفوظ رہين ابن عباس سي منقول ہي قَالَ رَاَيْتُ الْحُسَيْنَ

قبل ان یتوجہ الی العراق علی باب الکعبۃ کہا ابن عباس نے کہ دیکھا مینی امام حسین کو کعبی مین قبل روانہ ہونے
حضرت کی سوی کربلا کے دروازہ کعبہ پر کھڑی ہین کف جبرئیل فی کفہ وجبرئیل ینادی ہلموا الی بیعۃ اللہ اور ہاتھ جبرئیل کا
جناب امام حسین کی ہاتھ مین ہے اور جبرئیل پکارتی ہین ایہا الناس جسی بیعت خداسی کرنی ہو وہ آکی بیعت حسین
ابن علی سے کری کہ ان کی بیعت خدا کی بیعت ہی پس کسی نے کہا ابن عباس سے کیون نہ گئی تم ساتھ حضرت کے
اور ایسی ثواب سی محروم رہی فقال ان اصحاب الحسین لم ینقصوا رجلا ولم یزیدوا جواب دیا
اونہون نے نام رفقای حسین ایک نامی ہین کہ وہ سند بہشت سی تہا لکہی دیکہی مینی اون مین نہ کوئی کم ہوا نہ
زیادہ نعرفہم باسمائہم واسماء آبائہم اور اون سب کی نام اور اون کی آباء کی نام سی مین آگاہ تہا
اوسمین نام میرا نہ تہا پس کیونکر جاتا مین غرض یہان تو جبرئیل یہہ حق امام مین فرماتی تہے اور منافقان
امت اس فکر مین تہی کہ حسین نے انکار بیعت امام یزید بن معاویہ کا کیا ہی ان کو کسی طرح خانہ خدا ہی مین قتل
کیا چاہی حتی ان ینفذ عمر ابن سعد فی عسکر عظیم وامرہ علی الحجاج تا اینکہ یزید لعین نے
عمر سعد کو بالشکر کثیر روانہ کعبہ کیا اور منصب امارت حاجیون کا اوس شقی نے عمر سعد لعین کو دیا وکان قد
اوصاہ بقبض الحسین سرا وان لم یتمکن بقتلہ غیلۃ اور وصیت کی عمر سعد کو کہ اگر تیرا قابو چلے
تو حسین کو قید کر لینا اور اگر قابو نہ چلی تو جہان پانا وہان اونہین قتل کرنا اور سر اون کا بہیجدینا میری پاس
ثم انہ لعنہ اللہ دس مع الحاج ثلثین رجلا من شیاطین بنی امیۃ پہر عمر سعد ملعون نے تیس شخص
شیاطین بنی امیہ سی جنکی ہمراہ حاجیون کے بہانہ حج بہیجے وامرہم بقتل الحسین علی کل حال اتفق
لہٰذا اور اونہین حکم کیا اوس شقی نے کہ قتل کرنا حسین فرزند علی و فاطمہ کو کعبی مین جس حال مین پاؤ خواہ
طواف مین ہون اور خواہ سعی مین قتل کرنا افسوس جہان پشہ مارنا درست نہو وہان امت نبی اوسکے نواسے ذبح کرنیکا
ارادہ کری اور حضرت کو خوف اسکا ہوا کہ میری قتل ہونے سے حرمت خانہ کعبہ برباد ہو گی پس حضرت ظلم منافقان سے
حج تمام کرنی نپایے فخرج من مکۃ بعد ان طاف وسعی واحل من احرامہ وجعل حجتہ عمرۃ
مفردۃ پس ہزار حیف کہ فرزند رسول خدا مکے سے کوچ کیا آٹہوین تاریخ ذی الحجہ کو فقط سعی کر کی اور
طواف کعبہ بجا لاکی حج کو عمری سے بدل کی روانہ ہوئی اور جبدن حضرت کو دوسری منزل تہے یعنی یون

تاریخ ذی الحجہ کی ایلچی فرزند رسول خدا کو اہل کوفہ نے بحکم ابن زیاد شہید کیا اور لاش کو اوس غریب کے پاؤن مین رسّی باندہ کی بازارون مین کہینچا اور حضرت کو یہہ خبر نہ تہی حضرت اون کی بلانی پر چلی جاتی تہے فَلَمَّا وَصَلَ الْحُسَیْنُ اِلَی مَنْزِلٍ اِسْمُہٗ سُوْقٌ فَجَلَسَ نَاحِیَۃً عَنِ النَّاسِ پس جب امام حسینؑ منزل سوق پر پہنچی تو حضرت سب سے جدا ہو کی ایک کناری بیٹہی اور نہایت محزون و ملول تہے کہ کچہہ خبر مسلم معلوم نہین وَاِذَا بِرَجُلٍ قَدِمَ مِنَ الْکُوْفَۃِ ناگاہ ایک شخص جانب کوفہ سے نمایان ہوا فَسَاَلَ الْحُسَیْنُ وَقَالَ مَا الْخَبَرُ پس حضرت قریب اوسکے گئی اور پوچہا ای شخص تجہے میری بہائی مسلم بن عقیل کی بہی خبر ہی کہ وہ کسطرح ہین فَبَکَی الرَّجُلُ وَرَمَی الْعِمَامَۃَ عَنْ رَاْسِہٖ پس جون ہین اوسنے نام مسلم سنا بی اختیار رویا اور عمامہ سر سے پہینکدیا وَقَالَ یَا سَیِّدِیْ مَا خَرَجْتُ مِنَ الْکُوْفَۃِ حَتّٰی رَاَیْتُ ہَانِیًا وَمُسْلِمَ بْنَ عَقِیْلٍ مَقْتُوْلَیْنِ وَبُعِثَ بِرَاْسَیْہِمَا اِلٰی یَزِیْدَ اور بولا ای حضرت کیا پوچہتی ہو خبر اپنی بہائی مسلم کی کہ میری سامنی مسلم و ہانی دونون ماری گئی اور اہل کوفہ اون سی پہر گئی اور سر اون کی میری سامنی یزید کی پاس گئی فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَیْنُ ذٰلِکَ بَکٰی بُکَآءً شَدِیْدًا وَاسْتَرْجَعَ پس جب ہین حضرت نی یہہ حال سنا بی اختیار روئی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑہ کر فرمایا فَمِنْہُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْہُمْ مَنْ یَّنْتَظِرُ بعضی اون مین سے گذر گئی ہین اور بعضی انتظار اجل مین ہین یعنی ای مسلم جو تمپر گذر گیا کہ تہا حکم خدا اوس سے ادا ہوئی اور جو ہمپر گذرنا ہی وہ باقی ہے اور اوس شخص سی فرمایا کہ اس خبر کو میری لشکر مین کسی پر اظہار نکر کہ باعث ہراس ہوگا سب کا وَجَاءَ اِلَی الْخَیْمَۃِ وَدَعَا بِنْتَ مُسْلِمٍ وَکَانَ عُمْرُہَا حِیْنَئِذٍ اِحْدٰی عَشَرَ سَنَۃً اور حضرت وہان سی ملول خیمی مین آئی اور فرمایا کہ دختر مسلم کو میری پاس لاؤ اور سن اوس صاحبزادی کا گیارہ برس کا تہا فَلَمَّا جَآءَتْ قَرَّبَہَا وَاَدْنَاہَا پس جب ہین وہ یتیم قریب آئی حضرت اوسی دیکہہ کر رونی لگی اور زانو پر بٹہا لیا اور اوسکی پیشانی پر بوسہ لیکر بہت پیار کیا ثُمَّ طَلَبَ الْقُرْطَیْنِ وَوَضَعَہُمَا فِیْ اُذُنَیْہَا پہر حضرت نی دو گوشواری طلب کئی اور اپنی ہاتہہ سی اوسکی کانون مین پہنائی وَکَانَ یَمْسَحُ یَدَہُ الشَّرِیْفَ عَلٰی نَاصِیَتِہَا وَرَاْسِہَا کَمَا یَفْعَلُ بِالْاَیْتَامِ وَہُوَ مَعَ ذٰلِکَ یَبْکِیْ اور حضرت بار بار اوسکی سر و پیشانی پر ہاتہہ پہیرتی تہے اور شفقت یتیمانہ فرماتی تہے فَقَالَتْ یَا عَمِّ مَا رَاَیْتُکَ قَبْلَ ہٰذَا الْیَوْمِ فَعَلْتَ بِیْ مِثْلَ مَا فَعَلْتَ الْیَوْمَ پس یتیمہ مسلم بولی کہ ای چچا

اسقدر شفقت میري حال پر آپ فرماتي تهے جیسي آج فرماتي هین ایسي شفقت تو نهین کرتي مگر یتیمون پر ظلم یتمًا لَکِ الحُسَیْنُ مِنَ البُکَاءِ وَبَکَا بُکَاءً شَدِیْدًا اس کلام سي تو جناب امام حسینؑ کو تاب نرهي اور ایک نعره مارکر روئے وَقَالَ یَا اِبْنَتِي اَنَا اَبُوْكِ وَبَنَاتِي اَخَوَاتُكِ اور بولي اي بیٹي میري اگرچه مسلم نے شهادت پائي حسینؑ تو جیتا هے مین تیرا بابا هون اور بیٹیان میري تیري بهنین هین فَنَادَتْ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ پس دختر مسلم نے وا ویلا وا ثبورا کي آواز بلند کي اور فرزندان مسلم نے جو یه حال دیکها عمامه سر سي پهینکدئي اور رونا شروع کیا حضرت نے اونهین بهي چهاتي سے لگایا اور دلاسا دیا اب یه مقام خاک اوڑانیکا هي حضرت نے جو مسلم کي سنکر یتیمان مسلم سے یه سلوک کیا اور اوس یتیم پرور کي یتیمون پر کسي نے رحم نکهایا اوسوقت که نعش اوسکي تو سر بریده خون مین پڑي تهي اور اوسکي یتیم عابد بیمار کي سوجهي هوئي پاؤن مین زنجیر پهنائي تهي اور گلي مین طوق ڈالکر پیاده پا مقتل مین لائے تهے اور کان دختران حضرت کي چیر چیر کي گوشواري اوتار لئے تهے چنانچه سید ابن طاؤس اور ابن نما اور شیخ مفید نے روایت کي هي که سکینه یتیمه حسینؑ نعش پدر سي لپٹتي اور سینه تن اطهر پر ملتي تهي اور کهتي تهي اي بابا ظالمون نے میري کان چیر کي گوشواري چهیني اور مجهے طمانچه مارا جناب امام زین العابدینؑ فرماتي هین که اوسوقت ایک شقي اوس یتیمه کو نعش حسینؑ سي چهڑاني لگا اور وه نچهوڑتي تهي ناگاه اوس شقي نے طیش مین آکے ایک تازیانه مارا که وه بلبلا گئي اور میري آنکهون مین خون اوتر آیا اور چاها مین نے که اوس قوم کي لئي دعاء بد کرون مگر مجهے وصیت پدر بزرگوار یاد آئي اور مین نے صبر کیا روایت هفتم فضائل اهلبیت اور گم هوني حسین علیه السلام اور معاف هوني تقصیر ملک اور ملاقات فوج حرؑ اور خاتمه مصائب امام علیه السلام مین رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهُ قَالَ اَنَا شَجَرَةٌ وَفَاطِمَةُ فَرْعُهَا وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ثَمَرَتُهَا وَشِیْعَتُنَا وَرَقُهَا جناب رسولؐ نے فرمایا که مین بمنزله درخت کي هون اور فاطمه شاخ هي اوسکي اور علي شگوفه هے اور حسنین میوه هین اور شیعه هماري پتي هین اوس درخت کي فَالشَّجَرَةُ اَصْلُهَا فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَالْفَرْعُ وَاللِّقَاحُ وَالثَّمَرَةُ وَالْوَرَقُ فِي الْجَنَّةِ پس جڑ اوسکي جنت عدن مین هي اور شاخ و شگوفه و میوه و ورق اوسکي سب بهشت مین یعني روز قیامت مین هم سب مع شیعه اپني کي جنت مین هون گے بسند معتبر حضرت سلمان سي روایت هي که ایکبار جبرئیلؑ انگور غیر فصل مین جناب رسول خدا صلی الله علیه وسلم کي لئي لائے

پس اوس جناب نے مجھے ارشاد کیا کہ ای سلمان میرے حسنین کو لاؤ کہ وہ بھی میرے ساتھ کھاوین پس گیا مین دولتسرای جناب فاطمہ پر تو نپایا وہان اون دونون راحت جان نبی کو پہر گیا مین گھر ام کلثوم کی وہان سے بھی نہ ملی پس خبر کی حضرت سے کہ وہ تو کھین ملتے نہین فَاضْطَرَبَ النَّبِيُّ وَوَثَبَ قَائِمًا پس حضرت یہہ سنکے بیتاب اوٹھکھڑے ہوئے اور خود ڈھونڈنے چلے وَهُوَ يَقُولُ وَا وَلَدَاهُ وَاثَمَرَةَ فُؤَادَاهُ وَاقُرَّةَ عَيْنَاهُ اور فرماتے تہے افسوس ای فرزند میرے اور افسوس ای میوہ دل اور افسوس ای روشنی چشم میرے وَاثَمَرَةَ فُؤَادَاهُ مَنْ يُرْشِدُنِي عَلَيْكُمَا فَلَهُ عَلَى اللّٰهِ الْجَنَّةُ ای میوہ دل میرے جو مجھے تمہین بتادے مین ضامن ہون اوسکے لئے بہشت کا پس جبرئیل نازل ہوئے اور بولے یا حضرت اسقدر بیقراری کس کے فراق مین ہے حضرت بولے فراق حسنین مین خائف ہون مین عداوت یہود سے فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَلْ خَفْ عَلَيْهِمَا مِنْ كَيْدِ الْمُنَافِقِينَ فَإِنَّ كَيْدَهُمْ أَشَدُّ مِنْ كَيْدِ الْيَهُودِ حضرت جبرئیل بولے یا حضرت بلکہ آپ خائف ہون عداوت منافقین سے کہ عداوت اون کی عداوت یہود سے زیادہ ہے اور فرزند آپ کے بلغ بنی وحداح مین آرام فرماتے ہین پس حضرت ادہر چلے اور مین بھی ساتھ چلا فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ وَقَدِ اعْتَنَقَا أَحَدُهُمَا الْآخَرَ پس دیکھا کہ وہ دونو راحت دل زہرا آپس مین بغلگیر ہوئے سوتے ہین وَثُعْبَانٌ فِي فِيهِ طَاقَةُ رَيْحَانٍ يُرَوِّحُ بِهَا وُجُوهَهُمَا اور اژدہا سرہانے بیٹھا منہ مین ایک گلدستہ لئے رخ انور پر اون دونون گل بوستان امامت کے ہلاتا ہے اور مگس رانی کرتا ہے جب اوسنے حضرت کو آتے دیکھا تو گلدستہ منہ سے رکھکے بولا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَسْتُ أَنَا ثُعْبَانٌ وَلٰكِنِّي مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ سلام کرکے عرض کی مین اژدہا نہین ہون مین ایک فرشتہ مقرب خدا ہون ایک آن عبادت سے غافل ہوا تہا خدا نے مسخ کیا مجھے اس صورت پر فَطَرَدَنِي مِنَ السَّمَاءِ اور آسمان سے زمین پر ڈالدیا اور بہت سال گذرے ہین اب مین امیدوار ہون کہ کوئی کریم میری شفاعت کرے خدا سے کہ مجھے پہر ہیئت اصلی عنایت کرے قَالَ فَجَثَى النَّبِيُّ يُقَبِّلُهُمَا حَتَّى اسْتَيْقَظَا فَجَلَسَا عَلَى رُكْبَتَيِ النَّبِيِّ سلمان کہتے ہین کہ حضرت کبہی تو شانون کو اون کے ہلاتے تہے اور کبہی پیار سے بوسہ لیتے تہے تا آنکہ بیدار ہوئے حضرت نے اپنے زانو پر بٹھایا اور فرمایا دیکھو اس مسکین کو حسنین بولے ای نانا یہہ کون ہے کہ ہمین اسکی قبیح صورت سے ڈر معلوم ہوتا ہے حضرت نے اوسکا حال ارشاد کیا

اور فرمایا کہ مین ضامن شفاعت اوسکا ہوا ہون تمہاری واسطی پس فَوَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَاَسْبَغَا الْوُضُوْءَ وَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ پس وہ دو نور ریحان بتول سر وسان کہڑی ہوگئی اور وضو کرکی دو رکعتین پڑہین اور درگاہ الہی مین یو عرض کی اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ جَدِّنَا الْجَلِيْلِ الْحَبِيْبِ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَبِاَبِيْنَا اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى وَبِاُمِّنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اِلَّا مَارَدَدْتَهُ اِلٰى حَالَتِهِ الْاُوْلٰى خدایا واسطی ہماری جد جلیل حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کا اور واسطہ ہمارے بابا اسد الغالب علی مرتضی کا اور واسطہ ہماری مان فاطمہ زہرا کا کہ اسی صورت اصلی پر پہیر ابہی دعا تمام ہی ہونی پائی تہے وَاِذَا جِبْرَئِيْلُ قَدْ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فِيْ رَهْطٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ ناگاہ جبرئیل نازل ہوئے باگروہ ملائکہ وَبَشَّرَ ذٰلِكَ الْمَلَكَ بِرِضَى اللّٰهِ وَبِرَدِّهٖ اِلٰى سِيْرَتِهِ الْاُوْلٰى اور بشارت دی اوس فرشتی کو کہ خدا تجہی بخاطر حسنین راضی ہوا اور صورت اصلی عطا کی پس وہ فرشتہ مثل اور فرشتون کی ہوگیا ثُمَّ ارْتَفَعُوْا اِلَى السَّمَآءِ پہر وہ فرشتہ سلام کرکی سوی آسمان اپنی مقام پر چلا اور سب فرشتی معہ جبرئیل اوس کے ساتہہ ہولی پہر جبرئیل ہنستی ہوئی آئے فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ذٰلِكَ الْمَلَكَ يَفْتَخِرُ عَلٰى مَلٰئِكَةِ سَبْعِ السَّمٰوَاتِ وَيَقُوْلُ لَهُمْ اور عرض کیے یا رسول خدا وہ فرشتہ فخر کرتا ہی ساتون آسمان کی فرشتون پر اور کہتا ہی فرشتون سی مَنْ مِثْلِيْ وَاَنَا فِيْ شَفَاعَةِ السَّيِّدَيْنِ السَّنَدَيْنِ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ کون ہی مثل میری کہ میری شفیع ہوی درگاہ خدا مین دو سید سندی رسول خدا کی نواسی ایک حسن ہین اور دوسری حسین ہین جای تامل ہی اور مقام خاک اوڑانیکا ہی کہ اون برگزیدگان خدا سی ظالمون نے کیا سلوک کیا ایک کو تو زہر دی کی شہید کیا کہ بہتّر پارہ جگر دہن اقدس سے نکلی پہر جنازہ پر اوس کے تیر مارے اور دوسرے کو آوارہ وطن کیا کہ جای امن اوس جناب کو نہ ملتی تہی اور روز بروز ہراس بڑہتا جاتا تہا چنانچہ خبر شہادت مسلم سی زیادہ تر ہراس حضرت پر طاری ہوا یہہ صدمات راہ مین پہونچی کہ ریش مقدس مین سفیدی آگئی تہی منزل خزیمیہ پر دختر خاتون قیامت یعنی جناب زینب نی خدمت امام حسین علیہ السلام مین عرض کی کہ ای بہائی مینی ایک آواز ہاتف سے سُنی ہی کہ وہ یہہ پڑہتا تہا اشعار اَلَا يَا عَيْنُ فَاحْتَفِلِيْ بِجُهْدِيْ + وَمَنْ يَّبْكِيْ عَلَى الشُّهَدَآءِ بَعْدِيْ + ای چشم اشک حسرت آنکہون سی گرا شہدای کربلا کی مصیبت پر کون روئی گا حال برادن غریبون کے اَلَا قَوْمٍ تَسُوْقُهُمُ الْمَنَايَا + بِمِقْدَارٍ اِلٰى اِنْجَازِ وَعْدِيْ رو واون شہیدون پر کہ مرگ لئی جاتی ہے

اونهين طرف وعده گاه اور مقام شهادت كي فَقَالَ الْحُسَيْنُ يَا اُخْتَاهُ كُلُّ الَّذِيْ قَضَى فَهُوَ كَائِنٌ حضرت نے فرمايا اي بهن جو تقدير مين هي وه ضرور هوگا پس جب حضرت منزل ثعلبيه پر پهنچي تو زانوي اقدس پر سر انور كو جهكا كي سو گئي اور بيدار هوكر فرمايا ميني ابهي خواب مين هاتف كو سنا كه كهتا هي يهه گروه جلدي كرتي هين سفر مين اور موت جلدي كرتي هي انهين طرف جنت كي پس جناب علي اكبر نے عرض كي يَا اَبَتِ اَفَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ اي بابا كيا هم حق پر نهين فَقَالَ يَا بُنَيَّ وَالَّذِيْ اِلَيْهِ مَرْجِعُ الْعِبَادِ حضرت ني فرمايا قسم خدا كي هي علي اكبر هم حق پر هين فَقَالَ يَا اَبَتِ اِذًا لَا نُبَالِيْ بِالْمَوْتِ جناب علي اكبر ني عرض كي اي بابا پهر همين موت سي كيا ڈر هے فَقَالَ الْحُسَيْنُ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا حضرت نے فرمايا خدا تجهے جزاي خير دي پهر اوسي جا رهي صبح كو ايك شخص اهل كوفه ابا هره لقب آيا اور سلام كركي بولا يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَكَ عَنْ حَرَمِ اللّٰهِ وَحَرَمِ جَدِّكَ اي فرزند رسول خدا كيا باعث تمهين هوا كه نكلي حرم خدا و رسول خدا سي حضرت بولي اي ابا هره اِنَّ بَنِيْ اُمَيَّةَ قَدْ اَخَذُوْا مَالِيْ فَصَبَرْتُ وَ شَتَمُوْا عِرْضِيْ فَصَبَرْتُ وَطَلَبُوْا دَمِيْ فَهَرَبْتُ اي شخص بني اميه ني همارا مال غصب كيا هم ني صبر كيا تهك حرمت كي هم ني صبر كيا اب چاها ظالمون ني حرم خدا و رسول مين مجهے قتل كرين اب مين آواره وطن هوا هون وَاَيْمُ اللّٰهِ لَيَقْتُلُنِيْ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ قسم خدا كي اي ابا هره ايكروز يهه گروه باغي آخر مجهے شهيد كرين گے اور خدا اونهين لباس ذلت و خواري پهنائيگا غرض حضرت وهان سے منزل زباله پر پهنچے تو خبر شهادت عبد الله بن يقطر كي آئي كه وه نامه اهل كوفه كو دي گئي تهي حضرت كو اور هراس طاري هوا اپني اصحاب كو جمع كركي فرمايا بَلَغَنِيْ خَبَرُ قَتْلِ مُسْلِمٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَقْطُرَ وَقَدْ خَذَلَنَا شِيْعَتُنَا فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمُ الْاِنْصِرَافَ فَلْيَنْصَرِفْ فِيْ غَيْرِ حَرَجٍ لَيْسَ عَلَيْهِ ذِمَامٌ آئي مجهے خبر شهادت مسلم اور عبد الله كي اور جنهون نے مجهي بلايا تها اونهون سے مجهے مخذول كيا اور هماري نصرت سي هاتهه اوٹهايا اب جسے پهر جانا هو اور جان اپني پياري هو وه پهر جاوي ميني اوسي رخصت دي پس جو جو بدين كه واسطے طلب دنيا كي آئي تهے راست وچپ متفرق هوگئي مگر وه جان نثار كه جو مدينے سے مشتاق شهادت آئي تهے وه ره گئي جب حضرت ني منزل شراف سي كوچ كيا تو فوج حر سے ملاقات هوئي غرض جب لشكر حضرت مين اذان هوئي تو حضرت چادر اوڑهے خيمي سے نكلي اور درميان صفون كي كهڑي هوكي خطبه مشتمل حمد و ثناے الهي پڑه كر فرمايا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ لَمْ اٰتِكُمْ حَتّٰى اَتَتْنِيْ

کتبکم اي اہل کوفہ مين نہين آيا يہان مگر جب تمہاري بہت نامي ميري طلب کو پہنچي اگر تم عہد و پيمان پر ثابت
ہو تو عہد تازہ کرو کہ سے مجھے اطمينان حاصل ہو وَاِنْ كُنْتُمْ كَارِهِيْنَ لِمَقْدَمِيْ اِنْصَرَفْتُ عَنْكُمْ اگر تم
ميري آني سے کارہ ہو تو مين جہان سي آيا ہون وہان پھر جاؤن پس کسي ني جواب نديا حضرت ني فرمايا
اقامت کہو اور حر سي فرمايا کہ تو اپني اصحاب کو نماز پڑہا اوس ني عرض کي يا حضرت کيا مجال غلام کي
کہ آپ کي ہوتي نماز پڑہاوے غرض حضرت ني دونون لشکرون کو نماز پڑہائي اور داخل خيمہ ہوئي جب
اذان عصر ہوئي حضرت ني تشريف لاکر پھر سب کو نماز پڑہائي اور پھر خطبہ مشعر حمد و ثناي الہي پڑہکر فرمايا
اَيُّهَا النَّاسُ نَحْنُ اَهْلُبَيْتِ نَبِيِّكُمْ اَوْلٰى الْوِلَايَةِ هٰذَا الْاَمْرِ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمُدَّعِيْنَ اي لوگو
ڈرو خدا سي اور پہچانو حق کو صاحبان حق کي تا خدا تم سي راضي ہو کہ ہم اہلبيت تمہاري نبي کي ہين سزاوار تر
خلافت و امامت کي اِن گروہ غدار سي کہ ناحق دعوي کرتي ہين اور اگر تم مکروہ جانتي ہو تو ہم پھر جائين حر ني
عرض کي اَنَا وَاللهِ مَا اَدْرِيْ مَا تَقُوْلُ وَلَا مَا هٰذِهِ الْكُتُبُ وَالرُّسُلُ الَّتِيْ تَذْكُرُ وَاللهِ قسم
خدا کي مين نہين جانتا کہ آپ کيا فرماتي ہين کيسي نامي اور کيسي رسول حضرت ني فرمايا کہ نامي کو خيمون کي لاؤ
پس دو خرجيان بھري ہوئي نامون سي اصحاب حضرت ني لاکر حر کي سامني ڈالدين حر ني عرض کي مين ان سي
آگاہ نہين مجھے تو ابن زياد ني حکم کيا ہي کہ ملاقات ہو تو حضرت سي جدا نہون تا داخل کوفہ ہون حضرت ني فرمايا
اَلْمَوْتُ اَوْلٰى مِنْ رُكُوْبِ الْعَادِ موت مجھے بہتر ہے اس ذلت سي کہ مين امام زمين و زمان ہوکر ابن زياد فاسق
کي بيعت کرون اور اصحاب سي ارشاد کيا پھر چلو حر مانع ہوا حضرت ني فرمايا ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ مَا تُرِيْدُ اي حر مان تيري
تيري ماتم مين بيٹھي کيا ارادہ ہي تيرا حر بولا کہ اگر سوا آپ کي اہل عرب سي ميري مان کا نام ليتا تو مين بھي اوسکي مان کا
نام اسيطرح ليتا وَلٰكِنْ وَاللهِ مَالِيْ اِلٰى ذِكْرِ اُمِّكَ مِنْ سَبِيْلٍ اِلَّا بِاَحْسَنِ مَا نَقْدِرُ عَلَيْهِ مگر حضرت کي مادر
گرامي کا نام بے تعظيم و تکريم لي نہين سکتا اور حديث صحيح مين وارد ہے کہ جب حر مقابل حضرت ہوا تھا
تو اوسوقت فوج حر مين شدت تشنگي سے عجب حال تھا جب آثار تشنگي اون سي فرزند ساقي کوثر ني مشاہدہ کيے
اصحاب سي فرمايا اِسْقُوا الْقَوْمَ وَرَشِّفُوا الْخَيْلَ تَرْشِيْفًا ديکھتي ہو پياس ان کي اور ان کي گھوڑون کي سيراب کرو
انہين مع گھوڑون کي يہہ فرما کر حضرت خود اور جناب عباس اور علي اکبر پاني پلاتي تھي وَاَصْحَابُهُ يَمْلَئُوْنَ الْقِصَاعَ

وَالطَّاسَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ يُدْنُوْهُمَا مِنَ الْفَرَسِ اور اصحاب حضرت کي کاسي و طاس پاني سے بہر کر اہل کوفہ کي گہوڑون کے آگي لے جاتي تھے فَاِذَا عَبَّ فِيْهِمَا ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا عُزِلَتْ عَنْهُ وَسَقَوْا اٰخَرَ حَتّٰى سَقَوْهَا كُلَّهَا جب گہوڑي پيکي ايسے سير ہوتي تھے کہ تين دفعہ يا چار دفعہ يا پانچ دفعہ منہ پہير ليتي تھے جب اوس کے آگي سي دوسرے کي آگي ليجاتي تھے تا انکہ جتنا پاني منزل شراف سے اوٹہايا تہا سب صرف ہوگيا اہل کوفہ اور اون کے گہوڑون کي پلاني مين مقام روني اور خاک اوڑانيکا ہي کہ حسين بن علي تو اہل کوفہ کو مع اونکے گہوڑون کے سيراب کرين اور کوفيان لعين حضرت کي فرزندون کو بھي ايک قطرہ دريا سے نہ دين اور پياسا شہيد کرين اوس رحيم نے اون کے گہوري تک سيراب کئے اور روز عاشورہ وہ جناب اپني فرزند پياسي اور بي شير کو ہاتہون پر بيہوش دکہاتي تھے اور فرماتي تھے اي قوم اسکو تو پاني دو کہ جان اسکي لبون پر ہے کسي نے ايک قطرہ نديا فَرَمَاهُ حَرْمَلَةُ بْنُ كَاهِلِ نِ الْاَسَدِيُّ فَذَبَحَهُ فِيْ حِجْرِ الْحُسَيْنِ جواب مين پاني کے ايسا ايک تير حرملہ لعين نے مارا کہ وہ بچہ تڑپکر تمام ہوگيا ايہا الناس کيا يہي جواب تہا پاني مانگني کا کيا۔ اون بچياؤن مين سے کوئي نہ تہا کہ جنکو حضرت نے پاني پلايا تہا اور اون کے پياس ديکہہ سکتے ہتي اور اون لعينون کو اوسوقت بہي رحم نہ آيا کہ جسوقت وہ سرور مظلوم زمين پر پڑا پاني مانگتا تہا راوي کہتا ہے کہ اوسوقت دونون ہونٹ شدت تشنگي سي خشک تھے وَيَلُوْكُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ اور زبان بار بار چبا کي فرماتي تھے کہ افسوس کوئي ايسا تم مين نہين ہے کہ مجھے اس تشنگي مين پاني پلاوے اور جانتي ہو کہ ميرا بابا ساقي کوثر ہي ايک لعين بولا هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ وَاللّٰهِ لَا اَذُقْتَ مِنْهُ قَطْرَةً حَتّٰى تَذُوْقَ الْمَوْتَ بہت دشوار ہے اي حسين بہت دشوار ہے کہ ہم تمہين پاني دين واللہ ايک قطرہ نديگي تا انکہ تم يون ہي پياسے مرجاؤ اور اور آخر پياسا ہي شہيد کيا اور رحم نکہايا روايت ہشتم افتخار کعبہ مين ثواب بکا پر اور پہنچنے مين حضرت آدم او حضرت ابراہيم اور جناب رسول خدا اور علي مرتضیٰ اور جناب خامس آل عبا کي زمين کربلا پر اور تشنگي سکينہ مين عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ الْمُحَرَّمَ شَهْرٌ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُحَرِّمُوْنَ فِيْهِ الْقِتَالَ جناب امام عليہ السلام رضا نے فرمايا کہ محرم وہ مہينا تہا کہ کافر لوگ اوسمين جنگ وجدال حرام جانتي تھے فَاسْتُحِلَّتْ دِمَاءُنَا وَهُتِكَتْ حُرْمَتُنَا وَسُبِيَ فِيْهِ ذَرَارِيْنَا اور اس

اُمّت نے کہ دعوي اسلام کرتي تهي خون همارا حلال جانا اور هتک حرمت هماري کي اور دختران زهرا کو قيد کيا اور خيمون مين آگ لگائي اور کچهه رعايت حرمت نبي کي هماري باب مين نه کي اِنَّ يَوْمَ الْحُسَيْنِ اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ دُمُوْعَنَا وَاَذَلَّ عَزِيْزَنَا روز شهادت حسين وه روز هے که آنکهين هماري زخمي هوگئي هين اور آنسو هماري جاري هين اور همارے عزيزون کو ذليل کيا يَا اَرْضَ كَرْبَلَاءَ اَوْرَثْتِنَا الْكَرْبَ وَالْبَلَاءَ اي زمين کربلا تو موجب همارے غم واندوه بلا کي هوئي پس چاهيے که روئين مثل حسين پر رونيے والے لِاَنَّ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ يَحُطُّ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ که رونا اوس مظلوم پر گراتا هي گناهان کبيره کو جناب امام محمد باقر عليه السلام نے فرمايا خَلَقَ الْكَرْبَلَاءَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْكَعْبَةَ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ اَلْفَ عَامٍ خدا تعالى نے پيدا کيا کربلا کو کعبي سے چوبيس هزار سال پهلے حَتّٰى جَعَلَهَا اَفْضَلَ اَرْضٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَفْضَلَ مَسْكَنٍ يَسْكُنُ فِيْهَا اَوْلِيَائُهٗ يهان تک که ملائک اوسے روز قيامت کو جنت مين ليجائين گے اور زمين بهشت پر خدا اوسے شرف و فضيلت ديگا اور مسکن اوسمين اپني دوستون کا کريگا اور زمين کربلا ايسي روشن هوگي جنت مين كَمَا يَزْهَرُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ لِاَهْلِ الْاَرْضِ جيسے اهل زمين کے ليے شمس و قمر روشن هين اور وه زمين ندا کريگي بفخر اَنَا الْاَرْضُ الْمُقَدَّسَةُ الَّتِيْ دُفِنَتْ فِيَّ جَسَدُ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ وَسَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ مين وه زمين مقدس هون جسمين جسم مبارک سيد الشهداء سيد جوانان اهل جنت جناب ابا عبد الله الحسين کا مدفون هوا هے اور دوسري حديث مين هے اِنَّهٗ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ اِفْتَخَرَتْ وَابْتَهَجَتْ وَقَالَتْ مَنْ مِثْلِيْ وَقَدْ بُنِيَ بَيْتُ اللّٰهِ عَلٰى ظَهْرِيْ جب پروردگار نے کعبي کو خلق کيا زمين کعبه نے ازراه فخر ومباهات يهه کها کون هي مثل ميرے که بنا هوا مجهپر خانه کعبه فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهَا يَا اَرْضَ الْكَعْبَةِ قِرِّيْ وَكُفِّيْ پس وحي کي خداوند عالم نے زمين کعبي کے جانب که اي زمين کعبه چپ ره اور باز ره فخر سے وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ مَا فَضَّلْتُكِ بِهٖ فِيْمَا اَعْطَيْتُ اَرْضَ كَرْبَلَاءَ اِلَّا بِمَنْزِلَةِ الْاِبْرَةِ الَّتِيْ اُغْمِسَتْ فِي الْبَحْرِ قسم هے مجهي اپني عزت وجلال کي نهين فضيلت دي تجهے جو فضيلت دي زمين کربلا کو مگر برابر سوئي کي ناکي که دريا سے ڈبا ليا جاتا هے وَلَوْلَا تُرْبَةُ كَرْبَلَاءَ مَا خَلَقْتُكِ اگر نهوتي خاک کربلا تو مين تجهے خلق نکرتا وَلَوْلَا خَلَقْتُ الْبَيْتَ الَّتِيْ اِفْتَخَرْتِ بِهٖ جبکه مين اوس خانه کعبه کو خلق نکرتا جسکي پشت پر هوني سے تو فخر کرتي هے فَقِرِّيْ وَكُوْنِيْ مُتَوَاضِعَةً ذَلِيْلَةً

وَلَا مُسْتَكْبِرَةً عَلَى اَرْضِ كَرْبَلَاءَ پس اي زمين كعبه تو اربگڑا اور فروتني اختيار كرا اور ذليل و منقاد ميرے
حکم کی رہ اور کبھی تکبر نکرنا زمین کربلا پر وَاِلَّا مَسَخْتُكِ وَاَهْوَيْتُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ تَعْظِيمًا لِلْحُسَيْنِ اگر پھر
فخر کریگی تو ہم تجھسے مسخ کرینگے اور داخل جہنم کرینگے واسطے تعظیم حسین کے یہہ مرتبہ زمین کربلا کا
ہے یہہ وہ زمین ہے کہ روئی اسپر انبیا چنانچہ ایک دن نزول حضرت آدم کربلا مین ہوا فَلَمَّا بَلَغَ مَقْتَلَ
الْحُسَيْنِ عَثَرَ رِجْلُهُ عَلَى حَجَرَةٍ وَسَالَ الدَّمُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ پس جب مقتل امام مظلوم پر پہنچے پاون
پتھر پر پڑا کہ خون زیر قدم سی جاری ہوا عرض کیے درگاہ خدا مین اِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ طُفْتُ
جَمِيعَ الْاَرْضِ اي سيد و مولا میرے سب زمین پر پھرا مین یہہ رنج کہین نہین پہنچا جو اس زمین مین پہنچا پس وحی کی
خداوند عالم نے کہ اي آدم يُقْتَلُ عَلَى هٰذِهِ الْاَرْضِ سِبْطُ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى شہید ہوگا اس زمین پر نواسا
رسولخداء کا ہم نے چاہا کہ تم بھی اوس کے رنج مین شریک ہو عرض کیے خدایا اوسی کون شہید کریگا حکم ہوا یزید
لعین پس حضرت آدم نے لعنت کی اوس شقی پر اور اسیطرح حضرت ابراہیم جب اوس زمین پر آئی تو گھوڑی سی گر پڑے
اور سر اقدس پتھر پر پڑا کہ خون اوس سے جاری ہوا عرض کیے بارالہا کون سا گناہ مجھسے صادر ہوا جس کے
عوض مین یہہ رنج پہنچا مجھے فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ وَقَالَ يَا خَلِيلَ اللّٰهِ يُقْتَلُ عَلَى هٰذِهِ الْاَرْضِ قُرَّةُ عَيْنِ الرَّسُولِ
الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى ع جبرئیل نازل ہوئی اور کہا اي خلیل اللہ تم سے کوئی خطا نہین ہوئی ولیکن یہہ
وہ زمین ہے کہ جسپر نور چشم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ و پسر علی مرتضیٰ شہید ہوگا خدا نے چاہا کہ تم بھی
اوس کے مصیبت مین شریک ہو پہر حضرت ابراہیم نے نام قاتل کا پوچھا جبرئیل نے کہا وہ شقی یزید ہے
فَرَفَعَ اِبْرَاهِيمُ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ وَلَعَنَهُ كَثِيرًا حضرت ابراہیم نے سر سوے آسمان اوٹھا کی بہت لعنت یزید پر
کی اور گھوڑا امین کہتا تھا حضرت نے پوچھا تو کیون امین کہتا ہے وہ بولا یزید ملعون کی شومی سی مینے
تمہین گرایا اور تم سی مجھے خجالت ہوئی اور ایک حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک دن سفر مین جناب رسالتمآب
جاتی تھے ناگاہ ایک جا پر گھوڑا حضرت کا تھمگیا فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ بُكَاءً شَدِيْدًا وَاسْتَرْجَعَ حضرت
بی اختیار روئے اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فرمایا اصحاب نے عرض کیے یا حضرت اسقدر رونیکا
کیا سبب ہے اس مقام پر فَقَالَ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يُخْبِرُنِيْ عَنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ حضرت نے

فرمایا اسنے جبرئيل نے مجھے خبر دي کہ یہہ وہي زمین ہے کہ جہانپر میرا نواسا حسین ذبح ہوگا اور اسي زمین کا نام کربلا ہے کَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلٰى مَصْرَعِهٖ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلٰى اَصْحَابِهٖ حَوْلَهٗ مَطْرُوْحِيْنَ گویا دیکھتا ہون مین اپني حسین کو اور اوسکے اصحاب کو کہ حسین نواسا میرا تو بے سر خاک پر پڑا ہے اور گرد اوس کے عزیز و انصار ٹکري ٹکري خون مین غلطان یہان پڑي ہین وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى السَّبَايَا عَلٰى اَقْتَابِ الْمَطَايَا اور گویا مین دیکھتا ہون کہ عترت اوسکي نواسیان میري اونٹون پر بٹھائي گئي اور سر حسین کا نیزہ پر رکھہ کي شام کو روانہ ہوئے ہین اور سر حسین یزید کي لئے ہدیہ لئي جاتي ہین پس جو اوسے دیکھکر خوش ہوگا خدا اوسي داخل جہنم کریگا پہر حضرت اوس سفر سے مغموم و حزین پہرے امالي مین ابن عباس سے منقول ہے جب کہ جناب امیر جنگ صفین کو جاتي تھے مین حضرت کي ساتھہ تھا فَلَمَّا نَزَلَ نِيْنَوٰي وَهُوَ شَطُّ الْفُرَاتِ قَالَ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَتَعْرِفُ هٰذَا الْمَوْضِعَ پس جب پہنچے زمین نینوا پر متصل کنارہ فرات کي حضرت نے رونا شروع کیا اور بآواز بلند پکارے یا ابن عباس اس مقام کو پہچانتي ہو مینے عرض کي نہین اي امیر المومنین ع فَقَالَ لَوْ عَرَفْتَهٗ كَمَعْرِفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَجُوْزُهٗ حَتّٰى تَبْكِيْ كَبُكَائِيْ پس حضرت نے فرمایا اگر جانتي ہوتے تم اسي مثل میرے تو نگذرتي یہان سے تا آنکہ روتي مثل میرے روینگي پس دیر تک روئے تا آنکہ ریش مقدس آنسوؤن سے تر ہوگئي اور سینہ اقدس پر آنسو ٹپکني لگے اور اوس عالم مین فرماتي تھے آہ آہ مَا لِيْ وَلِاٰلِ اَبِيْ سُفْيَانَ مَا لِيْ وَلِاٰلِ حَرْبٍ حِزْبِ الشَّيْطَانِ آہ اہ کیا کام ہے مجھے آل ابوسفیان سے اور آل حرب سي کہ لشکر شیطان ہین صَبْرًا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَقَدْ لَقِيَ اَبُوْكَ بِمِثْلِ الَّذِيْ تَلْقٰى مِنْهُمْ صبر کر اي ابا عبد اللہ کہ پہنچا تیري باپ کو وہ اندوہ جو تجھے ظالمون سے پہنچیگا پہر نماز پڑھکر حضرت سو گئے اور جب بیدار ہوئے مجھسے فرمایا کہ اي پسر عباس مینے خواب مین دیکھا ہے کہ کتني آدمی اس صحرا مین نازل ہوئے علم ہاے سفید لئے آئے اور ایک خط گرد اس زمین کے کہینچا دیکھا مینے کہ اوس صحرا کي درختون کي شاخین جھک گئین اور خون تازہ یہان موج مارنے لگا وَكَاَنِّيْ بِالْحُسَيْنِ مُهْجَتِيْ وَفَرْخِيْ وَمُضْغَتِيْ قَدْ غَرِقَ فِيْهِ يَسْتَغِيْثُ فَلَا يُغَاثُ اور اپني جگر گوشہ اور پارہ دل حسین کو دیکھا مینے کہ اوس دریاے خون مین ڈوبتا ہے اور ہاتھہ پاون مارتا ہے اور فریاد کرتا ہے اور کوئي اوس کے فریاد کو نہین پہنچتا اور وہ لوگ میري حسین سے کہتي ہین صبر کرو اي آل رسول اللہ کہ تم مارے جاؤگے

ہاتہہ سے بدترین خلق خدا کی یہہ جنت تمہاری مشتاق ہے اي اباعبداللہ پہر مجہے پرسا دیتی ہین حضرات گریہ وزاری کرو اور خاک اوڑاؤ کہ یہہ وہ دن ہین کہ اب خامس آل عبا اوسپر پہنچی اور وہ مصیبت کے دن آئی جنکو سب یاد کر کی روتی تہے وَكَانَ ذٰلِكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنَ الْمُحَرَّمِ یعنی جب حضرت وہان داخل ہوئی دوسری تاریخ محرّم کی تہے وَلَمَّا وَصَلَهَا فَوَقَفَ الْجَوَادُ الَّذِي تَحْتَ الْحُسَيْنِ جب پہنچی ناگاہ گہوڑا حضرت کا تہم گیا فَنَزَلَ عَنْهُ وَرَكِبَ غَيْرَهُ فَلَمْ يَنْبَعِثْ خُطْوَةً پس حضرت اوس گہوڑی سے اوترکے دوسرے پر سوار ہوئے اوسنے بہی قدم نہ اوٹہایا حَتّٰى رَكِبَ سِتَّةَ أَفْرَاسٍ اسیطرح حضرت نے چہہ گہوڑے بدلے اور کسی نے قدم نہ اوٹہایا فَقَالَ مَا يُقَالُ لِهٰذِهِ الْأَرْضِ حضرت نے پوچہا یہہ کون سی زمین ہے اور اسکا کیا نام ہے فَقَالُوا نَيْنَوٰى عرض کی لوگون نے یا ابن رسول اللہ اسی نینوا کہتی ہین فَقَالَ هَلْ اِسْمٌ غَيْرُ هٰذَا حضرت نے فرمایا اور بہی اسکا نام ہی قَالُوا تُسَمّٰى كَرْبَلَا عرض کی کہ ہان اسی کربلا بہی کہتی ہین یہہ سنتی ہی حضرت گہوڑے سی کود پڑے اور فرمایا هٰذِهِ وَاللّٰهِ اَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ یہہ تو زمین واللہ باعث ہماری کرب و بلا کی ہوگی وَهٰهُنَا يُقْتَلُ رِجَالُنَا اور یہان تو قتل کئی جاوینگے مرد ہماری وَتُذْبَحُ اَطْفَالُنَا وَتُهْتَكُ حَرِيْمُنَا اور یہان ذبح کئی جائینگے ننہی ننہی بچی ہماری اور لٹ جائینگے اہلبیت ہمارے اور یہہ جگہہ ہماری قبرون کی ہی اسیکا تو وعدہ کیا تہا میری نانا رسول خدا نی اوسوقت ایسی ایک ہوا سرخ چلی اور غبار اوٹہا کہ اندہیرا ہو گیا اور اہلبیت دیکہکر مضطر و پریشان ہوئی اور حضرت سے پوچہنی لگی کہ یا حضرت یہہ کون زمین ہے حضرت نی سب ماجرا بیان کیا عجب طرحکا شور بلند ہوا کہ وہ بہی روز گویا روز عاشورہ تہا پہر تو فوجین کوفیکی ہر روز آنی لگین تاآنکہ چہٹی تاریخ تک تیس ہزار کوفی جمع ہوئے اور نہر فرات کہ جو مہر فاطمہ علیہا السّلام مین تہی ظالمون نے گہیر لی اور فرزندان رسول خدا اور عترت محبوب خدا پر پانی بند کیا تاآنکہ شور العطش العطش خیمون سے بلند ہوا حضرت نے اپنی بہائی وفادار عبّاس علمدار کو بلا کی فرمایا ای بہائی بچی پیاس سے مرتی ہین اصحاب کو جمع کر کی کنوان کہودو حضرت عبّاس اوٹہے اور کنوان کہودا پس اوسوقت سب لڑکی ہاتہہ مین کوزی لیکر کنوئے پر جمع ہوئی اور کہتی تہے يَا عَمَّاهُ الْعَطَشُ ای چچا ہم پیاس سے مرتی ہین ناگاہ یہہ خبر فوج اشقیا نی سنی ہجوم کر کے دوڑ آئے اور کنوان بند کر دیا پس اسیطرح چار کنوین کہودے

اور اون ظالمون نے بند کردی تہی پانچوان کنوان کہودا تا آنکہ پانی نکلا تو حضرت سکینہ پیاری عباس کے ہاتہہ مین کوزہ لیے آئی اور چچا کو پکارا یا عمّاہ اِسقِنِی شَربَۃً مِنَ المَآءِ ای چچا تہوڑا پانی مجہے پلاؤ فَقَد نَشِفَت کَبِدِی مِن شِدَّۃِ الظَّمَآءِ بس اسے چچا ماری پیاس کے میرا دل جلگیا ہی بس جناب عباسؑ احوال سکینہ پر بشدت روئی اور پہلی کوزہ سکینہ کا بہردیا بس جون ہی سکینہ نے چاہا کہ پانی پیے جَآءَ القَومُ فَفَرَّت وَهِیَ تَبکِی کہ ناگاہ وہ اشقیا غل وشور کرتی ہوئے آئی سکینہ خوف سی اون لعینون کی روتی ہوئی بہاگی فَزَلَّت رِجلُهَا فِی الطَّنَابِ فَانکَبَّت عَلیٰ وَجهِهَا کہ ناگاہ پاؤن اوس صاحبزادی کا طناب خیمہ مین اولجہا اور منہ کی بہل زمین پر گر پڑے اور پانی سب بہہ گیا جناب زینبؑ کو دیکہکر رونے لگی اور کہا ای بیبی دیکہا کہ پانی ہاتہہ سے اگی جاتا رہا **روایت نہم بیان سخاوت جناب امام حسینؑ اور مصایب حضرت اور آپ اور شہادت حرّ اور رونی جانورون مین بیکسی امام پر** رُوِیَ اَنَّ رَجُلاً یُسَمّٰی عَبدَ الرَّحمٰنِ کَانَ مُعَلِّماً لِاَولَادِ المَدِینَۃِ فَعَلَّمَ وَلَدَ الحُسَینِ یُقَالُ لَهٗ جَعفَرُ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ ملا محمد باقر نے کتاب بحار مین لکہا ہے کہ ایک شخص عبد الرحمن نام پیشہ معلمی کرتا تہا اور اطفال عرب کو مدینے مین پڑہاتا تہا بس جناب امام حسینؑ کی ایک فرزند کو کہ نام اوسکا جعفر تہا اوس نے پڑہایا اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ فَلَمَّا قَرَأَهَا عَلیٰ اَبِیہِ الحُسَینِ فَاستَدعَی المُعَلِّمَ جب صاحبزادی نے حضرت کی آگی پڑہا تو حضرت نے معلم کو بلایا وَاَعطَاہُ اَلفَ دِینَارٍ وَاَلفَ حُلَّۃٍ وَحَشَا فَاہُ دُرًّا اور اوسے ہزار دینار اور ہزار حلّے عنایت فرمائی اور منہ اوسکا موتیون سے بہر دیا فَقِیلَ لَهٗ فِی ذٰلِکَ بس کسی نے عرض کے یا حضرت بہت عنایت کیا حضرت نے عوض اس پڑہانے کی فَقَالَ اَنّیٰ تُسَاوِی هٰذِہِ العَطِیَّۃُ بِتَعلِیمِ لِوَلَدِی اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ حضرت نے ارشاد کیا کہان برابر ہو سکتا ہے عطیہ میرا اوس کے سکہانے الحمد للہ رب العالمین سے پہر یہہ شعر پڑہے **شعر** اِذَا جَادَتِ الدُّنیَا عَلَیکَ فَجُد بِهَا + عَلَی النَّاسِ طُرًّا قَبلَ اَن تَتَفَلَّتْ + یعنی جب دنیا طرف تیری رجوع کرے تو تو بہی بندگان خدا پر انعام وبخشش کر پیش ازانکہ وہ دولت زائل ہو **شعر** فَلَا الجُودُ یُفنِیهَا اِذَا هِیَ اَقبَلَت + وَلَا البُخلُ یُبقِیهَا اِذَا مَا تَوَلَّت + اسواسطے کہ بخشش سے دولت دنیا فنا نہین ہوتی جبوقت کہ رجوع کرتی ہی اور نہ بخل کرنی سے

دولت دنیا باقی رہتی ہی جسوقت کہ وہ ثبت کرتی ہی رُوِيَ فِي الْمَنَاقِبِ اَنَّهُ وَفَدَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَسَأَلَ عَنْ اَكْرَمِ النَّاسِ بِهَا فَدُلَّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ابن شہر آشوب نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی کہ ایک اعرابی وارد مدینہ ہوا پوچھنے لگا کہ کریم ترین مردم مدینے مین کون ہی لوگون نے کہا کہ حسین بن علی سے بہتر کوئی نہین ہے پس وہ داخل مسجد ہوا تو حضرت نماز مین مشغول تھے وہ سامنے کھڑا ہو کے یہہ شعر قصیدے کی حضرت کی مدح مین پڑہنے لگا شعر لَمْ يَخِبِ الْاٰنَ مَنْ رَجَاكَ + وَمَنْ حَرَّكَ مِنْ دُوْنِ بَابِكَ الْحَلْقَةَ + تمہارے دست فیاض سے محروم و نا امید نہین پہرا جو کسی چیز کا امیدوار ہو کے آیا اور محروم نہین پہرا ہے وہ شخص کہ تمہارے دروازے کی زنجیر ہلائی سوال کے لئے شعر اَنْتَ جَوَادٌ وَاَنْتَ مُعْتَمَدٌ + اَبُوْكَ قَدْ كَانَ قَاتِلَ الْفَسَقَةِ + اور تم بڑے سخی اور حاجت روا ہو اور محل اعتماد ہو اور بابا تمہارے علی ابن ابیطالب قاتل کفار تھے شعر لَوْلَا الَّذِيْ كَانَ مِنْ اَوَائِلِكُمْ + كَانَتْ عَلَيْنَا الْجَحِيْمُ مُنْطَبِقَةً + اور اگر اوسین خدا تعالی جای پناہ نہ بناتا تو ہم سب مخلد فی النار رہتے کثرت گناہ سے پس حضرت نے سلام پہیرا اور قنبر سے پوچھا هَلْ بَقِيَ مِنْ مَالِ الْحِجَازِ شَيْءٌ آیا کچھ مال حجاز سے باقی ہے قَالَ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ دِيْنَارٍ عرض کیا قنبر نے چار ہزار دینار باقی ہین فَقَالَ هَاتِهَا قَدْ جَاءَ مَنْ هُوَ اَحَقُّ بِهَا مِنَّا حضرت نے فرمایا لاؤ اوسے کہ یہہ شخص سزاوار تر ہی ہم سے اوسکے لینے مین پہر آپ دولت خانے مین تشریف لیگئے اور اون دینارون کو گوشہ ردا مین لپیٹا اور آپ شرم سے پس در کہڑے ہوئے وَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ خَلْفِ الْبَابِ وَاَنْشَاَ اور ہاتہ شگاف در سے نکال کے اوسے دینے لگے اور عذر خواہی مین یہہ شعر پڑہے شعر خُذْهَا فَاِنِّيْ اِلَيْكَ مُعْتَذِرٌ + وَاعْلَمْ بِاَنِّيْ عَلَيْكَ ذُوْ شَفَقَةٍ ای عرب تو اس مال قلیل کو لے اور مین تیرے آگے عذر کرتا ہون اسے قبول کر کہ مجہسے کچہہ حق تیرا ای بہائی ادا نہوا دل میرا تیرے لیے مہربانی کرتا ہے اگر اسمین کچہہ اسوقت حکومت و قدرت ہوتی اور حق ہمارا غصب نہوا ہوتا تو دیکہتا کہ شام تک ہمارا دست بخشش تجہہ پر ریزان رہتا شعر لٰكِنَّ رَيْبَ الزَّمَانِ ذُوْ غِيَرٍ + وَالْكَفُّ مِنِّيْ قَلِيْلَةُ النَّفَقَةِ گر حوادث زمانہ سے ہمارے امور مین تغیر واقع ہوا ہے اور ہاتہ میرا کمال بخرچ ہی قَالَ فَاَخَذَهَا الْاَعْرَابِيُّ وَبَكٰى

راوي کہتا ہے کہ اعرابي نے وہ دينا حضرت کي ہاتہہ سے لي لئے مگر رونے لگا فَقَالَ لَهُ لَعَلَّكَ اسْتَقْلَلْتَ
حضرت نے فرمايا شايد اے اعرابي اسواسطے روتا ہے کہ يہہ تہوڑے ہين قَالَ لَا وَلٰكِنْ كَيْفَ يَاكُلُ التُّرَابُ
جُوْدَكَ عرض کي اوسنے يا مولا قربان ہون تجپر سے يہہ تو بہت ہين اس لئے نہين رويا مگر روتا
ہون مين اس لئے کہ ايسي سخي کے ہاتہہ ايکدن خاک مين ملجائينگے ايہا النّاس افسوس ہے اوسے
يہہ نہ معلوم تہا کہ انکو بہت دنون دفن بہي ميسر نہو گا اور يہہ دست اقدس ظلم ساربان سے بعد مرنيکے
کاٹے جائينگے اور ايسي جواد کي فرزند تڑپکر پياس سے مرينگے اور واعطشاہ واعطشاہ کا شور
مچائينگے اور يہہ سخي اذن کي لئے پاني کا سوال کريگا اور کوئي پاني نديگا پس روز عاشورہ وہ جناب
لاکہہ کوفي کے نرغہ مين کہڑي تہے اور بعضي روايات مين چہہ لاکہہ لعين بہي لکہي ہين غرض اس قدر
لشکر پئے قتل فرزند خير البشر جمع ہوا تہا اور مثل دريا موج مارتا تہا کہ جہاز آل نبي کو ڈبائے اور ناخدا
کشتي آل رسولؐ خدا مظلوم کربلا کل بہتر آدميون سے آمادہ مرگ تہا کہ بتيس سوار اور چاليس پيادي تہے
اور بعضي لڑکي تہے کہ حد بلوغ کو بہي نہ پہنچي تہي اور حضرت اوسوقت بہي اونہين وعظ و نصيحت کرتے
تہے جناب امام جعفر صادق عؑ نے جناب امام باقرؑ سے روايت کي ہے لَمَّا الْتَقَي الْحُسَيْنُ وَعُمَرُ بْنُ
سَعْدٍ وَقَامَتِ الْحَرْبُ جب لشکر امام حسينؑ اور عمر سعد مقابل ہوا اور چاہا کہ لڑائي شروع ہو تَنَزَّلَ
النَّصْرُ حَتّٰي رَفْرَفَ عَلٰي رَاْسِ الْحُسَيْنِ تو نازل ہوئے نصرت مجسم ہوکے اور حضرت کي سر اقدس پر
اوڑنے لگي ثُمَّ خُيِّرَ بَيْنَ النَّصْرِ عَلٰي اَعْدَآئِهِ وَبَيْنَ لِقَآءِ اللّٰهِ يہہ حق تعالي نے اختيار
ديا اونہين کہ اے حسينؑ يہہ فتح و نصرت موجود ہے تم چاہو تو اس قليل لشکر سے اوس فوج کثير و بيشمار پر
ظفر ياب ہو اور چاہو ہماري ملاقات اختيار کرو فَاخْتَارَ لِقَآءَ اللّٰهِ حضرت نے عرض کي حسينؑ
جاہ و حشمت کا طالب نہين سب گہر بار لٹاؤنگا اور تيري ملاقات حاصل کرونگا کہ اوسکا مشتاق ہون
اودہر تو يہہ باتين تہين کہ ناگاہ عمر سعد نے تير چلہ کمان مين جوڑکے حضرت کي لشکر پر مارا اور پکارا کہ
اے گروہ کوفہ اِشْهَدُوْا اَنِّيْ اَوَّلُ رَامٍ گواہ رہنا کہ پہلي تير جگر گوشہ رسول پر عمر سعد نے مارا ہے
فَرَمٰي اَصْحَابُهُ كُلُّهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ اِلَّا اَصَابَهُ مِنْ سِهَامِهِمْ پس سب رفقاء عمر سعد نے

آتش جہنم اختيار کي اور تير لشکر فرزند رسولؐ پر مارے کہ سب اصحاب حضرت کي زخمي ہوئي اور کسي نے اون لعينون مين سے حضرت رسول صلعم کي رعايت نہ کي مگر حرؔ بن يزيد رياحي يہہ حال ديکھکر پريشان ہوا کہ اس قوم نے فرزند زہرا کي شہيد ہي کرنے پر کمر باندہي قَالَ لِعُمَرَ اَتُقَاتِلُ اَنْتَ هٰذَا الرَّجُلَ حر نے کہا عمر سے اي عمر آيا تونے ارادہ اوس شخص آوارہ وطن سے لڑني ہي کا کيا ہے قَالَ اَيْ وَاللهِ عمر بولا ہان قسم خدا کي کہ وہ سبقت حسينؑ کو قتل کريگا حرؔ بولا اي عمر حسين بن عليؑ تو لڑنيکو نہين آئي ہين کيون تو راضي نہين ہوتا کہ مدينے کو پہر جائين اور ناحق خون سيدين گرفتار ہوتا ہے قَالَ اَمَا لَوْ كَانَ الْاَمْرُ اِلَيَّ لَفَعَلْتُ وَلٰكِنَّ اَمِيْرَكَ قَدْ اَبٰي عمر بولا ہان قسم خدا کي ميرا اختيار ہوتا تو يہي کرتا ليکن تيرے امير ابن زياد کي مرضي نہين سو قتل کيے پس حر وہان سي پہر کر اپني مقام پر آيا مگر ماري غصّے اور خوف نار کے تہر تہر کانپنے لگا فَقَالَ لَهُ الْمُهَاجِرُ بْنُ اَوْسٍ مَا تُرِيْدُ اَتُرِيْدُ اَنْ تَحْمِلَ وَاَخَذَ مِثْلَ الْاَفْكَلِ مہاجر بن اوس نے حرؔ سے کہا کہ اي حرؔ تو حسينؑ سے لڑني جاتا ہي حرؔ نے جواب نديا اور بدن حرؔ کا کانپتا تہا مہاجر نے کہا کہ اي حرؔ مين تجہے شجاع ترين اہل کوفہ سے جانتا ہون آج يہہ کيا حال ہے حضرت حر نے فرمايا وہ بات نہين ہي جو تو گمان کرتا ہے کہ خوف جان سے يہہ حال ميرا ہي فَوَاللهِ اُخَيِّرُ نَفْسِيْ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قسم خدا کي کہ مين تولتا ہون اپني نفس کو جنّت اور نار پر کہ دونون سامنے ہين اگر ابن زياد کي اطاعت کرتا ہون تو داخل جہنم ہوتا ہون اگر رفاقت کرتا ہون حسينؑ غريب الوطن کي تو داخل جنّت ہوتا ہون وَلَا اَخْتَارُ عَلَي الْجَنَّةِ شَيْئًا وليکن مين سوا جنّت کي نہ اختيار کرون گا کوئي چيز اور اپني نبيؐ کي نواسي کي مدد کرون گا وَلَوْ قُطِعْتُ وَحُرِقْتُ اگرچہ ميرے ٹکري ٹکري کيئي جاوين اور جلا ديا جاؤن ليکن حسين بن عليؑ کے رفاقت سي ہاتہہ نہ اوٹہاؤن گا ثُمَّ ضَرَبَ فَرَسَهُ نَحْوَ الْحُسَيْنِ وَقَالَ پس يہہ کہکي جانب امام حسين عليہ السلام گہوڑا دوڑايا اور خدمت مين حضرت کے آکر عرض کي جُعِلْتُ فِدَاكَ يَابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَنَا الَّذِيْ حَبَسْتُكَ عَنِ الرُّجُوْعِ وَجَعْجَعْتُ بِكَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ قربان ہون مين اي فرزند رسول خدا مين وہ تقصيروار ہون کہ آپ کو اور طرف جاني سے مانع ہوا اور يہان لايا کمال مجہے ندامت ہے اور مين يہہ نجانتا تہا کہ يہہ اشقيا آپ سے ايسي بدسلوکي کرين گي وَاَنَا وَاللهِ تَائِبٌ اِلَي اللهِ مِمَّا صَنَعْتُ

واللہ مین توبہ کرتا ہون اَفَتَرَىٰ لِي مِنْ ذَٰلِكَ تَوْبَةً اي حضرت میری توبہ قبول ہوگی قَالَ نَعَمْ يَتُوبُ اللهُ عَلَيْكَ حضرت نے فرمایا ہان تیری توبہ خدا قبول کریگا پس یہہ بشارت سنکی حر نے عرض کی کے یا حضرت آپ مجھے اجازت حرب دیجے فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ يَا حُرُّ أَنَا أَسْتَحْيِي مِنْكَ لِأَنَّكَ ضَيْفِي حضرت نے یہہ سنکر فرمایا اي حر مجھے تجہسی شرم آتی ہی کہ تجھے مرنیکی اجازت دون کہ تو تو مہمان میرا ہے پہر حر نے عرض کی کہ پہلی غلام جاتا ہی کہ اون لعینون پر حجت تمام کری حضرت نے فرمایا کہ جو جاہو وہ کرو پس آیا وہ دلاور مقابل فرقہ اشرار کے اور فرمایا اَهْلَ الْكُوفَةِ ثَكِلَتْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ اي کوفیو مائین تمہاری تمہارے غم مین بیٹہین دَعَوْتُمْ هٰذَا الْعَبْدَ الصَّالِحَ حَتَّىٰ إِذَا أَتَاكُمْ تَعَدَّيْتُمْ عَلَيْهِ لِتَقْتُلُوهُ اي جفاؤ بلایا تمنے اس بندہ صالح فرزند رسول کو جب وہ آیا تو تم اوس سے پہر گئے ہو اور اوسے قتل کیا چاہتے ہو وَاَخَذْتُمْ بِكَظْمِهِ وَاَحَطْتُمْ بِهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ لِتَمْنَعُوهُ التَّوَجُّهَ اِلَى بِلَادِ اللهِ فَصَارَ كَالْاَسِيْرِ اور راہین جاری کی بند کین اور کسی طرف تم اون حضرت کو جانے نہین دیتے ہو اور اوسی ایسا مجبور کیا ہی کہ وہ جناب تمہاری ظلم سے مانند قیدیون کی ہوگیا ہی وَمَنَعْتُمُوهُ وَاَهْلَهُ عَنْ مَاءِ الْفُرَاتِ الْجَارِي اور دو دن سے تمنی اون حضرت اور اون کی ننہی ننہی بچون کو پانی نہین دیا ہی اس دریای فرات سے تَشْرَبُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسُ وَتَمَرَّغُ فِيهِ خَنَازِيرُ السَّوَادِ ہزار افسوس اي جفاؤ کہ یہود و نصارا اور مجوس تو اس نہر سے پانی پیئین اور خوک لوٹین اور آل رسول صلی اللہ وآلہ وسلم کو منع کرو اور پانی نہ پینے دو بِئْسَمَا خَلَفْتُمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي ذُرِّيَّتِهِ لَا سَقَاكُمُ اللهُ يَوْمَ الظَّمَاءِ بہت برا سلوک کیا تمنے اپنی نبی کی عترت سے خدا تمہین بہی سیراب نکری روز قیامت کو وہ لعین یہہ سنکر بہت غضب مین آئی اور یکبارگی سب حملہ کرکے تیر مارنے لگی وہ دلاور ناچار پہر خدمت امام مین حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ كُنْتُ اَوَّلَ خَارِجٍ عَلَيْكَ فَاْذَنْ لِاَكُونَ اَوَّلَ قَتِيلٍ بَيْنَ يَدَيْكَ اي حضرت یہہ غلام سے پہلی حضرت کا سد راہ ہوا تہا اب امیدوار ہون کہ پہلے سے مجھے اجازت میدان دیجیے کہ جان اپنی نثار قدم حضرت پر کرون غرض حضرت نے مجبور ہو کر اجازت دی اور وہ دلاور حضرت کو سلام رخصت کرکی میدان مین آیا اور یہہ شعر رجز مین پڑہنے لگا شعر اِنِّي

اَنَا الْحُرُّ وَمَاْوَى الضَّيْفِ + اَضْرِبُكُمْ فِي اَعْنَاقِكُمْ بِالسَّيْفِ + مین حر ہون اور جای پناہ میری

مهمان کربلا هے جدا کرون گا مین گردنین تمهاري اپني تلوار سے شعر عَن خَيرِ مَن حَلَّ بِاَرضِ الخَيفِ اَضرِبُکُم وَلَا اَرَى مِن حَيفٍ لڑون گا تم سے اوس بزرگوار کي جانب سے اور تمهاري قتل سے مجهے مطلق افسوس نهين هونیکا راوي کهتا هے که ایک لعین یزید بن ابي سفیان قبیلهٔ بني تمیم سے تها جب حضرت حر شرف یاب خدمت امام هوئے تهے تو وه کهتا تها اَمَا وَاللّٰهِ لَو لَحِقتُهُ لَاَتبَعتُهُ السِّنَانَ قسم هے خدا کي اگر حر میرے سامنے آتا اور مجهے ملاقات هوتي تو نیزه اپنا حر کے سینے پر مارتا جب حر سے لڑائي شروع هوئي اور خون جسم شریف حر سے جاري تها که حصین لعین نے کها که اے یزید هٰذَا الحُرُّ الَّذِي کُنتَ تَتَمَنَّاهُ یهه حر هے جسکي مارنیکي تو آرزو کرتا تها پس وه شقي غیرت مین آکي نکلا اور مقابل حر هو کي لڑنے لگا حر نے آن واحد مین اوس شقي کو داخل جهنم کیا وَقَتَلَ اَربَعِينَ فَارِسًا وَرَاجِلًا اور سوا اوس کے چالیس سوار اور پیادي باتن تنها حر نے مارے اور یون هي لڑتے تهے حَتّٰى اَرقَبَ فَرَسَهُ وَبَقِيَ رَاجِلًا وَيُقَاتِلُ جب وه لعین جنگ حر سے نهایت تنگ هوئے تو اون کے گهوڑیکو پي کیا یعني پاون کاٹ اوسوقت حر پیاده هوکي لڑنے لگي اور یهه کهتي تهے شعر اِنِّي اَنَا الحُرُّ وَنَجلُ الحُرِّ + اَشجَعُ مِن ذِي لِبَدٍ هِزَبرٍ مین هون آزاد و فرزند آزاد اور شجاعت مین شیر نر سے زیاده هون شعر لَستُ بِالجَبَانِ عِندَ الکَرِّ + لٰکِنَّنِي الوَقَّافُ عِندَ الفَرِّ اور نامرد نهین وقت جنگ اور ثابت قدم هون پس یون هي لڑتا تها وه دلاور که هزارون لعین ٹوٹ پڑے اور اوس عاشق مظلوم کربلا کو شهید کیا فَحَمَلَهُ اَصحَابُ الحُسَينِ حَتّٰى وَضَعُوهُ بَينَ يَدَيِ الحُسَينِ پس رفقاے امام دوڑے اور حر کو اوٹها لاے اور سامنے حضرت کے رکهدیا اور

بعض روایات سے ثابت هوتا هے که حضرت خود نعش حر پر بیتابانه دوڑے گئے اور ماتم حر مین همشکل نبي نے یهه شعر کهے شعر لَنِعمَ الحُرُّ ابنُ الرِّيَاحِي + صَبُورٌ عِندَ مُختَلَفِ الرِّمَاحِ آه کیا نیک بنده آزاد خدا تها حر بن ریاحي اور بڑا صابر تها میدان مین جب اوس پر نیزون کے وار چلتے تهے شعر وَنِعمَ الحُرُّ اِذ فَادَى حُسَينًا + فَجَادَ بِنَفسِهِ عِندَ الصَّبَاحِي + خوشا نصیب حر کي جب پکارا حسین فرزند رسول الثقلین کو که یا اباعبد الله یهه حر قربان هوا تو حضرت خود

نعش حُر پر دوڑي گئی **شعر** فَيَا رَبِّيْ اَضِفْهُ فِي الْجِنَانِ ✦ وَزَوِّجْهُ مَعَ الْحُوْرِ الْمِلَاحِ ✦ اي خداوند میري هم تو خود بي آب و دانه تهے اور تین دن سے هین باني هي نهین ملا هم کچهه حر کي خدمت نکر سکي اب تو اسکي عوض مین حر کي دعوت کر جنت مین اور حوران بهشت سي تزویج کر اور جناب امام حسینؑ قریب حر بیٹهے روتي تهے فَجَعَلَ يَمْسَحُ وَجْهَهُ وَيَقُوْلُ اور منه پر حر کي شفقت سي هاتهه پهیرتي تهے اور گرد و غبار چهره حر کا پونچهتي تهے اور رو رو کي فرماتي تهي اَنْتَ الْحُرُّ كَمَا سَمَّتْكَ اُمُّكَ اي حر تو آزاد هے جیسا تیري مان نے نام تیرا رکها تها وَاَنْتَ الْحُرُّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور تو آزاد هے دنیا اور آخرت مین افسوس صد افسوس حر کي نعش پر تو حضرت رونیکو تشریف لائي اور حضرت کي نعش پر کوئي رونیوالا نه تها که نعش حضرت بچاتا اور جسم حضرت کا خون مین ریگ گرم پر لوٹتا تها اور لاکهون لعینون مین کسي کو رحم نه آتا تها مگر کتب معتبره مین مذکور هے که اوسوقت ایک جانور سفید آیا اور نوحه و شیون کر کي خون حضرت مین لوٹ کي اوڑا اور خون اوسکي پرون سے ٹپکتا تها پس دیکهي اوس نے چند جانور که زیر شاخهاي درخت سایه مین بیٹهے ذکر آب و دانه کا کرتي تهے یهه جانور خون آلود اون سے بولا وَيْلَكُمْ اَتَشْتَغِلُوْنَ بِالْمَلَاهِيْ وَالْحُسَيْنُ فِيْ اَرْضِ كَرْبَلَاءَ فِيْ هٰذَا الْحَرِّ مُلْقًى عَلَى الرَّمْضَاءِ واي هو تم پر که سایه مین بیٹهے ذکر آب و دانه کرتي هو اور حسین فرزند رسول خداؐ اس گرمي مین زمین گرم کربلا پر بي سر پڑا هي یهه سنکي سب جانور اوڑے اور چلي روتے هوئي سوي کربلا پس هماري سید و آقا کو اس شکل سے دیکها مُلْقًا عَلَى الرَّمْضَاءِ جُثَّةً بِلَا رَاْسٍ وَلَا غُسْلٍ وَلَا كَفَنٍ که وه جناب بي سر زمین گرم پر بغیر غسل و کفن پڑے هین جب اون جانورون نے یهه حال حضرت کا دیکها تَصَايَحْنَ وَتَوَاقَعْنَ عَلَى دَمِهِ يَتَمَرَّغْنَ فِيْهِ تو ایک شور نوحه و شیون کا بلند کیا اور آپ کو خون مین گرا دیا اور لوٹنے لگي اور فریاد کرتي تهے افسوس هزار افسوس که حیوانات کا یهه حال هوا اور انسان یهه سلوک کرین خدا لعنت کري اوس گروه پر که جنهون نے امام دو جهان کو پیاسا ذبح کیا

روایت دهم فضائل جناب امام حسینؑ اور انصار آنحضرت اور خبر شهادت از فرموده رسول خداؐ مهر شهادت جون مولي ابوذر غفاري رحمته الله علیه مین کتاب امالي مین حذیفه یماني سي منقول هے

قال رأیت النبی اخذ بید الحسین بن علی وھو یقول حذیفہ کہتے ہین کہ دیکھا مینے رسولخدا کہ ہاتھ حسین بن علی کا پکڑ کے فرماتے تھے ایها الناس هذا الحسین بن علی فاعرفوه یعنی اے گروہ مردم یہ حسین پسر علی ہے اسے پہچانو فوالذی نفسی بیده انه لفی الجنة ومحبیه ومحبی محبیه فی الجنة پس مجھے قسم ہے اوس خالق کی کہ جسنے مجھے پیدا کیا ہے اور جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہے کہ یہہ فرزند میرا اہل بہشت سے ہے اور جو کوئی اسے دوست رکھے وہ بھی اہل جنت سے ہے اور جو اوسکے دوستون کو دوست رکھیگا وہ بھی اہل بہشت سے ہے اور ابن قولویہ نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا کان الحسین مع امه تحمله فاخذه النبی وقال ایکروز جناب فاطمہ امام حسین کو گود مین لیئے تہین پس جناب رسول خدا انکی گود سے اپنی گود مین لیا اور فرمایا لعن الله قاتلك ولعن الله سالبك واهلك الله المتوازرین علیك وحكم الله بینی وبین من اعان علیك اے حسین خدا لعنت کرے تیرے قاتل پر اور لعنت کرے اون لعینون پر کہ جو بعد شہادت تجھے برہنہ کرین اور خدا لعنت کرے اون پر جو اعانت کرے تیرے قتل پر اور خدا حکم کرے درمیان میرے اور اون کی جو یاری کرین تیرے قاتلون کے قالت فاطمة یا ابت ای شیء تقول جناب فاطمہ یہہ خبر وحشت اثر سنکر پریشان ہوکے بولین اے بابا یہہ میرے حسین کی حق مین کیا کہتے ہو حضرت نے فرمایا اے بیٹی میرے ذكرت ما یصیبه بعدی وبعدك من الاذی والظلم والغدر اے فاطمہ یاد آئے مجھے وہ ظلم وغدر اور آزار جو بعد میرے اور بعد تیرے اسے امت کی ہاتھ سے پہنچینگے وهو یومئذ فی رهط كانهم نجوم السماء یتهادون الی القتل اور یہہ فرزند میرا اوسدن درمیان ایک گروہ کی ہوگا اپنے اصحاب کرام سے کہ مانند ستارہای آسمان کی نور اون کی پیشانی سے درخشان ہوگا اور نہایت اشتیاق سے اسکی رفاقت مین شہید ہونگے اور گویا دیکھتا ہون اوسوقت لشکرگاہ اور خیمہ گاہ اوس فرزند کا اور وہ زمین پاک کہ جہان قبر اسکی ہوگے جناب سیدہ نے عرض کی کہ وہ مقام کہان ہے قال موضع یقال لها كربلا حضرت نے فرمایا اے فاطمہ ایک مقام ہے کہ نام اوسکا کربلا ہے وهی دار كرب وبلاء علینا وعلی الائمة اور وہ زمین پاک باعث

اندوہ وغم لیے ہم اہلبیت کی لئے قَالَتْ یَا اَبَتِ فَیُقْتَلُ جناب فاطمہ نے عرض کیے اي بابا کیا قتل کیا جاویگا میرا حسین قَالَ نَعَمْ وَمَا قُتِلَ قَتْلَہُ اَحَدٌ کَانَ قَبْلَہُ وَلَا بَعْدَہُ حضرت نے فرمایا اي فاطمہ حسین تیرا شہید ہوگا اور ایسي مظلومي سے شہید ہوگا کہ کوئي اس مظلومي سے دنیا مین قتل نہوا ہوگا وَتَبْکِیْہِ السَّمٰوٰاتُ وَالْاَرْضُوْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَالْوُحُوْشُ وَالْحِیْتَانُ فِي الْبِحَارِ وَالْجِبَالُ اس بیکسي سے شہید ہوگا فرزند تیرا کہ روئین گے اوسي آسمان و زمین اور ملائکہ اور جانور وحشي اور ماہیان دریا اور پہاڑ وَلَوْ یُؤْذَنُ لَہَا مَا بَقِيَ عَلَي الْاَرْضِ مُتَنَفِّسٌ اور اگر اذن پاسے یہ چہوڑتي روي زمین پر ایک متنفس کو فَقَالَتْ اِنَّا لِلّٰہِ وَ بَکَتْ پس جناب فاطمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر بي اختیار حال حسین پر رونے لگین جناب رسول خدا نے فرمایا اي فاطمہ کیا تم راضي نہین ہو اَنْ یَکُوْنَ اَبُوْکِ یَاْتُوْنَہٗ وَیَسْئَلُوْنَہُ الشَّفَاعَۃَ یہہ کہ عوض مین شہادت حسین کے تاج شفاعت امت عاصي کا خدا تمہاري باپ کي سر پر رکہي اور کیا نہین راضي ہو کہ جب خلق تشنہ ہو تو ساقي کوثر شوہر تمہارا فَیَسْقِيْ عَنْہُ اَوْلِیَآءَہٗ وَیَذُوْدُ عَنْہُ اَعْدَآئَہٗ پس پلاوے علي کوثر سي اپنے دوستون کو اور دور کري دشمنون کو آیا نہین راضي ہو تم اس پر کہ ملائکہ تمہارے منتظر حکم کھڑے رہین اسیطرح جب حضرت نے بہت سے کلمے فرمائی تو جناب فاطمہ نے عرض کیے یَا اَبَتِ سَلَّمْتُ وَرَضِیْتُ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اي بابا جو یہہ ثواب ہي اور دوست میري روز قیامت بخشین گے تو مین راضي ہوئي پس جناب رسول خدا نے آنسو جناب فاطمہ کي پونچھے اور پیشاني پر شفقت سے ہاتھہ پہیرا اور فرمایا اَنَا وَبَعْلُکِ وَاَنْتِ وَابْنَاکِ وَشِیْعَتُکِ فِيْ مَکَانٍ تَقَرُّ عَیْنَاکِ وَتَفْرَحُ قَلْبُکِ مین اور شوہر تیرا اور تم اور حسنین اور شیعہ تیري سب ایک مکان مین ہونگي کہ اون کے دیکھنے سے آنکھین تیرے اي فاطمہ روشن اور دل تیرا خنک ہوگا پس خوشا حال غلامان جناب سیدہ کا خدا ہم سب کو اون کي غلامي مین محشور کري پس وے حضرات حال اہلبیت رسالت پر کہ ہمین سوا رونے کي کوئي خدمت نہین ہي افسوس کہ ہم اس سے بہي آنکہین چرائین غلام صادق وہ تھے کہ جنہون نے جان و مال اپني نثار کیے اب سنئے احوال وفاداري اصحاب جناب امام حسین کہ عجب وفادار اور صاحب شجاعت تھے اور ایسي رفاقت کي حضرت سي کہ دین کي عزت رکہہ لي چنانچہ جب امام حسینؑ نرغہ اشقیا مین گھر گئي اور را

جارہ مسدود ہوگئی اور پانی حضرت پر بند ہوا شمر لعین حضرت کی لشکر کی سامنی آیا فقال این بنو اختنا اور پکارا کہاں ہین میرے بہن کی بیٹے پس عباس و جعفر و عبد اللہ و عثمان فرزندان جناب امیرؑ آئی فقال انتم یا بنی اختی آمنون پس شمر لعین بولا کہ تمہاری ماں میرے قبیلے سے ہے مجھی تاسف آتا ہی تم پر پس تمہین مینے امان دی رفاقت حسینؑ سے ہاتھ اوٹھاؤ کہ ان کی رفاقت مین قتل ہوگے فقال لہ الفتیۃ لعنک اللہ ولعن امانک پس فرمایا صاحبزادون نے لعنت خدا کی تجھپر ای شمر اور تیری امان ہی پر اتؤمننا وابن رسول اللہ لا امان لہ ای شقی ہمین تو رعایت قرابت سے امان دیتا ہی اور فرزند رسول کو امان نہین دیتا پس شمر بدین نادم ہو کی پھر گیا اور عمر سعد وقت نماز عصر فوج شیطانی کو پکارا یا خیل اللہ ارکبوا فرکب الناس ای لشکر خدا سوار ہو پس سوار ہوئے سب شقی اور مستعد قتل فرزند رسول خدا چلی تو جناب امام حسینؑ نے اپنی برادر حق شناس علمدار کو بھیجا کہ پوچھو کیون آئے ہو فاتٰہم و قال لہم مابدا لکم وما تریدون پس حضرت عباسؑ تشریف لیگئی اور پوچھا ای بی شرمو کیا ارادہ ہی تمہارا اور کیون آئی ہو قالوا قد جاء امر الامیر ان نعرض علیکم ان تنزلوا علی حکمہ او نناجزکم وہ لعین بولی کہ حکم ہماری امیر کا یہہ ہے کہ اگر بیعت قبول کرو تو خیر و گرنہ تم سے لڑین گے جناب عباسؑ خدمت مین حضرت کی پھر آئے اور شقاوت اون لعینون کی حضرت سے عرض کی فقال الحسینؑ ارجع الیہم فان استطعت ان تؤخرہم الی غدوۃ پس جناب امام حسینؑ نے فرمایا پھر جاؤ ای بھائی اور اگر ہو سکی تو صبح پر لڑائی ٹھہراؤ لعلنا نصلی اللیل وندعوہ ونستغفرہ کہ آج کی رات ہم عبادت خدا مین اور نماز اور دعا و استغفار مین بسر کرلین پس یہہ سنکر جناب عباسؑ گئی اور قوم اشقیا سے فرمایا کہ فرزند رسول خداؐ ایک رات کی مہلت مانگتا ہی فابوا من ذلک اون لعینون نے کہا ہرگز ہم مہلت ایک رات کی ندین گے اسیوقت لڑین گے فقال عمرو بن الحجاج واللہ لو کان من الترک والدیلم وسالوک ھذا ما کان لک ان تمنعہم پس عمر بن حجاج بولا اگر کافر ترک و دیلم تجھی سوال کرتا تو تجھی لازم نہ تہا ای شمر کہ ایسا جواب صاف دیتا وابن رسول اللہ یلتمس التاخیر وانت لا تنظرہم حیف کہ فرزند رسول خداؐ ایک شب کی مہلت مانگی اور تو ندی اوسوقت عمر سعد نے مہلت ایک شب کی بمجبوری دی پس جب دن گذرا تو قریب شام حضرت نی سب اصحاب باوفا کو جمع کیا اور بعد

حمد وثناي الهي كي فرمايا كه نهين جانتا هين كوئي اصحاب وفادار تر اپني اصحاب سے اور نه كوئي اهلبيت پاكيزه زياده اپني
اهلبيت سے فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ عَنِّيْ خَيْرًا پس خدا تمهين جزاي خير دي ميري جانب سے وَلَقَدْ نَزَلَ بِيْ مَا تَرَوْنَ فَاِنِّيْ
قَدْ اَذِنْتُ لَكُمْ فَانْطَلِقُوْا جَمِيْعًا فِيْ حِلٍّ اور دوستو ميري نازل هوئي هے مجهپر وه بلا كه تم بهي ديكهتي هو
پس مينے تم سب كو رخصت كيا جاؤ تم اور ميري لئي برباد نهو پس يهه قوم جفاكار ميري درپي هين اور دشمن هين فَلَوْ
ظَفِرُوْا بِيْ لَهَلُوْا اي غفلو عَنْ طَلَبِ غَيْرِيْ اور جب يهه مجهي قتل كرينگے تو هرگز درپي تمهاري نهونگے پس يهه سنكي
جناب عباس اور برادران حضرت اور اهلبيت واصحاب متفق هوكر بولي لَا اَبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ اَبَدًا خدا همين وه وقت
نه دكهائي كه اي سيد وآقا هماري تم شهيد هو اور هم ديكهين هم آپ پر سے تصدق هوگئے اور جانين اپني نثار كرينگے
پهر مسلم بن عوسجه نے عرض كي يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ آيا هم آپ كو چهوڑينگي اور آپ سي جدا هونگے تو خدا كو كيا جواب
دينگے والله يهه نهوگا بلكه نيزي اور تلوارين مارينگے دشمنان حسين پر جب تك كه قبضه رهيگا هاتهه مين هماري وَلَوْ لَمْ
يَكُنْ مَعِيْ سِلَاحِيْ اُقَاتِلُهُمْ بِهٖ لَقَذَفْتُهُمْ بِالْحِجَارَةِ اگر هتيار بهي ان سے لڑنيكو باقي نرهيگا تو پتهرون سے
مارونگا مگر آپ سي جدا نهونگا تا كه خدا جاني كه همني حفاظت كي ذريت رسول كي بلكه اگر جانتا هين كه قتل كيا جاونگا
اور پهر زنده كيا جاؤنگا اور پهر قتل كيا جاؤنگا اور جلا ديا جاونگا ستر بار تو بهي مين آپ سي جدا نهوتا قربان اونكے
وفاداري كي پس اسيطرح سب نے جواب ديا يهان تك كه جب صبح كو جون غلام وفادار وسعادتمند نے رخصت جنگ
حضرت سي چاهي تو حضرت نے پهر اوسي سمجهايا اور فرمايا اَنْتَ فِيْ اِذْنٍ مِنِّيْ فَاِنَّمَا تَبِعْتَنَا طَلَبًا لِلْعَافِيَةِ فَلَا
بِطَرِيْقَتِنَا اي جون مينے تجهے رخصت كيا پس تو همارے ساتهه آيا تها طلب كو كه نعمتهاي دنيا سے متنعم هواي جون هم
اس بلا مين گهر گئي جيساكه تو بهي ديكهتا هي كه پاني تك دو دن سے نهين پايا پس تو اس بلا مين نه مبتلا هو مثل همارے پس
قربان جون كے سنئے كيسا جواب ديتا هي فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَا فِي الرَّخَاءِ اَلْحَسُ قِصَاعَكُمْ عرض كے
اوسنے اي فرزند رسولخدا يهه كيا فرماتي هين آپ يا حضرت يهه غلام حضرت كي بدولت كاسهاي نعمت چاٹ چاٹ كر
پلا هي اور اچهي وقت حضرت كي ساتهه اوقات اپني برفاهت وآسودگي بسر كي هي وَفِي الشِّدَّةِ اَخْذُلُكُمْ حيف هے
جون پر كه وقت شدت كي حضرت كو چهوڑ جاي اور جان ناچيز اپني فرزند رسول خدا سي عزيز كري وَاللّٰهِ اِنَّ رِيْحِيْ
لَمُنْتِنٌ وَاِنَّ حَسَبِيْ لَلَئِيْمٌ وَلَوْنِيْ لَاَسْوَدُ يابن رسول الله آپ نهين جانتي كه يهه غلام بدبو بد حسب تباه

و بروے سیاہ شہید ہو واللہ لا اُفارقکم یا حضرت قسم ہی خدا کی یہہ غلام حضرت سے جدا نہو گا حتی یختلط ھٰذا الدم الاسود مع دمائکم تا آنکہ ملاؤں گا خون سیاہ اپنا آپ کی خونہای طیب نورانی سے غرض حضرت نے ناچار اوس سعادت مند کو رخصت کیا اور آیا میدان شہادت میں اور یہہ اشعار بحر رجز میں پڑہنے لگا **شعر** کیف تری الکفار ضرب الاسود ✤ بالسیف ضربا عن نبی محمد آج دیکہیں گے کفار جنگ غلام حبشی کی کہ کیسی تلواریں مارتا ہی فرزندان رسول خداء کی جانب سی **شعر** اذب عنہم باللسان والید ارجو بہ الجنۃ یوم المورد ✤ دفع کروں گا شر کو فرزند رسول خدا سے اپنے ہاتہہ اور زبان سے اور عوض میں اسکے امیدوار ہوں خدا سے کہ داخل جنت کرے مجھے ثم قاتل فقتل پہر لڑنے لگا اون لعینوں سے آخر شربت شہادت جام سعادت سے پیا پس دیکہی غلام پروری جناب امام حسین علیہ السلام کے کہ بیتابانہ نعش جون پر تشریف لائے فوقف علیہ الحسین وقال پس جاکر نعش جون پر کہڑی ہوئی اور دستہای مبارک دعا کی لئے اوٹھا کر فرمایا اللھم بیض وجہہ وطیب ریحہ وعرف بینہ وبین آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خداوندا میرے جون کا منہہ تو سفید کر اور بو کو اوسکے تو خوشبو کر اور جون میں اور آل محمد میں جدائی مت ڈال جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا جب اہل قریہ دفن کرنے لگے تو بعد دس روز کے نعش جون کو پایا تو چہرہ اوسکا روشن تہا اور بوی مشک و عنبر اوس سے آتی تہی سبحان اللہ کیا کیا جان نثار حضرت کو خدا نے عطا کئے تہے کہ اون پر حضرت صاحب الزمان زیارت سایر شہدا میں فرماتے ہیں السلام علی جون مولی ابی ذر الغفاری سلام میرا ہو جو جون غلام ابوذر غفاری پر مقام غور ہے کہ یہہ مرتبہ غلام حضرت کا ہوا کہ معصوم سلام کریں اللھم العن قتلۃ الحسین **روایت یازدہم ثواب گریہ از مسمع بیچ احوال شہادت ترکی اور خاتمہ مصیبت امام زین العابدین** میں عن ابی عبد اللہ انہ قال کل الجزع والبکاء مکروہ سوی الجزع والبکاء علی الحسین جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا سب رونا اور بیقراری کرنا مکروہ ہے مگر رونا اور بیقراری کرنا حال حسین مظلوم پر کہ یہہ مشتمل ثواب عظیم کا ہی وقال من ذکرنا عندہ ففاض من عینیہ ولو مثل راس الذباب اور فرمایا جس کے سامنے ہمارا ذکر مصائب ہوا اور اوس کی آنکھوں سے آنسو برابر سر مگس

باہر آئے غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوبَہُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ تو خداي كريم تمام گناه اوس كے بخشتا ہے
اگرچہ برابر كف دريا ہون اور مسمع بن عبد الملك نے جناب صادق عليه السلام سے روايت كي ہي كه ايكدن
حضرت نے مجهسے پوچها اي مسمع تو اہل عراق سے ہے زيارت امام حسين ع كو بهي جاتا ہي فَقُلْتُ لَا اَنَا رَجُلٌ
مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ ميني عرض كي يا مولا مين عراق مين نهين رہتا مين بصري كا رہنے والا ہون اور ميرے
پاس كچهه ناصبي ہوا خواه خليفه رہتے ہين اس سبب سے مين زيارت سے محروم رہتا ہون قَالَ اَتَذْكُرُ مَا صُنِعَ بِهِ قُلْتُ
بَلٰي حضرت نے فرمايا آيا ياد بهي كرتا ہي جو اون پر مصائب ہوئے ہين عرض كے ميني بلي قَالَ فَتَجْزَعُ قُلْتُ اِيْ
وَاللّٰهِ حضرت نے ارشاد كيا پهر تو روتا بهي ہے عرض كے ميني قسم ہي خدا كي مين روتا ہون وَاسْتَعْبِرُ لِذٰلِكَ
حَتّٰي يَرٰي اَهْلِيْ اَثَرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ اور روتا ہون مين مصائب حضرت پر تا انكه عيال ميرے اثر حزن
مجهه مين پاتے ہين اور آب وطعام مجهے ناگوار ہو جاتا ہے اور غم واندوه ميرے چهره پر معلوم ہوتا ہے
قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ دَمْعَتَكَ اَمَا اِنَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُعَدُّوْنَ فِيْ اَهْلِ الْجَزَعِ لَنَا حضرت نے فرمايا خدا
رحم كرے تيري روني پر اي مسمع تو شمار كيا جائيگا رونے والون مين ہماري حال پر وَالَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ
لِفَرَحِنَا وَيَخَافُوْنَ لِخَوْفِنَا وَيَاْمَنُوْنَ اِذَا اَمِنَّا اور شمار كيا جاويگا اون لوگون مين جو خوش ہوتے
ہين ہماري خوشي سے اور خائف ہوتے ہين ہماري خوف سے اور امن مين ہوتے ہين ہماري امن سے
اَمَا اِنَّكَ سَتَرٰي عِنْدَ مَوْتِكَ حُضُوْرَ اٰبَائِيْ لَكَ اي مسمع قريب ہے كہ تيري وقت موت كے
آباء طاہرين ہماري حاضر ہون گے وَوَصِيَّتَهُمْ مَلَكَ الْمَوْتِ بِكَ اور سفارش كرين گے تيري ملك الموت سے
وَمَا يُلَقُّوْنَكَ مِنَ الْبِشَارَةِ مَا تَقَرُّ بِهِ عَيْنُكَ اور تجهے ايسي بشارت دين گي كه انكهين تيري روشن
ہون گے فَمَلَكُ الْمَوْتِ اَرْاَفُ عَلَيْكَ وَاَشَدُّ رَحْمَةً لَكَ مِنَ الْاُمِّ الشَّفِيْقَةِ عَلٰي وَلَدِهَا پس
ملك الموت تجهپر مهربان ہوگا مادر شفيقه سے اوپر فرزند اپني كي ثُمَّ اسْتَعْبَرَ وَاسْتَعْبَرْتُ مَعَهُ
پهر حضرت رونے لگے حضرت كو روتا ديكهه كي مين بهي رونے لگا پس فرمايا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰي خَلْقِهِ
بِالرَّحْمَةِ وَخَصَّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ حمد كرتا ہون مين اوس خدا كي جس نے فضيلت دي ہم كو سب خلق پر
اپني رحمت سے اور مخصوص كيا ہم اہلبيت كو يا مسمع اِنَّ الْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ تَبْكِيْ مُنْذُ قُتِلَ

آمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَحْمَةً لَنَا اي مسمع آج تک زمين و آسمان روتے هين هم پر ازراه ترحم كي جب سے امير المومنين شهيد هوئي
هين وَمَا رَقَاتْ دُمُوعُ الْمَلَائِكَةِ مُنْذُ قُتِلْنَا اور جس روز سے هم اهل البيت شهيد هوئي هين رونا فرشتون كا
ساكن نهين هوا فَاِذَا سَالَ دُمُوعُهُ عَلَي خَدِّهِ فَلَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنْ دُمُوعِهِ سَقَطَتْ فِي جَهَنَّمَ
لَاَطْفَأَتْ حَرَّهَا پس جس كے اشك همارا حال سنكي رخساري پر روان هون تو اون آنسوؤن كا يه نتيجه
هي كه ايك قطره آتش جهنم پر ڈال ديا جائيگا تو حرارت آتش افسرده هوجائيگي وَاِنَّ الْمُوْجَعَ قَلْبُهُ لَنَا لَيَفْرَحُ
يَوْمَ يَرَانَا عِنْدَ مَوْتِهِ اي مسمع جسكا دل دردناك هوگا همارے ليے وه شاد و فرحناك هوگا جب قريب وفات
همين ديكهيگا كه هم اوس كے مدد كو آئے هون گي فَرْحَةً لَا تَزَالُ تِلْكَ الْفَرْحَةُ مِنْ قَلْبِهِ وه فرحت اور سرور
اوس سے هوگا كه اوس كے دل سے زائل نهوگا حَتّٰي يَرِدَ عَلَيْنَا الْحَوْضَ تا آنكه وه وارد هوگا همارے پاس
حوض كوثر پر وَاِنَّ الْكَوْثَرَ لَيَفْرَحُ بِمُحِبِّنَا اِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ اور بتحقيق چشمه كوثر كمال سرور هوگا همارے
دوست كي آنے سے اور انواع انواع كي طعام بهشت كا مزه اوس سے همارے دوستون كو حاصل هوگا دنيا سے
اور كهين جانيكو جي نچاهيگا اي مسمع جو اوس مين سے ايك جام پي لے لَمْ يَظْمَأْ وَلَمْ يَشْقَ بَعْدَهَا اَبَدًا تو كبهي
تشنه نهوگا اور كسي طرح كي مشقت نه اوٹهائيگا وَهُوَ فِي بَرْدِ الْكَافُوْرِ وَرِيْحِ الْمِسْكِ اور كوثر سردي مثل كافور كے
اور خوشبوي مشك سي وَاَحْلٰي مِنَ الْعَسَلِ اور شيرين تر هي شهد سي وَاَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ وَاَصْفٰي مِنَ الدَّمْعِ
اور نرم تر هے مسكي سے اور صفا تر هي اشك چشم سي وَاَذْكٰي مِنَ الْعَنْبَرِ اور پاكيزه تر هي عنبر سے نكلا هے
نهر تسنيم سے اور جاتا هي نهرهاي جنت كو تَجْرِيْ عَلٰي رَضْرَاضِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ نهرون مين بهشت كي بجاي
سنگريزه موتي اور ياقوت هين فِيْهِ مِنَ الْقِدْحَانِ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ حوض كوثر پر پيالي
اس قدر هون گے كه شمار مين ستارهاي آسمان سے زياده هون گے يُوْجَدُ رِيْحُهُ مِنْ مَسِيْرَةِ
اَلْفِ عَامٍ اور خوشبو اون كي هزار برس كے راه تك پهونچيگي اور وه موتي اور چاندي كي هون گے اور انواع
و اقسام كي جواهر اون مين نصب هون گي جو دوست همارا اون مين پاني پيئي گا وه خوشبو سونگهيگا اي مسمع تو بهي
اون مين هوگا جو سيراب هون گے كوثر سے وَمَا مِنْ عَيْنٍ بَكَتْ لَنَا اِلَّا نَعِمَتْ بِالنَّظَرِ اِلَي الْكَوْثَرِ
اور كوئي آنكهه ايسي نهوگي كه روئي هوگي هماري مصيبت پر مگر مسرور هوگي كوثر كي ديكهني سے وَاِنَّ الشَّارِبَ

مِنْهُ مِمَّنْ اَحَبَّنَا اور سب شیعہ ہماری اوس پانی سے سیراب ہونگے اور سوا اون کی کسی کو ایک قطرہ نملیگا اور جناب امیر المومنین ع کوثر پر کہڑی ہونگی وَفِیْ یَدِہٖ عَصًا مِنْ عَوْسَجٍ یَحْطِمُ بِہَا اَعْدَائَنَا اور ایک عصا بادام تلخ حضرت کی ہاتہہ مین ہوگا کہ دشمنون کو حوض کوثر سے ہٹاتی ہونگے فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ اِنِّیْ اَشْهَدُ الشَّهَادَتَیْنِ پس ایک شخص اون مین سے کہیگا یا حضرت مین کلمہ گو ہون کیون ہٹاتی ہو فَیَقُوْلُ اِنْطَلِقْ اِلٰی اِمَامِكَ حضرت فرماینگے کہ جا اپنی امام پاس جسے تو دنیا مین اپنا امام و پیشوا جانتا تہا فَیَقُوْلُ تَبَرَّءَ مِنِّی الْاِمَامُ الَّذِیْ تَذْکُرُہٗ وہ ناپاک کہیگا کہ وہ مجہسے آج بیزار ہین حضرت فرماینگے جا اوسی کے پاس کہ وہ تیری شفاعت کری فَیَقُوْلُ لَیْسَ لِیْ شَفِیْعٌ وَاَهْلَکَنِیْ عَطَشًا وہ کہیگا کوئی میرا شفیع نہین ہے اور پیاس نے مجہے ہلاک کرتی ہے حضرت فرماینگے ذَادَكَ اللّٰهُ ظَمَأً خدا تیری پیاس کو زیادہ کری جیسا تونی ہماری حق کو دنیا مین نہ پہچانا راوی نے عرض کی یا حضرت اوس شقی کی حوض تک رسائی کیون کر ہوگی اور سوا اس کے اور کیون کر بچا سکینگے حضرت نی فرمایا کہ یہہ دنیا مین گناہون سی پرہیز کرتا تہا اور جب ہمارا ذکر ہوتا تہا تو ہمکو برا نہ کہتا تہا مگر خلفای جور کو دوست رکہتا تہا اور دشمن ہمارے گناہون سے پرہیز نہ کرتی تہے اور خلفا کی دوست تہے اور ہمین برا کہتی تہے اس سے اون کے رسائی حوض کوثر تک نہوگی غرض کیون حضرات کیا مقام رونی اور خاک اوڑانیکا ہے جسکا بابا ساقی کوثر ہون دوستون کو پانی پلاسے اوسکا وہ فرزند کہ جو زبان رسولخدا ص چوس کے پلا تہا تین دن معہ بچون پیاسا رہے اور وہ جسم شبیر کہ جسکو فاطمہ زہرا ع اپنی سینی سے جدا نکرتی تہے اور فرشتی اوسپر آنکہین ملتی تہے تیر و شمشیر سی فگار تہا اور خون بہتا تہا اور لاکہون منافقون کی چڑہای ہی مگر قربان اون جان نثارون کی جو اوسوقت جانین اپنی قدم حضرت پر قربان کرتی ہی کیا عاشق حسین تہے رُوِیَ اَنَّهٗ لَمَّا اشْتَدَّ الْقِتَالُ یَوْمَ عَاشُوْرَۃَ جَاءَ الْعَبْدُ التُّرْکِیُّ اِلَی الْحُسَیْنِ وَکَانَ حَافِظًا لِّلْکِتَابِ اللّٰهِ فَاسْتَاْذَنَ مِنْهُ چنانچہ روایت مین وارد ہوا ہے جب کہ روز عاشورہ بازار قتال گرم ہوا تو ایک غلام ترکی صاحب جمال حافظ قرآن جناب امام حسین ع کی خدمت مین آیا اور عرض کی ای دل و جان فاطمہ زہرا اور ای نور چشم رسولخدا آج مجہے یہہ نظر آتا ہے کہ ہماری لشکر مین سے کوئی متنفس جیتا نہ بچیگا

یہان تک پڑہ کر
جائز ہے

امیدوار ہون کہ اس غلام کو اجازت میدان دیجے کہ جان ناچیز اپني آپ پر سے نثار کرون فأبي الحسين عليه السلام حضرت نے فرمایا کہ اي ترکي مین نے تجھے فرزندون کي طرح پالا ہي کیونکہ مین تجھے اجازت مرنکي دون اور مین نے تجھے اپني فرزند زین العابدین کو دیا ہے وہ تیرا مختار ہے فجاء عند علي بن الحسين عليه السلام پس آیا وہ غلام ترکي خدمت جناب امام زین العابدین علیہ السلام مین وكان مريضاً فاستأذن منه اور وہ جناب نہایت علیل بستر بیماري پر پڑے تھے عرض کي غلام نے اي مولا میرے اي آقا میرے مین نے اجازت حرب اپني سید مظلوم سي چاہي تھے اونہون نے فرمایا کہ تیري رخصت مین ہي بیمار سید الساجدین کو ہي پس یہہ غلام آپ سے امیدوار ہي کہ اسي اجازت میدان دیجے تا جان اپني آپ کي پدر تشنہ کام کي قدمون پر نثار کرون قال عليه السلام انت حر لوجه الله فافعل ما تريد حضرت نے فرمایا کہ اي ترکي خوشا حال تیرا کہ تو عازم شہادت ہوا اور ہمین مرض نے سعادت شہادت سے باز رکہا مگر مین نے تجھے راہ خدا مین آزاد کیا جو تیرا جي چاہي وہ کر پس وہ ترکي سلام رخصت کرکي متوجہ خیمہ اہل حرم ہوا اور خدمت مین جناب زینب و ام کلثوم کی اور باقي اہلبیت کی عرض کیے یا اهلبيت النبوة اعفوني ما قصرت من خدمتكم اي اہلبیت رسولخدا یہہ غلام بہي رخصت کو آیا ہي جو تقصیرات کہ اس غلام سے ہوئي ہون اونسي معاف فرمائي اور امیدوار ہون کہ روز قیامت کو اپني اس غلام کو نہ بہولئے گا پس اہلبیت اطہار نے رونا شروع کیا خیال کیجیے کیا غلام نوازي ہے پہر آیا وہ خدمت امام مظلوم مین اور عرض کیے السلام عليك يا ابن رسول الله سلام ہو تم پر اي فرزند رسول خدا حضرت نے فرمایا وعليك السلام ورحمة الله وبركاته ونحن خلفك تجہپر بہي سلام ہو حسین کا اي ترکي چل تو مین بہي آتا ہون پیچہے تیرے اور جناب امام زین العابدین نے پردہ خیمہ کا اوٹہوا دیا کہ شجاعت اپني غلام کي دیکہون کہ کیونکر لڑتا ہے راوي کہتا ہي کہ مین لشکر عمر سعد مین تہا کہ یہہ شعر رجز مین اوس ترکي نے پڑہے **شعر** حسين أميري ونعم الأمير + سرور فؤاد البشير النذير حسین میرے آقا اور امیر ہین کہ وہ سرور سینہ اور راحت جان رسول خدا ہین **شعر** علي وفاطمة والداه + فهل تعلمون له من نظير علي ابن ابيطالب جنکي پدر بزرگوار ہین اور فاطمہ زہراء اون کي مادر اطہر ہین اي گروہ کوفہ آیا میري آقا کا نظیر

و مانندہی **شعر** لَہٗ طَلْعَۃٌ مِثْلُ شَمْسِ الضُّحیٰ + لَہٗ غُرَّۃٌ مِثْلُ بَدْرٍ مُنِیْرٍ + آقا میرا مثل خورشید درخشان ہے اور پیشانی اون کی مانند چودہوین رات کی چاند کی ہے وَقَاتَلَ قِتَالًا شَدِیْدًا یہہ لکہکی مشغول جنگ ہوا جو نابکار اوس کے مقابل ہوتا تہا تو وہ اوسی فی الفور واصل جہنم کرتا تہا اور خود بہی وہ عاشق حسین بہت زخمی ہوا وَعَطَشَ عَطَشًا شَدِیْدًا اور پیاس نے اوس پر غلبہ کیا فَرَجَعَ وَجَآءَ اِلَی الْحُسَیْنِ وَقَالَ پس وہ پہرا اور آیا خدمت امام حسین مین اور عرض کی یا مولا شدت تشنگی سے ہلاک ہوتا ہون حضرت نی فرمایا فَحَیَّا یَا تُرْکِیُّ وَ اَبْشِرْ بِالْکَوْثَرِ مرحبا ای ترکی خوش ہو کہ تو قریب جام کوثر سی سیراب ہوتا ہی فَسُرَّ بِذٰلِکَ وَانْکَبَّ عَلٰی اَقْدَامِ الْاِمَامِ یُقَبِّلُہُمَا فَذَہَبَ اِلَی الْقِتَالِ پس بشارت کوثر سنکی نہایت خوش ہوا اور حضرت کی پاؤن کر کی بوسی لینے لگا پہر راہی میدان ہوا اور مشغول جنگ ہوا تا آنکہ بہت سی لعین اوس پر ٹوٹ پڑی اور وہ گہوڑے سے گرا فَقَالَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَدْرِکْنِیْ پس پکارا ای ابا عبد اللہ اپنی غلام کی خبر لو کہ جان اپنی اس نے فدا کی پس حضرت اوس کی آواز سن کے بیتابانہ دوڑی اور نعش اوس کی خیمہ مین اوٹہا لائی فَوَضَعَ رَاْسَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ وَکَانَ عَلِیُّ ابْنُ الْحُسَیْنِ عِنْدَ رَاْسِہٖ حضرت نی نعش کو زمین پر لٹایا اور از راہ شفقت سر اوسکا اپنی زانوی مبارک پر رکہا اور پیاری رخسار مبارک اپنا رخسار پر اوس غلام ترکی کے رکہی روتی تہی اور امام زین العابدین اوس کے سرہانی بیٹہی روتی تہی فَفَتَحَ التُّرْکِیُّ عَیْنَیْہِ وَنَظَرَ ذٰلِکَ جب اوس نے خوشبو گل بوستان امامت کی سونگہی آنکہیں کہولدین اور یہہ عنایت فرزند زہرا کی اپنی حال پر دیکہی کہ سر زانوی مبارک پر رکہی بی اختیار روتی ہین اور جناب سید الساجدین سرہانی بیٹہی روتی ہین اوسوقت روح طیب اوس کی ماری خوشی کی گلشن جنت کو پرواز کر گئی اب زیادہ رونی اور خاک اوڑانیکا مقام ہی کہ جس کی غلام کی لئی حضرت اس بیقرار ایسی روتی تہی اوس بیمار کو ظالموں نے فرش بیماری پر سی کہینچا اور کہتی تہی ملعون اُقْتُلُوْہُ عَلٰی فِرَاشِہٖ قتل کرو اس بیمار کو اس کی فرش پر کیا حال ہوا ہو گا جناب امام حسین علیہ السلام کا جب اون کی فرزند بیمار کی سوجی ہوئی پاؤن مین بہاری زنجیرین پہنائی گئی ہون گے اور گلی مین طوق اور پیادہ اوسے لئی جاتی تہی جسی فرش سے اوٹہنا محال تہا اَللّٰہُمَّ الْعَنْ عَلٰی اَعْدَآءِ النَّبِیِّ وَعِتْرَتِہٖ

روایت دوازدہم فضائل لکا پہر احوال تکبیر کہنے جناب امام حسین ع کا پہر فدا کرنا ابراہیم کا امام حسین پر پہر فدا

کرنا امام حسینؑ کا امت پر پھر شہادت وہب شیخ فرید اور مرید اوسکا نظام الدین کہ دونون
سنّی وصوفی مشہور ہین پس ان دونون سے نقل کی ہی کَانَ فِی الْبَغْدَادِ رَجُلٌ جَلِیْلٌ یَسْمَعُ مُصَائِبَ
الْحُسَیْنِ وَیَبْکِیْ کہ ایک شخص مومن عاشق جناب امام حسینؑ نہایت جلیل القدر بغداد مین تھا اور ہمیشہ
وہ دیندار مصائب جناب امام حسینؑ کی رویا کرتا تھا خصوصًا ماہ محرم مین فَبَکیٰ اِبْکَاءً وَضَرَبَ
الرَّاسَ عَلَی الْاَرْضِ حَتّٰی سَالَ الدَّمُ مِنْہُ ثُمَّ غُشِیَ عَلَیْہِ وَمَضٰی پس ایکسال روز عاشورہ مصائب اپنی
آقا کی سنکی اس قدر بیتاب ہوکی رویا اور سر کو اپنی زمین پر دی مارا کہ آخر سر اوسکا پھٹ گیا اور
خون اوس سے جاری ہوا اور وہ بیہوش ہو گیا اور اوسی بیہوشی مین قضا کر گیا فَرَاَوْہُ فِی اللَّیْلَۃِ عِنْدَ
الْحُسَیْنِ وَیَقُوْلُ پس لوگون نے اوسی رات کو اوسی خواب مین دیکھا کہ وہ مومن خدمت جناب امام حسینؑ
مین حاضر ہے اور خوش ہو ہو کی کہتا ہے نَجَّنِیَ اللّٰہُ مِنْ حُبِّ الْحُسَیْنِؑ خدا نے مجھے بخشا ہے
محبت حسین ابن علی کے صدقے سے بحار الانوار مین جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جناب رسول خداؐ ایک دن نماز کو تشریف لائی اور جناب امام حسینؑ کو گود مین لئی تھے
وہ جناب نہایت صغیر تھے حضرت اونہین پاس بٹھا کی نماز مین مشغول ہوئے اور تکبیر نماز کہی پس جناب
امام حسینؑ نے بھی چاہا کہ اللہ اکبر کہین مگر صاف نہ کہہ سکی جناب رسول خداؐ نے دوبارہ تکبیر کہے پھر جناب
امام حسینؑ نے بھی چاہا کہ تکبیر کہین مگر صاف نہ کہہ سکے تا آنکہ جناب رسول خداؐ نے چھہ دفعہ تکبیر بخاطر جناب
امام حسینؑ کہے یہان تک کہ جب ساتوین بار جناب رسول خداؐ نے تکبیر کہے تو جناب امام مظلوم نے صاف زبان
اقدس سے اللہ اکبر فرمایا جناب صادق علیہ السلام فرماتی ہین اسی جہت سی چھہ تکبیرین قبل نماز سنت ہوئین
عَنْ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ وَعَلٰی فَخِذِہِ الْاَیْسَرِ اِبْنُہٗ اِبْرَاہِیْمُ وَعَلَی الْاَیْمَنِ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ
ابن عباس سے روایت ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مین خدمت رسول خداؐ مین حاضر تھا بائین زانو پر تو بیٹا حضرت کا ابراہیم
تشریف رکھتا تھا اور داہنی زانو پر حسین ابن علی بیٹھے تھے وَہُوَ یُقَبِّلُ ہٰذَا مَرَّۃً وَہٰذَا اُخْرٰی اور
وہ جناب کبھی حسینؑ کے بوسی لیتی تھے اور کبھی شاد ہو کی ابراہیم کی بوسی لیتے تھے کہ وہ ایک ہی بیٹا تھا
جناب رسول خدا کا کہ ناگاہ جبرئیل وحی خدا لیکی نازل ہوئے اور عرض کی کہ پروردگار عالم نی بعد سلام کے

فرمایا ہے لست اجمعہما فافد احدہما بصاحبہ ای حبیب ہمارے کہ ہم مصلحت مناسب نہین جانتی کہ یہہ دو نو فرزند تمہارے پاس رہین یا حسین کو ابراہیم پر فدا کر دیا ابراہیم کو حسین پر فنظر النبی الی ابراہیم فبکی ونظر الی الحسین فبکی پس اوس وقت حضرت نے ابراہیم کو دیکھا اور روئے اور حسین کو دیکھا اور روئے پھر فرمایا ان ابراہیم امہ امۃ ومتی مات لم یحزن علیہ غیری کہ مادر ابراہیم تو ماریہ قبطیہ ہی اگر اس کے قبض روح ہو گی تو سوا میرے کسی کو اسکا غم ہو گا وام الحسین فاطمۃ وابوہ علی ابن عمی ولحمی ودمی اور ماں حسین کی تو فاطمہ پارہ جگر میری ہے اور باپ حسین کا علی ابن عم میرا ہے اور گویا میرا گوشت و خون ہے ومتی مات الحسین حزنت ابنتی وابن عمی وحزنت انا اور اگر حسین کے لئی یہہ صدمہ ہو گا تو محزون ہو گی بیٹی میری اور ابن عم میرا اور غمگین ہونگا مین کہ مین اوسے نہایت دوست رکہتا ہون یا جبرئیل یقبض ابراہیم فدیتہ للحسین ای جبرئیل عرض کر خدا سی کہ مینے اپنی بیٹی ابراہیم کو تصدق کیا فرزند زہرا پر پس قبض روح ابراہیم ہوا ابن عباس کہتی ہین کہ تیسری روز ابراہیم نی دنیا سے رحلت کی فکان النبی اذا رای الحسین مقبلا قبلہ وضمہ الی صدرہ وقال پس اکثر رسول خدا جب حسین کو آتی دیکہتی تو چھاتی سے لگا کی بوسی لیتی تہی اور فرماتی تہی فدیت من فدیتہ بابنی ابراہیم قربان ہون مین اپنی حسین پر سے کہ جسپر مینی اپنا بیٹا ابراہیم نثار کیا غرض سنی محبت رسولخدا جو امام حسین سی تہے ایسنی اپنا مرتبہ کہ رسولخدا تم سے کیسی محبت رکہتی تہے کہ حضرت ام سلمہ زوجہ رسول خدا نی روایت کی ہی کہ حضرت میرے گھر مین نماز پڑہتی تہے کہ حسین کہیلتی تشریف لائے داہنی طرف حسن اور بائین طرف حسین بیٹھ گئی جب حضرت نماز سی فارغ ہوئی حسن کو زانوی راست پر اور حسین کو زانوی چپ پر بٹہا لیا وجعل یقبل ہذا مرۃ وہذا اخری اور کبہی حسین کے بوسی لیتی تہے اور کبہی حسن کے کہ ناگاہ جبرئیل نازل ہوئی اور بولی ای حضرت آپ بہت حسنین کو دوست رکہتی ہین فقال کیف لا احبہما وہما ریحانتای من الدنیا وقرتا عینی حضرت نی فرمایا ای جبرئیل کیونکر انہین دوست نہ رکہون کہ یہہ دونون گل بوستان زندگی ہین میرے اور روشنی چشم میری ہین پس جبرئیل بولی کہ یا حضرت تم تو انہین ایسا دوست رکہتی ہو وان اللہ قد حکم فیہما بامر فاصطبر لہ اور خدا نی ان کے

باب مین حکم لکھا ہی پس قضای الہی پر صبر کرنا فقال لہ ماھی یا اخی جبرئیل پس حضرت نی حیران ہوکی پوچھا کیا
ہی وہ حکم ای اخی جبرئیل فقال قد حکم علی ھذا ابنی الحسن یموت مسموما جبرئیل بولی اشارہ
کرکی امام حسن کی طرف کہ اسکی حق مین یہہ حکم ہوا ہی کہ یہہ نواسا تمہارا تو زہر دغا سے شہید ہوویگا
اور وقت وفات رنگ اوسکا سبز ہوجاتا وعلی ھذا ابنی الحسین یموت مقتولا اور یہہ نواسا تمہارا
یعنی حسین ذبح کیا جای اور ریش مبارک اوسکی خون سے رنگین کیجاوی یہہ سنکر رسول خدا اس
شدت سے روی کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہوگئی جبرئیل یہہ حال حضرت کا دیکھکی بولی کہ دعا پیغمبرونکی
مقبول ہی فان شئت کانت دعوتک مستجابۃ لولدیک پس اگر چاہو تو دعا تمہاری قبول ہو اور
فرزند تمہاری اس مصیبت سی بچ جاوین وان شئت کانت مصیبتہما ذخیرۃ فی شفاعتک
للعصاۃ من امتک اور اگر چاہو تو مصیبت تمہاری نواسون کی ذخیرہ تمہاری امت گنہگار کی شفاعت کی
لی ہو اور تاج شفاعت تمہاری سر پر ہو اور اپنی امت کی گنہگارون کو بخشاؤ پس دیکھی محبت حضرت کی
جو تم سی تھی حضرت بولی ای جبرئیل مین راضی ہون حکم خدا پر میری یہی وہی مرضی ہی جو مرضی میری خالق کی
ہی وقد احببت ان تکون دعوتی ذخیرۃ بشفاعتی فی العصاۃ من امتی ای جبرئیل مین اسکو
دوست رکھتا ہون کہ یہہ پیاری نواسی میری بلاؤن مین مبتلا ہون حسن زہر سی شہید ہو حسین پیاسا
ذبح کیا جای لیکن میری شفاعت گنہگاران امت کی حق مین قبول ہو اور وہ سب بخشی جاوین اور خدا
ان دشمنون کی حق مین جو چاہی حکم کری پس ای حضرات شیعہ روؤ اوس فرزند رسول مقبول پر کہ جو
تمہاری لئی ایسی بلاؤن مین مبتلا ہوا تصور کیجئی کہ تین دن کی تو پیاسی تھی اور دہوپ کی وہ شدت
کہ اگر دانہ زمین پر گرتا تو بریان ہوجاتا اور علاوہ اسکی خندق خیمہ مین آگ روشن اور ننہی ننہی بچی
العطش العطش کا شور مچاتی تھی اور اس حال مین جو رفیق مرتا تھا حضرت اوسکی لئی روتی تھی اور نعش
میدان سے اوٹھا لاتی تھی حیف ہی ہمپر کہ ہم روتی سی ہی آنکھہ چراوین لوگون نی تو جانین اپنی
نثار کین اور فرزند اپنی فدا کئی یہان تک کہ عورتون نی فرزند اپنی نثار کئی کہ عورت کو نسبت مرد کی
اولاد بہت عزیز ہوتی ہی چنانچہ جب بریر ہمدانی درجہ شہادت سی فائز ہوئی تو وہب بن عبد اللہ کلبی

عازم جہاد ہوئی اون کی ماں اور زوجہ ہمراہ تہین فقالت قم یا بُنَیَّ فانصر ابن بنت رسول اللہ مادر وہب نے کہا اوٹھہ ای فرزند اور مدد کر فرزند رسول خدا کی فقال افعل یا اُمّاہ ولا اُقصّر وہب بولے ای امّان نصرت کرتا ہون مین اپنی نبی کی نواسی کی اور ہرگز قصور نہین کرینگا یہہ کہکی خدمت شاہ کم سپاہ مین حاضر ہوکر رخصت ہوئی اور میدان مین آکر رجز پڑہنی لگی اور لعینون کی مقابلہ مین مشغول ہوئی فلم یزل یقاتل حتی قتل منہم جماعۃً پس یہان تک لڑے کہ اوس یکہ و تنہا نے ایک جماعت کثیر کو واصل جہنم کیا فرجع الی امّہ وامرأتہ فوقف علیہما فقال پس وہب یاور حسین میدان سے پھرے اور خدمت مین مادر اور زوجہ کی آئے اور ماں سے عرض کی یا اُمّاہ أرضیتِ ای امّان راضی ہوئین تم مجھسے فقالت ما رضیت او تقتل بین یدی الحسین وہ عاشق اور محب فرزند فاطمہ بولی ہرگز مین راضی نہون گی جب تک تو حسین بن علی پر قربان ہوکر اون کے سامنے مارا نجائیگا فقالت امرأتہ باللہ لا تفجعنی فی نفسک زوجہ وہب نے کہا ای وہب واسطے خدا کی تو مجھے اپنی غم مین اندوہناک نکر اور وہب وسندار پکارے یا بُنَیَّ لا تقبل قولہا وارجع فقاتل بین یدی ابن رسول اللہ ای فرزند اسکی قول کو قبول نکرنا کہ عورتین ناقص العقل ہوتے ہین پھرجا اور لڑ روبرو حسین فرزند رسول الثقلین کے اور جان نثاری کر کہ یہی وقت جان نثاری کا ہے فیکون غداً فی القیامۃ شفیعاً لک بین یدی اللہ پس وہ جناب روز قیامت کو خدا کے سامنی تیرے شفاعت خواہ ہون گی یہہ سنکی وہ دلاور پھر دریای حرب مین غوطہ زن ہوا حتی اقتل تسعۃ عشر فارساً واثنی عشر راجلاً تا آنکہ اونیس سوار اور بارہ پیادے بجہنم واصل کئے ثم قطعت یداہ اسی طرح وہ بزرگ لڑتا تھا کہ ایک شقی نے تلوار اوس کے داہنی ہاتہہ پر ماری کہ ہاتہہ اوسکا کٹ گیا پھر بائین ہاتہہ پر تلوار ماری کہ وہ بھی ہاتہہ کٹ گیا فاخذت امّہ عموداً واقبلت نحوہ وقالت مادر وہب نے جو یہہ حال دیکھا ایک عمود خیمہ ہاتہہ مین لیکر دوڑی اور کہتی تھے بیٹے سے فداک ابی وامی قاتل دون الطیبین قربان ہون ماں باپ میرے ای فرزند منہ جہاد سے نہ پھیرنا لڑی جا اور جان فدا کر فرزند زہرا پر سے وہب نی کہا کہ ای امّان تم پھر جاؤ طرف اہلبیت اطہار کے فابت وقالت لن اعود واموت معک پس انکار کرکے بولی مین ہرگز نہ پہرون گی مین بہی تیرے ساتہہ جان اپنے

فرزند رسول پر سے نثار کرونگی فقال الحسین جزیتم من اهلبیت خیرا جناب امام حسین نے یہہ جانفشانی اور خوش اعتقادی سے دیکھہ کر فرمایا کہ خدا تمہیں جزای خیر دے اہلبیت کی جانب سے کہ نصرت اہلبیت میں کوئی بات اوٹھا نہیں رکھی ارجعی الی النساء رحمک اللہ اے زن صالحہ پھر جا خیمہ اہلبیت کو خدا تجھپر رحم کرے فانصرفت وجعل یقاتل حتی قتل حکم حضرت سنکر وہ پھری اور وہب نے منہہ جہاد سے نہ پھیرا اور دادن پر حملہ آور تھا تا آنکہ جام شہادت نوش کیا اور گھوڑے سے گرا فذهبت امراته تمسح الدم عن وجهه زوجہ وہب دوڑی اور سر اپنے شوہر کا زانو پر رکھہ روتی تھے اور گرد و غبار پونچھتی تھے پس شمر لعین نے جو اوسے دیکھا تو اپنے غلام سے کہا کہ جا کر اس عورت کو بھی قتل کر فضربها بعمود کان معه فشدخها وقتلها پس اوس شقی نے ایک گرز اوس کے سر پر مارا کہ سر اوسکا شق ہوگیا اور وہ بھی شوہر کے ساتھہ راہی جنت ہوئی بحار میں مرقوم ہے کہ سر کو وہب کے عمر سعد نے کٹوا کر لشکر حسین کیطرف پھکوا دیا مادر وہب نے وہ سر اوٹھا کر لشکر عمر سعد میں پھینک مارا فاصابت به رجلا فقتلته وہ سر ایک شقی کے ایسا لگا کہ وہ واصل جہنم ہوگیا پھر اوس محبۃ زہرا نے دو لعین عمود خیمہ سے قتل کیے یہہ جرأت اوس کے دیکھکر حضرت نے فرمایا ارجعی یا ام وهب انت وابنك مع رسول الله پھر آ اے مادر وہب کہ تو اور وہب خدمت میں میرے نانا رسولخدا کی ہونگے یہہ بشارت سنکی سیدانی یہہ کہتی ہوئی پھری الٰهی لا تقطع رجائی خداوندا میرے امید کو قطع نکرنا حضرت نے فرمایا اے مادر وہب لا یقطع الله رجاءك خدا تیرے امید کو قطع نکریگا سبحان اللہ کیا محبت حسین سے تھے صلوات الله علی الحسین ولعنة الله علی قتلة الحسین روایت سیزدہم روایت لوح و قلم پھر روایت خبر دینی رسولخدا کی جناب فاطمہ کو شہادت امام حسین سے پھر سوار ہونا امام حسین کا پشت رسولخدا پر بیچ سجدے کے پھر شہادت حضرت قاسم اور گریہ خواہر قاسم نعش قاسم پر خاتمہ گریہ سکینہ نعش امام پر کتاب احسن الکبارین روایت کی ہے کہ جب پروردگار عالم نے لوح و قلم کو خلق کیا قلم کو خطاب جناب باری کا ہوا کہ لکھہ احوال جو کچھہ ہونے والا ہے قلم نے عرض کی اے خالق تو نے مجھے قدرت کہان ہے احوال آئندہ کی لکھنے کی احوال تمام اشیا تجھپر روشن ہے علم کو

حکم ہوا کہ تو رفیق ہو قلم کا اور بتلاتا جا فکان القلم یکتب بتعلیم العالم ما یجری فی الدنیا من عدل الناس و ظلمہم پس قلم بتعلیم علم لکھتا تھا جو دنیا مین عدل و ظلم ہونیوالا تھا فلما بلغ الی حال الحسین کتب کل ما یجری علیہ من امۃ جدہ پس جب حال جناب حسین پر پہنچا تمام حال لکھا جو ہونیوالا تھا اون حضرت پر ہاتھ سے امت رسول خدا کی پہر قلم ٹہر گیا اور عرض کیے پروردگار عالم سے کہ خداوندا کسی بشر پر تیری مخلوقات سے یہہ ظلم و ستم نہون گی جو حسین پر گذرین گے خداوندا مین کمال اندوہناک ہوا اب مین اتنا امیدوار ہون کہ جسطرح رفقای حسین اپنا سر نثار کرین گی میرا سر بہی اوس مظلوم کی رفاقت مین قطع ہوتا موجب میرے تضاعف حسنات کا ہو فقضی اللہ حاجتہ فقطع راسہ دعا قلم کے قبول ہوئے اور قلم کا بہی سر کٹ گیا اور یہہ قاعدہ ہی کہ جس چیز کا سر کاٹ ڈالین تو وہ ناقص ہو جاتی ہے مگر قلم کہ جب قط اوسکا تازہ دین زیادہ روان ہوتا ہی اور خوب لکھتا ہی عن سید البشر انہ قال من ذکر الحسین فخرج من عینہ ولو بقدر جناح الذباب کان ثوابہ علی اللہ جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ فرمایا کہ جو شخص کہ میرے فرزند حسین کی مصیبتون کو یاد کری اور آنکہون سے اوس کے آنسو نکلی اگرچہ برابر پر مگس ہو ثواب اوسکا خدا پر ہی اور خدا عوض مین اوس کے بغیر داخل کری جنت کی راضی نہو گا اما علمتم انکم توافقون الملائکۃ فی ثوابہم ای اہل عزا آیا تم نہین جانتی کہ تم موافقت ملائکہ کرتے ہو اور پیغمبر خدا نے تمہین وصیت کی اپنی فرزند کی رونے پر نقل کیے شافعی نے شرح وجیز مین ان ہذہ الحمرۃ التی تری فی السماء ظہرت یوم قتل الحسین یہہ سرخی شفق جو آسمان پر نظر آتی ہی جب سے امام حسین ع شہید ہوئی ہین جب سے دکہائی دیتی ہے قبل اس کے نہوتی تہے پہر نقل کرتا ہے ما رفع حجر یوم قتل الحسین الا وجد تحتہ دما عبیطا یعنی عجب روز تھا روز شہادت امام حسین ع کہ جہان سے پتہر اوٹہاتے تہے تو اوس کے نیچی سے خون تازہ جوش مارتا پاتی تہے اور آسمان سے خون برستا تہا روی انہ لما خبر النبی بنتہ فاطمۃ الزہراء ع بقتل ولدہا الحسین وما یجری علیہ من المحن حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جب رسول خدا نی خبر دی اپنے بیٹی فاطمہ زہرا کو جناب امام حسین ع کی شہادت کی اور جو مصائب کہ اون پر ہونی والے تہے

بَکَتْ فَاطِمَةُ بُکَآءً شَدِیْدًا جناب فاطمہ نے جو سُنا کہ حسین میرا تین روز پیاسا رہے گا اور ذبح ہو کے بیگور رہیگا بہت شدت سے روئین وَقَالَتْ اور بولین یَا اَبَتَاهُ مَتٰی یَکُوْنُ ذٰلِکَ ای بابا یہہ حادثہ میرے حسین پر کس زمانے مین ہوگا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ زَمَانٍ خَالٍ مِنِّیْ وَمِنْکِ وَمِنْ عَلِیٍّ جناب رسول خدا نے فرمایا آہ ای فاطمہ افسوس تنہائی حسین پر کہ جب پارہ جگر تیرا اس بلا مین مبتلا ہوگا تو نہ مین ہونگا نہ تو ہوگی نہ علی ہوگا یہہ سنکے جناب سیدہ مرتبہ اوّل سے زیادہ روئین اور بیقرار ہوئین ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَتِ فَمَنْ یَبْکِیْ عَلٰی وَلَدِیْ وَمَنْ یَلْتَزِمُ بِاِقَامَةِ الْعَزَآءِ اور عرض کیے ای بابا جب ایسی بیکسی سے میرا دلبر شہید ہوگا تو کون اوسپر روئیگا اور کون اوس کے مجلس ماتم برپا کریگا اور اوس کے صف ماتم بچھاویگا فَقَالَ النَّبِیُّ یَا فَاطِمَةُ اِنَّ نِسَآءَ اُمَّتِیْ یَبْکِیْنَ عَلٰی نِسَآءِ اَهْلِ بَیْتِیْ وَرِجَالُهُمْ یَبْکُوْنَ عَلٰی رِجَالِ اَهْلِ بَیْتِیْ حضرت نے فرمایا ای فاطمہ عورتین میری اُمّت کی روئین گے میری زنان اہلبیت کی حال پر اور مرد میرے اُمّت کے روئین گے میرے مردان اہلبیت پر وَیُجَدِّدُوْنَ الْعَزَآءَ جِیْلًا بَعْدَ جِیْلٍ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ اور تازہ کرین گے سامان ماتم تیرے حسین کا ایک قوم بعد ایک قوم کی دوستون تیری سے فَاِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَشْفَعِیْنَ اَنْتِ فِی النِّسَآءِ وَاَنَا اَشْفَعُ فِی الرِّجَالِ جب روز قیامت ہوگا اے فاطمہ تو شفاعت عورتون کی کرنا اور مین شفاعت مردون کی کرون گا اور جو مصیبت حسین سنکے روئیگا اَخَذْنَاهُ بِیَدِهٖ وَاَدْخَلْنَاهُ الْجَنَّةَ تو ہم اوسکا ہات پکڑ کے داخل جنت کرین گے یَا فَاطِمَةُ کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَةٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا عَیْنٌ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنِ ای فاطمہ سب آنکھین روز قیامت کو روتی ہون گے مگر وہ آنکھہ جو حسین کے مصیبت پر روئے ہوگی فَاِنَّهَا ضَاحِکَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ بِنَعِیْمِ الْجَنَّةِ پس وہ آنکھہ خندان ہوگی اور بشارت دی جائیگی ساتھہ نعیم جنت کی وَرُوِیَ اَنَّهٗ خَرَجَ النَّبِیُّ اِلَی الصَّلٰوةِ وَالْحُسَیْنُ مُتَعَلِّقٌ بِهٖ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا نماز پڑھنے مسجد مین تشریف لائے اور امام حسینؑ گود مین تھے فَوَضَعَهُ النَّبِیُّ مُقَابِلَ جَنْبِهٖ وَصَلّٰی حضرت امام حسین کو پہلو مین بٹھالیا اور نماز مین مشغول ہوئے فَلَمَّا سَجَدَ

أَطَالَ السُّجُودَ فَرَفَعْتُ رَاْسِي مِنَ الْقَوْمِ جب سجدہ مین گئی تو بہت طول دیا سجدی کو بس راوی کہتا ہے کہ مینی سر اوٹھایا کہ دیکھون سبب دیر کا کیا ہی فَاِذَا الْحُسَيْنُ عَلَى كَتِفِ رَسُولِ اللّٰهِ پس دیکھتا کیا ہون کہ جناب امام حسین رسول خدا کی پیٹھ پر چڑھی بیٹھی ہین جب حضرت نماز سے فارغ ہوئی تو اصحاب نی عرض کی کہ یا حضرت آپ نی سجدیکو نہایت طول دیا کہ اس قدر طول ندیتی تھے كَاَنَّمَا يُوحَى اِلَيْكَ یا حضرت یہہ گمان ہوا ہمین کہ آپ پر وحی نازل ہوئی فَقَالَ لَمْ يُوحَ اِلَيَّ وَلٰكِنَّ ابْنِي كَانَ عَلَى كَتِفِي فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهُ حَتَّى نَزَلَ حضرت نی فرمایا وحی نازل ہوئی تھی مگر فرزند حسین میرا میری پیٹھ پر بیٹھا تھا مجھے مکروہ معلوم ہوا کہ مین تعجیل کرون اور اپنی حسین کو رنجیدہ کرون اس لئی نہ اوٹھا مین جب تک کہ حسین نہ اوترا میری پیٹھ پر سے اور بعضی روایت مین ہی کہ حضرت نے فرمایا نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَيَّ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَا تَرْفَعْ رَاْسَكَ مَا دَامَ ابْنُكَ عَلَى رَقَبَتِكَ نازل ہوئی جبرئیل اور کہا کہ ای رسولخدا پروردگار عالم نے بعد سلام کے فرمایا ہی کہ حسین کو اگرچہ تم بہت دوست رکھتی ہو مگر ہم تم سے بھی زیادہ دوست رکھتی ہین خوشی ہماری ہی کہ حسین کو بیچین نکرنا جب تک کہ حسین تمہاری گردن پر سوار ہی تم سجدہ سے نہ اوٹھنا افسوس ہزار افسوس ای حضرات کہ اکیدن تو یہہ خاطر حسین تھے اور اکیدن وہ تہا کہ وہی حسین تین دن کا بھوکا اور پیاسا ایک ایک کی نعش پر رو رو کے جان کہوتا تھا اور کوئی سوای تدبیر قتل کے کچھ اور خیال نکرتا تھا کہان تھی جناب رسولخدا کہ جب تمام اصحاب امام غریب کے شہید ہو چکی اور نوبت عزیزون کی آئی یہان تک کہ پارہ جگر حسن مجتبی قاسم گلگون قبا غریب کربلا سی رخصت کو آیا وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ راوی کہتا ہی کہ سن فرزند حسن کا اتنا چھوٹا تھا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچی تھے ہای کیا وقت مصیبت فرزند زہرا پر تھا کہ ان چھوٹی چھوٹی بچون نے مرنا اختیار کیا تھا فَلَمَّا نَظَرَ الْحُسَيْنُ قَدْ بَرَزَ اِعْتَنَقَهُ وَجَعَلَا يَبْكِيَانِ جب حضرت نے دیکھا کہ یادگار حسن بھی مرنیکو آمادہ ہوگی چلا دوڑکی بھتیجی کو گلی سے لگایا اور بیساختہ رونی لگی اور قاسم بھی غریبی و بیکسی پر چچا کی ڈہارین مار کی روئے حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهِمَا اتنا روئی کہ اودہر حضرت غش کہا کر گر پڑی اور ادہر قاسم بیہوش ہو کر گر پڑی ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الْحُسَيْنَ فِي الْمُبَارَزَةِ جب ہوش مین

آہی تو پھر قاسم نے رو رو کے کہا ای عمو جان مہربان ہمسے نہین آپ پر یہی مصیبت آپ کی آنکھین دیکھی جاتی ہی مجھے اذن جہاد دیجئے کہ مین جان اپنی آپ پر سے نثار کرون فابی الحسین ان یاذن لہ حضرت نے فرمایا ای جان عمو مین تجھے کیونکر اجازت میدان دون کہ تو میرے بھائی کی نشانی ہی جب قاسم نے دیکھا کہ حضرت اجازت نہین دیتی بے ساختہ دوڑ کر چچا کی پاؤن پر گر پڑی فلم یزل الغلام یقبل یدیہ و رجلیہ حتی اذن لہ اور بار بار پاؤن چومتی تھے اور اجازت مرنیکی مانگتی تھے تا اینکہ ناچار حضرت نے سنگ صبر دل پر رکھا اور فرمایا جاؤ ای قاسم اور اپنا بھی داغ دکھاؤ ہمین ای فرزند برادر راوی کہتا ہی کہ اوسوقت حضرت قاسم میدان مین آئی اور بیساختہ اپنی چچا کی بیکسی پر روتی تھے اور آنسو مسلسل رخسارون پر روان تھے اور نہایت بیقرار تھے اور لشکر اعدا کی سامنی آکر یہہ اشعار رجز مین پڑھنی لگے **شعر** ان تنکرونی فانا ابن الحسن ۞ سبط النبی المصطفی المؤتمن ای لعینو اگر تم منکر ہو تو جانو مجھے کہ مین فرزند حسن مجتبی ہون کہ وہ نواسے رسول خدا اور حبیب کبریا کی تھے **شعر** ھذا حسین کالاسیر المرتھن ۞ بین اناس لاسقوا صوب المزن ۞ وای ہو تم پر لعینو یہہ چچا میری حسین فرزند رسول الثقلین اس غربت مین مثل قیدیون کی گرفتار مین درمیان ایک گروہ جفاکار کی کہ وہ ہرگز ابر رحمت الہی سے سیراب نہون وکان وجہہ کفلقۃ القمر اور چہرہ قاسم یتیم حسن کا مانند چودہوین رات کی چاند کی تھا فقاتل قتالا شدیدا حتی قتل علی صغرہ خمسۃ وثلثین رجلا پس خوب لڑی حضرت قاسم تا آنکہ اوس کم سنی مین پینتیس لعین واصل جہنم کئی حمید بن مسلم کہتا ہی فکنت انظر الی ھذا الغلام پس متحیر مین فرزند حسن کو دیکھتا تھا اور وہ ایک کرتہ اور ازار پہنے تھی اور بند نعل چپ اون کا ٹوٹا تھا پس عمر بن سعد ازدی بولا واللہ لاشدن علیہ قسم ہی خدا کی کہ وہ شقی اوس لڑکی کو قتل کرتا ہی فقلت سبحان اللہ وما تریدہ بذالک مینی کہا سبحان اللہ اس کی قتل سے تجھے کیا فائدہ واللہ لو ضربنی ما بسطت الیہ یدی واللہ اگر قاسم مجھے تلوار بھی مارے تو بھی مین اپنا ہاتھ اوس کے مارنیکو دراز نہ کرون کفایت کرتی ہین یہہ لوگ کہ تو دیکھتا ہی کہ ارادہ اوس کے قتل کا کئی ہین وہ لعین بولا واللہ لافعلن فشد علیہ اوس شقی نے کہا قسم خدا کی مین اوسی قتل ہی کرون گا اور یہہ کہکی وہ شقی دوڑا اور یتیم

حسن پر حملہ آور ہوا فَمَا وَلّٰی حَتّٰی ضَرَبَ رَاْسَہٗ بِالسَّیْفِ بس اوس شقی نے جالی ہی کی ایک تلوار سر اقدس
قاسم پر لگائی کہ سر قاسم دو پارہ ہو گیا وَوَقَعَ الْغُلَامُ لِوَجْهِهٖ وَنَادٰی یَا عَمَّاهُ اَدْرِکْنِیْ اور حضرت
قاسم گھوڑے سے گری اور پکارے ای چچا جان خبر لو قاسم کی کہ اس نے جان اپنی نثار کی فَجَاءَ الْحُسَیْنُ
کَالصَّقْرِ الْمُنْقَضِّ فَتَخَلَّلَ الصُّفُوْفَ حضرت آواز بھتیجے کے سنکر مثل باز دوڑے اور صفوں کو چیر کر
مانند عقاب کی پہنچے وَشَدَّ شَدَّةَ اللَّیْثِ الْحَرِبِ اور مثل شیر غضبناک کی اون لعینوں پر حملہ کیا اور ایک
تلوار ایسی قاتل قاسم پر ماری کہ ہاتھ اوس شقی کا کہنی سے کٹ گیا فَصَاحَ فَحَمَلَتْ خَیْلُ اَهْلِ الْکُوْفَةِ
لِیَسْتَنْقِذُوْا عُمَرَ مِنَ الْحُسَیْنِ وہ شقی اپنی فوج کو پکارا کہ مجھے حسین سے چھڑا لو یہ سنکی بہت اہل کوفہ
جمع ہو گئی کہ عمر کو حضرت کی ہاتھ سے چھڑا لیں لیکن حضرت نے اوس شقی کو واصل جہنم کیا وَجَرَحَتْهُ الْخَیْلُ بِحَوَافِرِهَا
وَوَطِئَتْهُ افسوس صد افسوس کہ لڑائی جو لاش قاسم پر ہوئی اور گھوڑے دوڑے تو تمام جسم شریف نازنین قاسم
گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا فَانْجَلَتِ الْغَبْرَةُ فَاِذَا بِالْحُسَیْنِ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِ
الْغُلَامِ جب گرد بیٹھی تو حضرت نعش قاسم پر پہنچے تو وہ حال قاسم کا فرزند زہرا نے دیکھا کہ خدا کسی کو وہ حال
عزیز کا نہ دکھاوے کہ تمام جسم تو گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال وَهُوَ یَفْحَصُ بِرِجْلَیْهِ التُّرَابَ اور قاسم
زمین پر پڑی ایڑیاں رگڑتے ہیں حَتّٰی مَاتَ الْغُلَامُ تا آنکہ اسی طرح یتیم حسن سامنے حضرت کی راہی جنت ہوا
جناب امام حسین رو رو کی فرماتے تھے یَعِزُّ وَاللّٰهِ عَلٰی عَمِّکَ اَنْ تَدْعُوَهٗ فَلَا یُجِیْبُکَ ای قاسم بہت
دشوار ہے چچا پر تیری کہ پکارے اور میں تجھے اس حال سے دیکھوں اور مدد نکر سکوں بُعْدًا لِقَوْمٍ قَتَلُوْكَ خدا اونہین
اپنی رحمت سے دور کرے جنہوں نے تجھے شہید کیا اور تیری حال پر رحم نکھایا راوی کہتا ہے ثُمَّ احْتَمَلَهٗ
فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رِجْلَیِ الْغُلَامِ یَخُطَّانِ الْاَرْضَ وَقَدْ وَضَعَ صَدْرَهٗ عَلٰی صَدْرِهٖ پھر حضرت نے
نعش قاسم کو اوٹھایا تو میں دیکھتا تھا کہ پاؤں قاسم کی زمین پر لٹکتی تھے اور سینہ قاسم کو حضرت اپنے
سینے سے لگائی ہوئی رو لیے جاتی تھے تا آنکہ جوانان اور عزیزوں کی نعشیں پڑی تھیں وہیں قاسم کو
لٹا دیا پھر اوس قوم جفا کی حق میں بد دعا کرکے فرماتے تھے صَبْرًا یَا بَنِیْ عُمُوْمَتِیْ صَبْرًا ای عزیزو صبر کرو
یَا اَهْلَ بَیْتِیْ لَا رَاَیْتُمْ هَوَانًا بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ اَبَدًا ای اہلبیت میرے جو ذلتیں تمنے آج دیکھیں

آج کے سوا پھر نہ دیکھو گی ایک راوی کہتا ہے ثمّ بکی بکاءً شدیداً حتّیٰ خرجن النّساء من مضاربہنّ پھر حضرت حال قاسم پر آہ سرد کھینچ کے اس شدت سی روئے کہ اہلبیت اطہار بیتاب ہو کر خیمہ سے نکل پڑے فرأیتُ منہنّ جاریۃً حاسراتِ الرّاس ناشراتِ الشّعر تبکی وتقول پس دیکھا اون مین ایک لڑکی کو کہ سر و پا برہنہ روتی آتی ہے اور کہتی ہے وا اُخیّ قتل اللّٰہ من قتلوک ای بھائی میرے ای باجانی میرے خدا قتل کرے اوسی جس نے تجھی مار ڈالا اور مجھ یتیم کو بی برباد کر ڈالا فجاءت وانکبّت علیہ پس آکے مارے بیتابی کے نعش پر منہہ کے بہل گر پڑے اور قاسم سے لپٹ گئی اور روتی تھی اور بیقراری کرتی تھی پوچھا مینے یہہ کون ہے فقالوا ہٰذہٖ اُختُ القاسم لوگون نے کہا یہہ بہن ہی قاسم کی پس امام حسین اون عورتون کو سمجہا کی خیمہ مین لیچلی تو وہ لڑکی نعش قاسم کو نہ چھوڑتی تھی اور خون برادر لیکی اپنی مونہہ پر ملتی تھی تا آنکہ حضرت نے دلاسا و دلبری سے چھڑایا زیادہ مقام رونیکا یہہ ہے کہ حضرت نے نعش قاسم سے خواہر قاسم کو یون دلاسا و دلبری سے چھڑایا مگر افسوس خواہر حضرت زینب خاتون اور دختر حضرت سکینہ نعش پر خون حضرت سے لپٹی روتی تہین تو کسی لعین نے ذرا دلاسا دیکی نہ چھڑایا بلکہ وہ ستم کیا کہ اوس کے بیان کی تاب نہین ہے اور گھسیٹ گھسیٹ کے اور تازیانے مار مار کے چھڑایا اور اونٹون پر سوار کیا اور رونے نہ دیتے تھے روایت چہاردہم ۱۴

نقل شیعہ جناب امام حسین ثواب بکا مین پھر روایت عبداللہ ابن بکر ثواب گریہ مین پھر نقل ایک دیندار کی پھر احوال تشنگی امام اور احوال شب عاشورہ اور شہادت حضرت قاسم ملا ابوالحسن شیرازی نے لکھا ہے کہ ایک شخص پاسبان قریب میرے رہتا تھا جب وقت وفات قریب پہونچا اوس نے مجھی بلایا مینے اوسے اعتقادات یاد دلائے جب اوس نے انتقال کیا تو مینے اوسے خواب مین دیکھا تو احوال اوسے اوس کے مستفسر ہوا بولا وہ کہ جب مجھے دفن کیا تہا تو آئے دو فرشتے گرز آتشین لیئے ہوی اور چاہا کہ مجھے عذاب کرین کہ مین نہایت گنہ گار تھا پس مجہپر نہایت ہراس طاری ہوا کہ مجھے ان سی کون بچایگا کہ ناگاہ جناب امام حسین میرے قبر مین تشریف لائی اور بولی چہوڑ دو اسے کہ خدا نے اس گنہ گار کو مجھے بخشا ہے عرض کے اوہنون نے یا ابن رسول اللہ یہہ بہت گنہگار ہے سبب اس کے نجات کا کیا ہے ارشاد کیا جناب

امام حسین نے ای فرشتو یہہ ایکدن میرے مجلس ماتم مین بیٹھا اور ایک مومن اسکی پاس کھڑا تھا جب ذاکر نے کچھہ میرے مصیبت بیان کی تو اوس مومن کا آنسو اسکی سر پر گرا اوس آنسو کی برکت سے خدا نے اسی ہی بخشا ہے پس وہ فرشتے چلی گئی اور مین آرام سے ہون پس حضرات فرزند حیدر کرار نے تمھارے لئی گھر بار لٹایا اور اب بھی تم سے ایکدم غافل نہین ہے چنانچہ کتاب کامل الزیارۃ مین عبد اللہ بکر سے روایت کی ہے کہ پوچھا مینے جناب صادق سے لَوْ نُبِشَ قَبْرُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ هَلْ كَانَ يُصَابُ فِيْ قَبْرِهٖ شَيْئٌ یا حضرت اگر کھولین قبر جناب امام حسین آیا قبر مین نعش حضرت پائین گے حضرت نے فرمایا کیا عظیم ہے سوال تیرا ای پسر بکر پس بغور سن اِنَّ الْحُسَيْنَ مَعَ اَبِيْهِ وَاَخِيْهِ فِيْ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بتحقیق کہ جناب امام حسین اپنی پدر بزرگوار اور برادر عالی مقدار کی ساتھہ منزل رسول خدا مین تشریف رکھتی ہین اور کبھی یمین عرش سے متعلق ہوکی یون دعا کرتے ہین یَا رَبِّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ ای خدای کریم جو تونی وعدہ کیا ہے اوسے وفا کر اور دیکھتی ہین اپنی زوّارون کی طرف اور جانتی ہین نام اون کے اور اون کے آبا کی وَاِنَّهٗ لَيَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَبْكِيْهِ فَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَيَسْاَلُ اٰبَاءَهُ الْاِسْتِغْفَارَ لَهٗ اور کبھی وہ جناب دیکھتی ہین اپنی رونی والون کیطرف جیسی روتا پاتی ہین اوس کے لئی استغفار کرتے ہین اور اپنے جد و پدر سے التماس استغفار کرتی ہین کہ میرے رونی والون کے لئی استغفار کیجئے اور فرماتی ہین ای رونے والی میرے مصیبت پر لَوْ عَلِمْتَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ لَفَرِحْتَ اَكْثَرَ مِمَّا حَزِنْتَ اگر تو جانے اوسی جو خدا نے تیرے لیئے مقرر کیا ہے خوشی اور شادی تیری زیادہ ہو رونی سے تیری پس خوشحال اون لوگون کا جن کے شفاعت خواہ ہون ایسے مقربان خدا حضرات رونی سے فرزند رسول پر ایک آن غافل نہ ہو کہ یہہ بہت کام آئیگا چنانچہ نقل ہے کہ ایک مرد ابرار نے ایک مومن دیندار کو مشہور بدوستی ائمہ اطہار کیا تہا بعد وفات خواب مین دیکھا کہ جب لوگ اوس کے دفن سے فارغ ہوئی تو دو شخص مہیب باشکل عجیب اوس کے قبر مین آئی اور اعتقادات سے اوس کے سوال کرنے لگی اور بولے مَنْ رَبُّكَ بتا تیرا رب کون ہی تو وہ مومن اون کی ہیبت سے ششدر مضطرب تھا اور زبان کو طاقت جواب نہ تھی کہ ناگاہ عین اضطراب مین ایک مرد جلیل نورانے مانند شکوہ عرش خدا ایک کرسی پر قریب اپنی غلام کے آکی بیٹھے اور فرمانی لگی ای شخص کیون گھبراتا ہے فَقُلْ

فِیْ جَوَابِہِمَا اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ رَبِّیْ کہا ان کی جواب مین اللہ رب ہمارا ہے حضرات وہ کون تھے وہ آقا تمہارے
جناب علی ابن ابیطالب تھے پھر پوچھا فرشتون نے مَنْ نَبِیُّکَ نبی تیرا کون ہے قَالَ قُلْ مُحَمَّدٌ نَّبِیِّیْ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَآلِہٖ حضرت نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ نبی ہین میرے قَالَا فَمَنْ اِمَامُکَ پھر دونون نے
کہا بتا تیرا امام کون ہے قَالَ قُلْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ اِمَامِیْ فرمایا حضرت نے کہہ علی ابن ابیطالب امام
ہین میرے جب دوسرے امام سے سوال کیا تو حضرت نے فرمایا کہ حسن بن علی امام ہین آجب تیسرے
امام سے سوال کیا کہ بتا تیرا تیسرا امام کون ہی فَخَنَقَتْہُ الْعَبْرَۃُ وَقَالَ قُلْ فِیْ جَوَابِہِمَا اَلْحُسَیْنُ [illegible]
بکربلاء اِمَامِیْ بس یہی صدا گریہ گلوگیر ہوئی ہے اس آواز حزین سے فرمایا کہ ای شخص مجھے جواب
دین کہ حسین شہید کربلا امام ہے میرا اس عاشق صادق حسین نے جب نام حسین سنا جواب دینا بھی بھول گیا
اور بیاختہ وا حسین وا حسین کہہ کی رونی لگا پھر تو حضرت کو نہ تاب ضبط رہی اور اسقدر روئے کہ روتے
روتے بیہوش ہوگئی بس وہ فرشتے پکاری ای عاشق حسین چپ رہ کہ تیری رونی سے حیدر کرار بھی بیہوش
ہوگئی جب غش سے افاقہ ہوا تو فرمایا فرشتون سے کہ اس عاشق حسین سے کچھہ نہ پوچھو دیکھتی ہو کہ میرے
فرزند سے کس قدر محبت رکھتا ہے آہ واحسرتا اب سنئی مصائب فرزند اسد اللہ الغالب اور روئے
کہ اسکے عادت کام آوےگی کہ ساتوین سے محرم کی اوس جناب پر پانی بند ہوا اور آواز العطش آسمان تک جاتے
تھے تا آنکہ شب قتل نمودہ ہوئی تو جمع کئی حضرت نے اصحاب اپنی اور فرمایا کہ آیا معلوم ہوا تمہین کہ کس
بلا مین گھر گیا ہون اور یہہ قوم سوا میرے کسی کے جان کی طالب نہین ہے وَلَوْ قَتَلُوْنِیْ لَمْ یَلْتَفِتُوْا
اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ فِیْ حِلٍّ وَسَعَۃٍ اور یہہ مجھے قتل کرین گے تو تمہارے درپی ہون گے تمہین اجازت
دیتا ہون مین تم چلے جاؤ قَالُوْا وَاللّٰہِ لَا یَکُوْنُ ہٰذَا اَبَدًا سب متفق ہو کی بولے واللہ یہہ کبھی
نہوگا حضرت نے فرمایا اِنَّکُمْ تُقْتَلُوْنَ غَدًا کُلُّکُمْ تم سب صبح کو مارے جاؤگی اور کوئی نہ بچےگا قَالُوْا
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا بِالْقَتْلِ مَعَکَ سب نے عرض کی حمد وشکر خدای عزوجل کا جس نے ہمین یہہ شرف
دیا کہ فرزند رسول کے ساتھہ ہم ماری جائین ثُمَّ دَعَا لَہُمْ فَقَالَ لَہُمْ اِرْفَعُوْا رُءُوْسَکُمْ وَانْظُرُوْا واجب
حضرت نے اونھین ایسا کامل الاعتقاد پایا تو اون سب کے لئی دعا کی اور فرمایا اون سے اوٹھاؤ سر اونکو اور دیکھو

جب سب نے سر اوٹھایا فجعلوا ینظرون الی مواضعہم ومنازلہم فی الجنۃ پس سب اپنی اپنی مکان و منزل
بہشت مین دیکھنی لگی وھو یقول لھم ھذا منزلک یا فلان اور حضرت فرماتی تہی یہہ مکان تیرا ہے
ای شخص اور یہہ مقام تیرا ہے فکان الرجل یستقبل الرماح والسیوف بصدرہ ووجھہ لیری
منزلہ من الجنۃ پس یہہ حال تہا یاوران حضرت کا روز عاشورہ کہ سینے تانے فوج عدو مین گہسی جاتی تھے
اور نیزے اور تلوارین سینہای اقدس پر لگتی تھین ورمنہہ اون کے منزل بہشت کی طرف تہی حتی قتل
اصحابہ ووقعت التوبۃ لاولاد اخیہ فجاء القاسم بن الحسن وقال یا عم الاجازۃ
لامضی الی ھؤلاء الکفرۃ تا انکہ سب اصحاب شہید ہوئے اور نوبت پہنچی اولاد امام حسن کے تو قاسم فرزند حسن نے
آکی عرض کی ای چچا اجازت دو تا جاؤن ان کافرون سے لڑنیکو فقال لہ الحسین یا ابن اخی انت من اخی
علامۃ جناب امام حسین نے فرمایا ای فرزند تو میری بہائی کی نشانی ہے وارید ان تبقی لاتسلی بک ولم
یعطہ اجازۃ للبراز ای قاسم چاہتا ہون کہ تو باقی رہے کہ تجھے دیکھہ کے تشفی و تسلی حاصل کرون اور
حضرت نے اجازت نہ دی فجلس مھموما مغموما باکی العین حزین القلب واجاز الحسین اخوتہ
للبراز ولم یجزہ پس حضرت قاسم مغموم و محزون ایک کناری بیٹھہ کے رونی لگی اور حضرت قاسم کے اور
بہائیون کو اجازت دیتی تھے اور قاسم کو نہ دی فجلس القاسم متالما ووضع راسہ علی رجلیہ پس
قاسم سر زانو پر رکھے نہایت تشویش مین بیٹھے تھے وذکر ان اباہ قد کان ربط لہ عوذۃ
فی کتفہ الایمن یاد آیا حضرت قاسم کو کہ بابانی ہماری بازوی راست پر ایک تعویذ باندہا تھا وقال لہ اذا
اصابک الم وھم علیک بحل العوذۃ وقراءتھا فافھم معناھا واعمل لکل ما تراہ مکتوبا
فیہا اور فرمایا تہا ای قاسم جب بہت رنج والم پہنچے تجہہ لازم ہی کہولکر تعویذ کو پڑہنا اور اوس کے معنی سمجھکر
اوس کے لکھے پر عمل کرنا پس حضرت قاسم نے دل مین کہا کہ کتنے برس گذرے مگر مثل آج کی صدمی کے سامنا نہین ہوا
پس تعویذ کہولکر پڑہا واذا فیہا یا ولدی یا قاسم اوصیک انک اذا رأیت عمک الحسین فی
کربلا وقد احاطت بہ الاعداء اوسمین لکہا تہا ای فرزند میری قاسم وصیت کرتا ہون تجھے
جب آئی تو اپنی چچا حسین کی ساتھہ کربلا مین اور دشمن اونہین گہیر لین فلا تترک البراز والجہاد لاعداء اللہ

وَأَعْدَاءِ رَسُولِ اللهِ تو اي فرزند ترک نکرنا جنگ وجهاد کو دشمنان خدا اور رسول خدا سے وَلَا تَبْخَلْ عَلَيْهِ بِرُوحِكَ اي جان پدر بخل کرنا اپني چچا پر جان نثار کرنے مين وَكُلَّمَا نَهَى عَنِ الْبِرَازِ أَعِدْهُ لِيَأْذَنَ لَكَ فِي الْبِرَازِ لِتَحْظَيَنِي فِي السَّعَادَةِ الْأَبَدِيَّةِ اور اگر وه تجهے اجازت نديں جهاد کي تو پهر کهنا يهان تک کہ تجهے اجازت دين اور مجهے شاد کرنا ميرے حسين پر فدا هوکي اور سعادت ابدي حاصل کر خيال کيجيے کيا غش تها بهايون مين فَقَامَ فِي السَّاعَةِ وَأَتَى إِلَى الْحُسَيْنِ وَعَرَضَ مَا كَتَبَ أَبُوهُ الْحَسَنُ عَلَى عَمِّهِ الْحُسَيْنِ قاسم شاد شاد اوٹهے اور آئي چچا پاس اور عرض کيے جو لکها تها اون کے بابا امام حسن نے امام حسين کو فَلَمَّا قَرَأَ الْحُسَيْنُ الْعُوذَةَ بَكَى بُكَاءً شَدِيدًا وَنَادَى بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ وَتَنَفَّسَ الصُّعَدَاءَ پس حضرت نے اوس تعويز کو پڑها بي اختيار شدت سے روئے اور آواز گريه بلند کي اور آه پر درد و حسرت کهينچي وَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي هَذِهِ الْوَصِيَّةُ لَكَ مِنْ أَبِيكَ اور بولي اي پسر برادر يهه وصيت تمهارے بابا نے تمهين مدت کي لکهي هے اب مجهے وصيت برادر بزرگوار حسن مجتبي نے مجبور کيا پس خيمه مين جا کے ان بيبيون سے رخصت هو فَاجْتَمَعُوا أَهْلُ الْبَيْتِ بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيلِ وَبَكَوْا بُكَاءً شَدِيدًا وَنَادَوْا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ پس سب اهل بيت نے جو قاسم کو عازم جنت ديکها شور و غل واويلا وامصيبتا کا بلند کيا اور شدت سے روئين ثُمَّ إِنَّهُ خَرَجَ وَقَالَ پس قاسم خيمه سے روتي نکلے اور يهه اشعار پر درد پڑهتے تهے شعر أَيَّامُنَا غَدَرَتْ وَالدَّهْرُ غَدَّارُ + أَفْنَى الرِّجَالَ وَقَلْبُ الْحَشَا نَادَا + افسوس زمانے نے هم سے مکر کيا اور برائي کي اور زمانه بڑا بيوفا و مکار هے که فنا کيا اور چهڑا ديا هماري عزيزون کو اور جلادي هماري سينے مين آتش فراق اون کي شعر مُطَّرِحِينَ عَلَى الرَّمْضَا كَأَنَّهُمُ + أَسْوَدُ غَابَ عَنْهُمُ نُورُ أَقْمَارٍ + پڑي هين عزيز همارے ريگ گرم پر بيگور و کفن گويا وه بے نور هو گئي هين اور روشني اون کے جاتي رهے شعر هَذَا الْفِرَاقُ مِنَ الْأَحْبَابِ وَا أَسَفَا + مَعَهُمْ سُكَيْنَةُ تُجْرِي الدَّمْعَ مِدْرَارًا وه کيا فراق هے که جس سے سينه جلتا هے واسطے زينب و رقيه کي آه افسوس اور اون کے ساتهه سکينه علي الاتصال آنسو بهاتي هوئي شعر مُسْتَأْسِرُونَ حُفَايَا بَيْنَ أُعَيْكَةٍ + مُلَطَّمُونَ خُدُودًا بَيْنَ كُفَّارِ کس صورت سے يهه هون گے قيد با سر و پا برهنه درميان دشمنون کے موهنه پر طمانچے مارتے درميان لشکر

کفار کے ای کربلا تجھمین بلا و مصیبت بہت سی جزع اور بیتابی کی ہمنی اور خانہ خدا سے بہی ہم اسطرح جلد چلی تیری طرف
جیسے کوئی راہ بہولا ہوتا ہے ای کربلا تجھمین وہ رنج ہم پہنچے ہین افسوس بہت درازی ہوئی رنج و حزن کے
کہ دل ہمارے یہان اکے ہین گئے قال فلما رای الحسین ان القاسم یرید البراز راوی کہتا ہے جب
جناب امام حسین نے دیکھا کہ قاسم فرزند حسن مرنے جاتا ہے قال لہ یا ولدی تمشی برجلک الی
الموت حضرت نے فرمایا ای فرزند میری ای قاسم اپنی پاؤن سے تو موت کی طرف جاتا ہے قال
وکیف یا عم وانت بین الاعداء وحیداً فریداً فلا صدیقاً قاسم نے عرض کی کیونکر نجاؤن
ای چچا سوی موت کہ آپ دشمنون مین تنہا کہڑی ہین نہ کوئی آپ کا مددگار ہے اور نہ کوئی دوست
ہے روحی لروحک الفداء ونفسی لنفسک الوقاء ای چچا روح قاسم کی آپ کی روح اقدس پر
قربان ہو اور نفس میرا آپ کی نفس کے واسطے سپر ہو قال ان الحسین شق ازیاق القاسم وقطع
عمامتہ ثم ادلاها علی وجہہ وصدرہ راوی کہتا ہے کہ پہر حضرت نے رو کی گریبان قاسم کو چاک
کیا پہر عمامہ قاسم کو دو حصہ پہاڑ کر ایک سرا رخ انور پر لٹکایا اور ایک سینہ پر ثم البسہ ثیابہ بصورۃ
الکفن پہر حضرت نے کپڑے قاسم کو بصورت کفن پہنائے وشد سیفہ بوسط القاسم و
ارسلہ الی المعرکۃ اور کمر مین قاسم کے تلوار باندھے اور بہیجا قاسم کو سوی قتلگاہ ثم ان القاسم
قدم عمر بن سعد وقال پہر حضرت قاسم میدان مین گئے اور عمر سعد سے مخاطب ہوکی فرمایا یا
عمر اما تخاف اللہ اما تراقب اللہ یا اعمی القلب اما تراعی رسول اللہ ای عمر سعد تو خدا ے
عزوجل سے نہین ڈرتا ہے ای کور باطن ہمارے باپ مین کچھ خیال رسول خدا بھی نہین کرتا فقال
عمر بن سعد اما کفاکم التجبر اما تطیعون یزید ابن عمر سعد نے کہا آیا تمہین یہہ ظلم وستم کفایت
نہین کرتا کیون نہین اطاعت کرلی ہماری امیر یزید ابن معاویہ کے فقال القاسم لاجزاک اللہ خیراً حضرت
قاسم نے فرمایا خدا تجہے جزای بد دی اس کلام کی تدعی الاسلام وآل رسول اللہ عطاشا ظماناً قد
اسودت الدنیا باعینہم دعوی اسلام کرتا ہی اور کلمہ رسولخدا کا پڑہتا ہی اور آل رسول خدا اس قدر پیاسی ہے کہ دنیا
انکے آنکہون کی آگی سیاہ ہے ثم طلب البراز فجاء الیہ رجل یقاتل بالف فارس پہر حضرت قاسم نے

طلب جنگ کیا اور فرمایا کہ کوئی ستم حسن سے لڑنی آئے پس ایک شقی لشکر عمر سعد سے نکلا کہ تنہا ہزار
سوار سے لڑتا تھا پس جای تامل ہے وہ شقی تو اس قدر کارآزمودہ اور یہاں فرزند حسن مجتبی کا سن بارہ
تیرہ برس کا تھا مگر قربان فرزند شیر خدا کی کہ ایک آن میں اوسے واصل جہنم کیا اور چار بیٹے اوس
شقی کے اوس دن جہنم واصل ہو چکے تھے فَضَرَبَ الْقَاسِمُ فَرَسَهُ بِسَوْطٍ وَعَادَ يَقْتُلُ الْفُرْسَانَ
پھر تو حضرت قاسم نے سمند کو کوڑا کیا اور مقاتلہ کفار میں مشغول ہوئے اِلَی اَنْ ضَعُفَتْ قُوَّتُهُ فَهَمَّ الْقَاسِمُ
اَنْ يَرْجِعَ اِلَی الْخَيْمَةِ اثناء لڑائی قاسم کو ضعف طاری ہوا پس ارادہ کیا خیمہ کا وَاِذَا بِالْاَزْرَقِ الشَّامِيِّ قَدْ
قَطَعَ عَلَيْهِ الطَّرِيْقَ وَعَارَضَهُ ناگاہ ازرق شامی سد راہ ہوا فَضَرَبَهُ الْقَاسِمُ عَلٰی اُمِّ رَاْسِهِ فَقَتَلَهُ
پس حضرت قاسم نے ایسی تلوار اوس کے سر نحس پر ماری کہ وہ شقی سیدھے واصل جہنم ہوا اور قاسم خدمت
عم بزرگوار میں آئے وَقَالَ يَا عَمَّاهُ الْعَطَشُ الْعَطَشُ اَدْرِكْنِيْ بِشَرْبَةٍ مِنَ الْمَاءِ اور عرض کی ای چچا جان پیاسا
ہون پیاسا ہون خبر لو میری ایک جام آب سی فَصَبَّرَهُ الْحُسَيْنُ وَاَعْطَاهُ خَاتَمَهُ حضرت نی فرمایا ای جان
من صبر کر اور انگوٹھی اپنی عنایت فرمائی اور فرمایا کہ اسی منہ میں رکھ اور چوس حضرت قاسم نی فرمایا فَلَمَّا وَضَعْتُهُ
فِيْ فَمِيْ كَاَنَّهُ عَيْنٌ فَوَّارٌ کہ جب دہن میں رکھا اوسی پینے تو ایسی تسکین ہوئی مجھے کہ جیسی ایک چشمہ میرے منہ میں جاری
ہوا پس قدری توقف کرکے میدان کو گئی ثُمَّ جَعَلَ يَحْمِلُ عَلٰی حَامِلِ اللِّوَاءِ وَاَرَادَ قَتْلَهُ پھر حملہ آور ہوئے
قاسم علمدار لشکر عمر سعد پر اور چاہا کہ اوسے قتل کریں فَاَخَوابه بِالنَّبْلِ فَوَقَعَ الْقَاسِمُ عَلَی الْاَرْضِ
اور نامردوں نے ایک تیر مارا کہ حضرت قاسم گھوڑی سی زمین پر گر پڑی فَضَرَبَهُ شَيْبَةُ بْنُ سَعْدِ الشَّامِيِّ
بِالرُّمْحِ عَلٰی ظَهْرِهِ فَاَخْرَجَهُ مِنْ صَدْرِهِ پس شیبہ بن سعد شامی نے گری پر حضرت قاسم کے پشت پر
ایسا نیزہ مارا کہ سینی سے پار نکل گیا فَجَعَلَ يَخُوْرُ بِدَمِهِ وَنَادٰی يَا عَمَّ اَدْرِكْنِيْ پس حضرت قاسم اپنے
خون میں لوٹنے لگے اور پکاری ای چچا خبر لو میری فَجَاءَ الْحُسَيْنُ وَقَتَلَ قَاتِلَهُ وَحَمَلَ الْقَاسِمَ اِلَی الْخَيْمَةِ
فَوَضَعَهُ حضرت بیتابانہ دوڑے اور قاتل قاسم کو مار ڈالا اور قاسم کو خیمہ میں اوٹھا لائے
اور لٹا دیا فَفَتَحَ الْقَاسِمُ عَيْنَيْهِ فَرَاَی الْحُسَيْنَ قَدِ احْتَضَنَهُ وَهُوَ يَبْكِيْ وَيَقُوْلُ پس حضرت
قاسم نے آنکھیں کھولیں تو چچا کو دیکھا کہ لپٹی ہوئے روتی ہیں اور فرماتی ہیں يَا وَلَدِيْ لَعَنَ اللّٰهُ

قاتِلَكَ اي فرزند ميري خدا لعنت کري تيري قاتل کو يعزّ واللهِ علي عمّكَ ان تدعوهُ وانتَ مقتولٌ بهت دشوار هے تيري چچا پر که تو پکارے تو اور مقتول هو يابُنيّ قتلوكَ الكفّارُ ولا عرفوا من جدّكَ وابوكَ اي فرزند ميرے تجهي قتل کيا ان کافرون نے اور نه پهچانا که جد بزرگوار تيرے کون هين اور پدر بزرگوار تيري کون تهي ثمّ انّ الحسينَ يبكي بكاءً شديدًا پهر حضرت بهت شدت سي روے اور سب اهلبيت منه پر طمانچے مارتي تهے اور گريبان چاک چاک واويلا کا غل وشور مچاتي تهے روايت

پانزدهم حديث ثواب بکا اهل مجلس اور فضائل امام حسين اور آراسته کرنے فوج قليل اور شهادت جناب عباس مع برادران قالَ رسولُ اللهِ صلّي اللهُ عليهِ وآلهِ وسلّم من بكي علي مصابِ الحسينِ او تذكّرَ او جلسَ في مجلسٍ او خدمَ اهلَ العزاءِ كانّهُ زارَ ربّي علي العرشِ اربعينَ مرّةً مع عليٍّ جناب رسول خدا نے فرمايا جو مومن مصائب حسين سنے يا ذکر مصائب کرے يا مجلس عزاے حسين مين بيٹھے يا اهل عزا کي خدمت کرے گويا اوس نے زيارت کي ميرے عرش پر علي بن ابيطالب کي ساتھ چاليس بار يعني چاليس مرتبه کي معراج کا ثواب اوسي حاصل هوگا سبحان الله کيا مرتبه هے اس مجلس کا که فرشتے سنے يهان کي آرزو رکهتي هين اور آکے اس مجلس مين شريک هوتي هين وعن الصادقِ عليهِ السّلام انّهُ قالَ اور جناب صادق نے فرمايا من بكي او ابكي ثلثينَ فلهُ الجنّةُ جو مومن مصايب اهلبيت ياد کرکے خود روے يا رولاوے تيس آدميون کو تو خدا تعالي اوسپر بهشت واجب کرتا هي ومن بكي او ابكي واحدًا فلهُ الجنّةُ اور بلکه جو روے يا رولاوے دس شخصون کو اوسپر بهي بهشت واجب هے ومن بكي او ابكي واحدًا فلهُ الجنّةُ اور جو روے يا رولادے ايک آدمي کو تو خدا اوسپر بهشت واجب کرتا هي ومن تباكي فلهُ الجنّةُ بلکه جيسے رونا نه آئے اور وه صورت رونے والون کي بنالے بهشت اوسپر بهي واجب هے فانّ من لم يحزن علي مصابنا فليس منّا بس جسکا دل همارے مصايب سنکے محزون بهي نهو وه همارے شيعون سے نهين هے کتاب امالي مين حذيفه يماني سے روايت هے که جناب رسول خدا حضرت امام حسين کا هاته پکڑکے فرماتي تهے ايّها النّاسُ فو الّذي نفسي بيدهِ انّهُ لفي الجنّةِ ومحبّيهِ في الجنّةِ ومحبّي محبّيهِ في الجنّةِ اي لوگو يهه حسين بن علي هے اسي پهچانو قسم هے مجهے اوس خدا کي که جان ميري اوس کے قبضه قدرت مين هے

کہ یہہ فرزند میرا اہل جنت سی ہی اور جو اوسی دوست رکہی وہ بہی اہل جنت ہی بلکہ جو اوسکی دوستون کا دوست ہے وہ بہی جنتی ہی وَقَالَ مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَذُرِّیَّتَہُمَا لَمْ تَمَسَّ جِلْدَہُ النَّارُ اور فرمایا جناب رسالت نی جو دوست رکہی حسن اور حسین اور اون کی اولاد کو تو آتش دوزخ اوس کی بدن کو مس نہ کریگی اور بحار مین مرقوم ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجماعت اصحاب راہ مین تشریف لیجاتی تہی وَاِذَا ہُمْ بِصِبْیَانٍ یَلْعَبُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ الطَّرِیْقِ فَجَلَسَ النَّبِیُّ عِنْدَ صَبِیٍّ مِّنْہُمْ وَجَعَلَ یُقَبِّلُہٗ وَیُلَاطِفُہٗ ثُمَّ اَقْعَدَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ناگاہ کچہہ لڑکی راہ مین کہیلتی تہی حضرت اون لڑکون مین سی ایک لڑکی کی پاس بیٹہہ گئی اور حضرت بار بار بوسی لیتی تہی اور لطف فرماتی تہی پہر اوسی گود مین بٹہا لیا بعض اصحاب نی عرض کی یا حضرت ہمکو سبب اس مہربانی کا اس لڑکی پر معلوم نہین ہوتا حضرت نی فرمایا کہ مینی دیکہا اس لڑکی کو کہ میری حسین کی ساتہہ کہیلتا تہا وَرَاَیْتُہٗ یَرْفَعُ التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْہِ وَیَمْسَحُ بِہٖ وَجْہَہٗ وَعَیْنَیْہِ اور دیکہا مینی کہ یہہ لڑکا خاک زیر قدم حسین اوٹہاتا تہا اور اپنی منہہ اور آنکہون پر ملتا تہا فَاَنَا اُحِبُّہٗ لِمَحَبَّتِہٖ لِوَلَدِیَ الْحُسَیْنِ پس مین اوسی دوست رکہتا ہون کہ یہہ دوست رکہتا ہی میری حسین کو اور روز قیامت اوسکا اور اوسکی والدین کا شفاعت خواہ ہون گا اور مجہی خبر دی ہی جبرئیل نی کہ یہہ لڑکا ہوگا انصار حسین ہی واقعہ کربلا مین بعضی علمائی فرمایا ہی کہ وہ حبیب بن مظاہر تہی کیا محبت تہی حضرت کو انصار حسین سی خیال کیجئی کہ حضرت کیسی شاد ہوتی جو دیکہتی جان فشانی یاوران حضرت کی روز عاشورا کہ تین دن پیاسی اپنی جانین نثار کرتی تہی خصوصاً جناب عباس فرزند امیر المومنین علیہ السلام کہ بہائی تہی جناب امام حسین کی اور آنکو کمتر غلامون سی سمجہتی تہی وَکَانَ الْعَبَّاسُ رَجُلًا وَّسِیْمًا جَمِیْلًا یُقَالُ لَہٗ قَمَرُ بَنِیْ ہَاشِمٍ اور تہی جناب نہایت خوش اور طاہر اور خوبصورت کہ خلق مین ماہ بنی ہاشم مشہور تہی وَکَاَنَّہُ الْجَبَلُ الْعَظِیْمُ وَقَلْبُہٗ کَالطَّوْدِ الْجَسِیْمِ اور تہی عباس نہایت بلند بالا اور دلاور بیبدل اور شان و شوکت مین گویا حیدر کرار متمثل تہی لِاَنَّہٗ کَانَ بَطَلًا ضِرْغَامًا وَکَانَ جَسُوْرًا عَلَی الطَّعْنِ وَالضَّرْبِ فِیْ مَیْدَانِ الْکِفَاحِ اور تہی جناب عباس شجاعون مین بی نظیر اور دلیر بیمثل اور فن نیزہ بازی اور شمشیر مین یکتائی زمانہ تہی وَکَانَ اِذَا رَکِبَ الْفَرَسَ یَلِیْ رِجْلَاہُ اِلَی الْاَرْضِ اور وہ حضرت جب اسپ دو رکابہ پر سوار ہوتی تہی تو زمین پائی مبارک کو

بوسي ديتي تهے اِن سب باتون پر مثل غلام رضاجوئي امام مين حاضر رہتي تهے اور يهہ مرتبہ محبت کا جناب عبّاس کو جناب امام حسينؑ سي بهم پہنچا تها کہ جب جناب امير المؤمنينؑ عازم سفر جنّت ہوئي تو سب اولاد کا ہاتهہ امام حسنؑ کے ہاتهہ مين ديا مگر جناب عبّاس کو سپرد جناب امام حسنؑ نکيا پس امّ البنين مادر جناب عباسؑ گهبرائين اور خدمت امام مين عرض کے اي آقا کيا اس کنيز سے کچهہ خفا ہو يا عبّاس نے کچهہ قصور کيا ہي کہ جو ايسے حق مين آپ نے کچهہ نفرمايا اور ہاتهہ اسکا امام حسنؑ کے ہاتهہ مين نديا فَبَکٰي اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالَ يَا اُمَّ الْبَنِيْنَ لَوْ تَعْلَمِيْنَ مَا تَقُوْلِيْنَ جناب امير رونے لگي اور فرمايا اي امّ البنين اگر تم حال عبّاس جانتين جو مين جانتا ہون تو کبهي يهہ بات نہ کهتين اي مادر عبّاس ترا عبّاس تو مجهے سب فرزندون سے زيادہ عزيز ہے اور ميرے دل کو تاب نهين کہ حال عبّاس بيان کرون امّ البنين نے عرض کے اي مولا کچهہ تو ارشاد کيجيے کہ اس کنيز کي دلجمعي ہو اور عبّاس کا ہاتهہ جناب امام حسنؑ کے ہاتهہ مين ديجيے کہ موجب ميري ناموري کا ہو آنحضرت نے جب يهہ سنا تو حضرت امام حسينؑ کو قريب بلايا اور ہاتهہ عبّاس کا جناب امام حسينؑ کے ہاتهہ مين ديا اور فرمايا اي فرزند يهہ علمدار تيرا ہي اور جب تو کربلا مين نرغہ اعدا مين گهر يگا تو عبّاس تجهے بہت دوست رکهتا ہي جان اپني نثار کريگا يهہ سنکر سب رونے لگي في الحقيقت کہ جناب عبّاس نے ايسي ہي جان فشاني کي روز عاشورہ جناب صادقؑ فرماتي ہين کہ جب فرزند رسول جليل اور شاہزادہ جبرئيل نے فوج قليل اپنے کہ تيس سوار اور چاليس پيادے تهے مقابل لاکهہ سوار اور پيادي کي آراستہ کي فَجَعَلَ زُهَيْرَ بْنَ الْقَيْنِ فِي الْمَيْمَنَةِ وَحَبِيْبَ بْنَ مَظَاهِرٍ فِي الْمَيْسَرَةِ پس حضرت زهير قين کو ميمنہ لشکر عنايت کيا اور حبيب ابن مظاہر کو ميسرہ عطا فرمايا وَاَعْطٰي رَايَتَهُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اور علم سعادت شيم اپنا اپني قوت بازو عبّاس ابن علي کو ديا اور سب عزيزون کو قلب لشکر مين کهڑا کيا اور خندق مين آگ روشن کي پس وہ روز جمعہ کا تها کوفہ و شام مين آواز اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بلند تهے اور منبرون پر اسم مبارک رسول خدا ليا جاتا تها اور کربلا مين اون کے لخت جگر تين دن کي پياسے تيرون کا مينهہ برستا تها اور فرزند رسول ايک ايک کي نعش اوٹهاتا تها اور اوسپر روتا تها فَلَمَّا رَاٰي الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ کَثْرَةَ الْقَتْلٰي فِي اَهْلِهٖ پس جناب عبّاس نے کثرت مقتولون کي اپني عزيزون مين ديکهے

لعینی دیکہا کہ اولاد عقیل و جعفر اور فرزند امام حسن شہید ہوئے اوسوقت جمع کیا اولاد امیر المومنین کو اور اون سب سے یہہ کہا ای بہائیو دیکہتے ہو کہ فرزند رسول خدا کس بلا مین گرفتار ہین تم سب پر مدد سبط رسول واجب ہے اور ای بہائیو یہہ نہ سمجہنا کہ ہم بہائی ہین اون کے وہ جناب آقا ہین ہمارے کہ فرزند خاتون قیامت ہین اگر اسوقت ہم جانفشانی نکرینگے تو ہرگز حیدر کرار ہم سے شاد نہونگے ثُمَّ قَالَ لِاِخْوَتِهٖ مِنْ اُمِّهٖ پہر فرمایا اپنی بہائیون سے جو بطن مبارک ام البنین سے تہے وہ تین بہائی تہے عبد اللہ و جعفر و عثمان ابن علی یَا بَنِیْ اُمِّیْ تَقَدَّمُوْا حَتّٰی اَرَاکُمْ مَقْتُوْلِیْنَ مَذْبُوْحِیْنَ لِابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ای فرزندان مادر میرے سبقت کرو تم جان نثار کرنے مین تا آنکہ دیکہون مین تمہین مذبوح و مقتول خاک و خون مین غلطان زمین کربلا پر پڑا ہوا واسطے فرزند رسول خدا کی ہر چند تم سن مین چہوٹے ہو اور مین بڑا ہون چاہیے تہا کہ پہلے تمسی مین قتل ہوتا اور جان اپنی حضرت پر سے نثار کرتا اور موت تمہاری ندیکہتا ولیکن مجہے یہہ خیال ہے کہ ایسا نہو کہ بعد میرے تم مین سے کوئی جیتا بچ جاوے تو مجہے سخت شرمندگی ہوگی خاتون قیامت سے اس لیئے مین چاہتا ہون کہ پہلے تم فدا ہو فرزند زہرا پر سے پہر مین نثار ہون پس کیا نیک کمائی تہے ام البنین کے سب بولے ہم سب فدائے خاکپای حسین ہین ہم خود مشتاق شہادت ہین تَقَدَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ سبقت کی عبد اللہ ابن علی نے اور بہت شجاعت کر کے شہید ہوئی پہر جعفر ابن علی علیہ السلام پہر عثمان ابن علی شہید ہوئی بعد اون کی محمد بن علی شہید ہوئے پہر ابراہیم ابن علی شہید ہوئے پہر عون ابن علی فرزند زہرا پر نثار ہوئے موافق بعضی روایتون کے جب فرزند امیر المومنین شہید ہو چکے طَلَبَ الْعَبَّاسُ ابْنَهٗ مُحَمَّدًا وَضَمَّهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ وَقَبَّلَ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَقَالَ تو بلایا جناب عباس نے اپنی فرزند کو کہ نام اوسکا محمد تہا پہلے اوسی چہاتی سے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا ای فرزند ای نور چشم میرے ہر چند تو میرا لخت جگر ہے تیرا قتل ہونا مجہپر بہت دشوار ہے لیکن واللہ تو ہرگز مجہے زیادہ نہین فرزند رسول خدا سے اور دیکہا تو نے کہ تیرے چچا اور بہائیون نے کیسی مردانگی کر کے جان نثار کی چنانچہ بحار مین ہے اتنا اشارہ اس روایت کا

مذکور ہے وَیُقَالُ قُتِلَ اِبْنُهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ یعنی یہہ بھی روایت ہی کہ مقتول تیغ ظلم وجفا ہوا اوس معرکے مین محمد پسر عباس قَالَ الْعَبَّاسُ یَا اَخَاهُ ضَاقَ صَدْرِیْ اوسوقت عرض کی عباس نے ای برا بزرگوار اب سینہ عباس کا داغ فرزندان وبرادران سے تنگ ہوا ہی اُرِیْدُ اَنْ اَطْلُبَ بِثَارِیْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْمُنَافِقِیْنَ اور چاہتا ہون کہ قصاص خون عزیزان ان اشقیا سے لون فَدَمَعَتْ عَیْنُ الْحُسَیْنِ پس جناب امام حسینؑ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور دوسری روایت مین ہے فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی ابْتَلَّتْ لِحْیَتُهُ بِالدُّمُوْعِ عزم شہادت عباس سے جناب امام حسینؑ اسیا روئے کہ ریش مبارک آنسوون سے تر ہوگئی پھر فرمایا اِذَا عَدَوْتَ اِلٰی هٰؤُلَاءِ الْکُفَّارِ فَاطْلُبْ لِهٰؤُلَاءِ الْاَطْفَالِ شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ ای عباس اگر جاؤ تم اون کفار کی طرف تو تھوڑا سا پانی اون بچون کے لیئے طلب کرو اون بیرحمون سے اور کہو کہ فرزندان ساقی کوثر تشنگی سے جان بلب ہین عرض کہ جناب عباسؑ میدان کو چلے تو جناب امام حسینؑ بہت بیتاب ہوکر کبھی در خیمہ سے آگے بڑہتے تھے اور کبھی خیمہ کو جاتے تھے جناب عباس یہہ دیکھکے عرض کرنے لگے ای آقا اسقدر بیتاب کیون ہو قَالَ ذَکَرْتُ وَصِیَّةَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت نے فرمایا ای بھائی مین اسواسطے بیقرار ہون کہ مجھے یاد آئی ہی وصیت اپنے باپ امیر المومنینؑ کی کہ فرماتے تھے کہ عباس تجھسے بہت محبت رکھتا ہی اور جان تجھپر سے نثار کریگا پس حضرت عباس میدان مین آکے کھڑے ہوئے وَقَالَ یَا عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ هٰذَا الْحُسَیْنُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ یَقُوْلُ لَکُمْ اِنَّکُمْ قَتَلْتُمْ اَصْحَابَهُ وَاِخْوَانَهُ وَبَقِیَ مَعَ عِیَالِهِ فَرِیْدًا اور فرمایا ای عمر سعد حسینؑ فرزند رسولخدا نے ارشاد کیا ہی کہ تمنے قتل کیا اون کے اصحاب اور بھائیونکو اب وہ جناب مع اہل حرم وچند اطفال خورسال باقی ہی اور فرماتے ہین کہ اگر اب بھی تعرض میرا نکرے تو مین یہان سے ہندیا اور سمت کو چلا جاؤن اور روز قیامت جو خدا چاہی میرے اور تیرے درمیان مین حکم کرے فَلَمَّا اَوْصَلَ الْعَبَّاسُ اِلَیْهِمُ الرِّسَالَةَ فَمِنْهُمْ مَنْ سَکَتَ وَمِنْهُمْ مَنْ جَلَسَ یَبْکِیْ جب حضرت عباس نے پیغام پہونچایا بعضے اشقیا تو سنکے خاموش ہورہے اور بعضے رونے لگے مگر شمر اور شیث بن ربعی ملعون نکلے وَقَالَا یَا ابْنَ اَبِیْ تُرَابٍ قُلْ لِاَخِیْکَ لَوْ کَانَ وَجَاءُ الْاَرْضِ کُلُّهُ مَاءً مَا سَقَیْنَاکُمْ قَطْرَةً اِلَّا اَنْ تَدْخُلُوْا فِیْ بَیْعَةِ یَزِیْدَ اور وہ دونون

شقی بولے ای پسر ابوتراب کہو اپنے بہائی سے کہ ای حسین اگر تمام روی زمین پانی ہو جاے تو بہی ہم تمہین ایک
بوند پانی کی نہ دینگے جب تک تم بیعت یزید مین داخل ہو گی یہہ سنکر جناب عباس چپ ہوے اور آئی خدمت
حضرت امام حسین علیہ السلام مین اور بیان کیا قول اون کا فَطَاطَا الْحُسَیْنُ رَاسَهُ وَبَکٰی پس حضرت نے
سر اقدس کو جہکایا اور رونے لگی ناگاہ خیمہ الحرم سے صدای العطش بلند ہوئی فَلَمَّا سَمِعَ الْعَبَّاسُ
ذٰلِکَ رَمَقَ بِطَرْفِهِ اِلَی السَّمَآءِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَعْتَدَّ بِعُدَّتِیْ جناب عباس نے جو آواز
العطش سنی سوی آسمان دیکہکی عرض کی ای پروردگار عباس چاہتا ہی کہ کچہہ خدمت ان پیاسون کی کرے
اور پانی لاے فَرَکِبَ الْفَرَسَ وَاَخَذَ رُمْحَهُ وَالْقِرْبَةَ فِیْ کَتِفِهِ یہہ کہکر گہوڑی پر سوار ہوے اور نیزہ لیا
اور مشک لی تب اون ہیاون نے جناب عباس کو عازم فرات دیکہا اَحَاطُوْا بِهِ مِنْ کُلِّ نَاحِیَةٍ چارون طرف سے
گہیر لیا عباس کو فَقَالَ لَهُمْ یَا قَوْمِ هَلْ یَجُوْزُ فِیْ مَذْهَبِکُمْ اَنْ تَمْنَعُوا الْحُسَیْنَ مِنْ شُرْبِ الْمَآءِ جناب عباس نے
فرمایا ای قوم تمہاری مذہب مین یہہ جایز ہے کہ حسین فرزند رسول خدا کو تو پانی سے منع کرو وَالْکِلَابُ وَ
الْخَنَازِیْرُ یَشْرَبُ مِنْهُ اور سگ و خوک اوس سے پیوین اَمَا تَذْکُرُوْنَ عَطَشَ الْاٰخِرَةِ ای بے بصیرو تو
تشنگی روز قیامت کو یاد نہین کرتے ہو فَرَمَوْهُ بِالنِّبَالِ جواب مین اوس کے وہ لعین تیر مارنی لگی فَحَمَلَ عَلَیْهِمْ
فَتَفَرَّقُوْا عَنْهُ هَارِبِیْنَ جب حضرت عباس نے اونپر حملہ کیا اوسوقت وہ شقی بہاگی پہر حضرت نے قلب لشکر پر حملہ کیا
اور اسی منافق واصل جہنم کئی فَهَمَزَ جَوَادَهُ وَنَزَلَ اِلَی الْمَآءِ وَاَرَادَ اَنْ یَشْرَبَ جب میدان اون سے خالی ہوا
تو حضرت عباس نے گہوڑا دریا مین ڈالا اور پیاس کے شدت سے چلو مین پانی لیکر چاہا کہ پیئین فَذَکَرَ عَطَشَ
الْحُسَیْنِ وَاَطْفَالِهِ پس یاد آئی پیاس حسین اور اطفال حسین کی پہینکدیا پانی ثُمَّ قَالَ مَا کَانَ ذٰلِکَ اَبَدًا
اور فرمایا یہہ کبہی نہو گا کہ فرزند رسول خدا مع اپنی فرزندون کی تو پیاسا ہو اور عباس پانی پیئے پہر مشک بہر کر
دوش راست پر رکہی وَقَصَدَ نَحْوَ الْخَیْمَةِ اور ارادہ کیا کہ پانی خیمہ مین پیاسون کو پہنچاوین کہ وہ بہاگی ہوے
نامرد پہر سب جمع ہوی اور سقای اہلبیت پر ہجوم کیا فَضَرَبَهُ نَوْفَلُ الْاَزْرَقُ لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلٰی یَدِهِ
الْیُمْنٰی فَقَطَعَهَا ناگاہ نوفل ازرق ملعون نے ایسی تلوار دست عباس پر ماری کہ ہاتہہ اوس قوت بازوی
امام حسین کا کٹ گیا فَحَمَلَ الْقِرْبَةَ عَلٰی کَتِفِهِ الْاَیْسَرِ جب حضرت عباس نے مشک کو بائین شانی پر رکہہ لیا

فَضَرَبَهَا نَوْفَلُ فَبَرَّاهَا مِنَ الزَّنْدِ كه پهر نوفل شقي نے بائیں ہاتھ پر بھی تلوار ماري که وه بھی بند دست سے جدا ہو گیا فَحَمَلَ الْقِرْبَةَ بِاَسْنَانِهِ قربان وفاي عباس کے جب دونوں ہاتھ کٹ گئي تو پھر مشک کو دانتوں سے روکا اور چاہا که حضرت تک پہنچاویں فَجَاءَهُ سَهْمٌ فَاَصَابَهَا وَاُرِيقَ مَاءُهَا ناگاه ایک تیر ستم مشک پر لگا که تمام پاني بہ گیا ثُمَّ جَاءَهُ سَهْمٌ آخَرُ فِي صَدْرِهِ فَانْقَلَبَ عَنْ فَرَسِهِ اِلَي الْاَرْضِ پھر ایک تیر سینه اقدس میں لگا که وه جناب گھوڑي سے زمین پر گري وَصَاحَ يَا اَخِيهِ الْحُسَيْنِ اَدْرِكْنِي اور پکارے اي بھائي لو مجھے حضرت آواز عباس سنکے دوڑے فَرَآهُ طَرِيحًا دیکھا تو عباس خون میں نہائی زمین پر پڑے ہیں اور روح اقدس اون کي راہي جنت ہو گئی ہے حضرت نے ایک چیخ ماري وَا اَخَاهُ وَاعَبَّاسَاهُ ہائے بھائی میرے ہاي عباس میرے اَلْآنَ انْكَسَرَ ظَهْرِي وَقَلَّتْ حِيلَتِي اي بھائی میرے میري کمر ٹوٹ گئی اور امید زندگي منقطع ہوئی وَبَكَى بُكَاءً شَدِيدًا اور شدت سي روئے ثُمَّ حَمَلَ اَخَاهُ اِلَي الْخَيْمَةِ پھر نعش عباس خیمه میں اوٹھا لائي اہلبیت نے جو نعش علمدار کو دیکھا تَجَدَّدَ ذُو الْاَحْزَانِ وَاَقَامُوا الْعَزَاءَ پس غم والم اون کا تازه ہوا اور ماتم علمدار میں بال کھول دئي اور شور واویلا واصیبتاه بلند ہوا اور جناب امام حسین ماتم عباس میں کچھ شعر پڑھ کي روئي ہیں جیسے

روایت شانزدہم ١٦ روایت امالي میں رونا امام زین العابدین کا دیکھکي پسر عباس کو پھر شہادت جناب عباس

فِي الْاَمَالِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ کتاب امالي میں علي ابن سالم نے اپني باپ سے اور اوس نے ثابت سے روایت کي که اوس نے کہا نَظَرَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيطَالِبٍ فَاسْتَعْبَرَ ایک دن دیکھا جناب امام زین العابدین نے عبد اللہ پسر عباس علمدار کي طرف اور رونے لگي ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَشَدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ قُتِلَ فِيهِ عَمُّهُ حَمْزَةُ پھر فرمایا بڑا روز مصیبت رسولخدا پر روز احد تھا که شہید ہوئے چچا اون کے حمزه وَبَعْدَهُ يَوْمٌ قُتِلَ فِيهِ ابْنُ عَمِّهِ جَعْفَرُ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ اور بعد اوس کے وه روز بڑا مصیبت کا تہا که جسدن شہید ہوئے بہائی اون کے جعفر پسر ابیطالب ثُمَّ قَالَ وَلَا يَوْمَ كَيَوْمِ الْحُسَيْنِ اِذِ ازْدَلَفَ عَلَيْهِ ثَلٰثُونَ اَلْفَ رَجُلٍ يَزْعُمُونَ اَنَّهُمْ اُمَّتُهُ پھر فرمایا سب سے زیاده رسول خدا پر مصیبت کا روز وه تھا که جسدن

شہید ہوئے بہوکی پیاسے میری بابا حسینؑ کہ اوسدن تیس ہزار نامرد اون پر زغہ کیئے تھے کوئی اون میں یہود ونصارا نہ تھا اور سب کلمہ گو تھے اور آپ کو اُمّت رسول خدا مین جانتے تھے کُلُّہُمْ یَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰہِ بِدَمِہٖ باوجود اس کے سب لعین خوشی خدا جانتے تھے خون حسینؑ کو وَهُوَ بِاللّٰہِ یُذَکِّرُهُمْ فَلَا یَتَّعِظُوْنَ حَتّٰی قَتَلُوْهُ بَغْیًا وَّظُلْمًا اور پدر بزرگوار میرے اونہیں وعظ کرتے تھے اور خداسے ڈراتے تھے لیکن وہ لعین پند پذیر نہ ہوئی تا آنکہ قتل کیا اونھیں ازراہ شقاوت وظلم بہوکا پیاسا ثُمَّ قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ الْعَبَّاسَ فَلَقَدْ اٰثَرَ وَفَدٰی اَخَاهُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی قُطِعَتْ یَدَاہُ پھر روکر فرمایا خدا رحم کرے میرے چچا عباسؑ کو کہ اونہون نے بڑی جانفشانی کی اپنی بھائی کے ساتھ تا آنکہ جان اپنی فدا کی بھائی پر اور ہات اپنی کٹوا دیے فَاَبْدَلَہُ اللّٰہُ بِهِمَا جَنَاحَیْنِ یَطِیْرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلٰٓئِکَةِ فِی الْجَنَّةِ کَمَا جَعَلَ لِجَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ پس حق تعالی نے عوض اون کے بازون کی دو پر زمرد سبز عطا کئے ہین کہ فرشتون کی ساتھ پرواز کرتے ہین جنت مین جیسے پر جعفر پسر ابی طالب کو خدا نے دیے تھے وَاِنَّ لِلْعَبَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْزِلَةً یَغْبِطُ بِهَا جَمِیْعُ الشُّهَدَآءِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور بتحقیق کہ واسطے میرے چچا عباسؑ کے پیش پروردگار یہ قدر ومنزلت ہے کہ روز قیامت سب شہید غبطہ کرینگے مرتبہ عباسؑ پر حضرات اب سنئے کچھ وفا وجان نثاری جناب عباسؑ رُوِیَ اَنَّهٗ لَمَّا قُتِلَ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ کُلُّهُمْ وَلَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ غَیْرُ الْعَبَّاسِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ روایت ہے جب شہید ہوئی سب اصحاب باوفا امام حسینؑ اور کوئی باقی نہ تہا سوائی عباسؑ علمدار اور علی اکبر شبیہ رسول مختار کی اوسوقت وہ دونون مشتاق لقائے پروردگار ہوئی اور ہر ایک اون دونون مین تقدم چاہتا تہا حضرت عباسؑ تو فرماتی تھی کہ ای فرزند حسینؑ ای تصویر رسول الثقلین پہلی مجھے فرزند زہرا پر قربان ہونی دے کہ تا مین تیرا داغ نہ دیکھون اور علی اکبر نی عرض کیے ای چچا جان امیدوار ہون کہ پہلی مین جام شہادت سی سیراب ہون اور پیاس اپنی کوثر سی بجھاؤن اور جناب امام حسینؑ کا عجب عالم تہا سر جھکائی کھڑی روتے تھے کہ ان مین سے کسے بھیجون کہ اکبر نور نظر اور راحت جگر ہے اور عباسؑ قوت بازو وطاقت کمر ہے کہ ناگاہ حضرت عباسؑ دوڑ کی حضرت کی پاؤن پر گر پڑے اور عرض کیے فدا ہون تم پر سے سب یار وانصار مارے گئے اب ہمشکل نبی اور یہ فدوی فقط باقی ہیں امیدوار ہون

که مجھے بہی اجازت میدان دیجیے که رسول خدا سے مجھے شرمساری ہو حضرت نی ناچار اجازت دی اور فرمایا علی اکبر چچا تمہارے مشتاق شہادت ہوئی ہین اب اُنکی خاطر کرو فَالْتَفَتَ الْحُسَيْنُ اِلٰى اَخِيْهِ وَقَالَ پس متوجه ہوئے حضرت طرف اپنی بہائی عباس کے اور فرمایا يَا اَخِيْ قَدْ كَظَّنِيَ الْعَطَشُ ای بہائی شدت تشنگی سے میرا جگر کباب ہو گیا ہے اگر ہو سکی تو تہوڑا سا پانی لاؤ عباس نے عرض کے ای بہائی سعادت عباس ہی اگر وہ ستیتے لائی دین فَرَكَضَ الْعَبَّاسُ اِلٰى خِيَمِ النِّسَآءِ فَتَنَاوَلَ مِنْهَا الْقِرْبَةَ پس حضرت عباس گہوڑا اوٹہا کی خیمہ اہل حرم کیطرف آئے اور وہان سی ایک مشک لی اہلبیت کو یقین ہوا که عباس علی سے مرنی چلی پس اہل حرم مین کہرام مچا حضرت عباس ایک ایک کو رخصت کرتی تہی اور گلی سے لگاتی تہے الغرض حضرت عباس سب کو رخصت کر کی خیمہ سے نکل کے جانب فرات روانہ ہوئی اور اشعار رجز پڑہ کی لڑنا شروع کیا فَلَمَّا بَلَغَ الْعَبَّاسُ عِنْدَ الْفُرَاتِ كَانَ عَلَى الْمَشْرَبَةِ عُمَرُ بْنُ الْحَجَّاجِ الزُّبَيْدِيُّ فِيْ اَرْبَعَةِ اٰلَافِ فَارِسٍ وَرَاجِلٍ پس جب عباس قریب فرات پہونچے تو دیکہا که عمر ابن الحجاج چار ہزار سوار و پیادی کنارہ کو گہیری کہڑا ہے فَحَمَلَ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِمْ وَقَتَلَ رِجَالًا كَثِيْرًا وَاَرْدٰى اَبْطَالًا وَاَنْشَاءَ پس حمله کیا جناب عباس نے اون پر اور جماعت کثیر کو واصل جہنم کیا اور بڑی بڑے شجاعان نامور کو خاک ہلاک پر گرایا اور یہہ شعر پڑہے **شعر** اَنَا الْعَبَّاسُ ابْنُ عَلِيٍّ حَقًّا + اُعَزِّزُكُمْ اِذَا الْمُثْعِيْ فَعُوْنِيْ + مین ہون عباس پسر علی ابن ابیطالب کا برحق پہچانو مجھے اگر وہ غدار اگر تجاہلی ہو **شعر** اُحَامِيْ عَنْ خِيَارِ النَّاسِ طُرًّا + وَاُلْفٰى مُنْصَبًا فِي الْخَافِقِيْنِ حمایت کرنیوالا ہون مین اوس بزرگ کا جسکو خدا نے سب مخلوقات سی افضل کیا **شعر** اُفَدِّيْهِ بِمُهْجَتِيْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ + وَاَنْصُرُهٗ بِمَا مَلَكَتْ يَمِيْنِيْ فدا کرون گا جان اپنی اوسکی قدم مبارک پر اور نصرت کرون گا اون کی جب تک ہاتہہ میری تن پر سلامت ہین ثُمَّ اِنَّ الْعَبَّاسَ هَزَمَهُمْ وَاَتٰى نَحْوَ الْفُرَاتِ وَمَلَاَ الْقِرْبَةَ وَشَدَّهَا پہر اوس دلاور نے اون لعینون کو مار کی ہٹا دیا اور ڈالدیا گہوڑا فرات مین اور مشک کو بہر کے باندہا فَاغْتَرَفَ مِنَ الْمَآءِ غُرْفَةً وَهَمَّ اَنْ يَشْرَبَ پس ایک چلو مین پانی لیا اور پیاس کی شدت مین چاہا که پیئن فَذَكَرَ عَطَشَ الْحُسَيْنِ فَرَمَى الْمَآءَ مِنْ يَدِهٖ وَاَنْشَاءَ ناگاہ پیاس حسین بن علی کی یاد آئی قربان وفاداری عباس پر که پہینکدیا پانی ہاتہہ سے اور یہہ شعر پڑہی **شعر** هٰذَا حُسَيْنٌ ظَامِيًا فِي الْحَيْنِ + وَتَشْرَبِيْنَ بَارِدَ الْمَعِيْنِ افسوس ای عباس برادر بزرگوار

تیرا حسین فرزند علی و فاطمہ تو دو دن سے پیاسا ہو اور تو بغیر پلائی اون کی ٹھنڈا پانی پی لی اور وہ پیاسے رہین **شعر** واللّٰہ ما ہذا فعال دینی ✤ انا ابن ذات الطاہر الامین۔ اللہ ای عباس یہہ کام دینداروں کا نہین ہے کہ امام اپنا تو پیاسا ہو اور غلام پانی پی لی اور اسے عباس تو بیٹا علی ابن ابیطالب کا ہے **شعر** یا نفس بعد الحسین ہونی ✤ فبعدہ لا خیر ان تکونی ای عباس بعد حسین کے جینا تیرا نہایت زشت ہے وہ ساعت خدا نہ لاوے کہ بعد حسین کی عباس جیتا رہی ثمّ انّہ ارتفع من الفرات وسار الی الحسین بالماء یہہ کہکی وہ فرزند حیدر کرار پیاسا دریا سے نکلا اور پانی لیکے جانب امام حسین روانہ ہوا فاجتمعت الیہ الرمّاح واخذہ الرّمی من کلّ جانب پس تیرانداز یہہ دیکھکے جمع ہوئے اور تیر مارین لگی چاروں طرف سے اور عباس مثل شیر صفین چیرتی نکلی جاتی تھے فنادی عمر بن سعد یا ویلکم من صاحب ہذہ القربۃ پس عمر سعد پکارا وای ہو تمپر اے لوگو یہہ کون ہے کہ تنہا مشک لیے جاتا ہے جلد عباس کو تمام کرو فاحملوا علیہ من کلّ جانب پس حملہ کرو عباس پر چاروں طرف سے یہہ سنکی وہ لعین ٹوٹ پڑے وکمن ملعون فضرب علی یدہ فقطعہا ایک بی کمین گاہ مین سے آکے ایسی تلوار لگائے کہ ہاتھ عباس کا کٹگیا فحمل علیہم واخذ السیف بشمالہ وانشد پس جناب عباس نے جلد تلوار بائین ہاتھ مین لیکی پھر اون پر حملہ کیا اور یہہ فرمایا **شعر** واللّٰہ لو قطعتم یمینی ✤ انّی احامی ابدا عن دینی واللہ ای لعینون اگر تمنے داہنا ہاتھ میرا کاٹا تو بھی حمایت مین اپنی دین کی کرون گا ثمّ حمل علیہم والرمح تحت ابطہ پھر حملہ کیا اون کافرون پر اور علم وہ نشان علی بغل مین دبائے تھا فقطعوا یسراہ پس اون لعینون نے بایان ہاتھ بھی کاٹ ڈالا تو جناب عباس نے چاہا کہ پانی امام تک پہنچایا جاسکے کہ مین قتل ہو جاؤن گا تو پھر فرزندان شاہ پیاسی رہجائینگے وجعل یمشی ویداہ تنضحان دما وقد ضعف منہما یون ہی وہ جناب چلی جاتی تھے اور خون ہاتھون سے بہتا تہا اور بہت ضعف طاری تہا کہ عمر سعد لعین پہر پکارا مزّقوا السقاۃ من خلفہ کہ عباس کو پانی نہ لیجانے دو اور مشک اوسکی ٹکری ٹکری کرو فمزّقوہا فاہرق الماء پس اون بیرحمون نے مشک پر تلوارین مارکے ٹکری کیا اور پانی

تمام بہا دیا فَوَقَفَ الْعَبَّاسُ وَقَدْ اَئِسَ مِنَ الْحَیٰوۃِ پس اوسوقت عباسؑ زندگی سے مایوس ہوکے کھڑے ہوگئے اِذْ ضَرَبَہٗ مَلْعُوْنٌ صَاحِبُ عَلَمٍ بِعَمُوْدِ حَدِیْدٍ عَلٰی مَفْرَقِ رَاسِہٖ ناگاہ ایک ملعون نے کہ وہ علمدار لشکر عمر سعد کا تہا ایسا ایک گرز آہنی سر اقدس علمدار حسینؑ پر مارا کہ گہوڑے سے زمین پر گر پڑے فَنَادٰی یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْکَ مِنِّیَ السَّلَامُ پس پکارے یا ابا عبداللہ تمپر سلام آخری ہو عباسؑ کا حضرت نے جو آواز اپنے عاشق صادق کی سنی فَنَادَی الْحُسَیْنُ وَا اَخَاہُ وَا عَبَّاسَاہُ پس حضرت نے بیتاب ہوکے فرمایا ہای بہائی میری ہای عباسؑ میری اَلْاٰنَ اَنْکَسَرَ ظَہْرِیْ ای بہائی اسوقت کمر میری ٹوٹ گئی پہر حضرت نے لعینوں پر حملہ کیا اور لاش عباسؑ سے اونکو ہٹا دیا وَحَمَلَ الْعَبَّاسَ عَلٰی ظَہْرِ فَرَسِہٖ وَتَرَکَہٗ اِمَامَ الْخَیْمَۃِ عِنْدَ قَتْلٰی قَوْمِہٖ اور رکہا نعش عباسؑ کو گہوڑے پر اور لاکر لٹا دیا لاشہای شہدا مین روایت ہفتدہم ثواب بکا اور محبت جناب رسول خدا اور امام حسینؑ اور کلام جناب امام حسینؑ اور عمر سعد اور پانی لانی عباسؑ اور کنوان کہودنے اور گرنی سکینہ اور خاتمہ شہادت امام حسین علیہ السلام مین مشایخ عظام نے سند ثوری سے اور اوس نے اپنے باپ سے اور اوس نے اسحاق سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امام حسینؑ نے اَنَا قَتِیْلُ الْعَبْرَۃِ مَا ذُکِرْتُ عِنْدَ مُؤْمِنٍ اِلَّا بَکٰی وَاغْتَمَّ قَلْبُہٗ لِمُصَابِیْ مین کشتہ گریہ وزاری ہون نہ لیا جائیگا نام میرا آگے کسی مومن کے مگر یہہ کہ بے اختیار رونے لگے اور مغموم ہو میری مصیبتون پر فی الحقیقت نام حضرت کا ایسا ہی ہے چنانچہ جب حضرت آدم اور حضرت زکریا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام چار نام نام پنجتن سے لیتے تہے تو خوش وخرم ہوتے تہے اور جب نام حسینؑ زبان سے کہتے تہے تو بیاختہ رونے لگتے تہے اور کتب مخالفین مین ابی سعادات سے روایت ہے کہ ایکدن جناب رسول خدا صلعم خانہ عایشہ سے چلے جب قریب خانہ فاطمہ پہنچے فَسَمِعَ الْحُسَیْنَ یَبْکِیْ پس ناگاہ صدای گریہ حسینؑ سمع مبارک مین آئی اور حضرت بیتاب ہوکر دولتسرای جناب فاطمہ مین تشریف لیگئے وَقَالَ لَہَا یَا فَاطِمَۃُ سَکِّتِیْہِ اَلَمْ تَعْلَمِیْ اَنَّ بُکَائَہٗ یُؤْذِیْنِیْ اور مضطرب ہوکر فرمایا ای فاطمہ خاموش کرو حسینؑ کو نہین جانتی ہو تم کہ رونا حسینؑ کا میرے دل کو کڑہاتا ہے اور مجہی اسکے رونے سے رنج وایذا ہوتی ہے ثُمَّ اَخَذَہٗ اِلَیْہِ وَقَبَّلَہٗ وَضَمَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ پہر آپ حسینؑ کو

گود مین لیکر پیار کیا اور بوسے رخسارون کے لیئے اور اپنے سینے سے لگا لیا وَمَسَحَ الدُّمُوعَ عَنْ عَيْنَيْهِ اور آنسو حسینؑ کی پونچھے غرض اسقدر تشفی اور دلاسا دیا کہ وہ نور چشم بتول رونے سے خاموش ہوا آہ یہہ مقام رونے کا ہے کہ لڑکپن کا رنج حضرت کو گوارا نہ تھا کہان تھے وہ حضرت کہ جب فرزند اونکا کربلا مین نرغہ اشقیا مین گھرا تھا روز بروز شدت غم و الم کی ہوتی تھے اور روز عاشورہ ہر ایک عزیز و انصار کی لاش پر روتی تھے کہان تھے رسول خدا کہ اپنے فرزند کو دلاسا دیتے اور سینے سے لگاتے پس حضرات اب سنیئے بعض مصائب امام حسینؑ اور بارہ احوال وفاداری جناب عباسؑ کہ کیسے ہر دم فدای حضرت تھے اور دل و جان سے خدمت گذاری مین مشغول تھے چنانچہ منقول ہے کہ جب لشکر نفاق نے اوس امام آفاق کو گھیر لیا فَاَرْسَلَ الْحُسَيْنُ اِلَى عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ اَنْ تَخْرُجَ اِلَيَّ مِنْ عَسْكَرِكَ فَاَقُولُ لَكَ شَيْئًا پس جناب امام حسینؑ نے برای اتمام حجت عمر سعد سے کہلا بھیجا کہ اگر تو لشکر سے اپنے تنہا باہر آئے تو مجھے تجھسے کچھ کہنا ہے وہ کہون گا فَخَرَجَ بْنُ سَعْدٍ مِنْ عَسْكَرِهٖ اِلَى التَّلِّ وَمَعَهٗ ابْنُهٗ وَمَوْلَاهُ پس ابن سعد لشکر سے باہر آیا طرف ایک ٹیلے کے اور ساتھ اوسکے بیٹا تھا اوسکا اور غلام تھا فَمَشَى اِلَيْهِ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَعَهٗ ابْنُهٗ عَلِيٌّ الْاَكْبَرُ وَاَخُوْهُ الْعَبَّاسُ پس چلے جناب امام حسینؑ اوسکی طرف اور ساتھ حضرت کے فرزند ارجمند حضرت علی اکبر اور برادر حق شناس حضرت عباس چلے فَالْتَفَتَ اِلَى ابْنِهٖ وَقَالَ يَا بُنَيَّ اِرْجِعْ فَقَالَ يَا اَبَاهُ مَعَهٗ ابْنُهٗ پس حضرت متوجہ ہوئے اپنے پارہ جگر علی اکبر کی جانب اور فرمایا کہ اے فرزند تو پھر جا کہ مینے عمر سعد کو تنہا بلایا ہے عرض کی اکبر نے کہ اے پدر بزرگوار اوسکے ساتھ بھی تو اوسکا بیٹا ہے مین کیون نہ چلون حضرت چپ ہوئے ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى اَخِيْهِ وَقَالَ يَا اَخِيْ اِرْجِعْ فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَعَهٗ مَوْلَاهُ پھر متوجہ ہوئے حضرت اپنے برادر عالیمقدار عباس علمدار کیطرف اور فرمایا کہ بھائی تم پھر جاؤ عرض کی فرزند حیدر کرار نے کہ یا ابن رسول اللہ اوسکے ساتھ اوسکا غلام بھی ہے مین کیون نہ چلون یعنی عباس نے تو آپکا بدل غلام ہے ساتھ کیون نہ چلے غرض حضرت نے عمر سعد سے جاکر فرمایا تو جانتا ہے کہ مین فرزند رسول خدا ہون میرے خون مین شریک نہ ہو وَتَتْرُكُنِیْ اَخْرُجُ مِنْ بِلَادِكُمْ اِلَى الْهِنْدِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ اور نہ روک مجھے کہ نکل جاؤن قلمرو تمہارے سے طرف ہند یا اور کہین وہ بولا کہ مجھے اسمین اختیار نہین ہے پھر فرمایا

حضرت نے اِذْهَبْ بِنَا عِنْدَ یَزِیْدَ لِیَصْنَعَ مَا یُرِیْدُ کہ اگر یہہ بہی نہین ہوسکتا تو مجھے گہیری ہوئے یزید پاس لیچلو جو چاہے وہ میرے حق مین کرے فَقَالَ اَنَا اَکْتُبُ ذٰلِكَ پس ابن سعد بولا یہہ لکھون گا ابن زیاد کو جب لکھا عمر سعد نے ابن زیاد کو پس پڑہا وہ نامہ ابن زیاد نے اور شمر لعین اوس صحبت مین موجود تہا بولا کہ ای امیر اگر اسوقت حسین کو چہوڑ دیگا تو پہر حسین تیری ہاتہہ نہ آیگا اوس دشمن خدا کو شمر حرامزادی کی بات پسند آئی اور جلد اسی پہر روانہ کربلا کیا اور لکہا عمر سعد کو کہ معلوم ہوا مجھکو کہ تو حسین سے مشورہ کیا کرتا ہے اگر تجہسے یہہ کام نہ ہوسکے تو سرداری لشکر شمر کو دے کہ یہہ بخوبی انصرام کار کریگا فَعِنْدَ ذٰلِكَ ضَیَّقَ الْعَیْنَ عَلَی الْحُسَیْنِ پس جب یہہ سنا عمر سعد نے تو اوس دشمن خدا کو قتل حسین فرزند رسول الثقلین بہ ترک سالاری لشکر سے آسان تر معلوم ہوا اور حضرت کو تنگ کیا حَتّٰی مَنَعُوْهُ مِنَ الْمَآءِ یہان تک کہ پانی حضرت پر بند کیا فَلَمَّا اشْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِهٖ دَعٰی بِاَخِیْهِ الْعَبَّاسِ فَضَمَّ اِلَیْهِ ثَلٰثِیْنَ فَارِسًا وَعِشْرِیْنَ رَاجِلًا وَبَعَثَ مَعَهٗ عِشْرِیْنَ قِرْبَةً پس تشنگی نے غلبہ کیا حضرت پر اور اصحاب حضرت پر تو بلایا حضرت نے جناب عباسؑ کو اور ہمراہ اون کے تیس ۳۰ سوار اور بیس ۲۰ پیادے اور بیس ۲۰ مشکین کرکے پانی لینے بہیجا وقت شب جب قریب فرات آئے پس عمرو بن حجاج پکارا تم کون ہو جو سوئے دریا آئے ہو ہلال ابن نافع کہ اصحاب سید الشہدا سے تہے بولے اِبْنُ عَمٍّ لَكَ جِئْتُ لِاَشْرَبَ مِنَ الْمَآءِ مین ہون پسر عم تیرا آیا ہون پانی پینے فَقَالَ اشْرَبْ هَنِیْئًا لَكَ پس عمرو بولا پیلو گوارا ہو تمہین ہلال پکاری وای ہو تجہپر تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَشْرَبَ وَالْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ وَمَنْ مَعَهٗ یَمُوْتُوْنَ عَطَشًا مجھے تو حکم کرتا ہے پانی پینے کو اور حسین فرزند فاتح خیبر و بدر و حنین مع اہلبیت و اصحاب پیاس سے مرتا ہے ابن حجاج بولا یہہ سچ ہے لیکن ہمین حکم امیر شام یہی ہے کہ ایک قطرہ حسین اور اصحاب حسین کو نہ ملے ہلال نے آواز دی کہ داخل فرات ہو اور بہر لو مشکین اور ابن حجاج اپنے رفیقون کو پکارا جنگ ہونے لگی کچہہ لڑتے تہے اور کچہہ لوگ پانی بہرتے تہے حَتّٰی مَلَئُوْهَا وَلَمْ یُقْتَلْ مِنْ اَصْحَابِ الْحُسَیْنِ اَحَدٌ قُتِلُوْا مِنْهُمْ جَمَاعَةً کَثِیْرَةً یہان تک کہ پانی بہر لیا اور کوئی اصحاب حضرت سے شہید ہوا اور بہت منافق جناب عباسؑ کے ہاتہہ سے مارے گئے پس جناب عباسؑ مع اصحاب پہرے اور پانی حضرت کو لا کر دیا سب نے پیا وَلِذٰلِكَ سُمِّیَ الْعَبَّاسُ السَّقَّآءَ اس جہت سے حضرت عباسؑ کو سقای اہلبیت کہتے ہین اور جب پہر اطفال حسین پر پیاس کے شدت ہوئے

ثمّ طلب العبّاس وقال فاجمع اصحابک واحفر بئراً پھر بلایا حضرت نے جناب عبّاس کو اور فرمایا کہ اے
بھائی جمع کر اصحاب کو اور کنواں کھودو کہ لڑکے شدت تشنگی سے جان بلب ہیں پس حضرت عبّاس اوٹھے اور کنواں
کھدنے لگا قال فعند ذلک اجتمعت الاطفال علی تلک البئر وبید کل واحد منھم رکوۃ قالوا
یا عمّاہ العطش راوی کہتا ہے یہہ حال سنکر کچھہ لڑکے کوزہ ہاتھہ میں لیے العطش العطش کہتے ہوئے اوس کنوئیں پر
آئے اور جھک جھک کر اوسے دیکھتے تھے اور کہتے تھے اے چچا جان پیاسے ہیں پانی واذا جآء القوم
فطمّوھا فھربت الاطفال الخیام جب یہہ خبر لشکر مخالف کو معلوم ہوئی کہ اب کنواں کھدوایا ہے اور
سیراب ہوا چاہتے ہیں یہہ سنکر وہ لعین آئے وہ لڑکے خیموں کی طرف ڈرکے روتی ہوئی بھاگے وہ بے رحم
اوس کنوئیں کو بند کرکے اپنے لشکر کو پھر گئے ثمّ حفر بئراً فطمّوھا حتی حفر اربعاً پھر جناب عبّاس نے
کنواں کھودا تو وہ لڑکے مارے خوف کے نہ آئے لیکن در خیمہ سے العطش چلاتے تھے وہ کنواں بھی اون کافروں نے
بند کردیا یہاں تک کہ چار کنوئیں اسطرح حضرت عبّاس نے پے در پے کھودے اور حجت اون ظالموں پر تمام کی فاذا
بلغ المآء جآءت سکینۃ ومعھا الرکوۃ پس جب پانی نکلا تو سکینہ ایک کوزہ لیے بیتاب ہوکر کنوئیں پر
آئے فقالت یا عمّاہ اسقنی شربۃ من المآء فقد تشقّقت کبدی من شدّۃ الظمآء پس کہنے لگے
اے چچا جان مجھے ایک جام پانی سے بھر دو کہ پیاس سے دل میرا جلگیا ہے فبکی العبّاس بکاءً شدیدًا
وملأ الرکوۃ یہہ سنکر حضرت عبّاس بہت روئے اور وہ کوزہ پانی سے بھر دیا فلمّا ھمّت ان
تشربہ جآء القوم ففرّت وھی تبکی پس جونہیں چاہا سکینہ نے کہ پانی پیئے ناگاہ وہ لعین
تلواریں اور نیزے لیے آپہنچے پس ہاتھہ سکینہ کے کانپنے لگے اور پانی نہ پیا گیا اور کوزہ لیے خیمہ کو روتی ہوئی
بھاگی فزلّ رجلھا فی الطناب فانکبّت وقالت یا عمّتاہ تری ھذا الحال سکینہ طناب خیمہ سے
اولجھکر منہہ کے بھل گرپڑی اور سکینہ مایوس ہوکر بہت روئی اور حضرت زینب سے بولی اے پھوپھی دیکھا یہہ
ماجرا کہ پانی ہاتھہ میں آکے جاتا رہا اون ظالموں نے وہ بھی کنواں بند کردیا فعند ذلک اغتمّ الحسین
غمًّا شدیدًا پس اوسوقت جناب امام حسین پر نہایت غم والم طاری ہوا وقال المفید والسیّد وابن
نما رح انہ لمّا اشتدّ العطش بالحسین رکب المسنّاۃ یرید الفرات شیخ مفید وسید ابن طاؤس اور

ابن نما رح نی لکہا ہی کہ جب روز عاشورہ تشنگی نے جناب امام حسین پر غلبہ کیا تو حضرت سوار ہوئی ارادہ کیا فرات کا وَالْعَبَّاسُ اَخُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ اور عباس علمدار حضرت کی آگی آگی جاتی تھے فَاعْتَرَضَهُ خَيْلُ ابْنِ سَعْدٍ پس سوار لشکر عمر سعد کے حائل ہوئے اور حضرت کو منع کرنی لگی قصد فرات سی جناب عباس سمجہانی لگے کہ ای ہمو فرزند رسول خدا پر اسقدر ستم کیوں کرتی ہو فَرَمَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي دَارِمٍ الْحُسَيْنَ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهُ فِي حَنَكِهِ الشَّرِيْفِ پس ایک شقی نے قبیلہ بنی دارم سے غصی ہو کر ایک تیر جناب امام حسین پر مارا اور وہ تیر جفا بوسہ گاہ جناب رسول خدا یعنی حلق تشنہ فرزند زہرا پر لگا فَانْتَزَعَ السَّهْمَ وَبَسَطَ يَدَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ حَتّٰى امْتَلَأَتْ رَاحَتَاهُ مِنَ الدَّمِ پس حضرت نی وہ تیر حلق مبارک سی کہینچکر پہینکدیا اور خون گلوی مبارک سے مثل فواری کی بہنی لگا حضرت نی دست مبارک زیر زخم رکہا یہاں تک کہ چلو خون سے بہر گیا ثُمَّ رَمٰى بِهِ نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَ پہر حضرت نی اوس خون کو جانب آسمان پہینکدیا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَشْكُوْا اِلَيْكَ مَا يُفْعَلُ بِابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ کہ خداوندا میں ان کی جور و ستم کی شکایت تیری طرف کرتا ہوں جو تیرے رسول کے نواسی پر کرتی ہیں مؤلف کہتا ہی جب یہہ حال حضرت کا اون کی عاشق صادق برادر وفادار عباس علمدار نے دیکہا آنکہوں میں خون اوتر آیا اور کلیجہ ٹکری ہو گیا فَبَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا وَحَمَلَ عَلَيْهِمْ كَالْاَسَدِ الْمُغْضَبِ پس پہلی تو مظلومی برادر پر بہت روئے پہر مثل شیر غضبناک کے اشقیا پر حملہ کیا ثُمَّ اقْتَطَعُوا الْعَبَّاسَ عَنْهُ وَاَحَاطُوْا بِهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ حَتّٰى قَتَلُوْهُ پہر اون لعینوں نے جناب عباس کو حضرت سے جدا کرلیا باین خیال کہ اگر دونوں بہائی متفق ہو کر لڑیں گے تو تمام فوج کو پامال کریں گے کچہہ فوج نی تو جناب امام حسین کو گہیر لیا اور کچہہ فوج نے جناب عباس پر نرغہ کیا مگر قربان وفاداری عباس پر کہ اشقیا سے لڑتی بہی جاتی تہے اور جان حضرت ہی میں لگی تہی کہ ہر دم پہر پہر کر حضرت کو دیکہتی تہے کہ ایسا نہو کہ میرے روبرو اور میرے جیتی فرزند رسول خدا شہید ہو جائیں سبحان اللہ وفاداری اونہیں پر ختم ہوئی ہے الغرض وہ سب اشقیا اکیلا پاکر عباس علیہ السلام پر ٹوٹ پڑے اور کسی نی تلوار ماری اور کسی نے گرز اور کسی نے نیزہ اور کسی نے تیر مارا یہاں تک کہ اوس عاشق برادر کو شہید کیا فَبَكَى الْحُسَيْنُ لِقَتْلِهِ بُكَاءً شَدِيْدًا پس امام حسین ایک چیخ مار کر روئے وَقَالَ وَا اَخَاهُ وَاعَبَّاسَاهُ اَلْآنَ انْكَسَرَ

47850

ظہری وقلّت حیلتی اور فرمایا ہای بہائی میری ہای عباسؑ قوت بازو میرے بس تیری مرنے سے کمر میری ٹوٹ گئی اور راہ چارہ مسدود ہوگئی جب تم سا بہائی جدا ہو جاوے پہر کون صورت ہے میرے جینے کی اے حضرات جناب عباسؑ کو ایک تیر لگنے کا یہ صدمہ ہوا کہ بغیر جان فدا کئے چین نہ آیا آہ جب کہان سے تہے عباسؑ کہ جناب امام حسینؑ کو تنہا پاکے اسقدر تیر لگانے سے تہے کہ جیسے ساہی کی بدن پر کانٹے ہوتے ہین اور جب لڑنیکی طاقت نہ رہے حضرت مین تو حضرت ٹہہر گئے اور کبہی نعش عباسؑ کیطرف دیکہکر روتے تہے اِذْ اَتَاہُ سَہْمٌ مَسْمُوْمٌ لَہُ ثُلُثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِیْ صَدْرِہٖ ناگاہ ایک تیر پہلو زہر آلودہ کسی لعین نے سینہ اقدس پر مارا حضرت نے فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پس سر اقدس جانب آسمان بلند کیا کہ اے پروردگار میرے تو جانتا ہے کہ یہ لعین ناحق تیرے رسول کے فرزند کو قتل کرتے ہین پہر چاہا کہ اوسے نکالین وہ تیر سامنے سے نہ نکلا کہ پشت سے پار ہو گیا تہا فَاَخْرَجَہُ مِنْ قَفَاہُ پس حضرت نے جانب پشت سے اوسے نکالا فَانْبَعَثَ الدَّمُ کَالْمِیْزَابِ پس زخم سے خون مانند پرنالے کے روان ہوا حضرت نے دست مبارک زخم پر رکہا جب چلو خون سے بہر گیا رَمٰی بِہٖ اِلَی السَّمَآءِ تو اوسے پہینکا جانب آسمان فَمَا رَجَعَ مِنْ ذٰلِکَ الدَّمِ قَطْرَۃٌ پس اوس خون سے ایک قطرہ زمین پر نگرا جب دوسرا چلو خون سے بہر لَطَخَ بِہَا رَاْسَہُ وَلِحْیَتَہُ اوسے رو اور ریش مبارک پر ملتے تہے اور فرماتے تہے ہٰکَذَا اَلْقٰی جَدِّیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَنَا مَخْضُوْبٌ بِدَمِیْ اسیطرح ملاقات کرونگا رسول خدا سے درحالیکہ ڈاڑہی میرے سر کی خون سے خضاب کی ہوئی ہو اور کہونگا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَتَلَنِیْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ اے نانا رسول خدا مجہے فلانے فلانے ظالم نے شہید کیا تاریخ طبری مین مرقوم ہے کہ حضرت تو اس عالم مین خاک پر بیٹہے تہے اِذَا جَآءَ مَالِکُ بْنُ الْبَشِیْرِ الْکِنْدِیُّ اِلَی الْحُسَیْنِ ناگاہ مالک بن بشیر الکندی ملعون آیا قریب حضرت کے فَضَرَبَہُ بِالسَّیْفِ عَلٰی رَاْسِہٖ وَعَلَیْہِ بُرْنُسٌ مِنْ خَزٍّ فَشَجَّہُ اوس بیرحم لعین نے اس زور سے تلوار سر اقدس پر ماری کہ سر مبارک مع کلاہ خز شگافتہ ہوا حضرت نے اوسے دیکہکر فرمایا لَا اَکَلْتَ بِہَا وَلَا شَرِبْتَ وَحَشَرَکَ اللّٰہُ مَعَ الظَّالِمِیْنَ اے سنگدل مجہ ایسے مظلوم وستم رسیدہ پر تو نے ایسی وقت مین تلوار ماری اس ہاتہہ سے تجہے کہانا اور پینا نصیب نہ ہوا اور حشر ہو تیرا ساتہہ ظالمون کے پہر کہلی کلاہ اوس شقی کی آگے پہینکدے فَاَخَذَہُ الْکِنْدِیُّ وَانْطَلَقَ بِہٖ اِلٰی مَنْزِلِہٖ پس اوس لعین نے اوٹہالی اور اپنی گہر روانہ ہوا اور بولا اپنی زوجہ سے

922697
9/1/15

اُغْسِلُهٗ هٰذَا الْبُرْنُسَ وہو اس ٹوپی کو وہ بولی کلاہ پر خون دیکھہ کی ای سنگدل یہہ کلاہ کس مرد با خدا کی ہے اور یہہ کلاہ تو کسکا سر کاٹ کر لایا ہے فَقَالَ هٰذَا بُرْنُسُ الْحُسَيْنِ پس وہ شقی خوش ہوکے بولا کہ یہہ ٹوپی حسین کی ہے وہ نیک بخت بولی فَقَتَلْتَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَسَلَبْتَ بُرْنُسَهٗ وَاللّٰهِ لَا صَحِبْتُكَ اَبَدًا وای ای لعین کیا قتل کیا تونی حسین پسر علی کو اور لایا تو ٹوپی اوسکی قسم خدا کی کہ آج سے مین زوجہ تیری نہ تو شوہر میرا ہے اوس لعین نے غصہ ہوکر ایک طمانچہ مارا پس قدرت خدا سے ہاتہہ اوس ظالم کا دروازے پر پڑا اور ایک کیل آہنی اوسکی ہاتہہ مین لگی اور ایسا زخمی ہوا کہ اچھا نہ ہوا اور دست ستم اوسکا گل کر گر پڑا وَلَمْ يَاْكُلْ بِهَا وَلَمْ يَشْرَبْ وَيَزَالُ فَقِيْرًا مَرِيْضًا حَتّٰى مَاتَ اور کہانا پینا نصیب نہوا اوس کافر کو اور ہمیشہ فقیر اور بیمار رہا یہان تک کہ واصل جہنم ہوا روایت ہجدہم

فضائل جناب امام حسین بہ اشعار و مناجات اون حضرت کی بہ مرثیہ امام حسین ماتم جناب عباس مین خاتمہ شہادت علی اصغر پر قتل جناب علی اکبر کے فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ الْمُعْتَبَرَةِ عَنِ الطَّبْرِيْ عَنْ طَاوُسِ الْيَمَانِيْ بعض کتب معتبرہ مین روایت کی ہے طبری سے اور اوس نے طاوس یمانی سے اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَكَانِ الْمُظْلِمِ يَهْتَدِيْ اِلَيْهِ النَّاسُ بِبَيَاضِ جَبِيْنِهٖ وَنَحْرِهٖ کہ جسوقت جناب امام حسین مکان تاریک مین بیٹہی تہے ایسا نور جبین مبین اور گلوی مبارک سی ساطع ہوتا تہا کہ لوک معلوم کرلیتے تہے کہ اس مکان مین جناب امام حسین تشریف رکہتے ہین فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ كَثِيْرًا مَا يُقَبِّلُ جَبِيْنَهٗ وَنَحْرَهٗ اسواسطے کہ جناب رسول خدا اکثر پیشانی انور اور گلوی مقدس کو حضرت کی چومتی تہے فِي الْمَحَاسِنِ عَنِ الصَّادِقِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْحُسَيْنَ وَاَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سَائِرَانِ فَاَتٰى قَبْرَ خَدِيْجَةَ فَبَكٰى کتاب عیون المحاسن مین حضرت صادق سی منقول ہے کہ ایک روز جناب امام حسین اور انس بن مالک کہین جاتی تہے جب قبر خدیجہ مادر جناب سیدہ پر پہونچے تو جناب امام حسین روئے ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ عَنِّيْ بعد ازان انس سے فرمایا کہ سرک جا میرے پاس سے اور مجھے تنہا چہوڑ دے پس انس جدا ہوکر وہین چہپ رہا کہ دیکہون حضرت کیا کرتی ہین فَلَمَّا طَالَ وُقُوْفُهٗ فِي الصَّلٰوةِ سَمِعْتُهٗ قَائِلًا پس انس کہتا ہے کہ دیکہا مینے پہلی تو حضرت دیر تک

نماز مین مشغول ہے بہ درگاہ قاضي الحاجات مین یون عرض کرني لگی **شعر** یَارَبِّ یَارَبِّ اَنْتَ مَوْلَاہُ فَارْحَمْ عُبَیْدًا اِلَیْکَ مَلْجَاہُ ۔ اي پروردگار میرے اي پروردگار میرے تو میرا مولا ہے بس رحم کر تو اس بندۂ حقیر پر کہ تیري طرف پناہ لاتا ہے اور التجا کرتا ہے **شعر** یَا ذَا الْمَعَالِي عَلَیْکَ مُعْتَمَدِي طُوْبیٰ لِمَنْ کُنْتَ اَنْتَ مَوْلَاہُ اي خداوند صاحب بزرگواري و شرف تو ہے میرا محل اعتماد اور خوشاحال اوس بندي کا جسکا تجہسا آقا ہو **شعر** طُوْبیٰ لِمَنْ کَانَ خَادِمًا اَرِقًا ۔ یَشْکُوْ اِلیٰ ذِي الْجَلَالِ بَلْوَاہُ ۔ خوشاحال اوس بندي کا کہ تیري خوف سي تمام شب بیدار رہے اور شکایت اپني بلا کي سواي تیرے کسي پاس نہ لیجائے **شعر** وَمَا بِہٖ عِلَّۃٌ وَلَا سَقَمٌ ۔ اَکْثَرُ مِنْ حُبِّہٖ لِمَوْلَاہُ اور کوئي بیماري اور کسي طرح کا مرض اوس بندیکو نہین ہے سواي تیري محبت کي یعني اگر وہ بندہ بیمار بہي ہے تو محض تیري محبت کا بیمار ہے اور سواي اس کے کوئي عارضہ نہین ہے اوسي **شعر** اِذَا اشْتَکیٰ بَثَّہٗ وَغُصَّتَہٗ اَجَابَہُ اللّٰہُ ثُمَّ لَبَّاہُ خداوندا تو ایسا آقا ہي کہ جسوقت بندہ شکایت اپني رنج و الم کي تیري پاس لاتا ہے تو از راہ بندہ نوازي اوسي جواب دیتا ہے یعني اي بندہ میرے مین حاضر ہون تیري حاجت روائي کو **شعر** اِذْ اِبْتَلیٰ بِالظَّلَامِ مُبْتَہِلًا ۔ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ ثُمَّ اَدْنَاہُ خداوندا تو ایسا بندہ نواز ہے کہ جسوقت بندہ تیرا شب تاریک مین دست تضرع تیري درگاہ مین بلند کرتا ہي تو اپني لطف و کرم سي عزت و بزرگي عطا کرتا ہے اور اپني قرب مین اوسے جگہہ دیتا ہے فَنُوْدِيَ عَلَیْہِ السَّلَامُ انس بن مالک کہتا ہے جب حضرت مناجات سي فارغ ہوے تو ایک آواز غیب آئي جانب پروردگار سے کہ گو بندہ نظر نہ آتا تہا اور یہہ اشعار جواب مین حضرت کي پڑہتا تہا **شعر** لَبَّیْکَ عَبْدِي وَاَنْتَ فِي کَنَفِيْ ۔ وَکُلَّمَا قُلْتَ قَدْ عَلِمْنَاہُ حاضر ہون اي بندي میرے تو میري پناہ مین ہے اور جو تو نے مناجات کي سب ہم نے سُني اور مطلع ہوئے **شعر** صَوْتُکَ تَشْتَاقُہُ مَلَائِکَتِيْ ۔ فَحَسْبُکَ الصَّوْتُ قَدْ سَمِعْنَاہُ تیري آواز سن لي کي اي حسین ملائکہ مقربین ہماري مشتاق ہین بس کافي ہي وہ آواز تیري کہ ہمني اور ملائکہ ني سُني **شعر** دُعَاکَ عِنْدِيْ یَجُوْلُ فِيْ حُجُبٍ ۔ فَحَسْبُکَ السِّتْرُ قَدْ سَفَرْنَاہُ دعا تیري اي حسین ہماري پردہ ہاي قدرت تک پہونچے بس ہم تیرے حاجت روائي کو بس ہین ہمنے پردہ حجاب کي تیري روبرو سے اوٹہادیے **شعر** لَوْ ہَبَّتِ الرِّیْحُ

مِنْ جَوَانِبِہٖ ◆ خَرَّ صَرِيْعًا لِمَا تَغْشَاهُ اي بندے ميري تيرے خضوع وخشوع كا يهه حال هماري عبادت مين پهنچا هي اور ايسا حضور قلب سے تو هماري عبادت مين مشغول هوتا هے كہ اگر هوا تيري اطراف سے گذرے تو تو اي حسين بيهوش زمين پر گر پڑے شَيْءٍ سَلْنِيْ بِلَا رَغْبَةٍ وَلَا رَهَبٍ ◆ وَلَا حِسَابٍ اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ پس اب جو چاهو هم سے سوال كرو بيخوف وخواهش اور بيحساب هم سب تجهے عطا كرين گے پس سنئے مراتب اپنے آقا اور مولا حسين بن علي عليهم السلام كے كہ حضرت موسى بن عمران سے كس قدر رتبي مين زياده تهے كہ حضرت موسى كو بي كوه طور جواب نہ ملتا تها اور هماري سيد و آقا حسين جب مناجات كرتي تهے تو پروردگار عالم كس شفقت و نوازش سے جواب ديتا هي كہ اي حسين تيري آواز كي فرشتے مقرب هماري مشتاق هين آه هزار افسوس وهي حسين آقا اور مولا تمهارا روز عاشوره جب نرغہ اشقيا مين گهرا هوا تها تو كيسي كيسي كلمات سخت وه ناري اوس مقبول باري كو كهتي تهے اگر خيال كيجيے تو وهي رونيكو كفايت كرتي هين چنانچہ جب صبح غم والم يعني روز عاشوره نمود هوا فوج اشقيا مستعد قتل فرزند رسول خدا هوئے اور ميدان مين پرے باندهے اور خروش اُقْتُلُوا الْحُسَيْنَ اُقْتُلُوا الْحُسَيْنَ بلند كيا تو فرزند رسول خدا اپني لشكر قليل كو ليكر اون لعينون كے مقابل هوئے اور حكم كيا كہ آگ خندق مين روشن كر دين تا عين خيمون پر نہ آپڑين فَنَظَرَ الْحُسَيْنُ اِلَى عَسْكَرِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ كَاَنَّهُ السَّيْلُ يَتَمَوَّجُ پس حضرت ني نظر كي طرف لشكر عمر سعد كي كہ مانند دريا كي موج مارتا هي فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اَنْ يَجُوْلُوْا حَوْلَ بَيْتِ الْحُسَيْنِ فَيَرَوْنَ الْخَنْدَقَ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ وَالنَّارُ تَضْطَرِمُ پس اون كافرون نے پهلے قصد خيمون كا كيا كہ لوٹ لين اور گهوڑے دوڑائے تو راه نہ پائي اور ديكها كہ خندق مين آگ شعلہ زن هے ناچار هوئے فَنَادَى الشِّمْرُ يَا حُسَيْنُ تَعَجَّلْتَ بِالنَّارِ قَبْلَ الْقِيَامَةِ پس شمر حرامي نے آواز دي كہ اي حسين شتابي كي تمنے طرف آتش دوزخ كے مَعَاذَ اللّٰهِ حضرت ني فرمايا يهه كون هے اصحاب نے عرض كي يهه شمر ملعون هے فَقَالَ لَهٗ يَا ابْنَ رَاعِيَةِ الْمِعْزٰى اَنْتَ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا حضرت ني فرمايا اي پسر گلہ بان توهي اولي سزاوار آتش جهنم كا هے پس مسلم بن عوسجه نے عرض كي كہ ارشاد هو تو ايك تير ملعون كو دون كہ تير كي زد پر هي فَقَالَ لَا اَبْدَأُهُمْ بِالْقِتَالِ حضرت ني فرمايا مين حجت الله هون نهين چاهتا كہ شروع جنگ ميري طرف سي هو حضرت نے فرمايا كہ سنو تم مين تمهين وعظ وپند كرتا هون يهه فرما كي حضرت نے ايك خطبہ پڑها راوي كهتا هي كہ ايسا كلام فصيح بليغ نہ سنا تها اور نہ پهر سنا

بعد ازان فرمایا یَا اَیُّهَا النَّاسُ دیکھو کہ مین کون ہون اور اپنے نفسون کو ملامت کرو هَل یَصلُحُ لَکُم قَتلِی وَ اِنتِهَاکُ حُرمَتِی آیا سزاوار ہے تمہین قتل میرا اور ہتک حرمت میری البتہ کی اَلَستُ ابنَ بِنتِ نَبِیِّکُم آیا مین نہین ہون نواسا تمہاری نبی کا اور نہین فرمایا رسول خدا نے مجھے اور میرے بہائی کو هٰذَانِ سَیِّدَا شَبَابِ اَهلِ الجَنَّةِ یہہ دونون سردار جوانان اہل بہشت ہین وَیحَکُم اَتَطلُبُونِی بِقَتِیلٍ مِنکُم قَتَلتُهُ اَو مَالٍ لَکُم اِستَهلَکتُهُ اَو بِقِصَاصِ جِرَاحَةٍ وای ہو تم پر آیا مینے کسیکو قتل کیا کہ عوض اوس کی تم مجھے قتل کرتے ہو یا کسیکو زخمی کیا ہے یا کسیکا مال لیلیا ہے یا شریعت مین تغیر کیا ہے پس کسینے جواب ندیا فَقَالَ الشِّمرُ لَعَنَهُ اللّٰهُ هُوَ یَعبُدُ اللّٰهَ عَلیٰ حَرفٍ پس شمر لعین بولا کہ یہ شخص ایسی باتین کرتا ہے کہ دین سے بیگانہ ہی حبیب بن مظاہر بولا کہ ای لعین تو ستمروری دین سے بیگانہ ہی کہ ایسے کلمے فرزند رسول دوجہان کو کہتا ہی فَسَکَتَ الحُسَینُ وَرَجَعَ اِلیٰ عَسکَرِہٖ حضرت خاموش ہوکر پھر آئے ثُمَّ رَمیٰ عُمَرُ بنُ سَعدٍ وَقَالَ اِشهَدُوا اَنِّی اَوَّلُ رَامٍ پھر عمر سعد نے تیر لشکر حضرت پر مارا اور بولا کہ گواہ رہنا ای گروہ کوفہ وشام کہ پہلے اوس شقی نے تیر لشکر حسین پر مارا ہے پس ایکدفعہ سب ملعونون نے تیر لشکر حسین پر مارے کہ کوئی رفقای حضرت سے باقی نرہا تہا کہ زخمی نہوا ہو اور ایک حدیث مین ہی قُتِلَ فِی هٰذِہِ الحَملَةِ خَمسُونَ رَجُلًا مِن اَصحَابِہٖ کہ اوسی حملہ مین پچاس اصحاب حضرت کی شہید ہوئے بعد ازان ایک ایک دوسری سے رخصت ہو ہو کر جان فرزند رسول پر نثار کرنے لگا تہوڑی سی دیر مین جان و جگر پارہ فاطمہ زہرا کا مونس و یار سوا عباس علمدار و علی اکبر شبیہ احمد مختار کے باقی نرہا مگر جبکہ جناب عباس گرز ستم سر اقدس پر کہاکی میدان مین گہوڑے سے گری تو حضرت بیتاب ہوکر دوڑے اور رو رو کی فرماتی تہے وَا اَخَاہُ وَا عَبَّاسَاہُ اَلآنَ اِنکَسَرَ ظَهرِی وَقَلَّت حِیلَتِی ہاے ای بہائی میرے ہای ای عباس علمدار تمہارے مرنے سے کمر حسین کی توٹ گئی اور راہ چارہ مسدود ہوگئی بَکیٰ بُکَاءً شَدِیدًا یہہ کہتی تہے اور ڈہارین مار مار کر روتی تہے اور کچہہ اشعار مرثیہ عباس مین پڑہتی تہے وہ مرثیہ یہہ ہے **شعر** لَهفِی عَلَی العَبَّاسِ لَمَّا اَن دَنیٰ + نَحوَ الفُرَاتِ بِقَلبِهِ الاَحزَانِ افسوس ای حسین جدای عباس پر کہ وہ پانی لینے فرات پر باول محزون گیا **شعر** فَاَرَادَ شُربَ المَاءِ قَالَ لِنَفسِہٖ + وَا حَسرَتَا اَلسَّیِّدُ الظَّمآنُ پس پیاس کی شدت سے جا عباس نے

کیا پانی پیئے کہا اپنے دل میں کہ افسوس ای عباس تو پانی پیئے اور بہائی حسین ترا تین دن کا پیاسا رہے **شعر** عَافَ الشَّرَابَ مِنَ الْفُرَاتِ وَلَمْ یَذُقْ ۔ وَجَلَا لِوَجَلِ اَخِیْهِ وَالْاَخَوَاتِ پہینکدیا پانی اوس وفادار نے اور تین دن کی لب خشک اپنی ترسنے کیے جب میرے لب خشک و عباس کو یاد آئے **شعر** لَهْفِیْ عَلَی الْعَبَّاسِ اِذْ حَاطُوْا بِهٖ ۔ مِنْ کُلِّ فَجٍّ اُمَمًا وَکُمَاةٍ ۔ افسوس ای حسین تنہائی و بیکسی عباس پر جسوقت اشقیا نے چار طرف سے اوسے نرغہ کیا **شعر** حَاطُوْا بِهٖ وَاسْتَفْرَدُوْهُ وَمَزَّقُوْا ۔ قِرْبًا مَلَاهَا قَاصِدَ الشَّوَانِ ۔ نرغہ کیا عباس پر تنہا جان کر اور ٹکری ٹکری کیا اوسے درحالیکہ مشک بہر کر وہ دلاور اطفال تشنہ کام اور اہل حرم کی لاتا تہا **شعر** فَعَلَاهُ ثُمَّ جَبَانُهٗ بِحُسَامِهٖ ۔ قَطَعَ الْیَمِیْنَ بِمَشْرَفِیٍّ یَمَانِیْ ۔ بس غضب ہوا اوس شقی پر جس نے میری قوت بازو کا دست راست شمشیر یمانی سے کاٹ ڈالا **شعر** وَرَمَاهُ اٰخِرَ ضَرْبَةً فِیْ رَاْسِهٖ ۔ حَتّٰی رَمَاهُ بِجُمَّةِ الْمَیْدَانِ ۔ آخر ایک شقی نے ایسی ضرب سر عباس پہ لگائی کہ وہ بہائی میرا پشت زین سے زمین پر گرا **شعر** یَا اَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ یَا ابْنَ الْمُرْتَضٰی ۔ صَلّٰی عَلَیْكَ اللّٰهُ کُلَّ اَوَانٍ ۔ ای افضل شہیدان ای فرزند علی مرتضی رحمت بہیجی خدا تجہپر ہر لحظہ وہر آن **شعر** وَاللّٰهِ تِلْكَ مُصِیْبَةٌ لَمْ اَنْسَهَا اِلَّا اِذَا اُدْرِجْتُ فِی الْاَکْفَانِ ای بہائی عباس واللہ تیری مصیبت فراق وہ مصیبت ہی کہ اسی تا دم مرگ حسین نہ بہولیگا روی لَمَّا قُتِلَ الْعَبَّاسُ تَدَافَعَ الرِّجَالُ عَلَی الْحُسَیْنِ منقول ہے کہ حضرت تو مصیبت مین اپنی برادر غمگسار کی رو رہی تہے کہ ناگاہ حضرت کو یکہ و تنہا پاکر اون لعینوں نے حملہ کیا فَلَمَّا نَظَرَ ذٰلِكَ نَادٰی جب حضرت نے پیادون کی بحملے مشاہدہ کی آواز باستغاثہ بلند کی یا قوم اَمَا مِنْ مُجِیْرٍ یُجِیْرُنَا آیا ہے کوئی پناہ دینے والا کہ فرزند رسول کو پناہ دیوے اَمَا مِنْ مُغِیْثٍ یُغِیْثُنَا اَمَا مِنْ طَالِبِ حَقٍّ فَیَنْصُرُنَا آیا ہی کوئی فریادرس کہ ہماری فریاد کو پہنچے آیا ہی کوئی طلبگار حق کہ جگر گوشہ پیمبر کی ایسی بیکسی مین یاری کرے اَمَا مِنْ خَائِفٍ مِنَ الْعَذَابِ فَیَذُبَّ عَنَّا آیا ہی کوئی خدا پرست کہ عذاب قیامت سے ڈرے اور اشرار اعدا کو ہم سے دفع کرے اور علی اصغر شدت تشنگی سے گود مین بیہوش تہے اوسے دکہا کی فرماتے تہے اَمَا مِنْ اَحَدٍ یَاْتِیْنَا بِشَرْبَةٍ مِنَ الْمَاءِ لِاَجْلِ الطِّفْلِ فَاِنَّهٗ لَا یُطِیْقُ الظَّمَاءَ

آیا کوئی ایسا ہے کہ تھوڑا سا پانی لاکے میرے اس بچہ شیرخوار کو پلائے کہ یہہ معصوم دو دن کا پیاسا ہے اور اب پیاس سے جان بلب ہے پس علی اکبر ہمشکل پیمبر نے کہ سن شریف اوس امام زادے کا سترہ برس کا تہا عرض کی یَا اَبَتَاہُ فَدَاكَ رُوحِي اَنَا آتِيكَ بِالْمَاءِ يَا سَيِّدِي اے بابا فدا ہو جان اکبر کے تم پر ہے اگر حکم پاؤں تو مین پانی لاؤن حضرت نے فرمایا اِمْضِ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ جا اے فرزند خدا تیری ارادے مین برکت دے وہ صاحبزادہ ایک ڈولچی لیکر جانب فرات روانہ ہوا اور اون کفار کو بضرب شمشیر ہٹا کے وہ ڈولچی بہر کے خدمت حضرت مین لاکے عرض کیے یَا اَبَتِ الْمَاءُ لِمَنْ طَلَبْتَ اے بابا پانی اصغر کے لیے مانگا تہا حاضر ہے اِسْقِ اَخِي وَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ فَصُبَّهُ عَلَيَّ فَاِنِّي وَاللّٰهِ عَطْشَانٌ پہلی تو پانی میرے چہوٹے بہائی اصغر کو پلایئے اگر کچہہ بچے تو میرے بدن پر چہڑک دو کہ واللہ اے بابا مین بہی بہت پیاسا ہون جناب امام حسینؑ یہہ سخن علی اکبر کا سنکر بہت روئے اور اصغر کو زانو پر بٹہایا اور ڈولچی کو اوس کے لب خشک کے پاس لے گئے پس اصغر نے آنکہین غش سے کہولدین فَلَمَّا هَمَّ الطِّفْلُ اَنْ يَشْرَبَ اَتَاهُ سَهْمٌ مَسْمُومٌ فَوَقَعَ فِي حَلْقِ الطِّفْلِ فَذَبَحَهُ قَبْلَ اَنْ يَشْرَبَ مِنَ الْمَاءِ شَيْئًا آہ آہ جونہین چاہا اوس بچے نے کہ پانی پیئے کہ ایک تیر زہرآلود حلق اصغر پر لگا کہ وہ بچہ گود مین باپ کی تڑپنے لگا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا اور ایک قطرہ پانی کا نہ پینے پایا فَبَكَى الْحُسَيْنُ وَرَمَى الدَّلْوَ مِنْ يَدِهٖ حضرت بے اختیار نعرہ مار کر روئے اور ڈولچی زمین پر پہینکدے اور جانب آسمان نگاہ کرکے عرض کیے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الشَّاهِدُ عَلَى الْقَوْمِ قَتَلُوا اَشْبَهَ الْخَلْقِ بِنَبِيِّكَ رَسُولِ اللّٰهِ خداوندا تو گواہ رہنا کہ ان گروہ اشقیا نے قتل کیا میرے ایسے بچے پیاسے کو کہ ہمشکل پیغمبر تہا خدایا میرا اصغر تیرے نزدیک ناقہ صالح سے کم نہو گا خداوندا اِنْ كُنْتَ حَبَسْتَ عَنَّا النَّصْرَ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا اگر اسوقت تو مناسب نہین جانتا امداد ہمارے تو ان سب آزارون کو موجب زیادتی ثواب کا گردان میرے لیے بعد ازان یہہ اشعار ماتم احبا مین پڑہے **شعر**

مَا لِي اَنِيْسٌ بَعْدَ فُرْقَتِكُمْ ٭ اِلَّا الْبُكَاءُ وَقَرْعُ السِّنِّ مِنْ نَدَمٍ

واللہ بعد تمہارے شہادت کی کوئی مونس و یار حسینؑ کا نہین رہا سوائے اشک حسرت گرانی اور دندان تاسف پیسنے کے **شعر**

وَلَا ذَكَرْتُ الَّذِي اَبْدَى الزَّمَانُ لَكُمْ ٭ اِلَّا جَرَتْ اَدْمُعِي مَمْزُوجَةً بِدَمِي

اور جب مجھے یاد آتی ہین وہ مصائب تمہارے

جو ہاتہہ سے زمانیکی تہین پہونچے کیون پیاسی سامنی میرے اس ظلم وستم سے مارگئی بی اختیار اشک خون آنکھون سے میری روان ہوتی ہین **روایت نوزدہم دینا جبرئیل کا حسنین کو میوہ جنت بہر آنا بجہہ اتہو کا پہر شہادت جناب علی اکبر اور نکلنا جناب زینبؑ کا خیمہ سے** ابن شہر آشوب نے حسن بصری اور ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ کہا اِنَّ الحَسَنَ وَالحُسَینَ دَخَلا عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ وَبَینَ یَدَیہِ جَبرَئِیلُ یعنی ایکروز حسنین رسول خدا کی خدمت مین آئے اور جبرئیل اوسوقت کچہہ وحی الہی لائی تہی فَجَعَلا یَدُورانِ لَہٗ یُشَبِّہانِہٖ بِدَحیَۃِ الکَلبِیِّ اور اکثر جبرئیل بصورت وحیہ کلبی نازل ہوتی تہے حسنین اونہین وحیہ کلبی جانکی گود مین جبرئیل کے جا بیٹہے اور دامن واستین مین جبرئیل کے ڈہونڈہنے لگی رسولخدا نے چاہا کہ حسنین کو جبرئیل کے گود سے اوتار لین جبرئیل نے عرض کی یارسول اللہ انہین چہین نہ لیجے حضرت بولی ای اخی مجہے شرم آتی ہے کہ یہہ فرزند گستاخانہ تمہاری گود مین جا بیٹہے جبرئیل نے عرض کی یارسول اللہ یہ وہ برگزیدہ خدا ہین کہ جب والدہ بزرگوار ان کی کنیز خاص پروردگار فاطمہ اطہر مالک محشر چکی پیسنی مین سست ہوکر سو جاتی ہے اور یہہ شاہزادی بہوک سی روتی ہین تو حکم خالق وکون ومکان مجہے یون ہوتا ہے کہ ای جبرئیل جلد زمین پر نازل ہو کہ کنیز خاص ہماری سوتی ہے اور حسنین فرزند رسول خدا بیچین ہین اور روتی ہین اون کی جہولی کو ہلا تا وہ آرام کرین اور فاطمہ بیچین نہو پس یا حضرت جنکی گہوارہ جنبانی اور چکی پیسنی کی خدمت مجہے ہو وہ میرے گود مین بیٹہے تو کیا مضایقہ لیکن یہہ ڈہونڈتے کیا ہین میرے استین مین حضرت بولی کہ یہہ تمہین وحیہ کلبی جانتی ہین اور وحیہ کلبی کا معمول ہے کہ جب سفر سے آتا ہے ان کی لئی کچہہ تحفہ ضرور لاتا ہے فَجَعَلَ جَبرَئِیلُ یُومِی بِیَدِہٖ نَحوَ السَّمَآءِ کَالمُتَنَاوِلِ شَیئًا پس جبرئیل نے جانب آسمان ہاتہہ بڑہایا جیسے کوئی چیز لیتا ہے فَاِذَا فِی یَدِہٖ تُفَّاحَۃٌ وَسَفَرجَلَۃٌ وَرُمَّانَۃٌ فی الفور جبرئیل نے ایک سیب اور ایک بہی اور ایک انار لیکر حسنین کو دیا وہ صاحبزادی لیکر بہت شاد ہوئے پس اون میوون کو سب بزرگوار نوش فرماتی تہے مگر تہوڑا سا چہوڑ دیتی تہے پہر وہ میوی بدستور اپنی جسم اصلی پر ہوجاتی تہے جب جناب رسول خدا نے انتقال فرمایا تو وہ انار غایب ہوگیا اور جب جناب امیر نے رحلت فرمائی تو وہ بہی بہی غائب ہوگئے

اور وہ سیب باقی رہا تا معرکہ کربلا جب غلبہ تشنگی امام مظلوم پر زیادہ ہوتا تہا تو حضرت اوس سیب کو سونگہتی
تہے تو تشنگی کم ہو جاتی تہے تا آنکہ وقت سفر خلد حضرت نے اوسے نوش فرمایا اور صاحب
کتاب روضہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک اعرابی بچہ آہو لیکر خدمت رسول خدا مین آیا اور عرض کی یا حضرت یہہ
مینے شکار کیا ہے اور حسنین کی لیے بطریق ہدیہ لایا ہون حضرت نے وہ لیلیا اور واسطے اوسکی دعاے خیر
کی فاذا الحسن واقف عند جدہ فرغب الیہا فاعطاہ النبی ایاہا یعنی جناب حسن اوسوقت حاضر
تہے اوہنون نے رغبت کی رسولخدا نے وہ امام حسن کو دیا ایکساعت نگذری تہے کہ امام حسین نے آکے بچہ آہو
امام حسن پاس دیکہا تو بولے یا اخی من اعطاک ایاہا ای بہائی یہہ بچہ آہو تمہین کسنی دیا ہے فقال اعطانیہ
جدی رسول اللہ وہ بولے ہین یہہ بچہ ہمارے نانا نے دیا ہے جناب امام حسین یہہ سنکی رسول خدا کے
طرف آئی اور عرض کی یا جداہ اعطیت اخی خشفۃ یلعب بہا ولم تعطنی مثلہ کیون نانا بہائی
حسن کو تو بچہ آہو دیا کہ وہ کہیلتی ہین اور ہمین ندیا وجعل یکرر ہذا القول علی جدہ اور بار بار یہی
کہتی تہے کہ واہ نانا آپ نے بہائی کو بچہ آہو دیا اور مجہے ندیا اور حضرت خاموش تہے کہ حسین کو کیا جواب
دون لیکن کلمات تسلی وتشفی فرماتی تہے حتی ہم ان یبکی آخر کو حضرت امام حسین کی آنکہون مین آنسو بہر آئے اور
ارادہ رونیکا کیا حضرت رسالتمآب سخت متردد تہے کہ کیا کرین دفعۃً غل دروازہ مسجد سے بلند ہوا کہ لوگ
دیکہنے لگی فاذا ظبیۃ ومعہا خشفہا کہ ایک ہرنی اپنا بچہ لیے چلی آتی ہے ومن خلفہا ذئب
یسوقہا الی رسول اللہ اور پیچہی اوسکی ایک بہیڑیا ہے اوسی جانب رسول خدا ہنکائے لاتا ہے جب وہ پہنچی خدمت رسول خدا مین تو زبان فصیح
عرض کرنی لگی اے رسول خدا میری دو بچی تہی ایک صیاد پکڑ لایا ہے اور یہہ میرے پاس باقی تہا مین اس سے شاد تہی
کہ سنی مینے آواز ہاتف کی کہ کہا اوسنے اسرعی یا غزالۃ بخشفک الی النبی ای ہرنی جلد خدمت رسولخدا مین بچہ لیکے
پہنچ لان الحسین واقف عند جدہ وقد ہم ان یبکی اسواسطی کہ حسین محبوب ہمارے حبیب کا مچلا ہوا بچہ آہو کی لیے
آنکہون مین آنسو بہری نانا کی پاس کہڑا ہوا رونا چاہتا ہے کہ روئے والملائکۃ باجمعہا قد رفعوا رؤسہم عن
صوامع العبادۃ اور تمام ملائکہ نے عبادت موقوف کی اور عبادت خانون سے سر باہر نکالی ہین
فلو بکی الحسین لبکت لبکائہ پس اگر حسین رویگا تو تمام ملائکہ حسین کے رونے سے رونے لگین گے

وسمعت قاتلاً يقول اور يا رسول الله سنا مينے که بار ديگر ہاتف نے يہہ کہا اسعي يا غزالة قبل جريان دموع الحسين على خده جلد پہونچ اي ہرنے قبل روان ہونے اشک حسين کے رخسارون پر پس اگر تو جلد نہ پہنچي گے سلطت عليك هذا الذئب يا كلك مع خشفك تو مسلط کيا مينے تجھپر اس بہيڑيے کو که کہا جائيگا تجھے مع بچے کے پس حاضر ہوئي ہين وقطعت مسافة بعيدة لكن طويت لي الارض اور مسافت دور دراز کو قطع کيا مينے ليکن حسين بہت پياري خدا کي ہين کہ جا بجا سے زمين سمٹتي ميري ليئے اور ايک آن مين يہان پہنچي ہين وانا احمد الله ربي على ان جئتك قبل جريان دموع الحسين على خده اور مين شکر کرتي ہون خدا کا کہ مين پہنچي اور حسين رونے نپائے پس آواز مسجد مين الله اكبر ولا اله الا الله کي اصحاب سے بلند ہوئي ودعا النبي للغزالة بالخير اور جناب رسول خدا نے اوس ہرني کي ليئے دعاي خير کي اور جناب امام حسين خاصة رب المشرقين نے شاد و خرم ہوکر وہ بچہ ليا واتي به الي امه الزهراء ففرحت بذلك سروراً عظيماً اور خوشي سے اپني مادر محترم فخر مريم کي پاس لائيے وہ جناب بہي نہايت شاد ہوئين اور سجدہ شکر بجا لائين پس اي حضرات اب مقام سر پيٹني اور خاک اوڑانيکا ہے ہزار افسوس وہ حسين جسکي ذرا ملال سے يہہ تلاطم ہوا تہا کہ فرشتے عبادت خدا چہوڑکر مستعد گريہ ہوئي تھے آہ آہ وہي پيارا خدا اور رسول کا روز عاشورہ کبہي نعشہاے انصار پر روتا تہا اور کبہي نعشہاے اقرباء پر جان کہوتا تہا اور کبہي نعش عباس ديکہکر زار زار روتا تہا اور فرماتا تہا واأخاه واعباساه ہاي بہائي ميرے ہاي عباس ميرے اور کبہي نعش قاسم کو پامال سم اسپان ديکہ کر بيقرار ہوتے تھے اور کبہي دختران فاطمہ کو سمجہاتے تھے که ناگاہ اوسي حال مين اون کا پارہ جگر ہم شکل پيغمبر عازم شہادت ہوا پس ايک اور تير غم جگر امام امم کے پار ہوا شيخ مفيد نے ارشاد مين لکہا ہے رفع الحسين شيبته نحو السماء جب اکبر عازم جہاد ہوا حضرت نے بيتاب ہوکر ريش مقدس جانب آسمان اوٹہا کر عرض کي اللهم اشهد على هؤلاء القوم فقد برز اليهم غلام اشبه الناس خلقاً وخلقاً منطقاً برسولك خدايا گواہ رہنا تو اس قوم کے ظلم پر اب جاتا ہے اون کي طرف وہ شخص جو شبيہ ترين مردم ہي سيرت وصورت گفتار مين رسول خدا صلی الله عليه واله وسلم سے وكنا اذا اشتقنا الي نبيك نظرنا الي وجهه خدايا جب ہم مشتاق

زیارت رسول خدا ہوتا تھا تو اپني پارہ جگر علي اکبر کي طرف دیکھتا تہا خداوندا ان اشقیا کي جمعیت کو پراگندہ کر اور برکات زمین ان سے باز رکھ فَاِنَّهُمْ دَعَوْنَا لِيَنْصُرُوْنَا ثُمَّ عَدَوْا عَلَيْنَا يُقَاتِلُوْنَنَا یس پچھلے ان کافرون نے ہمین بلایا کہ نصرت کرین کے ہم تمہاري جب آیا مین اونہون نے عداوت کي ہي اور قتل پر میري کمر باندہي ہے عرض علي اکبر پدر مضطر کو روتا چھوڑ کي سوي کفار روانہ ہوا اور یہہ رجز امام زادي نے پڑہي اَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ٭ نَحْنُ وَبَيْتِ اللّٰهِ اَوْلٰى بِالنَّبِيِّ مین ہون علي اکبر فرزند حسین ابن علي کا قسم بخانۂ کعبہ ہم مین سزاوار اور محق تر رسول خدا سے قرابت مین وَاللّٰهِ لَا يَحْكُمُ فِيْنَا ابْنُ الدَّاعِيْ ٭ اَطْعَنُكُمْ بِالرُّمْحِ حَتّٰى يَنْثَنِيْ واللہ ہم محکوم حرامزادون کي ہون گے یعني یزید حرام زادہ سے ہم اوسکي بیعت نکرینگے اور مارونگا مین تمہارے سینون مین نیزہ اپنا اوسوقت تک کہ دوتا ہو جائے نیزہ میرا اَضْرِبُكُمْ بِالسَّيْفِ اَحْمِيْ عَنْ اَبِيْ ٭ ضَرْبَ غُلَامٍ هَاشِمِيٍّ عَرَبِيٍّ قتل کرونگا تمہین تلوار سے درحالیکہ مین حمایت کرنیوالا ہون اپني پدر بزرگوار فرزند رسولخدا کي جانب سے مانند قتل کرنے جوانان ہاشمي و عربي کي پس اوس شجاع ابن شجاع تین دن کے بھوکي اور پیاسي نے ایک سو دس کافر فِي النَّارِ کئے ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَبِيْهِ وَقَدْ اَصَابَتْهُ جِرَاحَاتٌ كَثِيْرَةٌ پہر علي اکبر خدمت حضرت مین آئے اور جسم شریف بہت مجروح ہوا تہا اور خون جاري تہا تصور کیجے کیا حال ہوا ہوگا حضرت کا یہہ حال فرزند دیکھ کر خدا یہہ حال بیٹے کا کسي باپ کو نہ دکھائے جو جناب امام حسین نے دیکھا اور عرض کي علي اکبر نے يَا اَبَتِ الْعَطَشُ قَدْ قَتَلَنِيْ وَثِقْلُ الْحَدِيْدِ اَجْهَدَنِيْ اي بابا پیاس کے شدت نے مجھے ماري ڈالتي ہے اور گراني آہن مجھے رنج دیتي ہے فَهَلْ اِلٰى شَرْبَةٍ مِنَ الْمَاءِ سَبِيْلٌ پس اي بابا آیا تہوڑا پاني ہو سکتا ہے کہ مین اپني حلق خشک کو تر کرون فَبَكَى الْحُسَيْنُ وَقَالَ يَا بُنَيَّ يَعِزُّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَعَلَيَّ اَنْ تَدْعُوْهُمْ فَلَا يُجِيْبُوْكَ پس حضرت بہت بیتاب ہو کر روئے اور فرمایا اي فرزند بہت دشوار ہے رسولخدا اور علي مرتضي پر اور مجھ پر کہ تو فریاد کرے اور تیري فریاد کو نہ پہنچون یعني تو پانے اگي اي پارہ جگر اور تجھے پاني نہ پلا سکون پہر فرمایا يَا بُنَيَّ هَاتِ لِسَانَكَ فَاَخَذَ بِلِسَانِهِ فَمَصَّهُ اي پارہ جگر اي علي اکبر فدا ہون تیري پیاس پر زبان خشک اپني باہر نکال جب زبان اپني اکبر نے باہر نکالي حضرت نے اپني دہن تشنہ سے لیکر زبان اکبر کو چوسا آہ آہ حضرت بہي تو تین دن کے پیاسے تہے تر زبان

حضرت مین کہان سے تہے پہر انگوٹھی دہن اکبر مین دی اور فرمایا اِرْجِعْ اِلیٰ قِتَالِ عَدُوِّكَ پہر جا اے اکبر دشمنون سے لڑنیکو اسکی یقین ہی مجھے اے نور نظر میرے کہ تو میدان سے جیتا نہ پہریگا مگر رسول خدا تجھے ایسا سیراب کرینگے کہ تو پہر پیاسا نہوگا پس پہر آئے اکبر میدان مین لڑنے لگے اور قوی شقی پہر اوس تین دن کے پیاسے نے ماری ثُمَّ ضَرَبَ مُنْقِذُ بْنُ مُرَّةَ الْعَبْدِيُّ لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلیٰ مَفْرَقِ رَاْسِهٖ وہ صاحبزادہ تین دن کا پیاسا لڑائی مین مشغول تہا کہ منقذ بن مرہ عبدی لعین نے کمین گاہ سے آکے ایک تلوار سر علی اکبر پر ماری کہ سر اکبر شگافتہ ہوگیا ثُمَّ اعْتَنَقَ فَرَسَهٗ فَاحْتَمَلَهُ الْفَرَسُ اِلیٰ عَسْكَرِ الْاَعْدَاءِ صدمہ ضرب سے اکبر کو تو غش آنے لگا باہین گہوڑے کی گردن مین ڈالکے لپٹ گئے گہوڑا اوس مظلوم کا لشکر کفار مین لے گیا فَقَطَعُوْهُ اِرْبًا اِرْبًا پس اون بیرحمون نے فرصت پاکے پارہ جگر حضرت کو تلوارون سے ٹکڑے ٹکڑے کیا جب روح اوس صاحبزادے کی قریب مفارقت پہنچی باواز بلند حضرت کو پکارے یَا اَبَتَاهُ اَدْرِكْنِيْ اے بابا اکبر نے جان آپ پر فدا کی جلد خبر لو اور جد بزرگوار تشریف لائے ہین اور ایسے جام سے سیراب کیا مجھے کہ پہر پیاسا نہونگا فَصَاحَ الْحُسَيْنُ وَقَالَ قَتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا قَتَلُوْكَ جناب امام حسین نے ایسا ایک نعرہ مارا کہ زمین کربلا کانپ گئی اور فرمایا خدا قتل کرے اوس قوم کو کہ جس نے تجھے قتل کیا اے اکبر اے نور نظر میرے ایک راوی کہتا ہے کہ کسی صدمے مین ہمنے فرزند رسول خدا کو منتشر الحواس نپایا مگر جب ہمشکل پیمبر پارہ جگر سرور گہوڑے سے گرکے ہمین پکارا یَا اَبَتَاهُ اَدْرِكْنِيْ تو دیکہا ہمنے ہوش و حواس حضرت کے منتشر ہوگئے وَجَاءَ وَانْكَبَّ عَلیٰ نَعْشِهٖ حَتّٰی غُشِيَ عَلَيْهِ اور آئے حضرت سر نعش پر اور بیتاب ہوکے گرادیا آپکو نعش مجروح اکبر پر اور بیہوش ہوگئے خدا یہہ حال فرزند کسی کو نہ دکہائے جو فرزند رسول خدا نے دیکہا جب غش سے افاقہ ہوا تو مسلسل آنسو چشمہا سے مبارک سے روان ہوئے فَاَخَذَ رَاْسَ وَلَدِهٖ وَوَضَعَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ پس حضرت نے سر علی اکبر کا گود مین رکہا اور چہرہ ہمشکل پیمبر سے خاک و خون پونچہتے تہے اور رو رو کے فرماتے تہے قَتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا قَتَلُوْكَ قتل کرے خدا اوس گروہ کو جس نے تجہے قتل کیا اے فرزند میرے یَا بُنَيَّ عَلَی الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَا اے بیٹے میرے اے پارہ جگر میرے اے اکبر خاک اس دنیا اور زندگانی دنیا پر کہ تو جوان مر جائے اور مین ضعیف بعد تیرے جیتا رہون راوی کہتا ہے كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلیٰ امْرَاَةٍ خَرَجَتْ مِنْ فُسْطَاطِ الْحُسَيْنِ مُسْرِعَةً

كَاَنَّهَا الشَّمْسُ الظَّاهِرَةُ دیکھا مینے کہ ایک بی بی مثل خورشید درخشان خیمہ حسین سے سر و پا برہنہ نکل کے جانب معرکا
کے دوڑے وَهِيَ تُنَادِي بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ وَتَقُولُ وہ فریاد واویلا واثبورا کرتی تھے اور کہتی تھے
يَا حَبِيبَاهُ يَا ثَمَرَةَ فُؤَادَاهُ يَا نُورَ عَيْنَاهُ ہای ای حبیب میرے ای میوہ دل ہای ای نور چشم میرے تجہی پیاسا
شہید کیا فَجَاءَتْ وَانْكَبَّتْ عَلَيْهِ پس روتی ہوئے آئی وہ نعش اکبر پر گر پڑے جناب امام حسینؑ اوس بی بی کو
سمجہا کی خیمہ مین لیگئی پوچہا مینے یہہ کون ہے جو خیمہ سے بیتاب ہو کر باہر نکل آئی فَقِيلَ هِيَ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ
کہا لوگون نے یہہ زینب ہی بیٹی علیؑ اور فاطمہ کے بیتاب ہو گئی ماتم اکبر مین اور اپنی پردی کا خیال نہ ہا روایت
بیستم ثواب پانی پیکی لعنت کرنی مین قاتلون پر امام حسینؑ کی اور بیان محبت رسولخدا اور امام حسین
اور خبر دینا اون حضرت کا ساتہہ شہادت اون حضرت کی اور باعجاز دود پلانا رسول خدا کا
امام حسین کو اور تشنگی امام اور شہادت علی اصغر اور رخصت امام حسین اور شہادت
اور باقی رہی مین نعش بیکس بے گور و کفن کتاب امالی مین داؤد رقی سی منقول ہے کہ مین خدمت
جناب صادقؑ مین حاضر تھا کہ حضرت نی پانی نوش فرمایا فَتَغَرْغَرَتْ عَيْنَاهُ بِالدُّمُوعِ وَقَالَ پس حضرت
کی انکہون مین آنسو بہر آئے اور فرمایا خدا لعنت کرے قاتلان حسینؑ پر پہر فرمایا جو مومن بعد پانی
پینی کے میری جد مظلوم امام حسینؑ کو اور اون کی اہلبیت کو یاد کرے اور حضرت کی قاتلون پر لعنت کری
خدا لاکہہ اعمال حسنہ اوس کے نامہ عمل مین لکہتا ہے اور لاکہہ گناہ اوس کے محو کرتا ہی اور لاکہہ درجی واسطے
اوس کے ملند کرتا ہے اور گویا لاکہہ بندی راہ خدا مین اوس نے آزاد کئی اور روز قیامت کے با دل خنک
محشور ہو گا اور حرارت تشنگی سے محفوظ رہیگا اور طریحی نی طاؤس یمانی سے روایت کی ہی اَنَّ
الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَكَانِ الْمُظْلِمِ يَهْتَدِي إِلَيْهِ النَّاسُ بِبَيَاضِ جَبْهَتِهِ وَنَحْرِهِ
یعنی جب امام حسینؑ مکان تاریک مین بیٹھے تھے ایسا ایک نور پیشانی مبارک سے اور گلوی مقدس سے
ساطع ہوتا تہا کہ لوگ معلوم کرتی تھے کہ یہان حضرت تشریف رکہتی ہین فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ
كَثِيرًا مَا يُقَبِّلُ جَبِيْنَهُ وَنَحْرَهُ اسواسطے کہ اکثر رسولخدا پیشانی انور اور گلوی مقدس کے
بوسی لیتی تھے وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ الْحُسَيْنُ يَوْمًا لِجَدِّهِ لِمَا تُقَبِّلُ نَحْرِي اور ایک روایت مین ہے

که ایک روز جناب رسول خدا فرزند زہرا کی گلوی نازنین کے بوسی لیتی تھے کہ امام مظلوم نے پوچھا ای
نانا کیا باعث ہی کہ اکثر آپ میری گلی کو چومتی ہین فَبَکیٰ رَسُولُ اللّٰہِ وَقَالَ پس حضرت بیساختہ روئی اور فرمایا
یَا بُنَیَّ اُقَبِّلُ مَوضِعَ السُّیُوفِ مِنکَ ای فرزند میری اس لیے مین چومتا ہون کہ ایکدن اسی جا سے
یہہ حلق نازنین تیرا خنجر ظلم وستم سے کاٹا جائیگا پس کیون کر نہ روؤن مین کہ جسکو مین اتنا پیار کرون اُمّت
جفاکار اوسے ہو کا پیاسا قتل کرے قَالَ الْحُسَیْنُ یَا جَدَّاہُ اُقْتَلُ قَالَ بَلیٰ عرض کیے حسین نے
کہ ای جد بزرگوار آیا مین قتل کیا جاؤن گا حضرت نے فرمایا ہان ای میرے راحت دل تو قتل کیا جائیگا
قَالَ لِاَیِّ ذَنْبٍ قَالَ یَا بُنَیَّ اَنْتَ مَعْصُومٌ مِنَ الْخَطَاءِ وَلٰکِنْ لِرِفَاہِ اُمَّتِی جناب امام حسین نے
عرض کی ای نانا کس جرم وگناہ پر مجھے قتل کرین گے حضرت بولی تو معصوم ہے جرم وخطا سے لیکن
شفاعت میری امت کی موقوف ہی تیرے شہادت پر قَالَ یَا جَدَّاہُ اَنَا رَضِیْتُ بِذٰلِکَ جناب امام حسین
نے فرمایا ای نانا اگر شفاعت آپکی اُمّت کی میرے قتل پر موقوف ہی تو مین بدل راضی ہون کہ راہ خدا
مین مارا جاؤن اور آپ کی اُمّت آتش دوزخ سے بچی سبحان اللہ کیا عالی ہمت تھے وہ جناب اور دوسرے
حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جسوقت امام حسین متولد ہوئے جناب سیدہ کو ایک بیماری عارض ہوئے
کہ اوس سے دودہ حضرت کا خشک ہوگیا فَطَلَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مُرْضِعَةً فَلَمْ یَجِدْ لَہٗ مُرْضِعَةً
پیغمبر خدا نے تلاش دایہ بہت کی لیکن دایہ میسر نہ آئی فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَدْخُلُ فِیْ دَارِ فَاطِمَةَ وَ
یَضَعُ لِسَانَہٗ فِیْ فَمِہٖ جناب رسول خدا آپ دولتسرای جناب سیدہ مین تشریف لاتے تھے اور اپنی
فرزند کو گود مین لیکر زبان مبارک شفقت سے دہن امام حسین مین دیتے تھے فَیَمُصُّ مِنْہَا اللَّبَنَا یَکْفِیْہِ
وَیُغَذِّیْہِ یَوْمَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ پس جناب امام حسین زبان مبارک کو چوستے تھے تو ایک چشمہ شیر
زبان رسول خدا سے جاری ہوتا تھا اور غذا ہوتی تھے امام کی اور ایسی سیر ہوتی تھی کہ دو دن یا تین
دن تک احتیاج شیر نہوتی تھے فَفَعَلَ ذٰلِکَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَلَیْلَةً یون ہی چالیس روز گذرے کہ
جبتک فرزند زہرا بہو کا ہوتا تہا رسولخدا تشریف لاکے زبان مبارک اپنی پارہ جگر کو چبا کر سیر کرتے تھے
فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَیْنِ مِنْ لَحْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَدَمُہٗ مِنْ دَمِہٖ پس روییدہ ہوا گوشت امام حسین کا گوشت

رسول خدا سے اور خون حسین خون رسول خدا سے حضرات ابتقام سر پیٹتی اور خاک اوڑاتینکا یہ ہے کہ آہ وہی خون حسین تھا کہ روز عاشورہ خاک پر بہتا تھا اور وہی جسم حسین جو جسم رسول سے پیدا ہوا تھا تیغون سے ٹکری اور تیرون سے فگار تہا اور وہی ہونٹ جو زبان رسول خدا صلعم چوستی تھے شدت تشنگی سے سوکھ گئی تھے وَيَلُوكُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَآءَ اور وہی حسین ماری پیاس کے زبان مبارک چباتا تھا اور اوس قوم جفاکار سے پانی مانگتا تھا اور فرماتا تہا يَا قَوْمِ أَنَا سِبْطُ الْمُصْطَفٰى وَعَطْشَانُ ای قوم مین نواسا رسول خدا کا ہون اور پیاسا ہون اور عمر سعد سی یہہ فرماتا تھا اِسْقِنِي شَرْبَةً مِنَ الْمَآءِ فَقَدْ نَشَقَّقَتْ كَبِدِي مِنَ الظَّمَآءِ ای عمر سعد تہوڑا سا پانی پلا کہ شدت تشنگی سے جگر میرا کباب ہے آہ ای حضرات کہان تہی رسول خدا کہ جو اپنی فرزند کا یہہ حال دیکھتی اور زبان مبارک چبلاتے حدیث صحیح مین وارد ہی کہ وہ جناب میدان کارزار مین بی مونس و یار کھڑے اسطرح فریاد کرتی تھے اور فرماتی تھے هَلْ مِنْ مُوَحِّدٍ يَخَافُ اللّٰهَ فِينَا اِغَاثَتَنَا آیا ہی کوئی ایسا فریاد رس کہ ہماری فریاد کو پہنچے پس اہلبیت نی یہ بیکسی اور غربت امام کی دیکھہ کی خیمہ مین شور رونیکا بلند کیا فَتَقَدَّمَ اِلٰى بَابِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ نَاوِلُونِي عَلِيًّا ابْنِيَ الطِّفْلَ حَتّٰى اُوَدِّعَهُ پس حضرت آواز سنکی در خیمہ پر تشریف لائی اور فرمایا لاؤ میرے فرزند صغیر تشنہ لب علی اصغر کو تا مین اوسے وداع کرون فَنَاوَلُوهُ الصَّبِيَّ فَجَعَلَ يُقَبِّلُهُ وَهُوَ يَقُولُ پس جب اوس طفل شیرخوار کو حضرت کی گود مین دیا تو حضرت اوس کے دہن خشک کی بوسی لیتی تھے اور فرماتی ہتی کہ عذاب ہوجیو واسطی اوس قوم کی کہ تیرے جد بزرگوار اوس کے دشمن ہون اور ناراض ہون یہ فرماکی اوسی ہاتہون پر لیے میدان مین آئے اور علی اصغر شدت تشنگی سے بیہوش تھے حضرت نی لشکر مخالف کو دکہاکر بآواز بلند فرمایا ای بیرحمون اگر حسین تہماری بزعم ناقص مین گنہگار ہی اور سزاوار پانی دینی کی نہین ہے یہ تو بتاؤ کہ اس بچے معصوم نے کیا قصور کیا ہی ای بیرحمون تشنگی روز قیامت سے ڈرو اور اسے تہوڑا پانی دو کہ یہ فرزند میرا جان بلب ہے اسطرح سے حضرت نی فرمایا کہ اگر بہتر ہوتا تو وہ بہی پانی ہوجاتا مگر آہ جواب مین اوس کے نی ملعون حَرْمَلَةُ بْنُ كَاهِلِ الْاَسَدِيُّ لَعَنَهُ اللّٰهُ بِسَهْمٍ فَذَبَحَهُ فِي حِجْرِ الْحُسَيْنِ ناگاہ حرملہ نی عوض پانی کے

ایسا تیر حرملہ نے حلق اصغر پر مارا کہ وہ تین دن کا پیاسا تڑپ تڑپ کی گود مین حضرت کی مرگیا کیون صاحبو
یہ ظلم و ستم سوا امام حسین کے دیکھا ہے پس حضرت نے زیر زخم ہاتھہ رکھا اور جب چلو خون سے بھر گیا تو اوس
جانب آسمان پھینکا اور درگاہ الہی مین عرض کی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیَّ مَا نَزَلَ بِیْ خداوندا یہہ سب رنج و آزار
تیری راہ رضا مین آسان ہین فَبَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا کتب معتبرہ مین مرقوم ہے کہ پہر حضرت بیتاب ہو کر
زار زار روئے اور فرمایا وَا اَصْغَرَاہُ وَیْلٌ لِمَنْ ضَرَبَ السَّھْمَ عَلٰی حَلْقِکَ ہای ای اصغر ہای ای
پارہ جگر میری عذاب ہو واسطے اوس شقی کے کہ جس نے تیری پیاس پر رحم نکہایا اور بدلی پانی کے
تیر سے سوکہی حلق پر ایسا تیر مارا کہ تو دنیا سے پیاسا گیا یَعِزُّ عَلَیَّ مُفَارَقَتُکَ ای پارہ جگر میرے
بہت دشوار ہے حسین پر جدائی تیری کہ تو یون پیاسا ہاتہون پر میرے مارا جاوی فَتَقَدَّمَ اِلٰی بَابِ
الْخَیْمَۃِ وَقَالَ لِزَیْنَبَ خُذِیْهِ پس حضرت روتی ہوئی دروازہ خیمہ پر آئے اور بیرون خیمہ سی فرمایا ای خواہر
مغموم زینب علی اصغر کو لو فَلَمَّا اَتَتْ زَیْنَبُ اُخْتُہَا الْحُسَیْنِ حضرات اس جا دو احتمال ہوتی ہین ایک یہ ہی
کہ ظالمون نے حضرت کو مہلت نہ دی کہ حضرت نعش لیکے خیمہ مین جاتی یا یہ کہ حضرت کو شرم آئی مادر اصغر سے
کہ اوسکی فرزند کو حضرت پانی پلانی لیگیے تہی نعش اوسکے کیونکر دوین اس لیے جناب زینب کو پکارے
آہ زینب جو ہین آئین اور یہ حال اپنی بہائی کا دیکہا کہ ہونٹ حضرت کی شدت تشنگی سے خشک ہو رہی ہین
اور بازو پر تیر ستم ایسا لگا ہے کہ خون اوس سے مثل پرنالے کے جاری ہی اور ہاتہون پر نعش علی اصغر ہے
اور خون علی اصغر کے گلی سے اور کانون سے بہتا ہی تو فَبَکَتْ بُکَاءً شَدِیْدًا ایک چیخ مار کر روئی اور مرقد مطہر
جناب رسول خدا کی طرف خطاب کر کے بولی یَا جَدَّاہُ وَا مُحَمَّدَاہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ھٰذَا ابْنُکَ الْحُسَیْنُ و
وَشَفَتَاہُ ذَابِلَاتٌ مِنَ الظَّمَاءِ وَالدَّمُ مَسْفُوْحٌ عَنْ جِسْمِہٖ ہای ای نانا رسول خدا ہای ای جناب
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ یہ فرزند تمہارا حسین ہے کہ پیاس کے ماری دونون ہونٹ اوس کے
سوکہ گئی ہین اور ایسی زخم ہای کاری اوسکی جسم پر لگی ہین کہ خون اون سی بہتا ہی اور اوسکی بہائی اور
بیٹی سب اوس کے سامنی مارے گئی ہین یہان تک کہ یہہ بچہ شیرخوار اوسکا تین دن کا پیاسا تیر ستم سی اوسکی
گود مین ذبح کیا ہی وَا مُحَمَّدَاہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَشْکُوْا اِلَیْکَ مِنْ جَوْرِ الْاَعْدَاءِ ہای ای نانا رسول خدا

شکایت ظلم اعدا کی تم سے کرتی ہون فَاَخَذَتْهُ فِي الْخَيْمَةِ پس جناب زینب روتی ہوئی نعش اصغر حضرت کی گود سے
خیمہ مین آئین فَلَمَّا رَاَتْهُ اُمُّهٗ بَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا او جو ہین یہہ حال اصغر مادر اصغر نے دیکھا کہ گلے سے
خون بہتا ہے نعش بیجان زینب کی گود مین ہے ہونٹ سوکھے ہین لاش کے سوکھے چہرے پر مردنی چھائی تھی
عجب حال ہوا اوس دل جلی کا اور چیخین مار کے رونے لگی اور تڑپ تڑپ کے بیقراری ہون کہتی تھے
وَا اِبْنَيَّ وَيْلٌ لِمَنْ قَتَلَكَ وَمِنَ الْمَاءِ مَنَعُوْكَ ہای ای بچے میری ہای اے پارہ جگر میرے
ہای اصغر میرے عذاب ہو اوس شقی پر کہ جس نے تجھہ بیزبان پر بہی رحم نکہایا اور پیاسا قتل کیا اور پانی نہ دیا
ثُمَّ بَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى اَخَرَّتْ مَغْشِيَّةً عَلَيْهَا پہر وہ بی بی داغ دیدہ اسقدر روئے کہ روتے
روتے بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی اور سب اہلبیت اور امام مظلوم بیقرار روتے تھے اور اشتیار روتی تہین
اور حضرت کو پکارتی تہے اور حضرت کا کوئی یار و مددگار نظر نہ آتا تہا فَقَالَ يَا زَيْنَبُ وَيَا اُمَّ كُلْثُوْمٍ وَ
يَا سُكَيْنَةُ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ عَلَيْكُنَّ مِنِّي السَّلَامُ پس جب اس قدر تعجیل دیکہے حضرت نے اپنی شہادت
مین تو فرمایا اے زینب و اے ام کلثوم اے سکینہ الوداع الوداع تمپر میرا سلام ہو سکینہ پدر کی پیاری نے
جو ہین یہہ کلام حضرت سنا مقنعہ سر سے اوتار کی پہینکدیا اور حضرت سے دوڑ کر لپٹ کر چیخین مار کی رونے لگی
اور یہہ کہتی تہے وَاحَرَّ قَلْبَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِسْتَسْلَمْتَ لِلْمَوْتِ لَيْتَنِي كُنْتُ لَكَ الْفِدَاءَ ہای ای بابا یہہ
سلام پیغام مرگ ہی آخر تمنی ای بابا مرنا اختیار کیا کاش کہ سکینہ تمپر فدا ہوتی اور یہہ حال تہا نہ دیکہتی فَبَكٰى
اَلْحُسَيْنُ بُكَاءً شَدِيْدًا وَقَالَ يَا بُنَيَّةُ كَيْفَ لَا يَسْتَسْلِمُ مَنْ لَا نَاصِرَ لَهٗ وَلَا مُعِيْنَ وَقَدْ قُتِلَ
اَنْصَارُهٗ وَاَحِبَّائُهٗ وَبَنُوْهُ وَاِخْوَتُهٗ حضرت بیقراری سکینہ کی دیکہہ کر بہت روئے اور فرمایا اے
بیتی کیونکر مرنا نہ اختیار کرے وہ شخص جسکا کوئی ناصر و مددگار نہو اور بتحقیق اے بیتی سب انصار و دوست میرے
مارے گئے اور بیٹے اور بہائی آنکہون کے سامنے تیغون سے ٹکڑے ہوئے کوئی جیتا نہ بچا اب سوا مرگ کے کیا
چارہ ہے جناب زینب خاتون نے رونا شروع کیا اور کہتی تہین کاش زینب کو موت آئی ہوتی اور یہہ وقت
نہ دیکہتی هٰذَا كَلَامُ مَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ یہہ کلام دلالت کرتا ہے کہ اے بہائی آپ نے کمر مرگ پر باندہی
ہے اور حضرت کو یقین شہادت کا ہوا فَقَالَ نَعَمْ يَا اُخْتَاهُ حضرت بولے ہان بہن مینے مرنا اختیار کیا ہے

زینب غمدیدہ بولی یَا اَخِیْ تُقْتَلُ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْکَ اے بھائی تم قتل ہوگے اور ہائے مین تمہین قتل ہوتے دیکھون گی اور حضرت زینب کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور بولین یَا اَخَاہُ رُدَّنَا اِلٰی حَرَمِ جَدِّنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ اے بھائی اگر ممکن ہو تو ہمین ہمارے نانا رسول خدا کے روضے پر پہونچا دو فَقَالَ آہٍ آہٍ یَا اُخْتِیْ لَوْ تُرِکَ الْقَطَا لَغَفَا حضرت بولے آہ آہ افسوس اے بہن اگر یہ قوم مجھے چہوڑتی تو مین اُنکو ہرگز ہلاکت مین نڈالون فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِکَ لَطَمَتْ عَلٰی وَجْہِہَا وَاَہْوَتْ اِلٰی جَیْبِہَا فَشَقَّتْہُ وَخَرَّتْ مَغْشِیَّۃً عَلَیْہَا ج زینب بیکس نے یہ کلام یاس حضرت سے سنا کہ بھائی میرا ضرور شہید ہوگا تو اپنا منہ پیٹا اور گریبان چاک کیا اور روتی روتی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑین جب ہوش آیا حضرت نے فرمایا اِیْتِیْنِیْ بِثَوْبٍ عَتِیْقٍ لَا یَرْغَبُ فِیْہِ اَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ اے زینب کوئی جامہ کہنہ لا دو کہ کسی کو اہل جفا سے اوسکی خواہش نہو اَجْعَلُہُ تَحْتَ ثِیَابِیْ لِئَلَّا اُجَرَّدَ مِنْہُ بَعْدَ قَتْلِیْ کہ تا اوس جامہ کہنہ کو زیر لباس پہنون گا تا کوئی بعد قتل مجھے برہنہ نکرے ہزار افسوس کہ اوس حلہ پوش بہشت نے کیا کیا اہتمام کیا کہ جسم شریف برہنہ نہو فَلَمَّا قُتِلَ عُرِّیَ وَبَقِیَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ عُرْیَانًا آہ جب وہ جناب پیاسے ذبح ہوئے تو لعینون نے اوس جسم شریف کو برہنہ کیا اور وہ جامہ کہنہ بھی جسم اقدس سے اوتار لیگئے اور وہ غریب سینہ رسول خدا کا سونیوالا تین دن زمین گرم کربلا پر عریان اور خاک و خون مین غلطان پڑا رہا دن کو دہوپ اور شب کو اوس پڑتی تھی فقط ایک پائجامہ باقی تھا کہ اوسکا ازار بند لینے کو شتربان نمک حرام نے حضرت کے دونون دست حق پرست کہ جنکی ملائکہ بوسے لیتے تھے کاٹ کر خاک خون مین ملائے اور رحم نکیا اَللّٰہُمَّ الْعَنْ قَتَلَۃَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ

روایت بیست و یکم فضائل مجلس اور اہلبیت مین اور مشک لیجانے مین جناب امیر کے ساتھ ضعیفہ کی اور شہادت علی اصغر مین اور رونا مان کا قبر اصغر پر وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ مَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا وَتَذَاکَرُوْنَ فَضْلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ہَبَطَتْ عَلَیْہِمْ مَلٰئِکَۃُ السَّمَآءِ حدیث مین وارد ہوا ہے جسوقت کہ مومنین باہم مجتمع ہوتے ہین اور مناقب و فضائل جناب امیر بیان کرتے ہین تو فرشتے اون پر نازل ہوتے ہین اور اون سے مصافحہ کرتے ہین فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجَتِ الْمَلٰئِکَۃُ اِلَی السَّمَآءِ پس جب وہ مومن متفرق ہوتے ہین تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہین

فيقول لهم الملائكة انا نشم من ريحكم ما لا نشمه من الملائكة پس اور فرشتے آسمان کے اون فرشتون سے کہتے ہين که اسوقت ايسي خوشبو تم مين سے آتي ہي که اور فرشتون سے ہم نہين سونگھتے ہين فيقولون كنا عند قوم يذكرون محمدا واهلبيته پس وه فرشتے کہتے ہين که ہم اسوقت اون لوگون کے پاس تھے که وه مشغول تھے ذکر محمدؐ اور اہلبيت محمد صلی الله عليه واله وسلم مين پس يه خوشبو اون کے خوشبو سے ہے وه فرشتے کہتے ہين که ہمين بھي وہان لیچلو جہان ذکر اہلبيت ہوتا ہے يہه فرشتے کہتے ہين که اسوقت لوگ اپني اپني گھرون مين گئي فيقولون اذهبونا في مكان الذي يذكرون فيها پھر وه فرشتے کہتے ہين که ہمين اوس مکان ہي مين لیچلو جہان وه لوگ ذکر کرتے تھے کتاب کنز الفوائد مين ابوذر سے منقول ہے که جناب رسول خدا صلعم نے فرمايا يا اباذر ان الله جل تعالى على كل ركن من اركان عرشه سبعين الف ملك اي اباذر حق تعالیٰ نے ہر رکن پر ارکان عرش سے ستر ہزار فرشتے مقرر کيے ہين ليس لهم تسبيح ولا عبادة الا الدعاء لعلي وشيعته واللعن على اعدائه نہين ہے عبادت اور تسبيح اون کي مگر يہه که صلواة بھيجتے ہين علي پر اور استغفار کرتے ہين اون کے شيعون کے ليے اور لعنت کرتے ہين اون کے دشمنون پر عن عائشة رايت رسول الله القا يداه في عنق علي ويقبل ويبكي ويقول اور روايت ہي عائشه سے که ايکدن مينے رسولخدا کو ديکھا که جناب امير کے گردن مين دونون ہاتھ ڈالے پيار سے منه چومتے تھے اور رو رو کر فرماتے تھے بابي انت يا وحيد الشهيد ميرا باپ تجھپر فدا ہو اي تنہا شہيد ہونيوالے مسجد مين وجعل يبكي ويخذ عرق وجهه ويلطخ به وجهه يہه کھلکے روتے جاتے تھے اور پسينا روے مبارک علي کا پونچھتے تھے اور اپني منه پر ملتے تھے اور اسيطرح روايت ہي که جنگ خندق مين جبدن عمرو بن عبدود کے ہاتھ سے جناب امير کے سر پر زخم لگا فشد النبي جرحه من يده ويبكي ويقول پس جناب رسولخدا اپني دست مبارک سے زخم علي کو باندہتے تھے اور روتے جاتے تھے اور فرماتے تھے اين اكون اذا خضبت هذه من هذه آه اوس دن مين کہان ہونگا جس روز يہه ريش مبارک اس سر اطہر کے لہو سے خضاب ہو جاوے گي روايت ہي که ايکدن راه مين علي مرتضی آتے تھے

ایک زن مومنہ کو دیکھا کہ پانی کی مشک بھری ہوئے دوش پر رکھی با حال خستہ چلی جاتی ہے فَدَنَا مِنْهَا
اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَحْمَةً عَلَيْهَا وَقَالَ يَا اَمَةَ اللّٰهِ اِعْطِنِي قِرْبَتَكِ پس جناب امیر کو اوسپر رحم آیا
پاس اوس کے جا کر فرمایا کہ یہ مشک مجھکو دے کہ تو تھک گئی ہے مین اسے پہونچا دون وَالْمَرْءَةُ مَا
عَرَفَتْهُ فَاَعْطَتْهُ قِرْبَتَهَا فَحَمَلَهَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذَهَبَ مَعَهَا اِلٰى مَنْزِلِهَا وہ مومنہ نام جناب
امیر کا سنتی تھی اور صورت نہ پہچانتی تھے پس مشک اپنی حضرت کو دی پس حضرت اوسے خوشی خوشی
دوش مبارک پر اوٹھا کر لیچلی یہان تک کہ اوس کے گھر تک پہونچا دے پھر اوس سے پوچھا تو کون
ہے اور تیری معاش کیونکر گذرتی ہے اوسنے کہا میرے شوہر کو علی ابن ابیطالب نے جہاد پر
بھیجا تھا وہ مارا گیا کئی یتیم بچی بچی میرے پاس ہین محنت و مشقت کرتی ہون اور اب کشتی کرتی ہون
پس اسمین جسقدر میسر آتا ہے اوسی مین بہزار مشقت و مصیبت اون کی پرورش کرتی ہون جناب
امیر نے جب یہ حال سنا رنگ مبارک غم سے متغیر ہوا اور آنکھون مین آنسو بھر آئے اور گھر تشریف
لائے وَمَا نَامَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِالْقَلَقِ وَالْاِضْطِرَابِ اور حضرت کو مارے رنج و اضطراب کے
رات بھر نیند نہ آئے جب صبح ہوئی تو اوسکی واسطے اناج اور گوشت چادر مین باندہ کر پشت مبارک پر
رکھکر لیچلی راہ مین ایک اصحاب حضرت کی تھے قَالَ يَا مَوْلَايَ اِعْطِنِي هٰذَا لِاَحْمِلَهُ مَعَكَ فَقَالَ
مَنْ يَحْمِلُ وِزْرِي عَنِّي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عرض کی کہ یا مولا زنبیل مجھے دیجئے کہ مین اوٹھا کر ہمراہ لیچلون
جناب امیر نے فرمایا کہ آج دنیا مین تو نے میرا بوجھ بٹا لیا کل روز قیامت کو میرا بوجھ کون اوٹھائیگا
یہ کہکر اوس مومنہ کے دروازے پر آئے اور آواز دی اوسنے کہا کہ تو کون ہے حضرت نے
فرمایا مین وہی بندہ خدا ہون جو کل تیرے مشک پہنچا گیا تھا وہ بولی کہ خدا تجھسے راضی ہو اور
تجھپر کرم و لطف کرے اور میرے اور علی کے درمیان انصاف کرے حضرت یہ سنکر چپ ہی
غرض جب دروازہ کہلا حضرت گھر مین گئے اور اناج روبرو اوس کے رکھدیا اور فرمایا مین ایک گنہگار
بندۂ خدا ہون چاہتا ہون کہ کچھہ کار ثواب کرون تو اس نیت سے تیری خدمت کرنی آیا ہون پس تو یا تو
بچون کو رکھہ اور مین کہانا پکاؤن یا بچون کو مین بہلاؤن اور تو کھانا پکا وہ بولی کہ مین خمیر کرتے ہون

اور تو میری بچی بیٹھے رکھہ اور گوشت بھی پکاتا جا حضرت نی فرمایا بچشم پس حضرت نے گوشت چڑھا دیا اور بچون کو بہلانی لگے اور بلکہ جس کام مین وہ خوش ہوتی تھے وہی کام کرتی تھی اور اون کی منہ مین لقمے دیتی تھے اور دست شفقت سر پر پھیرتی تھے اور رو رو کی فرماتی تھے کہ ای یتیمو ای میری فرزندو علی کو بخشو کہ علی نے تمہاری خبر نہ لی پس جب وہ عورت خمیر سے فارغ ہوئی پکارے ای بندۂ خدا جلد تنور کو روشن کر حضرت فوراً اوٹھے اور تنور مین آگ سلگائی اور جب شعلہ تنور بھڑکا اور اوسکی گرمی سے حضرت کو ایذا پہنچی تو فرمانی لگے ذُقْ یَا عَلِیُّ هٰذَا جَزَآءُ مَنْ ضَیَّعَ الْاَرَامِلَ وَالْیَتَامٰی یعنی مزا چکھہ ای علی اس حرارت آتش کا یہ سزا اوس شخص کی ہے کہ جو رانڈون اور یتیمون کی خبر نہ لی اور اونکو ضایع و برباد کرے وَمَعَ ذٰلِکَ کَانَ یَبْکِیْ اور ساتہہ اس کے روتی تھے اِذْ جَآءَتِ الْمَرْاَۃُ وَتَعَجَّبَتْ وَقَالَتْ یَا هٰذِهٖ اَتَعْرِفُهٗ قَالَتْ ناگاہ ایک عورت محلی کے گھر مین آئے تو متعجب ہو کر صاحب خانہ سی پوچھنے لگی کہ تو پہچانتی ہی کہ یہ کون ہے اوسنے کہا مین نہین جانتی مگر بہت مرد با خدا ہے مجھپر رحم کرتا ہی کہ میری کام کو آتا ہے قَالَتْ وَیْحَکِ هٰذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَخُوْ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَزَوْجُ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ وہ بولی کہ افسوس ہے تجھپر ای بی ادب یہ تو امیر المومنین ہین ان سے تو کام لیتی ہی یہ تو برادر رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور شوہر جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام ہے ای بی شعور یہ وہ شخص ہے کہ جس نے در خیبر اوکھاڑا ہے اور جنگ احد مین ایسا لڑا کہ ملک فلک پر لَا فَتٰی اِلَّا عَلِیْ لَا سَیْفَ اِلَّا ذُو الْفِقَارْ پکارے فَلَمَّا سَمِعَتْ کَلَامَهَا عَلٰی اَقْدَامِهٖ وَبَکَتْ وَقَالَتْ پس جب اوس عورت نی سنا کہ جناب امیر ہین تو دوڑ کر پاؤن پر گر پڑی اور رو کر بولی وَاحَیَائِیْ مِنْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاخَجَالَتِیْ مِنْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاغَفْلَتِیْ مِنْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ہای شرمندہ ہوئی تجھسی اور خجل ہوئی تجھسے اور افسوس کہ غافل رہی تجھسی ای امیر المومنین اور تمہاری عزت و توقیر کو نہ پہچانا ہای کیا ترک ادب ہوا مجھسے کہ مینے اپنی آقا سے کام لیا اوسوقت امام علیہ السلام نی شرم سی سر جھکا لیا اور آہستہ فرمانی لگے بَلْ وَاحَیَائِیْ مِنْکِ یَا اَمَۃَ اللهِ فِیْمَا قَصَّرْتُ فِیْ اَمْرِکِ یعنی ای کنیز خدا تو کیون شرمندہ ہو کر روتی ہے کہ مین خود تجھسی شرمندہ ہون کہ مینے تیری حق مین تقصیر کی اور تیری اور تیری یتیمون کی خبر نہ لی اور تو متعجب مین ہے تجھے تیرا شکوہ بجا ہے پس تو علی کو بخشدے اور بحل کر سبحان اللہ جناب امیر کی یتیم پروری کا تو یہ حال تہا

اور افسوس اس زمانہ غدار پر کہ ایسی کریم کی اولاد سے یون برائی کی کہ وہ اوسکا فرزند جو زبان رسول مقبول چوس کر پلا ہو روز عاشورا زبان مبارک پیاس سے چبائی اور اپنی پسر شش ماہہ کو گود مین لیکر ظالمون کو دکہا کر پانی مانگی اور ہائے افسوس افسوس کیون حضرات کیا قصور فرزند حیدر کرار نے کیا تہا جو ظالم اس قدر رنج و ایذا دیتے تہے چنانچہ راوی لکہتا ہے کہ جب اصغر کو امام حسینؑ خیمی سے لائی تو وہ معصوم شدت تشنگی سے بیہوش تہا حضرت نے لشکر مخالف سے خطاب کرکی فرمایا ای بیرحمو اگر حسینؑ تمہارے زعم مین گناہگار ہے تو یہ میرا معصوم شیرخوار تو بیگناہ ہے تشنگی قیامت سی ڈرو اور تہوڑا پانی اسے تو پلا دو کہ یہہ جان بلب ہے پس اوسکی جواب مین فَرَمَاہُ حَرْمَلَةُ بْنُ كَاهِلِ الْاَسَدِيُّ لَعَنَهُ اللّٰهُ بِسَهْمٍ فَذَبَحَهُ فِي حِجْرِ الْحُسَيْنِ ناگاہ ایسا حرملہ لعین نے اوس معصوم کے گلوی خشک و نازک پر تیر لگایا کہ وہ بچہ تڑپ تڑپ کر دامن پدر مین مارا گیا ای حضرات ایسی ظلم کسی فرد بشر پر نہین ہوئے جیسی فرزند زہرا پر گذری کسکا بچہ پیاسا جہاد مین چہہ مہینے کا مارا گیا ہے پس جناب امام حسینؑ دست مبارک اپنا زیر زخم اصغر رکہتے تہے جب چلو خون سے بہر جاتا تہا تو اوپر جانب آسمان پہینکدیتے تہے فَلَمْ يَسْقُطْ مِنْ ذٰلِكَ الدَّمِ قَطْرَةٌ اِلَى الْاَرْضِ پس ایکقطرہ اوس خون سے زمین پر نگرتا تہا ثُمَّ قَالَ لَا يَكُونُ اَهْوَنَ عَلَيْكَ مِنْ فَصِيلٍ پہر حضرت نے فرمایا خداوندا یہ فرزند میرا اصغر تیرے نزدیک ناقہ صالح سے کم نہو گا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ حَبَسْتَ عَنَّا النَّصْرَةَ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا خداوندا اگر اسوقت مصلحت نہین جانتا نصرت ہماری پس ان مصائب کو موجب زیادتی ثواب آخرت میری کا کر ثُمَّ نَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ وَحَفَرَ لِلصَّبِيِّ بِجَفْنِ سَيْفِهٖ وَدَمَّلَهُ بِدَمِهٖ وَدَفَنَهُ پہر حضرت گہوڑی سے اوترے اپنی جگر گوشہ کی لیئے نوک شمشیر سے ایک قبر کہود دے یہہ وقت مصیبت تہا اون حضرت پر کہ عوض کفن کے خون اوس کے جسم نازنین پر ملا اور ایک روایت مین ہے کہ ریگ صحرا اوس کے جسم شریف پر ملی اور دفن کیا فَبَكٰى بُكَاءً شَدِيدًا وَقَالَ اٰہ اٰہ حَتّٰى بَكَى الْقَوْمُ راوی کہتا ہے کہ دفن کرکی حضرت امام حسینؑ قبر پر کہڑی ہو کر بہت سا روئے اور ایسی نعری ماری کہ لوگ لشکر عمر سعد کی رونی لگے قَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ فَخَرَجَتْ اُمُّهُ مِنَ الْفُسْطَاطِ نَاشِرَاتِ الشَّعْرِ لَاطِمَةَ الْوَجْهِ وَهِيَ تَقُوْلُ وَا اَصْغَرَاہُ فِدَاكَ اُمُّكَ قَتَلُوكَ عبد الحمید کہتا ہے کہ جب امام غریب کی آواز خیمہ حرم مین

پہونچے یقین ہوا سب بی بیون کو کہ وہ بچہ شیر خوار بھی شہید ہوا پس دفعتہً مادر اصغر خیمہ سے روتی ہوئے
با گریبان چاک بال سر کی کھولی ہوئی نکلے اور یون بین کرتی تھے کہ افسوس ای میرے اصغر فدا ہو تجھپر مان
تیرے تجھی بھی اس قوم جفاکار نے پانی ندیا اور پیاسا ہی قتل کیا کاشکی یہ مان تیرے تجھپر فدا ہو جاتے
اور تو جیتا رہتا ثُمَّ جَاءَتْ عَلٰى قَبْرِهٖ وَانْكَبَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ وَاعْتَنَقَتْهُ وَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا
حَتّٰى بَلَّ التُّرَابَ بِدُمُوْعِهَا پہر قبر علی اصغر پر آکر اتنا روئے کہ روتی روتی قبر پر گر پڑی اور آنسوؤن سے
ساری تر ہو گئی پہر جناب امام حسینؑ اوس مغموم دلخستہ کو خیمہ مین لی آئے اوسوقت سکینہ مان کی گود خالی دیکھکر
رونی لگے اور پوچھتی تھے کہ ای امان میری بہائی کو کیا کیا یہ پوچھتی تھے اور روتی تہی مشاہدہ اس حال
سے ایک قیامت برپا تہی اَللّٰهُمَّ الْعَنْ حُرْمَلَةَ بْنَ كَاهِلِ الْاَسَدِيِّ روایت ۲۲ بیست و دوم فضائل
اہلبیت اور گریہ حضرت یعقوب فراق یوسف مین اور فراق فاطمہ صغرا اور امام حسین مین
اور آنا خط فاطمہ کا کربلا مین رَوَى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ
اَحَبَّنَا وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ يَعْنِيْ حَسَنًا وَحُسَيْنًا وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ صواعق
محرقہ مین احمد بن حنبل نے کہ علماء اہلسنت سے ہے روایت کی ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا
رسول خدا نے جو شخص دوست رکھیگا مجھکو اور میرے ان دونون نور دیدہ حسن اور حسین اور اون کی پدر بزرگوار
اور مادر خوش کردار کو تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا میرے درجے مین اور حدیث مین وارد ہوا ہے
کہ بڑے رونیوالے انبیای سابق مین تین شخص تھے حضرت آدم و یعقوب و یوسف فَاَمَّا اٰدَمُ فَبَكٰى
عَلَى الْجَنَّةِ حَتّٰى صَارَ فِيْ خَدَّيْهِ اَمْثَالُ الْاَوْدِيَةِ پس آدم تو روئے فراق بہشت پر تا آنکہ نشان گڑہون کے
اون کی دونون رخسارون پر پیدا ہوئے وَاَمَّا يَعْقُوْبُ فَبَكٰى عَلٰى يُوْسُفَ حَتّٰى ذَهَبَ بِهٖ بَصَرُهٗ اور
یعقوب روئے فراق یوسف مین تا آنکہ بصارت چشم اون کی زائل ہوئی اور نابینا ہوئے چنانچہ بیتابی
حضرت یعقوب مین منقول ہے کہ جس روز یوسف کو برادران یوسف یعقوب سے جدا کر کی لیگئی تو تمام روز یعقوب
ایک درخت کی نیچے انتظار یوسف مین رویا کئے ایک بہن یوسف کی تھے کہ یوسف سی نہایت انس رکھتی
تھے خدمت یعقوب سے جدا ہوئی جب شام ہوئی تو اوسوقت حضرت یعقوب نے کہا ای دختر کیا سبب

کہ ابتک یوسف نہ پہرا عجب حال ہے میری دل کا ایک آگ میرے سینہ مین مشتعل ہے اور دلکو آرام نہین آتا ہے اور خواہر یوسف حضرت یعقوب کو تسلی دیتی تہے اور انواع واقسام کی سے عذر بیان کرتی تہی تا آنکہ صبح ہوگئی ایک بلند ٹیلہ تہا اوس پر جا کی بیٹہی اور راہ یوسف کی دیکہتی تہے کہ گرد صحرا سی نمودار ہوئی حضرت یعقوب نے پوچہا خواہر یوسف سی کہ یہہ گرد کیسی ہے خواہر یوسف نے کہا غالب ہی کہ میرے بہائی آتے ہون پس جب وہ نزدیک پہونچے تو پیراہن یوسف کو دیکہا کہ لہو مین رنگین ہے اور سب بہائی نالہ و افغان کرتی چلی آتی تہے حضرت یعقوب نے کہا ای دختر یہہ آواز گریہ کیسی ہے دیکہہ تو یوسف کہان ہی وہ بولی کہ ای پدر سب بہائی تو ہین مگر بہائی یوسف نہین ہے یہ سنتی ہی ایک آہ سرد دل پر درد سے کہنچی اور کہا ای دختر انہین ادہر بلاکہ اس ٹیلے پر آئین پس خواہر یوسف نے اونہین پکارا تو وہ سب گریبان چاک با نالہ و افغان وَاحَبِیْبَاہْ وَاَخَاہْ وَایُوْسُفَاہْ کہتی ہوئے اوس ٹیلی پر آئے اور پیراہن خون آلود یوسف یعقوب کو دکہا کر کہنی لگے ای بابا یوسف کو بہیڑیا لیگیا حضرت یعقوب کو یہہ سنتی ہی غش آگیا اوسی حالت مین یعقوب کو گہر مین اوٹہا لیگئی خواہر یوسف سرہانی یعقوب کی روتی تہے کہ آنسو اوسکی رخسار یعقوب پر پڑے آنکہین کہولکر کہا ای دختر مین کہان ہون خواہر یوسف نی کہا کہ ای بابا گہر مین ہو حضرت یعقوب نے کہا کہ میرا یوسف بہی ہے دختر نے کہا یوسف کو بہیڑیا لیگیا یوسف یہان کہان ہی یہہ سنکر پہر یعقوب کو غش آگیا القصہ حضرت یعقوب فراق یوسف مین اسقدر روتی تہے کہ ملائکہ آسمان نے جناب الٰہی مین عرض کیے یا الٰہی یعقوب کو یوسف ملادے یا اوسے صبر عطا فرما دے یا ہمکو بہی حکم ہو کہ دنیا مین جاکر گریہ یعقوب مین شریک ہون غرض ہر صبح یعقوب گرد شہر کنعان صحرا مین یوسف کو ڈہونڈنی جاتی اور کہتی تہے یَا بُنَیَّ یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ اَفِیْ اَیِّ بِئْرٍ طَرَحُوْکَ ای فرزند دلبند اور اے نور دیدہ میرے آیا تجہے کس کنوئی مین ڈالدیا ہی اَبِاَیِّ سَیْفٍ قَتَلُوْکَ اَبِاَیِّ اَرْضٍ دَفَنُوْکَ آیا کس تلوار سے تجہی قتل کیا آیا کس زمین مین تجہے دفن کیا وَسَاَلَ رَبَّہٗ اَنْ یَاْتِیَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ فَاَتَاہُ فَسَاَلَہٗ ہَلْ قَبَضْتَ رُوْحَ وَلَدِیْ قَالَ لَا بَلْ ہُوَ حَیٌّ وَلَمْ یُعَلِّمْہُ اَیْنَ ہُوَ اور سوال کیا خدا سے کہ ملک الموت کو میرے پاس بہیج جب آیا ملک الموت تو سوال کیا یعقوب نے کہ ای ملک الموت تو نے یوسف کی قبض روح کی ہے ملک الموت نے کہا نہین بلکہ وہ زندہ ہی مگر یہ نہ بتایا کہ وہ کہان ہے

اسیر

يعقوب اس قدر فراق يوسف مين روئے كه نور آنكهون كا جاتا رہا اب جاي تامل ہے كه يعقوب كا ايك بيٹے كے فراق مين يہه حال ہوا حالانكه جانتے تھے كه وه زنده ہے افسوس ہے احوال حسين ابن علي پر كه كيسي كيسي عزيزون كو آنكهون كے سامنے ٹكڑي ٹكڑي ہوتے ديكها عباس كے شانے قلم ديكهے قاسم فرزند حسن كو گهوڑون كي ٹاپون سے ٹكڑي ٹكڑي ديكها اصغر كو تير كهاتے ديكها ہمشكل پيمبر كو نيزے اور تيغون سے مجروح زمين پر تڑپتا ديكها اسير كيا صبر كيا فرزند زہرا نے اور دعائے بد اون اشقيا كے حق مين نكي وَأَمَّا يُوسُفُ فَبَكَى عَلَى يَعْقُوبَ اور ليكن يوسف پس فراق يعقوب مين اسقدر روئے حَتَّى تَأَذَّى بِهِ أَهْلُ السِّجْنِ تا آنكه قيدخانے مين اور قيدي اون كے رونے سے گهبرائے اور تنگ ہوئے اور كہا اے يوسف يا دن كو رؤ اور شب كو خاموش رہو يا شب كو رؤ دن كو خاموش ہو پس چند روز كي مفارقت مين يہه حال ہوا حالانكه دونو بزرگ جانتے تھے كه ہم پهر آپس مين ملينگے و لَكِنَّ مُفَارَقَةَ الْأَقْرِبَاءِ هِيَ أَشَدُّ الْمَصَائِبِ مگر في الحقيقت مفارقت عزيز و اقربا كي سخت ترين مصائب ہے فَانْظُرُوا أَيُّهَا الْإِخْوَانُ إِلَى فَاطِمَةَ الصُّغْرَى وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ پس تامل كرو حضرات حال فاطمه صغرا اور حسين ابن علي كي مفارقت پر كه كيسي مفارقت ہوئي كه حسين صغرا كے ديكهنے كو ترس گئے اور صغرا حضرت كي زيارت سے ترس گئين اور پهر تا زيست ملاقات نه ہوئي سبب جدائي كا يہه ہوا فَإِنَّهَا كَانَتْ مَرِيضَةً يَوْمَ خُرُوجِ وَالِدِهَا الْحُسَيْنِ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْعِرَاقِ پس فاطمه صغرا بيمار تهے روز سفر امام حسين اور بعضے روايات مين فاطمه كبرا نام تها پس وه دامن پدر سے لپٹ كے كہنے لگي اي بابا كَيْفَ أَسْتَقِرُّ بَعْدَكُمْ وَأَرَى مَنَازِلَكُمْ خَالِيَةً مِنْكُمْ كيونكر مجهے قرار آويگا بعد آپ كے جب خالي گهر نظر آيگا اور كوئي اوسمين ميرا ہمنشين نظر نه آيگا يَا أَبَتِ خُذْنِي مَعَكَ فَلَيْسَ لِي صَبْرٌ عَلَى فِرَاقِكَ وَفِرَاقِ عَمَّاتِي وَأَخَوَاتِي اي بابا مجهے ساتهه ليچلو مجهے كيونكر صبر آيگا تمهاري فراق پر اور پهپهيون كي اور بہنون كي جدائي پر خُصُوصًا أَخِي عَبْدِ اللهِ الرَّضِيعِ خصوصًا اپنے چهوٹے بهائي علي اصغر كي جدائي سے نہايت بيتاب ہون ثُمَّ بَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهَا پهر اسقدر روئے كه روتي روتي فاطمه صغرا بيہوش ہوگئي جب حضرت نے يہه حال ديكها بے اختيار رونے لگے وَاجْتَمَعَ غَمُّ الدُّنْيَا عَلَيْهِ اور تمام غم و الم دنيا حضرت پر ٹوٹ پڑے اور جانب آسمان ديكهه كے دعا كي اور كہا اے فاطمه صغرا جب تك عراق مين پہنچونگا اور توقف كي صورت ہوگي

تو مین عباس اور زین العابدین کو تیری لینے کو بہیجون گا غرض حضرت روتی ہوئی فاطمہ کو چہوڑ کر روانہ ہوئے اور
فاطمہ روتی ہوئی گہر مین آئی اِذَا دَارُهَا نَاحَتْ وَنَدَبَتْ وَصَاحَتْ حَتّٰی ضَعُفَتْ قُوَّتُهَا جب فاطمہ کو وہ
گہر خالی نظر آیا ایک ایک کو یاد کر کی اسقدر پیٹی اور روئی کہ بیہوش ہوگئی فَاجْتَمَعَتْ عَلَیْهَا نِسَاءُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ
پس جمع ہوئین اوس گہر مین تمام عورات مدینہ فَاَجْمَعْنَهَا وَاَسْکَتْنَهَا سبہون نے فاطمہ کو بہلایا اور تسکین دی اور
ساکت کیا اور سمجہایا کہ ای فاطمہ اسقدر بیتابی نکر کہ سب کے عزیز سفر مین جاتی ہین اور پہر ملتی ہین دعا کر خدا سے
کہ تیرے مسافر صحیح و سالم آملین عورتین سب سمجہا کی رخصت ہوئین وَبَقِیَتْ ضَعِیْفَةً عَلِیْلَةً اور فاطمہ ضعیف
و بیمار اکیلی گہر مین رہ گئی اسطرح ہمیشہ یاد کر کی روتی تہے پس ایکدن یاد کیا اپنی عزیزون کو اور بہت روئے
فَذَکَرَتْ مَا وَعَدَهَا اَبُوْهَا اور یاد کیا وعدہ پدر کو صغرا نے کہ اونہون نے مجہی بولانیکو کہا تہا اور اسقدر
تاخیر کی اور مجہے دل سے بہلا دیا وَکَتَبَتْ لَهُمْ کِتَابًا فِیْهِ سَلَامٌ وَعِتَابٌ وَطَوِیَةٌ اپنی کانپتی ہوئے
ہاتہون سے ایک خط لکہا وہ اشتیاق دیدار اور شکایت سی بہرا ہوا تہا اور اوسکو بند کیا وَلَبِسَتْ اِزَارَهَا وَ
خَرَجَتْ مَعَ جَوَارِیْهَا اِلٰی بَابِ الْمَدِیْنَةِ اور چادر اوڑہ کچہ لونڈیان ساتہہ لیکی مدینہ منورہ کے دروازے پر
تشریف لیگئی وَاِذَا بِاَعْرَابِیٍّ رَاکِبٍ عَلٰی نَجِیْبٍ وَهُوَ یَجِدُّ السَّیْرَ ناگاہ ایک اعرابی ناقہ پر سوار نظر آیا کہ وہ
جلد چلا آتا ہے فَسَاَلَتْهُ جَوَارِیْ اَیْنَ تُرِیْدُ یَا اَخَا الْعَرَبِ پس پوچہا کنیزان فاطمہ نے کہان کا ارادہ کرتا ہے
ای عرب فَقَالَ اُرِیْدُ الْعِرَاقَ اوس نے کہا مین ارادہ عراق کا رکہتا ہون فَقَالَتْ لَهُ فَاطِمَةُ الصُّغْرٰی
یَا هٰذَا اَمَا تَحْمِلُ مَعِیْ مَعْرُوْفًا یُجَازِیْکَ بِهٖ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یہہ سنکی فاطمہ صغرا نے کہا ای شخص
تو نہین چاہتا ہے کہ ہمارے ساتہہ ایک احسان کرے اوس احسان کے جزا دین تجہے جد بزرگوار ہمارے
رسول خدا فَقَالَ مَا هُوَ وہ بولا کیا ہے قَالَتْ اَوْصِلْ هٰذَا الْکِتَابَ اِلٰی وَالِدِیْ الْحُسَیْنِ فاطمہ
نے کہا وہ احسان یہہ ہے کہ یہہ خط میرا میرے بابا حسین تک پہنچا دے وَقَبِّلْ لِیْ یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ
نِیَابَةً مِنِّیْ اور ای عرب تو مشرف ہو نا فرزند رسول خدا کی خدمت مین تو میری طرف سے ہاتہہ اور پاؤن
چومنا اور بوسے لینا فَقَالَ کَهَا حُبًّا وَکَرَامَةً لِلّٰهِ وَلِجَدِّکِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پس وہ عرب بولا بسر و چشم
خوشنودی خدا و رسول کے لیے خط تمہارا حسین ابن علی تک پہنچا دونگا مین فَاَخَذَ الْکِتَابَ وَجَدَّ الْمَسِیْرَ حَتّٰی وَصَلَ اِلَی الْعِرَاقِ پس وہ خط

فاطمہ سی لیکر روانہ ہوا اور فاطمہ صغرا گھر مین بیٹھی اور انتظار مین تھی کہ ابھائی او چچا لینی کو آتی ہونگی اور وہ عرب عراق مین پہونچا و وصل الی کربلا و کان وصوله یوم العاشر من المحرم مگر افسوس کہ وہ قاصد کربلا مین دسین پہونچا کہ وہ دن عاشور کا تھا اور اصغر تک بھی نشانہ تیر ستم ہو چکا تھا فرأی الحسین فی میدان کربلا وحیداً فریداً پس دیکھا جناب امام حسین فرزند رسول خدا کو میدان کربلا مین یکہ و تنہا ہزارون لعینون مین کھڑا ہوا و ینادی واوحدتاه واغربتاه واقلة ناصراه اور وہ جناب فریاد کرتی ہین کہ افسوس تنہائی پر میری اور افسوس ہے غربت پر میری اور افسوس ہے کہ اسوقت کوئی معین و مددگار میرا باقی نہین ہے أما من ذابٍّ یذبّ عنّا أما من ناصرٍ ینصرنا آیا کوئی خدا ترس ایسا نہین ہے کہ شر اعدا کو ہم سے دفع کرے آیا کوئی ایسا نہین ہے مدد کرنیوالا کہ فرزند رسول صلعم کی نصرت کرے فلم یجبه احدٌ الا بضرب السیوف وقرع الحتوف پس کوئی فرزند زہرا کو جواب نہین دیتا تھا مگر جواب مین اوس مظلوم کے تلوارین مارتے تھے اور نیزے لگاتے تھے اور سب درپے قتل تھے فأتی الأعرابی عند الحسین وقال السلام علیك یا ابن رسول الله وقبّل یدیه ورجلیه کہ وہ عرب خدمت امام علیہ السلام مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ سلام ہو تم پر ای فرزند رسول خدا اور حضرت صغرا کی طرف سے پاون اور ہاتھہ حضرت کی چومنے لگا حضرت نی فرمایا کہ ای بھائی تو کون ہے کہ اس بیکسی مین مجھہ غریب بیکس پر سلام کرتا ہے وہ رو کے بولا ای مظلوم کربلا و ای فرزند زہرا مین قاصد ہون تمہارے بیٹی فاطمہ صغرا کا اور خط لایا ہون پھر خط حضرت کو دیا فرجع الحسین الی الخیمة وصاح باعلی صوته یا زینب بنت امیر المؤمنین ویا امّ کلثوم ویا سکینة ویا رقیة کلّکنّ تعالین الیّ حضرت خط لیکر سوے خیمہ اہل حرم تشریف لاۓ اور آواز بلند سی پکارے کہ ای زینب بیٹی امیر المومنین کے اور ای ام کلثوم ای سکینہ ای رقیہ ای شہربانو تم سب میرے پاس آو فقد أتانی الکتاب وعظم علی المصاب کہ ایک خط میرے پاس آیا ہے اور مصیبت عظیم مجھہ پر طاری ہوے فأتین الیه مسرعات بالذیول جازات پس آواز حضرت سن کے سب دوڑین اور بولین أمّا المصاب عرفناه وأمّا الکتاب فما عرفناه یا حضرت مصائب کو تو آپ کے جانتے ہین کہ آپ تین دن سے پیاسے ہین اور سب عزیز آپ کے سامنے ٹکڑے

ہوئے حسین بگر خط کو نہین پہچانا قَالَ اُبَشِّرُكُمْ هٰذَا الْكِتَابُ اَتَانِيْ مِنْ اِبْنَتِكُمْ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰى فِيْهِ عِتَابٌ وَخِطَابٌ حضرت نے فرمایا کہ مین بشارت دیتا ہون تمہین کہ یہہ خط ہی تمہارے بیٹی فاطمہ صغرا کا کہ مشتمل ہے عتاب وخطاب پر فَفَضَّهُ وَقَرَاَهُ وَاِذَا مَكْتُوْبٌ فِيْهِ پس حضرت نے اوس خط کو کہولا تو یہہ مضمون لکہا تہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ فَاطِمَةَ الصُّغْرٰٓاءِ بِنْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِلَى الْعَنْدِ وَالِدِهَا الْحُسَيْنِ یعنی یہہ خط ہی فاطمہ کا کہ بیٹی حسین کے ہی اپنے بابا حسین کو اَلْفُ اَلْفِ سَلَامٍ وَاَلْفُ اَلْفِ تَحِيَّةٍ ہزار ہزار سلام اور ہزار ہزار تحیۃ میری طرف سے خدمت فرزند رسول خدا مین قبول ہون ثُمَّ السَّلَامُ التَّامُّ عَلٰى عَمِّيَ الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور پہر سلام پہونچے میرا میرے چچا عباس فرزند امیر المومنین کو اور یہ خبر نہ تہی کہ عباس کے شانے کاٹی گئے ثُمَّ السَّلَامُ التَّامُّ اِلٰى اَخَوَاتِيْ وَاُخُوَّتِيْ پہر سلام ہو میرا میرے سب بہائیون اور بہنون کو ثُمَّ السَّلَامُ التَّامُّ عَلٰى اَخِيْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّضِيْعِ الصَّغِيْرِ پہر سلام پہونچے میرا میرے چہوٹے بہائی اور خنکی چشم عبد اللہ شیرخوار یعنی اصغر کو فَبِاللّٰهِ عَلَيْكُمْ يَا اَبَتَاهُ وَكُلُّكُمْ قَبِّلُوْهُ نِيَابَةً عَنِّيْ پس قسم ہی خدا کی تمہین ای بابا اور سب عزیزون کو کہ میری طرف سے میری چہوٹے بہائی علی اصغر کے بوسی لینا اور پیار کرنا اور ای بابا تمنی مجہے بہلا دیا یہ شکوہ ہی میرا وَكَيْفَ اَوْعَدْتُمُوْنِيْ اِذَا اسْتَقَرَّ بِكُمُ الْجُلُوْسُ فِي الْعِرَاقِ تُرْسِلُ اَخِيْ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَوْ عَمِّيَ الْعَبَّاسَ اور کیون بابا کیسا وعدہ کیا تہا تمنے کہ جب ملک عراق مین توقف ہوگا تو تم میرے بہائی زین العابدین یا چچا عباس کو میرے لینی کو بہیجو گی یَا اَبَتَاهُ قَدْ طَالَ اِنْتِظَارِيْ اِلَيْكُمْ وَزَادَ اِشْتِيَاقِيْ اِلَيْكُمْ ای بابا اتنی مدت انتظار کیا اور آرزوی زیارت روز بروز زیادہ ہے اور ابتک کوئی میرے لینی کو نہ آیا فَاَمَّا اَنَا قَدْ وَصَلْتُ اِلَى الْهَلَاكِ وَمُنْتَظِرَةٌ لِلْمِيْعَادِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ پس اب مین قریب بہلاکت پہونچی ہون اور منتظر ہون آپ کی وعدی کی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا جب تمام خط پڑہ چکے عَظُمَتْ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ وَتَغَيَّرَتْ مِنْهُ الْاَلْوَانُ حضرت کا عجب حال ہوا اور وہ اندوہ ملال طاری ہوا کہ رنگ حضرت کا متغیر ہوا لِاَنَّ الَّذِيْنَ كَانَتْ مُسَلِّمَةً عَلَيْهِمْ كُلُّهُمْ كَانُوْا مَقْتُوْلِيْنَ اسواسطے کہ جن جنکو

فاطمہ نے سلام لکھا تھا وہ سب ٹکڑی ٹکڑی خاک و خون مین زمین پر پڑی تھے لیکن فقط جناب زین العابدین ع
بسبب مرض کے بچ رہی تھے تو اون کے قید کی تیاری تھے وقال کرامۃ لک لاوصلن سلامک
لاھلک واعمامک حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہ تیری خاطر مجھے نہایت عزیز ہی جس جسکو تو نے
سلام لکھا ہے مین پیغام تیرا اونھین پہونچاؤنگا فمضی الی القتلی پس حضرت قتلگاہ کو چلے فاول
من وقع نظرہ علی جثتہ کان اخاہ ابا الفضل العباس پس پہلے نظر حضرت کی نعش مبارک عباس علمدار پر
پڑے فجلس حولہ ونادہ یا اخی و مساعدی ان ابنت اخیک فاطمۃ الصغری ھی تقرئک
السلام پس حضرت نعش عباس پاس بیٹھ گئے اور فرمانے لگے ای بھائی ای قوت بازو میرے تمہاری بھتیجی
فاطمہ صغرا نے تمہین سلام لکھا ہے فتعقب علیک وھی بانتظارک اور بہت شکایت لکھی ہے کہ
واہ چچا تم میرے لینے کو نہ آئے ای بھائی عباس تمہارا یہہ حال ہوا اور فاطمہ تمہارے انتظار مین ہے
ثم مضی الی جسد ولدہ علی الاصغر وسلم علیہ من فاطمۃ الصغری پھر اصغر کی لاش کے پاس آئے
اور فرمایا ای نور چشم تمہاری بہن فاطمہ نے تمہین سلام لکھا ہے اور وہ تو تمہارے دیدار کی مشتاق
ہے وذلک انھا کانت ذاکرۃ یا ابی کلکم اوحشتمونی خصوصا اخی عبد اللہ الرضیع الصغیر
راوی کہتا ہے کہ نعش اصغر پر حال حضرت کا بہت تباہ ہوا اسواسطے کہ فاطمہ صغرا نے بار بار لکھا تھا کہ ہر چند تم
سب کے مفارقت سے نہایت رنج و وحشت ہی مگر خاص جدائی اصغر بدرجہ کمال شاق ہی کہ اوسکی تصویر
ہر دم آنکھون مین رہتی ہے فلما جاء وقف علی ولدہ الرضیع یحس حسرات متتابعات پس ان
باتون کا خیال کر کے حضرت نعش اصغر پر کھڑے روتے تھے اور نالہ پر حسرت و اندوہ سینہ اقدس سے
کھینچتے تھے وخطر ببالہ ما اوصیت بہ فاطمۃ اوسی حال مین وصیت فاطمہ کی حضرت کو یاد آئی کہ لکھا تھا
فاطمہ نے کہ ای بابا میرے چھوٹے بھائی اصغر کا منہ چومنا فانکب الحسین علی ولدہ الاصغر وکان
یقبلہ ویطیل الشم فیہ حضرت بیتاب ہو کر نعش اصغر پر گر پڑے اور بار بار بوسے لیتے تھے اور دہن
اصغر کی بو سونگھتے تھے ویبکی وینادی یا ولدی اوجعونی وبعدک یقتلونی اور رو رو کے
فرماتے تھے ای فرزند میری اصغر ظالمون نے تیری قتل سے دل میرا دکھایا اور قریب ہی کہ بعد تیرے

نے مجھے بھی قتل کرین جیسا اہلحرم نے یہہ حالت حضرت کی دیکھی تو حضرت کو نعش اصغر سے چھڑایا پھر حضرت نعش قاسم پر کھڑی ہوکی فرمانی لگی یَا ابْنَ اَخِیْ اِنَّ ابْنَتَ عَمِّکَ فَاطِمَۃَ تَقْرَئُکَ السَّلَامُ وَتَخُصُّکَ بِالتَّحِیَّۃِ وَالْاِکْرَامِ اے برادر اے قاسم تمہاری بہن نے تمہین بہت بہت سلام لکھا ہے ثُمَّ قَامَ الْحُسَیْنُ وَاَخَذَ الطِّفْلَ مِنْہُمْ وَحَمَلَہٗ عَلٰی اَیْدَیْہِ لِیَضَعَہٗ بَیْنَ الْقَتْلٰی پہر حضرت اوٹھے اور نعش اصغر کو گود سے اہل حرم کے لیکر قتلگاہ مین رکہنی لیچلی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہلبیت نعش اصغر کو پیار کرتی ہوئے خیمہ مین اوٹھا لائی تھے فَعَادَتِ الْبَنَاتُ عَلَیْہِ وَقُلْنَ یَا اَبَانَا دَعْہُ لِنُقَبِّلَہٗ نِیَابَۃً عَنْ فَاطِمَۃَ اوسوقت بیٹیان حضرت کی دوڑین اور عرض کرنے لگین اے بابا ابکدم ٹہرو کہ ہم سب بنیابت فاطمہ صغرا اصغر کو پیار کرلین کہ فاطمہ نے لکھا ہے فَتَرَکَہُنَّ حَتّٰی قَضَیْنَ پس حضرت ٹہر گئی یہان تک کہ سکینہ ورقیہ نعش اصغر کو رو رو کی پیار کرتی تھین اور کہتی تھین ہای بہائی تو اس ظلم سے یہان پیاسا شہید ہوا اور وہان فاطمہ صغرا اب تک تیری اشتیاق ملاقات مین منتظر ہے یہہ سنکر حضرت نعش کو بدشوار چہڑا کر قتلگاہ مین لیگئے اور سب نعشون مین لٹادیا پس جاے تامل ہی کہ فاطمہ کا تو یہہ اشتیاق تہا کہ خط جو میرا گیا ہے تو اب چچا ضرور ضرور میری لینی کو آتی ہون گے اور جب میان سے قاصد یہہ جواب لیکر پہونچا ہوگا کہ اے فاطمہ چچا کے تیری شادی کا ٹیکے لئی اکبر مارے گئے اصغر کی تیر لگا بابا تیرا تشنہ لب ذبح ہوا بہائی بیمار تیرا طوق وزنجیر مین گرفتار ہوکے پہوپہیو ساتہ شام کو گیا تو کیا حال ہوے گا غرض یہہ جاے صبر حضرات اور ائمہ ہدا اور اون کی ذریت علیہم التحیۃ والثنا ہی کے واسطے خیاط ازل نے قطع کیا تہا ورنہ ہر بشر کب متحمل ایسے صبر کا ہوسکتا ہے روایت

۲۳ بست وسوم در فضائل اہلبیت وآمدن امام حسین بعرصہ قیامت واحوال شہادت عبد اللہ ابن حسن وخاتمہ بر شہادت امام حسین

رَوَی صَاحِبُ زَہْرِ الْکَمَالِ قَالَ لَمَّا خَرَجَ اٰدَمُ مِنَ الْجَنَّۃِ احْتَلَّ بِبَلْدَۃٍ مِنْ بُلْدَانِ الْہِنْدِ تُسَمّٰی سَرَانْدِیْبُ وَبَقِیَ یَبْکِیْ عَلٰی مُصِیْبَتِہٖ مُدَّۃً طَوِیْلَۃً روایت کی ہی صاحب زہر الکمال نے جب نکلی حضرت آدم جنت سے اور گرے ایک شہر مین شہرہای ہند سے کہ نام اوسکا سراندیب ہی تو روئی اپنی

Checked
1987

مصیبت پر ایک مدت دراز تا آنکہ منقول ہے کہ رخسار سے گل کر دندان مبارک نظر آنے لگے فَاَمَرَ لَہُ
اَلْمَلِکُ الْجَلِیْلُ بِاِرْسَالِ جِبْرَئِیْلَ وَکَشَفَ لَہُ عَنْ بَصَرِہٖ حَتّٰی رَاٰہُ سَاقَ الْعَرْشِ پس حکم کیا خداوند جلیل
نے اور بھیجا جبرئیل کو کہ حجاب قدرت نظر آدم سے جبرئیل نے اوٹھادی تا آنکہ ساق عرش الہی
نظر آنے لگا فَرَاَی اَنْوَارًا سَاطِعًا وَالنُّجُوْمَ لَوَامِعًا فَتَلَاْلَاَھَا پس دیکھا آدم نے ایک نور روشن ہے پس
پڑہا اوسے فَاِذَا ہِیَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَعَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَالْاَئِمَّۃُ مِنْ
وُلْدِہٖ حِصْنِیْ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا پس اوس نور میں اسم مقدس جناب رسولخدا اور علی مرتضی اور
فاطمہ زہرا اور حسنین اور باقی اماموں علیہم السلام کی لکھی دیکھے اور یہہ مرقوم تہا کہ یہہ قلعہ ہیں میرے
جو شخص کہ اسمین داخل ہوا وہ محفوظ ہے فَقَالَ یَا اَخِیْ جِبْرَئِیْلُ ھَلْ خَلَقَ اللّٰہُ خَلْقًا اَشْرَفَ مِنِّیْ پس
کہا آدم نے ای اخی جبرئیل آیا خدا نے کوئی ایسا ہی پیدا کیا ہے کہ وہ افضل ہو مجہسے قَالَ
نَعَمْ ھٰؤُلَاءِ قَالَ مَتٰی خُلِقُوْا جبرئیل بولے بلی خدا نے ان کو تم سے افضل پیدا کیا ہے آدم بولے
یہہ کب خلق کئے گئے ہیں جبرئیل نے کہا قَبْلَ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَقَبْلَکَ بِاَلْفَیْ عَامٍ یہہ پیدا ہوئے
قبل پیدائش آسمان و زمین کے اور قبل تمہاری دو ہزار برس وَلَوْلَاھُمْ مَا خَلَقَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَھُمْ مِنْ
وُلْدِکَ اگر نہوتے یہہ بزرگوار تو نہ پیدا کرتا خدا تمہیں اور ہیں یہہ تمہارے فرزندوں سے حضرت آدم
نے عرض کی اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ فَضَّلْتَ ھٰذَا الْوَلَدَ عَلَی الْوَالِدِ اِغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ فَغَفَرَلَہٗ خداوندا ای
شخص کہ فضیلت دی تو نے ان فرزندوں کو انکے باپ پر بخش گناہ میرے پس بخشی خدا نے گناہ آدم کے
کیا خوب کہتا ہے شاعر **شعر** فَلَوْلَاھُمْ لَمْ یَخْلُقِ اللّٰہُ اٰدَمَ + فَلَا کَانَ زَیْدٌ فِی الْاَنَامِ + وَلَا عَمْرٌو
وَلَا سُطِحَتْ اَرْضٌ وَلَا رُفِعَتْ سَمَاءٌ وَلَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا اَشْرَقَ بَدْرٌ اگر نہوتے پنجتن اور
عترت اون کی تو نہ خلق کرتا خدا آدم کو اور نہ ہوتا زید دنیا میں اور نہ عمرو یعنی کوئی شخص دنیا میں نہوتا اور
نہ بچھائی جاتی زمین اور نہ بلند کیا جاتا آسمان اور نہ طالع ہوتا شمس اور نہ روشن ہوتا چاند فی الحقیقت کہ ذات
مقدس اون حضرات کی ایسی ہی ہے مگر وای ہی اون ظالموں پر کہ اون کافروں نے ایسی خاصان خدا کو
آرام نہ دیا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بُکَیْرٍ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَوْ نُبِشَ قَبْرُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ

هَلْ كَانَ يُصَابُ فِيْ قَلْبِهٖ شَيْئٌ عبد اللہ بن ابی بکر سی منقول ہے کہ کہا اوس نے کہ عرض کیے مینے
خدمت امام جعفر صادق مین کہ ای فرزند رسولخدا اگر کہولین قبر امام حسینؑ کو تو قبر مین نعش حضرت کو پاوین
حضرت نے فرمایا ای عبد اللہ کیا سوال عظیم کیا تونے اب اسی غور سی سن اِنَّ الْحُسَيْنَ مَعَ اَبِيْهِ
وَاَخِيْهِ فِيْ مَنْزِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بتحقیق کہ امام حسین مع اپنے پدر بزرگوار اور عالی مقدار کی منزل جناب رسولخدا مین
ہین اور کبہی جانب راست عرش متعلق ہوکی درگاہ الہی مین عرض کرتی ہین يَا رَبِّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ ای
بار خداوندا کر اوسپر جو مجہسی وعدہ کیا ہی اور دیکہتی ہین اپنی زوّارون کی طرف اور جانتی ہین نام اون کے
اور اون کی آبا کی وَاِنَّهٗ لَيَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَبْكِيْهِ فَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ اور دیکہتی ہین اپنی رونیوالون کو اور اون کے
لئی استغفار کرتی ہین کہ یا خدا یہہ تیری حسین مظلوم کو روتی ہین انہین بخشدی وَيَسْاَلُ اَبَاهُ الْاِسْتِغْفَا
لَهٗ اور اپنی جد و پدر سے عرض کرتی ہین کہ آپ بہی میرے رونیوالون کی لئی استغفار کیجئی کیسی میرے
مصیبت پر روتی ہین اور فرماتی ہین اَيُّهَا الْبَاكِيْ لَوْ عَلِمْتَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ لَفَرِحْتَ اَكْثَرَ مِمَّا حَزِنْتَ
ای رونیوالو میری غم مین اگر جانو تم اون ثوابون کو جو خدا نی تمہاری لیئے معین کیے ہین تو خوشی اور
شادی تمہاری زیادہ ہو تمہاری رونی سے پس حضرات دیکہی سرافرازی اپنی آقا کی کہ فرزندون کو
بہوکا پیاسا ذبح کروادیا اور آپ بہی بہوکی پیاسے ذبح ہوئی فقط تمہاری نجات کی لئی اور اب تک غم و الم
اپنی فرزندون کا بہولی ہوئی ہین اور غلامون مین جی لگا ہی اور بروز قیامت یون ہی حال ہوگا پس روز
قیامت کو جب تمام مخلوقات خوف کبریا سے سر جہکائی ہوگی اور کوئی شفاعت خواہ نظر نہ آویگا بلکہ انبیا
نفسی نفسی پکارین گے اور ملائکہ خوف سے آنکہین نہ اوٹہائین گے تو پہر اور مخلوقات کا کیا ٹہیک ہی سب عجب ہراس
مین گرفتار ہونگی کہ ناگاہ امام حسینؑ عین انتظار مین تشریف لائین گے سر زخمون سے چور چور سر اقدس
ہاتہون پر رکہی ہوئے زیر عرش الہی آکر فرمائین گے رَبِّ شَفِّعْنِيْ فِيْمَنْ بَكٰى عَلٰى مُصِيْبَتِيْ ای پروردگار میرے
میرے شفاعت قبول کر اون کے حق مین جو مجہپر روئی ہین پس پروردگار عالم فرمائیگا ای حسین سر
اپنا تن پر رکہہ عرض کرینگے الہی نہ ملاؤنگا سر اپنا تن سے جب تک میرے رونیوالون کو نہ بخشیگا پس بخاطر
حسین تمام شیعان گنہگار کو خداوند غفار بخشیگا اور سپرد امام کی کریگا وہ حضرت شاد شاد سبکو لیکر

داخل جنت ہون گی اب مقام بہشتی اور خاک اوڑھا انکا ہی کہ وہ فریاد رس عالم صحرای کربلا مین بعد شہادت
علی اکبر فریاد کرتا تھا اور کوئی نہ سنتا تھا فالتفت عن یمینہ فلم یر احدا و التفت عن یسارہ
فلم یر احدا پس اوسوقت جناب امام حسین کبھی دست راست دیکھتے تھے تو سوا لعشہای فرزندان و عزیزان
کے کوئی نظر نہ آتا تھا اور کبھی دست چپ نظر فرماتی تھے تو بجز انبار کشتون کے کوئی عزیز و رفیق نظر نہ آتا
تھا فخرج علی بن الحسین زین العابدین و کان مریضا لا یقدر ان یقل سیفہ جب بیکسی امام
کے بیمار کربلا امام زین العابدین نے دیکھی ہر چند شدت مرض سے طاقت طلوار برسنبھلی نہ تھے مگر بیتاب
ہو کر نکلے و ام کلثوم تنادی خلفہ یا بنی ارجع اور ام کلثوم پکارتی تھین کہ ای فرزند ای نشان
برادر میدان کو نجا بیمار کربلا بولے یا عمتاہ ذرینی اقاتل بین یدی ابن رسول اللہ ای پھوپھی
چھوڑ دیجے مجھے کہ مین سامنے امام مظلوم فرزند رسول خدا کی جہاد کرون پس جناب امام حسین میدان سے
پکاری کہ ای ام کلثوم ہرگز نہ چھوڑنا اسکو تا نسل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ سے زمین خالی نہ ہو جاے بعد ازان
حضرت نے آواز استغاثہ بلند کی اور فرمایا ہل من ذاب یذب عن حرم رسول اللہ آیا کوئی ایسا ہے
کہ ضرر ان اہل شقاوت کا حرم رسول خدا سے دفع کری آیا کوئی خدا پرست ایسا ہی کہ اس بیکسی مین ہماری
نصرت کری پس کوئی اون لعینون مین سے جواب نہ دیتا تھا بلکہ تیر و پتھر مارتی تھے حتی جرحوہ فی بدنہ
ثلث مائۃ و نیفا و عشرون جرحا بالرمح و السیوف و النبل تا انکہ بدن شریف پر تین سو
بیس زخم لگے اور نیزہ و شمشیر و تیر کی زخم زیادہ تھے وقیل الف و تسعمائۃ جراحۃ اور بعضون نے
لکھا ہے کہ ایکہزار نوسو زخم حضرت کی جسم شریف پر لگے تھے وکانت السہام فی درعہ کالشوک فی
جلد القنفذ وکانت کلہا فی مقدمہ اور تیر جسم امام پر ایسی لگی تھے کہ جیسی ساہی کے بدن پر کانٹے ہوتی ہین
اور سب تیر سامنے ہی سے تھے پشت مبارک پر کوئی تیر نہ تھا افسوس صد افسوس کہ جو جسم رسول خدا کی جسم سے روئیدہ
ہوتا تھا وہ یون زخمون سے چور ہوا اور وہ فرزند رسول کہ جنکی طفیل فرشتون کو شفا ملی ہو وہ بیکس و تنہا ہو کر بھوکا
پیاسا شہید ہوا فبینما کذلک اذ رماہ خولی بن یزید الاصبحی بسہم فوقع فی لبتہ فخر صریعا علی
الارض پس اسی حال مین تھے کہ ایک تیر خولی نے ایسا سینہ مبارک پر مارا کہ زمین پر گر پڑی پس حضرت تیر کو نکال کر

حلو مین خون لیکر سر و ریش انور پر ملتي تھے راوي کہتا هي وسوقت عبد الله بن الحسن در خیمه سے یهه حال دیکھتا تھا فَخَرَجَ وَهُوَ يَبْكِي وَيَقُولُ وَاللهِ لَا أُفَارِقُ عَمِّي یهه حال دیکھکے وه شاهزاده سوي میدان دوڑا اور روتا اور کہتا تھا والله مین اپني چچا سے جدا هونگا پس جناب زینب ني اونھین روکا که پھیر لیجاوین خیمه کو اور وه صاحبزاده حد بلوغ کو بھي نه پہنچا تھا اور حضرت بھي میدان سے پکاري اي بہن نه چھوڑنا اسي ناگاه وه معصوم هات سي پھوپھي کي چھوٹ کي دوڑا اور جناب زینب هر چند پکارتي تھین اي نشان برادر پھر آ قَالَ لَا أُفَارِقُ عَمِّي عبد الله ني کہا اي پھوپھي نه چھوڑونگا مین تنها ایسي وقت مصیبت مین اپني چچا مظلوم کو تا آنکه پہنچا وه شاهزاده خدمت امام مظلوم مین فَأَقْبَلَهُ حُرْمُلَةُ ابْنُ كَاهِلِ اللَّعِينُ إِلَى الْحُسَيْنِ لِيَضْرِبَهُ بِالسَّيْفِ اوسوقت آیا حرمله ملعون قریب حضرت کي اور چاها اوس ملعون نے که حضرت کو تلوار لگاوے اوس صاحبزادي نے کہا واي هو تجھپر بسبب حبشیه آیا میري چچا مظلوم تین روز کے پیاسکو ماریگا فَغَضِبَ اللَّعِينُ وَضَرَبَ الصَّبِيَّ بِالسَّيْفِ فَأَلْقَاهَا بِيَمِينِهِ فَقَطَعَهَا وه لعین بیرحم غصي هوا اور ایک تلوار اس زور سے لگائی که دہنا هاتھ اوس امام زادي کا کٹ کے گر پڑا فَصَاحَ يَا عَمَّاهُ أَدْرِكْنِي اي چچا خبر لو که مجھے اس ظالم نے مارا فَأَخَذَ الْحُسَيْنُ وَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ حضرت ني اوسي روکي سینه زخمي سے لگایا اور فرمایا يَا ابْنَ أَخِي اصْبِرْ عَلَى مَا نَزَلَ بِكَ اي فرزند برادر صبر کر اس بلا پر جو نازل هوئي تجھپر اور پیار کرتي تھے اور دلاسا دیتي تھے إِذْ رَمَاهُ اللَّعِينُ بِسَهْمٍ فَذَبَحَهُ فِي حِجْرِهِ که ناگاه ایک تیر اوس شقي نے گلوي معصوم پر ایسا لگایا که وه مظلوم اپني چچا کي گود مین ذبح هوکي گر پڑا اور شهید هوا حضرت نعش اوس کے مثل نعش اصغر کے سینه سي لگاکے رونے لگے حضرات یهه ستم تو کسي پر نهین هوا ابتداي زمانه سے سوا حضرت امام حسین کے که کیسي کیسي پیارون کو آنکھون کے سامنی مرتا دیکھا اور یهه داغ اخیر تھا فَصَاحَتْ زَيْنَبُ يَا ابْنَ أَخِي لَيْتَ الْمَوْتَ أَعْدَمَنِي جناب زینب در خیمه پر یهه حال دیکھکے پکارین هاي اي فرزند اخي اي نشان حسن کاش مجھے موت آتي وَلَيْتَ السَّمَاءَ انْطَبَقَتْ عَلَى الْأَرْضِ کاش آسمان زمین پر گرتا که یهه تمام مصیبتین پڑین عبد العزیز دهلوي نے لکھا هے فَنَادَى الشِّمْرُ لِأَصْحَابِهِ وَيْلَكُمْ مَا تَنْتَظِرُونَ بِالرَّجُلِ پس یکایک شمر اپني رفیقون کو پکارا واي هو تمپر کیا انتظار هي قتل مین اوس شخص کے جلد قتل کرو پھر تو سب ٹوٹ پڑے کسي نے تلوار ماري اور کسي نے نیزه مارا اور کسي نے تیر مارا

وَضَرَبَهُ شِمْرٌ عَلٰی وَجْهِهٖ فَاَدْرَکَهُ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ اور شمر ملعون نے ایک تلوار رخ انور پر ماری اور سنان ابن انس شقی نے آکے ایک نیزہ اوسے حال مین مارا اور آیا خولی کہ سر حضرت تن مبارک سے جدا کرے مگر ہاتھ اوس کے کانپنے لگے فَنَزَلَ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ اَخُوْهُ فَقَطَعَ رَاْسَهٗ پس اوترا گھوڑی سے سہل ابن زیاد بھائی اوسکا اوس نے سر حضرت کا تن اقدس سے جدا کرکے خولی کو دیا وَاَمَرَ الشِّمْرُ نَفَرًا فَرَکِبُوْا خُیُوْلًا وَاَوْطَؤُا الْحُسَیْنَ اوسوقت شمر نے حکم کیا کہ گھوڑون پر سوار ہو اب نعش حسین کو نیچے پامال کرو اور بخار دلون کے نکالو پس چند ملعون گھوڑون پر سوار ہوئے اور وہ بی ادبی کے کہ تعجب ہے آسمان زمین پر کیون نہ گر پڑا اور قیامت کیون برپا ہوئی کہ فرزند زہرا اور یہہ مصیبت وجفا پس یہہ حال دیکھ کے اہل حرم پچھاڑین کھاتے تھے مگر کیا صبر تھا کہ دعای بد نہ کی اون لعینون کے لیے

روایت بست وچہارم خرایج درمعجزہ جناب امام حسینؑ ومعجزہ دیگر بھی مصائب حضرت کی اور آنا فقیر کا پانی لیکی بھر احوال شہادت اور بیٹھنا گھوڑیکا اور زینب کا نکلنا خیمہ سے

کتاب خرایج الجرایح مین ابو خالد کابلی سے اور اوس نے یحیی بن ام الطویل سے روایت کی ہے کہ اوس نے کہا ہم خدمت امام حسین مین بیٹھے تھے اِذْ دَخَلَ عَلَیْهِ شَابٌّ یَبْکِیْ ناگاہ ایک جوان روتا ہوا خدمت حضرت مین آیا اور عرض کیے اوس نے کہ یا حضرت مان میری مر گئی ہے اور کچھ وصیت نہین کی اور مال چھوڑ گئی ہے فَقَالَ الْحُسَیْنُ قُوْمُوْا حَتّٰی نَصِیْرَ اِلٰی هٰذِهِ الْحُرَّةِ پس حضرت نے فرمایا کہ اوٹھو کہ چلین اس مومنہ آزاد کی گھر تک جب پہنچی دروازے پر تو آستان در پر کھڑی ہو گئی دست مناجات درگاہ قاضی الحاجات مین اوٹھا کے دعا کی کہ خداوندا دوبارا حکم فرما کہ روح اس مومنہ کے جسم مین اس کے داخل ہوتا جو وصیت اسے کرنے ہو کرلے فَاَحْیَاهَا اللّٰهُ بِبَرَکَةِ الْحُسَیْنِ پس وہ فی الفور حضرت کی برکت دعا سے زندہ ہوئے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہکر اوٹھ بیٹھی اور حضرت کی طرف دیکھکی بولی اُدْخُلِ الْبَیْتَ یَا مَوْلَایَ گھر مین تشریف لاؤ ای مولا میرے اور جو ارشاد ہو وہ مین کرون حضرت نے فرمایا جو تجھے وصیت کرنی ہو وہ کر فَقَالَتْ ثُلُثُ الْمَالِ لَکَ مَا شِئْتَ وَالثُّلُثَانِ لِاِبْنِیْ هٰذَا پس عرض کے اوس نے ثلث مال مین میرے تو آپ کو اختیار ہے جو چاہین آپ وہ کرین اور دو ثلث مال میرا میری اس بیٹی کا

اِنْ عَلِمْتَ اَنَّهٗ مِنْ مَوَالِيْكَ مگر جو آپ جانین کہ یہہ دوست ہے حضرت کا وَاِنْ كَانَ مُخَالِفًا فَخُذْهُ اِلَيْكَ اور اگر یہہ مخالف ہو حضرت کا تو وہ مال لے لیجیے حضرت کا ہے جسے چاہین اوسے دین فَلَا حَقَّ لِلْمُخَالِفِيْنَ فِيْ اَمْوَالِ الْمُؤْمِنِيْنَ اسواسطے کہ مال مومنین مین مخالفین کا حق نہین ہے پہر عرض کے کہ یا حضرت آپ مجہپر نماز پڑہیے اور اپنی دست سے میری تجہیز و تکفین کیجیے گا ثُمَّ صَارَتِ الْمَرْءَةُ مَيِّتَةً كَمَا كَانَتْ بعد ازان وہ عورت مردہ ہو گئی جیسی تہی وَعَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ اِلٰى عَلِيٍّ فَشَكَوْا اِمْسَاكَ الْمَطَرِ کتاب عیون المعجزات مین جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا ایکبار اہل کوفہ حضرت امیر المومنین کے خدمت مین آئی اور کمی باران کی شکایت کی اور عرض کی یا مولا دعا کیجیے کہ باران رحمت نازل ہو فَقَالَ لِلْحُسَيْنِ قُمْ وَاسْتَسْقِ پس حضرت نے جناب امام حسین فرزند رسول الثقلین سے فرمایا اوٹہو اے فرزند اور ان لوگون کے لئے طلب باران پروردگار زمین و آسمان سے کر فَقَامَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى جناب امام حسین اٹہتے ہے اوٹہی اور نماز پڑہے اور ایک خطبہ مشتمل حمد و ثنای لیے اور درود رسالت پناہی پڑہا اور یہہ دعا مانگی اَللّٰهُمَّ مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ وَمُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ اَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا اے خداوند عطا کرنیوالے نیکیون کے اے نازل کرنیوالے برکتون کے نازل کر ہمپر باران رحمت کو اور سیراب کر تو ہمکو باران بسیار سے کہ فراگیرندہ ہو تمام شہرون کو اور روان شوندہ ہو روے زمین پر تُنَفِّسُ بِهِ الضُّعْفَ عَنْ عِبَادِكَ وَتُحْيِيْ بِهِ الْاَرْضَ الْمَيْتَةَ عَنْ بِلَادِاۤءِ ایسا باران کہ زایل کرے تو بسبب اوس کے ضعف اور ناتوانی اپنی بندون سے اور زندہ کرے تو اوس کے برکت سے زمین مردہ کو فَمَا فَرَغَ مِنْ دُعَآئِهٖ حَتّٰى غَاثَ اللّٰهُ غَيْثًا بَغْتَةً ہنوز امام علیہ السلام دعا سے فارغ نہوئے تہے کہ ایک پارہ ابر نمودار ہوکر برسنا شروع ہوا وَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ مِنْ بَعْضِ نَوَاحِي الْكُوْفَةِ فَقَالَ تَرَكْتُ الْاَوْدِيَةَ وَالْاٰجَامَ يَمُوْجُ بَعْضُهَا فِيْ بَعْضٍ ایک اعرابی بعض نواحی کوفہ سے آیا اور خبر دی کہ دیکہا مینے کہ تمام جہیلین اور تالاب پانی سے معمور موجین مار رہے ہین حضرات یہہ قدر و منزلت حسین کی پروردگار کے روبرو ہے کہ ایک آن مین بخاطر حسین مردیکو زندہ کیا اور زمین تفتیدہ پر پانی پر روان کیا یہ احسانات خلق خدا پر تہے حسین بن علی کے بالتخصیص اہل کوفہ پر سو عوض اون احسانون کے کوفیون نے اوس برگزیدہ خدا اور محسن خلق سے یہہ کیا کہ جب بموجب طلب اون کے وہ سالک راہ رضا

وارد زمین کربلا ہوا تو اہل کوفہ ہی نے کمر نامردی قتل امام پر باندھے اور پانی اوس جناب پر بند کیا اور انکی اولاد کی سوا کسی پر بند نہ تھا کہ آپ پیتی تھے اور بہاتی تھے اور اطفال خردسال حسین پیاس سے بےچین ہوکر العطش العطش کا شور مچاتے تھے اور پانی نہ پاتی تھے گرد خیمہ خندق مین آگ جلتی تھے اور دہوپ کے شدت تھے اور باوجود ان تکلیفون کے کوفیان غدار اوس سید ابرار پر تیرون کا مینہ برساتی تھے اور سنان کلمات سخت و درشت سے دل کو حضرت کی جدا مجروح کرتے تھے چنانچہ روایت صحیح مین وارد ہوا ہے فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ تَمِيْمٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُوَيْرِيَّةَ فَقَالَ يَا حُسَيْنُ فَقَالَ مَا تَشَاءُ فَقَالَ اَبْشِرْ بِالنَّارِ ایک لعین قبیلہ بنی تمیم سے عبداللہ بن جویریہ نام حضرت کی سامنے آیا اور پکارا باآواز بلند کہ یا حسین حضرت نے فرمایا کہ کیا مطلب ہے تیرا وہ لعین بولا بشارت ہو تجھے ای حسین آتش دوزخ کی فَقَالَ كَلَّا اِنِّيْ اَقْدَمُ عَلٰى رَبٍّ غَفُوْرٍ وَشَفِيْعٍ وَمُطَاعٍ وَاَنَا مِنْ خَيْرٍ اِلٰى خَيْرٍ مَنْ اَنْتَ حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہین ہے جو تو گمان کرتا ہے بلکہ مین جاتا ہون خداوند امر زندہ کے حضور اور پیغمبر شفاعت کنندہ کے خدمت مین اور مین ایک حالت نیک سے طرف ایک حالت نیک کے سفر کرون گا تو کون ہی کہ فرزند رسول کے حق مین بی ادبی کرتا ہے وہ لعین بولا کہ مین ابن جویریہ ہون حضرت نے ہاتھ اوٹھا کر فرمایا اَللّٰهُمَّ جُزْهُ اِلَى النَّارِ خداوندا اس لعین کو آتش جہنم مین داخل کر یعنی اس کلام بد کی سزا پاے فَغَضِبَ اللَّعِيْنُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ وہ کافر حضرت کی اس بات سی غصے ہوا اور حضرت پر حملہ کیا فَاضْطَرَبَ بِهٖ فَرَسُهٗ فِيْ جَدْوَلٍ وَتَعَلَّقَ رِجْلُهٗ بِالرِّكَابِ وَوَقَعَ رَاْسُهٗ فِي الْاَرْضِ وَنَفَرَ الْفَرَسُ حکم خدا سے گھوڑا اوسکا چمکا اور پاؤن گھوڑیکا ایک گڑھے مین جا پڑا اور گھوڑا گرا اور پاؤن اوس شقی کا رکاب مین اولجھا اور سر زمین پر لگا اور گھوڑا دوڑتا تھا اور سر اوس ناپاک کا پتھرون اور درختون پر ٹکرا ٹکرا کر ٹکرے ہوگیا اور پاؤن اور پنڈلیون کا گوشت کانٹون وغیرہ سے نچکر اوڑ گیا غرض باین حال تباہ اور روح سیاہ داخل نار ہوا فَلَمَّا اشْتَدَّ الْقِتَالُ وَانْتَصَفَ النَّهَارُ رَاٰى ذٰلِكَ اَبُوْ ثُمَامَةَ الصَّائِدِيُّ قَالَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ نَفْسِيْ لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ هٰؤُلَاءِ اقْتَرَبُوْا مِنْكَ جب خروش لشکر مخالف کا زیادہ ہوا ابو ثمامہ نے عرض کی یا اباعبداللہ میری جان آپ پر سے فدا ہو یہ لعین بہت قریب آگئے ہین

وَاُحِبُّ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ وَقَدْ صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اور مین مشتاق ہون کہ خدا سے ملاقات کرون درحالیکہ نماز ظہر بجماعت آپکی ساتھہ ادا کرچکا ہون کہ یہ نماز آخری ہے حضرت نے سر اپنا سوی آسمان اوٹھا کر فرمایا ذَكَرْتَ الصَّلٰوةَ جَعَلَكَ اللّٰهُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ اي ابو ثمامہ اسوقت جو تونے نماز یاد دلائی خدا تجھے روز قیامت مین ساتھہ نمازگزارون کے محشور کرے ہان یہ اول وقت ظہر ہے ثُمَّ قَالَ سَلُوْهُمْ اَنْ يَكُفُّوْا عَنَّا حَتّٰى نُصَلِّيَ کہوا ان منافقون سے کہ اتنی مہلت ہمین دو کہ نماز ظہر اپنے امام کی ساتھہ ادا کرلین بموجب ارشاد حضرت کے ظالمون سے کہا کہ فرزند رسول خدا نماز پڑہنے کی مہلت مانگتا ہے فَقَالَ الْحُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ اِنَّهَا لَا تُقْبَلُ حصین بن نمیر لعین نے جواب دیا کہ تمہارے نماز قبول نہین کہ تم حق سے منحرف ہوکر امام وقت کی بیعت سے منکر ہو پس حبیب بن مظاہر بولے کہ اي لعین نماز فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قبول وَتُقْبَلُ مِنْكَ يَا خَمَّارُ اور قبول ہو نماز تجھ ایسے شراب خوار کی پس حصین لعین نے حبیب پر حملہ کیا اور حبیب نے اوسپر حملہ کرکے ایسی تلوار اوسکی گہوڑی کے منہہ پر ماری کہ گہوڑا جراغ پا ہوا اور حصین ناپاک گر پڑا اور ملعونان لشکر دوڑ پڑی اور اوسے اوٹھا لیگئی فَقَالَ الْحُسَيْنُ لِزُهَيْرِ بْنِ الْقَيْنِ وَسَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ تَقَدَّمَا اَمَامِيْ حَتّٰى اُصَلِّيَ پس حضرت نے زہیر بن قین اور سعد بن عبد اللہ سے فرمایا کہ تم میرے آگے کھڑی ہو کہ مین نماز پڑہ لون پس وہ دونون بزرگ سامنے کہڑے ہوئے حَتّٰى صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ یہان تک کہ فرزند رسول خدا نے باقی صحابہ سے نماز خوف ادا کی پس سعید کثرت زخمون سے زمین پر گر پڑے اور بولی خداوندا لعنت کر اس قوم پر مثل عاد و ثمود کی بعد ازان عرصہ قلیل مین سب اصحاب سید جلیل ریاض جنت کی طرف راہی ہوئے تو حضرت تنہا میدان مین کہڑی تھے فَيَنْظُرُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَلَمْ يَرَ اَحَدًا اَبْكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا پس حضرت کبھی داہنی طرف دیکھتے تھے اور کبھی بائین جانب جب کوئی یاور سواد دشمنون کے نظر نہ آتا تو نعشہاے شہدا دیکھکر دہاڑین مارکر روتے تھے وَالدَّمُ مِنْ جِسْمِهِ الشَّرِيْفِ مَسْفُوْحٌ وَيَلُوْكُ لِسَانَهٗ مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ وَقَالَ اور خون جسم شریف سے بہ رہا تہا اور شدت تشنگی سے زبان مبارک چباتے تھے اور کہتے تھے اَنَا ابْنُ صَاحِبِ الْكَوْثَرِ اَنَا ابْنُ شَافِعِ يَوْمِ الْمَحْشَرِ مین ہون بیٹا ساقی حوض کوثر کا مین ہون بیٹا شفیع روز محشر کا اُقْتَلُ عَطْشَانًا غَرِيْبًا وَحِيْدًا اَهَلْ فِيْكُمْ مُسْلِمٌ اور قتل ہوا ہون مین

پیاسا تن تنہا مسافر کیا تم مین کوئی مسلمان نہین ہے کہ مجھکو اس تشنگی مین پانی پلا دیوے اِذْ سَمِعَ وَمِشْکِیْنٌ کَانَ فِیْ عَسْکَرِ عُمَرَ ابْنِ سَعْدٍ فَمَلَأَ الرَّکْوَۃَ وَجَاءَ عِنْدَ الْحُسَیْنِ قَالَ ناگاہ آواز ایک درویش نے کہ لشکر عمر مین تہا سنی پس وہ لچے کو پانی سے بھر کر حضرت کی خدمت مین آیا اور عرض کیے یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِشْرَبْ هٰذَا الْمَآءَ اے فرزند رسول خدا ماں باپ میرے فدا ہون آپ پر سے یہ پانی حاضر ہے اسے پیو فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَآءً شَدِیْدًا حضرت اوس پانی کو دیکھ کے شدت سے روئی وَقَالَ کَیْفَ اَشْرَبُ وَقَدْ قُتِلَ اَنْصَارُنَا وَاَقْرِبَاؤُنَا حَتَّی الطِّفْلُ ظَمْآءً اور فرمایا ای شیخ کیونکر پانی پیون مین حال انکہ عزیز و انصار سب پیاسے قتل ہوگئے یہان تک کہ میرا بچا بھی پیاسا شہید ہوا پھر یہ پانی کیونکر مجھسی پیا جائیے یہ فرماکر اوسے خیمہ کی طرف لائی تا قدرت خدا اوسے دکھا دین اور وہان ایک گڑھا بصورت کنوین کے کھودا اور اوسمین پانی نکلا اوسوقت ارشاد کیا ہم پانی کے محتاج نہین ہین لیکن حجت ان ظالمون پر تمام کرتے ہین تا روز قیامت انکو کوئی عذر باقی نہ رہے اور ای شیخ تو لشکر عمر سعد سے نکل جا کہ جو آواز استغاثہ میری سنکر اعانت نہ کریگا خدا اوسے سرنگون داخل جہنم کریگا فَقَالَ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ یَا زَیْنَبُ یَا اُمَّ کُلْثُوْمُ یَا سُکَیْنَۃُ یَا رُقَیَّۃُ پھر حضرت اہلبیت سی رخصت ہونی لگی اور فرمایا ای زینب و ام کلثوم و سکینہ و رقیہ تمہین خدا کو سونپتا ہون اِذْ رَمَوُا السِّهَامَ وَقَالُوْا اُخْرُجْ یَا حُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ حضرت تو اہلبیت سے رخصت ہوتی تھے کہ ناگاہ اون کافرون نے تیر خیمہ حضرت پر مارے کہ کئی تیر قناتون سے پار ہو گئے اور وہ بی ادب دشمن خدا پکاری ای حسین ابن علی خیمہ سے باہر نکلو یا بیعت کرو یا سر دو فَبَکَی الْحُسَیْنُ بُکَآءً شَدِیْدًا یہ سنکر حضرت نہایت روئے اور لاحول پڑھا اور میدان مین آئے وَقَالَ اَمَا مِنْ مُغِیْثٍ یُغِیْثُنَا اَمَا مِنْ رَاحِمٍ یَرْحَمُنَا وَیَسْقِیْنَا جُرْعَۃً مِنَ الْمَآءِ اور یون آواز استغاثہ بلند کی آیا کوئی فریادرس ہے کہ ہماری فریاد کو پہونچے ایسا کوئی رحم دل ہے کہ ہم پر رحم کھائے اور ایک جرعہ آب پلائی کہ کمال تشنگی اسوقت طاری ہے فَبَیْنَمَا کَذٰلِکَ اِذْ رَمَوُا السِّهَامَ عَلَیْهِ اس اثنا مین حضرت پر اون لعینون نے تیر مارنے شروع کئی حَتّٰی صَارَ جِلْدُ الْحُسَیْنِ کَالْقُنْفُذِ یہان تک عوض پانی کی تیر مارے کہ وہ جسم حسین کہ خون رسول خدا سے پلا تھا مانند جسم ساہی کی ہو گیا اور اسقدر خون بہا اور زخم لگے کہ لڑنیکی طاقت نہ رہی اور حضرت

ٹہر گئے فبینما ھو واقف اذا اتاہ حجر فوقع علی جبھتہ کہ ناگاہ ایک پتہر حضرت کی پیشانی نورانی پر کہ جبین رسولخدا جو تھی ایسے اس زور سے لگا کہ پیشانی مجروح ہو گئی اور خون بہنے لگا فاخذ الثوب لیمسح الدم عن جبھتہ حضرت نے چاہا کہ کپڑے سے خون پیشانی کا پونچھیں فاتاہ سہم مسموم لہ ثلث شعب فوقع علی قلبہ پس ایک تیر زہر آلود سہ پہلو آیا اور قلب حضرت پر لگا حضرت نے بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ فرمایا اور سر سوئے آسمان اوٹھا کے عرض کی خداوندا تو جانتا ہے کہ یہہ لعین ایسے شخص کو قتل کرتے ہیں کہ روی زمین پر سوا اوس کے کوئی نواسا رسول خدا کا نہیں ہے ثم اخذ السہم فاخرجہ من وراء ظھرہ وہ تیر ایسا کاری لگا تھا کہ دل کو توڑ کے پشت مبارک سے باہر نکل گیا تہا حضرت نے جانب پشت سے وہ تیر نکالا پس شمر لعین نے پکارا ادای ہو تیر جلد حسین کو قتل کرو فطعنہ سنان ابن انس بالرمح کاد ان یقع یہ سنکے سنان ابن انس نے آگے بڑھ کے ایسا ایک نیزہ سینۂ اقدس پر مارا کہ قریب تہا کہ حضرت گھوڑے سے زمین پر گریں قال فقال ایھا الجواد اتعرف من انا راوی کہتا ہے کہ اوسوقت حضرت نے فرمایا اے اسپ باوفا آیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں انا ابن فاطمۃ الزھراء انا ابن علی المرتضی ای گھوڑے میں ہوں بیٹا فاطمہ کا اور میں ہوں فرزند علی کا فوضع یدیہ ورجلیہ علی الارض گھوڑے نے حال حضرت پر رو دیا اور ہاتھہ اور پاؤں زمین پر پہیلا دیے تا صدمہ جسم شریف کو نہ پہونچے اور حضرت زمین پر گر کے غش ہو گئے اوسوقت الحرم میں صدای گریہ وزاری بلند ہوئی اوسوقت زینب خاتون بیتابانہ چاک گریبان وگریان ونالان سراسیمہ مضطرب الحال بال کہولے ہوئے نکلیں فصاحت وا اخیاہ وا اماماہ وا حسیناہ اور ہای بہائی میرے ہای امام میرے ہای حسین کے نعرے مارتی تہیں لیت الموت اعدمنی کاشکے زینب کو موت آتی اور یہہ حال اپنے بہائیکا نہ دیکہتی لیت السماء انطبقت علی الارض کاشکے آسمان زمین پر گر پڑتے ولیت الجبال تدکدکت علی السھل کاش پہاڑ ٹکڑے ہو جاتے زمین پر کہ میرا بہائی فرزند رسول خدا اس بیکسی سے شہید ہوتا ہے ویلک یا عمر بن سعد یقتل ابن بنت رسول اللہ وانت تنظر وای تجہپر ای عمر سعد کیا ہو گئی حمیت تیری کہ فرزند رسولخدا شہید ہوتا ہے اور دیکہتا ہے تو ففتح الحسین عینیہ ونظر الیہ پس جناب امام حسین نے غش سے

آنکهین کهولین زینبؑ غمدیده کی طرف دیکها چاها حضرت کی کچهه فرماوین ایک تیر حلق حضرت مین ایسا پیوست تها بولا نگیا اور وه تیر پیچهے گلوی حضرت سے نه نکلا حضرت نے اشاره سے فرمایا ای بہن زینب خیمه مین جاؤ اور میرے حبیبتی حی خیمه سے نه نکلو فَرَجَعَتْ اِلَی الْخَیْمَةِ پس جناب زینبؑ بموجب ارشاد حضرت کی خیمه کو چلین اِذِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ قَدْ قُتِلَ الْحُسَیْنُ قَدْ ذُبِحَ الْحُسَیْنُ ابهی جناب زینبؑ خیمه کو نه پہونچی تهین که آواز بلند ہوئی که حسین فرزند رسول خدا قتل ہوا حسین فرزند زہرا ذبح ہو گیا جناب زینبؑ نے جو مڑکے دیکها آه سر جناب امام مظلوم کا نیزه پر نظر آیا فَبَکَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهَا پس جناب زینبؑ بیقرار ہو کی روئین اور منهه پر طمانچے مارنے لگین وَاَمْطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا وَتُرَابًا اَحْمَرَ اور آسمان سے خون برسنے لگا اور مٹی سرخ گرنی لگے وَکَسَفَتِ الشَّمْسُ کَسْفَةً بَدَتِ الْکَوَاکِبُ اور آفتاب کو گہن لگا ایسا گہن که ستاری ظاہر ہوئے لوگون نے گمان کیا که قیامت قایم ہوئے روایت بست وپنجم ۲۵ مین پانا گٹهون کا پشت امام پر بعد شهادت پهر مناجات حضرت موسی پهر خون برسنا آسمان سے پهر احوال شهادت امام حسینؑ کا فِی الْمَنَاقِبِ عَنْ شُعَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ وُجِدَ عَلٰی ظَهْرِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ یَوْمَ الطَّفِّ اَثَرٌ ابن شهر آشوب نے کتاب مناقب مین شعیب بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے که جب جناب امام حسینؑ روز عاشوره شهید ہوئی اور نعش مبارک بی گور وکفن خاک وخون مین غلطان ریگ گرم پر پڑی رہے تو تمام زخم نیزه وشمشیر حضرت کی سر سے تا بناف سامنی ہی وار لگی تهے اور کوئی زخم پشت مبارک پر نه تها که حضرت بی وقت جنگ پشت سوی دشمنان نه کی تهے مگر چند گٹهی پشت اقدس پر لوگون نے دیکهی فَسَأَلُوا زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ عَنْ ذٰلِکَ پس پوچها لوگون نے زین العابدین سے که یا حضرت آپکی پدر بزرگوار کی پشت پر گٹهی کیسی تهے فَقَالَ هٰذَا مِمَّا کَانَ یَنْقُلُ الْجِرَابَ عَلٰی ظَهْرِهٖ اِلٰی مَنَازِلِ الْاَرَامِلِ وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ حضرت رو کر بولی آه یه وه گٹهی میری باپ کی پیٹه پر تهے که ہمیشه وه جناب انبار روٹیون اور غلّے کا بانده کر مخفی راتون کو اپنی پیٹه پر اوٹها کر بیوه زنون اور یتیمون اور مسکینون کے گهر پہونچاتی تهے حضرات جای تامل وغور ہے که ایسی محسن عالم کے فرزند کو شقیان غدار نے آب ودانه سے محروم رکها اور اوسکی بچے تشنه لب ذبح کی اور اوسکی یتیمون کو عوض آب وطعام طمانچے مارے وَفِی مُنَاجَاتِ مُوْسٰی وَقَدْ قَالَ یَا رَبِّ لِمَ فَضَّلْتَ اُمَّةَ

محمد علی سائر الامم حدیث مین وارد ہے کہ ایکروز حضرت موسی نے اثنای مناجات مین عرض کیے کہ ای خالق عالم کیا سبب ہے کہ امت خاتم انبیا کو تونی سب امتون پر فضیلت دی ہے قال اللہ تعالی لعشر خصال جناب باری عز اسمہ نے ارشاد کیا دس خصلتون کے باعث ہمنی اونہین فضیلت دی کہ وہ اون مین ہونگی قال موسی وما تلک التی یعملونہا حتی امر بنی اسرائیل یعملونہا حضرت موسی نے عرض کیے خداوندا وہ کون کون خصلتیں ہین اگر مجھے ارشاد ہو تو مین بہی بنی اسرائیل کو علم کرون اوسکی عمل کا قال اللہ تعالی الصلوۃ والزکوۃ والصوم والحج والجہاد والجمعۃ والجماعۃ والقرآن والعلم والعاشورا خدای تعالی نے فرمایا کہ اون دس خصلتون سے پہلے نماز دوسری زکوۃ تیسرے روزہ چوتہے حج پانچوین جہاد چہتے جمعہ یعنی نماز جمعہ پڑہا کرینگے ساتوین نماز جماعت مین حاضر ہوا کرینگے آٹھوین تلاوت قرآن مجید کرینگے نوین علم فقہ اور حدیث سیکہینگے اور دسوین عاشورا ہے قال موسی یا رب وما العاشورا موسی نے کہا بارخدایا سب مین سمجہا مگر عاشورا کیا ہے قال البکاء والتباکی علی سبط محمد ن المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والمرثیۃ والعزاء لمصیبۃ خداوند عالم نی فرمایا ای موسی عاشوری سے مراد رونا اور رولانا ماتم فرزند خاتم انبیا مین اور مرثیہ کہنا ایام عاشورا مین اور پڑہنا اوسکی مصیبت مین اور مجلس عزا برپا کرنا اوس مظلوم کی یا موسی ما من عبد من عبیدی فی ذلک الزمان بکی او تباکی او تعزی علی ولد المصطفی الا کانت لہ الجنۃ ثوابا ای موسی جو بندہ مومن میرے بندون سی ایام عاشورا مین فرزند رسول کے غم مین آپ روے یا کسی کو رولاوے یا صورت رونی والون کی بناے یا مجلس تعزیت برپا کری بہشت اوس کے لئے واجب ہے ومن انفق من مالہ فی محبتہ طعاما کان او غیر ذلک الا بارکت لہ فی الدنیا الدرہم بسبعین درہما اے موسی جو بندہ روز عاشورا اپنے مال مین سے کچہ سلوک کریگا کسی مومن سے خواہ کہانا کہلاوے یا اور سلوک کرے ایک درہم کو اوسکی ستر درہم کی برکت دونگا دنیا مین وکان فی الجنۃ وغفرت لہ ذنوبہ اور جنت مین جگہ دونگا اور بخشونگا گناہ اوس کے صغیرہ اور کبیرہ پس حضرات خیال کیجیے کہ جس روز کی گریہ وزاری کی یہ تاکید ہے اوس روز منافقان امت نے عید مقرر کی چنانچہ کعبہ مین اونکی عید ہوتی ہے اور دشمنان دین اوس روز کو روز برکت جانتی ہین کہ جس روز جہان سے سنگ و کلوخ اوٹہاتے ہے

اوسکی نیچے خون تازہ جوش مارتا پاتی تھے یعنی روز عاشوری کو وَقَالَ الصَّادِقُ وَلَمْ تَبْکِ السَّمَاءُ اِلَّا عَلَی الْحُسَیْنِ وَیَحْیَی بْنِ زَکَرِیَّا اور جناب صادقؑ فرماتی ہین کہ جب سی آسمان خلق ہوا کسی پر نہین رویا مگر حسینؑ ابن علیؑ اور یحیی ابن زکریا پر اور منقول ہے کہ روز شہادت جناب امام حسینؑ سے تنکے سرخ آسمان سے گرتی تھے وَقَالَ قُرْطَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَطَرَتِ السَّمَاءُ یَوْمًا نِصْفَ النَّهَارِ عَلَی شَمْلَةٍ بَیْضَاءَ قرطہ بن عبد اللہ کہتا ہے کہ ہمین مطلق شہادت امام حسینؑ کی خبر نہ تہی اور ہمین معلوم نہ تہا کہ فرزند رسول خدا اس بلا گرفتار ہے ناگاہ ایکدن آسمان سے بوندیان پڑنے لگین اور کپڑے سفید باہر پڑی تھے فَنَظَرْتُ فَاِذَا هِیَ دَمٌ جب کپڑون پر پڑین اور ہمنے دیکہا تو وہ خون ہے کہ آسمان سی برستا ہی وَذَهَبَتْ بِالْاِبِلِ اِلَی الْوَادِی لِیَشْرَبَ فَاِذَا هُوَ دَمٌ اور اونٹ ہمارے جنگل مین گئی پانی پینے کو پس نہین پانی پینے کو نہ پایا سوای خون کے ہم نہایت حیران و متعجب تھے ناگاہ خبر پہونچی کہ اوسی وقت فرزند رسول خدا بہوکا پیاسا شہید ہوا پس کیونکر یہ حال نہ ہوتا زمین و آسمان کا ماتم سید الشہدا مین کہ وہ جناب تین دن کے بہوکے اور پیاسے دہوپ مین کہڑی تھے اور خندق مین آگ روشن تھے اور دشمنان خدا عوض رحم کے کلمات ۲ سخت سے دل حضرت کو مجروح کرتی تھے چنانچہ ابن جویریہ لعین سامنی آکی پکارا یَا حُسَیْنُ وَاَصْحَابَ الْحُسَیْنِ اَبْشِرُوْا بِالنَّارِ فَقَدْ تَعَجَّلْتُمُوْهَا فِی الدُّنْیَا ای حسینؑ اور ای اصحاب حسینؑ بشارت تمہین آتش جہنم کی تمنی جلدی کی دنیا ہی مین آگ کی حضرت نی پوچہا یہ کون ہے کہا کسی نی ابن جویریہ ہے حضرت نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اَذِقْهُ عَذَابَ النَّارِ فِی الدُّنْیَا خدایا اسے دنیا مین عذاب آتش چکہا تا جانی مزا اس بے ادبی کا فَنَفَرَ بِهٖ فَرَسُهٗ وَاَلْقَاهُ فِی تِلْكَ النَّارِ فَاحْتَرَقَ پس گہوڑا اوسکا بگڑا اور بہاگا اور اوسے آگ مین گہوڑے نی ڈال دیا کہ وہ شقی اوسمین جلگیا پہر تمیم بن الحصین ملعون تنہا لشکر سے نکلا اور اور پکارا اے حسینؑ اور اصحاب حسینؑ اَمَا تَرَوْنَ اِلَی مَاءِ الْفُرَاتِ یَتَمَوَّجُ کَاَنَّهٗ بُطُوْنُ الْحَیَّاتِ آیا نہین دیکہتی تم طرف آب فرات کی کہ کیا لہرین مارتا ہے مثل شکم مار کے وَاللّٰهِ لَا اُذِیْقُکُمْ مِنْهُ قَطْرَةً حَتّٰی تَذُوْقُوا الْمَوْتَ جُرَعًا واللہ تم نہ پینی پاؤگی اوس سے ایک قطرہ تا آنکہ تم یونہین پیاسے بہوکی مرجاؤ حضرت نی پوچہا یہ کون ہے عرض کی اصحاب نی کہ یہ تمیم بن حصین ہے حضرت نی یہ سنکی فرمایا

ہٰذا وابوه من اہل النار یہہ اور اسکا باپ اہل جہنم سی ہے اللّٰہم اقتل ہٰذا عطشاً فی ہٰذا الیوم خداوندا اس شقی کو آج قتل کر پیاسا قال فلحقه العطش حتّی سقط عن فرسه ووطئته الخیل بسنابکہا فمات پس راوی کہتا ہے کہ دعا حضرت کی تمام نہوئی تھی کہ اوسی پیاس کے شدت ہوئی تا آنکہ وہ شقی ماری پیاس کے گھوڑے سے گرا اور گھوڑی سے نے اوس دشمن خدا کو ٹاپون سے روند ڈالا پس وہ جہنم کو راہی ہوا پہر حضرت پکارے ای شبث ربعی ای حجاج بن الحر ای قیس بن الاشعث ای زید بن الحرث الم تکتبوا الیّ ان قد اینعت الثمار واخضرت الجنات فاقدم علینا لک جند علی مجنّد ای بیوفاؤ اور ای بدعہدو آیا تمنی نہین لکھا تہا مجھے کہ درخت بار در ہین باغ سبز ہوئی آپ آئی کہ لشکر کثیر آپ کی مدد کو موجود ہے کسی نے جواب ندیا مگر قیس ابن اشعث بولا ما ندري بما تقول ولکن انزل علی حکم بنی عمک کہ ہم نہین جانتے کہ تم کیا کہتی ہو مگر اب تمہے بیعت کرو اپنی ابن عم یزید ابن معاویہ کی تو بچتے ہو حضرت نی فرمایا لا واللّٰہ لا اعطیکم بیدی اعطاء الذلیل ولا اقرّ لکم اقرار العبید قسم ہے خدا کی کہ حسین فرزند رسول خدا کبہی ہات واسطے بیعت کی اس ذلت وخواری سے ندیگا اور نہ اقرار کریگا مثل اقرار کرنے غلامون کے محمد بن اشعث بن قیس لعین لشکر سے نکل کے پکارا یا حسین بن فاطمة ایّة خدمة لک من رسول اللّٰہ لیست لغیرک ای حسین پسر فاطمہ کون سی خدمت ہی تمہارے لئی رسول خدا سے کہ وہ تمہارے غیر کے لئی نہین ہے حضرت نی آیہ انّ اللّٰہ اصطفی آدم کو تمام پڑہا اور پہر حضرت نی فرمایا یہہ کون ہے اصحاب نے نام اوس شقی کا بتایا تو حضرت نی دست مبارک اوٹہا کی دعا کی اللّٰہمّ ذلّل محمّد بن الاشعث ذلّاً فی ہٰذا الیوم ما راه ابداً خداوندا اس شقی کو ایسی ذلت دکہا آج کہ کبہی ندیکہی ہو پس اوسیوقت ایک عارضہ لاحق ہوا اور لشکر سے پاخانے گیا فسلّط اللّٰہ علیه عقرب فلدغته فمات بادی العورة پس خدا نی بچہو کو اوسپر مسلط کیا پس اوس بچہونی اوسے ڈنک مارا کہ وہ شقی ننگا بول و غایط مین لوٹ کے داخل جہنم ہوا یہہ سب معجزات فرزند رسول کے دیکہہ کے عمر سعد لعین نے ایک تیر چلہ کمان مین جوڑ کی سوے لشکر جناب امام حسین مارا اور پکارا اشہدوا لی انّی اوّل رام ای اہل کوفہ گواہ رہنا کہ عمر سعد شقی نے پہلی تیر لشکر امام حسین پر مارا ہے فرموه کلہم پس پہر تو تمام لشکر شقاوت اثر کی تیر لشکر امام پر چلی کہ کوئی لشکر سرور سے

باقی رہا کہ وہ زخمی ہوا ہو وَقِيلَ قُتِلَ فِي هٰذِهِ الْحَمْلَةِ خَمْسُونَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ ایک روایت مین ہے کہ اوس حملہ مین پچاس مرد امام مظلوم کے شہید ہوئے پس وہ چند یاور حضرت کے تہوڑی عرصے مین باری باری آقا پر نثار ہو گئے اور وہ جناب یکہ و تنہا زغہ اشقیا مین گہرے رہ گئے اور چارون طرف سے نیزہ و تیر اوس امام دلگیر پر چلتے تھے رُوِيَ فِي بِحَارِ الْاَنْوَارِ لَمَّا جَرَحُوا عَلِيَّ الْحُسَيْنِ لِكَثْرَةِ الْجِرَاحَاتِ جُمِعَ الْمَلَاعِيْنُ حَوْلَهٗ بحار مین منقول ہے کہ جب زخمہای بیشمار سے جسم فرزند رسول کو افگار کیا پس بہت سے شقی گرد حضرت کی جمع ہوئے وَضَرَبَ عَلَيْهِ الرُّمْحَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ پس ایک نیزہ حضرت کو انس بن مالک لعین نے مارا اَوْ اَيْضًا ضَرَبَ الرُّمْحَ عَلٰی جَنْبِهِ الشَّرِيفِ صَالِحُ بْنُ وَهْبٍ فَاُلْقِيَ مِنَ الْفَرَسِ عَلٰی جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ اور پھر ایک نیزہ اس زور سے صالح ابن وہب شقی نے پہلوی اقدس پر مارا کہ حضرت گہوڑی سے پہلوی راست کی بہل گر پڑے وَقَامَ بَعْدَهٗ عَلٰی رِجْلَيْهِ اور حضرت پھر جلد تلوار پکڑ کر کھڑی ہوئے فَضَرَبَ الْمَلْعُونُ السَّيْفَ عَلٰی عَضُدِهٖ پس ایک شقی نے ایک تلوار بازو سے حضرت پر مارے فَقَتَلَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰی دَخَلَ فِي النَّارِ پس حضرت نے بہی ایک تلوار اوس شقی کو ماری کہ واصل جہنم ہوا وَضَرَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ عَلَی الثَّفِنَةِ حَتّٰی خَرَّ عَلَی الْاَرْضِ اور ایک بیحیا نے ایک تلوار شانے پر حضرت کی ایسے ماری کہ حضرت زمین پر گر پڑے فَجَمَعُوا حَوْلَهٗ وَضَرَبَ الْمَلْعُونُ الرُّمْحَ عَلَی الْحُلْقُومِ وَنَحَرَ مِنْهُ وَضَرَبَ عَلٰی صَدْرِهٖ حَتّٰی هَوٰی اِلَی الْاَرْضِ پس جمع ہو گئے بہت ملعون گرد حضرت کی ایک بیرحم نے نیزہ حلقوم نازنین بوسہ گاہ رسول پر مارا اور پہر نکال کے وہان سے سینہ اقدس پر اس زور سے مارا کہ حضرت زمین پر گر پڑے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ عَلَی السَّاقِ اور حضرت پاؤن پر پاؤن رگڑنے لگے وَلَمْ يَقْرَبُوا هٰذَا الْوَقْتَ عِنْدَهٗ بِسَبَبِ مَهَابَتِهٖ اوسپر بہی کوئی قریب حضرت کی ہیبت سے نہ آتا تہا پس شمر لعین پکارا فوج کو لِمَا فَرَقْتُمْ مِنَ الْحُسَيْنِ اُمَّهَاتُكُمْ يَجْلِسْنَ فِي عَزَائِكُمْ کیون جدا ہوئے تم حسین سے مائین تمہاری تمہاری غم مین بیٹہین وَبَادَرَ بِنَفْسِهِ الْخَبِيثِ عَلٰی قَتْلِهٖ پہر وہ شقی متوجہ قتل حضرت کا ہوا فَالْاٰنَ كَيْفَ اَقُوْلُ مَا صَنَعَ الْمَلْعُوْنُ بِالْحُسَيْنِ پس آہ کیونکر کہون اور کس زبان سے بیان کرون جو بی ادبی کی اوس ملعون نے ہماری سید مظلوم سے اِنَّهٗ ضَرَبَ الرَّجُلُ النَّجِسُ عَلَيْهِ حَتّٰی اُلْقِيَ عَلٰی وَجْهِهٖ کہ پائی نجس سے اپنی اوس شقی نے ایک ٹہوکر حضرت کو

ماري که حضرت کو مونہہ پہل اولٹ ديا وَاُخْتُهُ الزَّيْنَبُ لَمَّا تَرَي الْحَالَ عَلَي هٰذَا الْمِنْوَالِ اور بہن حضرت کے زينب خاتون دختر زہرا نے يہہ حال جو ديکہا سَرَعَتْ اِلَيْهِ وَتَقُوْلُ بيتاب ہوکي ميدان کو دوڑين اور کہتي تہين وَاحُسَيْنَاهُ وَاَخِيَاهُ ہاي حسين ميري ہاي بہائي ميري يہہ کيا حال ہوا تمہارا اور عمر سعد اوس وقت قريب حضرت کي کہڑا تہا اوس سے مخاطب ہوکي بولين يَا عُمَرُ تَنْظُرُ اَنَّ شِمْراً يَقْتُلُ اَخِي بِاِسَاءَةِ الْاَدَبِ اي عمر سعد ديکہتا هے تو که ميري بہائي کو بي ادبي سے قتل کرتا هے پس عمر سعد نے رو ديا اور مونہہ زينب کي طرف سے پہير ليا وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلَي صَدْرِهِ الشَّرِيْفِ وَقَطَعَ رَاْسَهُ بِاِثْنَةَ عَشَرَ ضَرْبَةً اور کس مونہہ سے کہون که شمر لعين کہان پاؤن رکہے بيٹہا تہا سينہ اقدس پر پاؤن رکہي تہا اور بارہ ضرب سے سر اقدس کو جدا کيا اور ہم سب کو بي آقا کيا

۲۶

روايت بست ششم روايت ريان بن شبيب ثواب بکا مين پہر نازل ہونا فرشتي کا واسطے خبر شہادت جناب امام حسين کي اور نازل ہونا ملائکه کا رسول خدا پر تعزيت امام حسين کي لئے پہر مصائب حسين اور آنا سيد احنف کا اور شہيد ہونا امام حسين کا

ريان ابن شبيب سے منقول هے که کہا اوس نے که پہلي تاريخ محرم کو گيا مين جناب امام رضا عليه السلام کے پاس قَالَ يَا ابْنَ الشَّبِيْبِ اِنَّ الْمُحَرَّمَ هُوَ شَهْرُ الَّذِيْ کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُحَرِّمُوْنَ فِيْهِ الظُّلْمَ وَالْقِتَالَ لِحُرْمَتِهِ جناب امام رضا نے فرمايا اي پسر شبيب تحقيق که محرم وہ مہينا تہا که کافر حرام جانتي تہے اسمين قتال اور ظلم کو بسبب حرمت کي فَمَا عَرَفَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ حُرْمَةَ شَهْرِهَا وَلَا حُرْمَةَ نَبِيِّهَا پس نہ پہچانا اس امت نے حرمت اس مہيني کي اور نہ پہچاني حرمت اپني نبي کے لَقَدْ قَتَلُوْا فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ ذُرِّيَّتَهُ کافر تک قتال برا جانتي تہے مگر اس امت نے قتل کيا اس مہيني مين عترت نبي اور اولاد رسول خدا کو وَسَلَبُوْا نِسَائَهُ وَانْتَهَبُوْا ثِقْلَهُ اور سر برہنہ کيا مستورات پيغمبر کو اور لوٹ ليا اسباب اہل حرم کا پس نہ بخشي خدا انہين کيونکه ظلم کيا انہون نے اي پسر شبيب اگر تو رونيوالا ہو کسي چيز کو تو رو حسين ابن علي پر فَاِنَّهُ ذُبِحَ کَمَا يُذْبَحُ الْکَبْشُ که حسين اسطرح ذبح کيے گئے هين که جسطرح ذبح کيا جاتا هے گوسفند اور ستره اہلبيت حضرت کي که شبيه و نظير اپنا نہ رکہتي تہے زمين مين اور نازل ہوے

چار ہزار فرشتے نصرت کو فَوَجَدُوْهُ قَدْ قُتِلَ فَهُمْ عِنْدَ قَبْرِهٖ شُعْثٌ غُبْرٌ جناب امام حسینؑ اوسوقت شہید ہو چکی تھے پس وہ فرشتے با چہرہ ہای غمگین گرد وغبار آلودہ قبر جناب امامؑ کے مجاور ہین جب تک قائم آل محمدؐ ظہور کرین اور جب جناب صاحب الامر ظاہر ہون گے تو وہ حضرت کی انصار مین ہون گے اور پکارین گے یَا لَثَارَاتِ الْحُسَیْنِ کہان ہین بدلا لینی والے خون سید الشہدا کی ای پسر شبیب روایت کی میرے آبای طاہرین نے جناب امام زین العابدینؑ سے لَمَّا قُتِلَ جَدِّیَ الْحُسَیْنُ اَمْطَرَتِ السَّمَاۗءُ دَمًا وَّتُرَابًا اَحْمَرَ کہ جبوقت جناب امام حسینؑ شہید ہوئے تو آسمان نے لہو کا مینہہ برسایا اور خاک سرخ رنگ زمین پر گرایے ای پسر شبیب اگر روئے تو حسین پر حَتّٰی تَسِیْلَ دُمُوْعُکَ عَلٰی خَدَّیْکَ پس جاری ہون آنسو تیرے دونون رخسارون پر غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهٗ صَغِیْرًا کَانَ اَوْ کَبِیْرًا تو بخشے گا خدا سب گناہ تیرے خواہ صغیر ہون کی خواہ کبیرا ای پسر شبیب اگر تو چاہے کہ جنت مین درجات بلند ہو وین فَاحْزَنْ لِحُزْنِنَا وَافْرَحْ لِفَرَحِنَا پس محزون ہو ہمارے حزن کی لیے اور خوش ہو ہمارے خوشی کے واسطے عَلَیْکَ بِوِلَایَتِنَا اور تجہپر واجب ہی دوستی اور ولایت ہماری فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا اَحَبَّ حَجَرًا لَحَشَرَهُ اللّٰهُ مَعَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ پس اگر کوئی شخص دوست رکہی کا پتہر کو تو حشر اوسکا خدا اوس پتہر کے ساتہہ کریگا روز قیامت کو اور ابن ابی عون سے منقول ہے کہ جب پیدا ہوئے امام حسینؑ تو اوترا ایک فرشتہ فردوس اعلی کا طرف دریاے اعظم کی اور اوس نے اطراف زمین و آسمان مین ندا کی یَا عِبَادَ اللّٰهِ الْبَسُوْا اَشْبَابَ الْاَحْزَانِ وَالتَّفَجُّعِ وَالْاَشْجَانِ ای بندگان خدا پہن لو کپڑے حزن وغم کے اور لباس اندوہ وماتم کے فَاِنَّ فَرْخَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَذْبُوْحٌ مَظْلُوْمٌ مَقْهُوْرٌ پس بتحقیق کہ فرزند محمدؐ کا ذبح کیا جاے وقہر کیا جائیگا بعد ازان آیا رسول خدا کی پاس ایک مٹی لیے ہوئے اور کہنی لگا یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ یُقْتَلُ عَلٰی هٰذِهِ الْاَرْضِ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِکَ ای حبیب خدا قتل کیجائیگی اس زمین پر ایک قوم تمہاری اہلبیت مین سے تَقْتُلُهُمْ فِئَةٌ بَاغِیَةٌ مِّنْ اُمَّتِکَ قتل کریگا اونہین ایک گروہ باغی تمہاری امت مین سے ظَالِمَةٌ مُّتَعَدِّیَةٌ فَاسِقَةٌ وہ گروہ باغی ظلم کرنے والی فسق کرنیوالی تعدی کرنیوالی ہون گے یَقْتُلُوْنَ فَرْخَکَ الْحُسَیْنَ بْنَ بِنْتِکَ الطَّاهِرَةِ قتل کرین گے تمہاری فرزند

حسین کو جو بیٹا تمہارے دختر طاہرہ کا ہی وَهٰذِهٖ تُرْبَتُهٗ اور یہہ خاک ہی کربلا کی پس ایک مشت خاک کربلا دی اور کہا کہ اسے احتیاط سی رکھیو حَتّٰى تَرَاهَا قَدْ غَيَّرَتْ وَاحْمَرَّتْ وَصَارَتْ كَالدَّمِ جب دیکہنا کہ یہہ متغیر ہو گئی اور سرخ ہو کر مثل لہو کی ہو گئی فَاعْلَمْ اَنَّ وَلَدَكَ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ پس جانیو کہ فرزند تمہارا حسین شہید ہو گیا اور کچہہ اوس خاک میں سے وہ فرشتہ لیکر آسمان پر اوڑ گیا حضرت اوسے بار بار سونگہتی تہی اور روتی تہی اور فرماتی تہے قَتَلَ اللّٰهُ قَاتِلَكَ يَا حُسَيْنُ لعنت کرے خدا تیری قاتل کو ای حسین اور داخل کرے اوسے جہنم میں اور برکت ندی اوسے خدا پہر وہ خاک حضرت بی ام سلمہ کو دے وَاَخْبَرَهَا بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ بِطَفِّ كَرْبَلَا اور خبر دی ام سلمہ کو قتل حسین سے زمین کربلا پر اور فرمایا يَا اُمَّ سَلَمَةَ خُذِي هٰذِهِ التُّرْبَةَ اِلَيْكِ وَتَعَاهَدِيْهَا بَعْدَ وَفَاتِيْ ای ام سلمہ لو اس خاک کو اور احتیاط سے رکہو بعد میرے وفات کی فَاِذَا رَاَيْتِهَا قَدْ غَيَّرَتْ وَاحْمَرَّتْ وَصَارَتْ دَمًا پس جب دیکہنا اس خاک کو کہ رنگ اسکا تغیر ہوا ہے اور سرخ ہو کر خون تازہ ہو گئی ہے فَاعْلَمِيْ اَنَّ وَلَدِيَ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ بِطَفِّ كَرْبَلَا پس جانیو کہ فرزند میرا حسین قتل کیا گیا میدان کربلا میں ام سلمہ نے اوسے احتیاط سی رکہا پس جب امام حسینؑ برس ون کے ہوئے نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ مَلَكٍ اِلَى النَّبِيِّ تو آئے خدمت جناب پیغمبر میں بارہ ہزار فرشتی اس شکل سے کہ صورتیں اون کی پراگندہ سرخ چہری آنکہوں سے آنسو جاری بہون نے اپنی پر بدیدہ تر حضور پیمبر میں پہیلا دیے اور کہنے لگی ای حبیب خدا تیری فرزند حسین پر نازل ہو گی وہ بلا کہ جو نازل ہوئی تہی قابیل کے ہاتہہ سے ہابیل پر پس ہم پرسا دیتی ہیں تمہیں تمہاری فرزند کا راوی کہتا ہی کہ پہر کوئی فرشتہ باقی نہا آسمان پر مگر یہہ کہ نازل ہوا رسول خداؐ پر اور پرسا دیا رسول خداؐ کو اون کی فرزند حسینؑ کا اور مراتب حسینؑ بیان کرتی تہے جو عوض شہادت میں اون حضرت کو روز حشر ملیں گے اور اجر و ثواب زائران حسینؑ اور گریہ کنندگان فرزند رسول الثقلین پیش حضرت بیان کرتی تہے اور پرسا دیکی روتی تہے وَالنَّبِيُّ مَعَهُمْ يَبْكِيْ اور رسول خداؐ بہی اون کی ساتہہ روتی تہے اور دعای بد حق میں قاتلان حسینؑ کے فرماتی تہے پس یہہ تو حال ابتداء امام معصوم تہا اور احوال انجام امام مظلوم یہہ ہے کہ جب دشت غربت میں وہ امام الاتقیا مہمان کوفیان پر دغا ہوا اور تعظیم و تواضع ایک طرف خیمی تک حضرت کی دریای فرات سے اوٹہا دیے

ساتوین سے پانی اوس غریب پر بند کیا اقربا و عزیز و انصار باتمیز سب اون کی باری باری تشنہ لب گرسنہ شکم
روز عاشورہ سامنے اون کی ٹکری ٹکری کی حَتّیٰ قُتِلُوا فِي حِجْرِهِ ابْنُهُ الرَّضِيعُ بِالسَّهْمِ یہان تک کہ قتل کیا گود مین
امام کی فرزند شیر خوار اون کا تیر سے مواعظ حسینیہ مین بسند معتبر جناب امام جعفر صادق سے روایت کی ہے
فَلَمَّا لَمْ يَبْقَ مِنْ أَقْرِبَاءِ الْحُسَيْنِ فِي طَفِّ كَرْبَلَا جب کوئی باقی نرہا اقربا و جناب امام حسینؑ سے میدان کربلا
مین وَهُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَيَقُولُ وَاعَطَشَاهُ وَاقِلَّةَ نَاصِرَاهُ تو حضرت چپ و راست
پر نگاہ حسرت دیکھتے تھے اور فرماتے تھے افسوس تشنگی اور ہای کمی انصار کی وَيَلُوكُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَ
يَطْلُبُ الْمَاءَ اور یہہ حال تھا شدت تشنگی سے کہ زبان مبارک بار بار چباتے تھے اور اون بیرحمون سے پانی
مانگتے تھے کون تھا کہ فرزند رسول کو پانی دیتا سوا تیر و شمشیر لگانے کی کوئی جواب بہی ندیتا تھا ناگاہ جانب
قبلہ سے ایک گرد نمودار ہوئی اور اوسمین سے ایک شخص ہتیار لگائی کفن پہنے نمودار ہوا اور حضرت کی
قریب آکی بولا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَعَلَى جَدِّكَ وَأَبِيكَ وَأُمِّكَ وَأَخِيكَ سلام تمپر
ای فرزند رسول خدا اور آپ کی جد و پدر و مادر و برادر پر حضرت نی بکمال نوازش و الطاف فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
يَا شَهِيدُ تو کون ہے جو اس صحرای پر آفت مین اور عالم تنہائی مین مجہسے غریب و بیکس پر سلام کرتا ہے
سلامتی تو ہم سے اسوقت بہت دور ہے اور رسول خدا کا کوئی شخص شفیق نہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ تو
شہیدان سابق مین سی ہے یہان کسواسطے آیا ہی اور نام تیرا کیا ہے اوس نے عرض کی جُعِلْتُ فِدَاكَ
يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ اِسْمِي الْأَحْنَفُ مِنْ أَصْحَابِ جَدِّكَ قربان ہون مین تمپر ای فرزند رسول خدا نام میرا
سید احنف ہی اور مین تمہارے جد امجد کی اصحاب مین سے ہون رَأَيْتُ يَوْمًا رَسُولَ اللهِ يَبْكِي کہ ایک
روز دیکہا مینے کہ پیغمبر خدا روتے ہین اور آنسو حضرت کی آنکھون سے جاری ہین فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي
يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ تَبْكِي پس عرض کی مینی پدر و مادر میرے فدا ہون تمپر سے یا رسول الله کیون روتے ہو
قَالَ أَتَانِي جَبْرَئِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ وَلَدِيَ الْحُسَيْنَ آئی میرے پاس جبرئیل اور خبر دی
مجہے کہ امت میرے قتل کریگی میری فرزند حسین کو اور لائی مجہے خاک اوس جگہہ کی دی ہے کہ وہ
سرخ رنگ ہی پس جو کوئی اوس روز حال بیکسی مین اور تشنگی مین میرے فرزند مظلوم حسین کا ساتھ دیگا اور

جان اوسپر نثار کریگا جَعَلَ اللهُ لَهٗ ثَوَابَ سَبْعِيْنَ شَهِيْدًا تو حقتعالے اوسي ثواب ستر شهيدون کا عطا فرمائيگا يهه حديث ميرے خيال مين تهے کہ جناب رسول خدا جد نامدار آپکي جہاد کو تشريف ليگئے تهے وہان بہت اصحاب نے جان اپني حضرت پر نثار کي يہان تک کہ نوبت غلام کي پہونچي اور زخم اوٹهاکر مين گهوڑيسي گرا تو جناب رسولخدا آپنے شفقت و نوازش سے سر غلام کا اوٹهاکي اپني زانوي مبارک پر رکها اور فرمايا کہ اي اخنف جو تيري دل مين آرزو ہو بيان کر عرض کي ميني يارسول الله يہ آرزو ہي کہ آپني فرمايا تها کہ جو حسين کا ساتهہ کربلا مين ديگا تو خدا مرتبہ ستر شهيدون کا اوسے عطا کريگا اي حضرت درگاه الهي مين ميري واسطے يهہ دعا کيجيے کہ تا ہنگام معرکہ کربلا مين قبر مين امانت رہون جس دن آپ کا نواسا بيکس غريب نرغہ اہل جفا مين گرفتار ہو دوبارہ قدرت خالق سے زنده ہو کر آپکي فرزند دلبند پر اپني جان نثار کرون يہ سنکي حضرت نے ميرے حق مين دعا کي حضرت کي دعا کي برکت سے آج تک قبر کي اندر خواب خوش مين تها اِذْ نَادَانِيْ مَلَكٌ قُمْ يَا اَخْنَفُ اَنْجِزْ مَا وَعَدْتَ اِنَّ ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ وَحِيْدًا غَرِيْبًا بَيْنَ الْاَعْدَآءِ فِيْ طَفِّ كَرْبَلَا ناگاه ايک فرشتہ ني مجهے آواز دي اوٹهہ اي اخنف آج روز وعده وفائي کا ہے آج فرزند رسول خدا بيکس و تنہا نرغہ اہل جفا مين گرفتار ہے يہ سنکي مين مضطرب الحال خدمت مين حاضر ہوا ہون تا اپني آرزو کو پہونچون حضرت نے باچشم اشکبار اوس بزرگوار کو اذن جہاد ديا فَجَآءَ لِلْقِتَالِ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ پس آيا وه بزرگ ميدان حرب مين بہت سے لعينون کو واصل جہنم کر کي سيد اخنف رکاب سعادت امام مين شهيد ہوئے خيال کيجيے کہ مردي تک آرزو سے جان نثاري کرين اور وه لعين کہ جو امت رسول خدا مين کہلاتي تهے ذرا رحم نکہا دين چنانچہ راوي کہتا ہے کہ تها مين کہ جناب امام حسين شدت ضعف سے سر مبارک قربوس زين پر جهکائي ہوئے تهے اور کبهي اسمان کي طرف نظر کر کے فرماتي تهے اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلٰى هٰؤُلَآءِ الْقَوْمِ يَقْتُلُوْنَ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ خداوندا گواه رہ تو اس قوم پر کہ قتل کرتے ہين تيرے پيغمبر کي بيٹي کو اُحْكُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْقَوْمِ بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ حکم کر تو درميان ميرے اور اس قوم کي ساتهہ حق کي اور تو بهترين حکم کنندگان ہي اور کبهي اور کبهي اوس قوم کي طرف مخاطب ہو کر فرماتي تهے يَا قَوْمُ اَنَا ابْنُ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَاُقْتَلُ عَطْشَانًا اي قوم مين فرزند تمهارے نبي محمد مصطفےٰ کا ہون اور قريب ہے کہ پياسا قتل ہو جاؤن

وَرُوِيَ لَمَّا اشْتَدَّ الْعَطَشُ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ إِلَى الْفُرَاتِ وَأَرَادَ أَنْ يَشْرَبَ الْمَاءَ اور ایک روایت مین ہے کہ جب شدت تشنگی نے جناب امام حسین پر غلبہ کیا اور کسی نے اوس جناب کو پانی نہ دیا تو وہ حضرت نہر فرات کیطرف تشریف لائے اور ارادہ کیا کہ پانی پئین فَضَرَبَ اللَّعِينُ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ عَلَى فَمِهِ ایک لعین نے ایک تیر حلہ کمان مین جوڑ کر دہن شریف پر مارا کہ دہن مبارک خون سے بھر گیا فَجَاءَ السِّنَانُ بْنُ أَنَسٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَضَرَبَ الرُّمْحَ عَلَى صَدْرِهِ حَتَّى خَرَجَ عَنْ ظَهْرِهِ پس سنان ابن انس ملعون آیا زور سے کافر نے سینہ اقدس پر نیزہ مارا کہ پشت مبارک سے توڑ کر باہر نکل گیا فَجَذَبَ اللَّعِينُ رُمْحَهُ فَوَقَعَ الْحُسَيْنُ مَكْبُوبًا عَلَى الْأَرْضِ مَخْمُودًا فِي دَمِهِ پس جب لعین نے نیزہ کھینچا تو حضرت مونہہ کی بہل گھوڑے سے زمین پر گر پڑي اور اپنے لہو مین لوٹنے لگے وَيَضْرِبُونَ عَلَيْهِ السُّيُوفَ حضرت تو لوٹتے تھے اور ظالم حضرت پر تلوارین مارتے تھے وَكَانَ فَرَسُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ يَبْكِي فَأَشَارَ بِيَدِهِ اصْبِرْ وَلَا تَبْكِي اور گھوڑا حضرت کا حال پر اوس جناب کے سرہانے کھڑا روتا تھا پس حضرت نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اے گھوڑے تو نہ رو اور صبر کر ثُمَّ جَلَسَ پھر حضرت اوٹھ بیٹھے فَجَاءَ الْكِنْدِيُّ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَضَرَبَ اللَّطْمَةَ وَأَخَذَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَأْسِهِ پس مالک ابن بشیر الکندی ملعون آیا اور ایک طمانچہ رخ انور پر مارا اور عمامہ سر اقدس سے اوتار لیگیا اللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ روایت بست و ہفتم خواب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر احوال سید علوی اور یہہ بیان لڑنا اون کا احوال جناب امام حسین علیہ السلام عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ أَخَذَتْهُ نَفْسَةٌ وَهُوَ عَلَى مِنْبَرِهِ فرمایا جناب امیر المومنین ع نے کہ ایک روز جناب رسولخدا منبر پر تشریف رکہتے تھے کہ حضرت کو غنودگی عارض ہوئے فَرَأَى فِي مَنَامِهِ أَنَّ رِجَالًا يَنْزُونَ عَلَى مِنْبَرِهِ نَزْوَ الْقِرَدَةِ يَرُدُّونَ النَّاسَ عَلَى أَعْقَابِهِمُ الْقَهْقَرَى پس خواب مین دیکھا حضرت نے کہ بہت سے شخص منبر رسول خدا پر جاتی آتی ہین مثل بندرون کے اور پہیرتی ہین آدمیون کو دین سے سوی کفر جون کی خواب سے تو نہایت غمناک بیٹھے تھے پس آئے جبریل یہہ آیت لیکے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ وَنُخَوِّفُهُمْ

فَمَا يَزِيدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا یعنی بنی امیہ نہین گردانا اس خواب کو کہ دیکھا یا ہمنی نہین مگر آزمایش و امتحان سے واسطی آدمیون کے اور شجرہ ملعونہ قرآن مین یعنی بنی امیہ ڈراتی ہین ہم اونہین پس نہ زیادہ ہوگا اونکا مگر سرکشی عظیم قَالَ يَا جَبْرَئِيلُ اَعَلٰى عَهْدِي قَالَ لَا وَلٰكِنْ تَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ مِنْ مُهَاجَرِكَ فَتَلْبَثُ بِذٰلِكَ عَشْرًا حضرت نے فرمایا اے جبرئیل بنی امیہ کو تسلط میرے زمانی مین ہوگا وہ بولے نہین مگر پھریگی چکی اسلام کی ہجرت سے آپکی دس برس ثُمَّ يَدُوْرُ رَحَى الْاِسْلَامِ عَلٰى رَأْسِ خَمْسَةٍ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ مُهَاجَرِكَ فَتَلْبَثُ بِذٰلِكَ خَمْسًا بعد ازان چلیگی چکی اسلام کی انتہای پینتیس برس ہجرت سے آپ کی تا پانچ برس پھر تھم جاویگی اور پھریگی رحاے ضلالت تا آنکہ ٹھہر جاے اپنی قطب پر اوسوقت نازل کیا خدا نے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور فرمایا شب قدر بہتر ہے اون ہزار مہینون سے کہ بادشاہت کرینگے اون ہزار مہینون مین بنی امیہ یعنی عبادت ایک شب قدر کی اون کی ہزار مہینے کی بادشاہت سے بہتر ہے پس وہ دس برس جو رحاء اسلام پھرے وہ ایام جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور وہ پانچ برس جو پینتیس برس سے رحاء اسلام چلی وہ ایام خلافت ظاہری جناب امیر کے تھے اور بیچ کے ایام وہ ایام ضلالت کے تھے کہ جسمین قرآن جلائی گئی دروازہ اہلبیت رسول خدا جلا کے توڑا گیا پہلوے بضعہ رسول خدا مجروح ہوا باغ فدک چھینا گیا جناب مشکل کشا کے گلوی مبارک مین رسی باندھی گئی پس گویا پانچ شجر ملعونہ کے وہ شقی تھے جنہون نے یہہ ستم آل رسول پر کیے اور وہ جب ایام آئے کہ جسمین شجرہ ملعونہ ہرا ہوا تو نونہال شجر خدا خشک ہونے لگی اور بوستان فاطمہ زہرا قلم ہونے لگا اور حدیقہ رسول خدا چھٹنی لگا پس اون ہزار مہینون مین جو جور و ستم ہوئی ہین وہ سب پر ظاہر ہین مگر جب آیا زمانہ عباسیہ کا اون ملعونون نے چاہا کہ ظلم و جفا مین سبقت لیجاوین بنی امیہ پر پس نہ تھے امام حسین کہ اونھین وہ ظالم شہید کرتے مگر حکم کیا کہ اون کی قبر کھود کی مٹا دو تا نام حسین ابن علی کا مٹ جاے اور زائرون کے قتل حکم دیا کبھی پانی کاٹ کی لاتے تھے اور کبھی بیلچے لگاتی تھے یہ ظلم ہوا قبر امام حسین پر مگر قبر شریف بلند ہوتی تھے جون جون وہ لعین سعی کرتے تھے جب اوس پر قادر نہوئے تو حکم کیا بغداد مین قبور قریش کو کھود کی ہڈیان قریشیون کی جلا دین اور شاعرون کو حکم کیا کہ العیاذ باللہ ہجو کہو علی و فاطمہ کی

منقري ابن سكرة ملعون نے بہجہ کي خدا اون پر عذاب زياده کرے اور ہزار شيعہ اور سادات کو شہيد کيا اور عمارتون مين جيسا چاہين ديا روايت کي ہي شعبي نے کہ علماي اہلسنت سي ہے کہ بلايا مجہے حجاج بن يوسف نے عيد الضحي کو فقال بما يتقرب الناس مثل هذا اليوم اور بولا وه لعين اي شعبي کس چيز سے لوگ تقرب ڈہونڈتي ہين خدا سے آج کي روز فقلت بالاضحية والصدقة وافعال البر والتقوي کہا مين نے آج رضاي خدا کي سبب لئے قرباني کرتے ہين تصدق ديتي ہين افعال تقوي اور پرہيزگاري کي کرتي ہين وه شقي يہ سنکي بولا اي شعبي جان تو کہ آج اراده کيا ہے مين نے کہ قرباني کرون ايک سيد حسيني کي ابہي يہہ کہتا تہا کہ ايک آواز ميرے کان مين زنجيرون کي آئے مين خوف سے اودہر ديکہا واذا قد مثل بين يديه رجل علوي وفي عنقه سلسلة حديد وفي رجليه قيد من حديد ناگاه ديکہا مين نے کہ حجاج لعين کے سامنے ايک سيد علوي کو لاکي کہڑا کيا ايک زنجير آہني اون بزرگ کي گلے مين اور پاؤن مين بيڑيان پڑي تہين حجاج بولا آيا نہين ہے تو فلانا علوي فلانے سيد کا بيٹا وه بولي ہان مين وہي ہون فقال له انت القائل ان الحسن والحسين ذرية رسول الله پس حجاج بولا آيا تو قائل ہے کہ حسن اور حسين ذريت رسول خدا سے ہين قال انهما ولدا رسول الله وانّ هما دخلا في ظهره وخرجا من صلبه علي رغمه انفك يا حجاج کہا کہ وه دونون فرزند رسول خدا ہين اور نور مقدس اون کے داخل ہوئے پشت رسولخدا مين اور پيدا ہوئے صلب رسولخدا سے يہہ کہتا ہون تجہے ذليل کرنيکو اور تيري ناک خاک مذلت پر رگڑنيکو اے حجاج اسبات سے وه ملعون تکيہ لگائے بيٹہا تہا سيدہا بيٹہا اور غصے سے گردن کي رگين پہول آئين اور بولا واے ہو تجہہ پر اگر دليل لائے ميري لئے اس بات پر قرآن سے تو خير ورنہ قتل کرون گا تجہے اور اگر لايا دليل قرآن سے تو يہہ عبا جو پہنے ہون تجہے دون گا اور تجہے قيد سے چہوڑ دون گا پس شعبي کہتا ہے کہ اگرچہ مين حافظ تہا ہرچند مين نے غور کے کوئي آيت ميري خيال مين نہ آئے محزون ہوا مين اور دل مين کہا مين نے کہ يہہ علوي قتل ہوا کہ ان بزرگ نے بسم الله الرحمن الرحيم کہا حجاج ملعون نے قطع کلام کيا اور کہا شايد چاہتا ہے تو کہ آيہ مباہلہ سے مجہہ پر حجت لائے تو وه قول خدا ہے قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم کہ اي رسول خدا نصاراے سے کہو آؤ بلائين ہم اپني فرزندونکو

اور تم اپنی فرزندون کو حالانکہ یہہ آیت صاف ہی کہ حسنین فرزند رسول خدا ہین مگر اوس شقی نے کہا مین اس آیہ کو نہ مانونگا فقال العلوی واللہ ہے حجۃ مؤکدۃ معتمدۃ ولکنی اتیتک بغیرھا ثم ابتدء یقرء بسم اللہ الرحمن الرحیم وہ علوی بولے واللہ یہہ آیت حجت مؤکد و معتمد ہے مگر مین سوا اس کے اور آیت لاؤنگا پہر بسم اللہ الرحمن الرحیم زبان مبارک سی اونہون نے بفصاحت فرماکی یہہ آیت پڑہی ووھبنا لہ اسحاق ویعقوب کلا ھدینا ونوحا ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وھارون وکذلک نجزی المحسنین وذکریا ویحی والیاس کل من الصالحین پس بخشا ہمنے ابراہیم کو اسحاق ویعقوب اور ہر ایک کو ہدایت کی ہمنے اور نوح کو ہدایت کی ہمنے قبل اس سے اور ذریت نوح یا ابراہیم سے ہدایت کی ہمنے داؤد وسلیمان اور ایوب ویوسف وموسی وہارون کو اور یون جزا دیتی ہین ہم نیکو کارونکو اور ہدایت کیا ہمنی ذریت نوح وابراہیم سے زکریا و یحیی کو اور الیاس کو کہ یہہ سب صالحین سے ہے اور نام حضرت عیسی کا کہ بعد حضرت یحیی کے اس آیت مین تہا اوسے چہوڑ دیا پس حجاج لعین بولا کہ ای علوی نام حضرت عیسی کا کیون نلیا فقال نعم قد صدقت یا حجاج وہ سید بولی سچ کہا تونے ای حجاج ہمنے نام عیسی کا نہین لیا فبای شئی دخل عیسی فی صلب نوح وابراھیم پس اے حجاج عیسی کس جہت سے داخل ہوئے صلب نوح وابراہیم مین کہ وہ بے پدر پیدا ہوئے قال من حیث امہ حجاج بولا عیسی داخل ہوئے صلب نوح وابراہیم ماں کی طرف سے پس سید علوی بولے کذلک الحسن والحسین دخلا فی صلب رسول اللہ من امہما ای حجاج اسیطرح حسن وحسین داخل صلب رسول خدا ہوئے ماں کی جانب سے فبقی الحجاج کانہ القم حجرا پس حجاج حیران رہ گیا گویا کہ اوسکی منہ مین پتہر دیدیا پس بولا حجاج کیا دلیل ہے امامت حسنین پر سید بولی ثابت ہی امامت گواہی رسول خدا سے کہ فرمایا حق مین دونون بزرگوارون کے ولدای ھذان یعنی الحسن والحسین امامان قاما او قعدا یعنی یہہ دونون فرزند میرے یعنی حسنین دونون امام ہین خواہ جہاد کرین خواہ بیٹہہ رہین بسبب نہ پانے انصار کے اور یہہ بہی فرمایا حضرت نے اپنے ھذا یعنی الحسین امام اخو امام ابن امام ابو الائمۃ

التسعة تاسعهم قائمهم یہہ فرزند میرا حسین امام ہے بہائی امام کا ہے پسر امام کا ہے باپ نو اماموں کا ہے کہ نوان اونکا قائم ہی حجاج یہ سنکے بولا ای علوی سے کیا تہا سن شریف حسین کا قال ثمان وخمسون سنة سعید نے کہا سن شریف اٹھاون برس کا تہا پہر بولا فی ای یوم قتل ای علوی حسین کس دن مارے گئے قال یوم العاشر من العاشورا بين الظهر والعصر في يوم الجمعة سعید نے فرمایا شہید ہوئے وہ جناب دسوین تاریخ محرم کی روز جمعہ کو حجاج بولا کسنے شہید کیا حسین کو سعید بولے کہ بہیجا لشکر ابن زیاد نے حکم یزید سے واسطے قتل حضرت کی جب مقابل ہوئی دونوں لشکر واسطے جنگ کی روز عاشورا فوضع عمر بن سعد سهما في كبد قوسه ثم رمى نحو الحسين پس عمر سعد نے تیر چلہ کمان مین جوڑ کے لشکر امام حسین پر مارا اور بولا سب اصحاب سے گواہ رہنا کہ پہلی تیر اوس لعین نے لشکر حسین پر مارا پس سب ملعونوں نے تیر حضرت کی لشکر پر مارے کہ کوئی اصحاب حضرت سے باقی نرہا کہ زخمی نہوا ہو وقيل قتل في هذه الحملة خمسون رجلا من اصحابه اور یہہ بھی منقول ہے کہ اوسی حملے مین پچاس اصحاب حضرت کی شہید ہو گئے پس حضرت نے فرمایا مہیا موت ہو خدا تمپر رحمت کرے کہ یہہ تمہاری لئے پیغام موت ہین پس لڑتی رہی تا دوپہر پس اگر ایک بھی ناصر حضرت کا شہید ہوتا تھا تو معلوم ہو جاتا تھا کہ ایک اصحاب مین سے کم ہوا اور اگر دس شخص بھی لشکر عمر کے مارے جاتے تھے تو بھی نہ معلوم ہوتا تھا فقتلوا جميع اعوانه وانصاره حتى الطفل الرضيع پس شہید ہوئے تا دوپہر سب یاور و مددگار حضرت کی تا آنکہ اے حجاج علی اصغر فرزند شیرخوار حسین بھی شہید ہوا فبقي الحسين فريدا يستغيث فلا يغاث . پس بعد علی اصغر امام مظلوم تنہا رہ گئے اور برای اتمام حجت فریاد کرتے تھے اور کوئی فریاد کو نہ پہنچتا تھا ويطلب جرعة من الماء ليطفي بها حر الظماء اذ رماه ابو الحتوف بسهم له ثلث شعب فوقع في جبهته اور ای حجاج جناب امام حسین اون ظالموں سے ایک جام مانگتے تہے تا پیاس اپنے بجھائین کہ ناگاہ ابو الحتوف کافر نے ایک تیر سہ پہلو مارا اور وہ تیر پیشانی نورانی پر فرزند رسول خدا کے لگا کہ پیشانی مجروح ہو گئی حضرت نے تیر نکالا اور خون چہرہ اقدس اور ریش انور پر ملتے تھے اور فرماتے تھے اللهم انك ترى ما فعلوا بابن بنت نبيك خدایا دیکھتا ہے تو جو سلوک کیا ان ظالموں نے تیرے پیغمبر کی نواسی سے اذ جاء السنان لعنه الله فطعنه برمحه

ناگاہ ای حجاج اس حال مین سنان ابن انس بیرحم ملعون نے ایک تیر زہر آلود حضرت کی حلقوم مبارک پر مارا فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ الْجَوَادِ اِلَى الْاَرْضِ يَخُوْرُ فِيْ دَمِهٖ صدمے سے اوس تیر کی پشت زین سے بروی زمین شریف لائے اور خون مین دست و پا مارنے لگی اور لوٹنے لگی فَجَاءَهُ الشِّمْرُ فَاجْتَزَّ رَاْسَهٗ پس آیا شمر حیا اوس نے اوس پیاسی کا سر خنجر سے جدا کیا وَدَفَعَهٗ فَوْقَ قَنَاةٍ اور اوس نیزہ پر چڑہایا فَتَزَلْزَلَتِ الْاَرْضُ وَتَلَاطَمَتِ الْبِحَارُ وَصَارَ مَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَبِيْطًا پس اوسوقت ای حجاج زمین ہلنی لگی اور دریا جوش مین آئے اور آب فرات مثل خون تازہ کی ہو گیا اور منادی نے آسمان سے ندا کی قُتِلَ وَاللّٰهِ الْاِمَامُ بْنُ الْاِمَامِ مِنْ اَجْلِهٖ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا شہید ہوا قسم ہے خدا کی امام پسر امام برادر امام پس اوسوقت آسمان سے خون برسنے لگا حجاج بولا ای علوی اگر تو یہہ دلائل بیان نکرتا قرآن سے ہر آئینہ مین تجھے قتل کرتا لی یہہ عبا خدا تجھے برکت ندیوے اسمین وہ عبا سعید نے لی اور فرمایا هٰذَا مِنْ عَطَاءِ اللّٰهِ لَا مِنْ عَطَائِكَ ای حجاج یہہ تو عطیہ خدا سے ہے کچھہ تیرے عنایت نہین

روایت بست و ہشتم جو سنا رسول خدا کا زبان امام حسین ع پھر اونٹ بنا حضرت کا واسطے امام حسین کی پھر حال امام حسین کے آنیکا نعش علی اکبر پر اور رخصت کرنا حرم کو پھر حال شہادت کتب معتبرہ مین بعض اصحاب برگزیدہ رسول خدا ص سے روایت کی ہے کہ کہا اونہون نے رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَمُصُّ لُعَابَ الْحُسَيْنِ كَمَا يَمُصُّ الرَّجُلُ السُّكَّرَ دیکھا مینے رسول خدا کو کہ اسطرح زبان و دندان امام حسین ع چوستے تھے جسطرح کوئی شکر کو چوسے وَهُوَ يَقُوْلُ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا اور فرماتے تھے حسین مجھسے ہے اور مین حسین سے ہون دوست رکھتا ہے خدا اوسے جو دوست رکھے حسین کو وَاَبْغَضَ اللّٰهُ مَنْ اَبْغَضَ حُسَيْنًا لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلَهٗ اور دشمن رکھتا ہے خدا دشمن کو اوسکے لعنت کرے خدا قاتل حسین کو رُوِيَ فِيْ كَشْفِ الْمَحْجُوْبِ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ کتاب کشف المحجوب مین عمر بن الخطاب علیہ اللعن والعذاب سے روایت کی ہے کہ اوس نے کہا ایک روز مین خدمت رسول خدا ص مین حاضر ہوا فَرَاَيْتُ الْحُسَيْنَ قَدْ رَكِبَ عَلٰى ظَهْرِ جَدِّهٖ پس دیکھا مینے کہ امام حسین اپنے نانا کی پیٹھ پر سوار ہین وَكَانَ مِغْزَلٌ فِيْ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ اَخَذَ اَحَدَ طَرَفِهٖ بِاَسْنَانِهٖ

وَاَعْطَفَ طَرَفَهُ الْاٰخَرَ بِيَدِ الْحُسَيْنِ اور دیکہا مینے کہ رسولخدا کی دہن مبارک مین ایک ڈورا ہے کہ ایک سرا اوسکا دندان شریف سی پکڑے ہین اور دوسرا سرا امام حسین کے ہات مین ہے وَكَانَ الْحُسَيْنُ يَسُوقُهُ كَمَا يُسَاقُ الْاِبِلُ اور حسین اسطرح سے رسول خدا کو ہکاتی ہین جسطرح لوگ اونٹ کو ہکاتی ہین فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ رُكْبَتَهُ عَلَى الْاَرْضِ لِاَجْلِهِ وَمَشٰى حضرت بپاس خاطر حسین زانو اپنی زمین پر رکہتی ہین اور چلتے ہین جدہر فرزند زہرا اشارہ کرتا ہے فَقُلْتُ نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ پس کہا مینے خوب شتر تمہارا ہے ای ابا عبداللہ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ نِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ يَا عُمَرُ پس رسول خدا نے فرمایا یہ نہ کہہ حسین بہترین سوار ہے اور بعض راویون نے یہہ زیادہ کہا ہے ثُمَّ قَالَ الْحُسَيْنُ يَا جَدَّاهُ اِنَّ الْاِبِلَ تَصِيحُ وَاَنْتَ لَا تَصِيحُ یہہ عرض کے جناب امام حسین نے ای نانا اونٹ تو راہ چلنی مین بولتی ہین آپ میری کیسی اونٹ ہین کہ بولتی نہین فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللهِ ذٰلِكَ فَقَالَ الْعَفّ الْعَفّ پس جب یہہ سنا رسول خدا نے اور دریافت فرمایا کہ خوشی میری فرزند کی یہہ ہے کہ مین بہی بولون تو دو مرتبہ زبان مبارک سی فرمایا الْعَفّ الْعَفّ فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ اِنَّ اللهَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ پس فی الفور جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ خدا تعالی نے تمہین سلام بہیجا ہی وَيَقُولُ لَكَ لَوْ تَقُولُ ثَالِثًا فَتَخْمُدُ نَارُ الْجَحِيمِ اور فرمایا ہی کہ اگر بار سوم العف تمہاری زبان پر جاری ہوگا بخاطر حسین تو بالکل آتش جہنم کو افسردہ کرین گے حضرت ہزار افسوس یہہ پاس رسول خدا کو تہا کہ کسیطرح حسین رنجیدہ ہو کیا حال ہوتا رسول خدا کا جو دیکہتے روز عاشورہ اپنی فرزند کو کہ کبہی نعش انصار کو دیکہکر روتی تہے اور کبہی نعش ہای اقربا پر جان کہوتی تہے روایت صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ سب صدمون مین حضرت کی ہوش و حواس بجا تہے مگر صدمہ فراق علی اکبر مین حواس منتشر ہو گئی اور اسطرحسی روئے کہ دشمنون کو رولایا اور ایسی کلمات یاس فرمائی کہ جن کے بیان سے دل ٹکری ہوتا ہے حضرات داغ فرزند ایسا ہی صدمہ جان گزا ہے اور فرزند بہی وہ فرزند کہ ہمشکل نبی اٹہارہ برس کا تین روز کا پیاسا سامنے باپ کے مارا جاوے اور لاشا اوسکا خاک و خون مین پڑا ہووے اوس باپ کا کیا حال ہوئیگا اب سنئے آمد امام مظلوم نعش فرزند پر روی اَنَّهُ لَمَّا قُتِلَ عَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ فِي طَفِّ كَرْبَلَا اَقْبَلَ الْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِ جُبَّةُ خَزٍّ وَكِنَاعٌ وَعِمَامَةٌ

مُوَدَّعًا چنانچه راوي کهتا هي که جناب علي اکبر ميدان کربلا مين شهيد هوئي تو جناب امام حسين نالان و گريان نعش همشکل پيمبر پر آئے اوسوقت ايک عبا کهنه خز حضرت کے دوش مبارک پر تهي اور عمامه گلابي سر اقدس پر تها فَقَالَ مُخَاطِبًا لَهُ يَا بُنَيَّ قَدِ اسْتَرَحْتَ مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا وَهَمِّهَا وَمَا اَسْرَعَ اللُّحُوْقَ بِكَ اور فرمايا اي ميرے پاره جگر اي علي اکبر تو ني تو سنان ستم سيني پر کهاکي شهادت پائي اور غم دنياي فاني سے تمهين راحت ملي اور اب تيري لئي سراسر عيش و راحت هے اور ميرے شهادت مين بهي کچهه عرصه نهين هے عنقريب بالتشنه شکم گرسنه قتل هوکر تجهه سے ملاقات کرتا هون وَهٰذَا اَبُوْكَ قَدْ بَقِيَ فَرِيْدًا لَا نَاصِرَ لَهُ وَلَا مُعِيْنَ اور يهه باپ ترا اي علي اکبر تن تنها بيکس و يار تيري نعش پر کهڑا روتا هے اي فرزند اگر تم جيتي هوتے تو مين کاهيکو ايسا بيکس هو جاتا ثُمَّ وَثَبَ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَاَتَى الْخَيْمَةَ لِوَدَاعِ اَهْلِهِ پهر حضرت اوسي صورت گريان و نالان خيمه کي طرف تشريف لائے واسطي وداع اهلبيت کے ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ وَقَالَ لَهَا اُوْصِيْكِ يَا اُخَيَّةُ بِنَفْسِكِ خَيْرًا وَاِنِّيْ بَارِزٌ اِلٰى هٰؤُلَاءِ الْكُفَّارِ بعد ازان اپني بهن ام کلثوم سے فرمايا که اي بهن سب همارے جان نثار مر چکي اب هماري باري آئي هے خدا تمهارا حافظ و ناصر هے مين ان کفار سے لڑني جاتا هون اور تمهين وصيت کرتا هون که ميرے ماتم مين صبر کرنا پهر فرمايا که اے بهن صبح سے همني اپني فرزند رنجور و عليل زين العابدين کے حال سے اطلاع نهين پائي هے که اوسکي کيا صورت هي اگر اوسے کچهه اسوقت افاقه هو تو همارے پاس لاؤ که مين اوسے ديکهه لون اور وه مجهے ديکهه لے که پهر ملاقات ميسر نهوگي ام کلثوم رو کي بولين اي بهائي زين العابدين تو ايسا بيهوش بستر بيماري پر پڑا هے که توقع اوسکي زندگي کي نهين هے حضرت ني فرمايا که اي بهن وه فضل الهي سے صحت پائيگا اور اوسے تو بعد ميرے رنج اسيري کي سهني هين اور چاليس برس ماتم مين ميرے اوسي رونا هے ثُمَّ كَتَبَ كِتَابًا وَاَوْدَعَ اِلٰى ابْنَتِهٖ فَاطِمَةَ وَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ اِذَا اَفَاقَ اَخِيْكِ الْعَلِيْلُ فَسَلِّمِيْهَا اِلَيْهِ پهر حضرت ني ايک نامه لکهکر اپني بيٹي فاطمه کو ديا اور فرمايا که جسوقت بهائي تمهارا هوش مين آئے تو يهه وصيت نامه اوسے دينا که اسمين امانت بزرگون کي هے راوي کهتا هے که آخر مين اوس نامے کي يهه وصيت لکهي تهي که اي فرزند جب تم قيد سے چهٹکي مدينه جانا تو همارے دوستون کو همارے جانب سے سلام پهنچانا اور کهنا که حسين نے تم سبهون کے لئے

پیاسا گلا کٹا یا اور تا دم مرگ تم سے غافل نہین رہے شرط دوستی اور وفاداری یہی ہے کہ جب تم آب سرد پیو اوسوقت ہمارے بیکسی اور تشنگی کو یاد کرکے رونا حضرات یہہ وصیت آخری امام مظلوم تشنہ لب کی تمہاری واسطے ہی ہی کہ وہ حضرت تمہارے نجات کی لیئے پیاسی شہید ہوئی اور یہہ سب مصائب ورنج گوارا کئی فَاَقْبَلَتْ سُکَیْنَةُ وَهِيَ صَارِخَةٌ وَكَانَ يُحِبُّهَا حُبًّا شَدِيْدًا پس سکینہ روتی اور پیٹتی ہوئے آئین اور جناب امام حسین سکینہ کو نہایت پیار کرتی تھے فَضَمَّهَا اِلَی صَدْرِهٖ وَمَسَحَ دُمُوْعَهَا بِکُمِّهٖ وَقَالَ پس سکینہ کو روتا دیکھکی حضرت کو تاب نرہی اور سکینہ کو چھاتی سے لگایا اور شفقت سی آستین مبارک سے اسکی آنسو پونچھہ گئے اور مصائب سکینہ یاد کرکے یہ اشعار پڑھے **شعر** سَیَطُوْلُ بَعْدِیْ یَا سُکَیْنَةُ فَاعْلَمِیْ + مِنْكِ الْبُکَاءُ اِذَا الْحِمَامُ دَهَانِیْ بہت طول کھینچیگا اتم مین میرے رونا تیرا ای سکینہ اور عنقریب چلا آتا ہے وقت تیری رونیکا کہ ہماری شہادت مین کچھہ عرصہ نہین ہے جب ہم شہید ہون گے جبتنا جی چاہیگا رو لیجیو **شعر** لَا تُحْرِقِیْ قَلْبِیْ بِدَمْعِكِ حَسْرَةً + مَادَامَ مِنِّی الرُّوْحُ فِیْ جُثْمَانِیْ ای پارۂ جگر میرے ای سکینہ ابہی تو تیرا باپ جیتا ہی اسلیے اسقدر کیون روتی ہے ایجان پدر میری دل کو نہ جلا تیرے رونے سے دل حسین کا ٹکڑے ہوتا ہے اور ہنوز جب تک مین جیتا ہون **شعر** فَاِذَا قُتِلْتُ فَاَنْتِ اَوْلٰی بِالَّذِیْ + تَاْتِیْنَهَا یَا خَیْرَةَ النِّسْوَانِ جسوقت قتل کیا جاؤنگا اور سر میرا تن سے قلم ہو جائیگا اوسوقت تو ہم تمکو منع کرنے نہ آئین گے اوسوقت تم جی بہر کے رو لینا جسوقت یہہ ظالم اسیر کرکے مقتل مین لائین گے اور نعش پارہ پارہ ہمارے آلودہ خاک وخون مین تمکو نظر پڑے گی بلکہ سب سے زیادہ محق اور سزاوار اوسکی تو ہے کہ اپنی باپ کی نعش پر روئے حضرات جناب امام حسین تو بیٹی کو یہ سمجہاتے تھے مگر افسوس کہ سکینہ کو ظالمون نے نعش پدر پر بہی رونی ندیا چنانچہ راوی کہتا ہے کہ جب سکینہ نے دیکہی نعش امام حسین تو دوڑ کے لپٹ گئی نعش حضرت سے اور مارے محبت کی گلوی بریدہ منہہ پر ملتی تھے اور روتی تھے اور کبہی بوسے لیتی تھے اور بین کرتی تھے وَالشِّمْرُ لَهَا يَسُوْطُ بِضَرْبٍ وَيَمْنَعُ اور شمر لعین تازیانی سے اوسے ڈراتا تہا اور رونے سے منع کرتا تہا حَتّٰی ضَرَبَ بَعْضُهُمُ السَّوْطَ وَجَرَّدَهَا عَنْهُ یہان تک کہ کسی بیرحم نے اوس یتیم کو ایک تازیانہ مارا اور نعش پدر سے چھڑا لیا

الغرض راوي کہتا ہي کہ جب جناب امام حسين نے سکينہ کو يون سمجہايا فَاعْتَنَقَتْ سُکَيْنَةُ وَقَالَتْ يَا اَبَتَا اِلَي اَيْنَ اِلَي اَيْنَ اور ايک روايت مين ہي کہ سکينہ روکے اپني پدر بزرگوار سے ليٹ گئين اور پوچہتي تہين کہ اي بابا ہيہ تو بتاو کہ تم کہان جاتي ہو فَبَکَي الْحُسَيْنُ بُکَاءً شَدِيْدًا وَقَالَ اِلَي الْمَکَانِ الَّذِيْ لَا يَعُوْدُ مِنْہُ اَحَدٌ پس جناب امام حسين بيتابي سکينہ ديکہہ کي بہت روئي اور فرمايا کہ اي سکينہ وہان جاتا ہون جہان جاکر کوئي نہ پہرا فَبَکَتْ وَلَطَمَتْ عَلَي وَجْہِہَا حَتّي غُشِيَ عَلَيْہَا يہ سنکي سکينہ اس قدر روئے اور پيٹي اور موہنہ پر طمانچي مارے کہ بيہوش ہو گئي اور غش کہا کر زمين پر گر پڑے اور جب تک سکينہ کو ہوش نہ آيا حضرت سرہاني کہڑے رہي اور کمال رقت حضرت پر طاري تہي اور الجرم گر حضرت کي کہڑي روتے تہے فَلَمَّا اَفَاقَتْ قَالَتْ وَمَنْ بَعْدَکَ پس جب غش سے افاقہ ہوا تو رو کر بولي اي بابا تمہارے بعد کون ہماري دلداري کريگا اور کون مجہے دلاسا ديگا وَمَنْ يَسْقِيْنَا الْمَاءَ يَا اَبَتَاہُ فَقَدْ تَشَقَّقَ کَبِدُنَا مِنْ شِدَّةِ الظَّمَاءِ اي بابا تم مرنے جاتي ہو ہمين پاني کون پلائيگا پس تحقيق جگر ميرا شدت تشنگي سے ٹکڑي ہوا جاتا ہے پس حضرت خيمي سے نکلي وَالدُّمُوْعُ تَجْرِيْ مِنْ عَيْنِہٖ حَتّي ابْتَلَّ جَيْبُہُ حضرت کي آنکہون سے سيل آنسو روان تہے کہ تمام گريبان آنسوؤن سے تر ہو گيا تہا وَالدَّمُ جَارٍ عَنْ جِسْمِہِ الشَّرِيْفِ اور خون جسم شريف سے جاري تہا فَنَعَتْ سُکَيْنَةُ صَوْتَہَا بِالْبُکَاءِ وَالنَّحِيْبِ پس سکينہ نے جو حضرت کو جاتے ديکہا پہر آواز گريہ وزاري سے بلند کي فَرَجَعَ اِلَيْہَا وَضَمَّہَا اِلَي صَدْرِہٖ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْہَا وَمَسَحَ دُمُوْعَہَا بِکُمِّہٖ پہر حضرت نے آواز سکينہ سنکي الفت پدري سے بيتاب ہو کر پہر آئے اور اپني پارہ جگر کو چہاتي سے لگايا اور پيار کيا اور آنسو سکينہ کے آستين مبارک سے پونچہے پہر ميدان مين آئے پس جب اون سرور امامت کو اون باغيان امت ني تنہا پايا تو چارون طرف سے اوس جناب پر نرغہ کيا کوئي تو تير اوس امام کبير پر لگاتا تہا اور کوئي نيزہ مارتا تہا اور بعضي ملعون پتہر مارتي تہي تا آنکہ جب نہايت مجروح ہو گئي تو بحار مين منقول ہے کہ اوس وقت شمر پکارا کہ جلدي کرو قتل حسين مين فَضَرَبَ الْحُصَيْنُ سَہْمًا عَلَي فَمِ الْحُسَيْنِ پس حصين بن نمير نے ايک تلوار حضرت کو ماري وَطَعَنَ السِّنَانُ بْنُ اَنَسٍ بِالرُّمْحِ عَلَي صَدْرِہٖ اور سنان بن انس نے ايک نيزہ سينۂ اقدس پر مارا اور صالح بن وہب يحيا نے تير زہر آلود پہلوي حضرت پر

مارا کہ رخسارہ راست کی بہل زمین پر گر پڑے اور پہر درست ہو کر بیٹہے اور تیر کو حلق سے نکالا اور بحار مین حمید بن مسلم سے روایت ہی کہ جناب زینب دختر خاتون قیامت خیمہ سے سر و پا برہنہ نکل آئین اور زیارت جناب صاحب الامر سے معلوم ہوتا ہے کہ سب دختران رسول خدا و عترت شبر خدا خیمہ سے نکل پڑین جب زین اسپ اونہین خالی نظر پڑا کس شکل سے نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ عَلَى الْخُدُودِ وَلَاطِمَاتِ الْوُجُوهِ سَافِرَاتٍ بِالْعَوِيلِ دَاعِيَاتٍ وَبَعْدَ الْعِزِّ مُذَلَّلَاتٍ یعنی بال تو اہلبیت حسین کے بکہرے ہوے رخسارون پر موہنہ پر طمانچے مارتی ہوئین آواز گریہ بلند بعد عزت کے خوار و ذلیل ہوئین مگر کس موہنہ سے کہون کہ دختران زہرا نے اپنے برادر مظلوم کو کس حال سے دیکہا کہ جناب صاحب الامر زیارت مین فرماتے مِنْ وَالشِّمْرُ جَالِسٌ عَلَى صَدْرِكَ وَمُولِغٌ سَيْفَهُ عَلَى نَحْرِكَ قَابِضٌ عَلَى شَيْبَتِكَ بِيَدِهِ ذَابِحٌ لَكَ بِمُهَنَّدِهِ یعنی جب اہل حرم مقتل مین پہونچے اوسوقت یہہ حال تہا کہ شمر لعین تلوار کہینچے بارادۂ ذبح کس مقام پر بتاؤن کہ بیٹہا تہا اور کس موہنہ سے نام لون اوس بے ادبی کا کہ دست نحس کہان رکہے تہا اور تیغ ہندی سے ابدا سے ذبح کر رہا تہا اور سب اہلحرم یہہ بی ادبی اوس شقی کی دیکہہ کے سر پیٹتی تہی حالانکہ حکم ہے کہ جانور کو سامنے جانور کے ذبح کرو دران حالیکہ وہ جانور دیکہتا ہو یہان دختران رسول کے سامنے امت رسول خدا نے اون کے بہائی کو اس ستم سے ذبح کیا اللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ روایت بست و نہم ثواب گریہ اور نکلنا تین لڑکون کا خیمہ سے بعد شہادت امام علیہ السلام رُوِيَ عَنِ الصَّادِقِ إِذَا أَهَلَّ هِلَالُ عَاشُورَاءَ اشْتَدَّ حُزْنُهُ وَعَظُمَ بُكَاؤُهُ عَلَى مُصَابِ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جب جناب صادق علیہ السلام چاند محرم کا دیکہتے تہے شدت سے غم و الم حضرت پر طاری ہوتا تہا اور اپنی جد نامدار امام حسین کے مصائب یاد کر کی روتی وَالنَّاسُ يَأْتُونَ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَيُعَزُّونَهُ بِالْحُسَيْنِ وَيَبْكُونَ مَعَهُ وَيَنُوحُونَ عَلَى مُصَابِهِ اور آدمی ہر طرف سے حضرت کی خدمت مین آتی تہے اور پرسا دیتی تہے اور حضرت کی ساتہہ روتی تہے پہر حضرت جب رونی سے فارغ ہوتی تہے تو فرماتی تہے ای گروہ مردم جانو تم إِنَّ الْحُسَيْنَ حَيٌّ عِنْدَ رَبِّهِ يُرْزَقُ مِنْ حَيْثُ يَشَاءُ کہ جناب امام حسین زندہ ہین نزدیک خدا کی نعماے بہشت سے

خدا روزی ہوتا ہے اوسمین جہان سے جاتا ہے وَهُوَ دَائِمًا یَنظُرُ اِلٰی مَوضَعِ عَسکَرِہٖ وَ مَن حَلَّ فِیہِ مِنَ الشُّہَدَآءِ اور وہ حضرت ہمیشہ دیکھتے ہین طرف اپنی لشکرگاہ اور قتل گاہ اور محل دفن کے اور محل دفن باقی شہدا کے کہ جو رفاقت مین حضرت کی شہید ہوئی ہین وَیَنظُرُ اِلٰی زُوَّارِہٖ وَالبَاکِینَ عَلَیہِ وَالمُقِیمِینَ عَلَیہِ العَزَآءَ اور دیکھتے ہین اپنے زایرون کی طرف اور رونیوالون کی طرف اور بانیے مجلس کے جانب اور وہ حضرت ہر ایک زائر اور رونے والے اور بانی مجلس کے نام سے اور اون کے باپ کی نام سے آگاہ ہین اور اون کی درجات ومنازل جو بہشت مین ہین اونھین سے بھی جانتے ہین وَاِنَّہٗ لَیَرٰی مَن یَبکِیہِ فَیَستَغفِرُ لَہٗ اور جیسے وہ جناب روتا دیکھتے ہین اوس کے لیے استغفار کرتے ہین یعنی عرض کرتے ہین کہ خداوندا یہ تیرے حسین مظلوم بیکس کے مصیبت پر روتا ہے اسی بخش دے وَیَسئَلُ جَدَّہٗ وَاَبَاہُ وَاُمَّہٗ وَاَخَاہُ اَن یَستَغفِرُوا لِلبَاکِینَ عَلٰی مُصَابِہٖ وَالمُقِیمِینَ العَزَآءَ اور حضرت آپ دعا کر کے اپنی جد بزرگوار اور پدر رفیع المقدار اور مادر خوش کردار اور برادر عالی وقار سے عرض کرتے ہین کہ آپ بھی میرے دوستون کی لیے کہ میرے غم مین روتی ہین اور مجلس عزا برپا کرتے ہین دعا کیجیے کہ خدا اون کی گناہون کو بخشے اور فرماتے ہین لَو یَعلَمُ زَائِرِی وَالبَاکِی عَلٰی مَا لَہٗ مِنَ الاَجرِ عِندَ اللہِ لَکَانَ فَرَحُہٗ اَکثَرَ مِن جَزَعِہٖ کہ اگر جانے زائر میرا اور رونیوالا میرا جو خدا نے اجر وثواب مقرر کیا ہے شادی اور سرور اون کا زیادہ ہو اون کی غمی سے اور اپنی اہل وعیال کی طرف شاد وخرم پھرے وَمَا یَقُومُ مِن مَجلِسِہٖ اِلَّا وَمَا عَلَیہِ ذَنبٌ اور ایک ثواب یہ ہے کہ جب عزادار مجلس ماتم سے اوٹھتا ہے تو کوئی گناہ اوسپر باقی نہین رہتا فَصَارَ کَیَومٍ وَلَدَتہُ اُمُّہٗ پس ایسا پاک وپاکیزہ مجلس غم سے اوٹھتا ہے کہ گویا اوسی روز شکم مادر سے پیدا ہوا ہے پس حضرات سنا ثواب گریہ اور شفقت اپنے آقا کی کہ کیا کیا صدمے اپنے غلامون کی بخشش کے لیئے اوٹھائی ہین کہ کوئی دوست اپنے دوست کی لیے یہ صدمات ورنج گوارا نہ کریگا اور کسی نبی نے اپنی امت کی لیے یہ رنج گوارا نہ کیے جو امام حسین نے اپنی نانا کی امت کی لیے اوٹھائی کہ تا قیامت بیان ہونگے اور ناتمام رہینگے اور حضرات افسوس جناب کا خیال تمہین نہین لگا

اور دعای مغفرت مین مشغول ہین پس وہی احوال اوس جناب کا سنکی اور خیال کیجئے کہ وہ حضرت تمہارے
جانب دیکھتی ہین رُوِيَ اَنَّهُ لَمَّا لَمْ يَبْقَ مِنْ اَقْرِبَاءِ الْحُسَيْنِ فِي طَفِّ كَرْبَلَا فَنَظَرَ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَلَمْ
يَرَ اَحَدًا اَبْكَى بُكَاءً شَدِيْدًا حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جب تمام اصحاب عزیز جناب امام حسین علیہ السلام کے
میدان کربلا مین درجہ شہادت سی فایز ہوئی پس کبہی وہ جناب دست راست مڑکی دیکہتی تھے اور کبہی دست چپ
اوسوقت کوئی دکہائی نہ دیتا تہا سوا لاشون کے حضرت بی اختیار اون کی جدائی پر روتی تھے اور خون جسم
شریف سی جاری تھے وَيَلُوْكُ لِسَانَهُ مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ اور زبان شدت تشنگی سی چباتی تھے اور
فرماتی تھے اَنَا ابْنُ صَاحِبِ الْكَوْثَرِ اَنَا ابْنُ شَافِعِ يَوْمِ الْمَحْشَرِ مین ہون بیٹا صاحب حوض کوثر کا مین ہون
بیٹا شافع روز محشر کا اُقْتَلُ عَطْشَانًا غَرِيْبًا وَحِيْدًا اَهَلْ فِيْكُمْ مُسْلِمٌ اور قتل ہوتا ہون تنہا مسافر پیاسا
کیا تم مین کوئی مسلمان نہین اور کبہی فرماتی تھے اَمَا مِنْ مُجِيْبٍ يُجِيْبُنَا اَمَا مِنْ مُغِيْثٍ يُغِيْثُنَا هَلْ
صَدَرَ مِنِّيْ ذَنْبٌ آیا کوئی پناہ دینی والا کہ ہمین پناہ دی آیا ہے کوئی فریادرس کہ ہماری فریاد کو پہونچے
اي گروہ غدار کیون میرے قتل کے درپی ہو آیا مجہسے کوئی گناہ صادر ہوا ہے کہ اوس گناہ کی عوض مین مجھے
قتل کرتے ہو اور مسلسل آنسو حضرت کی جاری تھے اور جواب مین اوس کے وہ گروہ نفاق اوس امام آفاق پر
تیرون کا مینہ برساتی تھے اور حضرت جب اون پر حملہ کرتی تھے تو وہ لعین سامنی سے بہاگ جاتی تہی حضرت اپنی
جا پر پہر آتی تھے اور کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فرماتی تھے راوی کہتا ہے وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مَكْثُوْرًا
قَطُّ اَرْبَطَ جَاْشًا مِنْهُ قسم ہے خدا کی مینے کبہی ایسا زخمی فوج کثیر مین کہڑا ہوا با حواس دلاور مثل حسین کے
نہین دیکہا اس حال مین تہے جب حضرت اون لعینون پر حملہ کرتی تھے مثل گلہ گوسفند کی سامنی سے بہاگ جاتی تھے
فَوَقَفَ يَسْتَرِيْحُ سَاعَةً وَقَدْ ضَعُفَ عَنِ الْقِتَالِ حضرت کی جب جسم شریف سے خون بہت بہا اور تشنگی کے
شدت حد سے زیادہ ہوئی اور لڑنے کی طاقت نہ رہی تو ایکساعت ٹہر گئی اِذْ اَتَاهُ حَجَرٌ فَوَقَعَ عَلٰى جَبْهَتِهٖ
ناگاہ کسی لعین سنگدل نے ایک پتہر مارا وہ پیشانی اقدس پر لگا کہ جبین مبارک مجروح ہو گئی اور خون اوس سے
جاری ہوا حضرت نی چاہا کہ کپڑی سے خون پیشانی کا پونچین فَاَتَاهُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ لَهٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ
عَلٰى قَلْبِهٖ کہ ایک تیر سہ پہلو زہر آلود آپ کے دل اقدس پر لگا کہ پیکان اوسکی پشت مبارک توڑ کی نکل گیا کہ سامنی سے

وہ تیر نہ نکلا ثُمَّ اَخَذَ السَّهْمَ فَاَخْرَجَهُ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ پھر اوس تیر کو پکڑ کی جانب پشت سی نکالا پس خون اوس مثل پرنالکی رواں ہوا راوی کہتا ہے فَتَقَدَّمَ لِيَشْرَبَ فِي السَّهْمِ فَوَقَعَ فِي فَمِهٖ پس حضرت آئی جانب دریا کہ پانی پیئیں ایک شقی نے تیر دہن مبارک پر مارا فَنَادَي الشِّمْرُ وَيْحَكُمْ عَجِّلُوْا پس شمر پکارا وای ہو تمپر جلد حسین کو قتل کرو ایسا نہو کہ حسین پانی پی لے فَطَعَنَهٗ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ بِالرُّمْحِ فَكَادَ اَنْ يَقَعَ یہہ سنکر سنان ابن انس لعین نے ایسا زور سے ایک نیزہ سینہ اقدس پر مارا قریب تہا کہ گہوڑے سے زمین پر گریں فَقَالَ اَيُّهَا الْجَوَادُ اَتَعْرِفُ مَنْ اَنَا پس حضرت نے گہوڑے سے فرمایا ای گہوڑے آیا تو پہچانتا ہی کہ میں کون ہوں اَنَا ابْنُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَاَنَا ابْنُ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى ای گہوڑی میں بیٹا ہوں فاطمہ زہرا کا ای گہوڑے میں ہوں بیٹا علی مرتضی کا اوسوقت گہوڑا حال حضرت پر رونی لگا فَوَضَعَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ عَلَي الْاَرْضِ پس ہات اور پاؤں پہیلا کی وہ گہوڑا زمین پر بیٹہہ گیا ثُمَّ وَقَعَ الْحُسَيْنُ عَلَي الْاَرْضِ وَغُشِيَ عَلَيْهِ پہر وہ راکب دوش رسول خدا پشت زین سے بر روی زمین تشریف لائے اور بیہوش ہوگئی ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ فَلَمْ يُطِقْ غرض ہوش میں آئے تو چاہا کہڑے ہوں اوٹہا نہ گیا فَاَرَادُوْا اَنْ يَحْتَزُّوْا رَاْسَهٗ پس قوم جفا کار نے ارادہ کیا کہ سر اقدس کو جدا کریں قَالَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ فَخَرَجَ نَحْوَ الْحُسَيْنِ ثَلٰثُ صِبْيَانٍ اِثْنَانِ مِنْ بَنِي الْحَسَنِ الزَّكِيِّ وَوَاحِدٌ مِنْ اَوْلَادِ جَعْفَرِ بْنِ ابِيطَالِبٍ عبد الحمید کہتا ہے کہ اوسوقت تین لڑکی روتی ہوئے خیمے سے باہر نکلی دو بیٹی امام حسن کے تہے اور ایک پوتا جعفر طیار کا تہا اور رو رو کی یہہ کہتی تہے وَاللّٰهِ لَا نُفَارِقُ الْحُسَيْنَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قسم ہے خدا کی ہم ایسے وقت میں اپنی آقا حسین سے جدا نہوں گے فَخَرَجَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ بَاكِيَةً حَزِيْنَةً فَلَحِقَتْهُمْ پس جناب زینب دختر علی ابن ابیطالب پیچہے دوڑے اور اون سے لپٹ گئی ہر چند قوم غدار تیر مارتی تہے وہ ان لڑکوں کو نچہوڑتی تہے اور وہ صاحبزادی نہ مانتے تہی اور بی اختیار روتی تہے حَتَّي الْقَوْا مِنْ يَدِهَا وَقَالُوْا يَا عَمَّاهُ كَيْفَ تَرَكْنَا الْحُسَيْنَ وَلَا نَاصِرَ لَهٗ وَلَا مُعِيْنَ یہاں تک کہ ہات سے جناب زینب کے وہ چہٹ گئی اور یہہ کہتی چلے کہ ای پہوپہی کیونکر چہوڑ دیں ہم اپنے آقا حسین کو ایسی وقت میں کہ بی مونس و بیکس میدان کارزار میں زمین پر بیٹہی ہیں پس جب وہ قریب امام حسین آئی تو حضرت نے غش سے آنکہیں کہولیں وَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَبَكٰي وَثُمَّ قَالَ آهٍ آهٍ اور حضرت

اون کی طرف دیکھکی رونی لگے اور پہر فرمایا آہ آہ اور پہر حضرت بیہوش ہو گئے فجاء ابن کعب الی الحسین بالسیف کہ ناگاہ ابن کعب لعین تلوار لیئے آیا کہ حضرت کو شہید کرے جب چاہا اوس شقی نی کہ تلوار مارے فمنعه الحسن المثنی حسن مثنی نے پہلی تو اوسے منع کیا کہ ای شخص میرے چچا مظلوم فرزند رسول خدا کو نہ مار واخذ سیفه من یده وضرب علی راسه جب نہ مانا اوس نے تو حسن مثنی نے تلوار اوس کے ہاتھ سے چہین لے اوس کے سر نحس پر ماری فهرب اللعین الی عسکره پس وہ لعین اپنے لشکر کو بہاگ گیا فیضرب الحسن عن یمینه وشماله بالسیف ویقاتل حتی صرع پس حسن مثنی داہین اور بائین تلوارین مارتے تھے اور ظالمونکو قریب حضرت سے دفع کرتے تھے اور لڑتے تھے یہان تک کہ بہت زخمی ہو کی گرے گمان کیا لوگون نے کہ رحلت کر گئے واما ولد جعفر ابن ابی طالب فوقف فی المیدان متحیرا یلتفت یمینا وشمالا ولیکن پوتا جعفر طیار کا میدان مین مضطرب وحیران کہڑا تہا کبہی داہنے طرف دیکہتا تہا اور کبہی بائین جانب دیکہتا تہا اور جب حضرت کو غشمین دیکہتا تھا تو زار زار روتا تھا راوی کہتا ہے جب سے یہہ لڑکے میدان مین آئے تھے اوسوقت سے عورتین ڈہوڑی پر کھڑی رو رہین تہین اور مان اوس لڑکی کی اوسے روتا دیکھکی پکارتی تھی ای پیارہ جگر میرے مان تیری تجہپر فدا ہو پہر پس وہ لڑکا مان کی آواز سنکی روتا ہوا خیمہ کو چلا فضرب ایاس ابن خالد سیفا علی راسه فخر علی الارض ناگاہ ایاس ابن خالد لعین نے آن کی ایسی تلوار اوسکی پیشانی پر ماری کہ موتہہ کی بہل زمین پر گر پڑا قال فاتت امه اعتنقت جسد ابنه راوی کہتا ہے دیکھا میں نے کہ مان اوس لڑکے کی دوڑ کر اوس سے لپٹ گئی اور رونے لگی ففتح عینه فقال ارجعی یا اماه پس مان کے آواز سنکر غش سے آنکھین کہولین اور باواز ضعیف بولا ای امان خیمہ مین جاؤ اوس صاحب غیرت کی مان کہنے سی خیمہ کو چلی فضربه رجل فقضی پس ایک شقی نے ایک تلوار ماری کہ اوس صاحبزادی نے راہ جنت کی لی فبکت النساء بکاء اشدیدا یہہ حال مصیبت دیکھکر دختران رسولخدا بہت بیقرار ہوئین اور ڈاڑہین مار کی رونے لگین واما امه فوضعت یدیها علی بطنها وتقول اور لیکن مان اوس کے پہر آئے اور ہات اوسکے پیٹ پر رکھکی یون بین کرنے لگی وا ابنیه لیتنی کنت لک الفداء اے پارہ جگر میری ای فرزند

میرے افسوس تو مارا گیا اور مجھے موت نہ آئی کاش کہ یہان تیری تجہیر فدا ہوتی اور تیری لاش پر خون آنکھون سے نہ دیکھتی یہہ کہکر یہان تک روئی کہ بیہوش ہو گئی اور ادہر یہہ فوج کا ہجوم امام تشنہ کام پر ہوا ناگاہ شمر لعین قریب حضرت اوس ارادے سے آیا کہ آسمان گر پڑین اور پہاڑ ٹکڑے ہو جاوین اور وہ بے ادبی کی اوس شقی کا بیان نہین ہو سکتا اور زبان سے وہ لفظ نہین نکلتا کہ پاؤن نجس اپنا اوس شقی نے کہان رکہا تہا کہ جہان رسول خدا انگلی کے چہنے کو ناگوار جانتے تہے پس وس صدمے سے جناب امام حسین نے غش سے آنکہین کہول کے دیکہا اور فرمایا تو کون ہے اے شقی فَقَدْ اِرْتَقَيْتَ مُرْتَقًا عَظِيْمًا عَلٰى مُحَمَّدٍ نہایت دشوار ہے رسولِ خدا پر جو تو نے بے ادبی کی ہے فَقَالَ هُوَ الشِّمْرُ پس وہ شقی بولا وہ لعین شمر ہے حضرت نے فرمایا وَيْلَكَ مَنْ اَنَا وای تجھ اے شمر مین کون ہون وہ شقی بولا اَنْتَ الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَجَدُّكَ مُحَمَّدُ نِ الْمُصْطَفٰى تم حسین پسر علیؑ و فاطمہؑ ہو اور نانا تمہارے محمد مصطفیٰ ہین حضرت بولے وائے ہو تجھپر ایسا تو تو مجھے جانتا ہے فَلِمَ تَقْتُلُنِيْ پس کیون مجھے قتل کرتا ہے تو وہ کافر بولا اِنْ لَمْ اَقْتُلْكَ فَمَنْ يَاْخُذُ الْجَائِزَةَ مِنْ يَزِيْدَ اے حسین اگر وہ شقی تمہین قتل نہ کریگا پس کون انعام یزید سے لیگا امام مظلوم نے فرمایا اَمْ اَحَبُّ اِلَيْكَ الْجَائِزَةُ مِنْ يَزِيْدَ اَوْ شَفَاعَةُ جَدِّيْ اے شمر تجھے انعام یزید پسند ہے یا شفاعت میرے نانا کی وہ لعین بولا دَانِقٌ مِنَ الْجَائِزَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْكَ وَمِنْ جَدِّكَ اے حسین ایک دانگ انعام یزید کا اوس شقی کی نزدیک بہتر ہے تمسے اور تمہارے نانا سے یہہ کلام اوس بے حیا کا سنکے اوس مظلوم تشنہ کام نے فرمایا خیر اگر مجھے قتل کرتا ہے فَاسْقِنِيْ شَرْبَةً مِنَ الْمَآءِ تو اے شمر تہوڑا سا پانی مجھے پلا دے کہ جگر میرا شدت تشنگی سے کباب ہوا جاتا ہے وہ شقی بولا وَاللّٰهِ لَا اَذَقْتَ قَطْرَةً مِنَ الْمَآءِ حَتّٰى تَذُوْقَ الْمَوْتَ اے حسین ایک قطرہ پانی کا تمہین دینا روا نہین ہے قسم ہے خدا کی وہ شقی ہرگز تمہین پانی نہ دیگا اور پیاسا قتل کریگا فَيَقُوْلُ الْمَآءَ الْمَآءَ يَفْحَصُ بِرِجْلَيْهِ التُّرَابَ پس حضرت بار بار پانی پانی فرماتے تہے اور پاؤن زمین پر رگڑتے تہے فَنَظَرَ اللَّعِيْنُ اِلٰى رِجْلَيْهِ فَاِذَا بِعَيْنٍ جَارِيَةٍ اَبْيَضَ مِنَ اللَّبَنِ پس شمر لعین نے مڑکے قدم شریف کی طرف دیکہا کہ ایک چشمہ سفید تر دودہ سے زیر قدم جاری ہے متعجب ہوکر بولا شمر کہ اے حسین تم ہماری پیاس کے پانی پانی کرتے ہے اور زیر پائے تمہارے

پانی جاری ہے حضرت نے فرمایا اے ملعون مین اتمام حجت کرتا ہون نہین تو اسے جو چاہون وہ کردون راوی کہتا ہے یہہ معجزہ بہی دیکہکر اوس شقی نے کچھ خیال نکیا وَجَزَّ رَاسَهُ وَرَمٰی بِهٖ عَلَی الْاَرْضِ کس زبان سے کہون کہ اوس لعین نے سر اقدس فرزند رسول خدا جدا کرکے زمین پر پہینک دیا فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَسَاقَطَتِ النُّجُوْمُ وَاَمْطَرَتِ السَّمَآءُ دَمًا عَبِيْطًا وَوَقَعَ الْكَسْفُ جب یہہ ظلم اوس شقی نے کیا اوسوقت کئی ستارے آسمان سے گرے اور خون برسنے لگا اور آفتاب کو گہن لگا اور زمین کانپنے لگی اور پرند آشیانون سے نکل بہاگے اور لا اله الا الله کہتے تہے یہہ سنکے اہلبیت مین شور گریہ بلند ہوا پہر سکینہ روکے جناب زینب سے بولی یَا عَمَّتِیْ اِذْهَبِیْ بِحَقِّ اللّٰهِ اِلَی الْفُسْطَاطِ فَاَخْبِرِیْنِیْ ذٰلِكَ الْحَالَ ای پہوپہی واسطے خدا کے در خیمہ پر جاکے دیکہو کہ میرے بابا پر کیا گذری مجہے یہہ حال کہو جو ہین جناب زینب در پر آئین بیاختہ سر پیٹ کے رونے لگین اور سکینہ سے بولین یَا بِنْتَ اَخِیْ قَتَلُوْا اَبَاكِ وَعَلَّوْا رَاْسَهُ عَلَی الرُّمْحِ ای دختر برادر ای سکینہ تو یتیم ہوگئی تیرے بابا کو قتل کیا اور سر کو نیزے پر چڑہایا ہے پس سکینہ اسقدر روئے اور پیٹے کہ بیہوش ہوگئی اہلبیت مین کہرام ہوگیا کہ زمین لرزنے لگی

روایت ۳۰ سی ام فضائل شیعہ پہر تفسیر کہیعص بہی خواب عرب اور احوال شہادت امام حسین علیہ السلام عَنِ الصَّادِقِ ع قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ شِيْعَتَنَا اِنَّهُمْ اُوْذُوْا فِيْنَا وَلَمْ نُؤْذِ فِيْهِمْ جناب امام جعفر صادق نے فرمایا خدا رحم کرے ہمارے شیعون پر کہ وہ آزار اوٹہاتے ہین دشمنون سے ہماری دوستی مین اور ہمین اپنے شیعون سے مطلق کسی نوع کی ایذا انہین پہونچتی شِيْعَتُنَا مِنَّا قَدْ خُلِقُوْا مِنْ فَاضِلِ طِيْنَتِنَا وَعُجِنُوْا بِنُوْرِ وِلَايَتِنَا شیعہ ہمارے ہم سے ہین اور بتحقیق کہ اصل خلقت ہمارے شیعون کی اوس خاک پاک سے ہے کہ بچ رہی تہے ہماری خلقت سے اور خمیر اون کی خاک کا ہماری نور ولایت سے ہوا ہے رَضُوْا بِنَا اَئِمَّةً وَرَضِيْنَا بِهِمْ شِيْعَةً ہمارے شیعہ راضی اور خوشنود ہین ہم سے اور اپنا امام و پیشوا ہمین جانتے ہین اور ہم بہی بدل راضی و خوشنود ہین اونسے يُصِيْبُهُمْ مَصَائِبُنَا وَتُبْكِيْهِمْ اَوْصَابُنَا وَيُحْزِنُهُمْ حُزْنُنَا وَيَسُرُّهُمْ سُرُوْرُنَا غمگین کرتی ہے اونہین مصیبت ہماری اور رولاتا ہے اونہین رنج ہمارا مغموم ہوتے ہین وہ جب ہمین مغموم پاتے ہین اور خوش ہوتے ہین وہ جب خوش ہمین پاتے ہین وَنَحْنُ اَيْضًا نَتَاَلَّمُ لِتَاَلُّمِهِمْ وَنَطَّلِعُ عَلٰی اَحْوَالِهِمْ ہمین بہی رنج پہونچتا ہے

اپنی شیعون کی رنج سے اور ہر لحہ ہم اون کی احوال سے مطلع ہین فَهُمْ مَعَنَا لَا یُفَارِقُوْنَا وَلَا نُفَارِقُهُمْ شیعہ ہمارے ہم سے تعلق رکھتے ہین نہ وہ ہم سے جدا ہون گے اور نہ ہم اون سے جدا ہون گے لِاَنَّ مَرْجِعَ الْعَبْدِ اِلٰی سَیِّدِهٖ وَمُعَوَّلَهٗ عَلٰی مَوْلَاهُ اسواسطے کہ بازگشت غلام کی طرف آقا کی ہوتی ہے اور رجوع عبد کی اپنی مولا کی جانب ہوتی ہے یَحْجُرُوْنَ مَنْ عَادَانَا وَیَجْهَرُوْنَ بِمَدْحِ مَنْ وَالَانَا کنارہ کشی کرتے ہین شیعہ ہمارے اون لعینون سے جو ہمین دشمن رکھتی ہین اور آمادہ ہوتی ہین مدح اوسکی پر جو ہمین دوست رکھتے ہین اَللّٰهُمَّ اَحْیِ شِیْعَتَنَا مِنَّا وَمُضَافِیْنَا اِلَیْنَا خدایا زندہ رکھ ہماری شیعون کو کہ وہ ہم سے ہین اور نسبت اون کی ہماری جانب ہی فَمَنْ ذَکَرَ مُصَابَنَا وَبَکٰی اَوْ اَبْکٰی اِسْتَحْیَی اللّٰهُ اَنْ یُعَذِّبَهٗ بِالنَّارِ پس جو مومن کہ ہماری مصیبتون کو یاد کرکے روئے یا کسی کو رولائے خدای عزوجل کو شرم آتی ہی کہ اوسے آتش جہنم سے عذاب کرے سعد بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ ایک روز مین داخل ہوا خدمت جناب امام حسن عسکری ع مین فَسَاَلْتُهٗ عَنْ تَاْوِیْلِ کٓهٰیٰعٓصٓ فَاَشَارَ اِلَی الْقَائِمِ پس سوال کیا مینے تاویل کہیعص سے حضرت نے اشارہ کیا طرف جناب صاحب الامر علیہ السلام کے وہ حضرت بہت کم سن تھے اور سامنے کہیل رہے تھے وَقَالَ سَلْهُ عَنْ تَاْوِیْلِهٖ اور فرمایا کہ سوال کر میری فرزند سے پس مین قریب گیا اور سوال کیا مینے معنی کہیعص سے قَالَ هٰذِهٖ الْحُرُوْفُ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلَیْهَا عَبْدَهٗ زَکَرِیَّا ثُمَّ قَصَّهَا عَلٰی مُحَمَّدٍ ص جناب صاحب الامر نے فرمایا کہ یہ حروف مقطعات اخبار غیب سے ہین کہ خدایتعالی نے زکریا کو خبر دی تھے اور بعد ازان رسول خدا کو اس سے مطلع کیا اور سبب اسکا یہہ ہے کہ حضرت زکریا نے پروردگار عالم سی سوال کیا کہ اسماء پنجتن مجھے تعلیم کر عرض اون کی قبول ہوئی اور اسماء پنجتن اونھین خدا نے تعلیم کیے فَکَانَ زَکَرِیَّا اِذَا ذَکَرَ مُحَمَّدًا وَعَلِیًّا وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ سُرِّیَ عَنْهُ هَمُّهٗ وَانْجَلٰی کَرْبُهٗ پس جب ذکر نام جناب محمد مصطفی ص اور علی اور فاطمہ اور حسن کا زبان پر لاتے تھے نہایت خوشحال ہوتے تھے اور غم والم اون کا برطرف ہو جاتا تھا وَاِذَا ذَکَرَ الْحُسَیْنَ خَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ وَوَقَعَتِ الْحَیْرَةُ اور جسوقت نام خامس آل عبا شہید کربلا لیتے تھے گریہ اون پر غلبہ کرتا تھا کہ ضبط نہو سکتا تھا زکریا حیرت مین آتے تھے کہ یہہ کیا ماجرا ہے غرض ایکدن جناب باری مین عرض کی کہ خدایا جب چار نام اسماء آل عبا سے لیتا ہون مین غم واندوہ میرا

زایل ہوتا ہے اور بہت سرور وشاد ہوتا ہون وَاِذَا ذَکَرْتُ الْحُسَیْنَ تَدْمَعُ عَیْنِیْ اور جب مین نام لیتا ہون حسین کا بی اختیار اشک میری انکھون سے روان ہوتے ہین اوسوقت خدا تعالی نے زکریا کو مصائب سید الشہدا سے اگاہ کیا اور فرمایا کٓھٰیٰعٓصٓ فَالْکَافُ اِسْمُ کَرْبَلَا پس کاف سے مراد کربلا ہے وَالْھَاءُ ھَلَاکُ الْعِتْرَۃِ الطَّاھِرَۃِ اور ہا سے مراد ہلاکت عترت طاہرہ ہے وَالْیَاءُ یَزِیْدُ وَ ھُوَ ظَالِمُ الْحُسَیْنِ اور یا سے یزید ملعون مراد ہے کہ قاتل امام حسینؑ ہے وَالْعَیْنُ عَطَشُہٗ وَ الصَّادُ صَبْرُہٗ اور مراد عین سے تشنگی حسین شہید ہی اور صاد سے مراد صبر حضرت کا ہے کہ ایسے ایسے مصائب جان گزا پر صبر کرین گے پس جب سنا زکریا نے یہہ حال غربت وبیکسی تین دن تک مسجد سے باہر نہ آیے اور اصحاب کو منع کیا کہ کوئی میرے پاس نہ آیے اور مشغول گریہ وزاری رہے وَکَانَ یَرْثِیْہِ اور امام حسینؑ کے مرثیہ مین یہہ کلمات زبان پر جاری کئے اِلٰھِیْ اَتُفْجِعُ خَیْرَ خَلْقِکَ بِوَلَدِہٖ خداوندا آیا دل بہترین مخلوقات یعنی محمد مصطفیٰؐ کا مصیبت مین اوس کے فرزند کی درد مین لاییگا اِلٰھِیْ اَتُنْزِلُ بَلْوٰی ھٰذِہِ الرَّزِیَّۃِ بِفِنَائِہٖ خداوندا آیا بلا ایسے مصیبت کی اون حضرت کی پیرامون خاطر راہ دیگی بسبب شہادت حسینؑ کے اَتُلْبِسُ عَلِیًّا وَفَاطِمَۃَ ثِیَابَ ھٰذِہِ الْمُصِیْبَۃِ خداوندا آیا علی وفاطمہ کو جامہ الٰہی مصیبت کا پہنائیگا پہر عرض کے خدایا مجھے ایک فرزند عطا فرما کہ دیکہنے سے اوس کے میرے انکھین روشن ہون پہر مجھکو اوسکی محبت کا فریفتہ کر ثُمَّ افْجِعْنِیْ بِہٖ کَمَا تُفْجِعُ مُحَمَّدًا حَبِیْبَکَ بِوَلَدِہٖ بعد ازان مجہے بہی اوسکی مصیبت مین گریان کر اور دل میرا درد مین لا جیسا کہ دل محمد مصطفیٰ کا دردناک ہوگا اون کی فرزند کے ماتم مین فَرَزَقَہُ اللّٰہُ یَحْیٰی وَفَجَعَہٗ بِہٖ پس حق تعالی نے اونہین کرامت فرمایا ایک فرزند کہ نام اون کا یحیی تہا اور وہ بہی پیغمبر تہے اور شہید کئے گئے مثل جناب امام حسین کے یعنی جسطرح سے سر انور اون حضرت کا یزید بیدین شراب خوار کے لیے کاٹ کر لیگئی اوسیطرح سر اقدس حضرت یحیی کا ایک زن زنا کار کے لیے کاٹ کر لیگیے وَکَانَ حَمْلُ یَحْیٰی سِتَّۃَ اَشْہُرٍ وَحَمْلُ الْحُسَیْنِ کَذٰلِکَ اور یہی مدت حمل حضرت یحیی شکم مادر مین چہہ مہینے اور مدت حمل جناب امام حسینؑ بہی شکم جناب سیدہ مین اسیقدر رہی اور جناب سید الساجدین فرماتی تہی کہ میری پدر مظلوم سفر کربلا مین ذکر یحیی اور شہادت یحیی کی

یاد کرتي تھے کہ پستي اور خواري دنیا سے خدا کی نزدیک یہی کافي ہي کہ سر حضرت یحيي کاٹ کر ایک زن زناکار کے واسطے ہدیہ بھیجا تھا اور سر میرا بھی ایک ولد الزنا کے بطریق ہدیہ لیجاوینگے رُوِيَ بِاَسْنَادٍ الصَّحِيْحِ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَغُصِبَ حَقُّ عَلِيٍّ وَبَايَعَ النَّاسُ مِنْ اَبِي بَكْرٍ روایت کی ہے سندہای صحیح سے کہ جب جناب رسالتؐ پناہ اس جہان فانی سے طرف ملک جاودانی کی انتقال فرمایا تو منافقان امت نے دست ظلم و ستم خانہ اہلبیت پر دراز کیا یہان تک کہ حق کو جناب امیر کے غصب کیا اور سفیہون نے بیعت ابی بکر سے کی فَكَانَ يَوْمًا جَالِسًا عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَيَعِظُ النَّاسَ پس ایک روز ابو بکر منبر رسول خدا پر بیٹھا وعظ کہتا تھا اِذْ جَاءَهُ الْاَعْرَابِيُّ وَقَالَ يَا ابْنَ اَبِي قُحَافَةَ اَنْتَ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِيْفَتُهُ قَالَ نَعَمْ ناگاه ایک اعرابی آیا اور بولا ای ابن ابو قحافہ تو ہي وصي اور خلیفہ رسول خدا کا وہ بولا کہ ہان مین ہون خلیفہ رسول خدا قَالَ اِنْ صَدَقْتَ فَاَخْبِرْنِيْ مَا رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ ثُمَّ عَبِّرْهُ اعرابی بولا اگر سچ کہتا ہے تو کہ خلیفہ رسول ہے تو مین نے ایک خواب دیکھا ہے پس بیان کر کہ کیا دیکھا ہے مین نے پھر تعبیر اوسکی بیان کر قَالَ مَا تَقُوْلُ يَا اَعْرَابِيُّ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ابو بکر بولا کیا کہتا ہے تو ای اعرابی نہین جانتا غیب کو مگر خدای عز و جل اِذْهَبْ عِنْدَ عُمَرَ فَجَاءَ عِنْدَهُ وَسَئَلَهُ فَقَالَ لَهُ مَا قَالَ صَاحِبُهُ وَاَمَرَ بِاِخْرَاجِهِ عَنِ الْمَسْجِدِ مگر جا تو نزد عمر اور سوال کر اوس سے پس قریب آیا عمر کے اور سوال کیا پس وہي جواب دیا جو ابو بکر نے کہا تھا اور حکم کیا کہ اسي مسجد سے نکال دو کہ ہم سے یہ امور غیب کا سائل ہوتا ہے وَكَانَ اَبُوْذَرٍّ حَاضِرًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ يَدَهُ وَقَالَ اِذْهَبْ مَعِيْ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اوس وقت حضرت ابوذر غفاري حاضر تھے اونہون نے ہاتھ اعرابی کا پکڑ کر فرمایا ای اعرابی چل میرے ساتھ جناب ابن ابیطالب کے پاس کہ وہ تیرا جواب دینگے فَجَاءَ مَعَهُ عِنْدَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ پس آیا وہ ساتھ ابوذر کے خدمت جناب امیر مین پھر سلام کیا حضرت کو اور عرض کیے کیا حضرت آپ کیون خانہ نشین ہین قَالَ مَا وَجَدْتُ نَاصِرًا وَلَا مُعِيْنًا فَعَمِلْتُ عَلٰى مَا اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ جناب ولایت مآب نے فرمایا کہ مینے ناصر و مددگار نہ پایا پس عمل کیا مینے وصیت رسول خدا پر ثُمَّ قَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا اَعْرَابِيُّ پھر فرمایا حضرت نے کہ تیری کیا حاجت ہي ای اعرابی قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَجِيْبَةً اُرِيْدُ اَنْ تُبَيِّنَ لِيْ مَا رَاَيْتُ

ثُمَّ عَبِّرْهَا اوس نے عرض کی یا امیر المؤمنین مینی ایک خواب عجیب و غریب دیکہا ہی چاہتا ہون مین کہ آپ اوسے بیان کیجیے کہ کیا دیکہا ہے مینے پہر تعبیر کہیی اوس کے فَبَعَثَ عَلَیْهِ السَّلَامُ السَّلْمَانَ لِطَلَبِ الْحُسَیْنِ پس حضرت نی حضرت سلمان کو بہیجا کہ جا کر میرے نور چشم حسین فرزند رسول الثقلین کو بلا لاو فَاِذَا جَآءَ الْحُسَیْنُ قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا اَعْرَابِیُّ فَاسْئَلْ مَاشِئْتَ مِنْ اِبْنِیْ هٰذَا پس جناب امام حسینؑ تشریف لائے تو جناب امیر نے فرمایا کہ ای اعرابی جو چاہ تو میری اس فرزند سے پوچہہ حضرات جناب امیر نے غاصبونکو اور نیچے ذلیل کیا کہ مسند خلافت پر بیٹھی ہین اور عاجز ہین اور فرزند ہمارے علم غیب کی ماہر اور اعجاز پرستا رہین فَقَالَ الْاَعْرَابِیُّ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ مَا رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ ثُمَّ عَبِّرْهُ پس اعرابی نے عرض کی ای فرزند رسول خدا خبر دو مجھے کہ میں نے کیا خواب دیکہا ہے پہر تعبیر دو فَقَالَ یَا اَعْرَابِیُّ رَاَیْتَ فِیْ مَنَامِكَ اَنَّ نُجُوْمًا مُتَلَطِّخًا بِالدَّمِ كُسِرَتْ مِنَ السَّمَآءِ السَّابِعِ وَجَاءَتْ عَلَى الْاَرْضِ وَغَابَتْ فِیْهَا قَرِیْبًا مِنْ شَطِّ الْفُرَاتِ فرمایا جناب امام حسینؑ نے ای اعرابی تو نی خواب مین دیکہا ہی کہ کتنی ایک ستاری خون آلودہ آسمان ہفتم سے ٹوٹ کر زمین پر آئی اور قریب کنارہ فرات زمین مین غائب ہو گئی ہین قَالَ صَدَقْتَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ هٰكَذَا رَاَیْتُ فَعَبِّرْهُ عرض کی اوس نے فدا ہون مین آپ پر سے ای فرزند رسول خدا واللہ یہی دیکہا ہے مینی پس اب آپ تعبیر اوس کی بیان فرمائی قَالَ دَعْنِیْ عَنْ تَاْوِیْلِهَا حضرت نی فرمایا ای اعرابی تعبیر سے اسکی درگذر اگر بیان کرون مین تو تجھے طاقت اسکی سننے کی نہو گی اوس نے عرض کی ای فرزند رسول خدا اس قدر مسافت کہینچکر آیا ہون مین محض واسطے اس خواب کی تعبیر کے فَقَالَ اَلَا یَا اَعْرَابِیُّ اِنَّ النُّجُوْمَ الْمُتَلَطِّخَ بِالدَّمِ اَنَا وَاَقْرِبَائِیْ وَاَصْحَابِیْ پس جناب امام مظلوم نے فرمایا آگاہ ہو ای اعرابی وہ ستارہ ہای خون آلودہ مین ہون اور میرے بہائی اور بہتیجے اور فرزند و عزیز و اصحاب ہین اور کیفیت اسکی یہہ ہی کہ مین بطلب کوفیان بجیا وارد صحرای کربلا ہونگا اعدا ایسے دین بچلی تو مجہپر پانی بند کرینگی تین دن تک صدای واعطشاہ واعطشاہ میری اہلبیت کی فلک ہفتم تک جائیگی ہای ہای ننہی ننہی بچی میرے پیاسی مانند ماہی بی آب کے تڑپین گے اور کوئی اون پر رحم نہ کہائیگا پس تیسری روز کہ دسوین محرم کی ہوگی صفین واسطے جنگ کے

مجھہ کہینچین گے میری اصحاب واحباب کو بالب تشنہ اور شکم گرسنہ شہید کرین گے بعد ازان میرے عزیزون کی باری آئی گی بہائیون کو میرے تلوارون سے ٹکری کرین گے فرزندون کو میری نیزی اور تیر سی مارین گے وبعدھم لا یکون لی ناصر ولا معین ای اعرابی بعد ان کے شہادت کی مین یکہ و تنہا رہجاؤن گا تو ایک ہزار نوسو پچاس زخم میرے تن پر لگا کر گہوڑے سے گرائین گے سجدہ پروردگار مین خنجر ستم سی فیض یاب شہادت ہون گا ویحرقون خیامی بالنار ای اعرابی جلائین گے ظالم خیمی میری آگ سی وینھبون اموالی اور لوٹ لین گے مال میرا ویسبون اھل بیتی من کربلا الی الشام مکشفات الرؤس علی جمال بغیر وطاء ولا سناء ای بہائی اہلبیت کو میری اسیر کر کی بلوای عام مین سر برہنہ شتران برہنہ پر سوار کر کی کربلا سے شام تک لیجائین گے ویترکونی علی الارض بلا غسل ولا کفن اور میرے لاش کو اسیطرح بےکفن و دفن حرارت آفتاب مین ریگ گرم پر چہوڑ جائین گے جب یہہ ماجرا اعرابی نے سنا تو روتے روتے بیہوش ہوگیا

غرض جب وہ روز آیا کہ جسکی حضرت نے خبر دی تہی اور سب عزیز جتنے تھے حضرت کی شہید ہوئی یہان تک کہ علی اصغر بھی حضرت کی گود مین شہید ہوا حضرت پر پیاس کا غلبہ ہوا فمضی الی الفرات لیشرب الماء پس اوسوقت جلنی کا حضرت نی فرات کی طرف ارادہ کیا کہ پانی پیین فضرب اللعین بسہم علی فمہ پس ایک لعین نے تیر حضرت کی دہن شریف پر مارا کہ دہن مبارک خون سی آلودہ ہوگیا فجاء سنان بن انس وضرب الرمح علی صدرہ حتی خرج من ظہرہ پس آیا سنان ابن انس لعین اور اس زور سے نیزہ سینہ اقدس مین لگایا کہ پشت مبارک سے باہر نکل آیا فجذب اللعین رمحہ فسقط الحسین مکبوبا علی الارض یتخوض فی دمہ ویضربون علیہ السیوف جب اوس لعین نے نیزہ کہینچا تو حضرت موہنہ کی بہل زمین پر گرکے خون مین لوٹنے لگے اور وہ لعین تلوارین حضرت پر مارتے تھے وکان فرسہ عند راسہ یبکی فاشار بیدہ اصبر اور گہوڑا حضرت کا حال حضرت دیکہہ کی روتا تھا حضرت نی ہاتہہ سے اشارہ کیا کہ نرو اور صبر کر ثم جلس فجاء الکندی لعنہ اللہ فضرب اللطمة واخذ العمامة عن راسہ پہر حضرت اوٹہہ بیٹہے پس مالک ابن نسر الکندی آیا اور ایک طمانچہ رخ انور پر مارا اور عمامہ شریف اوتار لیگیا اور چہوڑا اوس جناب کو خون مین غلطان اللہم العن قتلة الحسین واصحابہ

روایت سی ویکم روایت صحیح مسلم وَمَا بَکَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ پہر روایت ابن شبیب
پہر شیر دینا رسول خدا کا امام حسین کو پہر مصائب آنحضرت کی اور گہوڑا ڈالنا
پانی مین اور مارنا کندے سے ملعون کا شمشیر سر اقدس پر صحیح مسلم مین تفسیر وَمَا بَکَتْ
عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ مین لکہا ہے وَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ بَکَتِ السَّمَآءُ عَلَیْهِ کہ جب شہید ہوئے جناب
امام حسینؑ آسمان روئے اون کی مصیبت پر وَبُکَآؤُهَا حُمْرَتُهَا اور رونا اوس کا یہہ ہے کہ سرخی شفق
نمایان ہوئے اور ابن جوزی کہتا ہے کہ علامت ہماری غضب کی یہہ ہے کہ جب غصہ ہوتی ہین تو منہہ سرخ
ہوجاتا ہے اور خدای عالم جسم سی منزہ ہے فَاَظْهَرَ تَاْثِیْرَ غَضَبِهٖ عَلٰی مَنْ قَتَلَ الْحُسَیْنَ بِحُمْرَةِ الْاُفُقِ
اِظْهَارًا لِّعَظِیْمِ الْجِنَایَةِ پس ظاہر کیا خدا نے اثر غضب اپنا قاتلان حسینؑ پر ساتہہ سرخی افق کے اور معلوم
کرنے اس بات کی کہ اون ظالمون سے بڑا گناہ سرزد ہوا ہے اور حافظ ابو نعیم نے کتاب دلائل النبی
مین لکہا ہے اور یہہ عالم سنیون کا ہے قَالَتْ نَضْرَةُ الْاَزْدِیَّةُ کہ نضرہ ازدیہ نے کہا کہ جب شہید ہوئے
جناب امام حسینؑ تو آسمان سے خون برستا تھا وَحِبَابُنَا وَجِرَارُنَا صَارَتْ دَمًا اور کوئین اور کوزے
سب مین پانی خون ہوگیا تہا اور شیخ مفید علیہ الرحمہ نے کتاب امالی مین بسند معتبر ریان ابن شبیب سے روایت
کی ہے کہ پہلی تاریخ محرم کی تہے مین خدمت جناب امام رضا مین حاضر ہوا قَالَ یَا ابْنَ شَبِیْبٍ اِنَّ الْمُحَرَّمَ
هُوَ الشَّهْرُ الَّذِیْ کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یُحَرِّمُوْنَ فِی الْقِتَالَ ای پسر شبیب محرم وہ مہینا تہا کہ کافر بہی
اسمین قتال کو حرام جانتے تہے فَمَا عَرَفَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ حُرْمَةَ شَهْرِهَا وَلَا حُرْمَةَ نَبِیِّهَا مگر افسوس
امت جفا کار نے نہ پاس حرمت اس مہینے کا کیا اور نہ پاس حرمت اپنے پیغمبر کا کیا وَلَقَدْ قَتَلُوْا فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ
ذُرِّیَّتَهٗ اور آہ آہ قتل کیا امت رسول خدا نے اس مہینے مین ذریت رسول خدا کو وَسَبَوْا نِسَآءَهٗ اور اسیر
کیا اہل حرم رسول خدا کو وَانْتَهَبُوْا ثِقْلَهٗ اور لوٹ لیا مال واسباب اون کا پس خدا نہ بخشے اون ملعونون کو ای پسر شبیب
اِنْ کُنْتَ بَاکِیًا فَابْکِ لِلْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ اگر تو روتا ہے تو رو حسین ابن علی پر فَاِنَّهٗ ذُبِحَ کَمَا یُذْبَحُ
الْکَبْشُ کہ حسین غریب ذبح کئی گئی ہین جسطرح سے ذبح کیا جاتا ہے گوسفند اور اٹہارہ اہلبیت اون کے
رفاقت مین اون کے ذبح ہوئی ہین لَیْسَ لَهُمْ نَظِیْرٌ فِی الْاَرْضِ کہ اون کا نظیر روی زمین مین نہ تہا

وَلَقَدْ بَکَتِ السَّمٰوٰاتُ وَالْاَرْضُوْنَ لِقَتْلِہٖ ایسی مصیبت ہوئی ہے فرزند رسول خدا پر کہ روئین ہین ساتون آسمان
اور زمین قتل حسینؑ پر اور چار ہزار فرشتے نصرت حسینؑ کے لئے نازل ہوئے فَوَجَدُوْہُ قَدْ قُتِلَ پایا اونھون
حضرت کو مقتول خاک و خون مین غلطان اوسی دن سے وہ فرشتے حضرت کی قبر کے پاس ہین اسی شکل سے شُعْثٌ
غُبْرٌ اِلٰی اَنْ یَقُوْمَ الْقَائِمُ افسردہ اور باچہرہای خاک آلودہ تا ظہور قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ جب
وہ ظاہر ہون گی تو اون کے انصار مین سے ہون گی اور وقت جنگ یہ شعار ہوگا اون کا یَا لَثَارَاتِ الْحُسَیْنِ
ای طلب کرنے والو خون حسینؑ کے ای پسر شبیب میرے پدر بزرگوار نے اپنی آباء طاہرین سے روایت
کی ہے اَنَّہٗ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا وَتُرَابًا اَحْمَرَ جب شہید ہوئی جناب امام حسینؑ آسمان
سے خون برستا تھا اور مٹی سرخ برستی تھی ای پسر شبیب اگر روئی تو حسینؑ پر تا آنکہ آنسو رخسارون پر
تیری روان ہون غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَہٗ صَغِیْرًا کَانَ اَوْ کَبِیْرًا خدا بخش دیگا گناہ تیرے
صغیرہ ہون خواہ کبیرہ ہون قَلِیْلًا کَانَ اَوْ کَثِیْرًا کم ہون یا بہت ہون ای پسر شبیب زیادہ اس سے مسرور
کرون تجھے اگر چاہے تو کہ جب ملاقات خدا سے کری تو کوئی گناہ تجھ پر نہو فَزُرْ قَبْرَ الْحُسَیْنِ پس زیارت کر
قبر جناب امام حسینؑ کی اور اگر تو چاہتا ہے کہ غرفہ عالیہ بہشت مین ساکن ہو رسول خدا اور اون کی آل کے ساتھ
فَالْعَنْ قَتَلَۃَ الْحُسَیْنِ پس لعنت کر قاتلون پر حسینؑ کے ای پسر شبیب اور خوش کرون تجھے اگر چاہے تو
کہ تیرے لئے ثواب ہو مثل ثواب شہداء کربلا کی جو رفاقت حسینؑ مین اپنے خون مین نہائے ہین فَقُلْ
مَتٰی ذَکَرْتَہٗ پس کہہ جس وقت مصیبت حسینؑ کی تجھے یاد آئی یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَہُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا
ای کاش ہوتا مین ساتھ اون کی تو جان اپنی نثار کر کے رستگاری عظیم حاصل کرتا ای پسر شبیب اگر چاہے
تو اَنْ تَکُوْنَ مَعَنَا فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجِنَانِ یہ کہ تو ہمارے ساتھ درجات عالیہ بہشت مین ہو فَاحْزَنْ
لِحُزْنِنَا وَافْرَحْ لِفَرَحِنَا پس غمگین ہو جب ہمین غمگین پاؤ اور خوش ہو جب ہمین خوش پاؤ وَعَلَیْکَ بِوِلَایَتِنَا
اور لازم و واجب ہے تجھ پر محبت و ولایت ہماری وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا تَوَلّٰی حَجَرًا لَحَشَرَہُ اللّٰہُ
مَعَہٗ اس لئے اگر کوئی شخص پتھر کو دوست رکھیگا تو اوسکا حشر اوسی پتھر کے ساتھ ہوگا
وَاَیْضًا عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّ الْحُسَیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمْ یُوْضَعْ مِنْ تلکے

فَاطِمَةَ شَيْئًا وَلَا رَضِعَ مِنْ اُنْثَى اللَّبَنَا اور پہر جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ جناب امام حسینؑ نے نہین پیا شیر جناب فاطمہ زہرا کا اور نہ دودہ کسی عورت کا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُؤْتٰى بِهِ اِلَى جَدِّهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ولیکن معمول تہا کہ لیجاتے اونہین اونکے نانا رسولخدا کے پاس جناب رسولخدا اونہین پیار کرتے تہے فَيَضَعُ اِبْهَامَهُ فِيْ فَمِهِ پس انگہوٹہا اپنا دہن شریف امام حسینؑ مین دیتے تہے فَيَمُصُّ مِنْهَا اللَّبَنَا يَكْفِيْهِ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ حضرت امام حسینؑ انگہوٹہے کو چوستے تہے تو اوس سے ایک چشمہ شیر جاری ہوتا تہا اور ایسی سیر ہوتی تہے کہ دو دن یا تین دن احتیاج شیر نہوتی تہے فَنَبَتَ لَحْمُ الْحُسَيْنِ مِنْ لَحْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَدَمُهُ مِنْ دَمِهِ وَعَظْمُهُ مِنْ عَظْمِهِ وَشَعْرُهُ مِنْ شَعْرِهِ پس روئیدہ ہوا گوشت جناب امام حسینؑ کا گوشت رسول خدا سے اور بال حسینؑ کے مو سے رسول خدا سے پس حضرات افسوس افسوس ایک دن وہ تہا کہ وہی خون حسینؑ ریگ گرم کربلا پر بہتا تہا اور وہ حسینؑ اوسی خون مین لوٹتے تہے وَيَفْحَصُ بِرِجْلَيْهِ التُّرَابَ اور ایڑیان زمین پر رگڑتے تہے افسوس کہان گلوی حسینؑ اور کہان خنجر اور کہان سینہ حسینؑ اور کہان شمر بد اختر اور کہان جسم حسینؑ اور کہان تیر و تبر ہزارون نامرد گہیرے ہوئے تہے اور اوس جناب کو پانی نہ دیتے تہے اور قتل کرتے تہے وَيَزْعَمُوْنَ اَنَّهُمْ اُمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اوسپر وہ لعین آپکو امت رسول خدا مین جانتے تہے كُلُّهُمْ يَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ بِدَمِهِ ہر ایک قتل کو اوس جناب کی خوشنودی خدا اور سبب تقرب کبریا جانتا تہا اور حضرت اون لعینون کو وعظ و نصیحت کرتے تہے وہ شقی کچہہ رحم نکہاتے تہے حضرت نے چند اشعار پر نصیحت و حقیقت آمیز پڑہے کہ وہ یہہ ہین **شعر** قَتَلَ الْقَوْمُ عَلِيًّا وَابْنَهُ + حَسَنَ الْخَيْرِ كَرِيْمَ الْاَبَوَيْنِ افسوس پہلے قتل کیا لعینون نے علی ابن ابیطالب کو پہر فرزند اون کے حسن مجتبیٰ کو شہید کیا کہ نیکیان اون کی زمانہ مین مشہور ہین اور عالی نسب تہے والدین کی طرف سے اب تنہا باقی حسینؑ کے قتل پر مستعد ہوئے ہین **شعر** لَمْ يَخَافُوا اللّٰهَ فِيْ سَفْكِ دَمِيْ + لِعُبَيْدِ اللّٰهِ نَسْلِ الْكَافِرِيْنَ نہ ڈرے ستمگار خدا سے میری خونریزی بخاطر عبید اللہ ابن زیاد کی کہ وہ فرزند ہے دو کافرون کا **شعر** وَابْنُ سَعْدٍ قَدْ رَمَانِيْ عَنْوَةً + بِجُنُوْدٍ كَوُكُوْبِ الْهَاطِلِيْنَ افسوس عمر سعد نے

پہلی مجہپر تیر مارے اور پہر تمام لشکر نے اوسکی مجہپر تیر مارے کہ جیسی مینہہ برستا ہی **شعر** مَنْ لَهٗ
جَدٌّ كَجَدِّيْ فِي الْوَرٰى + اَوْ كَشَيْخِيْ فَاَنَا ابْنُ الْعَالَمِيْنِ اے ظالمون یہہ نہ سمجہی کہ کون ہے زمانی
مین کہ جسکا نانا ہو مثل میرے نانا کی اور بابا ہو اوسکا مثل میرے بابا کی پس مین فرزند ہون دو عالمونکا
شعر فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ اُمِّيْ وَاَبِيْ + قَاصِمُ الْكُفْرِ بِبَدْرٍ وَحُنَيْنِ اي بي النصير تو مان میری فاطمہ ہے
جسکے گہر کے فرشتے خدمتگار تھے اور بابا میری وہ ہین کہ جنہون نے قتل کافر کیے بدر و حنین مین
شعر فَاَبِيْ شَمْسٌ وَاُمِّيْ قَمَرٌ + فَاَنَا الْكَوْكَبُ وَابْنُ الْقَمَرَيْنِ + پس بابا میرے خورشید دین اور مان
میری ماہ منیر مین پس مین ستارہ ہون دو چاندون کا یہہ پڑہتی جاتی تھے اور جو لعین مقابل شاہ آسمان
زمین کے آتا تہا ایک ضرب ذوالفقار راہی دار البوار ہوتا تہا اور حضرت فرماتی تھے **شعر**
اَلْمَوْتُ خَيْرٌ مِنْ رُكُوْبِ الْعَارِ + وَالْعَارُ اَوْلٰى مِنْ دُخُوْلِ النَّارِ موت بہتر ہے اس ذلت سے کہ
مین امام ابن امام بیعت کرون شراب خوار کی اور اختیار عار انسان کی لیے اوسوقت بہتر ہوتا ہے
کہ اوسکی اختیار سے خوف دخول جہنم ہو اور تیس ہزار لعین اکہٹی ہوکے حضرت پر حملہ کرتی تھے
اور جب ذوالفقار علم کرکے حملہ کرتی تھے تو وہ شقی سامنی سے مثل ملخ کے منتشر ہوجاتی تھے
قَالَ ابْنُ شَهْرَاشُوْبَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ اَبِيْطَالِبٍ لَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتّٰى قَتَلَ مِنَ الْقَوْمِ مَا يَزِيْدُ عَلٰى عَشَرَةِ
اٰلَافِ فَارِسٍ ابن شہر آشوب اور محمد ابن ابیطالب نے ذکر کیا ہے کہ وہ جناب یونہین لڑتی تھے
تا آنکہ حضرت نی زیادہ دس ہزار شقی سے واصل نار کئی فَقَالَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ لِقَوْمِهٖ پس عمر سعد نے پکارا
اپنی فوج کو اَلْوَيْلُ لَكُمْ اَتَدْرُوْنَ لِمَنْ تُقَاتِلُوْنَ وای ہو تمپر جانتی ہو تم کہ کس سے لڑتی ہو هٰذَا ابْنُ
الْاَنْزَعِ الْبَطِيْنِ هٰذَا ابْنُ قَتَّالِ الْعَرَبِ آری یہہ فرزند اوس شکم کا ہے جسکا سینہ اسرار الہی
سے بہرا تہا اور یہہ فرزند قتال عرب اور شجاع بی بدل کا ہے فَاحْمِلُوْا عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
پس حملہ کرو اسپر چارون طرف سے تا اسپر ظفریاب ہو وَكَانَتِ الرُّمَاتُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ فَرَمَوْهُ
بِالسِّهَامِ یہہ سنکی پہر تو چار ہزار تیر انداز کی تیر جسم مبارک پر پڑنے لگے وَحَالُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَحْلِهٖ
اور وہ شقی حائل ہوگئی حضرت کی اور خیمہ گاہ مین اور چاہا کچہہ لعینون نے کہ دختران زہرا کو

سامنے حضرت کی لوٹ لیں فقال لهم ويحكم انّى لكم دين ولا تخافون المعاد پس حضرت نے یہہ جو ارادہ اشقیا کا دیکھا پکارے یہہ کیا بیحیائی ہے آخر تم بھی زن و فرزند رکھتے ہو یہہ کیا ارادہ ہے فنادوه شمر ما تقول يا ابن فاطمة شمر بولا کیا کہتے ہو اے پسر فاطمہ قال اقول انا الذي اقاتلكم وتقاتلوني حضرت نے فرمایا میں یہہ کہتا ہوں میں تمسے لڑتا ہوں اور تم مجھسے لڑتے ہو والنساء ليس عليهن جناح عورتوں بیچاریوں کا کیا قصور ہے فامنعوا اقوامكم عن التعرض من حرمي ما دمت حيا پس منع کرو اپنی قوم کو کہ اہل حرم سے متعرض میرے جیتے جی نہوں کہ بعد میرے تو جو تم اون سے سلوک کروگی وہ معلوم ہے فقال شمر اليكم عن حرم الرجل فاقصدوه في نفسه پہر پکارا شمر اے اہل کوفہ حسین کے جیتے یہہ ارادہ نکرو فلعمري هو كفو كريم بخدا سوگند کہ شجاعت و غیرت میں نظیر حسین کا نہیں ہے کہ اسوقت میں بھی اہلبیت کا خیال ہے یہہ سنکے سب شقی حضرت پر ٹوٹ پڑے وهو في ذلك يطلب شربة من الماء اور وہ جناب اس حال میں پانی مانگتے تھے اور فرماتے کہ آخر تو مجھے قتل کرتے ہو تہوڑا پانی اسوقت پلا دو فكلما حمل بفرسه على الفرات حملوا عليه باجمعهم حتى نحوه عنه پس جب حضرت گہوڑا اوٹہاتے تھے سوی فرات تو سب شقی حضرت پر حملہ در ہوتے تھے اور حضرت کو باز رکھتے تھے پہر حضرت نے حملہ کیا ابو اعور اسلمی اور ابن حجاج پر کہ چار ہزار آدمی لئے کھڑا تھا محافظت آب کی لیے حضرت نے اون سبکو مار کے ہٹا دیا اور گہوڑا فرات میں ڈال دیا فلما بلغ اولغ الفرس ليشرب وقال انت عطشان وانا عطشان والله لا اذوق الماء حتى تشرب پس جب دریا میں پہنچے تو گہوڑے کے باگ چہوڑ دی فرمایا اے گہوڑے تو بھی پیاسا ہے میں بہی پیاسا ہوں واللہ گہوڑے جب تک تو نہ پانی پیگا حسین بہی نہ پیگا جب گہوڑے نے یہہ کلام حضرت کا سنا شال راسه ولم يشرب كانه فهم كلامه تو اس بے زبان نے سر ہلایا گویا سمجھا کلام حضرت کو اور عرض کے یا ابن رسول الله یہہ نہوگا کہ فرزند ساقی کوثر تو پیاسا ہو اور میں پانی پیوں حضرات مقام تامل ہے اور جگہ خاک اوڑانی کی ہے کہ حیوان بیزبان تو یہہ پاس حرمت رسولخدا کرے اور کلمہ گو رسول خدا کے پانی پیتے اور کہاتے تھے اور جسم فرزند رسول خدا بعوض آب تیروں کا مینہہ برساتے تھے غرض فقال

الحُسَیْنُ اِشْرَبْ فَاَنَا اَشْرَبُ حضرت نے فرمایا اے باوفا پی تو کہ مین بہے پیتا ہون فَمَدَّ الْحُسَیْنُ یَدَہٗ فَغَرَفَ مِنَ الْمَآءِ پس دست مبارک بڑہا کی پانی چلو مین لیا اور چاہا کہ پیئین فَقَالَ فَارِسٌ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ پس ایک شقی دشمن پکارا ای اباعبداللہ تَتَلَذَّذُ بِالْمَآءِ یَدَہٗ وَقَدْ هُتِكَ حَرَمُكَ تم تو پانی پیتی ہو اور وہان اہلبیت تمہاری لٹ گئے فَنَفَضَ الْمَآءَ مِنْ یَدِہٖ وَحَمَلَ عَلَی الْقَوْمِ فَکَشَفَہُمْ فَاِذَا الْخَیْمَةُ سَالِمَةٌ پس حضرت نی پانی ہات سے پہینک کی اون لعینون پر حملہ کیا دیکہا تو خیمہ سلامت ہی حضرت نے حملہ کیا اون پر کَاللَّیْثِ الْمُغْضَبِ مثل شیر غضبناک کے پس جو سامنے آتا تہا حضرت ایک تلوار مین اوسے فِی النَّارِ کرتی تہے اِذْ صَاحَ بِصَائِحٍ یَا حُسَیْنُ اَتُقَاتِلُ اَمْ تُقْتَلُ کہ ناگاہ ہاتف غیب نے آواز دیے ای حسین قتل ہی کیے جاؤ گے یا جام شہادت سے سیراب ہو کی ملاقات خدا سے حاصل کرو گے یہہ سنکے حضرت نے تلوار روکی اِذَا اَتَاہُ سَہْمٌ مَسْمُوْمٌ لَہٗ ثَلٰثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِیْ صَدْرِہٖ ناگاہ ایک تیر سہ پہلو زہر آلودہ حضرت کی سینہ اقدس پر لگا اور ابو الحتوف لعین نے ایک تیر سہ پہلو پیشانی پر مارا کہ بوسہ گاہ رسولخدا مجروح ہو گئی پس پکارا شمر ملعون اپنی فوج کو وَیْحَکُمْ عَجِّلُوْہُ وائے ہو تمپر جلدی کرو قتل حسین مین فَطَعَنَہٗ سِنَانُ بْنُ اَنَسٍ بِالرُّمْحِ فَکَادَ اَنْ یَقَعَ یہہ سنکی سنان ابن انس لعین نے ایسا ایک نیزہ زور سے سینہ اقدس پر مارا قریب تہا کہ وہ زینت عرش خدا گہوڑے سے گرپڑے مگر سنبہلی ہی تہے کہ خولی لعین نے ایک تیر زہر آلود حضرت کی گلوے مبارک پر مارا فَسَقَطَ عَنْ ظَہْرِ الْجَوَادِ اِلَی الْاَرْضِ یَتَحَوَّزُ فِیْ دَمِہٖ پس وہ راکب دوش رسولخدا گہوڑے سے گر کی زمین پر اپنے خون مین لوٹنی لگا پہر چاہا حضرت نی اوٹہہ کہڑا ہون مگر طاقت نہ پائی فَجَآءَ مَالِكُ الْبَشَرِیُّ پس اوسوقت مالک بن بشر ملعون تلوار کہنچی ہوئے قریب حضرت کی آیا کس زبان سے کہون کہ کیا ستم کیا اوس شقی نے فَضَرَبَہٗ بِالسَّیْفِ عَلٰی رَاْسِہٖ وَعَلَیْہِ بُرْنُسٌ مِنْ خَزٍّ فَشَجَّہٗ آہ اوس شقی نے ایسی ایک تلوار زور سے ماری کہ کلاہ خز حضرت کی سر پر تہی معہ کلاہ سر حضرت کا شق ہو گیا وَسَالَ الدَّمُ عَلٰی وَجْہِہٖ اور خون چہرہ نورانی پر بہنے لگا حضرت نے غش سے آنکہین کہولین فرمایا ای ملعون مجہہ ایسی مظلوم پر تلوار لگائی اور تجہے رحم نہ آیا لَا اَکَلْتَ بِہَا وَلَا شَرِبْتَ وَحَشَرَكَ اللّٰہُ مَعَ الظَّالِمِیْنَ تجہے اس ہات سے کہانا اور پینا نصیب نہو اور محشور کرے

تحوز
درپیچیدن صحیح

خدا تجھے ظالمون مین اور وہ ٹوپی اوتار کی حضرت نے اوسکی سامنے پہینک دی فَاَخَذَہٗ الْکِنْدِیُّ وَانْطَلَقَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ پس اوس نے وہ اوٹھالی اور چلا گیا جب گھر گیا تو اپنی زوجہ سے بولا کہ لے یہ وہو قَالَتْ لِمَنْ ھٰذِہٖ الْبُرْنُسُ وہ اوس ٹوپی کو دیکھہ کے بولی کہ کس اخدا کی ٹوپی ہے کہ تو لوٹ کی لایا ہے قَالَ ھٰذَا بُرْنُسُ الْحُسَیْنِ وہ بولا یہہ ٹوپی حسین ابن علی کی ہے وہ رونے لگی اور بولی وائے ہو تجہپر ای شقی تو فرزند رسول خدا کو قتل کرکے ٹوپی لوٹ کی لایا ہے آج سے نہ مین تیری زوجہ نہ تو میرا شوہر پس اوس شقی نے خفا ہو کی ایک طمانچہ مارا قدرت خدا سے ہات اوسکا در پر پڑا اور مجروح ہو گیا ہر چند علاج کیا نہ اچھا ہوا تا آنکہ خشک ہو گیا اور وہ لعین فقیر و محتاج رہا یہان تک کہ واصل جہنم ہوا **روایت سی و دوم روایت نزول ہل اتی بہر مناقب جناب امیر علیہ السلام بہر احوال شہادت حضرت امام حسین بہر روایت ہلال ابن نافع** کتاب خرایج الجرایح مین روایت کی ہے اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مَرِضَا فَنَذَرَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْہِمُ السَّلٰمُ صِیَامَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ایک بار جناب حسنین بیمار ہوئے پس نذر کی جناب امیر و جناب فاطمہ اور حسنین علیہم السلم نے تین روزے کی فَلَمَّا عَفَاھُمَا اللّٰہُ وَکَانَ فِیْ ذٰلِکَ الزَّمَانِ قَحْطٌ فَاَخَذَ عَلِیٌّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنْ یَھُوْدِیٍّ ثَلٰثَ جُزَّاتٍ صُوْفًا لِتَغْزِلَھَا فَاطِمَۃُ بِثَلٰثَۃِ اَصْوَاعٍ شَعِیْرًا پس جب خدا نے شفا دی اور اوس زمانے مین قحط تہا جناب امیر علیہ السلام نے ایک یہودی سے تہوڑا سا صوف لیا تا فاطمہ دختر رسولخدا اوسے کاتین عوض مین تین صاع جو کے فَصَامُوْا وَغَزَلَتْ فَاطِمَۃُ جُزْءَۃً ثُمَّ طَحَنَتْ صَاعَ شَعِیْرٍ وَخَبَزَتْہٗ پس سب صاحبون نے روزہ رکہا اور جناب فاطمہ شفیعہ روز جزا نے پہلی تو ایک حصہ صوف کا کاتا بعد ازان ایک صاع جو موافق مزدوری کی پیسی اور اوسے پکایا فَلَمَّا کَانَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ اَتٰی مِسْکِیْنٌ پس وقت افطار ہوا اور چاہا اون خاصگان خدا نے کہ کہانا کہائین کہ ناگاہ ایک مسکین نے آکی سوال کیا فَاَعْطَوْہُ طَعَامَھُمْ وَلَمْ یَذُوْقُوْا اِلَّا الْمَآءَ پس جناب امیر نے اور سب صاحبون نے کہانا اپنا اوٹہا کی مسکین کو حوالہ کیا اور کچہہ نہ چکہا سوا پانی کے ثُمَّ غَزَلَتْ جُزْءَۃً اُخْرٰی مِنَ الْقَدِ ثُمَّ طَحَنَتْ صَاعًا وَخَبَزَتْہُ فَلَمَّا کَانَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ اَتٰی یَتِیْمٌ فَاَعْطَوْہُ جب دوسرا دن ہوا جناب سیدہ نے حصہ صوف کا کاتا پہر ایک صاع جو اوسکی اجرت کی پیسے اور روٹیان پکائین جب وقت افطار ہوا

اور چاہا کہ افطار کرین ایک یتیم آیا اور پکارا ای اہلبیت رسولخدا مین یتیم ہون مجھے کہانا کھلاؤ جناب حیدر کرار نے اور جناب سیدہ نے اپنی نان جو اوٹھا دی اوس یتیم کو یہان تک کہ جناب حسنین نے باوجود خورد سالگی کے اپنی بہی روٹیان اوٹھا دین وَلَمْ يَذُوقُوا اِلَّا الْمَاءَ اور اوس دوسرے دن بہی کچہہ نہ چکہا سوا پانی کے فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ عَزَلَتْ جُزْءَةَ الْبَاقِيَةِ ثُمَّ طَحَنَتِ الصَّاعَ وَخَبَزَتْهُ وَاَتَى اَسِيْرٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ فَاَعْطَوْهُ جب تیسری صبح ہوئے تو پہر اہلبیت عصمت وطہارت نے روزہ رکہا اور جناب سیدہ نے وہ باقی صوف کاتا اور پہر جو پیسی اور روٹیان پکائین جب وقت افطار ہوا ایک اسیر پکارا ای اہلبیت رسول خدا مین اسیر کیتی ہوا اور ہمارے خبر نہین لیتے ہو جناب امیر المومنین اور جناب سیدہ نے تو کہانا اپنا اوٹہا دیا پہر دیکہیے جرأت فرزندان شیر خدا کے کہ سن شریف اون دونون گل بوستان رسالت کا چہہ برس سے زیادہ نہوگا اوس تیسری روزی بہی اونہون نے بہی اپنی نان جو اسیر کو اوٹھا دیے وَلَمْ يَذُوقُوا اِلَّا الْمَاءَ اور پہر سب نے فاقہ کیا اور سوا پانی کی کچہہ نہ چکہا وَكَانَتْ مَضَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَرْبَعَةُ اَيَّامٍ وَالْحَجَرُ عَلٰى بَطْنِهِ وَقَدْ عَلِمَ بِحَالِهِمْ اور جناب رسولخدا کو یہ چوتھا فاقہ تہا اور مارے بہوک کے وہ جناب شکم اقدس پر پتھر باندہے تھے اور حال سے اہلبیت کی آگاہ تھے وَدَخَلَ حَدِيْقَةَ الْمِقْدَادِ وَلَمْ يَبْقَ عَلٰى نَخْلَاتِهَا ثَمَرَةٌ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وہ حضرت اوسی حال سے داخل ہوئے باغ مین مقداد کی اور فصل خرما تمام ہوگئی تھے اور ایک خرما اون درختون مین باقی نہ تہا اور جناب امیرالمومنین حضرت کی ساتہہ تھے فَقَالَ يَا اَبَا الْحَسَنِ خُذِ السَّلَّةَ فَانْطَلِقْ اِلَى النَّخْلَةِ وَاَشَارَ اِلٰى وَاحِدَةٍ پس حضرت نے فرمایا ای ابو الحسن زنبیل اوٹہا لو اور جاؤ اوس خرمے کی جانب اور اشارہ کیا ایک درخت کی طرف فَقُلْ لَهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَاَلْتُكِ بِاللّٰهِ لِمَ مَا اَطْعَمْتِنَا مِنْ ثَمَرِكِ ای علی کہو درخت سے کہ کہا ہے رسول خدا نے سوال کرتا ہون مین تجھے بحق خدا کہ کیون نہین کہلاتا ہمین اپنی میوی سے قَالَ عَلِيٌّ وَلَقَدْ تَطَاطَاَتْ بِحَمْلٍ مَا نَظَرَ النَّاظِرُوْنَ اِلٰى مِثْلِهَا جناب امیرالمومنین فرماتی ہین کہ جب سرا اوٹہایا مینے بار درخت کی جانب تو اس قدر میوہ اوس درخت مین تہا کہ کبہی کسی نے مثل اوس کے نہ دیکہا ہوگا فَالْتَقَطْتُ مِنْ اَطَايِبِهَا وَحَمَلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَكَلَ وَاَكَلْتُ فَاَطْعَمَ الْمِقْدَادَ وَجَمِيْعَ عِيَالِهِ وَحَمَلَ اِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ مَا كَفَاهُمْ اچھے اچھے خرمے چنکے اوٹہا لایا مین جناب رسول خدا پاس

پس حضرت نی کھائے اور مینے کھائی اور مقداد کو مع عیال کھلائے اور حسنین اور جناب فاطمہ کی لیے
موافق اون کے اوٹھا لئی فَلَمَّا بَلَغَ الْمَنْزِلَ اِذَا فَاطِمَةُ يَاْخُذُهَا الصُّدَاعُ پس جب گھر پر پہنچے تو
جناب فاطمہ درد سر سے کہ تین دن سے کچھ نکھایا تھا بیچین تھین فَقَالَ اَلْبُشْرٰى وَاصْبِرِيْ فَلَنْ
تَنَالِيْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِالصَّبْرِ پس جناب رسول خدا نے فرمایا ای فاطمہ خوش ہو اور صبر کرو پس کیسے نہ پہونچے
اوس چیز کو جو پیش خدا ہے مگر ساتھہ صبر کے فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ بِهَلْ اَتٰى پس ہین جبرئیل نازل ہوئی ساتھہ ہل اتی کے
اور بعد تحفہ سلام کے پڑہا رسول خدا کے آگی اور کہا کہ یہہ خدا ے جل ثنا نے تمہارے اہلبیت کے
شان مین بہیجا ہے غرض یہی حال تھا جمیع اہلبیت رسالت کا کہ آپ فاقی پر فاقے کرتی تھے اور بہوکونکو
سیر کرتی تھے اور سائل کو محروم نہ پہیرتی تھے چنانچہ جناب امیر خود شب کو بہوکی رہتی تھے اس خیال سے
کہ ایسا نہو کہ مین پیٹ بہر کے کھانا کھاؤن اور کوئی حجاز مین بہوکا ہو حافظ ابونعیم اور فخر رازی نے کہ دونون
عالم سنیون کی ہین لکہا ہے کہ جناب امیر روز جمعہ بالاے منبر بکمال فصاحت و بلاغت خطبہ پڑہتی تھے وَفِيْ
بَدَنِهٖ لِبَاسٌ مُرَقَّعٌ اور بدن مین حضرت کی لباس کہنہ تھا کہ اوسمین جابجا پیوند تھے پس ابن عباس کو خیال ہوا کہ
ایسا لباس کہنہ تو حضرت کی مناسب حال نہین ہے اور حضرت کو علم امامت سے معلوم ہوا پکارے یا ابْنَ
عَبَّاسٍ لَقَدْ رَقَعْتُ مُرَقَّعَتِيْ حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَاقِعِهَا ای ابن عباس مینے اسقدر جامی مین پیوند لگوائے
کہ مجھے خیاط سے شرم آنی لگی اور خیاط نے کہا ای علی اب تو اسے دور کرو کہ یہہ جامہ اگر جل الاغ کو
دو تو وہ نہ لے مگر لیکے پالان الاغ بنائے پہر فرمایا مَا لِعَلِيٍّ وَزِيْنَةِ الدُّنْيَا ای ابن عباس کیا کام ہے
علی کو زینت دنیا سے كَيْفَ اَرْضٰى بِلَذَّةٍ يَفْنٰى وَنِعْمَةٍ لَا يَبْقٰى کیونکر راضی ہو علی ساتھہ لذت فانی کے اور
نعمات بے بقا کے وَكَيْفَ اَشْبَعُ وَحَوْلَ الْحِجَازِ بُطُوْنٌ غَرْثٰى وَاَكْبَادٌ حَرّٰى ای ابن عباس کیونکر مین کھانا کھاؤن
حالانکہ گرد حجاز کے اکثر شکم طعام سے خالی ہین اور دل اون کی شدت گرسنگی سے بریان ہین وَكَيْفَ
اَرْضٰى بِاَنْ اُسَمّٰى اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا اُشَارِكُهُمْ فِيْ خُشُوْنَةِ الْعَيْشِ وَشَدَائِدِ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى اھ کیونکر راضی
ہون مین کہ نام میرا امیر المومنین ہو اور سب مجھے اپنا امیر و پیشوا جانین اور مین سختیون مین اون کا ساتھہ ندون
غرض کہان تک بیان ہو کہ یہی حال تھا ہمیشہ حضرت کا یہان تک کہ وہ حضرت ابن ملجم لعین سے بہی بمروت و احسان

[illegible]

پیش آئے کہ جس نے اوس حضرت کو شہید کیا اوسکی سے بہی سعی کی اور اوسے کہانا کہلواتی تہے اور پانی پلواتی تہے تا آنکہ قریب انتقال جو حضرت کو دودہ پینی کو دیا تو تہوڑا اسکی باقی ابن ملجم کو پلوایا کیا مروت ورحم تہا اوس جناب مین مگر افسوس حضرات اس رحم کا عوض اس گروہ دون نے یہ کیا کہ اوسکے فرزند بیجرم وخطا پیاسی تڑپ تڑپ کی موئے اور اونہین اہل کوفہ نے پانی ندیا اوس نہر سے کہ جس سے سگ وخوک تک سیراب ہوتی تہے اور وہ فرزند حیدر کرار جو جگر گوشہ رسول مختار تہا شدت تشنگی سے بیتاب تہا وَيَلُوكُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ اور زبان مارے پیاس کے چباتا تہا اور یون پانی مانگتا تہا اَنَا ابْنُ صَاحِبِ الْكَوْثَرِ اَنَا ابْنُ شَافِعِ يَوْمِ الْحَشْرِ ای ظالمون مین فرزند ساقی کوثر ہون اور مین فرزند شافع روز محشر ہون اُقْتَلُ عَطْشَانًا غَرِيْبًا وَحِيْدًا هَلْ فِيْكُمْ مُسْلِمٌ اور قتل کیا جاتا ہون مین بہوکا پیاسا غریب الوطن اکیلا آیا کیا تم مین کوئی مسلمان نہین ہے ہزار افسوس اوس کے جواب مین ایک ظالم پکارا یَا حُسَيْنُ لَوْ كَانَ وَجْهُ الْاَرْضِ كُلُّهُ مَاءً مَا اَعْطَيْنَاكَ قَطْرَةً ای حسین اگر تمام روی زمین پانی ہو جاوے تو بہی تمہین ایک قطرہ پانی کا ندین کیون حضرات حسین ابن علی نی کیا اون لعینون کا قصور کیا تہا جو ایسے جواب دیتی تہے وَهُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْتَفِتُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَيَقُوْلُ اور وہ جناب مایوس ہوکی دست راست وچپ دیکہتی تہے جب ا نعشہای اقربا کی کوئی نظر نہ آتا تہا تو ایک آہ سرد بہر کی فرماتی تہے وَاعَطَشَاهُ وَاقِلَّةَ نَاصِرَاهُ افسوس پیاس حسین کی اور وای کمی مددگارون کے فَنَادَى الشِّمْرُ وَيْحَكُمْ عَجِّلُوْهُ پس شمر پکارا وای ہو تم پر کیا باتین کہڑے سنتی ہو جلد اسے قتل کرو پس یہ سنتی ہی سب شقی دوڑے قتل کرنیکو فَطَعَنَهُ سِنَانُ بْنُ الْاَنَسِ بِالرُّمْحِ فَكَادَ اَنْ يَقَعَ سنان ابن انس بیدین نے ایسا نیزہ پارۂ جگر رسولخدا کو مارا قریب تہا کہ وہ جناب گہوڑے سے گر پڑین لیکن چاہا تہا کہ سنبہلین اِذْ رَمَاهُ خَوْلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الْاَصْبَحِيُّ بِسَهْمٍ فَوَقَعَ فِيْ لَبَّتِهِ فَاَرْدَاهُ صَرِيْعًا عَلَى الْاَرْضِ کہ ناگاہ خولی بیرحم نے ایسا ایک تیر سینہ اقدس پر مارا کہ اوس کے صدمے سے گہوڑے سے زمین پر گرے حضرت نے بمشکل تیر کو سینہ اقدس سے نکالا اور خون اوسکا لیکر سر مطہر اور ریش انور پر ملتی تہے ابن شہر آشوب نے ہلال ابن نافع سے

روایت کی ہے وہ کہتا ہی کہ مین عمر سعد کی پاس کھڑا تھا کہ ایک لعین پکارا اَبْشِرْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ هٰذَا شِمْرٌ قَدْ قَتَلَ الْحُسَیْنَ بشارت ہو تجھے اور مبارک ہوای عمر سعد کہ شمر نے حسین کو قتل کیا یہہ سنکی لشکر سے نکلا مین کہ دیکھون سچ ہے یہہ خبر یا دروغ جب جا کی دیکھا تو قتل تو نہین ہوے مگر بدن پارہ پارہ رو بقبلہ خم ہین اور ایک رمق جان باقی ہے فَوَاللّٰهِ مَا رَاَیْتُ قَطُّ قَتِیْلًا مُضَمَّخًا بِدَمِهٖ اَحْسَنَ مِنْهُ وَلَا اَنْوَرَ وَجْهًا واللہ مینے تجھے خاک و خون مین ڈوبا حسین تر و نورانی تر مثل حسین ابن علی نہین دیکھا کہ اس الم مین بھی چہرہ مبارک مثل ماہ تابان کے روشن تھا مین حیرت مین کھڑا دیکھتا تھا کہ ایسی مظلوم و غریب نور خدا کو بھلا کون شہید کریگا فَاسْتَسْقٰی فِیْ تِلْكَ الْحَالَاتِ مَاءً آہ ناگاہ حضرت نے اوسوقت بھی پانی مانگا اور فرمایا ای بیرحمو اب تو پانی دو کہ مین اب تو قابل جنگ نہین رہا ہون اور قریب مرگ پہنچا ہون خیال کیجیے کہ فرزند ساقی کوثر یون پانی مانگتا ہے جسکی بابا نے قاتل کو بھی کاسۂ شربت عنایت کیا اور اوسی کو کوئی ذرا سا پانی نہین پلاتا فَسَمِعْتُ رَجُلًا یَقُوْلُ لَا تَذُوْقُ الْمَاءَ حَتّٰی تَرِدَ الْحَامِیَةَ آہ آہ ایک شقی نے جواب مین پکارا ای حسین ایک قطرہ پانی نہ پاوگے جب تک کہ تم آب گرم دوزخ نہ پیوگے کہ تم امیر شام کی گناہ گار ہو فَقَالَ اَنَا اَرِدُ الْحَامِیَةَ وَاَشْرَبُ مِنْ حَمِیْمِهَا حضرت نے فرمایا ای شقی مجھسا شخص فرزند رسول خدا داخل جہنم ہوگا اور آب گرم اوسکا پیئے گا گمان تیرا غلط ہے ای لعین بَلْ اَرِدُ عَلٰی جَدِّیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَسْكُنُ مَعَهٗ فِیْ دَارِهٖ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُقْتَدِرٍ بلکہ مین اپنے نانا رسول خدا شفیع روز جزا کی خدمت مین جاونگا اور بہشت مین جہان انبیا اور اوصیا کا مقام ہے حضور مین بادشاہ صاحب اقتدار کی اور آب کوثر و تسنیم سے پیونگا وَاَشْكُوْ اِلَیْهِ مَا رَكِبْتُمْ مِنِّیْ وَفَعَلْتُمْ لِیْ اور شکایت تمہارے جور و ستم کی رسولخدا سے کرونگا جو جو تمنے مجھپر ظلم کیے ہین فَغَضِبُوْا بِاَجْمَعِهِمْ حَتّٰی كَاَنَّ اللّٰهَ لَمْ یَجْعَلْ فِیْ قَلْبِ اَحَدٍ مِنْهُمْ مِنَ الرَّحْمَةِ یہہ سنکی سب لعین حضرت پر غصے ہوے گویا خدا نے ان کے دل مین رحم خلق سے نہ کیا تھا اور حضرت پر ٹوٹ پڑے اور اوس مظلوم پر وار لگانے لگی فَاحْتَزُّوْا رَاْسَهٗ پس اوسی الم مین کسی نے سر اقدس حضرت کا کاٹ لیا اور وہ لعین نہایت خوش ہوے اور سر راکب دوش رسول خدا کو نیزہ طویل پر چڑھایا اور زبان نجس سے سب لشکر نے ماری خوشی کے اللہ اکبر کہا وَضَرَبُوا الدُّهُلَ وَالطَّبْلَ

اور ڈہول و نقارے بجانے لگے ناگاہ آواز ما بین آسمان و زمین بلند ہوئے قُتِلَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ افسوس فرزند رسول خدا بے جرم و گناہ قتل کیا گیا اور ایک منادی آسمان سے پکارا قُتِلَ وَاللّٰہِ الْاِمَامُ ابْنُ الْاِمَامِ اَخُو الْاِمَامِ قتل کیا گیا قسم ہے خدا کی بیٹا امام کا بھائی امام کا فَمِنْ اَجْلِہٖ قَطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا پس آسمان سے خون برسنے لگا اور آفتاب کو گہن لگا زمین کانپنے لگی وَتَلَاطَمَتِ الْبِحَارُ بِاَمْوَاجِہَا وَصَارَ مَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَبِیْطًا اور دریا جوش و خروش میں آیا اور آب فرات مثل خون تازہ ہو گیا اور ایک آندہی سیاہ چلی کہ سب دنیا سیاہ ہو گئی اور بجلی چمکتی تھے اور صاعقہ غضب الٰہی نے گہیر لیا تھا اوسوقت بے اختیار وہ اشقیا رونے لگے اور اپنے اوپر لعنت کرنے لگے اور کہتے تھے قسم بخدا ہمنے اپنے ہاتہ سے اپنی نفسوں کو ہلاک کیا کہ ایسے شخص کو شہید کیا اگر نہوتا قدم بہار کربلا درمیان میں تو فی الحقیقت وہ سب کافر عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتے لیکن حضرت کی قدم سے بچ گئی یہہ دنیا روایت سی و سوم دست بریدن گوشت فروش اور ملانا جناب امیر کا پہر کر آنا واسطے جناب امیر کی اور خلعت عید واسطے حسنین کے پہر جامہ کہنہ مانگنا جناب امام حسین علیہ السلام کا اور شہید ہونا حضرت کا پہر حال اسباب لٹنے کا اور گہوڑے دوڑانے کا فِی الْخَرَائِجِ اِنَّ قَصَّابًا یَبِیْعُ اللَّحْمَ مِنْ جَارِیَةِ اِنْسَانٍ وَکَانَ یَحِیْفُ عَلَیْہَا کتاب خرائج البحرائج میں منقول ہے ایک قصاب تہا گوشت فروش ایک کنیز سے کسی کے اوس نے درشتی کی اور گوشت برا دیا تہا فَبَکَتْ وَخَرَجَتْ فَرَأَتْ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ فَشَکَتْہُ اِلَیْہِ پس روتی ہوئی وہ چلی راہ میں دیکھا اوس نے اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کو تو وہ کنیز عرض کرنے لگی ای فریادرس عالم مجہہ پر قصاب نے ستم کیا پس دیکہئے غریب نوازی اپنی آقا کی فَمَضٰی مَعَہَا نَحْوَہٗ وَدَعَاہُ اِلَی الْاِنْصَافِ فِیْ حَقِّہَا پس سنتے ہی حضرت اوس کنیز کی خاطر سے آئی اوس قصاب کی پاس اور فرمانی لگی ای شخص انصاف کر حق میں اس کے اور وعظ و نصیحت کرنی لگی وَیَقُوْلُ لَہٗ یَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ الضَّعِیْفُ عِنْدَکَ بِمَنْزِلَةِ الْقَوِیِّ فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ اور فرمایا اوسے ای شخص یہہ چاہیئے تجھے کہ ضعیف بہی تیرے آگی بمنزلہ قوی کی ہووے اور بندگان خدا پر ظلم و ستم نکرو وَلَمْ یَکُنِ الْقَصَّابُ یَعْرِفُ عَلِیًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ اور وہ شخص حضرت کو نہ پہچانتا تہا فَرَفَعَ یَدَہٗ

وقال اخرج انما الرجل فانصرف علیه السلام ولم یتکلم بشئ پس قصاب نے حضرت پر ہاتھ اوٹھایا اور کہا جا میری گھر سے ای شخص قربان حلم امیر المؤمنین کے کہ یونہین پھرے باوجود طاقت خیبر شکنی کے حضرت نی اوسے کچھ نکہا فقیل للقصاب هذا علی بن ابی طالب پس کسی نے اوس قصاب سے کہا ای شخص یہہ کیا غضب کیا اور کس پر ہاتھ اوٹھایا یہہ تو علی ابن ابی طالب تھے فقطع یده وخرج بہا الی امیر المؤمنین معتذرا پس اوس دیندار نے نہایت اپنی حرکت پر افسوس کیا اور جلد ہاتھ اپنا چھری سے کاٹ کی خدمت حضرت مین آیا اور عذر کرنے لگا کہ یا مولی برای خدا معاف کیجئ یا امیر المؤمنین آپکو نہ پہچانا تھا فدعا له علیه السلام فصلحت یده حضرت نی فرمایا کیون تو نی اپنا ہاتھ کاٹا ای بندہ خدا پہر اوس کے لیئے دعای خیر کیے اور کٹا ہاتھ زخم سے ملا دیا اعجاز حضرت سے ہاتھ اوسکا فی الفور اچھا ہو گیا حضرات افسوس ہزار افسوس جیسے ایک ادنی کا ہاتھ کٹنا گوارا نہو اوس کے فرزند کی ہاتھ مرنی پر بجرم وخطا کاٹے جائین اور اسے کتاب مین ابی جعفر طوسی سے اور اونہون نے ابی محمد سے اوس نے اپنی باپ سے ابی الحسن عسکری سے اور ان حضرت نی اپنی آباء طاہرین سے روایت کی ہے کہ قنبر نی کہا کنت مع علی مولای علیه السلام علی شاطی الفرات فنزع قمیصه ونزل الی الماء کہ تہا مین ساتھ مولی اپنی علی ابن ابی طالب کے دریای فرات پر حضرت نی کرتہ اوتارا دریا مین اوتر کے نہانے لگی فجاءت موجة فاخذت القمیص پس ایک موج آئی اور کرتہ حضرت کا دریا مین بہہ گیا متحیر ہوئے فاذا بهاتف یهتف یا ابا الحسن انظر یمینك وخذ ما تری ناگاہ ایک ہاتف پکارا ای ابو الحسن حیران نہو داہنی طرف دیکھو اور جو ہوی لو فاذا مندیل عن یمینه وفیها قمیص مطوی فاخذه ولبسه پس ایک رومال سربستہ دیکھا کہ اوسمین ایک کرتہ بندہا تھا حضرت نی اوسے پہنا تو اوسکی جیب سے ایک رقعہ نکلا اوسمین یہہ لکہا تہا هدیة من الله العزیز الحکیم الی علی ابن ابی طالب علیه السلام یہ کرتہ ہدیہ ہے خدای عزیز وحکیم کی جانب سے علی ابن ابیطالب کے لیے هذا قمیص هارون بن عمران کذلك واورثناها قوما آخرین یہہ کرتا ہارون پسر عمران کا ہے اسطرح جسے وارث کرتی ہین ہم قوم آخر کو سنا حضرات نی یہہ مرتبہ تو ہیں خدا جناب امیر کا تہا اور اسیطرح اون کے فرزندون کے لیئے بہی حلہ جنت آئی ہین جیسا کہ ابو عبد اللہ نیشاپوری سے

کتاب امالی مین جناب امام رضا سے روایت کی ہے عَرِيَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَاَدْرَكَهُمَا الْعِيْدُ کہ ایک عید قریب آئی اور حسنین بے بضاعتی فاطمہ زہرا سے عریان تھے اور کوئی کپڑا قابل زینت نہ تھا فَقَالَا لِاُمِّهِمَا قَدْ تَزَيَّنُوْا صِبْيَانُ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا نَحْنُ فَمَا لَكِ لَا تُزَيِّنِيْنَا دونون صاحبزادون نے جناب سیدہ سے عرض کیے کہ ای امان اطفال مدینہ نے تو طرح طرح کی زینت کی ہے مگر ہمنے کپڑے بھی نہین بدلے پس کیون نہین ہمارے کپڑے بدلتین جناب سیدہ نے بنابر مصلحت فرمایا کہ ای نور چشمو میرے لباس تمہارا درزی کی یہان ہے وہ لای تو مین تمہین پہناؤن جب شب عید ہوئی پہر حسنین نے عرض کیے فَبَكَتْ وَرَحِمَتْهُمَا وَقَالَتْ لَهُمَا مَا قَالَتْ فِي الْاُوْلٰى فَرَدَّ عَلَيْهِمَا پس جناب فاطمہ اپنے ناداری پر بہت روئین اور حال حسنین پر نہایت رحم کہایا اور پہر فرمایا کہ لباس تمہارا درزی لائی تو مین تمہین پہناؤن اور حسنین فرماتی تھے ای امان ہم نہین جانتے ہمین کپڑے پہناؤ تا آنکہ ضد کرتی کرتے سو گئی مگر جناب سیدہ نہایت مضطرب تہین کہ کہان سے لاؤن کپڑی ان کی لیے فَلَمَّا اَخَذَ الظَّلَامُ قُرِعَ الْبَابَ قَارِعٌ پس جب شب تاریک ہوئی کسی نے دروازی کی زنجیر ہلائی فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَنْ هٰذَا پس جناب فاطمہ بولین تو کون ہے قَالَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَا الْخَيَّاطُ جِئْتُ بِالثِّيَابِ وہ بولا ای دختر رسول خدا مین درزی ہون تمہارے حسن حسین کے کپڑے لایا ہون یہ سنکی جناب سیدہ شاد شاد اوٹھین اور قریب در تشریف لائین فَفَتَحَتِ الْبَابَ فَنَاوَلَهَا مِنْدِيْلًا مَشْدُوْدًا وَانْصَرَفَ پس حضرت فاطمہ نے دروازہ کہولا تو اوس نے ایک رومال بستہ دیا اور چلا گیا حضرت نے اوسے کہولا فَاِذَا فِيْهِ قَمِيْصَانِ وَدُرَّاعَتَانِ وَسَرَاوِيْلَانِ وَرِدَاءَانِ وَعِمَامَتَانِ وَخُفَّانِ اَسْوَدَانِ پس اوسمین دو کرتے دو پارچہ ریشمی اور دو پاجامہ اور دو عمامہ اور دو موزے سیاہ تھے جناب سیدہ اس قدر خوش ہوئین کہ دوڑ کے حسنین کو جگا دیا اور فرمایا لو ای پیارو میرے درزی کپڑے تمہارے لایا اور پہر کپڑے پہنا کی او انہین آراستہ کیا وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُمَا مُزَيَّنَانِ فَحَمَلَهُمَا وَقَبَّلَهُمَا پس داخل ہوئے رسول خدا تو دیکھا اپنے فرزندونکو آراستہ تو اپنی کاندہے پر اوٹہایا اور بوسے لئی پہر پوچھا ای فاطمہ درزی کو دیکھا تمنے

جناب سیدہ نی فرمایا ہان دیکھا قَالَ یَا بُنَیَّۃُ مَا ہُوَ خَیَّاطٌ اِنَّمَا ہُوَ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّۃِ حضرت نے فرمایا ای بیٹی وہ درزی نہ تہا بلکہ وہ رضوان خزینہ دار بہشت تھا جناب سیدہ نے عرض کی اسکو کسنی خبر کی حضرت نی فرمایا مجھے خبر کرکے وہ آسمان پر گیا حضرات جای تامل مقام گریہ ہے کہ جناب سیدہ لباس عید کی تاخیر سے روتی تہین وہ معصومہ کہان تہین جب وہی حسین بعد شہادت اصغر باچشم اشکبار باجسم مجروح وافگار اپنی خواہر ستم رسیدہ سے جامہ کہنہ مانگتی تھے اور فرماتی تھے یَا اُخْتَاہُ ایتِینِی بِثَوْبٍ عَتِیقٍ لَا یَرْغَبُ فِیْہِ اَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ ای بہن زینب اسی غمخوار برادر ایک جامہ کہنہ لیا پہٹا ہوا لادو کہ کسی کو اوسکی رغبت نہو اس قوم ستمگار سے اَجْعَلُہٗ تَحْتَ ثِیَابِی لِئَلَّا اُجَرَّدَ بَعْدَ قَتْلِی ای بہن اوسے زیر لباس پہنون گا تا بعد قتل جب لوگ میرا اسباب لوٹین تو میری لاش کو برہنہ نہ کرین کیا حال ہوتا جناب فاطمہ کا اگر یہہ وقت دیکھتین فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ النِّسَاۤءِ بِالْبُکَاۤءِ وَالنَّحِیْبِ یہہ بات سنکی تمام اہلبیت رونی لگے اور آواز گریہ وزاری سے بلند ہوئے جناب امام مظلوم نے فرمایا ای اہلبیت رسالت اسقدر بیقراری نکرو اور صبر کرو اور ہر حال مین رِضًا بِقَضَاۤءِ اللّٰہِ وَتَسْلِیْمًا لِاَمْرِہٖ کہتے رہو ثُمَّ اُوتِیَ لَہٗ بِثَوْبٍ فَخَرَّقَہٗ وَزَّقَہٗ مِنْ اَطْرَافِہٖ وَجَعَلَہٗ تَحْتَ ثِیَابِہٖ پہر ایک جامہ کہنہ اوس جناب کیلئے لائے حضرت نی اوس جامہ کہنہ کو اودہیڑا اور اطراف سے اوسے مسکایا اور سب لباس جسم اقدس سے اوتارا اور اوسے سب کی نیچے پہنا وَکَانَ لَہٗ سَرَاوِیْلُ حِبَرَۃٍ فَفَزَّرَہَا اَیْضًا لِئَلَّا تُسْلَبَ مِنْہُ اور ایک پاجامہ پای مبارک مین پنہا تھا اوسے بہی چاک چاک اور ٹکڑی ٹکڑے کیا کہ شاید اسے کوئی پہٹا سمجھ کے نلی مگر افسوس مقام سرپیٹنی کا ہے کہ بعد شہادت وہ لباس کہنہ بہی بدن شریف مین باقی نرہا اوسے بہی ظالم اوتار لیگئے چنانچہ جب شمر لعین عزت اسلام کو کہو چکا یعنی سر اقدس امام علیہ السلام کا بدن سے جدا کرچکا ثُمَّ اَقْبَلُوْا عَلٰی سَلْبِ الْحُسَیْنِ پہر تو وہ لعین لوٹ مین اسباب کے مشغول ہوئے اَخَذَ قَطِیْفَۃً لَہٗ کَانَتْ مِنْ خَزٍّ قَیْسُ بْنُ الْاَشْعَثِ چادر خز حضرت کی قیس ابن اشعث ملعون لیگیا اوس لعین نی بہی حضرت کو خط بہیجا تہا اور بلایا تہا کہ ہم تمہارے نصرت کرین گے اور اسود بن حنظلہ نے تلوار لیلی

وَاَخَذَ نَعْلَیْهِ الْاَسْوَدُ ابْنُ خَالِدٍ اور نعلین مبارک اسود بن خالد اوتار لیگیا وَاَخَذَ دِرْعَهٗ مَالِكُ ابْنُ بَشِیْرِ الْکِنْدِیُّ اور زرہ جسم اقدس سے مالک ابن بشیر الکندی نے اوتار لیے وَاَخَذَ عِمَامَتَهٗ اَخْنَسُ ابْنُ مُرْتَدٍ وَقِیْلَ مَالِكٌ فِیْ حَیَاتِهٖ اور عمامہ حضرت کا اخنس بن مرتد نے سر سے اوتار لیا اور بعضے روایت مین ہے کہ مالک ابن بشر لعین نے عمامہ پیش شہادت سر سے اوتار لیا تھا اوس کے بیان کے دل کو تاب نہین ہے کہ جب آقا ہمارے بضرب نیزہ وسنان ابن انس کے زمین پر گرے تو خون مین تڑپتے تھے اور تلوارین چار سمت سے پڑتی تہین اوس حال مین حضرت نے قصد اوٹھنے کا کیا فَجَآءَ الْمَالِكُ فَضَرَبَ اللَّطْمَةَ وَاَخَذَ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاْسِهٖ پس مالک ابن بشر ملعون نے اونکی رخسار انور پر ایک طمانچہ مارا اور عمامہ سر اقدس سے اوتار لیگیا کوئی ظلم اون ملعونون نے باقی نہ رکھا کہ جو فرزند رسول خدا پر نکیا ہو وَاَخَذَ قَمِیْصَهٗ اِسْحَاقُ لَعَنَهُ اللّٰهُ اور وہ پیراہن کہنہ حضرت کا کہ اور نیچے تیر و شمشیر سے ٹکڑے ہو گیا تھا اسحاق لعین نے اوتار لیا منقول ہے کہ اوس شقی نے ایک سو کئی نشان تیر و نیزہ و شمشیر کے اوس کرتے مین پائے فَاَخَذَ سَرَاوِیْلَهٗ اِبْنُ کَعْبٍ اور وہ پاجامہ کہنہ ابن کعب ملعون لے گیا وَتَرَکَهٗ عُرْیَانًا بِالْعَرَآءِ مُجَدَّلًا عَلَی الرَّمْضَآءِ اور چھوڑ دیا ظالمون نے اوس جسم بیسر کو عریان جلتی ریت پر اور یہہ سب لعین بلائین مبتلا ہوئے مگر کوئی ظلم اوٹھا نہ رکھا کہ جو پارہ جگر زہرا پر نکیا ہو چنانچہ جب نعش اقدس برہنہ ہو گئی تو اوسوقت آیا بجیل ابن سلیم اوس شقی نے کچھ نپایا مگر ایک انگوٹھے باقی تھے انگشت مبارک مین اوسے اوس شقی نے ماری جلدی کے اونگلی کاٹ کی اوتار لے اسپر بہی رحم نہ آیا لعینون کو ثُمَّ نَادٰی عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فِیْ اَصْحَابِهٖ مَنْ یَنْتَدِبُ لِلْحُسَیْنِ فَیُوْطِئُ الْخَیْلَ ظَهْرَهٗ پھر عمر سعد پکارا اپنی اصحاب کو کہ سب آرزوئین اوس شقی کی قتل حسین مین بر آئین مگر گھوڑے دوڑانا باقی رہا ہے کون ہی تم مین سے کہ ابن زیاد کو خوش کرے اب نعش بی سر حسین پر گھوڑے دوڑائے پس نکلی لشکر سے دس ملعون اسحاق ابن جابریہ اور اخنس ابن مرثد اور حکیم ابن طفیل اور عمر ابن صبیح صیداوی ہے اور رجا ابن منقذ اور سالم ابن خیثمہ اور صالح بن وہب اور واخط ابن ناعم اور ہانی ابن ثبیت اور اسید ابن مالک سے روایت ہی کہ جب جناب زینب نے یہہ حال سُنا صاحت

وَبَكَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهَا بے اختیار وہ صاحبزادی نعرہ مار کی رونے لگین اور منہہ مدینہ کی طرف کرکی چلائی تھین ای نانا رسولخداؐ دیکھو حال حسینؑ کہ اوسی بس بس ظلم وسختی سے پیاسا قتل کیا ہے ثُمَّ اَرَادُوْا اَنْ يُوْطِئُوا الْخَيْلَ عَلٰى جُثَّتِهٖ اس ظلم وستم پر اب چاہتے ہین کہ اوس کے نعش پر گھوڑے دوڑائین کبھی اون ظالمون سے خطاب کرکی فرماتی تھے کہ ای ظالمو تم مین ایسا کوئی نہین کہ میرے بھائی کو بچائے کون سنتا تھا فریاد اوس مظلومہ کی فَانْتَدَبُوْا فَدَاسُوا الْحُسَيْنَ بِحَوَافِرِ خُيُوْلِهِمْ پس اون دسون اشقیا نے گھوڑے دوڑائے نعش حضرت پر اور جسم حضرت کو پامال سم اسپان کیا حَتّٰى رَضُّوْا ظَهْرَهٗ وَصَدْرَهٗ یہان تک کہ استخوان پشت وسینہ سب ریزہ ریزہ ہوگئے کہان تھین فاطمہ زہرا کہ وہ تو تاخیر پوشاک عید سے پریشان تھین اور روتی تھین پس کیا حال ہوتا اون معصومہ کا دیکھتین اوس وقت اپنے حسین کو کہ بے سر جلتی ریت پر عریان پڑا تھا اور گھوڑے اوس جسم پر دوڑتے تھے پس راوی کہتا ہے کہ جب وہ شقی ابن زیاد پاس آکے کھڑے ہوئے کوفین تو اوس نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو وہ شقی بولے ہم وہ شقی ہین جنہون نے جسم حسینؑ پر گھوڑے دوڑائے ہین حَتّٰى طَحَنَّا جَنَاجِنَ صَدْرِهٖ تا آنکہ پیس کئے استخوان وسینہ حسین کے اوس شقی نے کچھہ تھوڑا سا انعام دلایا عمرو بن زاہد مورخ کہتا ہے کہ مینے اون دسون کے حسب ونسب کی تلاش کی تو وہ سب حرامزادے تھے جب مختار نے خروج کیا فَشَدَّ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ بِسِكَكِ الْحَدِيْدِ وَاَوْطَاَ الْخُيُوْلَ ظُهُوْرَهُمْ حَتّٰى هَلَكُوْا پس مختار نے باندھے دست وپا اون کی اور اولٹا لٹا کے لوہے کی کیلین اون کے دست وپا مین ٹھکوائین اور اون پر گھوڑے دوڑائے تا آنکہ واصل جہنم ہوئے اَللّٰهُمَّ الْعَنْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَ اٰلَ مُحَمَّدٍ روایت سی و چہارم نزول ملائکہ روز عاشورہ اور آنسو موتی بنکے آنا روز حشر کو پھر گھوڑا بیٹھنا امام حسینؑ کے لئے سامنے رسول خدا کے پھر احوال شہادت اور آنا گھوڑے کا خیمے پر عَنِ الصَّادِقِؑ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ قَارُوْرَةٌ مِنَ الْبَلُّوْرِ الْاَبْيَضِ حدیث صحیح مین جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب روز عاشورا ہوتا ہے تو ملائکہ آسمان سے نازل ہوتے ہین و ہر فرشتہ کے

پاس ایک شیشہ بلور سفید کا ہوتا ہے فَيُدَوِّرُوْنَ فِيْ كُلِّ بَيْتٍ وَمَجْلِسٍ يَبْكُوْنَ فِيْهِ عَلَى الْحُسَيْنِ پس وہ فرشتے ہر ایک گھر اور ہر ایک مجلس مین پھرتے ہین جہان مومنین مصیبت فرزند فاطمہ پر روتے ہین فَيَجْمَعُوْنَ دُمُوْعَهُمْ فِيْ تِلْكَ الْقَوَارِيْرِ پس جمع کرتے ہین آنسو اون کے اون شیشون مین فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ فَتَلْتَهِبُ نَارُ جَهَنَّمَ فَيَضْرِبُوْنَ مِنْ تِلْكَ الدُّمُوْعِ بِقَطْرَةٍ عَلَى النَّارِ پس جب روز قیامت ہوگا تو آتش جہنم شعلہ ور ہوگی پس وہ فرشتے اون آنسوون مین سے ایک قطرہ اوس آگ مین ڈالین گے فَتَهْرَبُ النَّارُ عَنِ الْبَاكِيْ عَلَى الْحُسَيْنِ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ اَلْفَ فَرْسَخٍ پس ساٹھہ ہزار فرسخ آتش جہنم گریہ کنندگان حسین مظلوم سے بھاگ جائیگی اور کلینی نے بسند معتبر جناب امام جعفر صادق سے روایت کی ہے اون حضرت نے فرمایا روز قیامت کو جب خلایق اولین و آخرین عرصہ محشر مین جمع ہوگے تو پہلے حساب امت رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ سے کیا جائیگا فَكَانَ الرِّجَالُ مِنْ اُمَّتِهٖ لَيْسَ فِيْ صُحُفِهِمْ خَيْرٌ پس بہت سے شخص امت رسول خدا سے ایسی ہون گے کہ نامہ عمل اون کے حسنات سے خالی ہون گے فَيَقُوْلُ الْمَلٰئِكَةُ يَا رَبِّ مَا تَأْمُرُ لِهٰؤُلَاۤءِ پس ملائکہ جناب الہی مین عرض کرین گے يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ جو حکم ان گنہگارون کے حق مین ہو وہ ہم بجا لاوین پس حکم خداوند عالم ہوگا لیجاؤ انھین طرف آتش دوزخ کے جب ملائکہ اونکو لیچلین گے سوے جہنم تو پہر خطاب ارحم الراحمین ملائکہ کو ہوگا کہ پھیر لاؤ اون کو کہ مجھے ان پر رحم آتا ہے اسواسطے کہ یہہ میرے حبیب کے فرزند سے محبت رکھتے تھے دنیا مین پس وہ موتے انکی جو صدف رحمت مین ہمارے امانت ہین وہ انکو دو اور لیجاؤ پیش آدم اور انبیاء مرسلین اور کہو کہ پہچانو ان موتیون کو اور قیمت ان کے مقرر کرو کہ ہم ان سے خریدا ہین پس وہ فرشتے اون کو لیئے ہوئے آئین گے حضرت آدم پاس اور حکم خالق بیان کرین گے حضرت آدم کہین گے کہ خداوندا نہین پہچانتا مین ان موتیون کو اور نہین کہہ سکتا قیمت ان کی کہ عجب یہہ گوہر بے بہا ہین پھر جائین گے حضرت نوح و حضرت ابراہیم کے پاس پس اسیطرح ہر ایک نبی ارشاد فرمایگا یہہ سنکے ملائکہ جناب الہی مین عرض کرین گے کہ پروردگار عالم عجب موتی ہین یہہ کہ کوئی بھی ان کے قیمت نہین نہین کہہ سکتا فَقَالَ يَا مَلٰئِكَتِيْ اِئْتُوْنِيْ بِمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ پس فرمایگا پروردگار عالم اب لاؤ تم

1987

ہمارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کو اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا کو اوسوقت آوین گے رسول خدا اور علی مرتضیٰ اسرہای مقدس پر تاج شفاعت رکہی ہوئی کہ پانچ گوشے اوس تاج کی ہون گے اور ہر گوشہ مین ایک یاقوت سرخ بہشت سے نصب ہوگا اور تخت جواہر نگار جنت پر سوار اور حلہ ہاے بہشت پہنے ہوئے اور جناب فاطمہ ناقہ جنت پر سوار اور کئی ہزار فرشتے جلودار حضور پروردگار مین حاضر ہون گے کہ نور جمال سے اون کے تمام صحرای قیامت روشن ہوجائیگا اور اوترکے کہڑے ہون گے فقال اللہ لہم اتعرفون ہذہ اللآلی پس ارشاد کریگا پروردگار عالم کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور اے علی وفاطمہ آیا تم ان موتیونکو پہچانتے ہو پس انہین پہچانو اور ان کے قیمت کہو کہ مین خریدار ہون انکا پس وہ بزرگوار اون موتیون کو دیکہین گے تو بے اختیار ایسا روئین گے کہ اون کے رونے سے تمام اہل محشر رونے لگین گے اور عرض کرین گے ای پروردگار عالم یہہ تو وہ آنسو ہین کہ انہون نے ہمارے پارہ جگر حسین کے مصیبت مین بہائے ہین اور تو نے اپنی صدف رحمت مین انہین امانت رکہا تہا ای رحیم قیمت ان کی یہہ ہے ان تغفر لہم ذنوبہم وتسکنہم فی الجنۃ معنا بخش دی گناہ ان کے اور جگہہ دے انکو نزدیک ہمارے جنت مین خداوند عالم فرمائیگا کہ شفاعت ان کے قبول کیے مینے لیکن حسین نے اپنی وعدہ پر وفا کی ہے مینے اوسکی رونیوالون کو اوس کے سامنے بخشون گا اور اوس کے حوالی کرون گا کہ وہ اپنی ساتہہ اپنے رونیوالون کو جنت مین لیجائے کہ ناگاہ اوسوقت جناب سید الشہدا مع شہداء کربلا میدان حشر مین آوین گے اور بعضی روایتون مین ہے کہ اوسی شکل سے باتن صدپارہ سر اقدس ہاتہہ پر لیے آکی زیر عرش عرض کرین گیے رب اشفعنی فی من بکا علی مصیبتی اے پروردگار میرے بخش میری خاطر سے اوسے جو رویا ہو میرے مصیبت سنکی پروردگار عالم فرمائیگا ای حسین برگزیدہ میرے مینے تیرے رونیوالونکو بخشا اور مختار ان کا تجہے کیا اب اپنی ساتہہ بہشت مین لیجا جناب امام حسین بہت شادان وفرحان اپنے غلامون کو لیکی داخل جنت ہون گے خوشا حال اون کا جو روئین حال حضرت خامس آل عبا پر حضرات روؤ اوس جناب پر کہ روئی ہین اون پر رسول خدا قبل از شہادت اوس مظلوم کے نقل ان لرسول اللہ فرس جاء بین یدی الحسین فینظر الیہ ملیاً چنانچہ منقول ہے کہ ایک گہوڑا جناب رسول خدا کی سواری کا تہا

جسوقت وہ سامنے جناب امام حسین کے آتا تھا تو حضرت بنظر شفقت غور سے دیکھتے تھے وَعَیْنَاہُ تَمْلَیَانِ بِالدُّمُوْعِ اور آنکھون مین امام حسین کے آنسو بھر آتے تھے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ذَاتَ یَوْمٍ اَتَرْکَبُ عَلَیْہِ ایک دن جناب رسالت مآب نے فرمایا ای پارہ جگر میرے ای حسین تو کیون اسقدر غور سے اسکو دیکھتا ہے اسے نور دیدہ میرے تو اسکو پیار کرتا ہے آیا تیرا جی چاہتا ہے اسپر سوار ہونے کو قَالَ نَعَمْ جناب امام حسین نے عرض کیے ای نانا مین اس گھوڑیکو تمہارے نہایت پیار کرتا ہون اور جی چاہتا ہے میرا سوار ہونیکو اور سن شریف اون حضرت کا چھہ برس کا تھا فَطَلَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ الْفَرَسَ پس جناب رسول خدا نے فرمایا لاؤ اوس گھوڑیکو ثُمَّ جَاءَ وَجَلَسَ وَوَضَعَ یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ عَلَی الْاَرْضِ یہہ سنکے وہ گھوڑا آہستہ آہستہ امام مظلوم پاس آیا اور زمین پر بیٹھہ گیا اور ہاتھہ اور پاؤن زمین پر پھیلا دیے گویا وہ بھی مشتاق تھا کہ دلبر زہرا میری پیٹھہ پر سوار ہو فَرَکِبَ عَلَیْہِ الْحُسَیْنُ پس جناب امام حسین سوار ہوئے اور وہ گھوڑا انکی رسائی سے کھڑا ہو گیا سب اصحاب نہایت خوش ہوئے ثُمَّ بَکیٰ رَسُوْلُ اللّٰہِ بُکَاءً شَدِیْدًا حَتّٰی بَلَّتْ لِحْیَتُہٗ بِالدُّمُوْعِ سب تو خوش ہوئی مگر جناب رسول خدا کچھہ یاد کرکے بیساختہ رونے لگے اور اس شدت سے روئی کہ تمام ریش مقدس آنسوؤن سے تر ہو گئی فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یُبْکِیْکَ اصحاب یہہ حال دیکھکے حیران ہوکے پوچھنے لگی یا رسول اللہ اسوقت سبب آپ کی رونیکا کیا ہے کہ یہہ مقام خوشی اور شادی کا ہی کہ آپ کا پارہ جگر پہلے پہل گھوڑے پر سوار ہوا فَقَالَ اَبْکِیْ لِلْحُسَیْنِ حضرت روکے بولی آہ مین روتا ہون حال پر اپنے حسین مظلوم غریب کی کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اِبْنِیَ الْحُسَیْنِ بَعْدَ مَا اَصَابَ عَلٰی جَسَدِہٖ جِرَاحَاتٌ کَثِیْرَۃٌ کَادَ اَنْ یَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ فَعِنْدَ ذٰلِکَ جَلَسَ ھٰذَا الْفَرَسُ آہ آہ گویا دیکھتا ہون مین کہ بعد قتل عزیز و انصار کے یہہ فرزند میرا حسین تن تنہا تین دن کا پیاسا ظالمون مین کھڑا فریاد کرتا ہے اور ہر طرف سے تیر و نیزے چلتی ہین اور تلوارین اس کے جسم نازنین پر پڑتی ہین تا آنکہ یہہ چور چور ہوکر چاہتا ہے کہ زمین پر گرے پس اوسوقت یہہ گھوڑا اسطرح بیٹھہ گیا ہے جیسا اسوقت دیکھا تمنے اور نور نظر میرا زمین پر گرکے بیہوش ہو گیا ہے فَعِنْدَ ذٰلِکَ بَکَی الْحَاضِرُوْنَ بُکَاءً شَدِیْدًا یہہ حال سنکے تمام حضار مجلس بیقرار ہوکی رونے لگے راوی کہتا ہے کہ جب وہ وقت آیا کہ جسکی خیال مین

رسول خدا روتے تہے اور جناب امام حسینؑ زخمی گہوڑی پر جہومتے تہے کہ ناگاہ ایک شقی نے اس زور سے نیزہ مارا کہ قریب تہا کہ گہوڑی سے گرین پر سنبہل گئے مگر گہوڑی نے جو یہہ حال دیکہا بہت رویا اور مثل سوار کے اوّل رکاب سے ہاتہہ اور پاؤن زمین پر پہیلا کے بیٹہہ گیا اور وہ حضرت خانہ زین سے زمین پر آئے ذکر ابو مخنف وغیرہ فَبَقِیَ الْحُسَیْنُ مَکْبُوباً عَلَی الْاَرْضِ الرَّمْضَاءِ ثَلٰثَةَ سَاعَاتٍ ابو مخنف وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت گہوڑے سے زمین پر گرے تو تین ساعت منہہ کے بل اوس گرم ہای زمین گرم پر پڑے رہے ازبسکہ سر اقدس پر زخم بیشمار لگے تہے تو سر زمین سے اوٹہا نہ سکتے تہے بلکہ کبہی بیہوش ہو جاتے تہے اور جب ہوش مین آتے تہے تو باواز ضعیف و نحیف فرماتے تہے وَیْلَکُمْ قَتَلْتُمْ اَنْصَارَنَا وَاَقْرِبَائَنَا عَلَی الظَّمَاءِ فَاَرَدْتُمْ اَنْ تَقْتُلُوْنِیْ وای ہو تم پر قتل کیا تمنے میرے انصارون اور عزیزون کو پیاسا اب ارادہ میرے قتل کا کرتے ہو لیکن اے ظالمون مین بہت پیاسا ہون تہوڑا سا پانی پلادو پہر قتل کرنا راوی کہتا ہے کہ اوسوقت حال امام مظلوم کا یہہ تہا کہ دونو ہونٹ خشک ہو گئے تہے اور بار بار زبان مبارک کو چباتے تہے اور فرماتے تہے افسوس مین نہایت پیاسا ہون آیا تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے کہ مجہے اس شدت تشنگی مین پانی پلائے نہین جانتے تم کہ بابا میرے ساقی کوثر ہین فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَسْکَرِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ یَا حُسَیْنُ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ وَاللّٰهِ لَا اَذُقْتَ مِنْهُ قَطْرَةً حَتّٰی تَذُوْقَ الْمَوْتَ ایک شقی سنگدل جواب مین اوس مظلوم کے لشکر عمر سعد سے بولا ای حسین بہت دشوار ہے کہ ہم تمہین پانی دین قسم ہے خدا کی کہ ایک قطرہ ندین تا انکہ یونہین تم پیاسے مرجاو فَنَادٰی عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فِیْ اَصْحَابِهٖ عَجِّلُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ یہہ حال دیکہکی عمر سعد لعین اپنے اصحاب کو پکارا او اے ہو تم سب جلدی کرو فرزند زہرا کے قتل مین فَابْتَدَرَ بِقَتْلِهٖ سَبْعُوْنَ رَجُلاً کُلٌّ مِنْهُمْ یَتَبَادَرُ عَلٰی جَزِّ رَاْسِهٖ حکم سے اوس شقی کی واسطے قتل فرزند رسول خدا کے ستر نامرد دوڑے اور ہر ایک چاہتا تہا کہ پہلے سر اقدس کو وہی شقی کاٹ لے آخر اوس پیاسے کو شہید کیا راوی کہتا ہے کہ جب وہ لعین وہان سے ہٹے تو وہ گہوڑا اون حضرت کا دوڑتا پہرتا تہا عمر سعد بولا پکڑ لاؤ اس گہوڑے کو کہ یہہ گہوڑا رسول اللہ کے سوار کا ہے جب وہ شقی اوسکے پکڑنے کو اٹہے فَجَعَلَ یَرْکُزُ بِرِجْلَیْهِ وَیَکْدُمُ بِفَمِهٖ

پس وہ گھوڑا کسی کو ٹاپ سے مارتا تھا اور کسی کو منہہ سے مارتا تھا تا آنکہ اوس نے ایک جماعت کثیر کو
واصل جہنم کیا عمر بولا جدا ہو اس سے دیکھنی دو سمجھے کہ یہہ گھوڑا کیا کرتا ہے فَلَمَّا أَمِنَ جَعَلَ
يَتَخَطَّى الْقَتْلَى يَطْلُبُ الْحُسَيْنَ جب گھوڑی نے امن پایا ایک ایک لاش کو دیکھتا تھا طلب نعش
امام حسین میں جو ہین پایا اوس نے حضرت کو فَجَعَلَ يَشَمُّ رَائِحَتَهُ وَيُقَبِّلُهُ بِفَمِهِ پس کبھی تو پیار سے
بوی حضرت سونگھتا تھا اور کبھی بوسی لیتا تھا وَيُمَرِّغُ نَاصِيَتَهُ عَلَيْهِ اور پیشانی کف پا پر ملتا تھا
وَهُوَ مَعَ ذَٰلِكَ يَصْهَلُ وَيَبْكِي بُكَاءَ الثَّكْلَى اور نعرے مارتا تھا اور روتا تھا مثل اوس عورت کے
کہ جسکا بچہ مرتا ہے اور وہ روتی ہے یہہ حال دیکھہ کے سب تعجب کرتی تھے فَوَضَعَ نَاصِيَتَهُ فِي دَمِ الْحُسَيْنِ
ثُمَّ أَقْبَلَ يَرْكُضُ نَحْوَ خَيْمَةِ النِّسَاءِ وَهُوَ يَصْهَلُ پہر خون سے پیشانی اپنے رنگین کرکے مانند فریادیوں کے
چلا سوی خیمہ اہلبیت کے تا دختران فاطمہ کو خبر کرے اور نعرے کرتا تھا راوی کہتا ہے کہ جب آواز اسپ
زینب خاتون نے سنی تو سکینہ سے فرمایا هَٰذَا فَرَسُ أَخِي قَدْ أَقْبَلَ لَعَلَّ مَعَهُ شَيْئًا مِنَ الْمَاءِ ای
سکینہ یہہ گھوڑا تو میرے بھائی حسین کا بولتا ہے در خیمہ پر اے سکینہ شاید میرے بھائی حسین آتے ہین
یقین ہے کہ تیری لئے پانی لائے ہون پس جناب سکینہ یہہ بشارت سنکی خوشی خوشی در خیمہ پر آئین کہ
اپنے بابا کی زیارت کرین فَلَمَّا نَظَرَتْهَا فَإِذَا هِيَ عَارِيَةٌ مِنْ رَاكِبِهَا وَالسَّرْجُ خَالٍ مِنْهُ جب سکینہ خاتون
نے در خیمہ پر آکے دیکھا گھوڑے کے پیشانی خون سے بھری پیٹھہ خالی باگین کٹی کھڑا ہوا ہے یہہ صورت
گھوڑے کی دیکھکے عجب حال ہوا سکینہ کا مقنعہ سر سے پھینک دیا اور رو رو کی باواز بلند کہا یا عَمَّتَاہ
قُتِلَ وَاللّٰهِ أَبِي واللہ اے پھوپی بابا میرے حسین شہید ہوئے آہ جناب زینب نے یہہ آواز سنکے
ایک چیخ ماری پھر تو سب بیبیان گریبان پھاڑکے منہہ پر طمانچے مارتین در خیمہ پر آئین اور گرد گھوڑے کے
کھڑی روتی تھین اور ام کلثوم پیشانی پر اوسکے ہات رکھکی فریاد وا محمداہ وا علیاہ وا حسینا
کرتی تھین اور کہتی تھین یَا جَدَّاہُ هَٰذَا الْحُسَيْنُ صَرِيعُ كَرْبَلَا ای نانا رسول خدا یہہ
نواسا تمہارا ہے حسین جیسے تم کاندہی پر چڑہاتی تھے تکری تکرے زمین کربلا پر پڑا ہے اس
شکل سے مَجْزُوزُ الرَّأْسِ مِنَ الْقَفَا مَسْلُوبُ الْعِمَامَةِ وَالرِّدَاءِ کہ سر اوس پا سے کاٹو پس گردن سے

جدا کیا ہے اور سر سے اوسکی عمامہ اور دوش مبارک سے ردا اوتاری ہے ثُمَّ غُشِيَ عَلَيْهَا پھر اتنا روئین جناب ام کلثوم کہ روتی روتی بیہوش ہوگئین اور وہ گھوڑا روتا تھا اور پچھاڑین کھاتا تھا وَيَضْرِبُ بِرَاْسِهِ الْاَرْضَ حَتّٰى مَاتَ آخر اسقدر اوس نے سر اپنا زمین پر دے مارا کہ مرگیا جای گریہ ہے کہ جانور کو یہہ صدمہ ہوا اور عمر سعد لعین نے حکم کیا کہ جلاد خیمون کو مع اہلبیت حسین بس ظالمون نے دوڑکی اگ لگا دے فَعِنْدَ ذٰلِكَ خَرَجْنَ النِّسَاۤءُ مُكَشَّفَاتِ الرُّؤُسِ مُنَشَّرَاتِ الشُّعُورِ لَاطِمَاتِ الْوُجُوهِ بَاكِيَاتِ الْعُيُونِ پس اوسوقت سب اہلبیت حضرت خیمہ سے باہر نکل آئی کس شکل سے منہہ ان کے کہلے ہوئے بال بکھرائے ہوئی روتے منہہ پر طمانچے مارتے بلوائے عام مین کہ جنکی ما کا جنازہ شب کو اوٹھا تھا وَفِي حُجُورِهِنَّ اَطْفَالٌ يَبْكُونَ لِلْخَوْفِ وَالْاِضْطِرَابِ اور گودیون مین ان کے ننھی ننھی بچی شورش سے ملعونون کے اور اگ لگی دیکھکے ڈر ڈر کے روتی تھے

روایت ملا محمد باقر سے سنی وبنجم انکار کرنا ایک شخص کا ثواب گریہ کا یہہ بیان کرنا فاطمہ صغرا کا احوال ظلم اشقیا جناب امام زین العابدین سے

ملا محمد باقر نے کتاب بحار مین فرمایا ہے کہ مینے بعض کتب علما رشیعہ مین لکھا دیکھا ہے کہ اوہنون نے سید حسینی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مین مجاور تھا جناب امام رضا کے مشہد مقدس کا ایک جماعت مومنین کے ساتھ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ لِيَبْتَدِءَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِنَا يَقْرَءُ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ جب روز دہم محرم کا ہوا ایک شخص نے ہماری جماعت مین سے احوال شہادت جناب سید الشہدا کا پڑہنا شروع کیا فَوَرَدَتْ رِوَايَةٌ عَنِ الْبَاقِرِ اَنَّهُ قَالَ جب وہ شخص اس روایت تک پہنچا کہ جناب امام محمد باقر نے فرمایا مَنْ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ عَلٰى مُصَابِ جَدِّي الْحُسَيْنِ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوضَةِ جس شخص کے انکہون سے آنسو برابر پر پشہ کے غم جناب امام حسین مین باہر آئے غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ حق تعالے اپنی رحمت سے اوس کے گناہون کو بخشیگا اگرچہ کثرت اوس کے گناہون کی مانند کف دریا ہو وَكَانَ فِي الْمَجْلِسِ مَعَنَا جَاهِلٌ مُرَكَّبٌ يَدَّعِي الْعِلْمَ وَلَا يَعْرِفُهُ اور اوس مجلس مین ایک شخص جاہل محض کہ دعوی علم کا کرتا تھا

اور اپنے عقل ناقص پر اعتماد رکھتا تھا حاضر تھا فقال لیس هذا بصحیح والعقل لا یعتقده پس بولا یهه صحیح نهین هے اور عقل مین نهین آتی یهه بات که برابر پر پشه کے آنسو پر یهه ثواب عظیم ملے فلم نزل البحث بیننا وبینه وافترقنا من ذلك المجلس وهو مصر فی تکذیب الحدیث پس جب ایسے بیهوده بات کهی اوس نے هم مین اور اوس مین دیر تک بحث رهی یهان تک که وه مجلس متفرق هوئی اور وه یهی کهتا تها که یهه حدیث غلط هے عرض رات کو وه شخص سویا فرأی فی منامه کأن القیامة قد قامت پس خواب مین دیکها اوس نے که گویا قیامت قایم هوئی هے وحشر الناس ونصب الموازین وامتد الصراط ووضع الحساب ونشرت الکتب اور تمام خلایق اوس صحرا مین حاضر کی گئی هے اور ترازوے اعمال کهڑی هے اور صراط کو روے جهنم پر کهینچا هے اور دیوان عمل کهولا هے واسعرت النیران وزخرفت الجنان واشتد الحر اور آتش جهنم کو روشن کیا هے اور بهشت کو آراسته کیا هے اور گرمی آفتاب کے شدت زیاده هوئی هے واذا هو قد عطش عطشا شدیدا وبقی یطلب الماء فلا یجده اوسوقت تشنگی عظیم نے اوس پر غلبه کیا هر طرف طلب آب مین حیران وسرگردان پهرا لیکن نپایا فالتفت یمینا وشمالا واذا بحوض عظیم الطول والعرض وه شخص کهتا هی که پس جب مینے دست راست کیطرف نگاه کی دیکها که ایک حوض هے نهایت وسیع طول وعریض فقلت فی نفسی هذا هو الکوثر فدنوت منه مینے اپنی دل مین کها که یهه کوثر هے پس قریب گیا مین اوس کے واذا عند الحوض رجلان وامرأة انوارهم تشرق علی الخلائق اور کنارے حوض کے دو مرد ایک عورت کو دیکها که نور جمال سے اون کے تمام محشر روشن هے وهم مع ذلك لابسون السواد وباکون ومحزونون باوجود اس حسن وجمال کے وه کپڑے سیاه پهنے هین اور بی اختیار رو رهی هین اور غمگین هین اوسوقت ایک شخص سے پوچها مینے که یهه بزرگ کون هین پس اوس نے کها تو انهین نهین جانتا هذا محمد المصطفی وهذا علی المرتضی وهذه فاطمة الزهراء ایک ان مین محمد مصطفی هین اور ایک علی مرتضی اور یهه بی بی سیاه پوش فاطمه زهرا دختر رسول خدا هین فقلت مالی اراهم لابسین السواد ومحزونین کها مینے که پهر یهه سیاه کپڑے کیون پهنے هین

اور غمگین کیون ہین جواب مین کہا اوس نے اَلَیسَ ھٰذا یَومُ عَاشُورَاَ یَومُ مَقتَلِ الحُسَینِ فَهُم مُحزُونُونَ لِاَجلِ ذٰلِکَ ای غافل آہ تجھے معلوم نہین ہے کہ آج روز عاشورا روز شہادت امام حسین ہے اس باعث سے یہہ خاصگان خدا غم مین اپنے فرزند کی سیاہ پوش ہین پس مین جناب سیدہ کے قریب گیا اور عرض کی مینے یَا بِنتَ رَسُولِ اللّٰہِ اِنِّی عَطشَانٌ ای دختر رسول خدا و شفیعہ روز جزا ایک جام آب دو کہ مین شدت سے پیاسا ہون فَنَظَرَت اِلَیَّ شَزرًا وَقَالَت جناب فاطمہ نے غصے سے مجھے دیکھکر فرمایا اَنتَ الَّذِی تُنکِرُ فَضلَ البُکَآءِ عَلٰی مُصَابِ وَلَدِی الحُسَینِ مُھجَۃِ قَلبِی وَقُرَّۃِ عَینِی الشَّہِیدِ تو وہی شخص ہے جو انکار کرتا تھا میرے میوہ دل اور نور چشم حسین شہید پر رونے کے ثواب کا اب مجھسے امیدوار جام کوثر کا ہے پس وہ مست خواب سے چونک پڑا ہین اور بہت اپنی خطا پر نادم ہوا اور بہت استغفار کی خدا سے اور جن سے بحث کی تھے اون سے بیان کیا اور توبہ کے پس حضرات سنا حال جناب سیدہ کا کہ اپنے فرزند کی ماتم مین سیاہ پوش ہین اور نالان و گریان ہین اور احادیث صحیحہ مین بھی وارد ہے کہ جناب فاطمہ اسطرح سے جنت مین نعرے مارکی روتی ہین کہ سب ملائکہ تسبیح موقوف کرکے رونے لگتے ہین پس جای انصاف ہے کہ کیونکر نہ روئیے وہ مان کہ جس کے فرزند پر یہہ ظلم و ستم ہوئی ہون آوارہ وطنی ایک طرف تین دن کے پیاس ایک سمت داغ اقربا ایک طرف اب سنی احوال اوس شہید کا اور روئیے اور جناب سیدہ کو اپنے سے خوش کیجیے روایات صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ جب جناب امام حسین قریب کربلا پہنچے تو عمر سعد پچاس ہزار سوار برائے قتل شاہ ابرار ہمراہ لیکر روانہ ہوا لَیسَ فِیہِم شَامِیٌّ وَلَا حِجَازِیٌّ بَل جَمِیعُھُم مِن اَھلِ الکُوفَۃِ کوئی اون اشقیا مین شامی تھا نہ حجازی بلکہ سب اہل کوفہ تھے اکثر وہی بیحیا تھے جنہون نے نامہاے پر دغا جناب امام حسین کو لکھے تھے کہ یا حضرت جلد آیئے کہ فوج کثیر آپکے مدد کو موجود ہے ثُمَّ جَآءَ الحُسَینُ مِن خَمسِینَ اَصحَابِہٖ وَثَمَانِیَۃٍ وَعِشرِینَ مِن اَھلِ بَیتِہٖ پھر جناب امام حسین پچاس اصحاب اور اٹھائیس عزیزون سے وارد صحرائے کربلا ہوئے مِنھُم مَن بَلَغَ الحُلُمَ وَمِنھُم مَن لَا یَبلُغُہٗ اونمین سے بھی بعضی بلوغ کو پہنچے تھے اور بعضی حد بلوغ کو

نہ پہونچی تھے عمر سعد ملعون نے حضرت کو پانی پر اوترنے نہ دیا ناچار امام غریب نے خیمہ اوسجگہہ کیا کہ جہان پانی نہ تھا پس رفقا اور عزیز امام حسینؑ کے مسلح و مکمل رہتے تھے کہ مبادا قوم اشقیا خیمون پر نہ آئے حَتّٰی اَنَّ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ مَرِضَ مَرَضاً شَدِیْداً یہان تک کہ امام زین العابدینؑ گرانی زرہ وغیرہ سے اونھین دنون مین بیمار ہوئے اور ایسی بیماری عارض ہوئی کہ طاقت کھڑی ہونی کے زایل ہو گئی تھی غش مین پڑی رہتی تھے حَتّٰی اَنَّ الْحُسَیْنَ لَمَّا قُتِلَ کَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ نَائِماً تا آنکہ جسوقت جناب امام مظلوم شہید ہوئے تو سید الساجدین غش مین پڑی ہوئی تھے فَجَاءَتْ فَاطِمَۃُ الصُّغْرٰی عِنْدَہٗ وَقَالَتْ یَا اَخِیْ وَاللّٰہِ قَتَلُوْا اَبَاکَ الْحُسَیْنَ فَمَا یَصْنَعُوْنَ بِنَا پس جناب فاطمہ صغرا روتی ہوئی آئین اور کہتی لگین ای بھائی کیا سوتے ہو اوٹھو قسم ہی خدا کی تمہارے بابا حسینؑ کو ظالمون نے بھوکا پیاسا شہید کیا اب دیکھئی ہم سے کیا سلوک کرین گے فَفَتَحَ عَیْنَیْہِ وَبَکٰی پس حضرت نے غش سے آنکھین کھولدین اور بے اختیار آنسو حضرت کی آنکھون سے جاری ہوئے پھر حضرت نے فرمایا کہ ای خواہر ماجرا اسکا بیان کرو کہ میرے پدر مظلوم کیونکر شہید ہوئے فاطمہ نے کہا کہ ای بھائی جب سے بابا حسینؑ میدانکو گئی تھے مین گوشہ خیمہ مین تنہا قریب دروازی کی بیٹھے ہوئی روتی تھے کہ ناگاہ میری کان مین یہہ صدا آئی مَنْ لَکَ بَعْدِیْ یَا زَیْنَبُ وَیَا سُکَیْنَۃُ وَیَا فَاطِمَۃُ افسوس ای زینب ای سکینہ ای فاطمہ صغرا ہم تو قتل ہوتے ہین بعد ہمارے تمہین کون دلاسا دیگا اور خاطرداری کریگا ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ پھر صدا ایسے اللہ اکبر میرے کان مین آئے اوسوقت تو ای بھائی جہان روشن میرے آنکھون مین تیرہ و تاریک ہو گیا اور بے اختیار باہر دروازہ خیمہ سے نکل گئے فَرَاَیْتُ اَنَّ الْحُسَیْنَ وَاَصْحَابَہٗ مُجَدَّلِیْنَ کَالْاَضَاحِیْ عَلَی الرِّمَالِ پس دیکھا مینے کہ بابا حسینؑ مع اصحاب و عزیز سر کٹی ہوئے مانند گوسفندان قربانی کی خاک و خون مین غلطان ریگ بیابان پر پڑی ہین وَالْخُیُوْلُ عَلٰی اَجْسَادِھِمْ تَجُوْلُ اور اعدا کی گھوڑے جسمون پر ان کے دوڑتے ہین وَاَنَا اَفْکُرُ فِیْمَا یَقَعُ عَلَیْنَا اور مین اس سوچ مین تھے کہ دیکھئی اب یہہ ظالم ہمین سے بھی مانند ہمارے مردون کے قتل کرتے ہین یا اسیر کرتے ہین اِذَا رَجُلٌ عَلٰی ظَھْرِ جَوَادِہٖ یَسُوْقُ النِّسَاءَ بِکَعْبِ رُمْحِہٖ وَھُنَّ یَلُذْنَ بَعْضُھُنَّ بِبَعْضٍ وَیَتَسَاقَیْنَ عَلٰی وُجُوْھِھِنَّ کہ ناگاہ ایک خونخوار گھوڑے پر سوار ہات مین

نیزہ لئی پیدا ہوا اور وہ لعین نیزہ عورتون کی پیٹھون پر مارنے لگا پس عورتین اوسکی خوف سے بہاگنی لگین اور ایک دوسری کی پناہ مانگتی تھے اور منہہ کی بہل گر گر پڑتی تھین اور یون فریاد و فغان کرتی تھین وَاجَدَّاہُ وَاَبَتَاہُ وَاقِلَّۃَ نَاصِرَاہُ وَاحُسَیْنَاہُ اَمَا مِنْ مُجِیْرٍ یُجِیْرُنَا ہای ای نانا رسول خدا ای بابا علی مرتضے افسوس کوئی ہمارا مددگار نہین ہای ای بہائی حسین آیا کوئی اس گروہ مین مسلمان نہین ہے کہ ہمین پناہ دے کہ دختران فاطمہ زہرا لوٹی جاتی ہین ای بہائی مشاہدہ سے اس حال کے خایف و لرزان تھے کہ ناگاہ نظر اوس شقی کی میری اوپر پڑے مین اوس سے دیکہکی بہاگی کہ شاید بہاگ کے بچ جاؤن وَاِذَا بِکَعْبِ رُمْحِہٖ بَیْنَ کَتِفَیَّ فَسَقَطْتُ عَلٰی وَجْہِیْ وہ دوڑا اور نوک نیزہ اوس کے میرے پشت پر لگی پس منہہ کے بہل مین گر پڑے اوس دشمن خدا نے میری کانون کو چیر کے گوشوارے اوتار لیئے اور میرے منہہ پر خون بہتا تہا اور چادر بہی میرے لیکر چلا گیا اور مین بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آیے فَرَاَیْتُ اَنَّ عَمَّتِیْ تَبْکِیْ وَتَقُوْلُ پس دیکہا مینے کہ پہوپہی میرے زینب سرہانے میرے کہڑی روتی ہین اور یون فرماتی ہین قُوْمِیْ وَنَمْضِیْ مَا اَعْلَمُ مَاجَرٰی عَلَی الْبَنَاتِ وَاَخِیْکِ الْعَلِیْلِ ای فاطمہ غش مین کیا پڑے ہوئی ہو اوٹہو دیکہین کہ دختران فاطمہ پر اور تیرے بیمار بہائی پر کیا گذرے فَقُمْتُ وَقُلْتُ یَا عَمَّتَاہُ ہَلْ مِنْ خِرْقَۃٍ اَسْتُرُ بِہَا رَاْسِیْ عَنْ اَعْیُنِ النُّظَّارِ پس کہڑی ہوئے مین اور بولے ای پہوپہی کوئی کپڑا ہے کہ سر اپنا ڈہانپون اور منہہ نامحرمون سے اپنا چہپاؤن فَقَالَتْ یَا بُنَیَّۃُ عَمَّتُکِ مِثْلُکِ پس وہ بولین کہ ای بیٹی پہوپہی تیری مثل تیرے سر ننگی ہے فَرَاَیْتُ رَاْسَہَا مَکْشُوْفًا وَمَتْنُہَا قَدِ اسْوَدَّتْ مِنَ الضَّرْبِ پس جب دیکہا مینے تو سر اونکا بہی کہلا ہے اور جسم مبارک اون کا ضرب تازیانون سے نیلگون ہے پس مین یہہ حال دیکہکے بہت روئے ثُمَّ جَاءَ الْقَوْمُ وَمَعَہُمْ سُیُوْفٌ مَسْلُوْلَۃٌ بعد ازان قوم جفاکار تلوارین ننگی لیئے ہوئی درانہ ہمارے لوٹنی کو آے اوسوقت مین ان سے جدا ہو گئی اب معلوم نہین کہ میرے پہوپہی پر کیا گذرے فَبَیْنَمَا کَذٰلِکَ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ اَزْرَقُ فَتَوَارَیْتُ عَنْہُ فاطمہ صغرا فرماتی ہین کہ یہہ ماجرا کہہ رہی تہے کہ ایک شخص کبود چشم تلوار کہینچی آیا پس مین اوسکی خوف سے چہپ گئی راوی کہتا ہے کہ وہ شخص بیمار کربلا کی پاس آیا وہ حضرت

ایک چمڑی پر لپٹی تھے فَجَذَبَ النَّطَعَ مِنْ تَحْتِہٖ پس اوس لعین نے وہ پوست بھی حضرت کی تلی سے کھینچ لیا اوسوقت حضرت زمین پر گر پڑے فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ لِیَقْتُلُوْہُ ابو مخنف کہتا ہے پس کچھ لوگ تلوارین کھینچکے مستعد قتل امام زین العابدینؑ پر ہوئے فاطمہ صغرا کہتی ہین کہ یہہ حال دیکھکر مین سر پیٹنے لگی کہ پھوپھی زینب روتی ہوئی آئین فَقَالَتْ مَا لَکُمْ قَتَلْتُمُ الْحُسَیْنَ اور روکی بولین اے ظالمون تمہین میرے بھائی کا قتل کافی نہوا اس بیمار کی قتل سے تو ہاتھہ اوٹھاؤ **روایت سی و ششم** ۳۶ **سوار شدن امام بر پشت رسولخدا اور روایت ام سلمہ و خاتمہ بر روایت آمدن جانور بر دیوار جناب فاطمہ صغرا و خبر دادن شہادت جناب امام حسینؑ** رُوِیَ خَرَجَ النَّبِیُّ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَالْحُسَیْنُ مُتَعَلِّقٌ بِہٖ منقول ہے کہ ایک بار جناب رسولخداؐ مسجد مین نماز کو تشریف لائے اور جناب امام حسینؑ گود مین تھے فَوَضَعَ النَّبِیُّ مُقَابِلَ جَنْبِہٖ وَصَلّٰی حضرت نے جناب امام حسینؑ کو پہلو مین بٹھا لیا اور نماز پڑھنے لگے فَلَمَّا سَجَدَ طَالَ السُّجُوْدُ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ مِنَ الْقَوْمِ جب سجدے مین تشریف لیگئے تو نہایت طول دیا سجدہ کو راوی کہتا ہے کہ مینے سر اوٹھایا کہ دیکھون سبب طول سجدہ کا کیا ہے فَاِذَا الْحُسَیْنُ عَلٰی کَتِفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ دیکھا مینے کہ جناب امام حسینؑ رسول خدا کی پیٹھہ پر چڑھے بیٹھے ہین جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت آپ نے سجدہ کو اسقدر طول کیون دیا اور پیش ازین اسقدر آپ طول نہ دیتے تھے قَالَ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیَّ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ لَا تَرْفَعْ رَاْسَکَ مَا دَامَ اِبْنُکَ عَلٰی رَقَبَتِکَ حضرت نے یہہ سنکر ارشاد کیا کہ نازل ہوئے مجھپر جبرئیل اوسوقت مین کہ مین سجدہ مین تھا اور فرزند میرا حسینؑ میرے پیٹھہ پر تھا پس کہا جبرئیل نے کہ اے رسول خدا پروردگار عالم بعد تحفہ درود و سلام فرماتا ہے کہ رسول ہمارے اگرچہ حسینؑ کو تم بہت دوست رکھتے ہو مگر ہم تمہارے حسینؑ کو تم سے بھی زیادہ دوست رکھتے ہین اب خوشی ہماری اسی مین ہے کہ حسینؑ کو بیچین نکرنا اور سر کو ہرگز نہ اوٹھانا جب تک حسینؑ ہمارا تمہاری گردن پر رہے سبحان اللہ خیال کیجئے کیا مرتبہ امام حسینؑ کا تھا پیش خداوند غفار وَرُوِیَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ذَاتَ یَوْمٍ مَعِیْ فَبَیْنَمَا ہُوَ رَاقِدٌ عَلَی الْفِرَاشِ جَاعِلٌ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی

عَلَى الْيُسْرٰى وَهُوَ عَلٰى قَفَاهُ بیاض فخر مین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا انہون نے کہ ایک روز جناب رسول خداؐ میری گھر مین تھے اور وہ جناب چت لیٹی تھے اپنی فرش پر اور داہنی پاؤن کو بائین پاؤن پر رکھی تھے وَاِذَا بِالْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثِ سِنِيْنَ وَاَشْهُرٍ اَتَا اِلَيْهِ کہ ناگاہ جناب امام حسین تشریف لائی اور وہ جناب تین برس اور کئی مہینے کی تھے فَلَمَّا رَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ مَرْحَبًا بِقُرَّةِ عَيْنِيْ مَرْحَبًا بِثَمَرَةِ فُؤَادِيْ پس جو ہین جناب رسولخداؐ نے اپنی لخت جگر کو آتی دیکھا فرمایا مرحبا ای خنکی چشم میری مرحبا ای میوۂ دل میری وَلَمْ يَزَلْ يَمْشِيْ حَتّٰى رَكِبَ عَلٰى صَدْرِهٖ فَانْبَطَى جناب رسالت مآبؐ تو یہہ فرماتی تھے اور جناب امام حسین چلی آتی تھے تا آنکہ پہنچے قریب حضرت کی اور آپکی سینہ مبارک رسول خداؐ پر سوار ہوئے فَخَشِيْتُ اَنَّ النَّبِيَّ تَعِبَ فَاَحْبَبْتُ اُنَحِّيَهٗ عَنْهُ پس خوف کیا مینے اور خیال کیا کہ رسولخداؐ کو امام حسین کے سینی پر بیٹھنی سے تعب نہو مگر حیا آئی مجھے کہ مین اوس پارہ جگر بتول کو سینہ اقدس رسول خداؐ سے جدا کرون لیکن اسپر بھی پھر ارادہ کیا مینے کہ جناب امام حسین ع کو اوٹھالون فَقَالَ دَعِيْهِ يَا اُمَّ سَلَمَةَ مَتٰى اَرَادَ اَنْ يَّخْلِيَ اَوْ اُخَلِّيَهٗ وَاعْلَمِيْ اَنَّ مَنْ اٰذٰى مِنْهُ شَعْرَةً فَقَدْ اٰذَانِيْ پھر حضرت نے فرمایا ای ام سلمہ رہنی دو حسین کو اسیطرح جسوقت اسکا جی چاہے گا اوتر آویگا ای ام سلمہ جس نے میری حسین کے ایک بال کو اذیت دی اوس نے مجھے اذیت دی مقام تامل ہے اور جگہ خاک اوڑانی کی ہے کہ جس حسین کا جناب رسول خداؐ کو اپنی سینی پر سے اوٹھانے مین ملال ہوا کہ حسین ع کی خلاف خوشی نہو افسوس اوسی حسین کے سینہ اقدس پر جلاد مقام کرے اور رحم نہ کھاوے اوسوقت کیا صدمہ گذرا ہوگا روح رسول خداؐ کو جب اوس لعین نے یہہ بی ادبی کی ہوگی اور امام غریب تین دن کے پیاسے زیر خنجر تڑپی ہون گے کیا حال ہوا ہوگا محبوب کبریا کا جب اوس نے حسین کے نعش پر گھوڑے دوڑانی کا ارادہ کیا ہوگا غرضکہ ام سلمہ فرماتے ہین پس مین حسین کو کھیلتی چھوڑکے کسی کام کو گئی جب پھر کے وہان سے تو دیکھا حضرت بیساختہ روتے ہین پس مجھے نہایت تعجب ہوا اور قریب گئی مین اور عرض کیے مینے ای سید اور آقا میرے کیون روتے ہو نہ روئین آنکھین آپ کی وَهُوَ يَنْظُرُ لِشَيْءٍ بِيَدِهٖ وَيَبْكِيْ اور ہات مین ایک چیز ہے کہ اوسے دیکھہ دیکھہ کے روتی ہین قَالَ مَا تَنْظُرِيْنَ

قَالَتْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا بِيَدِهٖ تُرْبَةٌ حضرت نی فرمایا دیکہتی ہو اي اُمّ سلمه اُمّ سلمه فرماتی ہین پس مینے دیکہا
تو ہات مین حضرت کي خاک ہے فَقُلْتُ مَا هِيَ قَالَ فَاَتَانِيْ بِهَا اَخِيْ جَبْرَئِيْلُ السَّاعَةَ وَقَالَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هٰذِهٖ تُرْبَةُ كَرْبَلَاءَ وَهِيَ طِيْنَةُ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ وَتُرْبَةٌ يُدْفَنُ فِيْهَا پس مینے عرض کے اي حضرت یہہ
کیا ہے حضرت نے فرمایا یہہ مٹی جبرئیل لائے ہین اور کہا مجہسے جبرئیل نے کہ اي رسول خدا یہہ خاک
کربلا ہے یہہ طینت تمہاري فرزند حسین کي ہے اور یہہ مٹی ہے جسمین پیارا تمہارا دفن ہوگا پس اي اُمّ سلمه
لیجاؤ اس مٹی کو اور اسے شیشی مین بحفاظت رکہو وَاِذَا رَاَيْتِهَا صَارَتْ دَمًا عَبِيْطًا فَاعْلَمِيْ اَنَّ وَلَدِيَ
الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ اور اي اُمّ سلمه جب دیکہنا اس خاک کو کہ خون تازہ ہوگیا ہے یقین جاننا کہ فرزند
میرا حسین قتل ہوا وَسَيَصِيْرُ ذٰلِكَ مِنْ بَعْدِيْ وَبَعْدَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَخِيْهِ اور قریب ہی کہ ہوگا یہہ امر
بعد میرے اور علی اور فاطمه وحسن کے یہہ سنکي مین رونی لگی اور وہ مٹی مینے بحفاظت شیشی مین رکہي
تا آنکه جناب امام حسین نے سفر غربت دست اشقیا سے اختیار کیا اور دوسري روایت مین اُمّ سلمه سے
منقول ہے کہ جناب امام حسین سب کو ساتہہ اپنے سفر مین لیگئے تہے مگر ایک بیٹی حضرت کي نہایت بیمار
تہے فاطمه صغرا نام اوسے مکان مین بسبب عارضه کے چہوڑ گئے تہے مین اکثر اوس کے خبر کو جاتی تہے
اور دلاسا و تشفی دیتی تہے غرض جب حضرت تشریف لیگئے تو ہر روز مین اوس شیشی کو دیکہہ لیتی تہے
فَبَيْنَمَا كَذٰلِكَ فَاِذَا بِالْقَارُوْرَةِ صَارَتْ دَمًا عَبِيْطًا فَعَلِمْتُ اَنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ پس ایکروز بعد عبادت
معہودہ دیکہا مینے اوس شیشی کو ناگاہ دیکہتی ہون کہ اوس شیشی مین خون تازہ بہرا ہوا ہے پس جانا
مینے کہ حسین میرا شہید ہوا مین روتی رہی اور مارے صدمے کے نہ کہانا کہایا مینے اور نہ پانی پیا
اور نہ مجہے نیند آئی پس بعد دیر کے غنودگی سے آگئی ناگاہ دیکہا مینے جناب رسول خدا کو کہ سمت کربلا سے
تشریف لاتی ہین وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ تُرَابٌ اور سر مقدس اور ریش انور پر محبوب خدا کي خاک پڑی ہے
فَصِرْتُ اَنْفُضُهٗ وَاَبْكِيْ وَاَقُوْلُ پس یہہ حال حضرت کا دیکہہ کے دوڑي مین خاک جہاڑتی تہے اور روتی تہی اور
کہتی تہے نَفْسِيْ لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ مَتٰى حَمَلَتْ نَفْسُكَ هٰكَذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا التُّرَابُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ نفس میرا آپ کے نفس پر قربان ہو یہہ کیا حال ہے اي رسول خدا یہہ مٹی آپ کے سر اقدس پر

کیسي بري ہے هٰذِهِ السَّاعَةُ فَرَغْتُ مِنْ دَفْنِ وَلَدِي الحُسَيْنِ يعني حضرت نے فرمايا اي امّ سلمه ميرے حسين کو ظالمون نے بهوکا پياسا شهيد کيا ابهے مين اوس کے دفن سے فراغت کرکے آيا هون حضرت امّ سلمه کہتي هين مين خوفناک اوٹهي اور ضبط گريه نکرسکي مين اور وَاحُسَيْنَاهُ وَامُهْجَةَ قَلْبَاهُ کهکے روتي تهي تا آواز ميرے بلند هوے يهان تک که آواز گريه ميرے سنکے زنان مدينه هاشمي اور غير هاشمي جمع هوئين اور پوچهنے لگين که کيون روتي هو مينے سارا ماجرا بيان کيا سنکے سبنے رونا شروع کيا فَصَارَ ذٰلِكَ كَيَوْمِ مَاتَ رَسُولُ اللهِ وه دن گريه وبکا سے مثل اوس دن کے هوگيا تها که جبدن رسول خدا نے دنيا سے رحلت کي تهي وَجِئْنَا اِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللهِ وَنَحْنُ مُكَشَّفَاتُ الرُّؤُسِ وَمُشَقَّقَاتُ الجُيُوْبِ اور چلي هم سب طرف قبر رسول خدا کے اس حال سے که سر همارے کهلے تهے اور گريبان همارے پهٹے تهے فَصِحْنَ يَا رَسُولَ اللهِ قُتِلَ وَلَدُكَ الحُسَيْنُ اور رو روکے کها همنے اي حبيب کبريا اي رسول خدا تمهارا وه پيارا نواسا حسين که جسکا سيني سے اوٹهانا گوار تها شهيد هوا قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَقَدْ حَسَسْنَا كَاَنَّ الْقَبْرَ يَمُوجُ بِصَاحِبِهِ حَتّٰى تَحَرَّكَتِ الْاَرْضُ مِنْ تَحْتِنَا امّ سلمه کهتي هين که قسم هے اوس خدا کي جسکي سوا کوئي معبود نهين هے که جب همنے يه کها که اي رسولخدا تمهارا نواسا حسين شهيد هوا تو ديکها همنے که قبر شريف جناب رسالت صلي الله عليه وآله وسلم مع صاحب قبر هلتي تهي تا آنکه زمين قبر سے کانپنے لگي پس سب خوفناک هوئے اور پهرے گريبان پهٹے اور بال کهلے روتي بيٹهي آئي اپنے گهرکو دوسري روايت مين هے امّ سلمه سے که اوسوقت خواب ديکهکر گئي مين اپني پيارے فاطمه صغرا بيمار کو ديکهنے که ديکهون اوسکا کيا حال هے فَرَاَيْتُهَا وَهِيَ تَبْكِي وَتَقُوْلُ پس ديکها مينے که وه بيمار دلفگار بيتاب هوهوکر روري هي اور کهتي هے وَااَبَتَاهُ بِفِرَاقِكَ نَحَلَ جِسْمِي وَتَنَغَّصَتْ عَيْشِي وَتَكَدَّرَتْ دَهْرِي هاي بابا ميرے تمهارے غم جدائي سے بدن فاطمه صغرا گهلگيا اور آرام وچين جاتا رها ميرے آنکهون مين دنيا تاريک هوگئي هے ابتو ميري بلائين کي کوئي تدبير کردو که امّ سلمه نے يهي خواب وحشت اثر ديکهکر گئي تهين تو يه حال فاطمه صغرا کا ديکهتي هے ضبط نهوسکا اور بيساخته رونے لگين يهان تک که عورات همسايه نے سب جمع هوگئين اور هر ايک دلاسا اور تشفي فاطمه صغرا کو ديني لگي که اي فاطمه نرو که خدا تيري باپ اور بهايون کو تجهسے ملاويگا مگر اوس بيقرار دلسوخته کو قرار نه آتا تها اور

بیتاب ہو کر روتی تھے اذا جاء الطائر فجلس علی جدارہا وقال اسی حال مین سب تھے کہ ایک جانور آیا اور دیوار فاطمہ پر بیٹھا اور وہ جانور روتا تھا اور اوس کے پرون سے خون ٹپکتا تھا کہ وہ باواز دردناک بولا یا بنت الحسین قتلوا اباک وذبحوا اخوانک واقربائک ای دختر حسین رو اور سر پر خاک ڈال کہ تیری بابا حسین کو ظالمون نے تین دن کا بہوکا پیاسا قتل کیا اور بہائیون کو اور سب اقرباؤن کو ذبح کر ڈالا یہہ سنکر فاطمہ صغرا اسقدر روئی اور پیٹی کہ غش کہا کر زمین پر گر پڑے اور سب عورتین نے بھی خوب پیٹین اور روئین اور سب کو یقین ہوا شہادت امام حسین کا روایت سی ودہم مین فضائل شیعہ کی اور ذکر بہتر کی بشیر کے روبیکار روز عاشورا اور عداوت عبد القادر ملعون اور بہیر انا اہلبیت کا لاشہ امام پر عن الصادق علیہ السلام انہ قال رحم اللہ شیعتنا انہم اوذوا فینا ولم نوذ فیہم حدیث صحیح مین جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے خدا رحم کرے ہماری شیعون پر کہ وہ آزار اوٹہاتے ہین اعداء دین کے ہاتہہ سے ہماری دوستی مین اور ہمین ان شیعون سے مطلق رنج نہین پہنچا شیعتنا منا قد خلقوا من فاضل طینتنا وعجنوا بنور ولایتنا شیعہ ہمارے ہم ہی سے ہین اور بتحقیق اصل خلقت ہماری شیعون کے اوس خاک سی ہے کہ جو بچ رہی تھی ہماری خلقت سے اور خمیر اون کے خاک کا ہماری نور ولایت سے ہوا ہے رضوا بنا ائمۃ ورضینا بہم شیعۃ شیعہ ہمارے راضی اور خوشنود ہین ہم سے اور ہم راضی اور خوشنود ہین اون سے یصیبہم مصابنا وتبکیہم اوصابنا غمگین کرتی ہے اونہین مصیبت ہماری اور رولاتا ہے اونہین رنج ہمارا ویحزنہم حزننا ویسرہم سرورنا مغموم ہوتے ہین شیعہ ہمارے جب ہمین مغموم پاتے ہین اور خوش ہوتی ہین دوست ہمارے جب ہمین خوش پاتے ہین ونحن ایضا نتالم لتالمہم ونطلع علی احوالہم اور ہمین بہی رنج ہوتا ہے جب کوئی ہمارے شیعون کو رنج دیتا ہے اور ہر آن ہم اون کی احوال سے مطلع ہین پس وہ ہمارے ساتہہ ہین ہم سے جدا نہون گے لان مرجع العبد الی سیدہ ومعولہ علی مولاہ اسواسطے کہ بازگشت غلام کیطرف آقا کی ہوتی ہے اور رجوع عبد کے اپنی مولا کی جانب ہوتی ہے اور شیعہ ہمارے کنارہ کشی کرتی ہین ہمارے دشمنون سے

اور آمادہ ہوتے ہین مدح پر ہمارے دوستون کے اَللّٰهُمَّ اَحْيِ شِيْعَتَنَا مِنَّا وَمُضَافِيْنَا اِلَيْنَا خداوندا زندہ رکھ ہماری شیعون کو کہ وہ ہم سے تعلق رکھتے ہین اور نسبت اون کی ہماری جانب سے ہے فَمَنْ ذَكَرَ مُصَابَنَا وَبَكٰى اَوْ تَبَاكٰى اِسْتَحْيَى اللّٰهُ اَنْ يُعَذِّبَهٗ بِالنَّارِ پس جو مومن ہمارے مصیبتون کو یاد کرے اور روئے یا رولاوے خدا کو حیا آتی ہے کہ اوسے آتش جہنم سے عذاب کرے اور ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا اِنَّ الْمُحَرَّمَ شَهْرٌ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُحَرِّمُوْنَ فِيْهِ الْقِتَالَ بدرستیکہ محرم ایسا مہینا تھا کہ اہل جاہلیت قتال و جدال کو اس مہینے مین حرام جانتے تھے فَاسْتُحِلَّتْ فِيْهِ دِمَاؤُنَا وَهُتِكَتْ فِيْهِ حُرْمَتُنَا وَسُبِيَ فِيْهِ ذَرَارِيْنَا مگر اس امت جفاکار نے حلال جانا خونریزی کو ہمارے اور ہتک حرمت ہمارا کیا اور اہل بیت رسول کو اور فرزندان بتول کو اسیر کیا اور خیمون مین ہمارے آگ لگائے اور اسباب ہمارا غارت کیا اور حرمت رسول خدا ہمارے باب مین مطلق نہ کی اِنَّ يَوْمَ الْحُسَيْنِ اَقْرَحَ جُفُوْنَنَا وَاَسْبَلَ دُمُوْعَنَا وَاَذَلَّ عَزِيْزَنَا تحقیق کہ روز شہادت امام حسینؑ وہ روز ہے کہ جس مین روتی روتی انکھین ہمارے مجروح ہوگئین اور آنسو ہمارے مصیبت امام مظلوم مین جاری ہین اور عزیزونکو ہمارے ذلیل کیا يَا اَرْضَ كَرْبَلَا اَوْرَثْتِنَا الْكَرْبَ وَالْبَلَاءَ ای زمین کربلا تو موجب ہمارے اندوہ و بلا کی ہوئے پس اوپر حسینؑ کے روئین رونے والی لِاَنَّ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ يَحُطُّ الذُّنُوْبَ الْعِظَامَ کہ رونا اوس امام مظلوم و غریب پر محو کرتا ہے گناہان کبیرہ کو ثُمَّ قَالَ كَانَ اَبِيْ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ الْمُحَرَّمِ لَا يُرٰى ضَاحِكًا یہ فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار امام موسی کاظم جب ماہ محرم دیکھتے تھے تمام ماہ گریہ و اندوہ مین رہتے تھے اور کوئی اونھین ہنستا نہ دیکھتا تھا اور ہر روز حزن و ملال زیادہ ہوتا تھا فَاِذَا كَانَ الْعَاشِرُ مِنْهُ كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ مُصِيْبَتِهٖ وَحُزْنِهٖ وَبُكَائِهٖ جب روز عاشورا ہوتا تھا تو اندوہ و ماتم حضرت پر اور دنون سے زیادہ تر ہوتا تھا اور وہ حضرت رو رو کے فرماتے تھے هُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ قُتِلَ فِيْهِ جَدِّيْ الْحُسَيْنُ آہ آج وہ دن ہے کہ جد مظلوم میرے امام حسینؑ فرزند رسول الثقلین ہوکے پیاسے شہید ہوئی پھر فرمایا حضرت امام رضاؑ نے کہ جو روز عاشورہ امور دنیا مین سعی نکرے قَضَى اللّٰهُ حَوَائِجَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تو خدا اوس کے حوائج دنیا و آخرت برلاتا ہے وَمَنْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَا

يَوْمَ حُزْنِهٖ وَبُكَآئِهٖ جَعَلَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَوْمَ فَرَحِهٖ جو شخص کہ روز عاشورا کو اوقات اپنی اندوہ ماتم مین بسر کریگا روز قیامت کو خدا واسطے اوس کے روز شادی اور سرور کریگا اور بہشت مین ہمارے پاس اوسکا مسکن ہوگا اور جو شخص روز عاشورا کو روز برکت جانیگا اور واسطے عیال کے ذخیرہ جمع کریگا لَمْ يُبَارِكْ لَهٗ وَحُشِرَ مَعَ يَزِيْدَ نہ مبارک ہوگا واسطے اوس کے اور حشر ہوگا اوسکا ساتھہ یزید کے پس حضرات فی الحقیقت روز شہادت امام حسینؑ ایسا ہی روز ہے کہ تمام جن و انس ملائکہ ماتم فرزند رسول خدا مین گریان ہوتے ہین یہان تک کہ ناقلان ثقہ و معتبرہ نے نقل کی ہے اِنَّ فِيْ بَعْضِ بِلَادِ الرُّوْمِ عَلٰى جَبَلٍ صُوْرَةُ الْاَسَدِ مِنَ الْحَجَرِ کہ بعض بلاد روم مین ایک پہاڑ پر ایک پتھر کا شیر بنا ہے فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ يَسِيْلُ مِنْ عَيْنَيْهِ سَيْلُ الْمَآءِ اِلَى اللَّيْلِ جب روز عاشورہ ہوتا ہے صبح سے اوس شیر کی آنکھون سے آنسو مثل سیلاب کے روان ہوتی ہین شام تک پس لوگ اوسکی زیارت کو جمع ہوتے ہین اور گریہ و زاری کرتے ہین وَيَاْخُذُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَآءِ تَبَرُّكًا مِنْهُ وَيَسْقُوْنَ مَرْضَاهُ اور لیتے ہین وہ پانی اور پلاتے ہین بیمارون کو پس پتھر تک تو اوس مظلوم کے غم مین روئے وائے ہے اون لعینون پر کہ جو روز قتل فرزند رسول خدا کو روز برکت جانتے ہین اور سرور و شادی کرتے ہین اور خدا اور رسول خدا کو غضبناک کرتے ہین فقط اطاعت عبد القادر جیلانی سے چنانچہ عید عاشورا اہل مکہ نے شہادت جناب امام حسینؑ سے موقوف کی تھی جب زمانہ عبد القادر جیلانی لعین کا ہوا جسے اہل باطل بمشہر پیر دستگیر کہتے ہین تو اوس نے کہا وفات ابوبکر علیہ اللعن سے عید دوشنبہ موقوف نہوئے بعد قتل امام حسینؑ سے عید عاشورا کیون موقوف ہوئے اور لکھا ہے غنیۃ الطالبین مین حسینؑ نے کیون خروج کیا خلیفہ وقت و امام عصر پر فَقُتِلَ الْحُسَيْنُ بِسَيْفِ جَدِّهٖ پس قتل ہوئے امام مظلوم معاذ اللہ شمشیر رسول خداؐ سے یعنی اون کے گمان باطل مین یزید خلیفہ رسول تھا حسین ابن علی خلیفہ رسول کی ہاتھہ سے مارے گئے پس پھر دشمنان آل رسول نے عید کرنا شروع کیا چنانچہ مکہ مین لوگ ابتک سرور و شادی کرتے ہین اور سرخ پوش ہوتے ہین حالانکہ رسول خداؐ اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا کو اکثر لوگون نے خواب مین سیاہ پوش و گریان و نالان دیکھا اور

حدیث مین ہے وارد ہوا ہے کہ جناب سیدہ اپنے فرزند کو یاد کرکے جنت مین ایسا نعرہ مارکے روتے ہین کہ تمام ملائکہ عبادت خدا موقوف کرکے رونے لگتے ہین گریہ جناب فاطمہ سے پس حضرات روز عاشورا وہ روز تھا کہ آسمان سے خون برستا تھا خیال کیجیے کیونکر خون نہ برستا لِاَنَّہٗ قُتِلَ فِیهِ ابنُ بِنتِ رَسُولِ اللّٰہِ جائِعًا عَطشانًا کہ قتل کیا گیا اوس دن مین فرزند رسول خدا کا بھوکا پیاسا وَهُوَ طَرِیحٌ بِالطُّفُوفِ عَلَی الرَّمضا مُخَضَّبَ الاَوداجِ دَمًا اور وہ جناب بازخمہاے بیشمار زمین گرم پر پڑے تھے اور اون کے حلق کے رگون سے خون جاری تھا وَرَاسُہٗ مُشتَهِرٌ اِلَی یَزِیدَ اور سر اوس عالیجناب کا نیزے پر چڑہا کر شہر بشہر پہرتا ہوا یزید فاسق شراب خوار کے لیے بطریق ہدیہ گیا وَتارَۃً حُمِلَ عَلَی القَناۃِ وَتارَۃً وُضِعَ فِي التَّنُّورِ ہزار افسوس وہ سر اقدس کہ جو رسول خدا اور فاطمہ زہرا کے سینہ اطہر پر رہتا تھا کبھی تو نیزہ طویل پر چڑہایا گیا اور کبھی تنور مین رکھا گیا وَتارَۃً عُلِّقَ فِي الاَشجارِ وَتارَۃً وُضِعَ تَحتَ السَّرِیرِ کبھی وہ سر انور درخت مین لٹکایا گیا اور کبھی وہ زیر تخت رکھا گیا وَاَرادُوا اَن یُوطُوا الخَیلَ عَلَی جِسمِهٖ اور جسم شریف حضرت پر اون کافرون نے ارادہ کیا کہ گھوڑے دوڑائین وَحُرِّقَت خِیامُہٗ وَسُبِیَ ذَرارِیهِ اور خیمے حضرت کی جلائے گئے اور اہل حرم لوٹ گئے اور قید ہوئے وَخُرِمُوا آذانَ اَیتامِهٖ اور زخمی کیے گئے کان یتیمون حسین کے اور عوض دلاسا وتسکین عارض پر اون یتیمون کے تماںچے مارے اور کسیطرح کوئی رحم نکہاتا تھا چنانچہ کتب معتبرہ مین مذکور ہے کہ جب اہلبیت حسین مقتل شہدا مین آئے اور دیکھا کہ نعشین فرزندان فاطمہ کے خاک و خون مین پڑے ہین اور کوئی متوجہ اون کے دفن کا نہین ہوتا اون کے بیکسی پر ہر ایک بی بی فریاد و شیون کرنے لگی فَلَمّا رَاَت زَینَبُ جَسَدَ الحُسَینِ بِلا رَاسٍ مُلَطَّخًا بِدِمائِهٖ دَمُہٗ مَسفُوحٌ اَلقَت نَفسَها مِن اَعلَی البَعِیرِ اہ جب زینب بیکس نے اپنی بھائے مظلوم کی نعش دیکھی کہ بی سر خاک و خون مین غلطان اور رگون سے خون جاری ہے بیتاب ہوکر آپ کو اونٹ سے گرا دیا اور نعش حسین سے لپٹ گئی وَصاحَت وَا مُحَمَّداہُ صَلّٰی عَلَیکَ مَلِیکُ السَّماءِ وَهٰذا ابنُکَ الحُسَینُ وَمِیلًا عَلَی التُّرابِ قَطِیعُ الرّاسِ مُکَسَّرُ الاَعضاءِ اور فریاد کرنی لگی ہاے ای نانا رسول خدا جنازے پر تو تمہارے فرشتگان آسمان نے نماز پڑہی اور پیارے فرزند

تمہارا ایسے حسین کہ خاک وخون مین بیسر پڑا ہي اور اعضا اوس کے بسبب گہوڑا دوڑانی کي پاش پاش اور ریزہ ریزہ ہو گئي ہین اور غسل دیا گیا ہے اپني لہو سے کہ اوسکي رگون سے جاري ہي اور کفن اوسکا ریگ بیابان سے ہي اور کوئي نماز اوس پر نہین پڑہتا ہے اور کوئي متوجہ اوس کے دفن کا نہین ہوتا ہے گویا اوسکو کوئي تمہاري اولاد سے نہین جانتا ہے ثُمَّ جَعَلَتْ تَمْرَغُ خَدَّهَا عَلَى جِسْمِهِ الشَّرِيفِ وَبَكَتْ بُكَاءَ الثَّكْلَى بعد ازان اپنے رخسار کو اوس جسم پي سر پر ملتي تہے اور اس بیقراري سے روتي تہي جسطرح عورت اپني بچّي کي لیئے روتي ہے وَالنِّسَاءُ عَلَى الْجِمَالِ فِي صُرَاخٍ وَعَوِيلٍ وَبُكَاءٍ وَنَحِيبٍ اور سب اہل حرم اونٹون پر چیخین مارتي تہے اور سر وسینہ کوٹ کر روتي تہے فَبَكَتْ بِبُكَائِهَا الْعَسْكَرُ أَجْمَعِينَ حَتَّى رَأَوُا الْخَيْلَ جَرَى دَمْعُهَا عَلَى خُدُودِهَا یعني اون بیکسون کے روني پر تمام لشکر مخالف روتا تہا یہانتک گہوڑے روتي تہے اور آنسو اون کي رخسارون پر روان تہي وَانْكَبَّتْ سُكَيْنَةُ عَلَى جَسَدِ الْحُسَيْنِ وَبَكَتْ وَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي أَبَانَ رَأْسَكَ اس اثنا مین سکینہ نی اپنے باپ کے نعش پر گرا دیا اور بیقرار ہو کر روئي اور یہ بین کیے کہ اي بابا کس بے رحم نی تمہاري سر کو تن سے جدا کیا يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي طَعَنَ عَلَى صَدْرِكَ فَدَمُهُ جَارٍ عَنْهُ ہاي اي بابا یہ کس ظالم نے تمہاري سینہ پر نیزہ مارا کہ خون اوس سے جاري ہي يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي قَطَعَ كَفَّكَ الْيُسْرَى ہاي اي بابا کس بدبخت نی کف دست چپ تمہارا کاٹ ڈالا يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي أَيْتَمَنِي عَلَى صِغَرِ سِنِّي اي بابا جان کس شقي نی مجہے اس چہوٹي سن مین یتیم وبي پدر کیا فَبَيْنَمَا كَذَلِكَ إِذَا اجْتَمَعَ عِدَّةٌ مِنَ الْأَعْرَابِ ایسے سکینہ خاتون نعش پدر سے لپٹي ہوئي بین کر رہي تہي کہ یکایک بہت سے منافق بیدین جمع ہوئي اوس یتیم کي گرد اور چہڑانے لگی اور تازیانون سے ڈراتي تہے اور وہ مغمومہ نچہوڑتي تہے حَتَّى ضَرَبَ بَعْضُهُمُ السَّوْطَ وَجَرُّوهَا عَنْهُ آہ آہ یہان تک کہ کسي ملعون نے وہ ظلم کیا کہ عرش الہي کو ہلا دیا کہ اوس کے بیان کا ہرگز زبان کو یارا نہین مگر روني کو کفایت کرتا ہي اتنا ہي اشارہ کہ وہ بي رحمیان کین کہ وہ دختر یتیم تڑپ گئي اور بلبلا گئي اور اوس نادان کو اور حضرت زینب کو زبردستي گہسیٹکر شتر برہنہ پر سوار کیا اور وہ عاشق پدر نعش سے سر کو جہک جہک کر دیکہتي تہے اور چہوٹي چہوٹي ہاتہون سے سر کوٹتي تہے اور کہتي تہي کہ اي اي بابا

مجھے تمہارے نعش پر دل کہول کے رونی نہ دیا کیا کرون ناچار ہون وہ یہہ کہتی تہے کہ ملعونون نے اونٹ جانب کوفہ روانہ کیئے

روایت سی و ہشتم ٣٨ روایت صفیہ و عفو تقصیر فطرس بہ احوال شہادت امام حسین و بکاء دختر امام حسین بر نعش آنحضرت

؏ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَتْ لَمَّا سَقَطَ الْحُسَيْنُ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ كُنْتُ وَلِيَّتَهٗ صفیہ دختر عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ اوس نے کہا جب جناب امام حسینؑ پیدا ہوئے تو مینے اوس جگر گوشہ رسولخداؐ کو گود مین لیا بعد تہوڑی دیر کے جناب رسول خداؐ تشریف لائے وَقَالَ يَا عَمَّةُ هَلُمِّي اِلَيَّ ابْنِيْ اور فرمایا ای عمہ میری فرزند کو میرے گود مین دو فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَا لَمْ تَنْظِفْهُ مینے کہا یا رسول اللہ اسنے فرزند کو آپ کے پاک نہین کیا یعنی غسل مولود تک نہین دیا فَقَالَ يَا عَمَّةُ اَنْتِ تَنْظِفِيْنَهٗ اِنَّ اللهَ قَدْ نَظَّفَهٗ وَطَهَّرَهٗ جناب رسول خداؐ نے فرمایا سبحان اللہ اے عمہ تم اسے کیا پاک کروگی خدای عز و جل نے اسے پاک و پاکیزہ خلق کیا ہے ثُمَّ اَخَذَهٗ وَقَبَّلَهٗ وَوَضَعَ لِسَانَهٗ فِيْ فَمِهٖ یہہ فرما کر حضرت نے امام حسین کو میرے گود سے لے لیا اور پیشانی پر اوس نور چشم کے بوسے دیئے اور زبان مبارک اپنی اوس کے موہنہ مین دی شیخ مفید نے کتاب امالی مین ابن عباس سے روایت کی ہے لَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ اَمَرَ اللهُ جَبْرَئِيْلَ اَنْ يَهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ اَلْفٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ لِيُهَنِّئُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِمَوْلُوْدِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ کہ جسوقت جناب امام حسینؑ پیدا ہوئے خدا تعالی نے جبرئیل امین کو حکم دیا کہ ای جبرئیل ہزار فرشتی فرشتگان مقرب سے ہماری لیکی زمین پر نازل ہو اور مبارک بادی ہمارے حبیب محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہمارے جانب سے حسینؑ کے پیدا ہونیکی دو کہ سردار نساء العالمین زہراؑ کے ہان پیدا ہوا ہے جبرئیل یہہ سنکر روانہ ہوئی اثناء راہ مین گذر جبرئیل کا ایک جزیرے مین ہوا فَرَاٰى فِيْهَا مَلَكًا يُقَالُ لَهٗ فُطْرُسُ اوس جزیرہ مین ایک فرشتی کو دیکہا کہ نام اوسکا فطرس تہا اور وہ تیسری آسمان کا فرشتہ تہا اور ستر ہزار فرشتے اوس کے تابع فرمان تہے وَكَانَ قَدْ اَرْسَلَهُ اللهُ فِيْ اَمْرٍ مِنْ اُمُوْرِهٖ فَاَبْطَاَ عَلَيْهِ اور اوسے خدا نے کسی کام کو حکم کیا تہا فطرس نے اوس کے بجا لانے مین دیر کے فَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَكَسَرَ جَنَاحَهٗ پس وہین خدای تعالی نے

غضب مین آیا اور اوسکی پر توڑکی اوس جزیرہ مین ڈالدیا فمکث یعبد اللہ سبعمائۃ عام یس اوس جزیرہ مین سات سو برس عبادت خدا مین مشغول تہا اور شیخ ابو جعفر طبرسی نے مصباح الانوار مین یون نقل کی ہی کہ جب غضبی ہوا خدا تعالی اوسپر خیّرہ بین عذاب الدّنیا والاخرۃ فاختار عذاب الدّنیا تو اوسی اختیار دیا خداوند عالم نی کہ چاہی عذاب دنیا اختیار کری اور چاہے عذاب آخرت فطرس نے عذاب دنیا اختیار کیا فکسر جناحہ والقاہ فی تلک الجزیرۃ معلقا باشفار عینیہ سبعمائۃ عام یس حکم خدا سے پر اوس کے توڑے اور اوسے معلق مژہ ہای چشم پر لٹکا دیا اور دود بدلوا اوسکے زیر قدم سے بلند تہا حتی ولد الحسین فقال الملک یا اخی الی این ترید تا اینکہ جناب امام حسین پیدا ہوئے اور جبرئیل مبارکباد کو رسول خدا کی پاس آتی تہے فطرس نے پوچھا کہ ای اخی جبرئیل تم کہان جاتی ہو جبرئیل بولی کہ جناب امام حسین فرزند رسول خدا پیدا ہوا ہے مین جاتا ہون خدا کیطرف سے مبارکباد دینی کو فقال الملک یا جبرئیل قد مکثت فی ہذہ الجزیرۃ سبعمائۃ عام ارید ان تحملنی معک لعل محمدا یدعو لی فی العافیۃ فطرس نے کہا اے جبرئیل سات سو برس سے اس جزیرہ مین ایسے عذاب الیم مین گرفتار ہون اب مجھے تاب عذاب خدا نہین ہے تم مجھے ہمراہ اپنے لیچلو کہ شاید کہ رسول خدا میرے واسطے دعا کرین کہ خدا میری تقصیر سے درگذرے جبرئیل کو حال فطرس پر رحم آیا اور اوسے اپنی پرون پر اوٹھا کر رسول خدا کی پاس لائے فہنّاہ عن اللہ واخبرہ بحال الفطرس پہلے تو جبرئیل نے خدا کی جانب سے مبارکباد دی اور بعد ازان احوال فطرس بیان کیا فقال لہ النبی قل لہ یقوم ویمسح بہذا المولود حضرت نے احوال فطرس سنکی فرمایا کہ ای جبرئیل کہو فطرس سے کہ بدن اپنا میرے فرزند ارجمند حسین ابن علی کے بدن شریف سے مس کرے اور ملے کہ یہہ بڑے قدر و منزلت خدا سے عزوجل کے آگی رکہتا ہے اوس کے بدن کی برکت سے خدا تقصیر فطرس سے درگذر کریگا اور پر و بال عطا کریگا فقال الملک ومسح جناحہ ثم ارتفع طائرا الی السماء ببرکۃ الحسین پس اوٹہا فطرس اور جسم شریف امام حسین سے بدن اپنا مس کیا فی الفور برکت سے جسم امام حسین کے خدا تعالی نے تمام پر و بال عنایت کئی اور شاد شاد آسمان سیوم پر اپنی عبادت گاہ مین پرواز کر گیا اور مشغول عبادت الٰہی ہوا وہو یقول من مثلی وانا عتیق الحسین اور فطرس بفخر و ناز کہتا تہا کون ہی برابر و مانند میرے

کہ مین آزاد کردہ حسین فرزند رسول خدا و جگر گوشہ فاطمہ زہرا ہون حضرات ہزار افسوس وہی جسم حسین تھا کہ اوسپر روز عاشورا ہر چار طرف سے نیزہ اور تیر اور پتھر کے وار چلتے تھے اور تلوار و تیر سے لعین اوسے زخمی کرتے تھے حضرات آیا سزاوار تھا قوم جفاکار کو کہ اوس جسم شریف پر تیغ و نیزہ اور پتھر لگائین آیا سزاوار تھا ان ملعونون کو کہ اوس جسم نازنین فرزند فاطمہ پر تیرون کا مینہہ برسائین چنانچہ زخمہا سے تیغ و نیزہ کا کچھہ حساب نہین وَكَانَتِ السِّهَامُ فِي دِرْعِهِ كَالشَّوْكِ فِي جِلْدِ الْقُنْفُذِ اور فقط زرہ اقدس پر اسقدر تیر لگے تھے جیسے ساہی کی بدن پر کانٹے ہوتی ہین لیکن شجاعت حضرت کا یہہ حال تہا کہ جب حضرت پر ہجوم کرکے وہ شریر آتے تھے تو حضرت اون پر مثل شیر کے حملہ کرتے تھے تو وہ نامرد مثل گلہ گوسفند کے بہاگ جاتے تھے وَلَقَدْ كَانَ يَحْمِلُ فِيهِمْ وَقَدْ تَكَمَّلُوا ثَلَاثِينَ أَلْفًا فَيَنْهَزِمُونَ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُنْتَشِرٌ اور تیس ہزار اشقیا متفق ہوکے اوس جناب پر حملہ کرتے تھے اور جب وہ حضرت حملہ کرتے تو مانند ملخ کے پراگندہ ہوجاتے تھے پھر حضرت اپنی مقام پر آتے تھے اور فرماتے تھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پھر حضرت نے عمر سعد سے فرمایا کہ تین چیزین ہین سے تجھے اختیار دیتا ہون تو اوسے برلا قَالَ وَمَا هِيَ وہ بولا کیا ہے حضرت نے فرمایا تَتْرُكُنِي أَرْجِعُ إِلَى حَرَمِ جَدِّي کہ اب تہے درگذر مجھسے کہ مین رسول خدا کے روضہ پر پھر جاؤن وہ بولا یہہ مجھسے نہوگا حضرت نے فرمایا خیر اگر یہہ بہی نہین ہوسکتا اِسْقِنِي شَرْبَةً مِنَ الْمَاءِ فَقَدْ نَشِفَتْ كَبِدِي مِنَ الظَّمَاءِ تو ایک جام آب مجھے پلا کہ پیاس کے شدت سے جگر میرا کباب ہوا ہے وہ شقی بولا کہ یہہ بہی نہوگا کہ تمہین پانی دون حضرت نے فرمایا کہ تو حکم کر کہ ایک ایک آدمی مجھسے لڑے اوس نے قبول کیا یہہ سنکے شمر لعین بولا کہ ای امیر یون حسین سے تمام اہل ارض لڑین گے تو برسر نہون گے یہی مناسب ہے کہ چارون طرف سے حسین پر نرغہ کرین اور اوسے گھیر کر قتل کرین عمر سعد لعین بولا یہی بات خوب ہے پھر تو چارون طرف سے حضرت پر تیر پڑنے لگے اور حضرت کبھی داہنے پر حملہ کرتے تھے اور کبھی بائین جانب یہان تک کہ قَتَلَ مِنَ الْقَوْمِ مَا يَزِيدُ عَشَرَةَ آلَافِ فَارِسٍ قتل کئے حضرت نے زیادہ دس ہزار آدمی سے اور حضرت کی تنہے جسم شریف پر اونیس سو پچاس زخم لگے تھے

إِذْ صَاحَ بِصَائِحٍ يَا حُسَيْنُ أَتُقَاتِلُ أَمْ تُقْتَلُ ناگاہ ایک آواز ہاتف غیب کی آسمان سے آئی ای حسین ای فرزند رسول الثقلین آیا تم قتل کرنیکو آئی ہو یا قتل ہونیکو بس یہہ آواز سنکر حضرت نے ہاتہہ روکا اور اون سنگدلون نے فرصت پاکر قریب سے وار لگانے شروع کیئے اودہر حضرت براسے اتمام حجت فرماتی تھے يَا قَوْمُ أَنَا سِبْطُ الْمُصْطَفَى وَعَطْشَانُ ای بے رحمو مین فرزند رسول خدا ہون اور پیاسا ہون يَا قَوْمُ أَنَا ابْنُ الْمُرْتَضَى وَعَطْشَانُ ای قوم مین پسر علی مرتضے ہون اور پیاسا ہون إِذْ رَمَاهُ أَبُو الْحُتُوفِ بِسَهْمٍ لَهُ ثُلُثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِي جَبْهَتِهِ ناگاہ ابو الحتوف لعین نے ایک تیر سہ پہلو حضرت کی پیشانی اقدس پر مارا کہ جسکو رسول خدا بوسے دیتے تھے فَنَزَعَ السَّهْمَ مِنْ جَبْهَتِهِ فَسَالَتِ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ وَلِحْيَتِهِ پس حضرت نے اوسے نکال ڈالا تو اوس سے پرنالی کے طرح خون رواں ہوا کہ رخ انور و ریش مقدس تر ہوگئی فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَرَى مَا فَعَلُوا بِابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ خداوندا دیکھتا ہے تو جو سلوک کیا ان لوگون نے تیری نبی کے نواسی سے إِذْ جَاءَهُ سِنَانُ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَطَعَنَهُ بِرُمْحِهِ ناگاہ سنان بن انس لعین آیا اور ایک نیزہ امام مظلوم کے مارا ثُمَّ رَمَاهُ خَوْلِيٌّ بِسَهْمٍ مَسْمُومٍ فَوَقَعَ فِي لَبَّتِهِ پھر خولی لعین نے آکر ایک تیر زہرآلود حضرت کے مارا کہ وہ حلق مبارک پر لگا فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِ الْجَوَادِ إِلَى الْأَرْضِ يَخُورُ فِي دَمِهِ پس حضرت گھوڑے سے گرکے زمین پر لپٹنے خون مین تڑپنے لگی بحار مین منقول ہے فَنَادَى الشِّمْرُ مَا انْتِظَارُكُمْ عَجِّلُوا پس شمر پکارا جلد حسین کو قتل کرو کیا دیر لگائی ہے پس آیا درعہ بن شریک ملعون وَضَرَبَ السَّيْفَ عَلَيْهِ وَقَطَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى اور اوس کافر نے ایک تلوار امام غریب پر لگائی اور کف دست حضرت کاٹ ڈالا اور ایک تلوار اوس مظلوم کے دوش مبارک پر لگائی پھر وہ بے رحم حضرت سے جدا ہوا اور وہ اوس حالت مین اور تو ضعف سے منہہ کے بھل گر پڑے کہ ناگاہ سنان بن انس نے اوس حال مین ایک نیزہ مارا کہ وہ صدر نشین امامت زمین پر گرا اور سنان نے خولی سے کہا کہ جلد سر حسین کاٹ لی خولی کی دست و پا کانپنے لگی تو سنان بن انس نے اوس سے کہا ای نامرد تجھسے ایک حسین کا سر نہین کٹتا یہہ کہکر خود آگے بڑہا وَضَرَبَ السَّيْفَ عَلَى حَلْقِ الشَّرِيفِ وَقَالَ اور ایک تلوار دور سے حلق خشک امام غریب پر لگائی اور کہتا تہا إِنِّي أَجُزُّكَ وَقَدْ أَعْلَمُ أَنَّ جَدَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَأَبَاكَ وَأُمَّكَ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ اور وہ شقی

تمہین ذبح کریگا اور خوب جانتا ہون کہ تم فرزند رسول خدا ہو اور پدر و مادر تمہارے بہترین خلق خدا ہین یہہ کہکے سر اوس پلیدے کا اوس لعین نے جدا کیا اسطرح تو فرزند رسول خدا کو شہید کیا اور اہل حرم کو لوٹ کر قتل گاہ کیطرف لایے اور فخریہ خوش ہو ہو کر ہر ایک بی شرم اپنی اپنی شقاوت بیان کرتا تھا فَهٰذَا يَقُولُ اَنَا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِي وَ ذٰلِكَ يَقُولُ اَنَا طَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَاَلْقَيْتُهُ اِلَى الْاَرْضِ پس ایک شقی بولا کہ یہہ وہی ہے جسنے حسینؑ کو تلوار ماری تھے دوسرا بولا کہ اوس شقی نے سینہ اقدس حسینؑ پر نیزہ مارا کہ غش کھا کر خانہ زین سے منہہ کے بہل زمین پر گر پڑے وَهٰذَا يَقُولُ لَطَمْتُهُ وَاَخَذْتُ عِمَامَتَهُ اور ایک لعین بولا کہ اوس شقی نے وقت اخیر حسینؑ کو طمانچہ مارا اور عمامہ اوسکا سے آیا اور کوئی کہتا تھا کہ مجھسے حسینؑ نے بہتیرا پانی مانگا اور اوس شقی نے ایک قطرہ آب نہ دیا پس جونہین اہل حرم نعشہای شہدا کو ریگ گرم پر سر بریدہ اور خون جاری مثل گوسفندان قربانی پڑی دیکھا سب نے لاشون سے لپٹ کر شور و غوغا بلند کیا ثُمَّ جَاءَتِ الْمَرْءَةُ وَفِي حِجْرِهَا صَبِيَّةٌ تَلْطِمُ رَاْسَهَا وَتَقُولُ آهْ آهْ اَيْنَ اَبِي اَيْنَ اَبِي مقتل ابو مخنف وغیرہ مین مذکور ہے اوسوقت ایک بی بی روتی ہوے اور گود مین ایک چہوتی لڑکی لئی ہوئے نعش پی فرزند رسول خدا پر آئی اور حال اوس لڑکی کا یہہ تہا کہ ہوائیان منہہ پر اوڑتی تھین اور ننہی ننہی ہاتہون سے وہ یتیم سر کو پیٹتی تھے اور بی اختیار آہ کرکے روتی تھے اَيْنَ اَبِي اَيْنَ اَبِي کہکے فریاد کرتی تھے یعنی کہان ہین میرے بابا حسینؑ اور کدہر گئے بابا میرے حسینؑ کہ میری یہ حالت دیکہین کہ مین روتی ہون اور دیر سے اونہین ڈہونڈہتی ہون اور وہ نہین ملتے حَتّٰى شَمَّتْ رِيحَ اَبِيهَا یہان تک کہ اوس یتیم نے اپنی باپ کی بو سونگھی اور نعش پہچان کر اسقدر روئے اور بیقرار ہوئی کہ مان کی گود سے اپنی تئین گرا دیا فَاعْتَنَقَتْ جَسَدَ الْحُسَيْنِ وَتَقُولُ پس دوڑ کر نعش امام سے لپٹ گئی اور یون بین کرتی تھے وَا اَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي اَبَانَ رَاْسَكَ فَلَمْ عَرَفْتُكَ ای غریب بابا میرے کس ظالم نے سر تمہارا تن سے قلم کیا کہ ای بابا مینے تمکو پہچانا وَا اَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي طَعَنَ عَلٰى صَدْرِكَ ای مظلوم بابا میرے کس ستمگار نے تمہاری سینہ پر نیزہ مارا کہ ابتک خون اوس سے جاری ہی ثُمَّ اِنَّهَا لَطَمَتْ حَتّٰى خَرَّتْ مَغْشِيَّةً عَلَيْهَا پہر اوس یتیم حسینؑ نے اسقدر

منہہ پیٹتا کہ آخر نعش حضرت پر بیہوش ہوکی گر پڑے وَضَجَّتِ الْقَوْمُ عَنْ صَوْتٍ وَاحِدٍ بِالْبُكَاءِ وَالنَّحِيبِ حَتّٰى جَرَتِ الدُّمُوعُ عَلٰى حَوَافِرِ الْخُيُولِ راوی کہتا ہے کہ اوس یتیم کی رونی اور غش ہوجانی سے تمام لشکر مخالف یکبار رو اوٹھا اور صدای ہای ہای چار طرف سی بلند ہوئی یہان تک کہ گہوڑی اون کے بہی روتی تھے اور آنسو اونکی بہ بہ کر سمون تک پہنچی تھے یہہ دیکھکر عمر سعد لعین پکارا کہ جلد کوچ کرو اور نعشون سے چھڑاو حضرات خداوند غفار اور رسول مختار کا یہہ حکم ہی کہ یتیم کو آواز درشت سی نہ پکارو کہ دل اون کے نازک ہوتی ہین اور اون کے سر پر ہاتہہ پہیرو کہ ثواب عظیم ہے آہ مگر اون کافرون نی حکم سی عمر سعد کے اون یتیمون کو عوض دلاسا کی تازیانی اور طمانچے مار کی نعشون سے چھڑایا کہ وہ بلبلا گئین چنانچہ منقول ہے کہ سکینہ نعش جناب امام سے لپٹی زخم کانون کے اور نیل رخسارون کی دکہاتی اور کہتی تہی کہ ہاے بابا بعد تمہارے میری کان زخمی کیے اور گوشوارے چہین لیے اور مجھے طمانچے مارے ناگاہ شمر شقی آن کے اوسے چھڑانی لگا اور وہ لاش پدر سے لپٹی ہتی اور نہ چہوڑتی تھے کہ اوس شقی نے جہنجلاکی ایک طمانچہ رخسار پر مارا اور ہاتہہ کہینچکر ایک تازیانہ مارا کہ وہ یتیم بلبلا گئی

روایت ۲۹ سی و نہم ثواب گریہ اور تمہید ذکر سلیمان ع پہر گریہ جنات نعش امام حسین ع پر اور خاتمہ فقرات زیارت پر روایت کی ہے شیخ مفید و شیخ طوسی رح نی جناب امام جعفر صادق ع سے نَفَسُ الْمَهْمُومِ لِظُلْمِنَا تَسْبِيحٌ وَهَمُّهُ لَنَا عِبَادَةٌ یعنی جو شخص محزون و غمگین ہو اون جور و ستم پر کہ جو اہلبیت پر ظالمون کی ہاتہہ سے گذری ہین جو سانس لیگا ثواب تسبیح خدا اوسے عطا کریگا اور مغموم ہونا اوسکا عبادت ہے وَكِتْمَانُ سِرِّنَا جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اور راز ہمارے چہپانا دشمنون سے ثواب جہاد در راہ خدا رکہتا ہے پہر فرمایا حضرت نے يَجِبُ اَنْ يُكْتَبَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِالذَّهَبِ لازم ہے کہ اس حدیث کو آب طلا سے لکھین وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ مَنْ بَكٰى وَاَبْكٰى ثَلٰثِيْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ اور دوسری حدیث مین ہے پہر اوس جناب نے فرمایا جو ذکر ہمارا کرکے رولاوے تیس آدمیون کو خدا اوسپر جنت کو واجب کرتا ہے وَمَنْ بَكٰى وَاَبْكٰى عَشَرَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ اور جو روئے یا رولاوے دس آدمیون کو خدا اوسپر جنت کو واجب کرتا ہے وَمَنْ بَكٰى وَاَبْكٰى وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ اور جو روئے یا رولائے ایک آدمی کو خدا اوسپر بہی جنت کو واجب کرتا ہے وَمَنْ تَبَاكٰى فَلَهُ الْجَنَّةُ بلکہ جو صورت گریہ کنندون کے بنائے

خدا اوسپر بہی جنت کو واجب کرتا ہے فَاِنْ لَمْ یَحْزَنْ عَلٰی مُصَابِنَا فَلَیْسَ مِنَّا پس تحقیق کہ جو شخص ہمارے مصیبت سے سینے اور دل اوسکا محزون ہو پس وہ ہمارے شیعون سے نہین ہے احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ حضرت سلیمان پیغمبر کو خدا تعالی نے ملک عظیم دیا تہا اور تمام جن وانس اور پرندہ اور چرند تابع اوسکے کئی تہے کہ جسے وہ حکم کرتے وہ بجالاتی تہی جو چیز کہتی تہی جنات طیار کرتی تہی اور ہوا کو تابع کیا تہا کہ صبح کو ایک مہینے کی راہ تک اونہین لیجاتی تہی پس ایکدن تخت سلیمان ہوا پر جاتا تہا ناگاہ صحرای کربلا پر پہنچا تین مرتبہ ہوا نے تخت کو گردش دی فَخَافَ اَنْ یَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ پس خوف ہوا کہ تخت زمین پر نہ گر پڑے غرض ہوا ٹہر گئی اور تخت زمین پر آیا قَالَ سُلَیْمَانُ یَا رِیْحُ مَا سَبَبُ اِضْطِرَابِکَ حضرت سلیمان نے فرمایا ای ہوا کیا سبب ہے تیری اضطراب کا بولی ہوا کیونکر نہ بیچین و مضطرب ہون مین یُقْتَلُ فِیْ هٰذِهِ الْاَرْضِ سِبْطُ مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ وَابْنُ عَلِیِّنِ الْکَرَّارِ قتل کیا جائیگا بیچ اس زمین کے نواسا محمد مختار کا اور بیٹا علی کرار کا قَالَ مَنْ یَقْتُلُهٗ حضرت سلیمان بولے اوس فرزند پیغمبر آخر الزمان کو کون شہید کریگا قَالَتْ یَزِیْدُ مَلْعُوْنُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ ہوا نے عرض کی کہ یزید اوسے شہید کریگا اور لعنت کرینگے اوسپر اہل آسمان و زمین پس لعنت کی سلیمان نے یزید پر اور بہت نفرین کی اور جن و بشر و مرغ جو ہمراہ سلیمان کے تہے سب آمین کہتے تہے پہر تخت کو ہوا لیکی آگی بڑہے پس اسیطرح سلیمان اپنے ملک بادشاہت مین مشغول تہے کہ ایکدن کہا حضرت سلیمان نے کہ مین ایک دن ملک اپنا دیکہون اور آرام اوٹہاؤن فَصَعِدَ عَلَی الْقَصْرِ پس چڑہ گئی ایک قصر بلند پر اور حکم کیا کہ کوئی میرے پاس نہ آئے کہ ایکدن مین آرام مین بسر کرون وَقَامَ مُتَّکِئًا عَلٰی عَصَاہُ یَنْظُرُ اِلٰی مُلْکِهٖ اور تکیہ دیکی عصا پر کہڑے ملک و بادشاہی پر اپنے نظر کرتی تہے فَنَظَرَ شَخْصًا وَاحِدًا عِنْدَهٗ قَالَ مَنْ اَنْتَ پس ایک شخص کو دیکہا حیران ہوکی پوچہا کہ تو کون ہے کہ بے اجازت میرے چلا آیا قَالَ اَنَا الَّذِیْ لَا اَرْتَشِیْ وَلَا اَخَافُ الْمُلُوْکَ بولا مین وہ شخص ہون کہ نہ رشوت لیتا ہون اور نہ بادشاہون سے ڈرتا ہون اَنَا مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وَکَّلَ اللّٰهُ عَلٰی قَبْضِ الْاَرْوَاحِ مین ملک الموت ہون کہ خداوند عالم نے مجہے مقرر کیا ہے قبض ارواح پر پس سلیمان بولے کہ بجالاؤ جو تمہین حکم ہوا ہے فَمَاتَ وَهُوَ قَائِمٌ کَمَا کَانَ پس مرگئی سلیمان مگر عصا ٹیکے کہڑے رہے سب جن کار و بار مین مشغول تہے اور جانتی تہے کہ سلیمان زندہ ہین

کھڑی دیکھتی ہین پس جب دیمک نے عصا اون کا کھایا اور حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام گر پڑے تو جنات نے جانا کہ سلیمان مر گئے اور ترک کیا سب کامون کو اور جن اب تک شکر گزار ہین دیمک کے کہ اوس نے آگاہ کیا موت سلیمان سے فَيَجْعَلُونَ الْمَاءَ وَالرِّزْقَ عِنْدَهَا تَحْتَ الْأَرْضِ پس رکھتے ہین پانی اور کھانا نزد دیمک کی زیر زمین جناب امام جعفر صادق فرماتی ہین کہ اسی جہت سے جہان دیمک ہوتی ہے کیچڑ اور پانی پایا جاتا ہے پس وہ جن رکھجاتے ہین غرض اس بیان سے یہہ ہے کہ حضرت سلیمان کی یہہ عزت و توقیر تھے لیکن معلوم ہوا کہ سب اطاعت اون کے خواہش دل سے نکرتی تھے بخلاف احوال جناب سید الشہدا علیہ السلام کہ اوس جناب پر نثار ہونیکی جنات کیسی آرزو رکھتے تھے کہ اپنی جان اوس بادشاہ انس و جان پر فدا کرین مگر اوس فرزند حیدر کرار نے کسی کے مدد گوارا نہ کی اور جنات خاک اوڑایا کئے اور نوحہ و شیون کیا کئے جابجا لوگون نے آواز گریہ جنات سنے جناب ام کلثوم سے منقول ہے کہ جب بھائی میرا شہید ہوا اور گھوڑا در خیمہ پر آیا تو مین خیمہ مین تھے صدای اسپ سنکر در خیمہ پر آئیے تو دیکھا کہ زین خالی اور باگین کٹی ہین گھوڑا ہے یہہ حال دیکھکر مین نعرے مار کے روئی فَسَمِعْتُ هَاتِفًا أَسْمَعُ صَوْتَهُ وَلَا أَرَى شَخْصَهُ پس ایک جانب خیمہ سی آواز آئی کہ گویندہ اوسکا نظر نہ آتا تھا وہ یہہ کہتا تھا کہ ای مولا میرے ہم آئے تھے کہ آپ کی نصرت کرین اور جان اپنی آپ پر فدا کرین لیکن ہزار افسوس ہے کہ ہم اس سعادت سے محروم رہے فَنَادَيْتُهُ بِحَقِّ مَعْبُودِكَ مَنْ أَنْتَ پس مین پکارے اوسی واسطے خدا کی بتلا مجھے کہ تو کون ہے فَقَالَ أَنَا مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْجِنِّ جِئْتُ أَنَا لِنُصْرَةِ الْحُسَيْنِ بولا وہ ای دختر بشیر خدا مین ہون ایک بادشاہ بادشاہان جن سے آیا تھا مین نصرت فرزند رسول خدا کو فَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ لیکن افسوس کہ ہمنے اونھین شہید پایا اور ہم محروم رہے کہ جان اپنی فدا کرتے ثُمَّ قَالَ وَاأَسَفَاهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ پھر آہ کا نعرہ مار کر کہنے لگا کہ ہزار افسوس ای ابا عبد اللہ تمہارے پیاسے شہید ہوئے اور قبیلہ بنی اسد مین سے ایک شخص نے روایت کی ہی کہ جب فرزند رسولؐ اور جگر گوشہ بتولؑ پیاسا لب لشکر دریای فرات پر شہید ہوا تو اسقدر عجائبات مشاہدہ کئے ہین اون نغمون سے کہ طاقت اوس کے بیان کی نہین ہے یعنی اون مین سے یہہ ہین إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ تَمُرُّ عَلَى نَفَحَاتٍ كَنَفَحَاتِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ

جب ہوا چلتی تھے تو نعشہای اطہر سے بوی مشک عنبر آتی تھے وَلَمْ أَزَلْ أَرَى نُجُومًا تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ إِلَى الْأَرْضِ وَتَرْقَى مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَآءِ اور ہمیشہ ستارے آسمان سے زمین پر قریب نعش حضرت کی نازل ہوتی تھے اور پھر چلی جاتی تھے اور مین تنہا تھا کسی سی بوجھہ نکلتا تہا اور جب غروب آفتاب ہوتا تھا تو ایک شیر جانب قبلہ سے آتا تھا اوس کے خوف سی مین گھر چلا جاتا تھا اور جب صبح ہوتی گھر سے آتا تھا تو اوسے جانب قبلہ جاتی دیکھتا تھا فَقُلْتُ فِي نَفْسِي إِنَّ هٰؤُلَآءِ خَوَارِجُ قَدْ خَرَجُوا عَلَى عُبَيْدِ اللهِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِمْ پس مین حیران ہوا اور کہتا تھا دل مین کہ انھین لوگ خارجی کہتے ہین کہ انہون نے عبد اللہ بن زیاد خروج کیا ہے تا آنکہ اوس نے اون کے قتل کا حکم کیا وَأَرَى مِنْهُمْ مَا لَمْ أَرَهُ مِنْ سَائِرِ الْقَتْلَى مگر یہہ کیسی خارجی ہین کہ ایسے ایسے امور عجیب وغریب ان کے نعشون سے دیکھتا ہون کہ کبھی اور کشتون کے لاشون سے نہین دیکھی پس واللہ آجکی رات یہین رہون گا دیکھون کہ یہہ شیر گوشت ان لاشون کا کہاتا ہے یا نہین غرض جب غروب آفتاب ہوا تو وہ شیر آیا اور مین خوف سے اوسکی کانپنے لگا اور خیال ہوا مجھے کہ اگر مراد اوسکے کہانا گوشت بنی آدم کا ہے تو مجھے بہی ہلاک کریگا وَأَنَا فِي ذٰلِكَ مُتَفَكِّرٌ وَهُوَ يَتَخَطَّى الْقَتْلَى مین اس فکر مین تہا کہ وہ شیر قتل گاہ مین داخل ہوا اور نعشون کو سونگہتا تھا حَتَّى وَقَفَ عَلَى جَسَدٍ كَأَنَّهُ الشَّمْسُ إِذَا طَلَعَتْ یہان تک کہ وہ شیر ایک نعش کے سرہانے کھڑا ہوا کہ وہ نعش مثل آفتاب تابان زمین پر پڑے ہتی پس وہ شیر نعش کو بغل مین لیکر منہہ اپنا ملتا تھا اور روتا تھا کہا مینے اللہ اکبر یہہ عجائبات خالی اسرار سے نہین ہین وَإِذَا بِشُمُوعٍ مُعَلَّقَةٍ وَمَلَأَتِ الْأَرْضَ ناگاہ بہت سے شمعین معلق روشن دیکھین مینے کہ تمام زمین روشن ہوگئی وَإِذَا بِبُكَآءٍ وَنَحِيبٍ وَلَطْمٍ ناگاہ ایک آواز رونے اور نوحہ کے اور منہہ پیٹنے کے بلند ہوئی پس جب تامل سے سنا تو وہ آواز زمین کے نیچے سے آتی تھین اور ایک اون رونیوالون سے یہہ کہکر روتے ہے وَاحُسَيْنَاهُ وَاقُرَّةَ عَيْنَاهُ ای حسین ای قرة العین کہ میرے رونگٹی کھڑے ہوگئے پس قریب گیا مین اوس آواز کے وَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ بِاللهِ وَرَسُولِهِ مَنْ تَكُونُونَ اور قسم دی مینے خدا اور رسول کے اور پوچھا کہ تم کون ہو فَقَالَتْ أَنَا نِسَاءٌ مِنَ الْجِنِّ اوس نے کہا ہم عورات جن ہین پہر پوچھا مینے تم روتی کیون ہو اور کیا حال ہے تمہارا فَقُلْنَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ إِلَى الصَّبَاحِ هٰذَا

عزآؤنا علی الحسین الذبیح العطشان پس کہا اون عورتون نے ای شخص ہر شب کو شام سے صبح تک ہم یون ہی
روتی ہین حسین غریب بہوکی پیاسی پر کہ جسکا کوئی رونیوالا نہین ہے پس کہا مینے هذا الحسین یجلس
عند الاسد یہہ نعش حسین ہے کہ جسکی پاس شیر بیٹہا ہے قلن نعم بولین ہان یہی حسین ہے نواسا
رسولخدا کا کہ جیسے لعینون نے مثل گوسفند کے بہوکا پیاسا ذبح کیا اتعرف هذا الاسد قلت لا ای
شخص آیا تو اس شیر کو بہی جانتا ہے مینی کہا نہین فقلن هذا ابوه علی بن ابی طالب
وہ بولی اے شخص یہہ شیر نہین ہے جو تجہے بصورت شیر دکھائی دیتا ہے یہہ بابا حسین کا علی ابن ابیطالب
ہے کہ اپنی فرزند غریب مصیبت زدہ کی نعش پر ہر شب کو رونی آتے ہین فرجعت ودموعی تجری
علی خدی ولطمت وجہی پس یہہ سنکی بی اختیار روتا ہوا اور منہہ پر تمانچے مارتا ہوا گہر پہرا
کہ افسوس فرزند رسول خدا بیکس و تنہا مارا گیا اور نعش اوس کی یون پڑی ہے پس حضرات رونا جنات کا
بجا ہے کہ کب حضرت سلیمان پر یہہ مصیبت پڑی تہی مثل مصیبت حسین ابن علی کی چنانچہ جب حضرت سلیمان کی قبض روح ہوئے
تو وہ عیش و آرام مین قصر عالی پر تہے اور فرزند رسول خدا تین دن کا بہوکا پیاسا ریگ گرم پر اپنی خون مین
لوٹتا تہا اور تلوار پر تلوار اور نیزی پر نیزہ پڑتا تہا اور جب قبض روح حضرت سلیمان کی ہوئے تو وہ نظارہ ملک و
حشمت مین تہے آہ آہ اور فرزند علی مرتضی کا وقت اخیر یہہ حال تہا کہ اوسکا بیان زبان پر نہین آتا

جو حال اون حضرت کا تہا جناب صاحب الامر علیہ السلام زیارت مین فرماتی ہین یعنی جب ای جد بزرگوار
تم زخمی ہوئی ریگ گرم پر پڑی تہے تطؤک الخیول بحوافرها وتعلوا الطغات ببواترها گہوڑ
تمہین ٹاپون سے روندتی تہے اور باغی تلوارین بلند کئی تہے قد رشح جبینک پیشانی انور پر تمہارے
پسینا موت کا آیا تہا واختلف بالانقباض والانبساط شمالک ویمینک اور ہاتہہ پاون کبہی
کہینچتے تہی اور کبہی پہیلاتی تہے ترید طرفا خفیا الی رحلک وبیتک اور بنگاہ حسرت جانب خیمہ
دیکہتی تہے ای جد بزرگوار گہوڑا تمہارا پیشانی خون سے بہری روتا ہوا دروازہ خیمہ پر آیا جو ہین اہلبیت نے
گہوڑیکا یہہ حال دیکہا برزن من الخدور ناشرات الشعور علی الخدود لاطمات الوجوه سافرات
بالعویل داعیات سب اہلبیت اور دختران فاطمہ خیمہ سے نکل آئین کس شکل سے بال سر کے کہلی ہوئے

تمانچے منہہ پر مارتی ہوئین واویلا کہتے ہوئین میدان مین نکل آئین زبان کو یارا نہین اوس بیان کا جو اہلبیت سینے بی ادبی کرتے شمر کو دیکھا کہ وہ سینے کس مقام پر تہا اور تلوار کو کہان رکہتا تہا اس زیارت سے معلوم ہوتا ہے سر فرزند فاطمہ زہرا کا زینب وام کلثوم کے سامنے بدن سے جدا ہوا اور نیزے پر چڑہایا گیا روایت مجملہم فضائل بکا اور احوال گرگ کہ اوس نی اقرار نبوت اور امامت کا اور احوال مصائب اہلبیت بیان کیا اور آنا جانورون کا نعش امام حسین پر اور آنا دشمنون کا واسطے پامال کرنی نعش کے۔ اور آکر بچانا شیر کا اور جانا دختر مسلم قبر پدر پر قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِی مُسْنَدِہٖ اَنَّ مَنْ دَمَعَتْ عَیْنَاہُ دَمْعَةً عَلَی الْحُسَیْنِ اَوْ فَطَرَتْ قَطْرَةً بَوَّاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْجَنَّةِ یعنی روایت کی ہے احمد بن حنبل نی اپنی کتاب مین تحقیق کہ جو محزون ہو حال حسین پر اور اوسکے چشم پر آب ہوا اور آنسو جاری ہون اگر ایک آنسو بہی رخسارے پر اوسکے روان ہو تو خدا تعالی اوسے جنت مین جگہہ دیتا ہے فِی الْخَبَرِ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ذَاتَ یَوْمٍ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَصْحَابِ مِنْہُمْ عَلِیٌّ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا بیٹہے تہے اور ایک جماعت اصحاب بہی حاضر تہے اور جناب امیر المومنین بہی بیٹہے تہی اِذَا جَاءَ الرَّاعِی فَلَمَّا اٰہُ قَالَ کہ ناگاہ ایک چرواہا کانپتا ہوا حضرت کی خدمت مین آیا حضرت نی اصحاب کے طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہہ مرد جو آتا ہے قصہ عجیب غریب رکہتا ہے فَلَمَّا جَاءَ عِنْدَہُ قَالَ اَخْبِرْ بِمَا فِی قَلْبِکَ مِنَ الْخَوْفِ وَالْاِضْطِرَابِ پس وہ چرواہا حضرت کی پاس آیا تو حضرت نے اوس سے پوچہا کہ ای شخص خبر دی مجھے اوس چیز کی جو باعث تیرے خوف و بیم کی ہوئی ہے فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمْرِیْ عَجِیْبٌ اوس نے عرض کی یا حضرت امیر قصہ بڑا عجیب ہے کہ مین اوسوقت بکریان چراتا تہا کہ ایک بہیڑیا آیا اوس نے حملہ ایک بکری پر کیا اور اوسے لیچلا مینی اوسے ایک پتہر مارا اور بکری چہڑالی پہر وہ اور ایک بکری کو پکڑ کے لیچلا مینی اوسے بہی چہڑا لیا اسطرح سے چار بکریان پکڑین اور مینی چہڑا چہڑا لین ثُمَّ قَالَ وَحَمَلَ عَلَی الشَّاةِ فَاَلْقَیْتُ الْحَجَرَ عَلَیْہِ فَجَلَسَ وَقَالَ جب پانچوین مرتبہ آیا اور بکری پر حملہ کیا پہر مینے ایک پتہر مارا پس وہ بہیڑیا دم کی بہل بیٹہہ گیا اور

قدرت خدا سے یون گویا ہوا کہ آیا تو شرم نہین رکہتا کہ مانع ہوتا ہے اوس روزی سے کہ خدا نے واسطے ہماری مقرر کی ہے مینے کہا ای بہیڑیے نہایت حال تیرا عجیب ہے کہ تو ایسے باتین کرتا ہے فَقَالَ لَوْ شِئْتَ اُخْبِرُ بِاَمْرٍ اَعْجَبَ مِنْ هٰذَا یہہ سنکی اوس بہیڑیے نے کہا کہ اگر چاہے تو تو مین ایسے چیز کے خبر دون کہ وہ اوس سے عجیب و غریب ہی کہا مینے کہ اوسکو بیان کر فَقَالَ بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ بِالرِّسَالَةِ وَهُوَ اَخْبَرَ بِمَا سَيَاتِيْ وَمَضٰی کہا اوس بہیڑیے نے کہ حق سبحانہ تعالی نے جناب محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو رسالت پر مبعوث کیا ہے اور وہ حضرت مدینے مین خبر آیندہ و گذشتہ دیتے ہین اون کے پاس سے شفا ہر درد کی پس اے بے خبر کہ تو اب تلک اون حضرت کی خدمت مین مشرف نہین ہوا اب تو جا اور ایمان لا اور اون کو پیغمبر آخر الزمان جان اور اوسکے اطاعت کر جیسا کہ حکم کرین اوسے بجا لا جس سے منع کرین اوس سے باز رہ تا انجام تیرا بخیر ہو اور عذاب الہی سے سالم رہے راعی کہتا ہے کہ اوسوقت مینے اوس سے کہا کہ تیری اس بات سے کمال مجھے شرم آتی ہے کہ اب تجھے بکریون کی کہائی سے منع کرون پس تو مختار ہے جسقدر چاہے ان بکریون سے کہا کہ اب مین منع نکرونگا پہر اوس بہیڑیے نے کہا کہ اے بندہ خدا شکر کر تو خدا کا کہ مجھکو خدا نے اون لوگون مین سے کیا ہے کہ جو عبرت پکڑتی ہین اور تابع احکام الہی ہوتی ہین ای راعی بدترین مردم وہ لوگ ہین کہ جانتے ہین فضایل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو اور دل مین انکار کرتے ہین اور اسیطرح اون کی بہائی علی بن ابیطالب کے فضائل اور مرتبے دیکہتی ہین اور آگاہ ہین اون کے علم و زہد و شجاعت سے اور امداد پیغمبر سے اور اوسپر دلمین عداوت رکہتی ہین اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّهٗ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَهُوَ فِی النَّارِ خدا دوست رکہتا ہے اوس سے جو دوست رکہتا ہے علی کو اور جو بغض و عداوت کرے اوس سے وہ ابد الاباد جہنم مین رہیگا اِنَّمَا اَيُّهَا الرَّاعِيْ فَهُوَ قَسِيْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ای راعی علی قسیم جنت و نار ہے اور ہین دوستی اون کی موجب دخول بہشت ہی اور دشمنی اون کی باعث خلود نار ہی چرواہا کہتا ہے کہ مینے کہا کہ اس فضیلت و مرتبے اون سے کون عداوت کریگی یہ سنکی اوس بہیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ یہہ ہی کہ جب جناب رسول خدا کی رحلت ہوگی تو وہ لوگ اون سے پہر جاینگے اور اپنی اپنی کینہ ہای دیرینہ ظاہر کرینگے اور دست ظلم و ستم اون پر

CENTRAL LIBRARY HYDERABAD DN

دراز کرینگی اور حق اونکا چهین لینگی اور آخر کو قتل کرینگی اور سب سے زیاده یهه هے یَقتُلُونَ اِبنَیهِ الحَسَنَ وَالحُسَینَ ظُلماً وَعُدوَاناً کہ شہید کرینگی دونون بیٹونکو اونکی کہ ایک حسن اور دوسرا حسین هے ثُمَّ یَسبُونَ ذَرَارِیهِم اور بعد شہادت امام حسین کے عورتونکو اون کے اسیر کرینگی اور شہر بشہر اور دیار بدیار پهراوینگے وَیَمنَعُونَهُنَّ مِنَ البُکَاءِ اور اونکو منع کرینگی رونی سے وَهُم مَعَ ذٰلِکَ یَدعُونَ الاِسلَامَ اور وه قوم جفاکار باوجود اس ظلم شدید کی دعوی اسلام بهی کرینگی ثُمَّ بَکیٰ بُکَاءَ الثَّکلیٰ یهه کهکر وه بهیڑیا اسطرح رویا کہ جیسے مان روتی هی مرنے پر جوان بیٹی کے پهر اور بہت بهیڑیی جمع هوئے اور کہا اونہون نے کہ هم شکر کرتی هین خدا کا کہ هم کو خدا نے مقرر کیا هی کہ هم اون کو جہنم مین چیرین اور پهاڑین اور عذاب اون کا باعث همارے سرور کا هوا اور رنج والم اون کا موجب هماری خوشی کا هو پس مین اسوقت ای رسول خدا اون گوسفندون کو اون بهیڑیون مین چهوڑ کر آیا هون اور تصدیق آپکی نبوت اور علی بن ابیطالب کی خلافت اور امامت کی جان ودل سے کرتا هون فَبَکیٰ رَسُولُ اللّٰهِ وَنَظَرَ اِلیٰ اَصحَابِهٖ پس جناب رسول خدا کو احوال شہادت جناب امام حسین یاد آیا تو خوب روئے جب رونے سی حضرت کو افاقه هوا اوس چرواهی کے ساتهه وہان تشریف لائی دیکهتے هی اون حضرت کو وه بهیڑیی حضرت کی پاس آئی اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحمَةُ اللّٰهِ یعنی سلام هو تمپر ای پیغمبر خدا اور رحمت اور درود خدا تمپر هو ثُمَّ قَالُوا اَنَا نُعَزُّونَکَ فِی وَصِیِّکَ عَلِیِّ بنِ اَبِیطَالِبِ وَوَلَدَیهِ الحَسَنِ وَالحُسَینِ پهر کہا کہ هم یا حضرت پرسا دیتی هین تمهین تمهارے وصی علی ابن ابیطالب اور اون کے حسن اور حسین کا فَبَکیٰ رَسُولُ اللّٰهِ بُکَاءً شَدِیداً پس روئے جناب رسول خدا اور فرمایا خدا لعنت کری اوسپر جو میرے بهائی علی کو اور میری فرزند حسن اور حسین کو شہید کرے پهر بهیڑیی منهه اپنا زمین پر رگڑ کی کہنی لگی وَاللّٰهِ اَنتَ رَسُولُ اللّٰهِ قسم هے خدا کی کہ تم پیغمبر خدا هو برحق حضرت نی فرمایا کہ ای بهیڑیو جسطرح تمنی میری نبوت کے تصدیق کی اسیطرح علی کے امامت کی تصدیق کرو وه بهیڑیے حضرت کی پاس آئی اور موہنه اپنا زمین پر رگڑ کر بولے اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا وَصِیَّ رَسُولِ اللّٰهِ العَالَمِینَ مَن تَمَسَّکَ بِکَ فَهُوَ نَجَا وَمَن تَخَلَّفَ عَنکَ فَهُوَ غَرِقَ سلام هو تمپر ای وصی رسول خدا جس نے تمهاری پیروی کی اوس نے نجات پائی جہنم سے اور جس نے تمهین چهوڑ دیا وه هلاک هوا فَطُوبیٰ لِمَن اَحَبَّکَ وَوَیلٌ لِمَن

اَبغَضَکَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَا یُخرِجُهُم مِنَ النَّارِ اَبَدًا پس خوشا حال اوسکا جو تمسے محبت رکھے اور عذاب ہے واسطے اوسکے جو تمسے عداوت کرے بتحقیق جناب احدیت تمہاری دشمن کو کبھی آتش جہنم سے باہر نہ نکالیگا ای علی اگر کوئی شخص تمام روے زمین کو راہ خدا مین تصدق کرے اور بقدر رائی تمسے بغض رکھے لازم خدا پر کہ اوسکو ہمیشہ عذاب الیم مین گرفتار رکھے یہہ حال دیکھکر سب متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نجانتے تھے کہ حیوان بہی علی سے اسقدر محبت رکھتے ہین اور مطیع و منقاد ہین سنا مرتبہ جناب امیر المومنینؑ کا اور اون کے اولاد کا کہ جانور اون سے اسقدر محبت رکھتے ہین چنانچہ کتب معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ جب جناب سید الشہدا شہید ہوئے وَاِذَا بِطَائِرٍ اَبیَضَ قَد اَتیٰ وَتَمَسَّحَ بِدَمِهٖ وَطَارَ ناگاہ ایک مرغ سفید آیا اور خون امام مین لوٹتا اور اوڑگیا اور خون اوس کے پرون سے ٹپکتا تہا پس اور کتنے ہی جانور شاخہاے درخت پر سایہ مین محفوظ بیٹھے تھے ذکر آب و دانہ کرتے تھے پس یہہ جانور بولے یَا وَیلَکُم اَتَشتَغِلُونَ بِالمَلَاهِی وَالحُسَینُ فِی اَرضِ کَربَلَا فِی هٰذَا الحَرِّ مُلقًی عَلَی الرَّمضَاءِ ای وای ہو تمپر کہ تم آب و دانہ کا ذکر کرتے ہو اور حسینؑ فرزند علیؑ و فاطمہؑ اس گرمے مین زمین کربلا کے ریگ تفتیدہ پر بیغسل و کفن پڑا ہے پس سب جانور بیتاب ہو کر کربلا کی طرف اوڑ گئے فَرَاَوا سَیِّدَنَا الحُسَینَ فِی اَرضِ کَربَلَا مُلقًی عَلَی الرَّمضَاءِ جُثَّةً بِلَا رَاسٍ وَلَا غُسلٍ وَلَا کَفَنٍ پس دیکھا جناب امام حسینؑ کو زمین کربلا پر بیسر و بیغسل کفن آغشتہ بخاک خون پڑے ہین تَوَاقَعنَ عَلیٰ دَمِهٖ وَتَمَرَّغنَ فِیهِ جب یہہ حال حضرت کا دیکھا تو انکو نعش حضرت پر گرادیا اور خون حضرت مین لوٹتی اور اپنی زبان مین شیون کرتی تھے وَفِی بَعضِ الکُتُبِ لَمَّا قُتِلَ الحُسَینُ خَرَجَتِ الوُحُوشُ وَالذِّیَابُ وَالاُسَادُ مِن مَسَاکِنِهَا یَبکُونَ چنانچہ بعضے کتب مین مرقوم ہے کہ جب فرزند شیر خدا شہید ہوا تو جانوران وحشی اور بھیڑیے اور شیر اپنی مسکنون سے نکل آئے اور روتی تھے اور چلاتی پھرتی تھے وَمِنهُم مَن یَدُورُونَ جُثَّةَ الحُسَینِ یُقَبِّلُونَهُ بعضے ان مین سے نعش حضرت کی تصدق ہوتی تھے اور گرد پھرتی تھے اور نوحہ و زاری کرتی تھے اور جسم شریف کی بوسی لیتی تھے وَیَضرِبُونَ الرُّؤُسَ عَلَی الاَرضِ وَتَارَةً یَنظُرُونَ اِلَی السَّمَاءِ اور سرونکو زمین پر دے دے مارتی تھے اور کبھی آسمان کیطرف

سر اوٹھا کی دیکہتی تھے اور نعرے مارتی تھے وَمِنْهُمْ مَنْ يَجِيلُونَ عِنْدَ شَطِّ الْفُرَاتِ وَيَبْكُونَ وَلَمْ يُسْقَوْنَ اور بعضے اون مین سے دریا کی طرف آتی تھے اور اوسے بنظر حسرت دیکہتی تھے کہ فرزند ساقی کوثر اسپر پیاسا مارا گیا ہی اور روتی تھے اور پانی نہ پیتی تھے اور اسطرح ماتم جناب امام مین مشغول تھے کہ ایک دوسریکا متعرض ہوتا تھا یعنی آہو شیر و گرگ سے نہ بہاگتی تھے اور شیر اور بہیڑیے ہرنون کو نہ ستاتی تھے افسوس جانورون کا تو یہہ حال تہا اور آدمیون کا یہہ حال تھا کہ کسیطرح رحم نہ کھاتی تھے اور ظلم سے باز نہ آتی تھے چنانچہ ایک گروہ ہنستا ہوا اور خوشے کرتا ہوا پیش عمر سعد آیا اور بولی کہ ای امیر مبارک ہو یہہ فتح کہ دلبر زہرا کو پیاسا ذبح کیا سب آرزوئین ہماری برآئین قتل حسین مین فَاِنَّا اِشْتَهَيْنَا اَنْ اَوْطَيْنَا الْخُيُوْلَ عَلٰى جُثَّةِ الْحُسَيْنِ بس اتنا چاہتے ہین کہ آرزوئین ہماری برلا اور اذن دی کہ گہوڑے نعش حسین پر دوڑائین کہ ہمارے دل ٹھنڈے ہون قَالَ ذٰلِكَ لَكُمْ عمر سعد نے کہا کہ تمہین اختیار ہے کہ نعش پر گہوڑے دوڑاؤ جسم حسین کو پامال کرو علی و فاطمہ کو بیچین کرو فَلَمَّا سَمِعَتْ زَيْنَبُ ذٰلِكَ الْحَالَ صَاحَتْ وَبَكَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهَا راوی کہتا ہے جب یہہ خبر زینب خاتون نے سنی کہ وہ جسم جس سے ملائکہ اپنی بدن کو ملتی تھے آج روندا جاتا ہے وہ حسین جسے رسول خدا کاندہی پر چڑہاتی تھے اور جبرئیل جہولا جہلاتی تھے وہ گہوڑون کے ٹاپون سے پامال ہوگا ایک آہ کا مارا اور رونی لگین اور منہہ پر تمانچے مارتی تھین کبہی روتی ہوئے جناب امام زین العابدین پاس آتی تھین جب اونہین غش مین پاتین پہر روتی بیٹہتین در خیمہ پر آتی تھین وَتَارَةً تَقُولُ وَا جَدَّاهُ وَا مُحَمَّدَاهُ مَا تَرَى حَالَ اِبْنِكَ الْحُسَيْنِ اور کبہی منہہ مدینہ کی طرف کرکے چلاتی تھین ہای ای نانا ای حبیب خدا محمد مصطفےٰ آیا نہین دیکہتی تم حال اپنی فرزند حسین کا کہ تم تو کاندہے پر چڑہاتی تھے چہاتی پر لٹاتی تھے ظالمون نے کیا حال کیا ہے قَتَلُوهُ عَلَى السَّغَبِ وَالظَّمَاءِ کہ قتل کیا ہے اسی بہوکا تین دن کا پیاسا ثُمَّ اَرَادُوا اَنْ يُوْطَوُا الْخَيْلَ عَلٰى جِسْمِهٖ اب چاہتی ہین کہ جسم نازک کہ جلتی زمین پر دہوپ مین پڑا ہے زخمون سے چور گردن سے لہو بہتا ہے گہوڑون سے پامال کرین ثُمَّ تَقُولُ هَلْ فِيْكُمْ رَاحِمٌ پہر لشکر مخالف کی طرف خطاب کرکے کہتی تھین اری لوگو کیا تم مین کوئی

اَلَمْ دِلْ تھین ھے کہ میرا ھبائی روندا جاتا ھے اسی بجا دیے یَابْنَ سَعْدٍ مَا كَفَاكَ قَتْلُ اَخِيْ وَابْنِيْهِ
ای عمر سعد کافی نہوا تجھے قتل کرنا میرے بھائی حسین کا اور اوسکی فرزندون کا اب یہہ ظلم کیا جاتا ہی
اگر ہمارا قتل منظور ہو تو ہمین قتل کر لیکن میرے بھائی حسین کے نعش نہ روندوا اور اسپر گھوڑے نہ دوڑوا
آہ آہ کون سنتا تھا فریاد دختر زہرا کی اون کافرون نے گھوڑے بڑھا کے دوڑائین ایک شیر حائل ہوا ق
دُ وَيَبْكِيْ وَيَدُوْرُ حَوْلَهُ اور وہ روتا تھا اور گرد نعش کے دوڑتا تھا اور کبھی حضرت کی قدمون پر
انکھین ملتا تھا اور کبھی آسمان کی طرف دیکھہ کے کہتا تھا یَا رَبِّ اُنْظُرْ اِلَى ابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ قَتَلُوْهُ عَطْشَانًا
بِغَيْرِ ذَنْبٍ ای پروردگار دیکھہ اپنی حسین فرزند زہرا بنت محمد مصطفیٰ کی طرف کہ بیگناہ اوسے تین روز کا
پیاسا قتل کیا ہے اب اوسکی نعش پر جاتے ہین کہ گھوڑے دوڑائین یہہ کہکر وہ شیر دوڑا اون لعینون کے
اِنْ اور تیرہ آدمی جہنم کو واصل کیے اور باقی بھاگ گئی اور آگے عمر سعد سے سارا ماجرا کہا قَالَ هٰذِهٖ
فِتْنَةٌ لَا تَنْشُرُوْهَا عمر سعد نے کہا کہ یہہ فتنہ ہے ہرگز اسی کسی پر افشا نکرو اور کربلا سے کوچ کیا
بیٹون اور بہوون کو جناب امیر اور فاطمہ کے سر برہنہ شتران بی کجاوہ و عماری پر سوار کیا اور ہاتہہ
اون کے رسیون مین باندہ کی اون کے گلون مین باندہ دیے اور ایسا طوق بھاری امام بیمار کے
گلے مین ڈالا کہ گلوی مبارک زخمی ہو کے خون بہتا تھا اور ہاتہہ دونون رسی سے گلے مین بندہی تھے
جو روتا تھا اوسے نیزون سے مارتی تھے اور رونی ندیتی تھے راوی کہتا ہے کہ جب اونٹ
اون بیکسون کے قریب قبر مسلم کے پہونچے اور اونکو معلوم ہوا کہ یہہ قبر ہراول حسین شہید مسلم غریب کی ہے
تو زیادہ صدای نوحہ و شیون اہلبیت بلند ہوئی قریب تھا کہ روتی روتی اونٹون پر سے گر پڑین فَرَاَيْتُ
صَبِيَّةً تَبْكِيْ وَتَقُوْلُ آهِ آهِ وَاَلْقَتْ نَفْسَهَا مِنْ اَعْلَى الْبَعِيْرِ راوی کہتا ہے کہ دیکھا مینی اون مین
لڑکی کو کہ بال اوسکی سر کے کھلی ہوئی اور جابجا نشان نیلی اوسکی منہہ پر پڑی تھے جب اوسنے قبر مسلم کو دیکھا
بی اختیار اپکو اونٹ پر گرایا اور قبر کیطرف دوڑی یہ حضرات وہ دختر مسلم تہی اور قبر سے یہہ کلام
کرنی لگی يَا اَبَتَاهُ بِاَيِّ عَيْنٍ اَرٰى قَبْرَكَ ای بابا میرے کن آنکھون سے دیکھون قبر تمہاری لَيْتَنِيْ
كُنْتُ الْيَوْمَ عَمْيَاءَ ای بابا کاش مین اندہی ہوتی کہ تمہاری قبر ندیکہتی يَا اَبَتَاهُ قَتَلُوْا اَخِيْكَ الْحُسَيْنَ ظَمْآنًا

ای بابا کچھ تمنے سنا قتل کیا لعینون نے تمہاری بھائی حسین کو پیاسا ویسلبو ولم یدعوا علی ابدانِنا
قِناعًا وخِمارًا جب ہمارے امام اور حمایت کرنے والے کو ذبح کیا تو پھر حسب خاطر خواہ ہمین لوٹا کہ چادرین
اور مقنعہ تک ہمارے چھین لیئے اور یہان تک ہمین قید کرکے لائے ہین یا اَبَتاہ لطموا علی
خدودنا ای بابا ظالمون نے ہمارے موہنہ پر طمانچے ماری کہ ابتک رخساری میرے نیلی ہین اور ای بابا کئی
دن ہوئے کہ ہمارے بھائی ہم سے بچھڑ گئے ہین مینے جانا تھا کہ بابا کی قبر پر بیٹھے ہون گے اب مین ناامید
ہوئے معلوم نہین کہ حال اون کا کیا ہوا ثُمَّ اعتنقت قبر ابیہا وصاحت وبکت حتی غشی علیہا
پھر قبر سے اپنے باپ کی لپٹ کر روئے اسقدر کہ روتی روتے بیہوش ہوگئی لوگون نے اوسیطرح اونٹ پر
سوار کیا اور قافلہ اسیرونکا ابن زیاد کیطرف روانہ ہوا روایت چہل و یکم روایت ہرنی کے
اور تاراج کرنا خیام کا اور لوٹنا اہلبیت کا اور تازیانہ مارنا امام زین العابدین علیہ السلام کو
عن جابر بن یزید الجعفی عن محمد بن علی علیہ السلام جابر ابن یزید جعفی نے روایت کی ہے جناب
امام محمد باقر سے قال کان علی بن الحسین علیہما السلام جالسًا مع جماعۃ کہ جناب امام زین العابدین
ایک جماعت اصحاب کے بیٹھے تھے اذا اقبلت ظبیۃ من الصحراء حتی وقفت قدامہ ناگاہ ایک ہرنی
جانب بیابان سے آئی تا آنکہ سامنے حضرت کی کھڑی ہوئے فتحمحمت وضربت بیدیہا پس وہ ہرنی
کچھ بولی اور ہاتہہ زمین پر مارتی تھے فقال بعضہم یا ابن رسول اللہ کیا حال ہے اس ہرنی کا یہہ تو آپ سے
چلے آئے کہ جیسے پلی ہوئی تھے فقال انہ کان ابنًا لیزید طلب من ابیہ خشفًا فامر بعض الصیادین
ان یصید لہ خشفًا پس حضرت نے فرمایا کہ ایک یزید کا بیٹا ہے اوس نے اپنے باپ سے ایک بچہ آہو
طلب کیا پس یزید نے کچھ صیادون کو حکم کیا کہ کوئی بچہ آہو شکار کر لاؤ فصاد بالامس خشف
ہذہ الظبیۃ ولم یکن قد ارضعتہ پس شکار کیا شام کو اس ہرنی کی بچے کو اور اس نے اوسے
دودھ نہ پلایا تھا فانہا تسئل ان تحملہ الیہا لترضعہ وتردہ علیہ یہہ سوال کرتی ہے کہ میں اس بچے کو اس تک
لادون تا یہہ دودھ پلاوے اور پھر صیاد تک پہنچادون فسار زین العابدین الی الصیاد
فاحضرہ وقال ان ہذہ الظبیۃ تزعم انک اخذت خشفًا لہا وانک لم تسقہ لبنًا منذ

أَخَذَتْهُ پس دیکھیے رحم دلی حضرت کی کہ اوس ہرنی کی ساتہہ صیاد کی پاس آئی اور اوس سے طلب کیا اور فرمایا کہ یہہ ہرنی گمان کرتی ہے کہ تو نی بچہ اسکا پکڑا ہے اور تو نے اوسی بچسے دودہ نہین پلایا قَدْ سَأَلَتْنِي أَنْ أَسْأَلَكَ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِهِ عَلَيْهَا اور اس ہرنی نے سوال کیا مجھسے کہ مین تجھسے کہون کہ اس بچکو اس تک لادیے فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ أَلَسْتُ أَسْتَخْبِرُ عَلَى هٰذَا پس صیاد نی عرض کی ای فرزند رسول خدا مین اسپر اعتماد نہین کرتا کہ یہہ جانور صحرائی ہے اسکا کیا اعتبار کہ اپنی بچکو لیکی چلی جائے فَقَالَ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَأْتِيَ بِهِ إِلَيْهَا لِتُرْضِعَهُ وَتَرُدَّهُ إِلَيْكَ حضرت نی فرمایا مین تجھسے کہتا ہون کہ تو لادیے تا یہہ اوسے دودہ پلائی اور مین لیسے تیری طرف پہیر دونگا یعنی مین ضامن ہون کہ یہہ لیکی بہاگ نجائیگی فَفَعَلَ الصَّيَّادُ پس صیاد بچہ اوسکا لی آیا فَلَمَّا رَأَتْهُ حَمْحَمَتْ وَدُمُوعُهَا تَجْرِي پس جبہین ہرنی نے اپنی بچکو دیکہا تو بولنی لگی اور رونے لگی اور آنسو اوسکی جاری ہوئے فَقَالَ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ لِلصَّيَّادِ بِحَقِّي عَلَيْكَ إِلَّا مَا وَهَبْتَهُ لَهَا پس آوجہین حضرت نی بیقراری اوس ہرنی کی دیکہی اوس رحیم ابن رحیم نے صیاد سی فرمایا تجھے قسم ہی میری حق کی کہ یہہ بچہ اسیکو دیڈال فَوَهَبَهُ لَهَا فَانْطَلَقَتْ مَعَ الْخِشْفِ وَهِيَ تَقُوْلُ پس صیاد نے بچہ اوسی کو دیڈالا وہ ہرنی شاد شاد اپنی بچکو لیکر چلی اور یہہ کہتی تہی أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ الرَّحْمَةِ وَأَنَّ بَنِي أُمَيَّةَ مِنْ أَهْلِ اللَّعْنَةِ گواہی دیتی ہون مین کہ تم اہلبیت سزاوار رحمت الہی ہو اور بنی امیہ دشمن تمہارے سزاوار لعنت وبیزاری ہین مقام خاک اوڑانی کا ہے کہ افسوس ایسے رحیم کو ملعونون نے کیا رنج اور صدمے دیئے اون کے عزیز سارے سامنے ٹکڑی کیئے بہائیون کو اوس جناب کے ذبح کیا بابا کا اون کے سر نیزہ پر چڑہایا اصغر پیاسے تک کا خون بہایا اون کے سامنے ایک ظالم نے طمانچہ سکینہ یتیم حسین کے رخساری پر مارا کیا کیا رنج ہوا ہوگا اوس امام غریب کو جب یہہ رنج اون کے سامنی اون کے عزیزون کو پہنچے ہونگے عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بیاض فخری مین جناب زینب سے منقول ہے کہ جب امام مظلوم شہید ہوئے فَأَتَانَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَنَحْنُ دُمُوعٌ تَلْطِمُ عَلَى أَخِي الْحُسَيْنِ وَجُثَّتُهُ عَلَى الْأَرْضِ بِلَا رَأْسٍ پس آیا ہمارے قریب عمر سعد اور ہم سب اہلبیت کہڑی پیٹتی تہے حال حسین ابن علی پر اور نعش اوس جناب کے بی سر

زمین پر پڑی تھے وَنَحْنُ مُحِیْطُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْاَعَادِیْ مُکَشَّفَاتِ الرُّؤُسِ مُبْذَوْلَةً وُجُوْهُنَا
وَاَبْدَانُنَا اور ہم سب برہنہ کھڑی تھے درمیان دشمنون کے موںہہ ہمارے کہلے تھے وَاُمِرَ عَلَیْنَا
الْعَسْکَرُ بِالنَّهْبِ اس حال پربہی ہمارے عمر سعد شقی نے رحم نکہایا اور حکم کیا لشکر کو کہ انھین لوٹ لو
قَالَتْ زَیْنَبُ اَنَا وَاقِفَةٌ اِذَا دَخَلَ عَلَیْنَا رَجُلٌ اَزْرَقُ الْعَیْنَیْنِ وَاَخَذَ کُلَّ مَا کَانَ عَلَیْنَا وَسَلَبَنِیْ
مَا کَانَ عَلَیَّ جناب زینب فرماتی ہین کہ مین کھڑی تھے کہ ناگاہ ایک شخص کبود چشم درانہ گہس آیا اور
چہین لیا اسباب ہمارا اور لوٹ لیا زیور میرا فَنَظَرَ اِلیٰ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ وَهُوَ مَطْرُوْحٌ عَلٰی
نَطْعٍ مِنَ الْاَدِیْمِ وَهُوَ عَلِیْلٌ پہر دیکہا اوس شقی نے میرے بہتیجے امام زین العابدین کی طرف کہ وہ
بیمار مرض مین گرفتار ایک چمڑی پر پڑی تھے فَجَذَبَ النَّطْعَ مِنْ تَحْتِهٖ وَاَلْقَاهُ عَلَی التُّرَابِ پہر اوس
شقی نے کچہہ بیمار پر رحم نکہایا اور وہ چمڑا انکے نیچی سے اون کی کہینچ لیا اور اوس بیمار کو زمین پر ڈال دیا
قَالَتْ وَاَتَی الشِّمْرُ لَعَنَهُ اللّٰهُ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَهُوَ مُلْقًی عَلَی الْاَرْضِ وَاَرَادَ قَتْلَهٗ جناب زینب
فرماتی ہین آیا شمر ملعون جناب علی ابن الحسین کی طرف اور وہ جناب اوسطرح زمین پر پڑی تھے کہ
اوٹہنے کی طاقت نہ تھی اوس شقی نے ارادہ قتل کا کیا اور کہا اسے کیون چہوڑ دیا ہے اسی بہی قتل کرو
پس کسی نے کہا کہ یہہ لڑکا کم سن ہے اسی نہ قتل کرو کہ یہہ بیمار بہی ہے ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا عُمَرُ ابْنُ سَعْدٍ لَعَنَهُ
اللّٰهُ فَقُمْنَا اِلَیْهِ وَنَحْنُ مُلْطِمٌ بِوَجْهِهٖ فَصَاحَ عَلٰی مَنْ مَعَهٗ اَحْرِقُوا النَّارَ حَوْلَ الْخَیْمَةِ پہر عمر سعد آیا
اوسی دیکہہ کی ہم سب کھڑی ہو گئی اور موںہہ پر طمانچے مارتی تھے اوس شقی نے حکم کیا اپنی رفیقون کو
لگا دو آگ گرد خیمون کی فَقُلْتُ لَهٗ یَا وَیْلَکَ ثَکَلَتْکَ اُمُّکَ مَا کَفَاکَ مَا فَعَلْتَ بِاَخِی الْحُسَیْنِ وَ
قَطَعْتَ رَاْسَهٗ وَنَهَبْتَ نِسَآءَهٗ وَاَیْتَمْتَ اَطْفَالَهٗ وَهَتَکْتَ سِتْرَ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ بَیْنَ
الْاَعْدَآءِ وَتُرِیْدُ تُحْرِقُنَا بِالنَّارِ پس کہا مینے وای تجہپر مان تیری تیرے ماتم مین بیٹھے نہین کفایت
کرتا تجہے وہ ظلم جو کیا تو نے میری بہائی پر اور کاٹا سر اوس پیاسے کا اور لوٹ لیا اہل حرم کو اوسکے
اور یتیم کیا بچون کو اون کے اور بی پردہ کیا دختران رسول خدا کو درمیان دشمنون کے اب چاہتا ہے
تو ہمین آگ مین جلانے والے ہو تجہپر کیا جواب دیگا تو جب ہمارے بابا روز قیامت کو تجہسے دشمنی کرینگے

[illegible] صح

فَوَلّٰی وَجْهَهٗ وَلَمْ يَرُدَّ جَوَابًا پس اوس شقي نے موںہہ پہیر لیا اور جواب نہ دیا غرض منقول ہے کہ آگ خیمون مین لگادي اور اہلبیت کو شترہاے برہنہ پر سوار کیا اور عابد بیمار کے ہاتہہ مین رسي باندہے اور کوفہ کو روانہ کیا ناگاہ نظر شہر بانو کے اپني فرزند علیل پر پڑے تو یہہ صورت نظر آئے کہ ہاتہہ دونون رسي سے بندہے ہین اور رسے ایک شقي کے ہاتہہ مین ہے وہ کہینچتا ہے اور وہ بیمار ضعف و نقاہت سے چل نہین سکتا شہر بانو نے فرمایا اي نور دیدہ میرے خدا مان کو تجہہ سے قربان کرے کہ سکینہ پیاس سے مرتي ہے سکینہ کي لیئے پاني کہین سے پیدا کرو امام زین العابدین نے ایک آہ کا نعرہ مارا اور فرمایا کہ اے امان پاني کہان سے لاؤن فَلَمَّا سَمِعَتْ سُكَيْنَةُ كَلَامَ اَخِيْهَا فَنَظَرَتْ اِلَيْهِ بَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا پس آواز اپني بہائي کے سکینہ نے سني تو سر اوٹہا کر دیکہا یہہ حال اپنے بہائي کا بے اختیار روئے اور بولے اي ظالمون یہہ ظلم تمنے اولاد رسول پر کیا کون سے دین مین یہہ روا ہے کہ میرے بہائي کے ہاتہہ باندہے ہین اور قوت اوسمین راہ چلنے کے نہین ہے راوي کہتا ہے کہ ایک ملعون برابر سکینہ کے نیزہ دکہا کے بولا چپ رہ اوسوقت خوف سے اوسکے وہ یتیم حسین بیدوار کانپنے لگي اور سہم کي چپ ہو گئي یہہ دیکہہ کے وہ بیمار رنجور ناقہ سکینہ کے سمت دوڑے کہ شاید میرے منت سے اوس یتیم پر رحم کرے ناگاہ ضعف و نقاہت سے پاؤن کانپے اور زمین پر گر پڑے جس لعین کے ہاتہہ مین رسي تہے اوس شقي نے کہینچا آہ اور ایک تازیانہ پشت مبارک پر خفا ہو کے اس زور سے مارا کہ درد سے تڑپ گئي اور پیراہن مبارک پارہ پارہ ہو گیا اور بیہوش ہو گئي زمین پر گر کي تڑپنے لگي جب اہلبیت نے امام کو زمین پر تڑپتے دیکہا سب اہل حرم نے آپ کو اونٹون سے گرا دیا اور فریاد و واویلا وامصیبتا کرنے لگے جب زینب دوڑ کے اپني بیمار بہتیجے سے لپٹ گئین اور سر کو بغل مین لیکے موںہہ سوے مدینہ کرکے بولین وَا جَدَّاہُ وَا عَلِيَّاہُ وَا فَاطِمَاہُ وَا حَسَنَاہُ ہم شاید تمہارے اہلبیت نہین کہ ہمین اس ذلت و خواري سے لي جاتے ہین اور یہہ فرزند حسین کا ضرب تازیانہ سے زمین پر تڑپتا ہے

روایت چہل و دوم ۴۲ آنا جبرئیل کا واسطے جہولا جہلانی کی اور سوار ہونا امام حسینؑ کا پشت رسول خدا پر درمیان نماز اور بیتاب ہونا رسول خداؐ کا گریہ امام حسینؑ سے اور پیشاب کرنا امام حسینؑ کا کنار رسول خدا مین اور گم ہونا امام حسینؑ کا جہولی سے اور آنا جناب فاطمہؑ کا جنت سے نعش امام حسینؑ پر رودیے اَنَّ جَبْرَئِیْلَ کَثِیْراً مَا یَنْزِلُ فَیَجِدُ الزَّهْرَآءَ نَائِمَةً وَالْحُسَیْنُ فِیْ مَهْدِهٖ یَبْکِیْ منقول ہے اکثر جبرئیل نازل ہوتے تھے اور دیکھتے تھے کہ جناب سیدہ مشقت کاروبار خانہ سے تھک کے سو گئی ہین اور امام حسینؑ جہولی مین روتے ہین فَجَعَلَ یُنَاغِیْهِ فَالْتَفَتَتْ فَلَمْ تَرَ اَحَداً پس جبرئیل جہولا جہلاتے تھے اور لوریان دیتے تھے پس جناب سیدہ بیدار ہوتی تھین تو آواز لوری دینے کی آتی تھی مگر کوئی نظر نہ آتا تھا فَاَخْبَرَهَا النَّبِیُّ اِنَّهٗ کَانَ جَبْرَئِیْلُ پس جناب سیدہ یہہ ماجرا رسول خداؐ سے عرض کرتی تھین تو حضرت فرماتے تھے کہ ای فاطمہؑ وہ جبرئیل ہے کہ تیرے فرزند حسینؑ کا جہولا جہلاتا ہے اور لوریان دیتا ہے حضرات جناب حسینؑ کا یہہ مرتبہ ہے کہ خداوند عالم نے محبت اوس مہر امامت کی تمام مخلوقات پر واجب کی ہے بلکہ خود وہ خالق ارض و سما اوس امام دو جہان کو پیار کرتا تھا کہ ارسال تحفہ ہوا اور خلعت عید سے اور روٹکرے ہوئی گوہر سے ظاہر ہے اور منقول ہے کہ رسول خداؐ مشغول نماز تھے در عین سجدۂ غفار دلبر حیدر کرار پشت رسول مختار پر سوار ہوا راوی کہتا ہے کہ جب طول سجدہ کو بہت ہوا تو مینے سر اوٹہایا فَاِذَا الْحُسَیْنُ عَلٰی کَتِفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پس دیکھا مینے کہ امام حسینؑ پشت رسول خداؐ پر سوار ہین پس بعد فراغ نماز اصحاب نے سبب طول سجدہ سے سوال کیا قَالَ نَزَلَ جَبْرَئِیْلُ عَلَیَّ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ لَا تَرْفَعْ رَاْسَکَ مَادَامَ ابْنُکَ عَلٰی رَقَبَتِکَ حضرت نے فرمایا کہ فرزند میرا حسینؑ میرے پشت پر تھا کہ نازل ہوئے جبرئیل اور کہا ای رسول خداؐ پروردگار نے فرمایا ہے کہ اگرچہ تم حسینؑ کو بہت پیار کرتے مگر ہم تم سے زیادہ دوست رکھتے ہین خوشی ہماری یہی ہے کہ جب تک حسینؑ تمہاری گردن پر ہے تم سجدے سے سر نہ اوٹہانا پس ایہا الناس مقام خاک اوڑانے کا ہے کہ جو گردن رسول خداؐ پر ہوا اوسکی گردن کو شمر لعین خنجر سے جدا کرے اوس کے

سر کو ظالم نیزہ پر چڑہا مین شہر بشہر پہرائین دروازون اور درختون مین لٹکائین اور دو چاہنی والے حسین ابن علی کے بڑی تھے ایک تو جناب رسول خداؐ اور دوسری فاطمہ زہرا پس جناب رسول خداؐ کے محبت کا تو یہہ حال تھا کہ ایام طفلی مین حسین کا رونا اون سے دیکہا نجاتا تھا چنانچہ کتب مخالفین مین ابی سعادت سے منقول ہے کہ ایک روز پیغمبر خداؐ خانہ عایشہ سے نکلی اور روانہ راہ ہوئے جب خانہ جناب فاطمہ زہرا پر پہونچے آواز گریہ امام حسین حضرت کی سمع مبارک مین پہونچے حضرت بمجرد سننے اس آواز کے بیتاب ہوکی خانہ جناب سیدہ مین داخل ہوئی اور فرمایا یا فاطمۃ سَکِّتِیهِ اَلَمْ تَعْلَمِي اَنَّ بُكَائَهُ يُوذِيني ای فاطمہ خاموش کرو حسین کو آیا نہین جانتی ہو تم کہ رونی سے حسین کے مجھے اذیت ہوتی ہے پہر گود مین اوٹہا کے سینہ مبارک سے لگایا اور آنسو پوچھے اور اس قدر دلاسا دیا کہ وہ مدتی سے خاموش ہوئے اور اسیطرح جیسے کتاب نہایہ مین ام الفضل دایہ امام حسین سے منقول ہے کہ آئی ایک روز میرے گہر مین رسول خداؐ اور بیٹہی اور فرمایا لا میری فرزند کو پس مینے امام حسین کو حضرت کی گود مین بیٹہا دیا فَبَالَ الْحُسَيْنُ فِي حِجْرِهِ ناگاہ امام نے حضرت کی گود مین پیشاب کردیا مینے اسطرح سے جہنجلا کے گود سے اوٹہا لیا کہ امام حسین نے رو دیا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ قَدْ اِسْتَعْبَرَ وَقَالَ مَهْلًا يَا اُمَّ الْفَضْلِ پس دیکہا مینے کہ رسول خداؐ کی آنکہون مین آنسو بہر آئے اور فرمایا آہستہ اوٹہالے آہستہ اوٹہا ای ام الفضل کہ یہہ ایک قطرہ آب سے پاک ہوجائیگا اور جو رنج میرے حسین کو پہنچے کا یہہ کیونکر برطرف ہوگا جای تامل ہے کیا حال ہوتا رسول خدا کا جو امام حسین کو نعش علی اکبر پر روتا دیکہتے کہ وہ جناب روتی تہے اور فرماتی تہے یَا بُنَيَّ عَلَى الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَا ای فرزند میرے علی اکبر خاک ہی اس دنیا اور زندگانی دنیا پر بعد تیری اور کبہی نعش عباس پر رو رو کی فرماتی تہے وَا اَخَاهُ وَا عَبَّاسَاهُ الْآنَ اِنْكَسَرَ ظَهْرِي ہای بہائی میری ہای عباس میرے تیری مرنی سے کمر میرے ٹوٹ گئی اور دوسری عاشق حسین شاہزادہ خافقین جناب فاطمہ زہرا دختر رسول الثقلین تہین وہ معصومہ تو پرورش حسین مین دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجہین دن بہر چکی پیسنی اور رات بہر بچکی مشقت اوٹہاتی تہین اسپر بہی اوس خاصہ خدا نور چشم رسول خداؐ سے غافل نہوتی تہین

اپني فاقه سے شاد شاد شکر گذار رہتي تھين مگر فاقه حسين سے بيقرار واشکبار ہوتي تھين ايک آن مفارقت حسينؑ کے تاب نه تھے رُوِيَ اَنَّهُ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَي رَسُوْلِ اللهِ يَوْمًا بَاکِيَةً چنانچه منقول ہے که ايک روز جناب فاطمهؑ خدمت رسول خدا مين بيقرار روتي ہوے آئين قَالَ مَا يُبْکِيْكِ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ اَلْاٰنَ فُقِدَ الْحُسَيْنُ مِنَ الْمَهْدِ جناب رسول خدا نے فرمايا کيون روتي ہي اي پاره جگر ميري فاطمهؑ عرض کي جناب سيده نے اي بابا کيونکر نه روؤن که حسينؑ ميرا جهولي مين سے گم ہوگيا فَاشْتَعْبَرَ رَسُوْلُ اللهِ پس يه سنکي محبوب خدا بہي مضطرب ہوے اور آنکهون مين آنسو بهر آے که ناگاه جبرئيل امين نازل ہوے اور بولے اي رسول خدا غمگين نه ہو که جب سے پيدا ہوي ہے حاملان عرش خدا مشتاق زيارت تھے غرض که عرض کي ملائکه نے درگاه الہي مين که ہمين زيارت حسينؑ سے کامياب کرين بحکم داور فرزند حيدر صفدر کو بالاے آسمان ليگيا تها تا زيارت اوس نير برج امامت سے حاملان عرش الہي سرافراز ہون اب وه اپنے گهواره مين ہين کهيے جناب معصومه سے که جاکي اونهين دوده پلائين يه سنکي جناب سيده کي خاطر جمع ہوے اور آکي اپني نور نظر کو مثل جگر آغوش مين ليا حضرات اب مقام غور ہے جس حسينؑ کا آنکهون سے اوجهل ہونا ناگوار ہوا وسے ظالمون ني تيرون کا بهوکا پياسا مع عزيزان مثل گوسفند ذبح کيا اور ٹکرے ٹکرے خاک وخون مين غلطان بيگور وکفن جلتے زمين پر ڈال ديا يه حال ديکهکے کيا حال ہوا ہوگا جناب فاطمه کا چنانچه بياض فخري مين منقول ہے اِنَّ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ مَا نَزَلَتْ اِلَي اَرْضِ کَرْبَلَاءَ وَمَعَهَا جَبْرَئِيْلُ وَالْمَلَائِکَةُ جناب فاطمه زہرا بعد شہادت سيد الشهدا زمين کربلا پر خلد برين چهوڑ کے تشريف لائين تو جبرئيل امين باگروه ملائکه ساتهه اون معصومه کے تهے وَتُنَادِيْ مِنْ قَلْبٍ حَزِيْنٍ وَا وَلَدَاهُ وَا قُرَّةَ عَيْنَاهُ وَا ثَمَرَةَ فُؤَادَاهُ اور حال جناب سيده کا خبر قتل حسينؑ سے نہايت متغير تها اور قلب محزون ودل دردناک سے فرياد کرتي تهين اور فرماتي تهين ہاي اي فرزند ميرے ہاي اي قرة العين ميرے ہاي اي ميوه دل ميرے پس ايسے جناب سيده نوحه وزاري کرتي تهين اِذْ وَقَعَ نَظَرُهَا عَلَي طِفْلٍ فِي الْقِمَاطِ مُلَطَّخٍ بِدَمٍ وَعَلَي الْاَرْضِ مَطْرُوْحٌ ناگاه نظر جناب سيده کي قتلگاه مين ايک لڑکي پر پڑي که ذبح کيا

اپنی نہالچے پر زمین مین پڑا تھا فَقَالَتْ یَا جَبْرَئِیْلُ مَنْ هٰذَا الطِّفْلُ الْمَذْبُوْحُ وَهُوَ فِیْ قِمَاطِهٖ بس وہ معصومہ بولین ای جبرئیل یہہ بچہ کون ہے کہ وہ سب سے نعشون مین پڑا ہے اور اس بچکو بھی ظالمون نے ذبح کیا ہے انہے تو وہ اپنے نہالچے مین تھا فَبَکیٰ جَبْرَئِیْلُ مِنْ کَلَامِهَا وَقَالَ لَهَا بس یہہ سنکی جبرئیل بیساختہ جناب سیدہ کی پوچھنے پر روئے اور بولی هٰذَا وَلَدُ وَلَدِكِ الْحُسَیْنِ وَاُمُّهٗ شَاهِ زَنَانِ اے فاطمہ زہراؑ یہہ بیٹا تمہارے فرزند حسین کا ہے اور مان اسکی شاہ زنان شہربانو ہے پس یہہ حال سنکی جناب فاطمہ نے ایک چیخ ماری وَاوَلَدَاهُ وَاَمُهْجَةَ فُؤَادَاهُ ہائے ای فرزند میرے ہای ای پارۂ دل میرے یَعِزُّ عَلیٰ اُمِّكَ الْحَزِیْنَةِ الْمَظْلُوْمَةِ اَنْ تَرَاكَ فِی التُّرَابِ مُخَضَّبًا بِالدِّمَآءِ بہت دشوار ہے مادر محزونہ و مظلومہ پر تیری کہ تجھے زمین پر خون مین غلطان دیکھے وَعَزَّ عَلیٰ جَدَّتِكَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَنْ تَرَاكَ فِیْ هٰذَا الْحَالِ اور ای فرزند میرے بہت شاق تیری دادی فاطمہ زہرا پر ہے کہ تجھے اس حال سے دیکھے تیر سے مذبوح خاک پر پڑا ہوا یہہ نوحہ وزاری کرتی تھین اور فرماتی تھین **شعر** تَمَنَّیْتُ اِنْ حَیْدَرٌ یَرَاكَ ٭ فَوْقَ الثَّرٰی مَخْضُوْبٌ بِدِمَاكَ ٭ ای اصغر کاش نہ دیکھین تجھے حیدر کرار اس حال سے کہ مٹی پر پڑا خون مین غلطان ہے **شعر** مَا کَانَ هَانَ عَلَیْهِ نَرَاكَ ٭ تَمَنَّیْتُ اَنَا اَحْضُرُ وَاَنْصِبُ عَزَاكَ ٭ جو بلا تجھپر نازل ہوئی بہت سخت ہے علی ابن ابی طالب پر تمنا ہے مجھے ای فرزند میرے اصغر کہ مین دنیا مین ہوتے تو تجھ بیکس ظلم وستم رسیدہ کی مجلس عزا برپا کرتے حضرات کیا روح جناب سیدہؑ کے تمہسے شاد ہوتی ہوگی کہ اوس جناب کی آرزو پوری کرتی ہو اور اون کے فرزندون کے مجلس عزا برپا کرتے ہو کہ جنکی نعش بیگور وکفن پڑی رہی اور سوا جانوران صحرا یا جنات کی کوئی رونیوالا نہ تھا اور رونیوالون کو اونکے طوق اور زنجیر کرکے شام لیگئے تھے مَا دَرَیْتَ اَنَّ السَّهْمَ وَاَفَاكَ یَا صَغِیْرُ بِالنَّحْرِ یَا بُنَیَّ حَاشَاكَ جانا مین ای پیارے میرے کہ جو وہ تیر قابل پیار اور بوسون کے تھا اوسپر تیر ستم مارا ای صغیر تجھے اس سن مین نحر کیا ای فرزند میرے یہہ کام یہود ونصاری سے بھی نہ ہوتا جو ان کلمہ گویون نے کیا کہ تجھ ایسے تین دن کے پیاسے بچے کو ذبح کیا ثُمَّ صَاحَتْ حَوْلَهٗ سَاعَةً زَمَانِیَّةً وَهِیَ

تنادي پهرتا دير جناب سيّده نعش اصغر پر رو ياکين اور فرياد کرتي تهين وَا وَلَدَاهُ هٰكَذَا اَصْدَرَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِنَا هاي فرزند يهه حال هوا تمهارا بعد ميرے پس پيچهے جناب معصومه روتي تهين که نظر اون کے قتلگاه پر پڑے فَاِذَا هِيَ تَرَاشَابًا مَخْضُوْبَ الْيَدَيْنِ بِالدِّمَاءِ مَطْرُوْحٌ عَلَى الرَّمْضَاءِ پس ناگاه ديکها ايک نوجوان کو که هاتهه اوس کے خون مين بهرے هين اور وه خاک پر پڑا هي فَقَالَتْ يَا عَمِّ مَنْ هٰذَا الشَّاتُ الْمُتَخَنَّا بِدَمِهٖ پس جناب فاطمه اوسي ديکهکي بيتاب هوکي بولين اي چچا جبرئيل يهه نوجوان کون هي که جس کے هاتهه عوض مهدي کے خون سي رنگين هين پس حضرت جبرئيل يهه سنکي رونے لگي اور بولے اي فاطمه تم نهين انکو پهچانتين وه بولين مين نهين پهچانتي يهه کون هے اي جبرئيل فَقَالَ هٰذَا ابْنُ الْحَسَنِ هٰذَا الْقَاسِمُ جبرئيل بولے اي فاطمه زهرا يهه فرزند تمهارے پاره جگر حسنؑ کا هے اسي کا نام قاسمؑ هے يهه سنکي ايک چيخ مارے اور يهه بين کرتي تهين وَا وَلَدَاهُ وَا قَاسِمَاهُ وَا قَتِيْلَاهُ هاي اي فرزند ميري هاے اي قاسم هاے کشته راه خدا يَا وَلَدِيْ اَيْنَ اَبُوْكَ الْحَسَنُ الْمَسْمُوْمُ يَرَاكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ اي فرزند ميرے قاسم کهان هے بابا تيرا حسنؑ مسموم که تجهے اس حال سے ديکهتا که تو يون ٹکڑي ٹکڑے پڑا هے يهه فرياد کي دير تک جناب سيده نعش قاسم پر رو ياکين يهه حال قاسم ديکهکي قَالَتْ يَا جَبْرَئِيْلُ اَيْنَ وَلَدِيَ الْحُسَيْنُ اَيْنَ قُرَّةُ عَيْنِيْ اَيْنَ ثَمَرَةُ فُؤَادِيْ جب ذرا افاقه هوا تو بولين اے جبرئيل يهه تو بتاؤ ميرا فرزند حسينؑ کهان هے اَلَيْسَ قُتِلَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مَعَ اَهْلِبَيْتِهٖ فَلَمْ اَرَاهُ يَا جَبْرَئِيْلُ بَيْنَ الْقَتْلٰى اي جبرئيل يهه کيا ميرا پيارا انهين قتل هوا اپنے اهلبيت کے ساتهه کهين اوسے نهين ديکهتي ان نعشون مين قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ كَلَامَهَا بَكٰى وَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ راوي کهتا هے که جب يهه کلام جناب فاطمه کا جبرئيل نے سنا بيساخته روئي اور سب فرشتي رونے لگي فَاَتٰى بِهَا جَبْرَئِيْلُ عَلٰى جُثَّةِ الْحُسَيْنِ پس جبرئيل روتي هوئے جناب سيده مظلومه کو جسم بے سر حسينؑ پر لائے که جهان رو بقبله خاک و خون مين غلطان وه جناب پڑا تها اور کها اے فاطمه ديکهو يهه تمهارے حسينؑ کے نعش هے جيسے ظالمون نے تين دن کا بهوکا پياسا مثل گوسفند کے ذبح کيا فَلَمَّا نَظَرَتْهُ الزَّهْرَاءُ صَاحَتْ وَا وَلَدَاهُ وَا حُسَيْنَاهُ پس جب فاطمهؑ نے اپني پيارے حسينؑ کو ديکها اس شکل سے که بے سر ٹکڑے ٹکڑے گهوڑي کي ٹاپون سے پامال خاک و خون مين غلطان وه ستاره عرش خدا پڑا هے

پس حضرات تصور کیجیے کہ کیا حال ہوا ہوگا جناب فاطمہ کا کہ اونہون نے جکی پیس پیس کے حسین کو پالا تھا ہوائے گرم سے بچاتی تھین اور امت نی اون کے باپکا یہہ حال کیا پس یہہ حال دیکھ کے جناب سیدہ نے ایک چیخ ماری ہای اے فرزند میرے ہاے حسین میرے يَا وَلَدِي مَنْ قَطَعَ رَاسَكَ الشَّرِيفَ يَا وَلَدِي مَنْ رَضَّ صَدْرَكَ الْعَفِيفَ اي پیارے میرے حسین کس نے تیری سر کو کاٹا اي فرزند کس نے تیرے سینہ پاکیزہ کو ریزہ ریزہ کیا اور روندا افسوس یہہ حال کیا اوس حسین کا کہ جسکے سینے پر فاطمہ زہرا کسکا بیٹھنا ناگوار جانتے تھے ثُمَّ اَنَّهَا دَمَتْ نَفْسَهَا عَلَيْهِ وَبَكَتْ وَحَنَّتْ وَاَنَّتْ وَجَعَلَتْ تَقُولُ یہہ کہکی جناب مظلومہ نے آپکو اوس جسم پر گرا دیا اور بدن مجروح پر سونہہ ملنی لگین اور کبہی باواز بلند روتی تھین اور کبہی بین کر کے بیتابی سے روتی تھین اور کہتی تہین اَيْ حُسَيْنُ مَا ظَنُّهُمْ لَا يَعْرِفُونَ وَمِنَ الْفُرَاتِ الْقَوْمُ مَنَعُوكَ اي حسین کیا سمجھے یہ ظالم کہ تجھے نہ پہچانا اور ابفرات سے تجھے منع کیا فَذُرِّيَتْ بَعْدِي يَذْبَحُوكَ وَبَعْدَ الذَّبْحِ عَلَى الْاَرْضِ يَرْمُوكَ ہاے اي فرزند میرے جانا مینے کہ میرے بعد تجھے پیاسا ذبح کیا اور بعد ذبح کے نیچے تجھے بگور و کفن زمین پر ڈال دیا تَمَنَّيْتُ اَنْ جَدَّكَ وَاَبُوكَ يَوْمَ طَفٍّ يَا حُسَيْنُ حَضَرُوكَ کاشکے اي حسین جد بزرگوار اور پدر عالی مقدار تمہارے آجکی روز کہ تو زمین پر پڑا ہے حاضر ہوتا پہر پکارین اے بابا رسول خدا ص قَتَلُوا الْحُسَيْنَ بِاَرْضِ كَرْبَلَا وَحِيدًا فَرِيدًا قتل کیا تمہارے امت نے میرے حسین کو کربلا مین اکیلا ہاے افسوس تیرے حال پر اي فرزند میرے ابا عبد اللہ ثُمَّ بَكَتْ حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهِ پہر اسقدر روئین کہ روتی روتی بیہوش ہو گئین نعش حسین پر جب غش سی افاقہ ہوا تو جبرئیل اونہن سمجہا کے آسمان پر لیچلی اوسوقت جناب فاطمہ بیتاب ہو ہو کے فرماتی تہین وَدَّعْتُكَ اللهَ يَا قُرَّةَ عَيْنِي خدا کو سونپتی ہون تجھے اي نور چشم میرے حسین اور روتی ہوئی جنت کو تشریف لیچلین اور تلاوت فرماتی تہین اس آیہ کو وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ روایت چہل وسوم حبشی کے کٹے ہات کو بدن سے ملانا اور حال ساربان اور آنا جناب رسول خدا ص کا نعش حسین پر مع علی و فاطمہ

وحسن مجتبے في الخرائج الجرائح عن عمر ابن يزيد عن الثمالي قال ان عليا عليه السلام كان قاعدا في مسجد الكوفة وحوله اصحابه کتاب خرائج الجرائح مین عمر ابن یزید سے روایت کي ہے کہ ثمالي نے کہا کہ جناب علي ابن ابیطالب علیہ السلام مسجد کوفہ مین کھڑے تھے اور اصحاب حضرت گرد حضرت کے حاضر تھے قالوا له انا نعجب من هذه الدنيا التي في يدي هؤلاء القوم وليست عندك عرض کے اصحاب نے خدمت جناب امیر مین کہ ہمین نہایت تعجب ہے اس دنیا سے کہ ہات مین اس قوم کے ہے یعني معاویہ وغیرہ کے اور نہین ہے یہہ دنیا آپ کے پاس فقال اترون انا نريد الدنيا فلا نعطاها پس یہہ سنکے حضرت نے ارشاد کیا آیا تم دیکھتے ہو کہ کیا مین دنیا کو چاہتا ہون اور وہ مجھے نہین ملتي بلکہ یہہ گمان تمہارا غلط ہے ثم قبض قبضة من حصى المسجد فضمها في كفه یہہ فرماکے ایک موٹھي مین سنگریزہ مسجد سے اوٹھائے اور کفدست بند کرلیا ثم فتح كفه عنها واذا هي جواهر تلمع وتزهر پہر کفدست اوٹھالیا تو وہ سنگریزہ جواہر ہوگئے تھے اور تابان ودرخشان تھے فقال ل ما هذه پس ارشاد کیا کہ دیکہو یہہ کیا ہے فنظرنا فوجدناها اجود الجواهر پس دیکھا ہمنے تو وہ عمدہ اور افضل جواہر ہے فقال لو اردنا الدنيا لكانت لنا ولكن لا نريدها پس فرمایا اصحاب سے اگر ہم دنیا کے طالب ہوتے تو دنیا ہمارے ہي لیے ہوتے لیکن ہم چاہتے ہي نہین اور اوس کے طالب نہین ہین ثم رمى الجواهر من كفه فعادت كما كانت حصاة یہہ فرماکے پہنکدیا وہ جواہر دست مبارک سے وہ سنگریزے جیسے تہے ویسے ہے ہوگئے اور اسي کتاب مین مرقوم ہے ان اسود دخل على علي عليه السلام فقال يا امير المؤمنين سرقت فطهرني بتحقیق ایک حبشي داخل ہوا خدمت جناب امیر مین اور عرض کے اوس نے یا امیر المومنین مینے چوري کي ہے مجھے پاک کیجیے فقال عليه السلام لعلك سرقت من حرز ونجاد الله عنه پس حضرت نے ارشاد کیا شاید تو نے چوري کي ہو غیر حرز کہ جسپر عقاب لازم نہین ہے اور خدا درگذرے اوس سے فقال يا امير المؤمنين سرقت من حرز فطهرني عرض کے اوس نے یا امیر المومنین چوري کي ہے مین لائق عقاب پس مجھے پاک کیجیے فقال لعلك سرقت غير نصاب ونحا عنه راسه حضرت نے ارشاد کیا شاید تو نے

چوری کی ہو غیر نصاب کہ جسپر ہات کاٹنا لازم نہین ہے اور سر اقدس کو حضرت نے حرکت دی دیکہکے غلام نوازی اپنی آقا کی کس قدر اپنی غلام کو بچاتی ہین کہ شاید اسی قصور قابل ہات کاٹنے کی نہوا ہو اور اپنی جہالت سے یہہ کہتا ہو تو ہات اوسکے بچ جاوین فقال یا امیر المومنین سرقت نصابا اوس سیدا نے عرض کی یا مولا مینے نصاب سے چوری کی ہے فلما اقر ثلث مرات قطعه امیر المومنین علیه السلام فذهب وجعل یقول فی الطریق پس جب تین مرتبہ اقرار کیا اوسنے تو حضرت نے ہات اوسکے قطع کئے پس وہ خانہ حضرت سے نکلا اور راہ مین یون تعریف حضرت کی کرتا تہا اور کہتا جاتا تہا امیر المومنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین ویعسوب الدین وسید الوصیین وجعل یمدحه جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام امیر ہین مومنون کے اور امام ہین متقیون کے اور قائد الغر المحجلین اور سردار دین ہین اور سردار وصیون کے اور اسیطرح دل سے مدح وثنا حضرت کرتا جاتا تہا فسمع ذلك منه الحسن والحسین علیہما السلام وقد استقبلاه فدخلا علی امیر المومنین فقالا رأینا اسود یمدحك فی الطریق پس سنا یہہ کلام اوس حبشی کا دونور العین دوش پیغمبر و نور چشم حیدر و پارہ جگر خاتون محشر یعنی حضرت شبیر و جناب شبر نے وہ دونو شاہزادے خدمت جناب امیر مین داخل ہوکے عرض کرنے لگی ای بابا اسیے ہمنے ایک حبشی کو دیکہا کہ ہاتہہ اوسکے توکٹے ہین اور نہایت حضرت کی تعریف وثنا راہ مین کرتا جاتا تہا فبعث امیر المومنین من اعاده الی عنده فقال پس حضرت نے کسیکو بہیجا کہ اوسے حضرت پاس بلا لاوے جب وہ حبشی سامنے حضرت کے آیا تو حضرت نے فرمایا قطعتك وانت تمدحنی اسے حبشی تعجب ہے کہ مینے تو تیرے ہات کاٹے اور تو میری تعریف کرتا ہے فقال یا امیر المومنین انك طهرتنی عرض کی اوسنے ای امیر المومنین اسے آقا تمنے تو مجہے پاک کیا گناہ سے ہین کیونکر آپ کی تعریف نکرون وان حبك قد خالط لحمی ودمی فلو قطعتنی اربا لما ذهب حبك من قلبی اور یا حضرت محبت تمہاری میرے گوشت وخون مین مل گئی ہے ہاتہہ کیسی اگر مجہے ٹکڑے ٹکڑے کیجیے تو بہی محبت آپ کی میرے دل سے نہ نکلے فدعا امیر المومنین ووضع المقطوع علی

مَوْضِعِهٖ فَصَحَّ وَصَلُحَ كَمَا كَانَ پس جب یہہ کلام سنا حضرت نے اوسکا اوس کے واسطے دعا کی اور ہاتھہ اوسکا اوس معجز نمائی او ہاتھ کے زخم سے ملا دیا فی الفور وہ صحیح ہوگیا جیسا تھا آہ آہ حضرات اب یہہ مقام سر پٹکنے اور خاک اوڑانے کا ہے کہ جسی ایک حبشی کا ہاتھہ کٹنا گوارا انھین ہوا ہزار افسوس اوسکی فرزند کے ہات بعد مرنے کی بجرم کاٹے جائین آہ جب دونون ہاتھہ فرزند زہرا کے جمال العین نے کاٹ کے زمین پر پھینک دیئے اور پھر ازار بند لینے کا ارادہ کیا کہ حضرت کو برہنہ کردیے تو اوسوقت آسمان کانپنی لگا اور زمین لرزنے لگی کیا قیامت کا وقت ہوگا کہ فرزند زہرا خاک و خون مین غلطان بسیر پڑا ہو اور اوس کے ہات کاٹ کی ظالم اوسے برہنہ کرنیکا ارادہ کرے وَاِذَا بِغَلْغَلَةٍ عَظِيْمَةٍ وَبُكَاءٍ وَنَحِيْبٍ وَنِدَاءٍ ناگاہ شور عظیم رونے اور پیٹنے کا صحرا مین بلند ہوا وَقَائِلٌ يَقُوْلُ وَا اِبْنَاهُ وَا مَقْتُوْلَاهُ وَاذَبِيْحَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ اور ایک اون رونے والون سے یہہ کہتا تھا ہای بیٹے میرے ہای شہید میرے ہای ذبیح میرے افسوس ای حسین میرے يَا بُنَيَّ قَتَلُوْكَ مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ مَنَعُوْكَ ہاے بیٹا تجھے قتل کیا اور وہ پانی کہ جس سے سگ و خوک تک سیراب ہوتی تھی تجھے اور تیرے اہلبیت کو ندیا جمال العین یہہ آواز سنکی ڈرا اور نعش ہاے شہدا مین چھپ رہا وَاِذَا بِثَلٰثِ نَفَرٍ وَامْرَاَةٍ حَوْلَهُمْ خَلَائِقُ وُقُوْفٌ قَدِ امْتَلَأَتِ الْاَرْضُ بِصُوَرِ النَّاسِ وَاَجْنِحَةِ الْمَلَائِكَةِ ناگاہ تین مرد اور ایک عورت باحال تباہ نعش حسین پر آئیے اور گرد اون کے خلایق بیشمار اور افواج ملائکہ احاطہ کیئے تھے حضرات وہ کون تھے ایک رسول خدا تھے جو حسین کا رونا دیکھہ سکتی تھے اور دوسرے علی مرتضی تھے اور تیسرے حسن مجتبے تھے اور وہ بی بی غمدیدہ محنت کشیدہ فاطمہ زہرا تھین کہ جنہنے حسین کو فاقہ کرکے اور چکی پیسکی پالا تھا تصور کیجیے کہ کیا حال ہوگا رسول خدا کا اور فاطمہ زہرا کا جب اس حال سے اپنی لخت جگر کو دیکھا ہوگا کہ بیسر دست بریدہ خاک و خون مین زمین پر پڑا ہے ایک شخص حسین سے بولے يَا اِبْنَاهُ يَا مَقْتُوْلَاهُ یا حسین افسوس اے فرزند میرے ای شہید راہ خدا ای حسین میرے فِدَاكَ جَدُّكَ وَاَبُوْكَ وَاُمُّكَ وَاَخُوْكَ قربان ہو تجہپر نانا تیرے اور بابا تیرے اور ماں تیرے اور بہائی تیرا وَاِذَا بِالْحُسَيْنِ قَدْ جَلَسَ وَرَاسُهٗ

علی بدنہٖ ناگاہ جناب امام حسینؑ بقوت اعجاز اوٹھ بیٹھے اور تن پر سر اقدس موجود ہو گیا اور عرض کرنے لگے یا جَدّاہُ یا رسُولَ اللہِ ویا اَبَتَاہُ ویا اُمَّاہُ ویا اَخَاہُ عَلَیکُم مِنّی السَّلَامُ ثُمَّ بَکیٰ ای نانا رسول خداؐ اور اے بابا ای امان اور اے بہائی تمپر سلام حسین ہو یہہ فرماکی امام مظلوم اپنے بیکسی وغریبی پر بہت روئے اور بولے یا جَدَّاہُ قَتَلُوا وَاللہِ رِجَالَنَا وَسَلَبُوا وَاللہِ نِسَاءَنَا ای نانا جان قتل کیا تمہارے امت نے واللہ ہمارے مردون کو اور لوٹا اون ظالمون نے اہلبیت کو ہمارے یا جَدَّاہُ ذَبَحُوا اَطفَالَنَا وَنَہَبُوا اَموَالَنَا ای نانا ذبح کیا واللہ میرے بچون کو اور لوٹ لیا میرے مال کو یا جَدَّاہُ یَعِزُّ وَاللہِ عَلَیکَ اَن تَرَیٰ حَالَنَا وَمَا فَعَلُوا الکُفَّارُ بِنَا ای نانا بہت دشوار ہے تمپر یہ دیکہو تم حال میرا کفار نے مجہپر ظلم وستم کیا وَاِذَا ہُم قَد جَلَسُوا حَولَہٗ یَبکُونَ عَلیٰ مَصَائِبِہٖ اور سب برگزیدہ خدا گرد امام مظلوم کے بیٹھے احوال مصیبت سنکی بی اختیار روتے تھے وَفَاطِمَۃُ تَقُولُ یَا اَبَتَاہُ یَا رَسُولَ اللہِ اَمَا تَرَیٰ اِلیٰ مَا فَعَلَت اُمَّتُکَ بِوَلَدِی اور جناب فاطمہؑ روکی فرماتی تھین ای بابا رسول خداؐ دیکہا تمنی کیا سلوک کیا تمہارے امت نے میرے فرزند حسین سے اَتَاذَنُ لِی اَن اٰخُذَ مِن دَمِ شَیبَتِہٖ فَاَخضِبُ بِہٖ نَاصِیَتِی ای بابا اجازت دیتی ہو تم کہ مین خون ریش حسین لیکی اپنے ماتھے پر ملون وَاَلقَی اللہَ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا مُخَضَّبَۃٌ بِدَمِ وَلَدِی الحُسَینِ اور پروردگار عالم سے ملاقات کرون اسی حال سے کہ خون حسین میرے ماتھے پر لگا ہو فَقَالَ لَہَا خُذِی یَا فَاطِمَۃُ حضرت بولے ای فاطمہ خون حسین لے اور مل اپنے موہنہ پر وَاَنَا اٰخُذُ اَیضًا مِن دَمِ وَلَدِی الحُسَینِ اور مین بہی خون حسین لیکے ملتا ہون بس جمال العین کہتا ہے فَرَاَیتُہُم یَاخُذُونَ مِن دَمِ شَیبَتِہٖ وَتَمسَحُ بِہٖ فَاطِمَۃُ نَاصِیَتَہَا کہ دیکہا اوس شقی نے کہ سب وہ خاصگان خدا ریش مقدس حسین کا خون لیتے تھے اور جناب فاطمہ تو اوسے اپنی پیشانی پر ملتی ہین وَالنَّبِیُّ وَعَلِیٌّ وَالحَسَنُ یَمسَحُونَ نُحُورَہُم وَصُدُورَہُم وَاَیدِیَہُم اور رسول خداؐ اور علی مرتضی اور حسن مجتبے خون حسین گلون پر اور سینون پر اور ہاتہون پر ملتے تہے اور سنا مینے کہ رسول خدا روکے فرماتے تہے فَدَیتُکَ یَا حُسَینُ یَعِزُّ وَاللہِ عَلَیَّ اَن اَرَاکَ مَقطُوعَ الرَّاسِ مُرَمَّلَ الجَبِینِ وَاَنتَ طَرِیحٌ مَقطُوعُ الیَدَینِ فدا ہو تجہپر سے نانا تیرا ای حسین واللہ بہت

دشوار ہے مجہہ پر یہہ کہ دیکہون تجہے اس حال سے کہ سر تو تیرا جدا ہو اور پیشانی تیری خون سے رنگین ہو اور نعش تیری مونہہ کے بہل خاک و خون مین غلطان زمین پر پڑے ہو اور ہات تیرے تن سے جدا ہون کیا گئے مَنْ قَطَعَ یَدَكَ الْیُمْنٰی وَثَنّٰی بِالْیُسْرٰی اے فرزند میرے یہہ بعد قتل کے تجہہ پر کس نے ظلم کیا کہ تیرے دست راست کو کاٹا اور اسپر اکتفا نکی اور بایان ہاتہہ بہی تیرا کاٹ ڈالا یہ جناب امام حسین نے عرض کے ای نانا یہہ ظلم مجہہ پر ایک شتربان نے کیا ہے کہ وہ شقی میرے ساتہہ مدینے سے آیا تہا جب ازاربند کو میرے دیکہتا تہا تو آرزو کرتا تھا اوس کے لینے کی اور مینے ندیا اوسے جانتا تہا مین کہ یہہ فعل قبیح اوس شقی سے سرزد ہوگا فَلَمَّا قُتِلْتُ خَرَجَ یَطْلُبُنِیْ مِنْ بَیْنِ الْقَتْلٰی پس اے نانا جب ظالمون نے مجہے تین دن کا بہوکا پیاسا ذبح کیا اور سر کو میرے نیزے پر چڑہا کے لیگئے اور جسم چاک چاک میرا خاک و خون مین غلطان پڑا رہا تو وہ شقی میرے تلاش کو نکلا اور نعشہاے شہدا مین ڈہونڈہنے لگا فَوَجَدَنِیْ جُثَّةً بِلَا رَاسٍ جب پایا میرے لاش کو بے سر پڑا ہوا تو اوس شقی نے ارادہ میرے ازاربند نکال لینے کا کیا وَکُنْتُ عَقَدْتُهٗ عَقْدًا کَثِیْرًا اور مینے ای نانا بہت سے گرہین اوسمین دی تہین فَضَرَبَ اِلَی التِّکَّةِ یَدَهٗ فَحَلَّ عُقْدَةً مِنْهَا پس اوس لعین نے ہاتہہ بڑہا کے ایک گرہ کہولے فَمَدَدْتُ الْیُمْنٰی فَقَبَضْتُهَا پس مینے دست راست بڑہا کے ازاربند کو اپنے پکڑ لیا ہر چند اوس شقی نے زور کیا مگر ہاتہہ میرا ازاربند سے نہ اوٹہا جب اوس سے جدا نہوا وہ لعین ہتیار تلاش کرنے لگا کہ ہات میرا کاٹ کے ازاربند سے جدا کرے فَوَجَدَ قِطْعَةَ سَیْفٍ مَکْسُوْرَةٍ فَقَطَعَ بِهَا یَمِیْنِیْ اوس شقی نے ایک ٹکڑا ٹوٹی تلوار کا پایا اور اوس سے میرے داہنے ہات کو کاٹ کے زمین پر پہینکدیا فَقَبَضْتُ عَلَی التِّکَّةِ بِیَدِ الْیُسْرٰی فَقَطَعَهَا مینے جلد دست چپ سے اوسے پکڑ لیا کہ اب بہی یہہ شقی باز رہے اوس نے اوسے بہی کاٹ کے زمین پر پہینکدیا اور پہر ارادہ ازاربند نکال لینے کا کیا کہ اے نانا جان آپ کے آمد ہوئے فَرَمٰی نَفْسَهٗ بَیْنَ الْقَتْلٰی پس وہ نعشہاے شہدا مین چہپ گیا فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِیُّ کَلَامَ الْحُسَیْنِ بَکٰی بُکَاءً شَدِیْدًا جب حضرت نے یہہ حال جناب امام حسین سے سنا تو جناب رسول خدا بہت شدت سے روئے اوس لعین کیطرف

آئی اور روکر بولے یا جمّال مالک قطعت یدین طالما قبّلہا جبرئیل ومیکائیل وملائکۃ
اللہ اجمعین اي جمال کیون تونے میرے حسین کے وہ ہات کاٹے کہ جنہین ہمیشہ جبرئیل ومیکائیل
اورسب ملائکہ خدا چومتے تھے اما کفاک ما صنعوا بہ الملاعین من الذل والھوان اے
لعین تجھے رحم نہ آیا کہ میرے پارہ جگر حسین پر کیا کیا ظلم وستم ظالمون نے کئے اوپر تونے
یہ ظلم کیا سوّد اللہ وجھک یا جمّال فی الدنیا والآخرۃ وقطع اللہ یدیک ورجلیک خدا تیرے
مونہہ کو سیاہ کرے اي لعین دنیا وآخرت مین اور خدا تیرے ہات اور پاؤن کاٹے جیسا تونے
میرے حسین کو بعد شہادت کے آزار دیئے ہین دعا حضرت مقبول ہوئی روایت چہل وچہارم ۴۴
بشارت دینا رسول خدا کا جناب فاطمہ کو عقد جناب امیر سے اور انگوٹھے دینا جناب
امیر کا رکوع مین اور حال اوسکے انگلی کاٹنے امام حسین کا بعد شہادت کے
واسطے انگوٹھے کی اور احوال ہات کاٹنے کا سوا حال جمال علیہ اللعنہ کے فی الخرائج
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا فاطمۃ لدیّ بشارۃ اتتنی من ربّی فی اخی وابن
عمّی کتاب خرائج مین منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اي فاطمہ میرے
پاس ایک خوشخبری وبشارت آئی ہے جانب پروردگار سے بیچ حق برادر میرے علی ابن ابیطالب
کے وبشارت یہہ ہے ان اللہ زوّج علیّا بفاطمۃ کہ تزویج کیا خدا نے علی کو ساتھہ فاطمہ کے وامر
رضوان خازن الجنّۃ فھزّ شجرۃ طوبی فحملت رقاعا بعدد محبّی اہل بیتی اور بعد ازان حکم
کیا رضوان کو کہ وہ خزینہ دار جنت ہے پس ہلایا رضوان نے درخت طوبی کو اور اوٹھائے برگ
اوسکی موافق شمار اہلبیت میرے کے وانشاء ملائکۃ من تحتہا من نور ووقع الی کلّ ملک خطّا
اور لکھا فرشتون نے نیچے ان پتون کے نور سے اور دیا ایک ایک نوشتہ سب فرشتون کو
فاذا استقرّت القیامۃ باھلھا فلا تلقی تلک الملائکۃ محبّا لنا الّا دفعت الیہ صکّا فیہ
براءۃ من النار جب قیامت قایم ہوگئے اور سب خلق جمع ہوگی جو فرشتہ جس مومن سے
ملاقات کریگا ایک نامہ اوسکو دیگا اونھین نامون مین سے کہ اوس مین برات وبیزاری

آتش جہنم سے لکھی ہی پس سب شیعہ جناب امیر آتش سے محفوظ رہین گے اعمش بن عفان سے منقول ہے کہ ایکدن ہم ابن عباس کے پاس کنارہ چاہ زمزم بیٹھے تھے اور ذکر احادیث رسول خداہ کرتی تھے کہ ایک نقاب دار آیا اور وہ بیچ ہمارے پاس بیٹھہ گیا جب ابن عباس ایک حدیث نقل کرتے تھے تو وہ نقاب دار بھی ایک حدیث روایت کرتا تھا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ اَنْتَ ابن عباس نے پوچھا کہ اے شخص تو کون ہے پس اوس نے نقاب کو موہنہ پر سے اوٹھا لیا اور کہا مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا اُعَرِّفُهٗ جو مجھے پہچانتا ہے وہ مجھے پہچانتا ہی اور جو مجھی نہین پہچانتا ہی بتلادون کہ مین جندب بن جنادہ کمترین بندہ باری ابوذر غفاری ہون سنا مینے رسول خدا سے اپنی کانون سے اگر جھوٹ کہتا ہون تو بہرے ہو جائین یہہ کان اور دیکھا ہے مینے انہین آنکھون سے رسول خداہ کو اگر دروغ کہتا ہون تو اندھے ہو جائین یہہ آنکھین کہ فرمایا رسول خدا نے عَلِیٌّ قَائِدُ الْبَرَرَةِ وَقَاتِلُ الْكَفَرَةِ مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَهٗ وَمَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَهٗ علی پیشوا نیک کارون کا ہے اور کشندہ کافرون کا ہے وہ شخص کہ جس نے علی کی مدد کے منصور ہے اور خوار ذلیل ہے وہ جس نے علی کو خوار و ذلیل کیا ایہا الناس سنو کہ مین ایکدن رسول خداہ کی پاس نماز ظہر پڑہتا تھا اِذَا جَاءَ السَّائِلُ فَسَئَلَ کہ ایک سائل آیا اور اہل مسجد سے سوال کیا اور کسی نے اوسے کچھہ ندیا پس اوس سائل نے دونون ہاتہہ آسمان کے طرف اوٹھائے اور بولا خداوندا گواہ رہنا کہ مینے مسجد رسول مین سوال کیا اور کسی نے کچھہ جواب ندیا اوسوقت جناب امیر رکوع مین تھے پس ارشاد کیا اوس سائل کیطرف اپنی انگشت سے پس وہ سایل آیا انگوٹھی اوس نے انگشت مبارک جناب امیر سے اوتار لے اور روانہ ہوا پس جناب رسالت ماب مع جماعت اصحاب نماز ظہر سے فارغ ہوئے اور یہہ سخاوت امیر عرب کی دیکھی تو سر اپنا آسمان کی طرف اوٹھایا اور یہ دعا کی خداوندا میرے بھائی موسے پیغمبر نے تجھسے سوال کیا تھا کہ کھولدے سینہ میرا اور آسان کر کام میرا وَاجْعَلْ وَزِیْرًا مِنْ اَهْلِیْ اور قایم مقام و نایب کر میری واسطے میری اہلبیت سے میرے ہارون کو جو بھائی ہے سوال موسے کا تو نے قبول کیا اَللّٰهُمَّ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ خداوندا مین محمد ہون بندہ تیرا اور پیغمبر برگزیدہ تیرا فَاشْرَحْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ اَمْرِیْ

پس کہول میرے ہی سینے کو اور آسان کر کام کو میرے وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَخِي عَلِيًّا وَاشْدُدْ بِهِ ظَهْرِي یعنی ای خالق اکبر گردان میرے واسطے وزیر اہل زمین سے میری بھائی علے کو اور قوی کر اوس سے پشت میرے ابو ذر کہتے ہین قسم ہے خدا کی کہ ہنوز سخن حضرت کا تمام نہوا تہا کہ جبرئیل خدا ے جلیل کے جانب سے یہہ آیہ لائے إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ نہین حاکم تمہارا مگر خدا اور رسول اور وہ شخص کہ جو ایمان لائے ہین ایسی ہین وہ شخص کہ برپا کرتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو درحالیکہ وہ رکوع کرتے ہین غزالی نے کلمات یسیر مین کہا ہے کہ وہ انگوٹھی انگشتر سلیمان تھے اور وہ سائل جبرئیل تھا ہزار افسوس جس برگزیدہ خدا نے عالم نماز مین انگشت مبارک سے انگوٹھی اوتار دی اوس کے فرزند کو جب شہید کیا تو اوس کے اسباب کو لوٹ لے گئے فَجَاءَ بَجَلُ بْنُ سُلَيْمٍ پس آیا بجل ابن سلیم ملعون اور وہ انگوٹھی دست مبارک سے اوتارنے لگا جب نہ اوتری فَقَطَعَ عَصَابَهَ الْحُسَيْنِ وَأَخَذَ خَاتَمَهُ پس اوس شقی نے انگوٹھی کی لیے انگشت مبارک کاٹ ڈالی اور انگوٹھی لیگیا اور ایک شقی نے ازاربند لینے کا ارادہ کیا کہ اوس مظلوم کو برہنہ کر دے یہ روایت جمال مشہور ہے لیکن روایت بحار سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لعین اونہین مین سے تہا کہ جنہون نے جناب امام حسین کو شہید کیا تہا چنانچہ بحار مین منقول ہے کہ لوگون نے دیکھا ایک شخص کو بدست و پا نابینا کعبہ مین دعا کرتا ہے کہ خداوندا تو مجھے بخش مگر نہین گمان ہے مجھے کہ تو کبھی بخشیگا اگرچہ جمیع اہل آسمان و زمین میرے شفاعت کرین لوگون نے اوس سے پوچھا تو اوس نے کہا كُنْتُ فِيمَنْ قَتَلُوا الْحُسَيْنَ بِكَرْبَلَا یہہ شخص اونہین سے ہے کہ جنہون نے قتل کیا حسین کو کربلا مین فَلَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ رَأَيْتُ عَلَيْهِ سَرَاوِيلَ وَتِكَّةً حَسَنَةً بَعْدَ مَا سَلَبَهُ النَّاسُ پس جس وقت کہ قتل کیا گیا حسین تو دیکھا مینے کہ ایک پائجامہ پاؤن مین اوس مقتول کے تہا اور ایک ازاربند بہت خوب پڑا تہا بعد اوس کے کہ برہنہ کر گئے اوس جناب کو فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْزِعَ مِنَ التِّكَّةِ پس ارادہ کیا اوس شقی نے کہ نکال لے پائجامہ سے ازاربند کو فَرَفَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى

وَضَعَ عَلَي التِّكَّة پس جناب امام مظلوم نے اعجاز سے دست راست اوٹھا کے ازاربند پر رکھہ دیا ہر چند
زور کیا مگر دست مبارک نہ اوٹھا اور وہ ازاربند نہ چھوٹا فَقَطَعْتُ يَمِيْنَهُ مِنَ السَّيْفِ پس اوس
شقی نے حضرت کا ہاتھہ تلوار سے کاٹ ڈالا پھر حضرت نے بائین ہات سے اوسے پکڑ لیا فَقَطَعْتُ يَسَارَهٗ
اَيْضًا اوس ملعون نے بائین ہات کو بہی کاٹ ڈالا اور ایک طرف کو پہینک دیا اور چاہا کہ ازاربند
پایجامی سے نکال لے ناگاہ ایک صدا ایسی مہیب خوفناک زیادہ تر زلزلہ سے سُنی جیسے اور رونے برپا
ہوا ین اوس مقتول سے پس اوسے قتل گاہ مین اوسوقت نیند کو حقتعالے نی مجہپر غالب کیا فَنِمْتُ
بَيْنَ الْقَتْلٰى پس اونہین نعشون مین سو گیا فَرَاَيْتُ كَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَقْبَلَ
پس دیکہا مینے کہ جناب رسول خدا آیے وَمَعَهٗ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ اور ساتھ رسول خدا کے
علی اور فاطمہ بہی باوجودیکہ سر حسین مظلوم کا بدن سے کاٹ کر لیگئے تھے لیکن دیکہا مینے
کہ سر موجود ہوا اور اوس سر کو اپنی آغوش مین اون بزرگوارون نے لی لیا فَقَبَّلَهٗ فَاطِمَةُ پس
بوسے لیتی تہین جناب فاطمہ اوس سر کی اور بیتاب ہو ہو کر فرماتی تہین يَا وَلَدِيْ مَنْ
قَتَلَكَ قَتَلَهُ اللّٰهُ اے فرزند میرے تجہے کس نے قتل کیا اللہ اوسے قتل کرے وَمَنْ فَعَلَ
هٰذَا بِكَ اور اے نور دیدہ میرے اي راحت جان میرے حسین یہہ بے ادبی کسنی کی تجہے
کہ بعد قتل کے ہات تیرے کاٹ ڈالے حضرات مقام رو دیگا ہے کیا حال ہوا ہوگا جناب سیدہ کا
امام حسین کو اس شکل سے دیکہہ کے کہ بدن پارہ پارہ اور ہات کٹے ہوے عزیزون کے نعشین
گرد پڑے ہوی پس اوس ظالم نے کہا کہ جناب سیدہ نے رو کے پوچہا تو سُنا مینے کہ مقتول دست
بریدہ یون کہنے لگا يَا اُمَّاهُ قَتَلَنِيْ شِمْرٌ اے اور غمدیدہ میرے قتل تو کیا ہے مجہی شمر نے
وَقَطَعَ يَدَيَّ هٰذَا النَّائِمُ اور کاٹے ہین دونو ہاتہہ میرے اس سونے والے نے پس جناب
فاطمہ زہرا یہہ حال سنکر رونے لگین اور یون فرمایا يَا نَائِمُ قَطَعَ اللّٰهُ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ
اے سونے والے خدا تیرے دونون ہاتہون کو اور پاؤن کو کاٹے اور تیرے آنکہون کو اندہا
کرے اور داخل کرے تجہے آتش جہنم مین پس جب آنکہہ اوس شقی کی کہلی تو اندہا تہا اور ہاتہہ

اور پاؤن خود بخود کٹ کے گر پڑے طاقت حرکت بدن مین نرہے اب دعاے بد سے جناب فاطمہؑ کے داخل ہونا جہنم مین باقی ہے سبھون نے لعنت کی اوس ظالم پر اور کہا اے کافر تو نے فرزند فاطمہؑ کے ہات کاٹ ڈالے کہ جنکی رسول خدا بوسے لیتے تھے سبکو عجیب طرح رقت ہوئے اَللّٰھُمَّ الْعَنْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ الْحُسَیْنَ وَعِتْرَتَہٗ ۔

روایت چہل و پنجم فضائل مجلس کے اور پیشاب کرنا امام حسینؑ کا کنار رسول خدا مین اور ساتھ تاجرون کے آنا فرنگن کا اور گذر کرنا کربلا مین اور سب نقشون کا دیکھنا اور ایمان لانا

قَالَ النَّبِیُّ مَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا بِمَجْلِسٍ یَتْلُوْنَ فَضْلَنَا اَھْلَ الْبَیْتِ اِلَّا حَفَّتْ بِھِمُ الْمَلٰئِکَۃُ جناب رسول خدا نے فرمایا جس مجلس مین ہمارے اہلبیت کے فضائل اور مصائب بیان ہون اور مومن اون کے سننے کو جمع ہون تو ملائکہ اون کو احاطہ کر لیتے ہین وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اور جب تک وہ اوس مجلس مین بیٹھے رہتے ہین رحمت خدا کے اون کے شامل حال رہتی ہے وَاسْتَغْفَرَتْ لَھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ اِلٰی اَنْ یَّتَفَرَّقُوْا اور فرشتے اون کے لیے طلب مغفرت خدا سے کرتی ہین جب تک وہ مجلس اتمام کو پہنچے وَیُبَاھِیْ بِھِمُ اللّٰہُ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اور خداوند عالم ملاء اعلی مین اون کے اس افعال پسندیدہ پر مباہات کرتا ہے اور کتاب نہایت مین ام الفضل وایہ جناب امام حسینؑ سے منقول ہے کہ اونہون نے کہا دَخَلَ یَوْمًا عَلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ وَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ ھَلُمِّیْ اِلَیَّ ابْنِیْ کہ ایک روز جناب رسول خدا میرے گہر مین تشریف لائے اور بیٹھ گئے فرمایا کہ اے ام الفضل لا میرے فرزند حسینؑ کو پس مین لا کے جناب امام حسینؑ کو حضرت کے گود مین دیا فَقَبَّلَہٗ وَضَمَّہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ ثُمَّ اَقْعَدَہٗ فِیْ حَجْرِہٖ پس حضرت نے پہلی تو اپنے راحت دل کو چھاتی سے لگایا پہر گود مین بٹھا لیا اور پیار کرنے لگی فَبَالَ الْحُسَیْنُ فِیْ حَجْرِہٖ کہ ناگاہ جناب امام حسینؑ نے حضرت کی گود مین پیشاب کر دیا پس اسطرح سے مین جہنجلا کے امام حسینؑ کو حضرت کے گود سے اوٹہایا کہ جناب امام حسینؑ نے رو دیا فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدِ اسْتَعْبَرَ وَقَالَ مَھْلًا مَھْلًا یَا اُمَّ الْفَضْلِ پس بمجرد رونے جناب امام حسینؑ کے دیکہا مین نے جناب رسول خدا کی آنکہون مین آنسو بہر آئے

اور فرمایا آہستہ اوٹہا آہستہ اوٹہا اے ام الفضل کہ یہہ تو قطرۂ آب سے پاک ہو جائیگا اور جو رنج کہ میرے حسین کو پہنچا ہے وہ کیونکر برطرف ہوگا حضرات یہہ مقام رویئے اور خاک اوڑانیکا ہے کہ جناب رسول خداء کو رونا جس کے لڑکین کا اسقدر ناگوار تھا آہ کیا حال ہوتا اون حضرت کا جب دیکھتے روز عاشورا کہ ہزارون نیزہ خونخوار اوس کے جسم پر لگے تہی اور ہزارون وار تیر و شمشیر کے اوس کے بدن اقدس پر پڑی تھے آہ کہان تھے رسول خداء جب وہی پیارا اون کا تین دن کی پیاس مین زبان خشک چبا چبا کی فرماتی تھے یَا قَوْمِ اَنَا ابْنُ الْمُصْطَفٰی وَعَطْشَانٌ اے بیرحمون مین نور دیدہ رسول خداء ہون اور پیاسا ہون اے قوم مین پسر علے مرتضی اور پیاسا ہون اے ظالمون مین پارہ جگر فاطمہؑ زہرا ہون اور کسی نے رحم نکہایا اور اوس پیاسے کو خنجر جفا سے شہید کیا آہ ایہا الناس اس ظلم پر بہی رحم نکیا اور نعش کو اوس جناب کے بیگور و کفن چہوڑ کے چلے گئے کہ سایہ بجز آسمان اور فرش سوا زمین کے نہ تہا نہ تھے رسول خداء کہ عبا اوڑہاتے اور نہ تھے علی مرتضے کہ اوس تن پاش پاش کو دہوپ سے بچاتے اسطرح وہ نعش اقدس کتنے دنون پڑی رہے کہ جانوران صحرا اوس پر رحم کہا کی پرون سے سایہ کرتی تھے چنانچہ عبد اللہ بن اسود سے منقول ہے کہ جس سال واقعہ کربلا ظہور مین آیا تو اوسی سال مین بہت سے تاجر عراق کی طرف گئے تھے جب مراجعت کی تو دوازدہم محرم کو زمین کربلا پر اوترے ایک فرنگن بہی مع اپنی کنیزون کے ہمراہ قافلہ تھے وہ عورت کہتی ہے کہ جب مین وہان پہنچی تو لشکر اندوہ الم نے کشور دل میرے پر ہجوم کیا جون جون نجات چاہتی تھے اور ترقی غم کے ہوتی تھے گمان کیا مینے کہ خدا خیر کرے مبادا وطن مین کوئی اقرباؤن سے میرے مر گیا ہو بولی اے کنیزو اوٹہو براے رفع ملال چند ساعت اس صحرا کے سیر کرون شاید اندوہ دل سے میرے زایل ہو جب چلی مین قافلے سے تہوڑے دور گئی تھے کہ دیکہا مینے بہت سے جانور اوڑتی ہین آور صداے نوحہ و فغان اون سے بلند ہے اور بعضے جانور خاک پر گر گر کے لوٹتے ہین اور مٹی مین بہرے ہوئے ہین اور اسطرح روتی ہین کہ گویا بادشاہ اون کا مارا گیا ہے اس حال نے وحشت عظیم مجہپر غالب ہوئے خیال کیا مینے کہ شاید ان کا بادشاہ مارا گیا کہ جو یہہ جانور اس بیتابی سے روتے ہین پہر دیکہا کہ وہ جانور

بجانب راست بیابان جا کے جمع ہوئی ہین اور شدت سے روتی ہین لونڈی سے پوچھا مینے که اوسطرف کیا ہے جو یہہ سب جانور وہان روتے ہین وہ بولی که غالب ہے که یہان کا بادشاہ مارا گیا ہے یہہ سب جمع ہو کی تعزیت بجا لاتے ہین بولے که چل دیکھین ان کے بادشاہ کو که وہ کیسا ہے پس اوسطرف کو مع کنیز کے چلی مین تو ایک بلندی نظر آئی اوسپر چڑھے تو دیکھا مینے که ایک صحرائی لق و دق ہے لیکن زمین اوس صحرا کی تمام پر از خون ہے کہا مینے که شاید یہان بڑا قافلہ اوترا تھا که اسقدر گوسفند ذبح کئے ہین که زمین خون سے سرخ ہو گئی جب آگے گئے مین آہ دیکھا مینے که قریب سو آدمیون کے اوس جگہہ ذبح کئے پڑے ہین اور بدن اون کے زخمون سے چور ہین اور سر کسی کے بدن پر نہین ہے کہا مینے که بخدا قاتل ان کے نہایت عداوت ان سے رکھتے تھے که ہر زخم تیر پر سو زخم تیر اور ہر زخم شمشیر پر سو زخم شمشیر لگائے ہین اور بعد قتل اون کے سر بھی بدن سے اوتار لئے ہین پس داخل ہوئی مین اون نعشون مین دیکھا مینے درمیان اون کے ایک نعش که ٹکرے ٹکرے رو بقبلہ بخاک و خون غلطان پڑی ہے اور بوی مشک و عنبر آتی ہے قُلْتُ وَاللّٰهِ قُتِلَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ کہا مینے قسم بخدا یہہ شخص عبادت خدا مین مقتول ہوا ہے بلکہ عین سجدے مین ذبح ہوا ہے وَفِي جَنْبِهِ طِفْلٌ مَذْبُوحٌ اور پہلو مین اوس نعش بی سر کے ایک طفل مانند بارہ ماہ کے پڑا ہے اور خون اوس کے گلے سے جاری ہے اور ننہا ہاتھہ اپنا زخم پر رکھے ہے مجھے اوسکا یہہ حال دیکھکے رحم آیا اور نزدیک جا کی اوسکی ہاتھہ کو اوسکے گلے سے اوٹھایا تو دیکھا مینے ایک تیر اوس کے حلق پر لگا ہے اور اوس سے خون بہتا ہے یہہ حال دیکھکے اوسکا نہایت مین روئے اور چادر سے اپنی خون اوسکا پونچھا اور زخم کا بوسہ لیا اور اوسے گلے لگایا اور رو رو کے کہا مینے وای بیکسی تیری ای فرزند مظلوم اگر مادر دیدہ تیری اس حال کو دیکھتی تو اوسکا کیا حال تباہ ہوتا اور خدا جانے کیا حال اپنا بناتے یہہ خبر نہ تھے اوسی که اوس بچے کو باپ کی ہاتون پر تیر ستم لگایا ہے اور ماں اوسکی یہہ حال دیکھکی رحتی ہوئی گئی ہی القصہ وہ نصرانیہ خوب روئی اور سر کھول کے سجدے مین گئے اور کہا خداوندا بحق عیسی ابن مریم قاتل کو اس بچے کو نہ بخشیو اور دیکھا مینے که وہ نعش جو رو بقبلہ پڑی تھی اوسپر جانوران سفید رنگ سایہ فگن تھے که دہوپ سے محفوظ رہے بولی

ہین سبحان اللہ نعش پر سے جانور کمال محبت رکہتے ہین غالب ہے کہ یہہ سردار کشتون کا ہے بیشک یہہ مقتول مقربان خدا سے ہي مثل سلیمان ابن داود کے کہ جانوران صحرا اسکے نعش پر سایہ افگن ہین کنیز بولي اے بي بي سلیمان پیغمبر تھے اور بادشاہ ہفت اقلیم تھے اون سے ان کشتون کو نسبت ندو کہا مینے خاک تیري سر پر اے بي بصیرت نہین جانتي تو کہ سلیمان کے حال حیات مین جانور تابعداری کرتي تھے اور اسکي بعد مرگ سے یہہ متابعت کرتے ہین بخدا کہ یہہ کشتہ سلیمان سے کہین افضل ہے یہہ کہکے ساتہہ اوس کنیز کے قافلہ مین آئے اور ماجرا سارا بیان کیا اور کہا کہ دیکہون چل کے اون نعشون کو اور پہچانو کہ وہ عرب ہین یا عجم ہین اکثر لوگ قافلہ کے جمع ہوئے اور دیکہکے کہنے لگے یہہ لوگ مردم حجاز معلوم ہوتے ہین اور دست و پا ان کے مشابہہ اہل مدینہ سے ہین اگر سر ان کي بدنون پر ہوتے تو ہم انہین پہچان لیتے مگر اب یہان کے زمیندارون سے بلاکے پوچہو حال انکا مفصل معلوم ہو غرضکہ جب بلاکے مستفسر ہوئے زمیندارون سے کہ کشتون کا حال بیان کرو تو وہ بولے آہ کیا کہین ہم احوال انکا کہ دوسري تاریخ محرم کے تھے کہ ایک قافلہ آکے اس زمین پر اوترا اگرچہ وہ لشکر قلیل تھا مگر رعب اور دبدبہ اور شوکت و شان مین کثیر تھا غرض محرم کے چوتھے تاریخ سردار لشکر نے ہمین طلب کیا اور جب ہم حاضر ہوئے تو دیکہا ہمنے ایک خوش جمال کہ آثار عزت و جلال اوسکي جبین سے آشکارا تھے اور خویش و برادر و مصاحب اوسکے سب پرنور اور صالح اور چہرہ ہاے انور اون کي مانند ماہ شب چہاردہ کے روشن ہین ہر ایک بزرگوار بنوازش و الطاف پیش آیا اور لطف و کرم حد سے زیادہ فرمایا اسمین وقت نماز ظہر آیا دیکہا ہمنے کہ ایک جوان مثل خورشید تابان اوس افق میدان سے طالع ہوا اور روبقبلہ کہڑا ہوکے اوسنے اذان کہي لوگون سے پوچہا ہمنے کہ یہہ جوان رعنا کون ہے کہا لوگون نے کہ یہہ بیٹا اس امیر کا علي اکبر نام ہے غرض وہ سردار آگے ہوا اور سبنے اوس کے پیچہے نماز پڑہي بعد فراغ نماز ہمین اوس سردار نے قریب بلایا اور بملایمت بسیار فرمایا کہ ہم غریب الوطن و آوارہ از شہر و دیار تمہارے زمین پر وارد ہوئے ہین اگر تم رسم ترحم کو ہات سے ندو اور مروت و ہمت کو کام فرماؤ تو یہہ زمین ہمارے ہات بیع کرو

که هم ایک شهر اس زمین پر بسائین یهه سماعت اوس سردار باشوکت کی سنکی اصحاب اور احباب اوس امیر کے رونے لگی تا اینکه صداے گریه خیام حرم محترم سے بلند هوئے پس همنے باچشم اشکبار برضا و رغبت ارشاد اوس بزرگوار کا قبول کیا اور عرض کیے که یهه زمین کیا بلکه جانین همارے حاضر هین پس اوس امیر نے ساٹهه هزار درهم همین قیمت اس زمین کے دی اور آپ اوٹهه کے چار حدین مقرر کین اور فرمایا قَدِ اخْتَارَهَا اللّٰهُ لَنَا یَوْمَ دَحْیِ الْاَرْضِ یعنی اختیار کیا خدا نے واسطے همارے اس زمین کو جس روز سے که زمین کو پیدا کیا اور بچهایا هے وَجَعَلَنَا مَعْقِلًا لِشِیْعَتِنَا وَلَهُمْ اَمَانٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اور گردانا خدا نے اسے جاے ورود و بازگشت همارے شیعون کا اور یه زمین واسطے اون کے امان هے دنیا و آخرت مین غرض جب مبلغ قیمت لیکی هم رخصت هونے لگی تو اوس سردار نے فرمایا که یهه زمین همنے تمهین بخشی لیکن دو شرطون پر ایک تو یهه که کچهه قبرین خاص جو اس زمین پر هونگے اون پر زراعت نکیجیو اور جو زائر آئے تو اوسے یهه قبرین بتا دیجیو اور دوسرے شرط یهه هے که زائر سے میرے احسان کیجیو یعنی جو ان قبرون کے زیارت کو آئے تو تین دن اوسے مهمان کرنا همنے قبول کیا پس تاریخ هشتم تک تو امن و امان رها هر روز منادی عدل و داد هوتی تهے که کوئی کسی غریب کو ستائے نهین فَلَمَّا کَانَ سَابِعُ مِنْهُ وَرَدَ عَسْکَرٌ بَعْدَ عَسْکَرٍ مِنَ الْکُوْفَةِ حَتّٰی مَلَأَ عَلَی الْاَرْضِ کُلِّهَا مِنَ الْعَسَاکِرِ پس جب تاریخ ساتوین هوئے تو گروه گروه فوج کوفه سے آنی لگے تا آنکه فوج سے زمین تمام معمور هو گئی اور آٹهوین تاریخ تو اوس لشکر پر پانی اهل کوفه نے بند کر دیا هر چند وه سردار طالب صلح هوا مگر اهل کوفه پیغام بیعت یزید اوسے دیتے تهے تو وه کلمه لاحول و لا قوة پڑهه کے انکار کرتا تها تا آنکه دسوین کو جنگ ٹهر گئی اور عزیز و اقربا اوس سردار کے درجه شهادت سے فایز هونے لگی مگر ایک ایک شخص اوس سردار کے لشکر کا سو سو دو دو سو اهل کوفه کو مار کے قتل هوا تا آنکه نوبت اوس سردار کے پهنچے تو عجب کهرام خیمه مین پڑا اور وه سردار نے بهی روتا هوا خیمه سے باهر نکلا اور متوجه کارزار هوا اگرچه غم نے اقربا کے اوسے تمام کیا تها اور اوسپر هزارون هی سوار اور پیادے قتل کیے تا آنکه زخمهاے بیشمار سے طاقت لڑنے کی نرهے تو پشت

زین سے بروے زمین تشریف لاے اور سجدہ خالق مین سر اپنا جھکایا اہ ابھی وہ بزرگوار سر سجدے سے اوٹھانے نپایا تھا کہ سر اقدس خنجر بیداد سے کٹ گیا تو بوقت شام دیکھا ہمنے کہ نہ وہ فوج ہی نہ لشکر اور وہ خیمے آتش ظلم سے جلی پڑے ہین اور وہ بی بیان صاحب عصمت کہ محملون مین سوار آیے تہین اور عزیز و اصحاب اوس سردار کے اون کی پردہ داری مین مشغول تھے وہ سب خواتین برہنہ سر چاک گریبان بی مقنعہ و چادر شتران برہنہ پر سوار نامحرمون مین موہنہ بالون سے چھپاے ہوے اور خاک موہنہ پر ملے ہوئے ہین اور وہ اطفال صغیر کہ مثل ماہ شب چاردہ کے زانو پر اوس سردار کے بیٹھے تھے دیکھا اون کو کہ وہ طوق و زنجیر مین گرفتار ہین اور وہ شاہزادہ کہ جسکی ہمنے اذان سنی تھے اوسکا سر نیزی پر دیکھا اور ایک فرزند بیمار اوس سردار کا تھا اوسکی گلے مین طوق اور پاؤن مین زنجیرین مہار شتر کہینچتا جاتا تہا اور سب شہیدون کے سر نیزی پر تھے اور اہل عیال اوسکے مثل بندیان روم و ترک کے سمت کوفہ ابن زیاد پاس روانہ ہوے اور یہ نعشین جیسا تم دیکھتے ہو یونہین پڑے ہین خوف سے حاکم کی ہم دفن نہین کر سکتے مگر چاہتے ہین کہ جب لشکر اونکا دور جاے تو ہم ان کے دفن کی تدبیر کرین پس اہل قافلہ نے کہا کہ ای زمیندارو نام اس سردار کا کچھ معلوم ہوا زمینداروں نے کہا کہ سردار اون کا وہی ہے کہ جو سجدہ خالق مین ہے اور سر اوسکا سجدے مین کاٹا گیا ہے مگر تا وقت شہادت نام اون کا ہمین معلوم نہ تھا مگر جب سر اقدس اس پیاسی کی بدن سے جدا کیا تو ایک منادی اوسوقت پکارا الا قُتِلَ الحُسَینُ الا ذُبِحَ الحُسَینُ آگاہ ہو حسین پیاسا ذبح ہوا پس جو ہین اہل قافلہ نے نام حسین سنا خوب پیٹے اور خاک اوڑاے اور کہا کہ حسین نام یثرب و حجاز مین سوا حسین فرزند رسول الثقلین کے کوئی نہین ہے پس گرد نعش کے اگی جمع ہوے اور خوب روے اور ماتم کیا پس ناگاہ وہ فرزندگن دوڑ کے نعش اقدس پر گر پڑے اور بولے ای آقا میرے ای مولا میرے گواہ رہو کہ مین ایمان لاے ہون اور روز قیامت گواہی دینا میرے اسلام کی یہ کہکی خون حضرت کا اپنی پیشانی پر ملا اور عرض کی کہ روز قیامت کو مادر گرامی تمہاری فاطمہ زہرا چہرہ پر خون دکھائین گے تو اس چہرہ پر خون کو پھر گواہی لیجاؤن گے پس عجیب حال ہوا سب کا رونی لگے تھے

قریب تہا کہ غش ہو جاوین روایت چہل و ششم خبر دینا رسول خدا کا جناب فاطمہ کو احوال شہادت امام حسینؑ سے اور ابن عباسؓ کا خواب مین دیکھنا رسول خدا کو مع دو شیشون خون سے بہرے ہوی کے اور آنا جانور کا مرقد رسول خدا پر اور شفا پانا دختر یہود کا اور آنا شیر کا نعش جناب امام حسینؑ علیہ السلام پر بروایت کافی رُوِيَ أَنَّهُ لَمَّا أَخْبَرَ النَّبِيُّ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ بِقَتْلِ وَلَدِهَا الْحُسَيْنِ وَمَا يَجْرِي عَلَيْهِ مِنَ الْمِحَنِ منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ نے خبر دی اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو شہادت امام حسینؑ سے اور جو کہ مصائب کہ اون پر ہونی والے تھے اس امت جفا کار کے ہاتہ سے بَكَتْ فَاطِمَةُ بُكَاءً شَدِيدًا وَقَالَتْ یہہ سنکی جناب سیدہ شدت سے روئین اور عرض کی ای بابا یہہ سانحہ میرے حسینؑ پر کس زمانے مین ہو گا حضرت بولے ای فاطمہؑ جب حسینؑ تیرا ان بلاؤن اور مصیبتون مین گرفتار ہو گا اوسوقت نہ مین ہون گا نہ علیؑ ہون گے نہ تم ہو گے یہہ سنکی جناب فاطمہؑ شدت سے روئین اور عرض کی يَا أَبَتِ فَمَنْ يَبْكِي عَلَى وَلَدِي وَمَنْ يَلْتَزِمُ بِإِقَامَةِ الْعَزَاءِ اے پدر بزرگوار جب ہم مین سے کوئی نہو گا تو کون میرے مظلوم پر رویگا اور کون اوس غریب کی مجلس ماتم برپا کریگا حضرت نے فرمایا ایسا خیال نہ کرو ای فاطمہؑ اے پارۂ جگر میرے إِنَّ نِسَاءَ أُمَّتِي يَبْكِينَ عَلَى نِسَاءِ أَهْلِ بَيْتِي وَرِجَالُهُمْ يَبْكُونَ عَلَى رِجَالِ أَهْلِ بَيْتِي بتحقیق کہ عورتین میرے امت کی روئین گے مصیبت پر زنان اہلبیت کے اور مرد اون کے روئین گے مردان اہلبیت کی حال پر اور ہر سال سامان ماتم اور مجلس عزا کو میرے حسینؑ کے برپا کرین گے پس روز قیامت ہو گا تم شفاعت کرنا اون عورتون کے اور مین شفاعت کرون گا اون مردون کی اور جو مومن رویگا میرے حسینؑ غریب کے حال پر اوسکا ہاتہ پکڑ کے ہم داخل بہشت کرین گے يَا فَاطِمَةُ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ اے فاطمہؑ تمام آنکھین روتے ہون گے روز قیامت کو مگر وہ آنکہ جو مصیبت حسینؑ پر روئی ہو گی وہ آنکہ ہنستی ہو گے اور بشارت دیجائیگی ساتہ نعمتہاے جنت کے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي مَدِينَةِ الرَّسُولِ إِذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ فِي الْمَنَامِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ نَحْوِ كَرْبَلَا ابن عباس سے منقول ہے

کہ مدینے مین سوتا تھا کہ ناگاہ مینے خواب مین دیکھا رسول خداؐ کو کہ سمت کربلا سے تشریف لائے ہین
باحال تباہ اور سر و ریش حضرت پر خاک پڑی ہے وَهُوَ بَاكِي الْعَيْنِ حَزِيْنُ الْقَلْبِ اور وہ جناب
محزون و ملول ہین اور چشمہاے مبارک سے آنسو جاری ہین اور دو شیشے خون سے بھرے
ہوئے حضرت کے پاس ہین فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا هٰذِهِ الْقَارُوْرَتَانِ مَمْلُوَّتَانِ دَمًا عرض کی مینے
یا رسول اللہ یہہ آپ کا کیا حال ہے اور یہہ شیشے کیسی ہین خون سے بھرے ہوئی یہہ سنکے وہ جناب اور
شدت سے روئے اور فرمایا هٰذِهٖ فِيْهَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَهٰذِهٖ اُخْرٰى مِنْ دِمَاءِ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ اے ابن عباس میرے حسین کو ظالمون نے شہید کیا اس ایک شیشے مین تو خون میرے حسین کا
ہے اور دوسرے مین خون اوسکے اہلبیت اور اصحاب کا ہے یہہ خواب دیکھہ کے غمناک اوٹھا مین اور
کہتا تہا مین خدا خیر کرے عجب طرحکا خواب دیکھا ہے مینے اور دوسری روایت مین ہے ابن عباسؓ سے
کہ پہر نکلا مین گھر سے باہر پریشان ہوکے فَرَأَيْتُ وَاللهِ الْمَدِيْنَةَ كَأَنَّهَا ضَبَابٌ دیکھا مینے کہ ایک
غبار نے مدینہ کو گھیر لیا اور آفتاب کو گہن لگا ہے وَرَأَيْتُ حِيْطَانَ الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهَا دَمٌ عَبِيْطٌ اور
دیوارہاے مدینہ کو دیکھا کہ خون سے افشان ہین منقول ہے کہ اوسوقت ایک جانور آیا خون اوسکے
پرون سے ٹپکتا تھا وَدَارَ مَرْقَدَ الرَّسُوْلِ يُعْلِنُ بِالنِّدَاءِ اس حال سے وہ جانور مرقد رسول خداؐ
گرد پھرتا تہا اور باواز بلند رو رو کے کہتا تہا اَلَا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بِكَرْبَلَاءَ آگاہ ہواے رسول خداؐ
کہ تمہارا پیارا حسین قتل ہوگیا کربلا مین اَلَا ذُبِحَ الْحُسَيْنُ بِكَرْبَلَاءَ آگاہ ہواے محبوب خداؐ کہ تمہارا پیارا
نواسا تین دن کا پیاسا ذبح کیا گیا زمین کربلا مین فَاجْتَمَعَتِ الطُّيُوْرُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ وَيَنُوْحُوْنَ
بہت سے جانور گرد اوسکے جمع ہوکے نوحہ و شیون کرنے لگی اور اہل مدینہ اس ماجری سے نہایت حیران
تھے اور دیکھتے تھے کہ اوس جانور کے پرون سے خون ٹپکتا ہے تا آنکہ جب خبر شہادت امام حسین
مدینے مین آئے تو لوگون کو معلوم ہوا کہ وہ جانور رسول خداؐ کو خبر دینے کو آیا تہا شہادت امام حسین کے
پہر وہ جانور موافق بعضی روایتون کے ایک باغ مین آیا کہ قریب مدینے کے تہا وَوَقَعَ عَلٰى شَجَرَةٍ
يَبْكِيْ طُوْلَ اللَّيْلِ اور ایک درخت پر بیٹھہ کے تمام شب باواز حزین رویا کیا وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ

رَجُلٌ يَهُودِيٌّ وَلَهُ بِنْتٌ عَمْيَاءُ زَمِنَةٌ مَشْلُولَةٌ وَالْجُذَامُ قَدْ اَحَاطَ بِبَدَنِهَا اور ایک یہودی تہا مدینے مین اوسکے ایک بیٹی تہی نابینا زمین گیر ہات شل جذام سے تمام بدن افگار تہا اتفاقاً وہ یہودی اپنی بیٹی کو اوس باغمین چہوڑ کے کسی کام کو گیا تہا اور اوس شب اوسکا آنا نہ ہوا وہ لڑکے اپنی تنہائی پر شب بہر رویا کے کہ اوسکا باپ شب بہر کہانی کہا کرتا تھا حضرات مقام تامل ہے کہ وہ لڑکی اپنی تنہائی پر شب بہر رویا کی اور نہ سوئے افسوس تنہائی فاطمہ صغرا پر کیا حال ہوا ہوگا اوس بیمار کا کہ اوس بیمار کا تمام کنبہ چہٹ گیا تہا اور کوئے اوسکا دلاسا دینے والا نہ تھا القصہ وہ لڑکے رات بہر رویا کے فَسَمِعَتْ عِنْدَ السَّحَرِ بُكَاءَ الطَّيْرِ پس صبح کے قریب اوس نے آواز اوس جانور کے سُنی کہینچکے آپکو بدشواری اوس لڑکے نے اوس درخت کے نیچے پہنچایا جسپر وہ جانور بیٹہا روتا تھا پس یہہ حال تہا اوسکا کہ جب وہ جانور روتا تہا تو یہہ بہے آواز حزین سے رو کی جواب دیتی تھے إِذْ وَقَعَ قَطْرَةٌ مِنَ الدَّمِ عَلَى اَعْيُنِهَا فَفُتِحَتْ ناگاہ ایک قطرہ خون اوس کے پرون سے ٹپکے اوسکی آنکہہ پر گرا اعجاز خون امام آنکہہ اوسکی روشن ہو گئی یہہ اسیے حیران تہے کہ دوسرا قطرہ اوس کے دوسرے آنکہہ پر گرا وہ بہی اچہے ہو گئی پہر ایک بوند اوسکے ہاتہہ پر گرے وہ بہی اچہا ہو گیا پہر تو جو قطرہ ٹپکتا تہا وہ لڑکے اپنی تمام بدن ملتی تہے یہان تک کہ تمام بدن اوسکا اچہا ہو گیا اور وہ لڑکے صحیح و سالم ہو گئی برکت خون امام غریب سے پس آیا باپ اوسکا فَرَاٰى بِنْتًا تَدُوْرُ وَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّهَا اِبْنَتُهٗ پس دیکہا اوس نے کہ ایک لڑکی صحیح و سالم باغمین پہرتی ہے نہ پہچانا اوس نے کہ یہہ میری بیٹی ہے پوچہنے لگا اسے لڑکے مین اپنی بیٹی مریضہ کو یہان چہوڑ گیا تہا وہ کیا ہو گئی اوسمین تو طاقت حرکت بہی نہ تہے اوس لڑکی نے کہا اے پدر مین ہی تو تیرے بیٹی ہون وہ بولا تو اچہی کیونکر ہوئے وہ بولی کہ اے پدر ایک جانور درخت پر بیٹہا روتا ہے اور نہین جانتے ہین کہ کس غریب مظلوم ستم رسیدہ کا خون اوسکے پرون سے ٹپکتا ہے اوس کے خون کے برکت سے مین اچہے ہوئے ہون فَلَمَّا سَمِعَ كَلَامَهَا وَقَعَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ یہہ سنتے ہی وہ یہودی غش کہا کے گرا جب ہوش مین آیا تو وہ لڑکے اوس درخت کے نیچے لائے جہان وہ جانور بیٹہا تہا فَرَاٰهُ وَاكِرًا

عَلَي الشَّجَرَةِ يَانَّ مِنْ قَلْبٍ حَزِيْنٍ مِمَّا اَيْ عَمَّا فُعِلَ بِالْحُسَيْنِ پس دیکھا اونے کہ وہ جانور درخت پر بیٹھا ہوا اپنے
دل دردناک سے روتا ہے احوال حسین پر یہودي نے کہا اي جانور تجھے قسم ہے اپني خالق کي مجھے
اگاہ کر اپني احوال سے قدرت خدا اور اعجاز امام دوسرا سے وہ طایر گویا ہوا اور بزبان فصیح
کہنے لگا کہ اے یہودي کیا کہون احوال اپنا اِنِّيْ كُنْتُ وَاكِرًا عَلٰي بَعْضِ الْاَشْجَارِ مَعَ جُمْلَةٍ مِنَ
الطُّيُوْرِ عِنْدَ الظُّهْرِ اے یہودي مین اور کتنے جانور وقت ظہر بیٹھکر سایہ درخت مین بیٹھے
ذکر آب و دانہ مین مشغول تھے اِذَا بِطَائِرٍ سَاقِطٍ عَلَيْنَا وَهُوَ يَقُوْلُ ناگاہ ایک جانور خون آلودہ
آیا اور ہمسے بولا اَيُّهَا الطُّيُوْرُ تَاْكُلُوْنَ وَتَنْعَمُوْنَ واے ہمراہي جانورو تم کھاتے ہو
اور سایہ مین خوش بیٹھے ہو ذکر آب و دانہ مین مشغول ہو وَالْحُسَيْنُ فِيْ اَرْضِ كَرْبَلَا فِيْ هٰذَا الْحَرِّ
مُلْقًى عَلَي الرَّمْضَاءِ افسوس یہہ خبر نہین کہ حسین نواسا رسول خدا کا اس گرمي مین زمین کربلا پر پڑا ہے
وَرَاْسُهٗ مَقْطُوْعٌ مَرْفُوْعٌ عَلَي الرُّمْحِ وَنِسَاۗءُهٗ سَبَايَا اور سر اوس جناب کا کاٹکے نیزے پر
چڑہایا گیا اور اہل حرم اون حضرت کي جو بیٹیان فاطمہ زہرا کے ہین مثل لونڈے اور
غلامون کے قید ہوئے ہین اي یہودي یہہ احوال سنکے عجب حال ہوا ہمارا اور سب خوشي ہماري
مبدل برنج ہوئي اور اوڑے ہم سوے صحراے کربلا فَرَاَيْنَا سَيِّدَنَا فِيْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ طَرِيْحًا
اَلْغُسْلُ مِنْ دَمِهٖ وَالْكَفَنُ الرَّمْلُ السَّافِيْ آہ دیکھا سید اپنے کو اوس جنگل مین زمین گرم پر پڑا ہوا
خون مین اپنے غسل کیے ہوئے اور بجاے کفن خاک صحرا پڑے ہوئي فَوَقَعْنَا كُلُّنَا عَلَيْهِ نَتَمَرَّغُ
بِدَمِهِ الشَّرِيْفِ وَنَنُوْحُ عَلَيْهِ عجب حال ہوا ہمارا وہ نعش بیسر دیکھے اور ہمنے بي اختیار گرا دیا
آپ کو اوس نعش پر اور نوحہ و شیون کرنے لگے کہ ہاي حسین فرزند فاطمہ زہرا افسوس اے پارہ
جگر علي مرتضے تو پیاسا ذبح ہو گیا پھر سب جانور ایک ایک شہر کو اوڑ گئے تا خبر کرین سب کو
اس مصیبت سے پس یہودي حیران ہوا اور فکر کیے اوس نے کہ اگر حسین شہید ایسا صاحب
قدرت نہوتا تو خون اوسکا شفا واسطے ہر مرض کے نہوتا پس یہہ کہکي دونون مسلمان ہوئے
اور پانچ سو یہودي مسلمان ہوئے اس ماجرا کو سنکے اور خوب روئے فرزند رسول خدا

مصیبت پر حضرات مقام خاک اوڑاینگا ہے یہودی تو قدر شناسی کرین بلکہ جانور اس قدر ماتم کرین اور رحیم کہاںین حال امام پر وہ کون لوگ تھے جو اپنے تئین مسلمان سمجھتے تھے اور وہ کیسے مسلمان تھے جنہون نے بعد قتل کے پامالی کا ارادہ کیا اور چاہا کہ اوس جسم اقدس پر گھوڑے دوڑائین پس بعضے روایتون مین تو یہہ ہے کہ عمر سعد شقی نے پکارا کون اب ایسا ہے جو نعش حسینؑ پر گھوڑے دوڑائے اور بعض روایت مین یہہ ہے کہ خود کچھہ شقی ہنستے ہوئے آئے اور بولے ای عمر سعد مبارک ہو تجھے قتل حسینؑ مگر ہمارے ہاتھ سے کوئی زخم حسینؑ کے بدن پر نہین لگا ہمین اجازت دیجے تا ہم بھی اپنی دلون کے بخار نکالین اور گھوڑے دوڑائین نعش حسینؑ پر قَالَ ذٰلِكَ لَكُمْ عمر سعد شقی نے بولا تمہین اختیار ہے حسینؑ کو اور اصحاب حسینؑ کو پامال سم اسپان کرو کتاب کافی مین منقول ہے جب ارادہ کیا اشقیا نے گھوڑے دوڑانیکا نعش جناب امام حسینؑ اور اصحاب حسینؑ پر فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الْخَبَرُ بِاَهْلِبَيْتِ الْحُسَيْنِ عَظُمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ جب یہہ خبر مصیبت اہلبیت نے سنی اندوہ اون کا زیادہ ہوا اور یہہ بات اون پر زیادہ دشوار ہوئے اور اہلبیت بہت مضطرب ہوئے چنانچہ بعض روایتون مین ہے کہ جناب زینبؑ کا عجب حال تھا کبھی روتے ہوئین جناب امام زین العابدینؑ پاس آتی تھین اور فرماتی تھین ای فرزند کیا نعش مین پڑے ہو بابا پر تمہارے یہہ ظلم ہوا جاتا ہے اور کبھی موہنہ سوے مدینہ کرکے چلاتی تھین ای نانا دیکھو یہہ فرزند تمہارا حسینؑ اس مصیبت مین گرفتار ہے کہ بعد قتل کے اسپر ظلم موقوف نہین ہوتا ہے کہ ظالم چاہتے ہین کہ نعش پہ سر پر گھوڑے دوڑائین اور کبھی موہنہ سوے لشکر اعدا کرکے چلاتی تھین کہ آیا تم مین سے کوئی مسلمان نہین ہے کہ میرے بہائی فرزند رسول خدا کے نعش کو بچاوے غرض کہ موافق روایت کافی کے فضہ نے جب اہلبیت کو مضطرب دیکھا تو آکے جناب زینبؑ سے عرض کیا یَا سَيِّدَتِيْ اِنَّ سَفِيْنَةَ سَفِيْنَہ لَمَّا كُسِرَ بِهٖ فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ بِهٖ فِي جَزِيْرَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَسَدٍ فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ای سیدہ میرے سفینہ آزاد کردہ رسول خدا کے کشتی دریا مین شکستہ ہوئے اور ایک جزیرہ مین وہ نکلا تو ایک شیر

اوسے دکہائے دیا اوس نے کہا اے شیر مین غلام آزاد کردہ رسول خدا ہون فہمہم بین يَدَيهِ حَتّى وَقَفَ عَلَى الطَّرِيقِ پس وہ ہمہمہ کرتا چلا آگیا اوسکے تا آنکہ اوسکو بر سر راہ پہنچا دیا پس اے خوزادے میرے یہان نیچے ایک شیر رہتا ہے اگر اجازت فرماو تو مین جاؤن فاعلمه بما هم صانعون غداً تو مین اوسے جاکی اس ظلم اشقیا کے خبر کرون جناب زینبؑ نے یہہ سنکے فرمایا اے فضہ جلد جاکی اوسے خبر کر فمضت اليه فقالت يا ابا الحارث فرفع راسه ثمّ قالت پس جاکے فضہ نے پکارا اے ابو الحارث اوس شیر نے سر اوٹہایا تو فضہ نے کہا اتدري ما ارادوا بنو امية يصنعوا بجسد ابي عبد الله الحسين اے شیر آیا جانتا ہی تو کہ کس ظلم کا ارادہ کیا ہے بنو امیہ نے جسم ابی عبد اللہ الحسین سے يريدون ان يوطوا الخيل ظهره اے شیر بنی امیہ چاہتے ہین کہ اب نعش حسینؑ پر گہوڑے دوڑائین اور نعش حسینؑ کو پامال کرین فمشى حتّى اقبل الى المقتل یہہ سنتے ہی وہ شیر جانب قتلگاہ روانہ ہوا جب پہنچا مقتل مین اور نعش گلو بریدہ امام اوسے نظر پڑے وضع يديه على جسد الحسين تو دونون ہات کس محبت سے جسم حضرت پر رکہکی کہڑا ہوا اور بعضے روایتون مین ہے کہ روتا تہا کبہی نعش اقدس پر موہہ ملتا تہا اور کبہی سوے آسمان سر اوٹہاکے دیکہتا تہا اور کہتا تہا رب انظر الى ابن بنت نبيك قتلوه عطشانا بغير ذنب خدایا دیکہہ حال فرزند دختر رسول خدا کا کہ قتل کیا اسے پیاسا بیگناہ اب چاہتے ہین کہ اس کے نعش پر گہوڑے دوڑائین غرض جب وہ لعین اوس ارادہ فاسد پر اپنے مستعد ہوکی آئے تو دیکہا کہ ایک شیر بیٹہا ہے عمر سعد بولا یہہ فتنہ ہے اسے مشہور نکرو اور پہر گئے وہ وہان سے پس سبحان اللہ جانورون نے تو یہہ وفا کیے اور کلمہ گویونکو کسیطرح حضرت پر رحم نہ آیا آپکے خیمہ اہلبیت کو لوٹ لیا جناب سید الساجدین کو بستر بیمار سے پر سے گرا کے طوق و زنجیر مین گرفتار کیا اور راہ سے کوفہ ہوئے اور وہ ظلم کیے اہلبیت پر کہ کفار پر سے وہ ظلم کسی نے کبہی نہ کیے تہے روایت چہل و ہفتم ٤٧ احوال دعبل اور زن فاحشہ کے مجلس عزا مین آگ لینے آنی کا اور آنا اہلبیت کا کوفہ مین

اور حال سر جناب عباس خیر الناس عیون اخبار الرضا مین جناب امام رضاؑ سے منقول ہے کہ پسر دعبل خزاعی نے کہا کہ وقت وفات دعبل قریب ہوا تو زبان اوس کے بند ہو گئی اور موںہہ اوسکا سیاہ ہو گیا یہہ حال دیکہہ کے نہایت مین خوفناک ہوا اور بسبب خجالت کے آدمیون سے مینے اسی چھپایا اور اوسے مکان خلوت مین غسل دیکے دفن کیا لیکن مین کمال حیرت مین تھا کہ باپ میرا مداح اہلبیتؑ تھا اور انجام کار اوسکا کیا ہوا غرض وہ دن گذرا اور شب کو مین سو یا فَرَأَيْتُهُ فِي مَنَامِي بِوَجْهٍ أَبْيَضَ وَاللِّبَاسِ الْفَاخِرِ فِي جِسْمِهِ ناگاہ مینے اپنی باپ کو خواب مین دیکھا کہ چہرہ اوسکا نورانی ہے اور جامہ نفیس پہنے ہے پوچہا مینے ای بابا مینے تمہین وقت مرگ کے اوس صورت سے دیکہا تہا اور اب اسطرح سے دیکہتا ہون دعبل نے کہا اے فرزند تو نے دیکہا تہا مجھے کہ زبان میری بند ہو گئی تھے اور موںہہ سیاہ ہو گیا تھا سبب اسکا یہہ ہے کہ مین شراب خوار تھا لیکن پروردگار رحیم نے مجھے بخشا ہے مینے کہا ای پدر ماجرا مفصل بیان کرو کہ کیا چیز باعث ہوئے تمہارے بخشش کے کہا دعبل نے کہ مجھے قبر مین رکہا تو نے تم ہی صورت تھے میرے اور عجب وقت تنہائی تھا ناگاہ قبر مین جناب رسول خدا تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا أَنْتَ دِعْبِلُ الرَّاثِي شُهَدَاءِ أَهْلِبَيْتِي قُلْتُ نَعَمْ تو ہے دعبل ہے مرثیہ گو میرے شہداء اہلبیت کا عرض کے مینے فدا ہون مین ہی ہون دعبل فَقَالَ أَنْشِدْنِي فَأَنْشَدْتُهُ حضرت نے فرمایا کچھ مرثیہ اہلبیت مین پڑہ مینے یہہ مرثیہ شروع کیا لَا أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّ الدَّهْرِ إِنْ ضَحِكَتْ وَآلُ أَحْمَدَ مَظْلُومُونَ قَدْ قُهِرُوا یعنی نہ ہنسائے خدا زمانیکو جسوقت زمانہ قصد ہنسنے کا کرے درحالیکہ اہلبیت رسول خدا ظلم و ستم رسیدہ ہون اور ایکدن زمانے مین حسین نہ پاین أَنَا أُنْشِدُ رَسُولَ اللّٰهِ يَبْكِي حَتَّى أُغْمِيَ مِنْ إِنْشَادِهِ دعبل کہتا ہے کہ مین مرثیہ پڑہتا تھا اور رسول خدا روتی تھے تا آنکہ پڑہ چکا اور جب حضرت کو رونی سے افاقہ ہوا تو فرمایا مرحبا اے دعبل کیا خوب مرثیہ کہا تو نے پہر جامہ سفید کہ پہنے تھے اوتار کے مجھے عنایت کیا اور میرے عفو تقصیر کے لیئے درگاہ الٰہی مین دست مناجات اوٹھا کے دعا کی کہ خدایا یہہ دوست

میرے اہلبیت کا ہے اس کے گناہ بخش اور موہنہ کو اوسکے سفید کر حضرت کی دعا سے موہنہ میرا نورانی ہوگیا اور مین داخل بہشت ہوا ہے نصیب کہ جنکی شفاعت خواہ سید انبیا ہون وَحُكِيَ اِنَّ امْرَاَۃً ذَاتَ فُحْشٍ كَانَتْ مَعْهُوْدَۃً فِي الْمَدِيْنَۃِ کتب معتبرہ مین نقل ہے کہ ایک عورت فاحشہ مدینے مین رہتی تھے وَلَهَا جَارٌ كَانَ مُوَاظِبًا عَلٰى مَاتَمِ الْحُسَيْنِ اور اوس کے ہمسایہ مین ایک مرد و سید اور رہتا کہ ہمیشہ اوقات اوس کے ماتم جناب سید الشہدا مظلوم کربلا مین بسر ہوتی تھے ایک دن چند مومن اوس کے گھر مجلس مین جمع تھے مرثیہ پڑہتے تھے اور روتے تھے حال غریبی فرزند رسول الثقلین پر فَاَمَرَ لَهُمْ بِاِصْنَاعِ طَعَامٍ صاحب خانہ نے خادم سے کہا کہ عزاداران حسین مظلوم کے لیئے کچھہ طعام طیار کر وہ غلام درستی طعام کر کے آپ بیٹھے رونے مین مشغول ہوا فَدَخَلَتِ الْمَرْاَۃُ الْفَاحِشَۃُ تُرِيْدُ نَارًا ناگاہ وہ زن فاحشہ آگ لینی کو اوس مکان مین آئی وَاِذَا بِالنَّارِ قَدِ انْطَفَتْ مِنْ غَفْلَتِهِمْ عَنْهَا اور وہ آگ اون کے غفلت سے افسردہ ہوگئی فَعَالَجَتْهَا تِلْكَ الْفَاحِشَۃُ بِالنَّفْخِ سَاعَۃً طَوِيْلَۃً اوس عورت نے جو آگ کو افسردہ پایا اور اون لوگون کو مشغول گریہ وزاری مین پایا وہ عورت خود اوسے پہونکنی لگی اور درست کرنے لگی اور دیر تک اوسمین مشغول رہی حَتّٰى اتَّسَخَتْ يَدَاهَا وَذَرَفَتْ عَيْنَاهَا تا انگلیات اوس کے جل گئے اور آنسو اوسکے انکھون سے نکل آئے غرض جب آگ روشن ہوئے بقدر حاجت لیکی اپنے گھر چلی گئی اور وہ پہر کو وہ عورت تہوڑا سو رہی تھے جب وہ پہر ہوئے تو آنکہہ اوسکے لگ گئی وَاِذْ هِيَ تَرَايَ طَيْفًا كَاَنَّ الْقِيَامَۃَ قَدْ قَامَتْ وَاِذَا بِالزَّبَانِيَۃِ جَهَنَّمَ يَسْحَبُوْنَهَا بِسَلَاسِلِ نَارٍ ناگاہ دیکہا کہ گویا قیامت قایم ہوئی ہے اور زنجیر آتشین اوسکے گلے مین ڈال کے فرشتی اوسی سوے جہنم کہینچی لیئے جاتے ہین وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا زَانِيَۃُ غَضَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَاَمَرَنَا تَلْقِيْكِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ اور وہ فرشتے کہتے ہین اے زانیہ خداوند عالم تجہپر غضبناک ہوا ہے اور حکم کیا ہے ہمین کہ یونہین لیجاکی تجھے قعر جہنم مین ڈالدین ایہا الناس کیا ہراس ہوگا اوسے وَهِيَ تَسْتَغِيْثُ فَلَا تُغَاثُ وَتَسْتَجِيْرُ فَلَا تُجَارُ اور فریاد کرتی ہے اور کوئی اوسکی فریاد کو

نہین پہنچتا اور وہ پناہ مانگتی ہے اور کوئی اوسے پناہ نہین دیتا تا آنکہ وہ اسی حال سے کنارہ جہنم پر پہنچے اور چاہتے ہتی فرشتے کہ اوسے جہنم مین ڈالدین وَاِذَا بِرَجُلٍ قَدْ اَقْبَلَ يَصِيْحُ بِهِمْ خَلُّوْهَا کہ ناگاہ ایک شخص تشریف لائے اور فرشتون کو پکارے چہوڑ دو اوسے ہرگز جہنم مین نڈالنا کیون اسے ایذا دیتی ہو سبحان اللہ خیال کیجیے اس غلام نوازیکو ملائکہ نے عرض کیے یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَمَا سَبَبُهَا ای فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ ہمین خدا کا حکم ہوا ہے کہ اسے جہنم مین ڈالدین اور آپ اسے بچاتے ہین سبب اسکا کیا ہے قَالَ نَعَمْ حضرت نے فرمایا ہان مین بچاتا ہون اسے اِنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ يَعْمَلُوْنَ عَزَائِيْ وَقَدْ اَوْقَدَتْ لَهُمْ نَارًا يَعْمَلُوْنَ بِهَا طَعَامًا کیونکر نہ بچاؤن اسے کہ یہہ داخل ہوئے ایک گروہ پر کہ وہ میرے حال پر روتی تہے اس نے اون کے طعام کے لیے کیسی مشقت اوٹہائے کہ ہاتہہ اسکے جل گئے اور آنسو اسکی آنکہون سے نکل آئے پہر مین کیونکر اسے دیکہون جہنم مین داخل ہوتے پس کیا مرتبہ ہے تمہاری آقا کا یہہ سنتی ہی فرشتے اوس سے جدا ہوئے اور عرض کرنے لگے حُبًّا وَکَرَامَةً یَا ابْنَ الشَّافِعِ وَابْنَ السَّاقِیْ بسر وچشم آپ کا فرمان بجالائین گے ای فرزند شافع محشر اے پسر ساقی کوثر پس وہ عورت دوڑکے قدم شریف پر گرپڑے اور بولے قربان ہون تم کون ہو جو اسوقت میرے ایسی بیکسی مین کام آئے اور تمہارے بدولت عذاب سے مینی رہائی پائے فَقَالَ اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ آہ اونہون نے فرمایا اے عورت مین پسر علی ابن ابیطالب ہون یعنی جسے اہل کوفہ نے مثل گوسفند کے پیاسا ذبح کیا مین وہ ہون کہ جسکے عزادارون کے خدمت مین تو نے اپنی ہاتہہ جلائے پس وہ عورت روتی ہوئی اوٹہے اور پہر داخل ہوئے مجلس مین اور حال بیان کیا اور خوب روئی فرزند زہرا کے لیے اور اہل مجلس نے شور واویلا واصیبتا بلند کیا پہر اوس عورت نے اپنی افعال بد سے توبہ کی سب کے سامنی سنا حضرات حال اپنے آقا کا خوشا حال اون عاشقان حسین کا جو شب و روز اپنے آقا کی لیے گریہ و بکا مین مشغول رہتی ہین پس وا اے عاشقان حسین کہ اوس مولا کو تمہارے تین دن پانی ندیا دھو

يَسْتَغِيثُ فَلَا يُغَاثُ وَيَسْتَجِيرُ فَلَا يُجَارُ اور خیال کیجیے کہ وہ فریادرس عالم اور شافع محشر
فریاد کرتا تہا اور کوئی اوسکے فریاد کو نہ پہنچتا تھا اور کوئی پناہ اوسے ندیتا تہا اور فرماتا تہا
هَلْ مِنْ مُغِيثٍ يُغِيثُنَا هَلْ مِنْ مُجِيرٍ يُجِيرُنَا آیا ہے کوئی پناہ دینے والا کہ ہمین پناہ دے آیا
کوئی فریادرس ہے کہ ہمارے فریاد کو پہنچے هَلْ مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ
کوئی ایسا ہے کہ اس بلا کو اہلبیت رسول خدا سے دفع کرے اور کوئی اوسے جواب ندیتا تہا سوا تیر
و شمشیر مارنیکے حَتّٰى ذُبِحَ طِفْلُهُ الرَّضِيعُ فِي حِجْرِهِ یہان تک کہ اوسکے فرزند شیرخوار کو تیر مارا
وَيَكُولُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَيَطْلُبُ الْمَاءَ فَلَا يَجِدُهُ اور زبان بار بار چباتے تہے پیاس سے
اور پانی مانگتے تہے اور کوئی ندیتا تھا وَذَبَحُوهُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ اور اوس تین دن کے
پیاسے کو ذبح کیا مثل گوسفند قربانی کے اور الحرم کو اوس کے لوٹ لیا اور عمر سعد نے اوس دن
مقام کیا تا دو پہر روز دوم فَجَمَعَ قَتْلَاهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِمْ وَدَفَنَهُمْ وَتَرَكَ حُسَيْنًا وَأَصْحَابَهُ ایہا النا
روؤ اور خاک اوڑاؤ کہ یہہ امر رونی کو کافی ہے کہ جمع کیا عمر سعد لعین نے اپنی کشتگان نجس کو
کہ وہ ہزارون تہے اونہین غسل دیا اون پر نماز پڑہے اور اونہین دفن کیا اور چہوڑ دیا بے دفن و
کفن پارہ جگر زہرا اور نور چشم رسول خدا کو بیسر خاک و خون مین غلطان ریگ گرم کربلا پر
پڑا ہوا اوس شخص کو جسے رسول اپنے سینے پر سلاتے تہے اور کاندہے پر چڑہاتے تہے اور سر
اقدس کو اوس کے نیزے پر چڑہایا اہل حرم کو اوسکے بے مقنعہ و چادر شترہاے بیجہ پر سوار کیا اور
عابد بیمار کو طوق و زنجیر مین گرفتار کرکے جانب کوفہ روانہ ہوے راوی کہتا ہے کہ جب داخل کوفہ
ہوے تو آگے شہیدون کے تہے وَمِنْ خَلْفِهِمْ نِسَاءُ الْحُسَيْنِ مُشَقَّقَاتٍ نَاشِرَاتٍ لَاطِمَاتٍ
بَاكِيَاتٍ اور پیچہے سرون کے اہلبیت حسین اس حال پریشان سے تہی کہ چاک گریبان بال سرون کے
کہلے ہوے مونہہ پر طمانچے مارتی ہوے وَفِي حُجُورِهِنَّ أَطْفَالٌ تُحَكَّوْنَ إِلَى الرُّؤُسِ وَتَبْكُونَ
اور گودیون مین اون سبے وارثون کے ننہے ننہے بچے تہے وہ بہے سرون کو دیکہہ کر گہبرا
گہبرا کے روتے تہے وَفِيهِنَّ بِنْتُ الْحُسَيْنِ ثَلٰثُ سَنَوَاتٍ وَحَوْلَهُنَّ أَقْوَامٌ كَثِيرَةٌ فِي يَدِ كُلِّ

وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَيْفٌ مَجْرُودٌ اور اون مین ایک لڑکی جناب امام حسین کی تین برس کی تھے اور گرد اون کے بہت ملعون تلوارین کھینچے ہوئی تھے اور وہ لڑکی بہت بیقرار ہوکی روتی تھے اور کہتی تھے اَيْنَ اَبِي اَيْنَ اَبِيْ کہان گئے بابا میرے کہان گئے بابا میرے راوی کہتا ہے کہ ابن زیاد نی حکم کیا کہ اہلبیت کو مع سرون کی کوچہ و بازار مین پھراؤ پس وہ شقی موافق حکم اوس لعین کے شہر مین پھرانے لگے فَلَمَّا دَنَتِ النُّوقُ قَبْرَ مُسْلِمِ بْنِ عَقِيلٍ بَكَتِ النِّسَاءُ بُكَاءً شَدِيدًا پس جب اونٹ اون بیکسون کے قبر مسلم تک پہونچے اور اونھین معلوم ہوا کہ یہہ قبر ایلچی حسین کی ہے سب بیساختہ روئے فَرَأَيْتُ صَبِيَّةً تَبْكِي وَتَقُولُ آہ آہ راوی کہتا ہے دیکھا مینے اون مین ایک لڑکی کو کہ وہ نہایت بیقرار سے روتی تھے اور بار بار آہ آہ کہتی تھے حَتَّى اَلْقَتْ نَفْسَهَا مِنْ اَعْلَى الْبَعِيرِ تا آنکہ اوس نے آپ کو اونٹ سے گرا دیا اور قبر مسلم سے خطاب کرکے یون بین کرنے لگی يَا اَبَتَاہُ بِاَيِّ عَيْنٍ تَرِيْ قَبْرَكَ ہاے ای مظلوم بابا میرے کن آنکھون سے دیکھون مین قبر تمہارے لَيْتَنِي كُنْتُ الْيَوْمَ عَمِيًّا ای بابا کاش مین آج کے روز اندھے ہوتے يَا اَبَتَاہُ قَتَلُوا اَخِيكَ الْحُسَيْنَ ظَمْآنًا اے بابا تمہارے بھائی حسین کو ظالمون نے پیاسا ذبح کیا وَسَلَبُونَا وَلَمْ يَتْرُكُوا عَلٰى رُؤُسِنَا قِنَاعٌ وَخِمَارٌ اے بابا ہمکو ایسا لوٹا کہ چادرین اور مقنعہ ہمارے چھین لیے يَا اَبَتَاہُ لَطَمُوا عَلٰى خُدُودِنَا اے بابا ہمین بے والی و وارث جان کے ظالمون نے طمانچے مارے کہ ابتک نیل اون کے باقی ہین اور اے بابا بھائی ہمارے ہم سے چھٹ گئے معلوم نہین کہ حال اون کا کیا ہوا ثُمَّ اعْتَنَقَتْ قَبْرَ اَبِيْهَا وَصَاحَتْ وَبَكَتْ حَتّٰى غُشِيَتْ عَلَيْهَا پھر قبر پدر سے لپٹ کے اسقدر روئے کہ روتی روتے بیہوش ہو گئی لوگون نے قبر سے چھڑا کر اونٹ پر بٹھایا اور قافلا آگے چلا راوی کہتا ہے سب سرون مین مقدم ایک سر تھا مثل چاند کے روشن مشابہ بصورت رسول خداؐ وَالنُّورُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ اَثْنَايَاہُ وَهُوَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ كَاَنَّهُ يَتْلُوْا شَيْئًا اور نور اوس کے دانتون سے ساطع تہا اور ہونٹ اوس کے حرکت کرتے تھے جیسے کچھ پڑھتا ہے لیکن دونون ہونٹ خشک تھے معلوم ہوتا تھا کہ بہت پیاسا

مارا گیا ہے لوگوں سے پوچھا میں نے یہہ سر کسکا ہے وہ بولی یہہ سر حسینؑ ابن علیؑ کا ہے کہ جسپر
تین دن پانی بند رہا اور پانی پانی کہتا ذبح کیا گیا قَالَ قَاسِمُ بْنُ الْاَصْبَغِ الْمُجَاشِعِ رَاَیْتُ رَجُلًا
اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا عَلٰی فَرَسٍ قَدْ عَلَّقَ فِیْ لَبَبِ فَرَسِہٖ رَاْسَ شَابٍّ کَاَنَّہٗ قَمَرُ لَیْلَۃِ الْبَدْرِ
قاسم ابن اصبغ کہتا ہے کہ دیکھا میں نے ایک لعین کو کہ گھوڑے پر سوار اور سر ایک نوجوان کا مثل
چودھویں رات کے چاند کے شکاربند میں باندھے ہے اور جب وہ گھوڑا دوڑاتا ہے تو وہ سر زمین پر
ٹھوکریں کہاتا ہے اوس شقی سے پوچھا میں نے کہ تو کون ہے وہ شقی بولا کہ حرملا ابن کاہل اسدی ہے
وہ لعین فَقُلْتُ لَہٗ لِمَنْ ھٰذَا الرَّاْسُ پس کہا میں نے اوس سے یہہ سر کسکا ہے جسے تو اس ذلت سے شکاربند
میں باندھے ہے قَالَ رَاْسُ الْعَبَّاسِ ابْنِ عَلِیٍّ وہ بولا یہہ سر عباسؑ بن علیؑ کا ہے جو علمدار حسینؑ تھا
افسوس کہاں ہے حسینؑ جو دیکھتے سر اپنے قوت بازو کا جیکے مرنے سے رو رو کہتے تھے وَا اَخَاہُ وَا
عَبَّاسَاہُ اَلْاٰنَ اِنْکَسَرَ ظَھْرِیْ ہاے بھائی میرے عباسؑ تیرے مرنے سے کمر حسینؑ کی ٹوٹ گئی کیا حال
ہوتا حضرت کا جو دیکھتے سر عباسؑ کو شکاربند میں لٹکتی ہوئے روایت چہل و ہشتم خودبخود
چکّی چلنی خانہ جناب امیرؑ میں اور آنا جناب فاطمہؑ کا ناقہ جنت پر سوار ہو کے میدان حشر میں
اور دوستداران اہلبیت کی شفاعت کرنا اور آنا اہلبیت کا کوفے میں اِنَّ اَبَا ذَرٍّ قَالَ
بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَدْعُوْا عَلِیًّا فَاَتَیْتُ بَیْتَہٗ فَنَادَیْتُہٗ فَلَمْ یُجِبْنِیْ وَالرَّحٰی
تَطْحَنُ وَلَیْسَ مَعَھَا اَحَدٌ روایت کی ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ جناب رسول خداؐ نے
مجھے جناب امیرؑ کے بلانیکو بھیجا دولت سرای جناب امیرؑ میں پس میں نے آواز دے حضرت نے مجھے
جواب ندیا اور چکّی خودبخود چلتی تھی اور کوئی اوسکے پاس نہ تھا فَنَادَیْتُہٗ فَخَرَجَ وَاَصْغٰی اِلَیْہِ
رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ لَہٗ شَیْئًا لَمْ اَفْھَمْہُ پھر آواز دی میں نے تو جناب امیرؑ باہر تشریف لائے اور جناب
رسولخداؐ گوش کئے سنتے تھے پس حضرت نے جناب امیرؑ سے کچھ فرمایا کہ میں اوسے نہ سمجھا
فَقُلْتُ عَجِبْتُ مِنَ الرَّحٰی فِیْ بَیْتِ عَلِیٍّ تَدُوْرُ وَمَا عِنْدَھَا اَحَدٌ پس میں نے عرض کی تعجب ہے مجھے
اوس چکّی سے کہ خانہ جناب امیرؑ میں چلتی ہے اور کوئی اوسکے پاس نہیں ہے قَالَ اِنَّ ابْنَتِیْ فَاطِمَۃَ

ملأ اللہ قلبھا وجوارحھا ایمانا ویقینا جناب رسول خدا نے فرمایا ای ابا ذر بہ تحقیق کہ بیٹی میرے فاطمہ بہر دیا ہی خدا نے قلب اوسکا اور تمام جوارح اوس کے ایمان سے اور یقین سے وان اللہ علم ضعفھا فاعانھا علی دھرھا وکفاھا اور حق تعالی نے جانا ضعف اور ناتوانی کو فاطمہ کے پس اعانت کی خدا نے فاطمہ کے حال پر اور کفایت کی اوس کے اما علمت ان للہ تعالی ملائکۃ موکلین بمعونۃ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اے اباذر آیا نہین جانتے تم کہ خدا تعالی کے بہت سے فرشتے ہین کہ وہ مقرر ہین واسطے خدمت اہلبیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہ ایک شمہ ہے رتبہ جناب سیدہ سے جو اس دنیا مین تھا اور اوس مخدومہ کا مرتبہ تو روز قیامت کو یہہ ہوگا کہ جس دن ملائکہ خوف خدا سے سر جہکائی کھڑی ہون گی اور انبیاء ذوالاحترام خوف وہم سے نفسی نفسی پکارتے ہون گے ایسی وقت مین جناب سیدہ کا یہہ مرتبہ ہوگا جیسا کہ امالی مین ابن بابویہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا اذا کان یوم القیامۃ تقبل ابنتی فاطمۃ علی ناقۃ من نوق الجنۃ کہ جب روز قیامت ہوگا آئیگی بیٹی میرے فاطمہ اوپر ایک ناقہ جنت کی سوار مدبجۃ الجنبین مزین ہوگی پیشانی اوس ناقہ کے دیبا سے خطامھا من لؤلؤ رطب اور مہار اوسکے موتیون کے ہوگی قوائمھا من الزمرد الاخضر ذنبھا من المسک الاذفر پاؤن اوس کے زمرد سبز کے ہون گے دم اوس کے مشک ناب کی ہوگی عیناھا یاقوتتان حمراء آنکھین اون کے دو یاقوت سرخ ہون گے وان علیھا قبۃ من نور یری ظاھرھا من باطنھا وباطنھا من ظاھرھا داخلھا عفو اللہ وخارجھا رحمۃ اللہ اور پشت ناقہ پر ایک قبہ ہوگا کہ ظاہر اوسکا باطن سے نمایان ہوگا اور باطن اوسکا ظاہر سے نمایان ہوگا اور داخل اوسکا تو عفو خدا ہے اور خارج اوسکا رحمت خدا ہے وعلی راسھا تاج من نور للتاج سبعون رکنا اور اوپر سر جناب فاطمہ کے ایک تاج نور کا ہوگا اوس تاج کے ستر رکن ہون گے کل رکن مرصع بالدر والیاقوت تضیء کما تضیء الکوکب الدری فی افق السماء اور ہر رکن مین اوس تاج کے موتی اور یاقوت جڑے ہون گے اور وہ روشن ہونگے جیسے ستارہ ہاے درخشندہ روشن ہوتے ہین آسمان پر عن یمینھا سبعون الف ملک وعن

شِمَالِهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ اور داہنی طرف ستر ہزار فرشتی ہون گے اور بائین جانب ستر ہزار فرشتے جلودار ہون گے وَجِبْرَئِيْلُ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ وَيُنَادِيْ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ اور جبرئیل کے ہاتھ مہار ناقہ جناب سیدہ ہوگی اور باواز بلند پکارتے ہون گے يَا اَهْلَ الْمَحْشَرِ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰى تَجُوْزَ فَاطِمَةُ ای اہل محشر بند کرو آنکھین اپنی تا آنکہ گذر جاوین فاطمہ دختر رسول خدا فَتَسِيْرُ حَتّٰى تُحَاذِيَ عَرْشَ رَبِّهَا جَلَّ جَلَالُهٗ فَتَطْرَحُ بِنَفْسِهَا عَنْ نَاقَتِهَا وَتَقُوْلُ پس اسطرح سے جناب فاطمہ تشریف لائین گے تا آنکہ جب زیر عرش پہنچین گے تو ناقی سے آپکو گرا دین گے اور عرض کرین گے اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ اُحْكُمْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَنْ ظَلَمَنِيْ اے پروردگار میری اے سید میرے ای آقا میرے حکم کر درمیان میرے اور اون لوگون کے جنہون نے ظلم و ستم کئے ہین اَللّٰهُمَّ احْكُمْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَنْ قَتَلَ وَلَدِيْ خداوندا حکم کر مجھہ مین اور اون لعینون مین جنہون نے میرے فرزند کو بیگناہ قتل کیا ہے فَاِذَا النِّدَاءُ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا حَبِيْبَتِيْ سَلِيْنِيْ تُعْطِيْ وَاشْفَعِيْ تُشَفَّعْ پس ایک آواز جانب پروردگار عالم عز و جل سے آئیگی اے حبیبہ میرے ای فرزند حبیب میرے کے سوال کر مجھسے کہ مین وہ عطا کرون اور شفاعت کر کہ مین شفاعت تیری قبول کرون فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا جَازَنِيْ ظُلْمُ ظَالِمٍ پس قسم ہے مجھی اپنی عزت و جلال کے کہ آج کے روز سزا کو پہنچاؤن گا مین ظالم کو فَتَقُوْلُ اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ ذُرِّيَّتِيْ وَشِيْعَتِيْ وَشِيْعَةَ ذُرِّيَّتِيْ وَمُحِبِّيْ وَمُحِبَّ ذُرِّيَّتِيْ پس جناب سیدہ عرض کرین گے ای پروردگار میرے اور ای سید میرے بخش واسطی میرے میری ذریت کو اور میرے شیعون کو اور میرے ذریت کے شیعون کو اور میرے دوستون کو اور میرے ذریت کی دوستون کو فَاِذَا بِالنِّدَاءِ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهٗ اَيْنَ ذُرِّيَّةُ فَاطِمَةَ وَشِيْعَتُهَا وَمُحِبُّوْهَا وَمُحِبُّوْ ذُرِّيَّتِهَا پس آواز جانب پروردگار سے آئی گے کہان ہی ذریت فاطمہ زہرا کے اور شیعہ اوسکے اور دوست اوسکے اور دوست اوسکے ذریت کی فَيُقْبِلُوْنَ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهِمْ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ پس وہ سب آئین گے اور ملائکہ رحمت گرد اون کے ہون گے فَتَقَدَّمُهُمْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ حَتّٰى

تدخلهم الجنة پس آگے ہو جائین گے اون سب کے جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام تا آنکہ داخل کرین گے اپنے ساتہ انکو جنت مین کیون حضرات جناب فاطمہ زہرا اس توقیر سے آگی محشر مین اپنی غلامون کو جنت مین لیجائین گے اور اون کی ذریت کو ظالم شترہای بیکجاوہ پر چڑہاکی دربدر پھرواے عام مین پہرا مین افسوس جسکا خادم جبرئیل امین ہو اوسکے عترت کو مثل زنان یہود ونصارا کے ذلت سے قید کرین افسوس کجا دختر فاطمہ اور کجا بازار کوفہ چنانچہ مسلم گچکار کہتا ہے کہ مین مرمت دار الامارہ کوفہ مین مصروف تہا ناگاہ صداے شیون وماتم ایک جانب سے بلند ہوئی پس مینے ایک خادم سے کہا یہہ شور وغل کیسا ہے آہ کس موںہہ سے کہون کہ کیا کہا اوس شقی نے قال الساعة اتوا براس خارجي خرج علی یزید وہ لعین بولا کہ اسوقت سر ایک خارجی کا لائے ہین کہ اوس نے خروج کیا تہا یزید پر فقلت ومن الخارجی پس مینے کہا کہ وہ خارجی کون تہا قال حسین بن علی وہ کافر بولا اوسے حسین ابن علی کہتے ہین پس مینے اپنے موںہہ پر طمانچے مارے اور وہان سے اوترکے کنارہ کوفہ تک پہنچا تو دیکہا مینے کہ لوگ انتظار مین سرہای شہدا اور اسیران آل عبا کے کہڑے ہین کہ چالیس اونٹون پر اولاد جناب فاطمہ سوار یعنی بیٹیان جناب سیدہ کی اور اطفال خرد سال با حال پریشان چلے آتے ہین واذا بعلی بن الحسین علی بعیر بغیر وطاء واوداجہ تشخب دما ناگاہ دیکہا مینے کہ جناب سید الساجدین ایک شتر برہنہ پر سوار صدمہ طوق سے گردن کے رگون سے خون روان ہے اور بیاختہ روتے ہین وصار اہل الکوفة یناولون الاطفال بعض التمر والخبز والجوز اور بچے جو بہوک سے بلبلاتے ہین تو اہل کوفہ اون پر رحم کہا کے کچہہ خرمے اور روٹیان اور جوز تصدق کرکے اون لڑکون کو دیتے ہین جناب ام کلثوم نے اون سے پکارکے فرمایا یا اہل الکوفة ان الصدقة علینا حرام اے اہل کوفہ کیا غضب کرتے ہو ہم آل نبی ہین صدقہ ہمپر حرام ہے وصارت تاخذ ذلک من ایدی الاطفال وافواہہم وترمی بہ الی الارض وہ بچے مارے بہوک کے موںہہ مین رکہہ لیتے تہے تو جناب ام کلثوم ہاتہون سے چہین کے اور موںہہ سے نکال کے زمین پر پہینک دیتی تہین یہہ مصیبت اہلبیت کے دیکہکے زنان کوفہ بے اختیار

روتے تہین حضرات یہہ مقام رونیکا ہے کیونکر نہ روتین زنان اہل کوفہ کہ ایکدن اوسے کوفہ مین انہین زینبؑ و کلثوم کا یہہ رتبہ تہا کہ جناب امیر بادشاہ تہے اور یہہ صاحبزادیان شاہزادیان کہلاتی تہین اور اون کے در تک فرشتونکو بہی اذن گذرنا محال تہا آہ وہی شاہزادیان زینبؑ و کلثوم جنکی مان کا تابوت شب کو اوٹہا تہا اوسدن بازار کوفہ مین شتران برہنہ پر سوار ہاتہون سے منہہ چہپاتی ہوے دربار ابن زیاد کیطرف جاتی تہین مسلم کہتا ہے کہ پہر ایک شور و غل بلند ہوا ناگاہ دیکہا مینے کہ سر شہیدون کے لاتے ہین اور سب کے آگے نیزہ پر سر امام مظلوم کا ہے جناب زینبؑ نے جو ہین دیکہا سر اپنی بہائی کا اس زور سے سر اپنا دی مارا کہ ماتہا مجروح ہوگیا اور خون بہنے لگا اور ماتم برادر مین سر اقدس سے مخاطب ہو کر یہہ کہنے لگین **شعر** يَا هِلَالًا لَمَّا اسْتَتَمَّ كَمَالًا ❖ غَالَهُ خَسْفُهُ فَأَبْدَى غُرُوبًا یعنی اے ماہ فلک امامت ابہی تو تو کمال کو نہ پہونچا تہا ظلم سے ظالمون کے تجہے گہن لگا آخر تو غروب ہوگیا جہان روشن تاریک ہوگیا **شعر** مَا تَوَهَّمْتُ يَا شَقِيقَ الْفُؤَادِ ❖ إِنَّ هَذَا مُقَدَّرٌ مَكْتُوبًا اے بہائی میرے مجکو یہہ گمان نہ تہا کہ مین تمسے پردیس مین بچہڑ جاؤنگے اور یہہ تقدیر مین تہا کہ تم یون تشنہ لب شہید ہوجاؤگی اور مین یون دربدر پہرونگے **شعر** يَا أَخِي قَلْبُكَ الشَّفِيقُ عَلَيْنَا ❖ مَا لَهُ قَدْ قَسَى فَصَارَ سَلِيبًا اے بہائی تم تو اپنی زینبؑ بہن پر بہت شفیق و مہربان تہے کیا ہوگیا کہ تمنے دل اپنا سخت کرلیا مجہکو یہ تم سے توقع نہ تہی **شعر** يَا أَخِي فَاطِمَةُ الصَّغِيرَةُ كَلِّمْهَا ❖ فَقَدْ كَادَ قَلْبُهَا أَنْ يَذُوبَا اے بہائی اپنی دختر یتیم فاطمہ صغرا کے خبر لو اوس نے تمہارے ماتم مین عجب حال بنایا ہے **شعر** يَا أَخِي لَوْ تَرَى عَلِيًّا لَدَى الْأَسْرِ ❖ مَعَ الْيُتْمِ لَا يُطِيقُ وُجُوبًا اے بہائی نہ دیکہہ سکوگے تم اپنی فرزند یتیم زین العابدینؑ کو کہ جسم نازنین اوسکا مجروح اور دل نازک اوسکا سخنان سخت سے مفروح ہے **شعر** وَكُلَّمَا أَوْجَعُوهُ بِالضَّرْبِ نَادَاكَ ❖ بِالذُّلِّ وَفَيْضُ دَمْعِهِ مَسْكُوبًا اے بہائی جب یہہ ظالم تمہارے بیمار کو تازیانہ مارتے ہین تو وہ تمکو کس یاس سے پکارتا ہے جب تم جواب نہین دیتے تو اپنی بیکسی پر بہت روتا ہے **شعر** يَا أَخِي ضُمَّهُ إِلَيْكَ وَقَرِّبْهُ ❖ وَسَكِّنْ

فَوَادَہٗ الْمَرْعُوبَا اے بہائی عابد بیمار کو چہاتی سے لگاؤ اور اوسے تسلی دو کہ وہ بیدل ہو رہا ہے تُشْعِ عِدُیْنَا مَالَکَ اِنْ اَرَدْتَ مَغِیبًا ٭ یَا اَخِیْ بِالرُّجُوْعِ وَعْدًا قَرِیْبًا اے برادر اگر تم اپنے یتیمون سے پنہان ہوئے ہو تو کچہہ وعدہ قریب کر جاؤ کہ کب اون سے ملوگی مین کہان تک سمجہاؤن کہ خود دل میرا اون کو روتا دیکہکے ٹکڑے ہوتا ہے اور یتیم صغیر تمہارے رو رو کے مجہہ سے پوچہتی ہین کہ اے پہوپہی جان بابا ہمارے کہان ہین جگر میرا شق ہوتا ہے اور کچہہ نہین آتا کہ کیا جواب دون انہین ۵ مَا اَذَلَّ الْیَتِیْمَ حِیْنَ یُنَادِیْ بِاَبِیْہِ وَلَا یَکَادُ مُجِیْبًا اے بہائی کس صدا سے محزون و غمناک سے یتیم تمہارے تمکو بابا کہکے پکارتے ہین اور تم انکو کچہہ جواب نہین دیتے پس دوست و دشمن بیان زینب خاتون پر رونے لگی اور اون بیکسون کو دربار ابن زیاد مین داخل کیا تو پہلے اوس لعین نے سر جناب امام حسین کا طلب کیا پس لائی اوس سر اقدس کو ایک طشت طلا مین رکہدیا فَجَعَلَ یَنْظُرُ وَیَتَبَسَّمُ وَکَانَ بِیَدِہٖ قَضِیْبٌ فَجَعَلَ یَضْرِبُ بِہٖ ثَنَایَاہُ وَیَقُوْلُ پس وہ شقی اوس سر کیطرف دیکہتا تہا اور ہنستا تہا اور ہات مین اوسکے ایک چہڑی تہی اوسے دندان شریف پر لگاتا تہا اور کہتا تہا لَقَدْ اَسْرَعَ الشَّیْبُ اِلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ جلد تمہین ضعیفی نے لیلیا اے ابا عبد اللہ راوی کہتا ہے کہ یہہ حال دیکہا زید ابن ارقم نے کہ ایک اصحاب رسول خداؐ مین سے تہے اِرْفَعْ قَضِیْبَکَ عَنْ هَاتَیْنِ الشَّفَتَیْنِ فَوَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَرْشُفُ ثَنَایَاہُ اے ابن زیاد اوٹہا لکڑی کو ان دانتون پر سے واللہ خود مینے دیکہا ہے رسول خداؐ کو کہ ان دانتون کو چوستے تہے یہہ کہکے نعرہ مار کے روئے وہ لعین بولا اے زید تو روتا ہے خدا تیرے آنکہون کو رولا دے اور اگر تو ضعیف نہوتا اور عقل تیرے زایل نہوتے تو مین تجہے قتل کرتا ثُمَّ اُدْخِلَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ عَلِیٍّ وَعَلَیْهَا اَرْذَلُ اَثْوَابِهَا پہر داخل کیا زینب مغموم کو مجلس مین اوس شقی کی تو اوسکا شرم سے عجیب حال تہا کہ اوس دختر زہرا کا لباس بوسیدہ پارہ پارہ خاک و خون مین آلودہ تہا اور وہان رؤساء شہر جمع تہے فَجَلَسَتْ نَاحِیَۃً وَهِیَ مُتَنَکِّرَۃٌ وَقَدْ حَفَّتْ بِهَا اِمَاءُهَا پس وہ مظلوم شرم سی ایک گوشہ مین

زمین پر بیٹهہ گئین اور گرد اون کے لونڈیان پردہ دار بنکر کهڑی ہو گئین تا نظر اوس شقی کے
دختر خاتون قیامت پر نہ پڑے پس مخاطب ہوا ابن زیاد اور بولا هٰذِهِ الَّتِي جَلَسَتْ نَاحِيَةً
وَمَعَهَا نِسَاۤءُهَا فَلَمْ تُجِبْهُ یہہ کون ہے جو کنارہ بیٹهہ گئے کسی نے جواب نہ دیا پس جب مکرر سہ کرر
پوچها اوس لعین نے فَقَالَتْ لَهُ بَعْضُ اِمَاۤئِهَا هٰذِهٖ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ الَّتِي دُفِنَتْ جَنَازَةُ
اُمِّهَا فِي اللَّيْلِ وَلَا يُمَكِّنُ فِي الْمَلٰۤئِكَةِ اَنْ يَدْخُلْنَ بِغَيْرِ الْاِذْنِ پس ایک کنیز بولی ای بدبخت
کیا پوچهتا ہے کہ یہہ کون ہے یہہ زینبؑ ہی بیٹی علیؑ ابن ابیطالب کی جو بادشاہ دو جہان ہین یہہ
وہ زینبؑ ہے جسکی مان کا جنازہ شب کو اوٹها اور شب کو وہ معصومہ دفن ہوئین کہ تا نامحرم کی
نظر اون کے جنازہ پر نہ پڑے اور فرشتون کو بهی یہہ مجال نہ تهی کہ بی اجازت اون کے
گهر مین آتی وہ زینبؑ تیری اس ظلم سے اس حال خراب سے بلوای عام مین آئی ہے اب
اوسکا حال کیا پوچهتا ہے تجهے روح رسول خدا سے شرم نہین آتی ثُمَّ اَمَرَ ابْنُ زِيَادٍ
بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَاَهْلِهٖ فَحُمِلُوْا اِلٰى دَارٍ اِلٰى جَانِبِ الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ بعد استفسار حال کی
حکم کیا ابن زیاد نے کہ عترت محبوب خدا کو قید کرو پس قید کیا اونہین ایک مکان خراب مین
کہ قریب تها مسجد جامع کے جہان کہ جناب امیر زخمی ہوئے تهے فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ
عَلِيٍّ پس جناب زینبؑ اپنی مصیبت مین فرماتی ہین لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْنَا عَرَبِيَّةٌ اِلَّا اُمُّ وَلَدٍ
اَوْ مَمْلُوْكَةٌ کہ جب تک ہم کوفی مین قید رہے کوئی زنان اشراف دیکهنی اور پرسہ دینی نہ آئی
مگر لونڈیان ہمین دیکهنی آتی تهین اور ہمپر افسوس کرتی تهین فَاِنَّهُنَّ سُبِيْنَ وَقَدْ سُبِيْنَا
اور جانتی تهین کہ جسطرح ہم لونڈیان ہین اوسیطرح یہہ بهی لونڈیان ہین روایت چهل و نهم ۴۹
ذکر فضائل شیعیان اہلبیت اور نصف حسنات اپنی بخشنا پنجتن کا شیعون کو اور
بیان ثواب گریہ اور شب باش ہونا اسیران اہلبیت کا مع سرہای شہدا
گهر مین پر ویرانے کی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَعْرِفَةُ اٰلِ مُحَمَّدٍ بَرَاۤءَةٌ
مِنَ النَّارِ وَحُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ جناب رسولخدا نے فرمایا پہچاننا حق آل محمدؐ کا

باعث نجات دوزخ ہے اور دوستی اہلبیت رسالت کی امان ہے عذاب آخرت سے وَمَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَہِیْدًا اور جو شخص مرجاتا ہے محبت اہلبیت میں وہ شہید مرتا ہے یعنی مرتبہ اوسکا شہید ہوتا ہے اگرچہ اپنے فرش خواب میں موا ہو اور یہہ کتب فریقین میں مذکور ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا نے فرمایا حُبُّ عَلِیٍّ یَاکُلُ الذُّنُوْبَ کَمَا یَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ محبت علی ابن ابیطالب کی کھا جاتی ہے گناہوں کو اسطرح جیسے آگ لکڑے کو کھا جاتی ہے وَقَالَ لَوِ اجْتَمَعَ الْخَلْقُ عَلٰی حُبِّ عَلِیٍّ لَمْ یَخْلُقِ اللّٰہُ تَعَالٰی النَّارَ اور فرمایا حضرت نے کہ اگر جمع ہوتے سب خلق خدا محبت علی ابن ابیطالب پر تو حق تعالی آتش جہنم کو پیدا ہی نکرتا اور یہہ کتب اہل سنت میں مرقوم ہے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیًّا لَکَانَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْطَالِبْ اگر ہوتا بعد میرے نبی تو ہوتا بھائی میرا علی ابن ابیطالب اور کتاب بشائر المصطفی میں مذکور ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا خانہ جناب امیر میں داخل ہوئے نہایت شاد و فرحناک تھے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبْ بمجرد سنتے صدای حضرت کے اوٹھہ کھڑی ہوئے جناب امیر و فاطمہ و حسنین علیہم السلام اور آداب و سلام بجالائے پس جناب رسول خدا بیٹھے اور اہلبیت کو بھی فرمایا کہ تم بھی بیٹھہ جاؤ وَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَاَیْتُکَ اَقْبَلْتَ عَلَیَّ مِثْلَ ہٰذَا الْیَوْمِ جناب امیر نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپکو ایسا فرحناک آتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جیسا آج آپکا وہیں حضرت نے فرمایا اے علی آیا جس خوشخبری نے مجھے شاد کیا ہے اوس سے تمہیں بھی آگاہ کروں قَالَ نَعَمْ رُوْحِیْ فِدَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جناب امیر نے عرض کی فدا ہو جان میری آپ پر یا رسول اللہ ارشاد کیجئے حضرت نے فرمایا ابھی علی آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا کہ اے رسولخدا پروردگار عالم بعد تحفہ سلام کے فرماتا ہے کہ بشارت دو علی کو اس بات کی کہ جتنے شیعہ علی کے ہیں خواہ صالح اور خواہ فاسق سبکے سب داخل بہشت ہونگے پس جب یہہ خبر فرحت اثر اور نوید سرور افزا رسول خدا سے جناب امیر نے سنے تو شدت خوشی سے سجدہ شکر میں گئے اور بعد سجدہ کے دونو ہاتھہ سوئے

آسمان اوٹھائے اور کہا ای رسول خدا مین شاہد کرتا ہون خدا کو کہ مینے نصف حسنات اپنی اپنے شیعون کو بخشے جو نہین یہہ بات جناب سیدہ شفیعہ روز جزا نی سنی عرض کی ای والد بزرگوار مین بھی تمہین شاہد کرتی ہون کہ مینے بھی اپنے نصف حسنات امیر المومنینؑ کے شیعون کو بخشے پس جناب امام حسنؑ نے عرض کی اے جد بزرگوار مین بھی تمہین شاہد کرتا ہون کہ مینے بھی نصف حسنات اپنے والد بزرگوار کے شیعون کو بخشے جناب امام حسینؑ نے بھی عرض کی ای جد بزرگوار مین بھی آپکو شاہد کرتا ہون کہ مینے بھی نصف حسنات اپنی والد بزرگوار کے شیعون کو بخشے اوسوقت جناب رسول خداؐ نے فرمایا یَا اَهْلَ الْبَيْتِ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّيْ اے اہلبیت میرے تم مجھہ سے زیادہ کریم و سخی نہین ہو ہرگاہ تمنے اسقدر کرم و بخشش شیعان گناہگار پر کی تو مین بھی اپنی پروردگار کو شاہد کرتا ہون اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ لِشِيْعَةِ عَلِيٍّ نِصْفَ حَسَنَاتِيْ پس تحقیق کہ مینے بھی شیعیان علیؑ کو نصف حسنات بخشے حضرات جبھین یہہ بات جناب رسالتمآب نے فرمائی کہ ناگاہ صدائے خداوند غفار آئی یَا اَهْلَ الْبَيْتِ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّيْ اے اہلبیت تم مجھسے زیادہ کریم اور سخی نہین ہو ہرگاہ تم سب نے ایسی بخشش شیعان علی پر کی تو سن لو اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِشِيْعَةِ عَلِيٍّ وَمُحِبِّيْهِ ذُنُوْبَهُمْ جَمِيْعًا کہ مینے علیؑ کے شیعون کو اور دوستدارون کو بخشا اور سب گناہ اون کے بخشدیے پس حضرات دیکھو مرتبہ اپنا کہ کیا مرتبہ ہے تمہارا اور سرافرازی اپنے آقاؤن کی خصوصًا جناب امام حسینؑ کی کہ سن شریف اون حضرت کا چھہ برس سے زیادہ نہوگا کیا سرافرازی فرمائی اور کیا کام کیا ہماری بخشش کے لئے کہ کسی نے اپنی امت کی لئے یہہ مصیبت نہین اوٹھائی اکبرؑ سے فرزند کو میدان شہادت مین بھیجا آب خنک گلا کٹایا اہل حرم کی اسیری قبول کی فقط ہمارے بچانے کے لئے اور ہم سے کوئی حق اوس جناب کا ادا نہین ہوتا پس وائے ہے ہم پر کہ اون کی مصیبت سنکے دو آنسو بھی نہ بہائین کہ خود وہ جناب فرماتے ہین اَنَا قَتِيْلُ الْعَبْرَةِ مَا ذُكِرْتُ عِنْدَ مُؤْمِنٍ اِلَّا بَكٰى وَاغْتَمَّ قَلْبُهٗ لِمُصَابِيْ مین کشتۂ گریہ وزاری ہون نہ ذکر کیا جاؤنگا پیش مومن مگر وہ روئیگا اور مغموم ہوویگا دل اوسکا میری مصیبتون پر اور جناب صادقؑ نے فرمایا ہے جو مومن ہمارے مصائب یاد کرکے

روئی یا رولائی ایک آدمی کو خدا اوسپر بہشت کو واجب کرتاہی اور جسی رونا نہ آئی وہ اپکو تکلیف رونیکی پر لاوی اور صورت گریہ کنندون کی بنائی خدا رحیم اوسپر بھی بہشت واجب کرتاہی وَمَن لَم یَحزَن عَلیٰ مَصَائِبِنَا فَلَیسَ مِنَّا اور جسکی سامنی ہماری مصائب بیان ہون اور دل بھی اوسکا محزون و غمگین نہو وہ ہمارے شیعون سی نہین ہی فی الحقیقہ کون ایسا ہے کہ جس کے سامنے مصائب اہلبیت بیان ہون اور وہ غمگین نہ ہو کہ پہاڑ اس غم مین ٹکری ٹکری ہو گئے دریا جوش و خروش مین آئے جنات و جانوران صحرا ایسے روئے امام مظلوم کی مصیبت پر آسمان و زمین روئے کیون کر نہ روتے کہ تین دن کا پیاسا امام مظلوم کو ذبح کیا اور خیمون کو تاراج کیا اور لائی شتران لاغر اور کھا اہلبیت حسینؑ سے کہ سوار ہوان اونٹون پر جناب ام کلثوم نے کہا ہمین یہین رہنے دو کہ یہان ہمارے امام کے نعش ہے اور ہم یہان سے نجائینگے پس اون ملعونون نے وہ ستم کیا کہ حیرت ہی کہ آسمان کیون نہ گر پڑا اور زمین نہ شق ہوئے کہ دختر زہراؑ پر ایک ظالم نے وہ ظلم کیا کہ زبان پر نہین آتا اور بجبر اونٹ پر سوار کیا وَاُمِرَ بِحَزِّ رُؤُسِ البَاقِینَ مِن اَصحَابِهِ وَاَهلِ بَیتِهِ اور حکم کیا عمر سعد شقی نے کہ باقی سر شہیدون کے کاٹ لو پس عزیزون کے سر سامنے اہلحرم کے کاٹی گئے حضرات جانے تامل سے جناب صادق علیہ السلام فرماتے تھے لَا تَذبَحُوا الشَّاةَ وَهِیَ تَنظُرُ اِلَیهَا نہ ذبح کرو بکری کو سامنے بکری کے دران حالیکہ وہ دیکھتے ہو پس کیا حال ہوا ہوگا جناب زینبؑ و ام کلثوم و شہر بانو اور مادر قاسم اور جناب امام زین العابدین کا جب سر عباسؑ و علی اکبر و قاسمؑ و عون و محمد کا تیغ ظلم سے کاٹا گیا ہوگا اور زیادہ اس سے یہہ ستم کیا تہا لعینون نے کہ تن بی سر کو اون کے دفن نکیا سر انکو نیزون پر رکھکی دکھاتے تھے اور جو روتا تھا تو مار دیتے تھے اور منع کرتے تھے رونے سے اور صحرا بصحرا اور بیابان بہ بیابان لیجاتے تھے ابوسعید دمشقی کہتا ہے کہ راہ شام مین خبر سنی ہمنے کہ مسیب نے لشکر جمع کیا ہے کہ شبخون مار کے سرہای اقدس کو مع اہلبیت چھین کے لیجاے تردد فوج کو نہایت ہوا کہ ناگاہ ایک دیر نصاریٰ پر پہونچے رات سب کے سب متفق ہوئے کہ اس دیر کو جای پناہ کرین اگر مسیب شبخون لاوے تو فتحیاب ہون شمر لعین دروازہ دیر پر جا کے پکارا تو ایک پیر دیر اسنے باہر آیا پس وہ لشکر عظیم کو دیکھ کے پوچھنے لگا تم کون ہو اور کہا سے

آتے ہو اور کیون شام جاتی ہو قال خرج رجل فی العراق علی یزید فحاربنا و قاتلناہ و وضعنا راسه مع راس اصحابه واهلبیته علی الرمح یزید یزید شمر بولا کہ ایک شخص نے عراق مین خروج کیا تھا یزید پر اوس سے ہم لڑے اور سر اوسکا مع سر عزیزون کے نیزون پر رکھکے یزید کے آگے لیے جاتے ہین اوس شخص نے سرون کو دیکھہ کے کہا من راس امیرهم سر ان کے امیر کا کونسا ہے شمر نے اشارہ طرف سر اقدس امام مظلوم کے کیا دیرانے بولا دیر میرا اس قدر وسعت نہین رکھتا مگر سرونکو اور قیدیون کو میرے دیر مین رکھو اور تم گرد اوترو شمر نے راے اوس کے پسند کے پس ایک صندوق مین تو سر اقدس امام غریب کا رکھا اور دوسری صندوق مین سر باقی شہدا کے رکھے اور اوس دیر مین لائے اور ایک حجری مین رکھدیا اور اہلبیت کو اور مکان مین اوتارا و صار یطوف حول الحجرة فیه الصندوق لینظر راس الحسین من قریب اور وہ دیرانے گرد اوس حجرہ کے پہرتا تھا تا سر اقدس کو قریب سے دیکھے فنظر فی شقوق الباب فی جانبی الحجرة نورا یسطع من الصندوق الذی فیه راس الحسین پس وہ دیرانے شگاف در سے دیکھنے لگا دیکھا کیا ہے اوس صندوق سے کہ جسمین سر اقدس تہا ایک نور ساطع ہے اور شمعین بہت سے اوس حجری مین روشن ہین یہہ دیکھکے نہایت متعجب ہوا و اذا بسقف البیت قد شقت کہ ناگاہ چہت اوس حجرہ کے شگافتہ ہوئے اور ایک عماری نور آسمان سے نازل ہوئے اور اوس سے ایک بی بی صاحب حسن و جمال باہر آئے اور گرد اون کے کنیزان خوب صورت تھین اور ایک کنیز کہتی تھے راہ دو راہ دو کہ حوا مادر آدمیان آتے ہین پہر ایک عماری سے اوترے اوس سے سارہ اور ہاجرہ باہر آئین اور راحیل ام یوسف اور سفورہ بنت شعیب اور کلثوم اخت موسے اور آسیہ زن فرعون اور مریم مادر عیسی باہر آئین پھر ایک عماری نازل ہوئے اور اوس سے خدیجہ کبرا اور جناب فاطمہ زہرا باہر آئین ثم ارتفع صوت بکاء ونحیب وظهر هودج من نور وحولها من حور العین کثیرا پھر غل اور شور رونے اور پیٹنے کا بلند ہوا اور ایک عماری نور ظاہر ہوئے اور گرد اوس کے حوریان بہشت بہت سے تہین اور ایک اون مین سے بولی ای نصرانے بند کرا اپنی آنکھین کہ فاطمہ زہرا

زیارت سر حسین مظلوم کو آئی ہین فَوَقَعتُ مَغشِیًّا عَلَی الاَرضِ یس ہین غش کہا کی زمین پر گرا مگر آواز رونیکے سنتا تہا کہ آئی ہے فاطمہ زہرا کے ایک قیامت سے برپا ہوئی اور جناب فاطمہ زہرا رو رو کے کہتے تہین اَلسَّلَامُ عَلَیكَ اَیُّهَا المَظلُومُ اَلسَّلَامُ عَلَیكَ اَیُّهَا الشَّهِیدُ المَعصُومُ سلام ہو تجہپر اے مظلوم میرے سلام ہو تجہپر اے شہید و معصوم میرے سلام ہو تجہپر اے غریب میرے اَلسَّلَامُ عَلَیكَ یَا قُرَّةَ عَینِ الرَّسُولِ وَثَمَرَةَ فُؤَادِي سلام ہو تجہپر اے خنکی چشم رسول خدا اور اے میوہ دل میرے یَا بُنَیَّ لَا تَحزَن فَاِنَّ اللّٰهَ سَیَنتَقِمُ مِن قَاتِلِیكَ یَومَ القِیٰمَةِ اے فرزند میرے تجہپر بہت ظلم و ستم ہوئے مگر تو غم نکہا خدا تیرے قاتلون سے انتقام لیگا روز قیامت کو فَبَكَت وَبَكَینَ النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ یہہ فرما کے خوب روئین کہ تمام عورتین رونے لگین اور جناب سیدہ نے کچہہ شعر ماتم امام غریب مین پڑہے کہ مضمون اون کا یہہ ہے ای فرزند مظلوم ای سرو سینہ زہرا تجہپر وہ ظلم ہوئے کہ ایسے کسی پیغمبر اور وصی پیغمبر پر نہین ہوئی اور اگر ہزار آنکہین خدا مجہے عطا کرے اور سب تیرے غم مین اشکبار ہون اور برابر میرے رونیکی ابر نیسان اور کوہ صحرا اور جن و انس و وحش و طیور و ملائکہ روئین تو تیرے بہت کم روئین ہین جناب سیدہ کے اس بین پر عجب شور و ماتم برپا ہوا اور نصرانی یہہ سنکی بالکل بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو اوس حجرہ مین کسیکو ندیکہا بس گیا اوس حجرہ مین اور قفل صندوق کو توڑ ڈالا اور سر اقدس کو باہر نکالا اور اوسے مشک و گلاب سے دہو کی ایک سجادہ پر رکہا اور اوسکی تعظیم کو سجدہ کیا اور روتا تہا ثُمَّ اَشتَعَلَ الشَّمعَ وَجَلَسَ عِندَ الرَّاسِ یَنظُرُ اِلَیهِ وَیَبكِي وَیَقُولُ پہر شمع جلا کے رکہی اور سامنے سر کی بیٹہا اور روتا تہا اور کہتا تہا اے سر اقدس یہہ تو مجہے معلوم ہوا کہ تو اون لوگون مین سے ہے کہ جنکی تعریف موسی نے توریت مین اور عیسی نے انجیل مین کے فَبِاللّٰهِ الَّذِي اَعطَاكَ تِلكَ المَنزِلَةَ اَخبِرنِي مَن اَنتَ وَمَا اسمُكَ اے سر پرنور تجہے قسم ہے اوس خدا کے جس نے تجہے یہہ مرتبہ دیا ہے بتا مجہے کہ تو کون ہے اور نام تیرا کیا ہے کہ ناگاہ قدرت خدا سے سر اقدس امام غریب کا گویا ہوا اور فرمایا یَا اَیُّهَا الشَّیخُ اَنَا المَقبُولُ ظُلمًا وَعُدوَانًا

اے دیرانی اے شیخ مین وہ ہون جسے ظالمون نے ناحق شہید کیا اَنَا الْمَغْمُومُ الَّذِي مَاتَ عَطْشَانًا اے شیخ مین وہ ہون جو تین دن کا پیاسا ذبح کیا گیا اور پیاسا دنیا سے گیا اَنَا الَّذِي فَارَقَ الْاَحِبَّةَ وَبَعُدَ عَنِ الْاَوْطَانِ مین وہ غریب و بیکس ہون جسے دشمنون نے عزیز و اقربا سے جدا کرا آوارہ دشت غربت کیا اور شہر بیگانہ مین شہید کیا قَالَ الدَّيْرَانِي زِدْنِي مِنْ فَضَائِلِكَ دیرانے عرض کیے مجھے کچھ حال معلوم ہوا زیادہ بیان کیجیے فضائل اپنے پس سر اقدس نے جواب دیا اے شیخ اَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَابْنُ عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَسُرُورُ قَلْبِ الزَّهْرَاءِ اے شیخ مین حسین ہون وہ حسین کہ جسکا نانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ ہے اور مین ہون فرزند علے مرتضی اور سرور دل زہرا پس دیرانے خوب رویا اور اپنے مریدون کو جمع کیا اور سب ماجرا بیان کیا پس وہ ستر آدمی تھے وہ سب روئے اور گریبان پھاڑ ڈالے اور آئے خدمت بیمار کربلا مین اور زنارون کو توڑ کے مسلمان ہوئے اور عرض کیے اے مولا اجازت دو تو ان کافرون سے جہاد کرین فَقَالَ جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا حضرت نے فرمایا خدا تمہین جزاے خیر دے صبر کرو خدا ان سے انتقام لے گا اور وہ ہماری نصرت کو کافی ہے جاے تامل ہے کہ کافر تو یہہ قدر شناسی کرین اور مسلمان ہووین اور مسلمان جو کہلاتے ہون وہ عترت رسولخدا پر ستم کہا وین روایت پہنچا ہم عرش کو زینت دینا ساتھہ حسن و حسین کے اور فخر کرنا جبرئیل و اسرافیل کا

اور جانا اہلبیت کا مع سرہاے شہدا کوفے سے ہو کر شام مین

وَحُكِيَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَجُوَيْرِيَةِ الْجَبَلِي قَالَا يَوْمًا لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ منقول ہے اشعث بن قیس و جویرہ جبلی سے کہ عرض کیے ان دونون نے خدمت جناب علی ابن ابیطالب مین يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثْنَا عَنْ بَعْضِ خَلَوَاتِكَ وَفَاطِمَةَ قَالَ نَعَمْ اے امیر المومنین بیان کیجیے ہم سے بعض احوال خلوت اپنا اور جناب فاطمہ کا حضرت نے فرمایا فَبَيْنَمَا اَنَا وَفَاطِمَةُ فِي كِسَاءٍ وَاحِدٍ نَائِمَانِ اِذَا اَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْنَا نِصْفَ اللَّيْلِ ایک شب مین اور فاطمہ زہرا ایک چادر مین سوتے تھے کہ ناگاہ نصف شب کو رسول خدا تشریف لائے

پس داخل ہوئے گھر مین اور ہم لیٹی تہی فوضع رجلا بجانبی و رجلا بجانبها پس ایک پای مبارک میری سرہانے رکھا اور ایک سرہانی فاطمہ کے رکھا پس جناب فاطمہ نے دیکھا کہ حضرت سرہانی کھڑی ہین فہممت ان تجلس فلم تستطع فبکت پس چاہا جناب سیدہ نے کہ اوٹھہ بیٹھین نہ اوٹھہ سکین کہ آدھے چادر نیچے بچھے تھے اور آدھے چادر اوڑہی ہوئے تھین پس اپنے حال نادار پر رونے لگین جناب فاطمہ فقال و ما یبکیک یا فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پس حضرت بولی کیون روتی ہے اے فاطمہ بیٹی رسولخدا کے فقالت اما تری حالنا و نحن فی کساء واحد نصفہ تحتنا و نصفہ فوقنا پس جناب فاطمہ نے عرض کی ای بابا نہین دیکھتے آپ حال ہمارے ناداریکا کہ ایک چادر مین ہم آدھے نیچے بچھائی ہین اور آدھے اوڑہی ہین حضرت نے فرمایا یا بنیة اما تعلمین ان اللہ اطلع اطلاعة من سمائہ الی ارضہ فاختار منہما بعلک علی ابن ابیطالب اے بیٹی غمگین نہو نہین جانتین تم کہ خدا تعالی مطلع ہوا از آسمان تا زمین پس ان دونون سے اختیار کیا شوہر تیرے علی ابن ابیطالب کو و امرنی ان ازوجک بہ اور حکم کیا مجھے کہ مین تجھے اون سے تزویج کردون ان اللہ عز و جل اتخذنی نبیا و اتخذہ وصیا و خلیفة من بعدیے اور خداوند عالم نے مجھے نبی کیا اور شوہر تمہارے کو وصی کیا اور خلیفہ کیا بعد میرے یا فاطمة اما تعلمین ان العرش سأل ربہ ان یزینہ بزینة لم یزین بہا شیئا من خلقہ اے فاطمہ نہین جانتی تم کہ عرش نے درگاہ الہی مین عرض کی کہ زینت کر مجھے ساتہہ ایسے زینت کی کہ زینت کی ہو سات اوسکے کسی شئے کو اپنے مخلوقات سے فزینہ بالحسن والحسین فجعلہما فی رکنین من ارکان العرش پس زینت کی خداوند عالم نے عرش کے ساتہہ حسن اور حسین کے اور جگہ دی اون دونو بحر کرامت اور گوہر درج امامت کو دو رکنون مین ارکان عرش سے یعنی ایک رکن کو امام حسن سے مزین کیا اور ایک کو امام حسین سے والعرش یفتخر بزینتہ علی کل شیء اور عرش فخر کرتا ہے اپنی زینت سے ہر شئے پر کہ کون ہے مثل میرے کہ مین زینت کیا گیا ہون ساتہہ حسن اور حسین کے اور مجہہ جگہ پائی ہے پارہ جگر فاطمہ زہرا نے

رُوِيَ اِفْتَخَرَ اِسْرَافِيْلُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَصَاحِبُ الصُّوْرِ وَالنَّفْخَةِ وَ اَنَا كَبِيْرُ الْمَلٰئِكَةِ اِلٰى حَضْرَةِ الْجَلَالِ اور منقول ہے کہ افتخار کیا اسرافیل نے جبرئیل پر اور کہا میں حاملان عرش سے ہوں میں صاحب صور ہوں اور میں بزرگ ملائکہ ہوں حضور پروردگار میں قَالَ جِبْرَئِيْلُ اَنَا خَيْرٌ مِّنْكَ جبرئیل نے کہا میں تم سے بہتر ہوں قَالَ لِمَاذَا اسرافیل نے کہا کیونکر قَالَ اَنَا اَمِيْنُ اللّٰهِ عَلٰى وَحْيِهٖ وَالْكُسُوْفِ وَالْخُسُوْفِ وَالزِّلْزَالِ وَالرَّسَائِلِ جبرئیل بولے میں امین خدا ہوں وحی خدا اور کسوف وخسوف وزلزلہ ورسالت پر — فَاخْتَصَمَا اِلَى اللّٰهِ پس محاکمہ کیا درگاہ خدا میں اور حاکم کیا خدا کو کہ خداوندا حکم کر ہم دونوں میں کہ کون ہم میں سے بزرگی رکھتا ہے دوسری پر فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِمَا اُسْكُتَا پس وحی کی خدا تعالیٰ نے چپ رہو تم دونوں فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَقَدْ خَلَقْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمَا پس قسم ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی کہ میں نے خلق کیا ایسے کو کہ بہتر ہے تم دونوں سے اُنْظُرَا اِلٰى سَاقِ الْعَرْشِ فَنَظَرَا دیکھو طرف ساق عرش کے پس دیکھا دونوں نے فَاِذَا عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ پس ساق عرش پر لکھا تھا نہیں ہے معبود برحق سوائے خداوند عالم کے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بھیجے ہوئے خدا کے ہیں اور علیؑ مرتضیٰ ولی خدا اور فاطمہؑ اور حسنؑ وحسینؑ بہترین خلق خدا ہیں قَالَ جِبْرَئِيْلُ بِحَقِّهِمْ عَلَيْكَ اِلَّا مَا جَعَلْتَنِيْ خَادِمًا لَهُمْ جبرئیل نے عرض کی خداوندا قسم دیتا ہوں میں تجھے ان بزرگواروں کے حق کی کہ تو مجھے انکا خادم و خدمت گزار کر قَالَ فَلَكَ ذٰلِكَ پروردگار عالم نے ارشاد کیا اے جبرئیل عرض تیری قبول کی اور خدمت ان کی تجھے سونپی فَافْتَخَرَ جِبْرَئِيْلُ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ جَمِيْعًا لَمَّا صَارَ خَادِمَهُمْ پس فخر کرتے تھے جبرئیل سب فرشتوں پر جب خادم ہوئے اہلبیت کے قَالَ وَمَنْ مِثْلِيْ وَاَنَا خَادِمُ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اور کہتے تھے جبرئیل اب کون ہے مثل میرے کہ خادم ہوں آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا فَانْكَسَرَتِ الْمَلٰئِكَةُ اَنْ يُّفَاخِرُوْهُ پھر کسی کی مجال نہ تھی کہ جبرئیل پر فخر کرے

فتفکروا ایہا الاخوان فی هذا المقام یہن فکر کرو حضرات اس جگہہ پر جبرئیل جیسے خادمیت کا فخر
کرین اور ایکدن اوسکی قتل کا لعین فخر کرتی تھے منقول ہے کہ جب جناب امام حسین کو تین دن کا پیاسا
مع خویش و اقربا شہید کرکے سرہای اقدس کو مع اہلبیت داخل مجلس ابن زیاد کیا تو ازراہ فخر و مباہات
ہر ایک شقی اپنی شقاوت بیان کرتا تھا فمنہم من یقول انا ضربتہ بسیفی و ذلک یقول انا
طعنتہ برمحی فالقی علی الارض پس ایک شقی بولا کہ یہہ وہ شقی ہون کہ جس نے حسین کو تلوار مارے
تھے اور ایک ملعون بولا کہ اوس شقی نی اپنا نیزہ سینہ حسین پر مارا کہ اونھین زمین پر
گرا دیا اور ابن زیاد ملعون تخت پر شاد بیٹھا تھا وآل رسول اللہ وذریت العابدین مصفدۃ
بالحدید یعنی اور اہلبیت رسول خدا اور دختران علی مرتضی دربار عام مین کھڑی تھین
اور بیمار کربلا لوہے مین جکڑے ہوئی کھڑے تھے والرؤس مشہودۃ علی الرماح اور
سرہائے مبارک نیزون پر نصب تھے فقام سنان بن انس لعنہ اللہ الذی ضرب بسہمہ
فی لبۃ الامام فانشد شعرا پس سنان بن انس کافر اوٹھا وہ لعین تھا کہ جس نے تیر گلوی امام
تشنہ کام پر لگایا تھا اور قتل کیا تھا کہ زمین پر گرکے تڑپنی لگے تھے اور یہہ شعر پڑھا ؏ املاء
رکابی فضۃ او ذہبا ٭ فقد قتلت الملک المحجبا ٭ قتلتہ الذی کان اعلی نسبا ٭ خیر
عباد اللہ اما و ابا اے امیر ابن زیاد بھر دے اسپ و شتر کو اوس شقی کے چاندی
یا سونے سے کہ قتل کیا اوس شقی نی اوسے جسکی دروازے کی فرشتے دربان تھے اور
اوس شخص کو مارا کہ جو بہترین بندگان خدا تھا ماں اور باپ کی طرف سے پس ابن زیاد کو
یہہ کلام اوسکا برا معلوم ہوا اور بولا کہ اگر تو حسین کو بہترین بندگان خدا جانتا تھا تو کاہیکو قتل کیا
فامر بہ فضرب عنقہ ابن زیاد نے حکم کیا کہ اوسکے گردن مارو پس اوسے واصل جہنم کیا اور خسر الدنیا
والاخرۃ ہوا وہ ملعون پہر ایک اور ملعون کھڑا ہوا ابن زیاد متوجہ ہوا کہ اوس شقی نے کیا سلوک
کیا ہے حسین سے قال لطمتہ واخذت عمامتہ وہ شقی بولا اے امیر اوس شقی نے حسین
کے رخساری پر طمانچہ مارا اور عمامہ اون کا لایا ہون حضرات یقیناً یہہ شخص مالک ابن بشر الکندی

ملعون تھا کہ اس ملعون نے یہہ بھی بے ادبی امام سے وقت آخر کے کیے پس دس ملعون اور ساتھ اسکے ابن زیاد ولد الحرام کے کھڑے ہوئے فَقَالَ ابْنُ زِیَادٍ مَنْ اَنْتُمْ ابن زیاد نے کہا تم کون ہو اور تمنے حسین سے کیا سلوک کیا فَقَالُوا نَحْنُ الَّذِیْنَ اَوْطَیْنَا بِخُیُوْلِنَا ظَهْرَ الْحُسَیْنِ وہ شقی فخریہ کہنے لگے کہ ہم وہ ہیں جنہوں نے گھوڑے دوڑائے نعش حسین پر حَتّٰی طَحَنَّ جَنَاجِنَ صَدْرِہٖ یہانتک کہ گھوڑے دوڑائے کہ استخوان سینہ پس گئے فَاَمَرَ لَهُمْ بِجَائِزَةٍ ابن زیاد خوش ہوا اور کہا انہیں انعام دو اور شمر و شبث و عمر و ابن حجاج کے ساتھ ہزار سوار کرکے دختران فاطمہ زہرا اور سرہای شہدا اسکے ساتھ روانہ کیا فَاَمَرَهُمْ اَنْ یُشْهِرُوْهُمْ فِیْ کُلِّ بَلَدٍ یَدْخُلُوْنَهَا اور حکم کیا کہ جس شہر میں داخل ہونا ان سرونکو اور دختران شیر خدا کو تمام شہر میں پھرانا جب وہ ملعون تکریت میں پہنچے تو حاکم شہر کو کہلا بھیجا کہ ہمارے پیشوائی کو آؤ کہ سر حسین کا کاٹ کے لائے ہیں اور عترت رسول خداؐ کو لوٹ کے لائے ہیں فَلَمَّا اَخْبَرَهُمُ الرَّسُوْلُ بِذٰلِكَ نَشَرُوا الْاَعْلَامَ وَخَرَجَ الْغِلْمَانُ یَتَلَقَّوْنَهُمْ بِالْفَوَاكِهِ جب رسول نے خبر کی تو ان ملعونوں نے نشان کہولے اور لائے غلام انکے نذر کو میوے اور وہ اہل شہر نہایت خوش ہوئے پس جب نصارا نے مسلمانوں کو خوش دیکھا فَقَالَ النَّصَارٰی مَا هٰذَا پس وہ نصرانی بولے یہہ کیا ہے اور یہ سر کس کا ہے جسکی کٹنے سے تم اتنے شاد ہو فَقَالُوْا رَاْسُ الْحُسَیْنِ وہ بولے ہم اس سے خوش ہیں کہ یہہ سر حسین کا ہے فَقَالُوْا هٰذَا رَاْسُ ابْنِ بِنْتِ نَبِیِّكُمْ قَالُوْا نَعَمْ وہ بولے کیا یہہ سر تمہاری نبی کے نواسے کا ہے وہ بیچارے بولے ہاں فَعَظُمَ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ یہہ سنکے وہ نصاری نہایت اندوہناک ہوئے اور یہہ امر ان پر نہایت شاق ہوا اپنی عبادتخانوں پر چڑھ گئے اور ناقوس تعظیم خدا کی بجانے لگے وَقَالُوا اللّٰهُمَّ اِنَّا اِلَیْكَ بُرَآءُ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَآءِ الظَّالِمُوْنَ اور بولے خداوندا ہم بیزار ہیں ان ملعونوں سے جو کیا ان ظالموں نے تیری نبی کے نواسے سے مقام تامل ہے کہ نصارا تو سر دیکھکے غمگین ہوں اور مسلمان خوشی اور شادی کریں غرض یونہیں خوشی اور شادی کرتے ہوئے داخل شام ہوئے پس یزید نے مجلس شراب آراستہ کی اور اذن عام دیا اور سات سو کرسی نشین اوسکے مجلس میں جمع ہوئے فَجَاءَ الشِّمْرُ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ پس آیا شمر ملعون

فرزند رسول الله کی نذر یزید کو اور وہی شعر اوس ملعون نے پڑہا اِمْلَأْ رِكَابي فِضَّةً وَذَهَبًا ٭ قَتَلْتُ رَجُلًا مَلِكًا مُحَجَّبًا اے یزید بھر دے اسپ شتر میرا نقرہ و طلا سے که قتل کیا اوس شقی نے اوسے جسکے دروازیکے فرشتے دربان تھے طَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ حَتَّى انْقَلَبَا ٭ وَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ كَانَتْ عَجَبًا ٭ ایسا نیزہ مارا اوس لعین نے حسینؑ کو که موہنہ کے بہل اولٹ دیا اور ایسے تلوار مارے که دیکہنے والون نے تعجب کیا ثُمَّ رَمَاهُ بَيْنَ يَدَيْهِ پہر پہینکی اوس کافر نے سر منور حضرت کا سامنے یزید کی پہینک دیا حضرات کیا غضب ہے که فرزند زہرا کا یہہ رتبہ پہنچا جسکے خدمت گار ہونیکا جبرئیل کو فخر تہا که وہ سر اسطرح سے پہینک دیا جاے پس شراب خوار پس نہایت شاد ہوا یزید اور اوس سر کو ایک طشت طلا مین رکہوا کے زیر تخت اپنے که جسپر شراب زہر مار کرتا تہا رکہوا دیا وَفِي يَدِهِ قَضِيبٌ يَنْكُتُ بِهِ ثَنَايَا الْحُسَيْنِ اور ہاتہ مین اوسکے ایک چہڑی تھے اوسی لب و دندان پر رکہتا تہا اور شاد ہوتا تہا ابو برزہ بولے ای یزید واے ہو تجہپر که تو لب و دندان حسینؑ پر لکڑے لگاتا ہے اور مینے دیکہا ہے رسول خداؐ کو انھین لب و دندان کو چوستے تھے مثل شکر کے پس اوس شقی نے ابو برزہ کو نکال دیا مجلس سے اور اپنے حرکت نالایق سے باز نہ رہا اور وہ خوشی سے شعر پڑہتا تہا که مضمون اوسکا یہہ ہے که کاش کے بزرگان بدر حاضر ہوتے اور خوشی سے آوازین بلند کرتے اور کہتے که ای یزید ہات تیرے شل نہون چہڑی دندان حسینؑ پر لگائی ہے اوس لعین کو یہ خیال تہا افسوس کہان ہین رسول خداؐ اور علیؑ مرتضے که وہ چہڑی دندان حسینؑ پر دیکہکے کیسا روتے ثُمَّ بَسَطَ عَلَيْهِ رُقْعَةَ الشِّطْرَنْجِ وَجَلَسَ يَلْعَبُ بِهِ پہر اوس ناپاک نے شطرنج بچہاے اور شطرنج کہیلنے لگا وَيَذْكُرُ الْحُسَيْنَ وَآبَاءَهُ وَيَسْتَهْزِئُ بِذِكْرِهِمْ اور جناب امام حسینؑ کو اور اون کے آباء طاہرین کو برا کہتا تہا اور ہنستا تہا فَمَتَى قَمَرَ صَاحِبَهُ تَنَاوَلَ الْفُقَّاعَ فَشَرِبَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ صَبَّ فَضْلَتَهُ مِمَّا يَلِي الطَّشْتَ مِنَ الْأَرْضِ پس جب غالب آتا تہا دوسرے پر اور جیتتا تہا اوس وقت شراب کے تین پیالیان پیتا تہا اور جو بچتے تہے شراب تو ڈال دیتا تہا اوسی قریب طشت کے جمین

سر حضرت کا تہا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ ملعون سر حضرت پر ڈالتا تھا مگر وہ شراب ہوا ہے قدرت خدا سے اوڑجاتی ہے اور سر اقدس پر چھینٹ نہین پڑتی تہی کیا مقام غضب ہے کہ جسکی زینت سے عرش مفتخر کرتا ہوا اور جبرئیل کو فخر خدمت گذاری ہو اوس سر کا یہہ حال ہو کہ اسطرح بزم شراب مین رکہا گیا زیر تخت یزید یہہ امر کم نہین ہے رونیکو کہ سر برگزیدہ خدا کا زیر تخت شرابخوار رکھا ہو فَرَآهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَلَمْ يَأْكُلِ الرُّؤُسَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا پس جب جناب امام زین العابدینؑ نے اوس سر انور کو دیکہا ایک آہ کا نعرہ مارا اور پہر تمام عمر کلہ گوسفند نکہایا ثُمَّ عَلَّقَ رَاْسَ الْحُسَيْنِ عَلٰى بَابِ مَسْجِدِ دِمَشْقِ پہر لٹکایا سر اقدس جناب امام حسینؑ دروازہ دمشق پر روایت پنجاہ ویکم خون برسنی کے اور پانچ سجدے کرنا رسول خداؐ کا بی رکوع اور احوال دختر حاتم اور ذکر تاراجی خیام کا اور جانا دربار یزید مین اسیران اہلبیت کا عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمْ تَبْكِ السَّمَاءُ اِلَّا عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا آسمان نہین رویا کسی پر سوائے حسینؑ بن علیؑ اور یحیے بن زکریا کی اور احادیث صحیح مین وارد ہوا ہے لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ تُرَابًا اَحْمَرَ جب جناب امام حسینؑ شہید ہوئے تو آسمان نے مٹی سرخ برسائی روایت کی ہے ابو القاسم نے کہ علمائے اہل سنت سی ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ سَجَدَ يَوْمًا خَمْسَ سَجَدَاتٍ بِلَا رُكُوْعٍ کہ ایک روز جناب رسول خداؐ نے پانچ سجدے کئی بے رکوع کے اصحاب نے عرض کی ای رسول خدا سجدے بغیر رکوع بھی ہو سکتے ہین حضرت نی فرمایا ہان درست ہین اِنَّ جَبْرَئِيْلَ اَتَانِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ عَلِيًّا فَسَجَدْتُ بہ تحقیق کہ آئے میرے پاس جبرئیل پس کہا اے محمدؐ بدرستیکہ خدا دوست رکہتا ہے علی کو پس مینے اداے شکر کے لیے سجدہ کیا فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَقَالَ يُحِبُّ فَاطِمَةَ فَسَجَدْتُ پس مینے سر سجدہ سے اوٹہایا جبرئیل نے کہا فاطمہ کو بہی دوست رکہتا ہے پہر مینے سجدہ کیا پس جب سر سجدہ سے اوٹہایا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَسَجَدْتُ

پس کہا جبرئیل نے اے رسول خدا پروردگار عالم حسن و حسین کو بہی دوست رکہتا ہے پس سجدہ کیا مینے اور جب سر اوٹہایا سجدے سے فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ مَنْ یُحِبُّهُمْ فَسَجَدْتُ پس چوتہی بار جبرئیل نے کہا اے محمدؐ خدا ان کے دوستون کو بہی دوست رکہتا ہے پس سجدہ کیا مینے جب سجدے سے پہر سر اوٹہایا فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ مَنْ یُحِبُّهُمْ پس پہر جبرئیل نے کہا ای رسول خدا پروردگار عالم تمہارے اہلبیت کے دوستون کے دوستون کو بہی دوست رکہتا ہے اوس کے بہی ادا ے شکر کے واسطے مینے سجدہ کیا اور کتاب مقصد اقصی مین اسطرح سے مسطور ہے کہ بعد فتح حنین جناب حیدر کرار حسب فرمودہ جناب سید ابرار مع یکصد و پنجاہ سوار بنا بر تخریب بتخانہ فلس طرف قبیلہ بنی طی کے روانہ ہوئے غرض جب وہان کے بتخانہ کو توڑا اور اہل اسلام مال کثیر وہان کی لوٹ مین ہاتہ آیا اور چند اسیر بقبضہ موالیان جناب امیر کے آئے وَاخْتَفٰی عَدِیُّ بْنُ حَاتِمٍ مِنْ خَوْفِ عَسْکَرِ الْاِسْلَامِ وَاَخَذُوْا اِبْنَتَهٗ اور عدی پسر حاتم خوف لشکر اسلام سے مخفی ہوا اور دختر حاتم کو اہل اسلام نے قید کیا پس جناب امیر نے بسبب ناموری حاتم کے کہ اپنے قوم کا رئیس اور سخاوت مین مشہور تہا حکم کیا کہ دختر حاتم کو شامل قیدیون کے نرکہو اگرچہ دختر کافر ہے اور خود نہے مسلمان یقین ہوئے لیکن باپ اسکا اعزہ مین سے تہا اسکو ذلیل نکیا چاہیے یہہ فرما کی کوئی دقیقہ اوسکے پاسداری اور دلجوئی مین فروگذاشت نکیا اور اوسے عزت و حرمت سے اپنی ساتہہ لیکے روانہ مدینہ طیبہ ہوئے حَتّٰی دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ وَاَخْبَرَ مَا مَضٰی وَقَالَ حَالَ بِنْتِ الْحَاتِمِ جب حضرت خدمت جناب رسالتمآب مین آئے جو ماجرا گذرا تہا بیان کیا اور احوال دختر حاتم عرض کیا جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اسے باعزاز و اکرام رخصت کرو تا وطن مالوف مین جاکر اپنے بہائی سے ملحق ہو فَجَآءَ هَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْبَیْتِ وَاَخْبَرَ اَنَّ هٰؤُلَآءِ اَنَّهَا اِبْنَةُ حَاتِمٍ پس جناب امیر اوسے دولت سرا مین لائے اور خبر کے جناب فاطمہ کو کہ یہہ دختر حاتم ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا السَّلَامُ اَعْطَاهَا لِبَاسًا فَاخِرًا وَاَکْرَمَهَا اِکْرَامًا پس جناب سیدہ نے جب سنا تو اوسے خلعت فاخرہ عنایت فرمایا

... ابن عبد الله اسعد ...
... طی از منتخب ...
... ماست و در ...
... ردی ... و ... خان از ... شعرای
... با الفتح محقق است
از غیاث اللغات

اور بہت اوسکی عزت و توقیر کے اور اوسے احسان و اکرام سے بے پایان سے سرفراز فرمایا وَوَدَّعَهَا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى سَارَتْ اِلٰى وَطَنِهَا اور بعزت و حرمت رخصت کیا دختر حاتم کو بضعہ رسول خدا نے اس عزت و حرمت سے اپنے وطن کو گئے قَالَ لَمَّا جَاءَتْ لِلْوَدَاعِ مِنْ بَنَاتِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ راوی کہتا ہے کہ جب دختر حاتم جناب سیدہ سے رخصت ہو چکی تو دختران جناب امیر سے وداع ہونے لگی یہانتک کہ آئی وہ نزدیک جناب زینب خاتون کے رخصت کو اور اون سے رخصت ہونے لگے پس بے اختیار جناب حیدر کرار زار زار مانند ابر بہار کے رونے لگے فَقَالَتْ فَاطِمَةُ مَا يُبْكِيْكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ جناب فاطمہ نے حیران ہو کے عرض کی اے ابو الحسن آپ کے رونیکا کیا سبب ہے قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا فَاطِمَةُ اِنَّ بِنْتَ الْحَاتِمِ اَخَذَهَا عَسْكَرُ الْاِسْلَامِ وَوَدَّعَهَا خَيْرُ الْاَنَامِ بِالْاِعْزَازِ وَالْاِكْرَامِ جناب امیر المومنین نے رو کر فرمایا اے دختر رسول خدا ایک دن تو یہہ ہے کہ دختر حاتم لشکر اسلام میں قید ہو کر آئے کہ سب اقارب اوسکے بت پرست ہیں فقط ناموری حاتم سے داخل اسیروں کے نہوئی اور بموجب ارشاد رسالت مآب بعزت و حرمت روانہ وطن ہوئے وَهٰذِهٖ زَيْنَبُ اِبْنَتِيْ يَوْمًا تُسِيْرُ مَعَ اَخِيْهَا الْحُسَيْنِ اے فاطمہ ایکدن یہ زینب پارۂ جگر میرے اپنے بھائی حسین کے ساتھ غریب الوطن و آوارہ از خانمان وارد صحرائے ہولناک ہوگے وَيُذْبَحُ الْحُسَيْنُ عِنْدَهَا عَطْشَانًا كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ اور بھائی اسکا حسین اوسکے روبرو پیاسا ذبح کیا جاویگا مثل گوسفند کے وَتُسْبٰى زَيْنَبُ عَلٰى جِمَالٍ بِغَيْرِ وِطَاءٍ وَيُطَافُ بِهَا فِي الْاَسْوَاقِ افسوس کہ زینب نور دیدہ میرے قید ہو کی شتران بیکجاوہ و عماری پر سوار کیجائیگے اور کوچہ و بازار میں پھرائی جائیگے فَعِنْدَ ذٰلِكَ بَكَتْ فَاطِمَةُ بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى غُشِيَتْ عَلَيْهَا پس جب یہہ سانحہ جناب سیدہ نے سنا اس شدت سے روئیں کہ روتے روتے بیہوش ہوگئیں وَلَمَّا اَفَاقَتْ قَالَتْ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَيَكُوْنُ ذٰلِكَ فِيْ حَيَاتِيْ جب ہوش میں آئیں تو فرمایا اے ابو الحسن اے امیر المومنین آیا حسین میرا جیتے جی میرے خنجر بیداد سے

ذبح ہوجائیگا اور میری بیٹیان میرے سامنے قید ہوجائین گے قَالَ وَاغُرْبَتَاهُ مَا كَانَ
أَحَدٌ مِنَّا جناب امیر نے فرمایا ہاے غریبی اور تنہائی اوسکے کہ ہم مین سے کوئے
نہوگا فَنَظَرَ الْحَسَنُ إِلَى أَخِيهِ وَقَالَ لَا أَرَانِيَ اللّٰهُ أَبَدًا راوی کہتا ہے کہ یہہ حال سنکے جناب
امام حسن نے اپنے حسین کے طرف دیکھکے فرمایا کہ خدا وہ دن ندکہاوے اے بہائی کہ تم نہو اور
مین جیتا رہون قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ يَا بُنَيَّ تُسْقَى السَّمَّ قَبْلَ ذٰلِكَ جناب
امیر المومنین نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون اے فرزند قبل اس ماجرا کے
تجکو زہر دغا پلاکے شہید کرینگے تو اوسوقت نہوگا وَبَكَى الْحُسَيْنُ وَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
قَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَا جَرَىٰ عَلَى أُخْتِي زَيْنَبَ اور جناب امام حسین نے روکے عرض کیے ای پدر بزرگوار
سب صعوبات و رنج مجھے گوارا ہین لیکن شاق و دشوار ہے مجھپر اسیری زینبؑ کے
وَأَمَّا زَيْنَبُ فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِكَ لَمْ تَتَمَالَكِ الْبُكَاءَ فَبَكَتْ وَمَضَتْ إِلَىٰ أَبِيهَا پس جب یہہ سنا
تمام ماجرا جناب زینبؑ خاتون نے تو گریہ ضبط نکرسکین پس روتے ہوئی طرف اپنے پدر بزرگوار کے آئین
فَقَالَ لَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَفْعَلِينَ يَا زَيْنَبُ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اے
نور دیدہ میرے ای زینبؑ جسوقت تجہپر اور تیرے بہائی پر یہہ ظلم و ستم ہونگے تو کیا کریگی
فَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَصْبِرُ عَلَىٰ مَا يَحِلُّ بِنَا مِنَ الْأَعْدَاءِ وہ روکر بولین کہ اے پدر بزرگوار صبر
کرونگی جور و ستم اعدا پر فَجَعَلَنِيَ اللّٰهُ مِنَ الشَّاكِرِينَ پس خدا گردانے مجھے شکر کرنیوالون مین
سے حضرات جاے گریہ و زاری ہے کہ افسوس دختر کا فخر کی تو جناب امیر توقیر و عزت کرین
اور اون کے فرزند کو جب ظالمون نے شہید کیا تو خیمون مین دشمن آئی اور مال و اسباب لوٹ
لیا حَتَّىٰ يَنْزِعُونَ الْمَلَاحِفَ عَنْ ظُهُورِهِمْ یہان تک کہ چادرین تک دختران فاطمہؑ سے چہین
لین کچہہ پاس عترت رسول خدا کا نیچے نکیا درانحالیکہ وہ صاحبزادیان ایک دوسری کے
پاس چہپتی تہین وَيَصِحْنَ وَاجَدَّاهُ وَاأَبَتَاهُ وَاحَسَنَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ اوسوقت وہ فریاد
کرتی تہین ہاے ای نانا رسول خدا تو اسیان تمہارے لٹتی ہین خبر لو اے بابا علی مرتضےٰ

ہمارے خبر لو ہاے بھائی حسنؑ مجتبےٰ ہاے بھائی حسینؑ تمہارے قتل ہونے سے یہہ آفت ہمپر آئی اَمَا مِنْ مُجِيْرٍ يُجِيْرُنَا اَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنَّا آیا کوئی مسلمان نہین کہ ہمارے نصرت کرے ایسا کوئی ہے کہ ہمین نواسیان رسولخدا کی جان کر پناہ دے مگر وہان کوئی ظالم سوا مارنے اور لوٹنے کے جواب نہ دیتا تھا حالانکہ کوئی اون مین یہود و نصاری نہ تھا سوا کلمہ گویون کے اور سب ادعاء اسلام کرتی تھے ہزار افسوس دختر حاتم نامور سے اسیرون مین شامل نہوے اور نواسیان رسولخدا کی شتران بی کجاوہ و عماری پر بٹھا کر در بدر پھرائی جاوین اور ذلت و خرابی سے کربلا سے شام تک جاوین گا تُسْبَى الْعَبِيْدُ وَالْاِمَاءُ مُكَشَّفَاتِ الْوُجُوْهِ بَيْنَ الْاَعْدَاءِ جسطرح سے لونڈیان اور غلام قید کیے جاتے ہین درمیان دشمنون کے سر کھلی ہوے قَالَ الرَّاوِيْ كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ مَجْلِسِ يَزِيْدَ اِذْ سَمِعْتُ صَيْحَاتٍ وَزَعَقَاتٍ کتب معتبرین مذکور ہے راوی کہتا ہے کہ مین مجلس یزید مین بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایسے آواز نوحہ وشیون میرے کان مین آئے کہ دل میرا گھبرانے لگا اور آنسو میرے آنکھون سے جاری ہوئی فَرَاَيْتُ عِشْرِيْنَ نِسْوَةً كَسَبْيِ الرُّوْمِ وَالتُّرْكِ قَدْ غَيَّرَتْ وُجُوْهَهُنَّ مِنْ اَثَرِ الشَّمْسِ الْحَرِّ وَحَلُ وُدُهُنَّ مِنْ اَثَرِ اللَّطْمِ وَالدُّمُوْعُ تَسِيْلُ پس دیکھا مینے قریب بیس عورتون کے باحال پریشان مانند اسیران ترک و روم اوس مجلس مین آئین تمازت آفتاب سے چہرہاے نورانی اون کے متغیر ہوگئے تھے اور رخسار اون کے بسبب طمانچے مارنیکی نیلے ہوگئے تھے اور آنسو مونہہ پر بہتے جاتے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ اوس احوال خراب سے دختران شیر خدا کو دربار یزید مین لائے تو لباس اون کے ایسے بوسیدہ و غبار آلودہ تھے کہ گمان کیا یزید نے کہ ایسی لونڈیان سامنے میرے آئی ہین فَقَالَ هٰذِهِ الْاِمَاءُ قَدْ اَتَيْتُمْ بِهِنَّ فَاَيْنَ بَنَاتُ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ پس بولا یزید ان لونڈیون کو تو لائے تم وہ دختران علی و فاطمہ کہان ہین اونہین میرے سامنے کیون نہین لائے آہ بولے وہ لعین اے امیر یہہ لونڈیان نہین ہین بلکہ یہہ سب اہلبیت حسینؑ دختران علی ابن ابیطالب و فاطمہ ہین مسافت راہ سے ان کا یہہ حال ہوگیا ہے ثُمَّ جَعَلُوْا يَعْرِضُوْنَهُنَّ عَلَيْهِ وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ هٰذِهِ

وَمَنْ تَكُوْنَ پہر وہ قوم جفاکار ایک ایک کو سامنے لاتی تہے یزید کی وہ پوچہتا تہا یہہ کون ہے اور یہہ کون ہے وہ بتاتی تہے هٰذِهٖ زَيْنَبُ وَهٰذِهٖ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بَنَاتُ فَاطِمَةَ یہہ زینب اور یہہ ام کلثوم دختران فاطمہ زہرا افسوس دختر حاتم تو تعظیم کیجائی اور رسول خدا فرمائین کہ ایسے عزت و حرمت سے اسکی وطن روانہ کرو کہ اپنے بہائی سے ملی اور دختران رسول خدا دربار یزید مین یہے اکی عزت و تکریم کیسے کہ رہائی بنا مین بَلْ حَبَسَ فِيْ مَجْلِسٍ لَا يَكُنُّهُمْ مِنْ حَرٍّ وَلَا قُرٍّ حَتّٰى اَقْشَعَرَّتْ وُجُوْهُهُمْ بلکہ بعد دربار جانیکی بہے قید کی گئین ایسے قید خانہ مین کہ وہ محفوظ دہوپ اور اوس سے بہی نہ تہا دن کو دہوپ جلتے تہین اور رات کو اوس مین رہتے تہین یہانتک کہ پوست سبہون کے چہرون کے اوڑگئی تہے ہزار افسوس دختر حاتم تو لباس فاخرہ پہن کے خوش و خرم اپنی بہائی سے جا کے ملے اور دختران علی مرتضی جب قید مصیبت سے چہٹین تو سیاہ کپڑے پہنے ہوئے شام سے روانہ ہوئین اور فرزند رسول خدا نے انہین دیکہنے کو یزید نے نہ دیا اور کربلا مین آکے قبر برادر دیکہے اور ایک روایت مین ہے کہ نعش بے سر حضرت کی خاک و خون مین نظر آئی اور جب تک وہ نعش بی سر دفن بہے ہوئی تہے روایت پنجاہ و دوم حدیث فضایل گریہ اور احوال اسلام قبول کرنے شہربانو کا اور احوال تاراجے اہلبیت اور شام مین آنا اور دربار یزید مین جانا عَنِ الصَّادِقِ قَالَ مَنْ بَكٰى اَوْ اَبْكٰى مِائَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ حدیث صحیح مین جناب صادق سے منقول ہے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ جو مومن ذکر اہلبیت کرکے روئے یا رولائے سو آدمیون کو اوسپر بہشت واجب ہے ثُمَّ قَالَ مَنْ بَكٰى وَاَبْكٰى خَمْسِيْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر ارشاد کیا جو روئے یا رولاوے ذکر مصائب کرکے پچاس آدمیون کو بہشت اوسپر بہے واجب ہے ثُمَّ قَالَ مَنْ بَكٰى اَوْ اَبْكٰى عِشْرِيْنَ فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر ارشاد کیا جو روئے یا رولائے بیس آدمیون کو خداوند غفار اوسپر بہی بہشت واجب کرتا ہے ثُمَّ قَالَ مَنْ بَكٰى اَوْ اَبْكٰى عَشَرَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ پہر ارشاد فرمایا کہ اگر روئے مصیبت اہلبیت بیان کرکے یا رولائے

دس آدمیون کو خدا یتعالی اوسپر بھی بہشت واجب کرتا ہے ثُمَّ قَالَ مَنْ بَکیٰ اَوْ اَبْکیٰ وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ پھر فرمایا اگر آپ روئے یا رولاوے ایک آدمی کو خدا یتعالی اوسپر بھی جنت کو واجب کرتا ہے ثُمَّ قَالَ مَنْ تَبَاکیٰ فَلَهُ الْجَنَّةُ پھر ارشاد کیا اگر ذکر مصائب ہمارا کرے اور رونا نہ آئے صورت گریہ کنندون کے بنائے اوسپر بھی بہشت واجب ہی وَمَنْ لَمْ یَحْزَنْ عَلیٰ مُصَابِنَا فَلَیْسَ مِنَّا اور جو شخص رنج ومصیبت ہمارے سنے اور اوسکا دل محزون نہو ہمارے مصیبتون پر وہ ہم مین سے نہین ہے فی الحقیقت کون ایسا دل ہوگا کہ وہ مصیبت اہلبیت سنکی غمگین نہوگا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ بِنْتَ یَزْدَجَرْدَ قَبْلَ اَنْ یَظْفَرَ عَسْکَرُ الْاِسْلَامِ عَلیٰ اَبِیْهَا رَاَتْ فِیْ مَنَامِهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَتیٰ فِیْ بَیْتِهَا وَهُوَ اٰخِذٌ بِیَدِ الْحُسَیْنِ قطب راوندی نے حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ دختر پادشاہ یزدجرد شہربانو بی بی پیش ازانکہ لشکر اسلام اوسکے باپ پر فتحیاب ہوا ایکشب خواب مین دیکھا کہ جناب رسول خدا دست مبارک اپنی فرزند حسین کا پکڑی ہوئے اوسکی گھر مین تشریف لائے قَالَ لَهَا اَنَا خَاطِبُکِ لِاِبْنِیْ هٰذَا وَاَشَارَ اِلَی الْحُسَیْنِ اور جناب رسولخدا نے فرمایا کہ اے شہربانو مین تجھکو اس فرزند کے لیے خواستگاری کرنیکو آیا ہون اور اشارہ کیا امام حسینؑ کے طرف غرض جب یہہ بیدار ہوئین تو اونھین نہایت فکر لاحق ہوئی اور محبت اوس خورشید فلک امامت کی ایسے انکے دل مین قرار پائے کہ خواب وخور اونکو ناگوار ہوا فَلَمَّا کَانَتِ اللَّیْلَةُ الثَّانِیَةُ رَاَتْ فِیْ مَنَامِهَا اَنَّ سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ قَدْ جَاءَتْ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتِ قَالَتْ اَنَا بِنْتُ مَنْ خَطَبَکِ لِاِبْنِهِ فِی الْبَارِحَةِ جب دوسرے شب ہوئی شہربانو نے جناب خاتون قیامت کو خواب مین دیکھا پوچھا تم کون ہو جناب فاطمہ نے فرمایا کہ کل تو نے کسی کو خواب مین دیکھا تھا اور کسی لیے تجھے اپنے فرزند کی لیے خواستگاری کی تھے عرض کیے مینے کہ شب گذشتہ ایک جوان ماہ سیما کو مینے خواب مین دیکھا تھا حسینؑ نام اور ایک مرد نہایت مسن تھے اون بزرگ نے اپنی اوس فرزند کی لیے میرے خواستگاری کی جناب سیدہ نے فرمایا کہ حسینؑ فرزند میرا ہے اور وہ بزرگ رسولخدا میرے پدر بزرگوار ہین میرے مگر اے شہربانو جب تک تو دین مین میرے پدر بزرگوار کے نہ آئیگی ملاقات

اوس نیر برج امامت کے محال ہے سنکر کال مسرور ہوئین اور عرض کیے کہ مجھے کلمہ پڑہائیے پس جناب سیدہ نے کلمہ پڑہایا شہربانو نے بہ تعلیم جناب سیدہ کلمہ پڑہا فَبَینَمَا اَنَا کَذٰلِکَ اِذِ اشتَہَرَ مَجِیئُ عَسکَرِ الاِسلَامِ وَنَزَلُوا فِی بِلَادِنَا وَقَامَتِ الحَربُ وَقُتِلَ اَبِی وَسَبَونَا وَجَاءَ بِنَا اِلَی مَدِینَۃٍ فِی عَمَلِ عُمَرَ ہنوز مین حیران تہے کہ یہہ کیسی خواب مین دیکہتی ہون ناگاہ ایک خبر آمد لشکر اسلام منتشر ہوئی اور قریب ہماری شہر کے وارد ہوئی اور میرے باپ پر اہل اسلام فتحیاب ہوئے اور بعد قتل وتاراج مجھے اسیرون مین قید کرکے مدینے مین لیگئے اور اون دنون مین زمانہ خلیفہ ثانی کا تہا ازبسکہ شہرہ حسن وجمال شہربانو مشہور عالم تہا تمام دختران عرب اوسدن واسطے تماشائی شہربانو کی مسجد مین جمع ہوئین قَالَ فَلَمَّا اَرَادَ عُمَرُ اَن یَرفَعَ النِّقَابَ عَن وَجہِہَا وَیَنظُرَ اِلَیہَا فَاَبَت عَن ذٰلِکَ وَقَالَت بِالفَارِسِیَّۃِ سیاہ باد روز ہرمز کہ ہمچو تو نامحرمے دست خود دہد این عفت دختر او برساند راوی کہتا ہے جوہین عمر نے چاہا کہ گوشہ چادر شہربانو کا موہہ سی سرکاکے جمال شہربانو پر نظر کرے شہربانو نے بات اوسکا سرکا کی فارسی مین کہا سیاہ ہو جیو روزگار ہرمز کا کہ تجہسا نامحرم ہات اپنا اوسکی دختر کے دامن عصمت کو لگائے فَغَضِبَ عُمَرُ مِن کَلَامِہَا وَقَالَ ہٰذِہِ الکَافِرَۃُ تَسُبُّنِی وَاَرَادَ اَن یُؤذِیَہَا اس بات سے برہم ہوکے بولا کہ یہہ گبرزادی بدین مجھے دشنام دیتی ہے اور چاہا اوس نے کہ کچہہ اذیت شہربانو کو دے کَانَ اَمِیرُ المُؤمِنِینَ قَاعِدًا فِی المَسجِدِ فِی ذٰلِکَ الوَقتِ فَمَنَعَہُ عَن ذٰلِکَ وَقَالَ مِن اَینَ عَلِمتَ اَنَّہَا تَسُبُّکَ فَاِنَّکَ لَا تَعلَمُ لِسَانَ الفُرسِ جناب امیر بہی اوسوقت مسجد مین تشریف رکہتے تہے جوہین حضرت نے دیکہا کہ عمر چاہتا ہے اذیت دی حضرت نے اوسکو اس حرکت سے منع کیا اور فرمایا تو زبان عجم سے واقف نہین ہے پہر کاہی سے تونے جانا کہ یہہ دختر تجہکو دشنام دیتی ہے اوس نے تجہے بد نہین کہا بلکہ وہ اپنے حق مین بددعا کرتی ہے فَاَرَادَ عُمَرُ اَن یَبِیعَ النِّسَاءَ وَاَن یَجعَلَ الرِّجَالَ عَبِیدَ العَرَبِ اوسوقت عمر نے چاہا کہ عورتون کو اون کے مانند کنیزون کو بیچے اور مردون کو غلام کرے وَعَزَمَ عَلٰی اَن یَحمِلَ

اَلعَلِیلَ وَالضَّعِیفَ وَالشَّیخَ الکَبِیرَ فِي الطَّوافِ حَولَ البَیتِ عَلیٰ ظُهُورِهِم اور یہہ بھی عمر نے قصد
کیا کہ جتنے بیمار اور ضعیف یا مسن ہون طواف خانۂ کعبہ مین پشت پر اسیران عجم کے سوار ہوا کرین
وقت طواف خانہ کعبہ فَقَالَ اَمِیرُ المُؤمِنِینَ سَمِعتُ عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهُ قَالَ اَکرِمُوا کَرِیمَ
قَومِهِم وَاِن خَالَفُوکُم وَهٰؤُلَاءِ الفُرسُ حُکَمَاءُ کُرَمَاءُ حضرت امیر المومنین جب
عمر کے ارادہ سے اگاہ ہوئے حضرت نے عمر سے فرمایا کہ مینے جناب رسول خدا کے
زبانی سنا ہے کہ وہ جناب فرماتے تھے توقیر کرو تم اوس شخص کے جو بزرگ ہو اپنے قوم
مین اور ہتک حرمت اون کی نکرو اگرچہ وہ مخالف مذہب ہون اور یہہ اسیران فارس اراذل ناس
نہین ہین بلکہ نہایت دانا اور کمال بزرگ اور صاحب عزت ہین اگرچہ یہہ خلاف مذہب ہین ان کے
ہتک اور ذلت نچاہو بلکہ ان پر اسلام عرض کرو کہ یہہ اسلام لائین قَد اَعتَقتُ مِنهُم لِوَجهِ
اللّٰهِ حَقِّي وَحَقَّ بَنِي هَاشِمٍ جسقدر ان مین حصہ میرا اور بنی ہاشم کا ہے مینے اونھین راہ خدا
مین آزاد کیا فَقَالَ المُهَاجِرُونَ وَالاَنصَارُ قَد وَهَبنَا حَقَّنَا لَکَ یَا اَخَا الرَّسُولِ مہاجرین
اور انصار نے یہہ بات سنتے ہی عرض کی کہ اپنا بھی حصہ ہمنے آپکو بخشا اے برادر رسولخدا
قَالَ قَبِلتُ وَاَعتَقتُ حضرت نے فرمایا کہ مینے قبول کیا اور اونکو بھی آزاد کیا فَقَالَ
عُمَرُ سَبَقَ اِلَیهَا عَلِيُّ بنُ اَبِیطَالِبٍ وَنَقَضَ عَزِیمَتِي فِي الاَعَاجِمِ عمر نے کہا سبقت کی
علی ابن ابیطالب نے آزاد کرنے مین ان اسیرون کے اور جو فوائد کہ میرے دل مین تھے
وہ سب تلف ہوئے حضرات جای تامل ہے کہ جناب رسولخدا اور علی مرتضےٰ کو تو ہتک اعزاء
اہل کفر بھی گوارا نہو وای ہے اون اشقیا پر کہ جنہون نے اون کے عترت طاہرہ کو ذلتین
دین اور اون کے خیمون مین تلوارین کھینچین لوٹنے کو گھس آئے فَانتَهَبُوا مَا فِي الاَبنِیَةِ
کَانُوا یَنزَعُونَ المَلَاحِفَ عَن ظُهُورِهِنَّ اور لوٹ لیا اسباب الحرم کا یہان تک کہ چادرین
دختران جناب فاطمہ کے سرون پر سے چھینتے تھے اور جو بی بی ان مین تامل کرتی تھین وہ
لعین اونھین مارتے تھے وَحَرَمُوا اَذَانَ اَیتَامِ الحُسَینِ وَاَخَذُوا قُرطَاتِهِم وَالدَّمُ تَسِیلُ

عَلیٰ خُدُوْدِهِمْ وَهُمْ یَبْکُوْنَ لِلْخَوْفِ اور حضرات زخمی کیے کان بیبیان حسینؑ کے اور چہین لیے گوشوارے اون کے اور خون اون کے رخسارون پر بہتا تہا اور وہ خوف سے اون لعینون کے روتی تہے وَکَانَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ عَلِیْلًا وَهُوَ مَطْرُوْحٌ عَلیٰ قِطْعَةٍ مِنَ الْاَدِیْمِ اور جناب امام زین العابدینؑ اوسوقت نہایت علیل تہے کہ حضرت مین طاقت اوٹھنے کی نہ تہے اور ایک پوست کے اوپر لیٹے تہے فَجَاۗءَ اِلَیْهِ رَجُلٌ اَزْرَقُ ایک لعین پر کبود چشم تلوار کہینچے جناب امام زین العابدین پاس آیا فَجَذَبَ النَّطْعَةَ مِنْ تَحْتِهٖ پس اوس ملعون نے وہ پوست نیچے حضرت کی نیچے سے کہینچ لیا اوسوقت حضرت زمین پر گر پڑی ثُمَّ صُفِّدُوْا فِی الْحَدِیْدِ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِیَّاتِ وَسُبِیَ هُمْ کَالْعَبِیْدِ وَالْاِمَاۗءِ بعد تاراجی کے اہلبیت کو زنجیر ہاے آہنی مین مسلسل کیا اور ہاتون کو اون کے گردنون مین باندہ کے شتران بے کجاوہ و عماری پر بٹہایا اسطرح سے لیچلی جیسے لونڈی اور غلامون کو لیجاتے ہین قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ لَمَّاۗ اَمَرَ یَزِیْدُ بِاِدْخَالِنَا عَلَیْهِ اَقْبَلُوْنَا بِحِبَالٍ جناب علی ابن الحسینؑ فرماتے ہین جسوقت طلب کیا یزید نے سامنے اپنے اور حکم کیا کہ لاؤ دختران علیؑ و فاطمہؑ کو دربار عام مین اوسوقت وہ لعین بیبیان لیکر آئے فَاَوْثَقُوْنَا مِثْلَ الْاَغْنَامِ پس باندہا ہمین اون لعینون نے جیسا کہ قصاب بکریون کو باندہتے ہین وَکَانَتِ الْحَبْلُ بِعُنُقِیْ وَبِکَتِفِ عَمَّتِیْ زَیْنَبَ وَفِیْ زَنْدِ اُمِّ کُلْثُوْمٍ وَعُنُقِ سُکَیْنَةَ وَکَتِفِ رُقَیَّةَ وَکَذٰلِکَ بَاقِی الْاَرَامِلِ وَالْاَطْفَالِ حضرت فرماتے ہین کہ اوس سے مین اسطرح باندہا تہا کہ گلا میرے اور بازو پہوپہی زینبؑ کا اور کلائی ام کلثوم کے اور گلا سکینہ کا اور شانہ رقیہ کا اور باقی سب اہلبیت اور لڑکے یتیم اسطرح بندہے تہے وَکُلَّمَا قَصَّرْنَا مِنَ الْمَشْیِ دَقُّوْا عَلیٰ رُءُوْسِنَا بِعِیْدَانِ الرِّمَاحِ اور جو ہم مین سے چلنے مین کمی کرتا تہا اور چل نسکتا تہا تو وہ لعین سرون پر نیزہ مارتی تہے وَقَالَتْ سُکَیْنَةُ یَا عَمَّتِیْ رُوْحِیْ فِدَاءٌ لِابْنِ الْعَبَّاسِ عَمِّیْ وَاَخِیْ عَلِیٍّ اسوقت سکینہ یتیم حسینؑ

رو کر اپنے پھوپھی کو پکارتے تھے اور کہتے تھے اے پھوپھی قربان ہون اسوقت میرے چچا عباسؑ کہان ہین کہ مجھے بچائین اور میرے بھائی علی اکبر کہان ہین کہ مجھے اس آفت سے چھڑائین وَنَحْنُ نَبْكِي اَجْمَعِيْنَ حَتّٰى اُدْخِلْنَا عَلٰى يَزِيْدَ وَقُفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ اور ہم سب روتے تھے اسطرح جسے مارتے ہوئے لئے جاتے تھے تا آنکہ یزید کے سامنے دربار مین کھڑا کیا فَقُلْتُ لَهٗ مَا ظَنُّكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ لَوْ يَرَانَا بِهٰذَا الْحَالِ بَيْنَ يَدَيْكَ پس جناب امام زین العابدین نے فرمایا اے یزید کیا ہے گمان تجھے رسول خدا سے اگر وہ جناب ہمین اس حال سے کھڑے سامنے تیرے دیکھتے وہ شقی سر جھکائے تھا وَكَانَ بِيَدِهٖ مِنْدِيْلٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ دُمُوْعَهٗ اور ہاتہ مین اوسکے ایک رومال تھا اوس سے آنسو پونچھتا تھا پھر بعد اوس کے استفسار حال اہلبیت کرنے لگا کہ یہہ کون ہے اور یہہ کون ہے پس چاہیے انصاف سے جناب امیرؑ نے کافرون کو کنیز ہونے سے بچایا اور شہربانو کے موہنہ سے نقاب نہ اوٹھانے دے مگر کیا حال ہوتا اون حضرت کا جو دیکھتے اسے شہربانو کو اور زینبؑ و ام کلثوم کو اس ذلت سے ریسمان ستم مین بندھے کھڑی ہین اور کوئی کلثوم کو کنیز کے لئے تجویز کرتا ہے اور کوئی سکینہ کو لونڈی بنانیکا ارادہ کرتا ہے چنانچہ منقول ہے کہ ایک شامی سرخ رنگ نے یزید سے کہا اے یزید مین اس لوٹ مین سے کچھہ نہین مانگتا مگر یہہ لڑکی مجھے دیدے کہ اسے لونڈی بناؤن اور اشارہ کیا اوس نے سکینہ کی طرف سکینہ دوڑکے اپنی پھوپھی سے لپٹ گئی اور بولی اے پھوپھی اولاد رسول خدا لونڈیان بنائین جائینگی فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُحَوَّلْنَ اِلٰى هِنْدِ بِنْتِ عَامِرٍ پس حکم کیا اوس شقی نے کہ انھین لیجاؤ محل مین ہند کے کہ زوجہ اوسکے تھی تا دختران یزید و معاویہ سے دختران زہرا کا تماشا دیکھین فَاُدْخِلْنَ عِنْدَهَا فَسَمِعَ عَنْ دَاخِلِ الْقَصْرِ بُكَاءً وَنِدَاءً وَعَوِيْلًا جب اونھین اس حال خراب سے داخل کیا محل مین یزید کے کاشانے اندر گئی دختران فاطمہؑ کے رسن ظلم سے بندھی تھے اور کپڑے پھٹے ہوئے بی مقنعہ و چادر جب یہہ حال دیکھا دختران یزید

وبنات معاویہ نے ایک شور گریہ وزاری کا محل مین یزید کے بلند ہوا کہ باہر تک آواز گریہ آتی تھے اور سب روتی تھین اور پیٹتی تھین حال اہلبیت دیکھکے

روایت پنجاہ سوم ۵۳ حدیث فضائل گریہ کے اور آنا لعبا کا وقت ولادت حسین اور آنا فرشتون کا برائے تہنیت اور خولی کا سر امام حسین کو تنور مین رکھنا اور شام مین ایک زن بدکار کا پتھر لگانا سر حسین کو قَالَ الصَّادِقُ مَنْ ذَکَرَنَا اَوْ ذُکِرْنَا عِنْدَہٗ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ حَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ عَلَی النَّارِ جناب امام جعفر صادق نے فرمایا جو مومن مصائب ہمارے یاد کرے یا کوئی مصائب ہمارے اوسکے آگے بیان کرے اور اوسکے آنکھون سے آنسو نکلین خدا حرام کرتا ہے مونہہ کو اوسکے آتش دوزخ پر رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّھَبَ لِفَاطِمَۃَ الْحُسَیْنَ ابن عباس سے منقول ہے کہ حق تعالی کو منظور ہوا کہ جناب امام حسین جناب سیدہ کے ہان پیدا ہون اور درد زہ جناب فاطمہ کو شروع ہوا اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلَی الْحُوْرِ مِنْ حُوْرِ الْجَنَّۃِ اَنِ اھْبِطِیْ اِلٰی دَارِ الدُّنْیَا اِلٰی بِنْتِ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ فَاٰنِسِیْ لَھَا حکم خدا ہوا ایک حور کو حوریان بہشت سے کہ نازل ہو زمین پر اور خدمت فاطمہ دختر رسول خدا مین حاضر ہو اور اوسوقت مین مونس ہو اوسکے اور نام اوس حور کا لعبا ہے وَلَھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَصِیْفَۃٍ وَسَبْعُوْنَ اَلْفَ قَصْرٍ وَسَبْعُوْنَ اَلْفَ مَقْصُوْرَۃٍ اور مرتبہ لعبا جنت مین یہہ ہے کہ ستر ہزار خادمہ خدمت کو اوسکے ہین اور ستر ہزار مکان اوسے خدا نے عطا کئے ہین اور ہر مکان مین ستر ہزار حجرے ہین وَسَبْعُوْنَ اَلْفَ غُرْفَۃٍ مُکَلَّلَۃٍ بِاَنْوَاعِ الْجَوَاھِرِ وَالْمَرْجَانِ اور ہر حجرے مین ستر ہزار دریچے ہین مکلل انواع جواہرات سے اور اسقدر مکان اوس حور کا بلند ہے کہ جب اپنے مکان پر بیٹھتی ہے تمام بہشت معلوم ہوتا ہے وَاَضَاءَتِ الْجَنَّۃُ مِنْ ضَوْءِ خَدَّیْھَا وَجَبِیْنِھَا اور روشن ہوتا ہے بہشت نور پیشانی و رخسار لعبا سے فَھَبَطَتْ لُعَبَا عَلٰی فَاطِمَۃَ وَقَالَتْ لَھَا مَرْحَبًا بِکِ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ کَیْفَ حَالُکِ قَالَتْ بِخَیْرٍ پس نازل ہوئے لعبا اور حاضر ہوئے خدمت جناب فاطمہ مین اور سلام کرکے کہا مرحبا اے بیٹی حبیب خدا محمد مصطفی

سے کیا حال ہے آپکا اے سیدہ حضرت بی فرمایا شکر خدا اچھے ہون لعبا نی عرض کی کہ مین ایک حور ہون حوریان بہشت سے کہ خدا نے تمہارے خدمت کو بھیجا ہے وَلَحِقَتْ فَاطِمَةَ الْحَيَاءُ مِنْ لُعْبَا لَمْ تَكُنْ بِمَا تَفْرُشُ لَهَا شرم آئی جناب سیدہ کو کہ لعبا کے لیئے کیا فرش کرون اور لعبا کو کہان بٹھاؤن بلکہ اوسدن اوس مخدومہ کون و مکان پر فاقہ تھا اور روایات صحیح سے ثابت ہوتا ہے کہ قسم فرش سے جناب فاطمہ کے ہان کچھ نہ تھا سوا ایک پوست گوسفند کے کہ دن کو اوسپر اونٹ دانہ کھاتا تھا اور رات کو جناب شیر خدا اور فاطمہ زہرا اوسے بچھا کے سورہتی تھین غرض وہ معصومہ اسی فکر مین تھین اِذْ هَبَطَتْ حَوْرَآءُ وَ مَعَهَا دُنُوكٌ مِنْ دَرَانِيكِ الْجَنَّةِ ناگاہ اور حورین فرش سندس و حریر لیئے خانہ جناب سیدہ مین حاضر ہوئین فَبَسَطَتْهُ فِي مَنْزِلَةِ فَاطِمَةَ فَجَلَسَتْ لُعْبَا پس وہ فرش خانہ جناب فاطمہ مین بچھایا جناب سیدہ نے لعبا کو اوسپر بٹھایا اور آپ سجدہ شکر بجا لائین پس جناب امام حسینؑ پیدا ہوئے تو جو کام دائیون کا ہوتا ہے اوسے لعبا بجا لائے اور رومال جنت سے پونچھا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ لُعْبَا تَفْتَخِرُ عَلَى الْحَوْرَاءِ اَنَا قَابِلَةُ الْحُسَيْنِ ابن عباس کہتے ہین کہ وہ حور فخر کرتی تھے تمام حوریان جنت پر کون ہے مثل میرے کہ مین دایہ جناب امام حسین ہون وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَى رِضْوَانَ خَازِنِ الْجِنَانِ اَنْ زَخْرِفِ الْجَنَّةَ وَزَيِّنْهَا كَرَامَةً لِمَوْلُودٍ يُولَدُ فِي دَارِ الدُّنْيَا اور حکم کیا رضوان کو کہ بہشت آراستہ کرے واسطے بزرگی اوس فرزند کے کہ آج دنیا مین پیدا ہوا ہے اور ملائکہ اسمان کو حکم ہوا کہ صف باندھ کے تقدیس و تحمید مین مشغول ہون اور حورون کو حکم ہوا کہ سب آپکو آراستہ کرکے آپس مین معانقہ اور ملاقاتین کرین کہ آج ہمارے کنیز خاص کے ہان دوست ہمارا حسینؑ پیدا ہوا ہے وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَى جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ اَنْ يَهْبِطَا فِي قَنَادِيلَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَهَبَطَتْ اور حکم ہوا جبرئیل اور میکائیل کو کہ زمین پر با گروہ ملائکہ نازل ہو پس نازل ہوئے غرض عجب طرح کی خوشی سے تھے اور سب فرشتے خدا کیطرف سے مبارکباد دیتے تھے اور امالی مین جناب امام زین العابدین سے

منقول ہے کہ جب امام حسینؑ پیدا ہوئے تو نام رکھنے مین تامل ہوا کہ نام جناب امام حسنؑ کا ہے پروردگار عالم نے رکھا تھا پس وحی کی خدا نے جبرئیل کو کہ ہمارے حبیب کے ہان نواسا پیدا ہوا ہے فَاهْبِطْ اِلَيْهِ وَهَنِّئْهُ پس نازل ہو طرف اون کے اور مبارکباد دے وَقُلْ اِنَّ عَلِيًّا مِنْكَ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰي فَسَمِّهِ بِاِسْمِ ابْنِ هَارُوْنَ اور کہہ کہ علیؑ تمہارا وصی اور قایم مقام ہے جسطرح کہ ہارون قایم مقام موسے سے تھا پس علیؑ تمسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے پس جو نام فرزند کوچک ہارون تھا وہ نام اسکا بیٹے رکھو یہہ پیغام خداوند عالی کا نبی ہدا نے سنا قَالَ وَمَا اِسْمُهُ قَالَ شَبِيْرٌ کہا اے جبرئیل کیا نام تھا فرزند کوچک ہارون کا کہا جبرئیل نے کہ شبیر فرمایا حضرت نے کہ اے اخی زبان میری عربی ہے قَالَ سَمِّهِ الْحُسَيْنَ فَسَمَّاهُ الْحُسَيْنَ جبرئیل نے عرض کیے کہ نام رکھیے حسینؑ پس نام رکھا فرزند زہراؑ کا حسینؑ پس یہہ مقام رونے اور پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہے کہ ایک دن وہ تہا کہ حسینؑ کے پیدا ہونے کی خداوند عالم نے یہہ تہنیہ سرور و شادی کی تھی جیسا کہ سنا ہزار افسوس ایک دن اوسی حسینؑ کو جب ظالمون نے تین دن کا بہوکا پیاسا مانند گوسفند قربانی کے ذبح کیا تو اوسکے قتل کے یہہ خوشی اوس قوم جفا کار نے کی تھی کہ کسی عید کو نسبت نہین ہے اور دف و نقارہ بجاتی تھے اور بغلگیر ہوتی تھے اور وہ حسینؑ پیارا خدا و رسول کا ریگ گرم کربلا پر پڑا تھا اور خون اوس کے کٹی حلق سے بہتا تھا اور دختران خاتون قیامت مین فریاد وَامَقْتُوْلَاهُ وَاذَبِيْحَاهُ وَاحُسَيْنَاهُ کے بلند تھے اور وہ لعین پسر عمر سعد افتخار کرتی تھے اور کہتی تھے فَهٰذَا يَقُوْلُ اَنَا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِيْ وَذٰلِكَ يَقُوْلُ اَنَا طَعَنْتُهُ بِرُمْحِيْ فَاَلْقَيْ عَلَي الْاَرْضِ پس کوئی شقی کہتا تھا کہ اوس لعین نے تلوار مارے حسینؑ کے اور کوئی کہتا تھا کہ اوس شقی نے ایسا نیزہ مارا سینہ اقدس پر فرزند زہرا کے کہ وہ گھوڑے سے مونہہ کے بہل زمین پر گر پڑا وَهٰذَا يَقُوْلُ لَطَمْتُهُ وَاَخَذْتُ عِمَامَتَهُ اور ایک لعین نے کہا کہ اوس شقی نے طمانچہ رخسار حسینؑ پر مارا اور عمامہ اوتار لیا اور بعضے شقی کہتے تھے نَحْنُ الَّذِيْنَ

اَوْطَئِنَا بِخُیُوْلِنَا ظَهْرَ الْحُسَیْنِ وہ شقی بیدین ہین کہ دوڑائے گہوڑے نعش حسینؑ پر اور اون سب کفار نے ادای شکر کے لئی روزہ رکہی تہی اور سر اقدس باری باری اپنی اپنی نیزون پر رکہتی تہے اور سر انور حضرت کا مثل خورشید قیامت نیزے پر تہا اور تلاوت قران مین مشغول تہا اور ریش پر خون کبہی ہوا سے دہنی کو اڑتی تہے اور کبہی بائین کو اور جو پوچہتا تہا راہ مین لِمَنْ هٰذَا الرَّأْسُ یہہ سر کسکا ہے جسی اس ذلت وخواری سے لئی جاتے ہو تو وہ شخص کہ جسکا خدا نے اس عزت وتکریم سے حسینؑ نام رکہا تہا ہزار افسوس اوسکا نام خارجی بتلاتے تہے اور کہتی تہے هٰذَا رَأْسُ خَارِجِيٍّ خَرَجَ عَلٰى يَزِيْدَ یہہ سر ایک خارجی کا ہے کہ اوس نے خروج کیا ہمارے یزید پسر معاویہ پر اور ایک روایت مین ہے کہ دروازہ قلعہ کا کوفیکی بند تہا اور خولی سر اقدس کو لئی گہر چلا گیا وَاَخْفَى الرَّأْسَ الشَّرِيْفَ عَنْ زَوْجَتِهٖ فِي التَّنُّوْرِ اور فرزند رسول جگر گوشہ بتول اوس شقی نے اپنی زوجہ سے چہپا کے تنور مین رکہا جب زوجہ اوسکی نماز شب کو اوٹہی فَرَأَتْ شُمُوْعًا كَثِيْرَةً وَنُوْرًا يَسْطَعُ مِنَ التَّنُّوْرِ پس دیکہتی کیا ہے کہ شمعین بہت سے روشن ہین اور ایک نور تنور سے جلوہ گر ہے حیران ہوئے کہ آج تو مینے تنور مین آگ نہین روشن کی یہہ نور کیسا ہے کیا جانتی تہے کہ اسمین سر فرزند رسولؐ رکہا ہے کہ جیسے رسول خداؐ چومتی تہے ناگاہ ایک ہودج نور آسمان سے قریب تنور اوترا وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ نِسْوَةٍ فَوَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَقْبَلَتْ وَاَخْرَجَتِ الرَّأْسَ الشَّرِيْفَ اور اوس عماری مین چار عورتین صاحب حسن وجمال تہین لیکن چاک گریبان بال سر کے کہلے ہوئے ایک بی بی اون سب مین زیادہ بیقرار تہی پس جو نہین اوس بی بی نے اوس سر کو دیکہا کہ تنور مین ہے دوڑکی اوسے تنور مین سے باہر نکالا وَقَبَّلَتْهُ وَضَمَّتْهُ اِلٰى صَدْرِهَا وَبَكَتْ اور اوس سر کے بوسے لیکی اپنے سینے سے لگا کے بی اختیار رونے لگی اور بیقرار ہو ہو کے کہتی تہے يَا بُنَيَّ قَتَلُوْكَ وَمِنَ الْمَاءِ مَنَعُوْكَ ای ای فرزند میرے تجہے بیجرم و خطا پیاسا قتل کیا اور وہ پانی کہ خدا نے تیری مان کے مہر مین دیا تہا ایک قطرہ تجہے

تا دم مرگ ندیا وَلَمْ یَعْرِفُوْكَ اَنَا اُمُّكَ فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءِ ہای ای فرزند میرے تیری قدر پہچانے اور میرے دکھون پر نظر کی ای فرزند بیکس میرے مین ہون امان تیری فاطمہ زہرا ای پارہ جگر ایکدن وہ رتبہ تیرا تھا کہ رسول خدا کے کاندہی پر سوار ہوتا تھا اور آج سر تیرا اس ذلت سے تنور مین رکھا ہے فَبَكَتْ بُكَآءً شَدِيْدًا حَتّٰى غُشِيَتْ عَلَيْهَا پہر اسقدر روئین کہ روتے روتے بیہوش ہوگئین جب ہوش مین آئین تو وہ عورتین بولین اے فاطمہ نروؤ صبر کرو فَاِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَكِ وَبَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِكِ پس بہ تحقیق خدا حکم کریگا درمیان تمہارے اور درمیان تمہارے فرزند کے قاتل کے پہر وہ اوسکی نظر سے غایب ہوگئین پس آئے وہ قریب تنور اور نکالا اوس نے سر اقدس کو وَقَالَتْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ رَاْسُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَصَاحَتْ وَ وَقَعَتْ مَغْشِيَّةً وہ کہتی ہے کہ جانا مینے کہ یہہ سر حسینؑ کا ہے پس چیخین مار کی روئین کہ بیہوش ہوکے گر پڑے پس سنی مینے آواز ہاتف سے کہ کہا اوس نے اوٹہہ اے عورت خدا تجھے مواخذہ شوہر مین عذاب نکریگا پس کہا مینے ہاتف سے کہ خبر دے مجھے یہہ عورتین کون تہین جواب دیا اوس نے کہ ایک اون مین مریم بنت عمران ہے اور ایک آسیہ زن فرعون تہی اور ایک خدیجہ کبرا زوجہ رسولخدا تہین وَالَّتِيْ اَخْرَجَتِ الرَّاْسَ وَتَنْدُبُ فَهِيَ اُمُّ الْحُسَيْنِ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؐ اور وہ بی بی جو سب سے زیادہ بیتاب و بیقرار ہے تہی اور سر اقدس کو باہر نکالا وہ مان حسینؑ کے فاطمہ زہرا بیٹی رسول خداؐ کی ہے تہی غرض عجب عجب طرح کے بی ادبی اوس سر انور سے اشقیای نے کے تَارَةً وَضَعُوْهُ فِي الصُّنْدُوْقِ وَتَارَةً عَلَّقُوْا فِي الْاَشْجَارِ آہ آہ کبہی اوس سر کو صندوق مین رکھا اور کبہی درخت مین لٹکایا وَتَارَةً عَلَّوْهُ عَلَى الرِّمَاحِ وَتَارَةً وَضَعُوْهُ تَحْتَ السَّرِيْرِ کبہی تو اون لعینون نے فرزند زہرا کو نیزہ پر چڑہایا اور کبہی اوس سر اقدس کو زیر تخت رکہا وَتَارَةً نَصَبُوْهُ عَلَى الْبَابِ وَتَارَةً قَرَعُوْا ثَغْرَهٗ بِالْقَضِيْبِ کبہی سر راکب دوش رسولخداؐ کا دروازے پر لٹکایا اور کبہی اوسکے لب و دندان پر چھڑی لگائی اور جس شہر مین وارد ہوتے تہے تو پہلے حکم کرتے تہے

وہان کے باشندون کو کہ شہر آراستہ کرین اور ہمارے پیشوائي کو آئین وَيَأتُونَ بِالذَّهَبِ وَالفِضَّةِ لِلنِّثَارَةِ بِقَلْبٍ مِنَّا اور سونا اور چاندے تصدق کو لائین کہ ہم فرزند فاطمہ کو قتل کرکے سر اوسکا لائے ہین چنانچہ روایت مین وارد ہے لَمَّا وَرَدَ رَاسُ الحُسَيْنِ فِي الشَّامِ وَبَنَاتُ رَسُولِ اللهِ عَلَي جِمَالٍ مُكَشَّفَاتِ الوُجُوهِ نَاشِرَاتِ الشُّعُورِ فَرِحَ اَهْلُ الشَّامِ لِذَالِكَ جب سر جناب سید الشہداء وارد شہر شام ہوا اور دختران فاطمہ زہرا اونٹون پر سوار مونہہ اون کے نامحرمون مین کھلے ہوئے بال بکھرائے ہوئے پس اہل شام اس حال سے آل رسول کے نہایت خوش وخرم ہوئے اور طرح طرح کے زینت سے آپکو آراستہ کیا تھا راوي کہتا ہے کہ پانچ عورتین ایک بام خانہ پر سرخ کپڑے پہنے ہوي بیٹھی تھین اور بہت سرور وشادي کرتي تھین وَكَانَتْ فِيهِنَّ عَجُوزَةٌ اَشَدُّ مِنْهُنَّ بِالضِّحْكِ وَالسُّرُورِ اور ایک ملعونہ بڑھیا تھی کہ وہ سب سے زیادہ ہنستي تھی اور شاد تھی فَلَمَّا حَاذَتْهَا رَاسُ الحُسَيْنِ فَرَفَعَتِ الحَجَرَ پس جونہین سر مبارک فرزند رسول خدا برابر اوسکے پہونچا نہایت شاد ہوئے اور ایک پتھر اوس بڑھیا نے اوٹھایا وَضَرَبَتْ عَلَي رَاسِ الحُسَيْنِ اور اوس بڑھیا نے وہ پتھر سر امام پر مارا فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ النِّسَاءِ بِالوَيْلِ وَالثُّبُورِ پس اہل حرم مین شور واویلا وامصیبتاہ کا بلند ہوا وَوَقَعَتِ السَّطْحُ بِقُدْرَةِ اللهِ اور وہ کوٹھا قدرت خدا سے گرپڑا وہ پانچون جہنم واصل ہوئین

روایت پنجاہ وچہارم ۵۴ حدیث رونے آسمان و زمین اور ملائکہ کي رونیکي ماتم حسین مین اور موسے کا دعاء مغفرت کرنا واسطے ایک شخص بني اسرائیل کے اور احوال اہلبیت پیش یزید علیہ اللعنۃ بیان کرنا ابن قولیہ نے بسند معتبر زرارہ سے روایت کي ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یَا زُرَارَةُ اِنَّ السَّمَاءَ قَدْ بَكَتْ عَلَي الحُسَيْنِ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا بِالدَّمِ اے زرارہ بہ تحقیق کہ آسمان رویا امام حسین پر چالیس صباح خون وَاِنَّ الاَرْضَ بَكَتْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ اور زمین روئے اوس جناب کي ماتم مین چالیس صباح سیاہي وَاِنَّ الشَّمْسَ

بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا بِالْکُسُوْفِ وَالْحُمْرَۃِ اور آفتاب رویا اوس مظلوم پر چالیس صباح بسرخی وکسوف وَاِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ وَاِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ اور اوس جناب کے غم مین پہاڑ ٹکرے ٹکرے ہوگئے اور دریا جوش و خروش مین آیے وَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ بَکَتْ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا عَلَی الْحُسَیْنِ اور بہ تحقیق کہ فرشتگان آسمان نے بھی اوس جناب پر چالیس صباح روئے وَمَا اخْتَضَبَتْ اِمْرَءَۃٌ وَلَا اکْتَحَلَتْ وَلَا ادَّهَنَتْ وَلَا رَجَّلَتْ حَتّٰی اَتَانَا رَاْسُ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ زِیَادٍ اور کسی عورت نے عورات بنی ہاشم سے خضاب نکیا اور روغن نملا اور کنگھی بالون مین نکی جب تک ابن زیاد کا سر نحس ہمارے لئے کاٹ کے لائی اور ہم ہمیشہ روتی ہین اوس جناب کی مصیبت پر اور جد بزرگوار میرے علی بن الحسین جب اپنے پدر مظلوم کو یاد کرکے روتے تھے تو ریش مبارک آنسوون سے تر ہو جاتی تھے وَکُلُّ مَنْ رَاٰہُ بِھٰذَا الْحَالِ فَیَبْکِیْ لِبُکَائِہٖ اور جو شخص انھین اس حال سے دیکھتا تھا روتا تھا بعد اوسکے جناب صادق ع نے فرمایا کہ کوئی چشم محبوب تر نھین ہے اور کوئی رونا پسندیدہ نھین نزدیک خدا کی اوس چشم سے کہ حضرت امام حسین پر روئے وَمَنْ بَکٰی عَلَی الْحُسَیْنِ فَاِنَّہٗ اَحْسَنَ بِالنَّبِیِّ وَفَاطِمَۃَ اور جو شخص امام حسین پر رویا بس اوس نے نیکی کے جناب فاطمہ سے اور احسان کیا رسول خدا پر اور حق ہم اہلبیت کا ادا کیا کُلُّ عَیْنٍ بَاکِیَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلَّا عَیْنٌ بَکَتْ عَلَی الْحُسَیْنِ فَاِنَّھَا ضَاحِکَۃٌ مُسْتَبْشِرَۃٌ بِنَعِیْمِ الْجَنَّۃِ اے زرارہ روز قیامت کو تمام خلایق کے آنکھین ہول قیامت سے گریان ہون گے مگر وہ آنکھ جو امام حسین پر روئی ہے وہ آنکھ خوش و خرم ہوگے اور بشارت دیجائیگی ساتھ نعیم جنت کے حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایکبار حضرت موسے مناجات کو کوہ طور پر جاتے تھے راہ مین ایک مرد بنی اسرائیل سے ملاقات ہوئے اور وہ ایمان لایا تھا حضرت موسی کے ساتھ اور عادت تھے حضرت کی کہ جب مناجات کو جاتے تھے تو خوف خدا سے رنگ زرد ہو جاتا تھا اور جسم لاغر و نحیف ہو جاتا تھا اور بدن مین رعشہ پڑ جاتا تھا اور آنکھین مارے دہشت کے گھس جاتی تھین فَعَرَفَہُ الْاِسْرَائِیْلِیُّ اس علامت سے اوس شخص نے پہچانا فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اذنبتُ ذنبًا عظیمًا فاسئل ربّک ان یعفو عنّی پس عرض کیے اون نے یا نبی اللہ گناہ کیا ہے مینے گناہ عظیم پس بعد مناجات کی عرض کیجیے پروردگار سے اپنی کہ میرے گناہ بخشے پس بعد مناجات کے حضرت موسی نے عرض کیے خداوندا تو عالم و دانا ہے تمام مخلوقات کے ما فی الضمیر سے اور تجھپر روشن ہے حال مرد بنی اسرائیل کا بیش از انکہ مین اوسکا حال عرض کرون خطاب رب الارباب پہنچا کہ اے موسے جو کچھہ تو ہم سے سوال کریگا وہ ہم اوسے عطا کرینگے اوسوقت حضرت موسی نے مرد بنی اسرائیل کے لیے طلب مغفرت کی قال یا موسے عفوا عمّن استغفرنی الّا قاتل الحسین خدا تعالی نے فرمایا اے موسے جو بندہ بعد گناہ کے توبہ کریگا مین اپنے رحمت سے اوسکے گناہون کو بخشون گا مگر قاتل حسین کہ اگر تمام اہل آسمان و زمین اوسکے لیے شفاعت خواہ ہون ہرگز اوسکے گناہون کو نہ بخشون گا قال یا ربّ و من الحسین حضرت موسی نے عرض کیے اے پروردگار کون حسین ہے کہ جسکے قاتل کو نہ بخشیگا قال لہ الّذی جرٰی ذکرہ علیک حکم ہوا وہ ہے حسین کہ جسکا سابق تیسے ذکر ہوا تھا قال یا ربّ و من یقتلہ قال تقتلہ امّۃ جدّہ الباغیۃ فی ارض کربلا حضرت موسی نے عرض کیا اے پروردگار اوسے کون شہید کریگا حکم ہوا اوسکے نانا کی امّت باغی اوسے قتل کرینگے زمین کربلا مین فرسہ وتنفر وتحمحم وتصہل وتقول فی صہیلہا الظّلیمۃ من امّۃ قتلت ابن بنت نبیّہا اور بعد شہادت حسین گھوڑا اوسکا پیشانی خون سے رنگین کرکے حمحمہ کرتا شور و غل مچائیگا اور کہیگا اپنی زبان سے فریاد فریاد اوس امّت بدکار سے کہ جنہون نے اپنی پیغمبر کے بیٹی کو قتل کر ڈالا فیبقی ملقًی علی الرّمال من غیر غسل ولا کفن اے موسے نعش حسین بارہ بارہ ریگستان کربلا پر بے غسل و کفن پڑے رہیگی وینہب رحلہ وتسبی نساءہ فی البلدان ۰ اور خیمہ اور اسباب حسین لوٹ لینگے اور اہلبیت کو حسین کے اسیر کرکے شہر بشہر پھراینگے ویقتل ناصروہ وتشہر رؤسہم مع راسہ علی اطراف الرّماح اور تمام خویش واقربا اور اصحاب رفاقت حسین مین شہادت پاینگے

سر حسین مع انصار نوک نیزہ پر رکھکی پھرایے جائین گے اور یزید کے لئی ہدیہ لیجائین گے يَا مُوسَى صَغِيرُهُمْ يُمِيتُهُ الْعَطَشُ وَكَبِيرُهُمْ يَسْتَغِيثُونَ وَلَا نَاصِرَ لَهُمْ اے موسے ایک مصیبت حسین یہہ ہے کہ اطفال خورد سال حسین تو پانی بنے ترس ترس کے مرین گے اور بزرگ فریاد کرین گے کوئی فریاد کو نہ پہنچیگا فَبَكَى مُوسَى وَقَالَ يَا رَبِّ مَا لِقَاتِلِيهِ مِنَ الْعَذَابِ پس حضرت موسے احوال حسین سنکے بہت روئے اور عرض کے خداوندا قاتلان حسین کے لئے کیا عذاب ہے حکم ہوا کہ وہ عذاب شدید ہے اون لعینون کے لیئے کہ اہل جہنم جس سے جہنم مین پناہ مانگین گے اور میرے رحمت اور شفاعت رسول سی محروم رہین گے اے موسے وہ ظلم حسین پر ہوگا کہ اگر محبت خدا اور امام رہنما اوسکے اولاد سے روئے زمین پر اوسدن باقی نہو طبقہ زمین کو ہم حکم کرین کہ غارت ہو جایئے قَالَ مُوسَى بَرِئْتُ إِلَيْكَ اللّٰهُمَّ مِنْهُمْ موسے نے عرض کے خدایا مین نے اون لعینون سے بیزار ہون حکم ہوا کہ اے موسے جو بندہ کہ اوس مظلوم کے اطاعت کریگا اور اوسکا دوست ہوگا میرے رحمت اوسکے شامل حال رہیگی اور جو اوسکے دشمنون کا دشمن ہوگا مین اوس سے راضی ہونگا وَاعْلَمْ أَنَّهُ مَنْ بَكَى عَلَيْهِ أَوْ أَبْكَى أَوْ تَبَاكَى حَرَّمْتُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ اے موسے ایسے سچے جان تو جو شخص اوسکے غریبی پر روئے گا یا کسی کو رلائیگا یا صورت رونیوالون کی بنائیگا آتش جہنم کو اون کے جسم پر حرام کیا ہے پس ایسے ہی مصیبت ہے اون حضرت کی کیونکر نہ روئین آسمان و زمین و ملائکہ اور انبیا کہ سر فرزند رسول خدا کا نیزہ پر چڑہایا گیا تنور مین رکھا گیا درختون مین اور دروازی مین لٹکایا گیا یزید لعین کے لیئے بطریق ہدیہ گیا زیر تخت رکھا گیا عترت کو اوسکے اس ذلت و خواری سے شام مین لیگئے جیسا روایت مین وارد ہے لَمَّا دَخَلُوا بِالسَّبَايَا وَالرُّؤُسِ إِلَى دِمَشْقَ جسوقت کہ داخل ہوئے وہ اشقیا قیدیون کو اور سر شہیدون کے لیکر شہر دمشق مین كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فِيهِمْ عَلَى جَمَلٍ بِغَيْرِ وِطَاءٍ اوسوقت تھے امام زین العابدین ع اون اسیرون مین

ایک شتر بیکجاوہ پر سوار اور حزن واندوہ سے یہہ اشعار پر درد پڑہتی تہے اور بنہایت بیقراری سے روتی تہے وہ شعر یہہ ہین شعر اُقَادُ ذَلِیْلاً فِیْ دِمَشْقَ کَاَنَّنِیْ + مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ نَصِیْرُہٗ آج اس ذلت وخواری سے مجہے شہر دمشق مین لائے ہین جیسے غلام حبش وزنگبار کو لاتے ہین اور غلام بہی وہ غلام کہ جسکا آقا مرجاے اور کوئی مددگار اوسکا نہ ہو ؎ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ مَشْہَدٍ + وَشَیْخِیْ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ اَمِیْرُہٗ اور تمام عالم جانتا ہے کہ جناب رسولخدا اور علی مرتضے جد بزرگوار ہین میرے ؎ فَیَالَیْتَ لَمْ اَبْلُغْ دِمَشْقَ وَلَمْ اَکُنْ + یَرَانِیْ یَزِیْدُ فِیْ یَدَیْہِ اَسِیْرُہٗ بس کاشکے مجہے موت آتی لیکن داخل دمشق نہوتا کہ یزید مجہے باوجود اس حسب ونسب کے اپنے آگے قیدی دیکہے کہ اس ذلت سے قید ہوکے طوق وزنجیر مین گرفتار ہون ثُمَّ اَتَوْا اِلٰی بَابِ السَّاعَاتِ فَوَقَفُوْا ہُنَاکَ ثَلٰثَ سَاعَاتٍ پہر وہ اشقیا دروازہ ساعات پر آئے پس ان تین ساعت تک قافلہ اہل حرم کو رکہا وَیَطْلُبُوْنَ الْاِذْنَ مِنْ یَزِیْدَ اور اجازت طلب کے داخلی کے یزید سے عرض نامہ ابن زیاد پڑہ کے بولا اہل مجلس سے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آخر حسین نے بیعت نکی اور جان دے بعضی اشقیا نے خوشامد کے راہ سے کہا ای امیر جو کچہہ کہ کیا حسین نے اپنے ہاتہ سے کیا پس حکم کیا یزید نے لائین سر شہیدونکے اور حاضر کرین قیدیون کو جب لوگ لینے کو آئے اور بولے کہ ای قیدیو چلو کہ حاکم تمہین اپنے دربار مین بلاتا ہے اوسوقت شرم سے دختران زہرا کے قدم دربار یزید کی طرف نہ پڑتی تہے جناب سید الساجدین فرماتے ہین اَقْبَلُوْنَا بِحِبَالٍ فَاَوْثَقُوْنَا فِیْہَا مِثْلَ الْاَغْنَامِ کہ وہ شقی رسیان لیکے آئے ہمین بکریون کے طرح باندہ کے لیچلے وَکُلَّمَا قَصَرْنَا مِنَ الْمَشْیِ دَقُّوْا رُؤُسَنَا بِعِیْدَانِ الرِّمَاحِ اور جو چل نہ سکتا تہا تو وہ لعین سرون پر نیزے مارتی تہے وَقَالَتْ سُکَیْنَۃُ یَا عَمَّتِیْ رُوْحِیْ فِدَاکِ اَیْنَ الْعَبَّاسُ عَمِّیْ وَاَخِیْ عَلِیُّ اور سکینہ یتیم حسین رو رو کے چلاتے تہے اے پہپہی قربان ہو تم پر جان سکینہ کے کہان ہین عباس چچا میرے کہ اس

آفت سے چہڑائین اور کہان ہین بہائی علی اکبر کہ مجھے بچائین وَنَحْنُ نَتَبَاكِي اَجْمَعِينَ اور ہم سب ناچار و مجبور روتی تھے زادی کہتا ہے سرہاء شہدا مین پچھلے سر اقدس امام حسین فرزند رسول الثقلین شمر لیکی نذر یزید کو بڑہا اور یہہ شعر اوس لعین نے پڑہا اِمْلَأْ رِكَابِي فِضَّةً وَذَهَبًا ٭ قَتَلْتُ خَيْرَ الْخَلْقِ اُمًّا وَاَبًا اے امیر بہر دے میرے اسپ و شتر کو نقرہ و طلا سے کہ قتل کیا ہے اوس شقی نے اوسے جو بہترین خلق خدا تہا مان باپ کی جانب سے فَغَضِبَ يَزِيدُ وَنَظَرَ اِلَيْهِ شَذْرًا وَقَالَ پس اس کلام سے غصہ ہوا یزید اور شمر کو بچشم غضب دیکہکر بولا اَمْلَأَ اللّٰهُ رِكَابَكَ نَارًا خدا بہر دے تیرے اسپ و شتر کو آگ سے وَيْلٌ لَكَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّهُ خَيْرُ الْخَلْقِ فَلِمَ قَتَلْتَهُ عذاب ہو واسطے تیرے ہرگاہ جانتا تہا تو کہ حسین بہترین خلق سے تہے پس تو نے کیون قتل کیا اوسے ایسی شخص کا سر کاٹ کے لایا ہے اور امیدوار جایزی کا ہے اُخْرُجْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ لَا جَائِزَةَ لَكَ عِنْدِي نکل جا میرے سامنے سے کہ تیرے واسطے جایزہ نہین ہے میرے پاس فَوَضَعَهُ فِي طَشْتٍ مِنَ الذَّهَبِ پس رکہا یزید نے سر مبارک امام حسینؑ کا ایک طشت طلا مین اور ایک لکڑی اوس ملعون کے ہاتہہ مین تہے اوسے دندان شریف پر امام کے لگا کے کہتا تہا رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا حُسَيْنُ لَقَدْ كُنْتَ حَسَنَ الْمَضْحَكِ رحمت کرے تجہے اللہ اے حسین کیا خوب تیرے ہنسی کے جگہ تہے ابو برزہ اسلمی اوسوقت حاضر تہے بولے يَا يَزِيدُ تَضْرِبُ بِخَشَبَتِكَ ثَغْرَ الْحُسَيْنِ اے یزید لگاتا ہے تو اپنی لکڑی دانتون مین حسین کے اِنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ يَرْشُفُهُمَا تحقیق کہ دیکہا مینے رسول خدا کو کہ چوستے تہے انہین دانتون کو گویا يَمُصُّ الرَّجُلُ السُّكَّرَ جیسے کوئی شکر کو چوستا ہے پس یزید نے لکڑی اوس دندان عالیشان پر سے اوٹہالی ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الْقَوْمِ پس وہ ملعون متوجہ ہوا اون قاتلون کی طرف اور کہنے لگا كَيْفَ صَنَعْتُمْ بِهِمْ کیا کیا تمنے ساتہہ اون کے یعنی کیونکر تم لڑے اون سے اور وہ کیون کر لڑے تمسے مفصل بیان کرو آخر تمنے اونہین کسطرح قتل کیا عرض کے

اونهون سینے جَآءَ نَا بِثَمَانِيَةَ عَشَرَ نَفْسًا مِنْ اَهْلِبَيْتِهٖ آیا تھا حسینؑ ہمارے پاس مع اٹھارہ شخص کے اپنی اہلبیت سے وَكَانُوا مَعَ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَاَنْصَارِهٖ اور تھے اوسکے ساتھ ستّر مرد اوسکے شیعہ و اصحاب سے پس ہمنے بیعت اون سے امیر کے واسطے طلب کیے اونهون سینے انکار کیا کئی دن اوسکا جواب و سوال رہا بعد ازان ہم سینے کام حسینؑ پر تنگ کرکے پانی اوسپر بند کیا اور دہم محرّم کو چارون طرف سے نرغہ کرکے اوس لشکر قلیل کو گھیر لیا صبح سے تا وقت عصر بازار موت کا گرم تھا اودھر سے ایک شخص نکلتا تھا اور ادھر سے سینکڑون شخص ٹوٹ پڑتے تھے پس جمع کثیر کو وہ تن تنہا قتل کرکے مارا جاتا تھا تا آنکہ ستّر شخص اصحاب حسینؑ سے سب ہمنے مار لیے اور نوبت اون اٹھارہ شخصون سے پہونچی کہ جو اولاد ابو طالب اور فرزندان علیؑ و فاطمہؑ سے تھے ای امیر اون کی مردانگی و بہادری عرض نہین کیجا سکتی ایک ایک شخص نے سو سو اور دو دو سو سے زیادہ مردان کار آزمودہ اور پہلوان ہمارے لشکر کے قتل کیے پھر اونهون نے لڑائی ہمار تھامے بعد ازان ہمنے وہ سترہ شخص مار لیے پس نوبت اٹھارہوین شخص یعنی پسر حسینؑ کے پہونچی اے امیر حسینؑ کے شجاعت تو بیان سے باہر ہے کہ سب یار و مددگار اور خویش و تبار اوسکے آلودہ بخاک و خون معرکہ مین پڑے تھے باوجود اسکے ہرگز اختلال حسینؑ کے حواس مین نہ تھا مردانہ سرگرم کارزار رہا مگر جسوقت ہمنے علی اکبر کو مار لیا اور گھوڑے سے وہ زمین پر گرا اور پکارنے لگا اپنے باپ کو یَا اَبَاهُ اَدْرِكْنِي اے بابا لو مجھے اوسوقت دیکھا ہمنے کہ علی اکبر کے یہہ صدا سنتے ہی بیتابانہ دوڑے حسینؑ مقتل کیطرف اور اوسوقت حواس حسینؑ کے بجا نہ تھے جَآءَ وَانْكَبَّ عَلَى النَّعْشِ آئے حسینؑ اور گر پڑے نعش علی اکبر پر حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهِ یہان تک کہ حسینؑ روتے روتے بیہوش ہوئے بعد تھوڑے دیر کے ہوش مین تو آئے لیکن دریاے اشک آنکھون سے جاری ہوا ایسی صدای دردناک سے روتے تھے کہ ہم سبکو رلاتے تھے اور شدت عطش سے حسینؑ اپنی زبان کو چباتے تھے اور ہم سے کہتے تھے یَا قَوْمِ اَنَا سِبْطُ الْمُصْطَفٰى وَعَطْشَانٌ اے قوم مین مصطفیٰ کا نواسا ہون اور پیاسا ہون یَا قَوْمِ اَنَا ابْنُ الْمُرْتَضٰى وَعَطْشَانٌ اے قوم

مین بیٹا ساقی کوثر کا ہون اور پیاسا ہون یَا قَوْمِ اَنَا بِضْعَةُ الزَّهْرَا وَعَطْشَانٌ اے قوم
مین پارہ جگر زہرا دختر رسول خدا ہون اور پیاسا ہون عرض ہرچند وہ پانی مانگتے تھے ہم
ایک قطرہ اونھین نہین دیتے تھے اور ہزارون شخص اونھین گھیرے ہوئے تھے ازانجملہ چار ہزار
تیرانداز دن کے تیر علی الاتصال اوس تنہا پر چلتے تھے اور ہر طرف نیزہ و شمشیر و گرز
و تیر اوس پر پڑتے تھے باوجود اسکے قریب دو ہزار شخص کے حسینؑ نے اپنے ہاتھ سے قتل کیے
آخر زخم جو بہت سے لگے تو ناچار ہو گئے پس جسوقت کہ نہایت زخمی ہو گئے گھوڑے سے زمین پر گرے
تو اوسوقت تھے کسیمین یہہ قدرت نہ تھے کہ حسینؑ کے نزدیک جا کے سر اوسکا جدا کرے
آخر سنان ابن انس اور خولی اصبحی اور شمر ذی الجوشن نے متفق ہو کے کمر اس کام پر باندھے
جسوقت دیکھا کہ حسینؑ نماز عصر کے واسطے سجدے مین گئے ہنوز نماز تمام نہ کیے تھے پہلی رکعت کا
سجدہ اول تھا فَالشِّمْرُ نَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ وَدَنٰی عَنِ الْحُسَیْنِ پس اے یزید شمر گھوڑے سے اترا اور
قریب ہوا حسینؑ سے فَذَبَحَهٗ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ پس ذبح کیا اوس نے حسینؑ کو اسطرح کہ جیسے
گوسفند کو کوئی ذبح کرتا ہے یزید نے یہہ ماجرا سنکر گردن اپنی جھکائے اور دیر تک سر کو
نہ اوٹھایا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاٰخِرَ تَابِعٍ لَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ
الْعِصَابَةَ الَّتِیْ جَاهَدَتِ الْحُسَیْنَ وَشَایَعَتْ وَبَایَعَتْ وَتَابَعَتْ لَهٗ عَلٰی قَتْلِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ
جَمِیْعًا روایت پنجاہ و پنجم حکم خدا آنا واسطے داؤد کے اور تواضع حضرت
سلیمان کے اور احوال جرجیس اور جانا اہل حرم کا شام مین اور ایمان لانا نصرانی کا
فِی الْحَدِیْثِ قَالَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی لِدَاؤُدَ یَا دَاؤُدُ اِنْ اَتَیْتُ عَلٰی بَابِ دَارِكَ مَا تَفْعَلُ بِیْ
حدیث مین وارد ہوا ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا حضرت داؤد سے اے داؤد اگر
مین آؤن تیرے دروازہ پر تو تو مجھسے کیسا سلوک کرے فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَا لَا طَاقَةَ لِیْ فِی
الْجَوَابِ حضرت داؤد نے عرض کی کے خدایا مجھے طاقت نہین ہے اسکے جواب کی حق تعالیٰ
نے فرمایا کہ اے داؤد فقرا مومنین بمنزلہ میرے ہین اگر تجھے نیکی مجھسے منظور ہو

تو اون سے سلوک کریں کیا حال ہوگا اون لوگون کا جو قطع نظر سلوک کرنیکے غربا مومنین سے تکبر و نخوت کرتے ہین حالآنکہ جناب رسول خدا بہت غربا مومنین کو دوست رکہتے تہے اور حضرت سلیمان باوجود اس ملک و سلطنت کے ایکدن کسیطرف سے سوار ہے اون حضرت کی جاتی تہے ناگاہ دیکہا کہ چند فقراء مومنین باہم بیٹہی ہین حضرت تخت سے اوترکے اون مین جا بیٹہے اور فرمانے لگے مِسْکِیْنٌ جَالَسَ مِسْکِیْنًا غَرِیْبٌ جَالَسَ غَرِیْبًا مین ایک فقیر مسکین ہون کہ مسکینون مین بیٹہا ہون اور غریب ہون کہ غریبون سے ہمنشینی کرتا ہون اَیُّهَا الْغَافِلُ دَعِ الْکِبْرَ وَالْغُرُوْرَ اے غافل ترک کر تکبر اور غرور کو وَاجْتَنِبْ مِنَ الْعِصْیَانِ وَالشُّرُوْرِ اور پرہیز کرنا فرمانے سے خدا کے اسواسطے کہ سب اعضا تیرے گواہی دینگے روز قیامت کو وَاعْلَمْ اَنَّ خَیْرَ الزَّادِ فِیْ هٰذَا الطَّرِیْقِ الْوَرَعُ وَالتَّقْوٰی اور معلوم کر کہ بہترین زاد اس راہ مین تقوی اور پرہیزگاری ہے اَلَا لَنْ یَّنْجُوَ مِنَ الْمَوْتِ طِفْلٌ وَّلَا شَابٌّ وَّلَا شَیْخٌ آگاہ ہو اے غافل کہ نجات نہین ہے موت سے لڑکے کو اور نہ جوان کو اور نہ پیر کو یعنی موت کسی کو چہوڑیگی یہہ نہین ہے کہ پیر کو آوے اور جوان و طفل محفوظ رہین پس کسی الم مین اپنی پروردگار سے غافل نہ رہ کہ یہان کے رنج و راحت سب فانی ہین اور اس دنیا کو خدا نے جاے امتحان بنایا ہے اور مقربان خدا ہمیشہ اس دنیا مین سدا رنج و مصیبت مین رہے کسی کو کافرون نے سنگسار کیا کسی کو کوئین مین قید کیا کسیکو آرے سے چیر ڈالا کسی کے سر اقدس کو بدن سے جدا کیا مگر سب مصیبتون کا خاتمہ مظلوم کربلا خامس آل عبا پر ہوا چنانچہ روایت ہے کہ سرزمین روم و شہر فلسطین مین خدا نے پی ہدایت حضرت جرجیس پیغمبر کو مبعوث کیا اور ایک بادشاہ تہا ازالہ نام نہایت ظالم و بت پرست ملک شام مین اوس کے ہدایت کو خداوند عالم نے اون پیغمبر کو بہیجا جب وہ مقبول بارے اوسکے آگے وعظ و نصیحت کرنے لگی نہایت وہ شقی غیظ مین آیا جو جو رنج کہ اوس خاصہ بارکو دیے زبان کو یارا اوسکے بیان کا نہین ہے پہلے تمام جسم شریف اون کا نوک شانہای آہنی سے زخمی کیا اور دن بہر سیخون کو گرم کرکے دغواتا تہا اور بند بند مین پیوست کرواتا تہا

اور رات کو زہر ہلاہل اور سم قاتل زخمون مین رکہواتا تہا اور زندان بان ملعون تمام رات زخمہاے جسم شریف پر نمک وسرکا چہڑکتا تہا اور جب وہ سوتا تہا تو ایک ستون آہن کہ وہ اٹھارہ آدمیون سے بہی جنبش نکرتا تہا اوسے اون کے شکم مبارک پر رکہوا جاتا تہا ان سب صعوبتون پر بہی اوس بزرگوار نے موہنہ سے بجز شکر حرف نہ نکالا یہہ سامان اوس جناب کے قتل کے تہے لیکن بسبب بقاے رشتہ حیات زندہ تہے فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُقْرِئُکَ السَّلٰمَ وَیَقُوْلُ پس نازل ہوے جبرئیل اور بولے کہ پروردگار عالم نے بعد تحفہ سلام یہہ پیغام دیا ہے کہ ہمین قسم ہے اپنی وحدانیت کے کہ ہم تجہسے بہت خوشنود اور کمال راضی ہین یَا جِرْجِیْسُ اِنَّ هٰذَا اللَّعِیْنَ یَقْتُلُکَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَاَنَا اُحْیِیْکَ اے جرجیس یہہ لعین تجہے چار بار قتل کریگا اور ہم خلعت حیات تازہ سے تجہی سرافراز کرینگے اگرچہ وہ شقی اسپر بہی راہ راست اختیار نکریگا حضرت جرجیس نے عرض کی کہ خدایا مین راضی ہون تیری راہ رضا مین فَاَمَرَ اللَّعِیْنُ فَقَطَعُوْهُ اِرْبًا اِرْبًا وَطَرَحُوْهُ فِی الْبِئْرِ پس حکم کیا اوس شقی نے کہ بند بند جرجیس کا جدا کرو پس بند بند اوس خاصہ خدا کا جدا کیا اور کنوئین مین ڈال دیا فَنَزَلَ مِیْکَائِیْلُ وَاَحْیَاهُ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ پس میکائیل نازل ہوے اور اون ٹکڑون کو جمع کیا اور زندہ کیا اونہین بحکم خدا اور پہر جرجیس نے اوسے سوے حق راہ نمائی کے اور وہ لعین طیش مین آیا اور ایک تختہ مسی سرخ کیا اور دست و پا اوس برگزیدہ خدا کی باندہے اور تختہ آتشی پر لٹایا اور سرب گرم کرکے پلایا اور میخہاے آہنین اون کے چشمہاے مبارک مین جڑوائین اور جسد پاک جلواکے خاک اوسکے ہوا مین اڑا دیے پہر میکائیل نے نازل ہوکے اوس خاک کو جمع کرکے بحکم خالق زندہ کیا اور پہر اوس برگزیدہ خدا نے لعین کو سوے حق راہ نمائی کی وہ شقی بولا کہ بارے تو اپنی خالق کے قدرت نمائی کرتا ہے اگر ہزار بار زندہ ہو تو بہی بجز انکار حرف اقرار زبان پر نہ لاؤنگا پہر تختون مین کسواکے آرہ سے دو ٹکڑے کیا اور دیگ مین رکہا اور اوسے گوگرد

و سرب سے معمور کیا اور اوس کے نیچے آنچ کر دیے اوسوقت تو عرش اعظم کو زلزلہ ہوا اور چرخ بریں بید وار کانپنے لگا اور ساکنان آسمان نالہ و فغان کرکے عرض کرنے لگی درگاہ ایلہی مین کہ بار الٰہا ایسا سانحہ روے زمین پر نہین ہوا اور اسرافیل نے ایک نعرہ مارا کہ زمین ہلنے لگے اور وہ دیگ چولھے سے گر پڑے پھر حضرت جرجیس بقدرت خدا زندہ ہوئے آخر کار بعد ظلم بسیار راے ناصواب نے اوس بادشاہ ملعون کے اوپر گردن مارنے اوس پیغمبر بیگناہ کے قرار پایا اور وعدہ اون کا برابر ہوا حضرت جبرئیل نے آکر کہا اے جرجیس خدا تعالے ان لعینون پر غضب نازل کریگا تم دنیا ناپایدار کو ترک کرو غرض جب قاتل واسطے قتل کرنے اون حضرت کے آیا تو ملائکہ اون کے استقبال روح کو آئے فَلَمَّا اَرَادَ اللَّعِیْنُ اَنْ یَّجُزَّ رَاسَهٗ الشَّرِیْفَ بَکٰی بُکَاءً اَشَدِیْدًا پس جب چاہا قاتل لعین نے کہ سر اقدس کو اون کے جدا کرے اور زیر تیغ بٹھایا اونھین تو وہ پیغمبر خدا بیساختہ ڈاڑھین مارکے رونے لگے قَالَ جَبْرَئِیْلُ یَا نَبِیَّ اللهِ نَتَعَجَّبُ مِنْ بُکَائِكَ وَقَدْ صَبَرْتَ عَلٰی مَصَائِبَ عُظْمٰی جبرئیل نے کہا اے جرجیس نہایت متعجب ہون مین تمہارے رونے سے اسوقت کے کہ تمنے بڑی بڑی مصیبتون پر صبر کیا اسوقت باعث رونیکا کیا ہے بولے حضرت جرجیس اے جبرئیل سب مصیبتون مین تصور کیا مینے احوال انبیا کو پس قید مین تصور کیا مینے حال یونس کو اور زخمون مین خیال کیا مینے آزار حضرت ایوب کو اور سے جلنے مین مینے خیال کیا حال ابراہیم کو آرے سے دو نیم ہونے مین تصور کیا مینے ذکریا کو اور نابینائے کیوقت متصور رہا حال یعقوب و شعیب کا وَالْاٰنَ ذَکَرْتُ مَصَائِبَ الْحُسَیْنِ بْنِ رَسُوْلِ اللهِ فَبَکَیْتُ اور اے جبرئیل اسوقت یاد آئین مجھے مصیبتین حسینؑ فرزند رسول خدا کے پس مجھے گریہ ضبط نہو سکا اسواسطے کہ سب پر مصائب ہوئے مگر مثل حسینؑ کسی پر نہین ہوئے اور اے جبرئیل جو مبتلا بہ بلا ہوا خود بذات واحد ہوا ہے کسی نے جوان بیٹا قتل ہوتے نہین دیکھا کسی کے گود مین طفل شیرخوار کے گلے پر تیر نہین لگا کسی نے اپنی بھائے بھتیجون کا خون زمین پر بہتا نہین دیکھا اور اونھین بیجان نہین دیکھا اے جبرئیل کیسے کی اطفال خورد سال مثل ماہی بے آب تڑپ تڑپ کے

ہلاک نہین ہوئے کسی کے اہل وعیال پر آب ودانہ بند نہین ہوا کسی کے جسم پر چار ہزار تیر اور ایک سو
اسی زخم نیزہ وشمشیر نہین لگے کسی کے نعش بیگور وکفن تابش آفتاب مین زمین گرم پر پڑے نہین رہے کسی کے
ناموس قید ہوکے دربدر پھرائے نہین گئے کسی کے پیچھے کوئے اوسکے قطع نسل کا درپے
نہین ہوا افسوس ہے شہر شام کے حاکم ہاتھون سے یہہ تمام مصیبتین خاندان رسالت پر
گذرین گے باوصفیکہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ بادشاہ اور مالک تسلیم ورضا ہین وہ محتمل
اس مصیبت کے نہو سکین گے روتے سر پیٹتے سر برہنہ چاک گریبان خاک اوڑاتے
خلد برین چھوڑ کے نعش حسین پر آئین گے یَا لَیتَنِی کُنتُ مَعَہُم فَافُوزَ فَوزاً عَظِیماً کاشکے
مین حاضر ہوتا اور جان اپنے اوس امام پر نثار کرکے سعادت حاصل کرتا آہ دیکھتا ہون مین گویا
سر حسین مع اقربا نیزون پر نصب ہین ہر چند استغاثہ کرتے ہین کوئی اون کے فریاد کو
نہین سنتا امیدوار ہون خدا سے کہ حشر میرا ہمراہ حسین اور رفیقان حسین کے ہو آہ جب روز
قیامت کو مادر مظلومہ ومعصومہ حسین دختر رسول الثقلین فاطمہ زہرا پایہ عرش الٰہی پکڑ کے
دادخواہ خون حسین کے ہو تو میرے مان بہنے سر برہنہ مثل کنیزان فاطمہ زہرا خاتون دوسرا
میرے خون کے دادخواہ ہو جبرئیل گریان جرجیس سے تاب نرہی اور اسطرح سے روئے کہ
جیسے کسی عورت کا بچہ مرجاتا ہے اور وہ بیقرار ہوکے روتی ہے فی الحقیقت کہ جس نبی پر
جو جور وستم ہوا اوسکی نفس پر ہوا بخلاف فرزند زہرا کی کہ وہ تن نازنین حسین کہ جو زبان رسول ص
چوسکے پلا تھا ٹاپون سے چور ریگ گرم پر پڑا تھا اور سر اقدس اوسکا نیزہ پر رکھ کے اور
اہلبیت کو اوسکی اونٹون پر بٹھا کے وہ شقی کہ جو کلمہ پڑھتے تھے شہر بشہر اور دیار بدیار
پھراتے تھے سہل ابن سعد او سہروردے کہتا ہے کہ مین داخل شام ہوا تو دیکھا مینے
کہ کثرت مردم تماشائی سے تمام بازار وکوچہ بھرے ہین وَہُم فِی اَحسَنِ صُورَۃٍ یَضحَکُونَ
وَیَفرَحُونَ اور وہ لوگ طرح طرحکی زینت کئی ہین اور ہنستی ہین اور خوشی کرتے ہین پس پوچھا
مینے کہ آیا تم مین آج کوئی عید ہے اونہون نے کہا نہین مین بولا پھر کیون لوگ اسقدر

خوش هین وه بولا آیا تو مسافر هے که مجهے اسکی خبر نهین هین بولا بیلے قَالُوا خَرَجَ عَلَى الْاَمِيْرِ خَارِجِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَتَلَهُ وه لعین بولے اے شخص امیر شام پر ایک خارجی نے زمین عراق مین خروج کیا تها فوج امیر نے اوسے قتل کیا سر اوسکا لاتے هین یهه اوسکے خوشی هے مین بولا وه خارجی کون تها قَالُوا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وه شقی بولے نام اوسکا حسین هے بیٹا علی ابن ابیطالب کا قُلْتُ اَلْحُسَيْنُ بْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكُمْ قَالُوا نَعَمْ مین بولا وه حسین جو بیٹا فاطمه دختر رسول خدا کا هے وه شقی بولے هان وهی حسین هے اوسیکا سر نیزه پر آتا هے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کهکے بولا سبحان الله یهه سرور و شادی هے فرزند دختر رسولخدا کے قتل کیے کرتے هو وَمَا كَفَاكُمْ قَتْلُهُ حَتّٰى سَمَّيْتُمُوْهُ خَارِجِيًّا واے هو تمپر که تمهین قتل سے فرزند رسول خداه کا کافی نهوا اب نام اوسکا خارجی تمنے رکها هے وه بولے چپ ره اے شخص که یهان جو نام حسین بخیر لیتا هے اوسکا سر تن سے جدا کیا جاتا هی بس مین ایک جا محزون و ملول کهڑا هو رها وَكُلَّمَا نَقَلُوْا بِالرَّاْسِ كُنْتُ اَشَدَّ حُزْنًا لِفَرَحِهِمْ اور جو سر شریف آتا تها مین زیاده تر محزون هوتا تها اون لعینون کے خوشی هونی سے وَاِذَا بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ وَالنُّوْرُ يَسْطَعُ مِنْ فِيْهِ كَنُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ناگاه سر اقدس جناب امام حسین آیا اور نور اوسکا مثل نور رسولخداه ساطع تها بس مینے مونهه پر طمانچے مارے آواز گریه و زاری بلند کی اور کهتا تها مین وَاحُزْنَاهُ لِلْاَبْدَانِ السَّلِيْبَةِ النَّازِحَةِ عَنِ الْاَوْطَانِ الْمَدْفُوْنَةِ بِلَا اَكْفَانٍ واے اندوه اون جسمون پر جو عریان و دور افتاده از وطن اور بے دفن و کفن پڑے هین وَاحُزْنَاهُ عَلَى الْخَدِّ التَّرِيْبِ وَالشَّيْبِ الْخَضِيْبِ واے اندوه اون رخسارون پر جو خاک مین بهرے هین اور وه ریش مقدس جو خون سے خضاب هوئے اے رسولخداه کاش دیکهیے سر اپنے پیارے حسین کا که بازار دمشق مین پهرایا جاتا هے وَبَنَاتُكَ مُشَهَّرَاتٌ عَلَى النِّيَاقِ مُشَقَّقَاتُ الْجُيُوْبِ وَالْاَذْبَاقِ اور کهان هو اے رسولخداه که نواسیان تمهاری شترهاے برهنه پر سوار سر کهلے هوئے گریبان پهٹے هوئے بازارون مین پهرائے جاتے هین يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ الْاَشْرَارُ

اَلْفُسَّاقِ اور بدترین خلق اون کے طرف خوش ہو ہو کے دیکہتی ہین کہان ہین علیؑ ابن ابیطالب کہ
حال دیکہین یہہ کہکے روتا تہا مین اور جو میرے آواز سنتا تہا وہ سنکے روتا تہا ناگاہ چند
شتر بیکجاوہ و عماری نمود ہوئے اور کتنی صاحبزادیان ماہ سیما سر برہنہ چاک گریبان اونپر
سوار تہین اور ایک بی بی فریاد وا محمداہ وا علیاہ وا حسناہ وا حسیناہ کہکے بلند
کرتی تہے اور کہتی تہے یا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَنَاتُکَ اُسَادِيْ کَاَنَّہُنَّ بَعْضُ اُسَادِيْ الْیَہُوْدِ
وَالنَّصَارِيْ اے نانا رسولخداؐ آج نواسیان تمہارے اسطرح قید جاتے ہین جسطرح سے
زنان یہود و نصاریٰ کو قید کرکے لاتے ہین اور وہ بی بی کبہی اطفال خورد سال کا نام لیلے کے
روتی تہے اور کبہی مردان حسن کا نام لیکے جان کہوتی تہے وَتَارَۃً تَنُوْحُ عَلَی الْمَذْبُوْحِ الْقَفَا
وَمَہْتُوْکِ الْخِبَا الْعُرْیَانِ بِلَازَادٍ وَاَکْفَانٍ اور کبہی وہ بی بی یہہ بین کرکے روتی تہی
ہائے بہائی سر تمہارا پس گردن سے کاٹا اور خیمہ تمہارا لوٹ لیا اور نعش تمہاری پارہ پارہ خاک
و خون مین غلطان زمین گرم کربلا پر رہی وے پس مین قریب اوس اونٹ کے گیا اور کہا مینے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْبَیْتِ النُّبُوَّۃِ وَمَعْدَنَ الرِّسَالَۃِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سلام ہو
تمپر اے اہلبیت رسولخدا پس پہچانا مینے کہ وہ بی بی جناب ام کلثوم دختر شیر خدا ہے
فَقَالَتْ مَنْ اَنْتَ اَیُّہَا الرَّجُلُ لَمْ یُسَلِّمْ عَلَیْنَا اَحَدٌ غَیْرُکَ مُنْذُ قُتِلَ سَیِّدِيْ الْحُسَیْنُ جناب ام کلثوم
بولین تو کون ہے اے شخص کہ ہمپر سلام کرتا ہے اے شخص کسی نے سوا تیرے ہمپر سلام نہین کیا
جب سے ہمارے سید و آقا حسین شہید ہوئے ہین حضرات سلام کیسا بلکہ لوگ ہنستے تہے اور اگر
اہلبیت روتی تہے تو نیزون سے مارتے تہے عرض کیے مینے اے آرام دل زہرا مین ہون
اصحاب تمہارے نانا رسول خداؐ کا اور سہل ابن سعد نام ہے میرا پس جناب ام کلثوم بولین
اے سہل دیکہا تو نے کیا سلوک کیا ہے امت رسول خدا نے قَتَلَ وَاللّٰہِ اَخِيْ
وَسَیِّدِيْ قتل کیا واللہ بیگناہ ہمارے سید و آقا کو وَسَبَیْنَا کَمَا تُسْبَی الْعَبِیْدُ وَالْاِمَاءُ اور
ہمین اسیر کیا مثل لونڈی غلامون کے وَحُمِلْنَا عَلَی الْاَقْتَابِ بِغَیْرِ وِطَاءٍ کَمَا تَرْمِيْ اور ہمین

شتران بیکجاوہ و عماری پر سوار کیا جیسا تو دیکھتا ہے مینے عرض کی بہت دشوار ہے رسول خدا اور علی مرتضی اور فاطمہ اور تمہارے برادر بزرگوار پر یہہ حال تمہارا دیکھیں پس اوس دختر شفیعہ روز جزا نے کہا یا سہیل اشفع لنا عند صاحب الرمح ان یتقدم بالراس من بین المحامل اے سہیل شفاعت و سفارش کر ہمارے نیزہ دار سے کہ سر کو شہید راہ کے آگے لیجائے تا لوگ اوسکے دیکھنے مین مشغول ہون فقد حزنّا من کثرۃ النظر الینا پس ہم نہایت غمگین ہوتے ہین کہ نامحرم ہمین دیکھتے ہین پس مینے اوس شقی سے کہا واسطہ خدا کا سر اقدس کو آگے بڑہا کہ دختران فاطمہ شرم سے موئے جاتی ہین اوس نے مجھے جھڑک دیا پس سہیل کے ساتھ ایک نصرانی تھا کہ بیت المقدس کو جاتا تھا وہ حیران کھڑا دیکھتا تھا فسمع راس الحسین یقرء القرآن ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون پس سنا اوس نے کہ سر اقدس امام مظلوم کا تلاوت قرآن کرتا ہے اور یہہ آیہ سنی اوس نے سر اقدس سے یعنی نہ گمان کرین خدا کو غافل اوس سے کہ جو کرتے ہین ظالم فادرکته السعادة و کشف اللہ عن بصرہ پس سعادت اوسکے شامل ہوئے اور پردہ آنکھون سے اوٹھ گیا بیساختہ بیتاب ہوکے بولا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ کلمہ پڑھ کے تلوار کھینچ کر دشمنان حسین پر حملہ کیا اور بیساختہ حال حضرت پر روتا تھا اور اون لعینون کو مارتا تھا تا آنکہ ایک جماعت کثیر کو فی النار کیا پہر بہت اشقیا ٹوٹ پڑے اور اوس عاشق حسین کو شہید کیا جناب ام کلثوم نے کہا یہہ کیا غل ہے مینے ماجرا بیان کیا فقالت واعجباہ النصاری یحتشمون لدین الاسلام پس جناب ام کلثوم نے فرمایا سبحان اللہ کیا تعجب ہے کہ نصاری تو دین اسلام کا پاس و حمایت کرین وامۃ محمد الذی یزعمون انہم علی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور امت رسول خدا جو دعوی اسلام کرتے ہین اور کلمہ پڑھتے ہین یقتلون اولادہ ویسبون حریمہ قتل کیا اون کلمہ گویون نے فرزند رسول خدا کو اور اسیر کیا اہل حرم کو اون کے لیکن نیکو ہے عاقبت کی پرہیزگارون کے

لئے ہے وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور لعینون نے ہمپر ظلم نہین کیا بلکہ اپنے
نفسون پر ستم کیا روز قیامت کو کیا جواب دین گے رسول خدا کو روایت پنجاہ و ششم
ورِد کرنا حضرت آدم کا اسماء پنجتن کا اور آنا امام حسین علیہ السلام کا میدان
حشر مین اور احوال وکیل روے اور نکلنا محل سے ہندہ کا دوے صاحب
الدُّرِ الثَّمِيْنِ فِي تَفْسِيْرِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ روایت کی ہے صاحب
دُرّ الثمین نے تفسیر کلام الٰہی مین سے یعنے سیکھی آدم نے پروردگار اپنے سے چند کلمہ
مراد کلمون سے اسماء مقدس پنجتن ہین کہ ساق عرش پر لکھے دیکھے اسوقت کہا جبرئیل نے
کہ اے آدم تم حفظ کرو نام آل عبا کے اور برکت چاہو خدا سے بسبب عظمت ان نامون کے
حضرت آدم نے چار نام یاد کیے خوش اور مسرور ہوئے فَلَمَّا ذَكَرَ الْحُسَيْنَ سَالَتْ دُمُوْعُهٗ
وَانْخَشَعَ قَلْبُهٗ جب نام لیا جناب امام حسین کا بے اختیار آنکھون سے حضرت آدم کے
آنسو روان ہوئے اور دل ان کا شکستہ ہو فَقَالَ يَا اَخِيْ جِبْرَئِيْلُ فِيْ ذَالْخَامِسِ يَنْكَسِرُ
قَلْبِيْ وَتَسِيْلُ عَبْرَتِيْ اوسوقت آدم نے جبرئیل سے کہا اے اخی کیا باعث ہے کہ جب
پانچوین شخص کا نام لیتا ہون ٹوٹ جاتا ہے دل میرا اور جاری ہوتے ہین آنسو میرے
فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ وَلَدُكَ هٰذَا يُصَابُ مُصِيْبَةً تَصْغُرُ عِنْدَهَا الْمَصَائِبُ جبرئیل نے
کہا اے آدم سبب تمہارے دل شکستہ اور اشک روان ہونے کا یہہ ہے کہ یہہ فرزند
تمہارا مصیبت اور بلاؤن مین مبتلا ہوگا کہ سب مصیبتین اوسکے آگے چھوٹے ہو جائین گے
فَقَالَ وَمَا هِيَ يَا اَخِيْ حضرت آدم نے پوچھا اے اخی جبرئیل وہ کونسی مصیبت ہے فَقَالَ
يُقْتَلُ عَطْشَانًا غَرِيْبًا وَحِيْدًا لَيْسَ لَهٗ نَاصِرٌ وَلَا مُعِيْنٌ جبرئیل نے کہا کہ قتل ہوگا بھوکا
پیاسا غریب الوطن اکیلا کہ کوئی اوس حال مین اوسکا یار و مددگار نہوگا اور اوسوقت فریاد
کریگا اور کہے گا وَاعَطَشَاهُ وَاقِلَّةَ نَاصِرَاهُ اور کوئی نہ جواب دیگا سواے شمشیر
لگانے کے اور نیزہ مارنے کے فَيُذْبَحُ كَذَبْحِ الشَّاةِ مِنَ الْقَفَا پس ذبح کرین گے

اوسکو جسطرح گوسفند کو ذبح کرتے ہین پس گردن سے بعد ازان اسباب اوسکا غارت کرین گے اور سر اوسکا اور اوسکے انصار کا شہر بشہر اور دیار بدیار پھرائین گے اور اون سرون کے ساتھہ اوسکے عورات بھی ہون گے اے آدم یہہ امر مقدر شدنی ہے فَبَکیٰ اٰدَمُ وَجَبْرَئِیْلُ بُکَاءَ الثَّکْلیٰ یہہ سنکے حضرت آدم و جبرئیل رونے لگے مانند اوس عورت کے کہ جسکا بچہ مرجاتا ہے اور روتی ہے اور بحار مین منقول ہے کہ ایک مرد مسن جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے خدمت مین آیا اور دست و پا چوم کے رونے لگا حضرت نے سبب گریہ سے سوال کیا عرض کرنے لگا کہ یا مولا سن میرا سو برس کا ہے اور ضعف و ناتوانی نے مجھپر غلبہ کیا ہے شب و روز انتظار اجل مین رہتا ہون لیکن عمل قبیح کا ڈر ہے کہ روز قیامت کو رسوا کرین گے مجھے حضرت نے فرمایا کہ اے شیخ روز قیامت کو ہم تیرے شفاعت کو موجود ہین اور بہت سے تشفی فرمائے اور پھر فرمایا اَیْنَ اَنْتَ مِنْ قَبْرِ جَدِّیْ الْحُسَیْنِ الْمَظْلُوْمِ کتنے دور ہے تو میرے جد مظلوم امام حسین کے قبر سے اوس نے عرض کے بہت قریب ہون فرمایا حضرت نے زیارت کو بھی جاتا ہے عرض کے اوس نے اکثر اتفاق جانیکا ہوتا ہے فرمایا امام نے اے شیخ یہہ ایک خون ہے فرزند فاطمہ کا کہ پرسش کریگا اوسکے اللہ تعالے اے شیخ نہین پہنچا ایسا صدمہ کسی کو جیسا کہ پہنچا ہے میرے جد عالیمقدار حسین مظلوم کو بہ تحقیق کہ قتل کیا اوس مظلوم کو معہ سترہ اہلبیت کے سب نصیحت کرتے تھے خدا کے واسطے اور صبر کرتے تھے اوسکے راہ رضا مین اے شیخ جب قیامت قایم ہوگے تو تشریف لائین گے رسول خدا میدان مین حشر کے وَمَعَہُ الْحُسَیْنُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اور اون کے ساتھہ امام حسین بھی ہون گے وَیَدُہٗ عَلیٰ رَاْسِہٖ تَقْطُرُ دَمًا اور ہاتھہ رسول خدا کا سر مقدس امام حسین پر ہوگا اور سر جناب امام حسین شہید سے لہو کے قطرے ٹپکتے ہون گے پس رسول خدا روکے درگاہ جناب باری مین عرض کرین گے یَا رَبِّ سَلْ اُمَّتِیْ فِیْمَ قَتَلُوْا اِبْنِیْ اے پروردگار پوچھہ میرے امت سے کہ کس جہت سے اونہون نے قتل کیا میرے فرزند کو پس غضب مین آئیگا خدائے عادل اور داخل ہون گے

قاتلان حسین آتش جہنم مین پس کیونکر نہ روئین رسولخداہ اور کسطرح نہ داخل ہون وہ شقی جہنم مین کہ سر رسول کے نواسے کا کہ جسکا لڑکپن کا رونا رسولخدا سے دیکہا نہ جاتا تھا کاٹ کے ایک شتر بجوار کے لیئے لیگئی اور اہلبیت اوسکے طوق و زنجیر مین جکڑے ہوئے ہمراہ اوس کے تھے اور سب ملعون خوشی کرتی تھے اوس سر کے کٹنی کے اور جو راہ مین پوچہتا تھا لِمَن هٰذَا الرَّاسُ یہہ سر کسکا ہے جسکے کٹنی کے خوشی کرتے ہو تو وہ سر فرزند رسولخداہ کے طرف اشارہ کرتی تھے اور کہتی تھے هٰذَا الرَّاسُ خَارِجِي خَرَجَ عَلَى الْاَمِيْرِ معاذ اللہ یہہ سر ایک خارجے کا ہی کہ خروج کیا تہا اوس نے امیر پر اوسکا سر لائے ہین نذر یزید کو وَقَالَ الصَّادِقُ لَمَّا اُدْخِلَ رَاْسُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اور جناب امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ جسوقت داخل کیا گیا سر حسین ابن علی مجلس یزید مین وَاُدْخِلَ عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَبَنَاتُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور داخل کیا گیا دربار عام مین جناب امام زین العابدین اور دختر جناب امیر المومنین مقید تھے بطوق و زنجیر یزید لعین بولا یَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَتَلَ اَبَاكَ شکر ہے واسطے اوس خدای کہ جس نے قتل کیا ہے تیرے باپ کو حضرت نے فرمایا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ اَبِي لعنت ہے خدا کے اوسپر جس نے میرے بابا کو قتل کیا فَغَضِبَ يَزِيْدُ وَاَمَرَ بِضَرْبِ عُنُقِهِ پس غصہ ہوا یزید اور حکم کیا کہ اوسکا سر تن سے جدا کرو اوسوقت جناب سید الساجدین نے فرمایا ای یزید فَاِذَا قَتَلْتَنِي فَبَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْ يَرُدُّهُنَّ اِلٰى مَنَازِلِهِنَّ پس ہر گاہ تو مجھے قتل کرتا ہے تو دختران رسول خدا کو کون پہنچایگا ان کے گہرون تک وَلَيْسَ لَهُنَّ مَحْرَمٌ غَيْرِي حال آنکہ کوئی ان کا محرم نہین ہے سوائے میرے یزید کو رحم آیا حضرت کے حال پر اور بولا اے پسر حسین تو ہی پہنچانا ان کو وطن مین اور ایک ہتیار منگوا کر طوق آہنی گلوئے امام کا اپنے ہات سے کاٹا اور کہنے لگا اَفَهِمْتَ مَا فَعَلْتُ اے علی ابن الحسین کچہہ سمجھے تم کہ کیون طوق تمہارا مینے اپنی ہات سے کاٹا فرمایا بلی سمجہا مین تُرِيْدُ اَنْ لَا تَكُوْنَ لِاَحَدٍ عَلَيَّ مِنَّةٌ غَيْرَكَ ارادہ کیا ہے تو نے کہ سوا تیرے اور کسیکا احسان مجہپر نہو یزید سنکر بہت خوش ہوا اور بولا واللہ یہی ارادہ تہا میرا بعد ازان اوس لعین نے

سر اقدس جناب امام حسین علیہ السلام زیر تخت اپنے رکھوایا اور خود بیٹھے شراب پیتا تھا اور اپنے مصاحبون کو بھی پلاتا تھا اور کہتا تھا شَرَبُوا ھٰذَا الشَّرَابُ مُبَارَکٌ وَرَاسُ عَدُوِّنَا بَیْنَ یَدَیْنَا پیو شراب کہ یہہ شراب مبارک ہے اور سر ہمارے دشمن کا سامنے رکھا ہے وَنَحْنُ نَاکُلُ وَنَشْرَبُ وَنُفُوسُنَا سَاکِنَةٌ وَقُلُوبُنَا مُطْمَئِنَّةٌ اور ہم کھاتے ہین اور پیتی ہین اور نفس ہمارے ساکن ہین اور دل ہمارے اطمینان سے ہین یعنی حسین کو قتل کیا اندیشہ ہمارے سلطنت کا گیا حضرات یہہ کم مصیبت نہین ہے کہ یزید تو تخت پر بیٹھا ہوا شراب پیئے اور سر فرزند رسول خدا زیر تخت رکھا ہو غرض جناب امام زین العابدین سے یہہ روایت ہے کہ مجلس یزید مین ایک وکیل بادشاہ روم کہ نہایت اشراف قوم اور بزرگان روم سے تھا آیا اور یزید کو اوس سر کٹی سے بہت مسرور پایا تو یزید سے پوچھنے لگا یَا مَلِکَ الْعَرَبِ ھٰذَا رَاسُ مَنْ اے بادشاہ عرب یہہ سر کسکا ہے یزید نے کہا مَا لَکَ لِھٰذَا الرَّاسِ تجھے کیا کام ہے اس سر سے اوس نے کہا مین جب جاتا ہون اپنے شہر کے طرف تو بادشاہ ہمارا ہر ایک چیز سے سوال کرتا ہے پس اے بادشاہ اس سر کی قصہ سے اگاہ کرتا کہ تیرے خوشی مین مین بھی شریک ہون یزید نے اوس سے کہا ھٰذَا رَاسُ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ یہہ سر حسین کا ہے جو پسر علی ابن ابیطالب کا تھا پس وے نے کہا وَمَنْ اُمُّہٗ ماں اوسکے کا کیا نام ہے قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ یزید نے کہا ماں اوس کے فاطمہ بیٹی رسول خدا کی ہے تب نصرانی نے کہا اُفٍّ لَکَ وَلِدِیْنِکَ اف ہو واسطے تیرے اور تیرے دین کے اے یزید تیرے دین سے تو میرا دین بہتر ہے کہ باپ میرا اولاد داؤد پیغمبر سے تھا وَبَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ اٰبَاءٌ کَثِیْرَةٌ اور درمیان میرے اور حضرت داؤد کے بہت پشت کا فاصلہ ہے باوجود اسکے نصاری تعظیم میرے کرتی ہین وَیَاخُذُوْنَ مِنْ تُرَابِ قَدَمِیْ تَبَرُّکًا بِاَنَّ اَبِیْ مِنْ حَوَافِدِ دَاؤُدَ اور لیجاتے ہین خاک میرے زیر قدم کے تبرک سمجھہ کے بسبب اسکے کہ باپ میرا اولاد داؤد سے تھا۔ وَاَنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ ابْنَ بِنْتِ

حوافد

رَسُولِ اللّٰہِ واسطے ہي ہمپر کہ قتل کیا تمنے بیٹا دختر رسول خدا کا وَمَا بَیْنَہُ وَبَیْنَ نَبِیِّکُمْ اِلَّا اُمٌّ وَاحِدَۃٌ حالانکہ تمھین ہے درمیان اوس مقتول کے اور درمیان تمہارے نبي کے فاصلہ مگر ایک فقط مان اوس کے فاطمہؑ کا بس برا ہے دین تمہارا اور پھر بولا کہ اگر نقل کنیسہ حافر کے سن تو مین بیان کرون یزید بولا کہہ وہ روسے کہني لگا کہ درمیان ملک روم کے دو شہرون کے بیچمین ایک دریا واقع ہے کہ مسافت راہ یکسالہ طول اوس دریا کا ہي اور اوس مین شہر ہے کہ طول اوسکا ہشتاد در ہشتاد فرسخ کا ہے حق تعالی نے مثل اوس کے شہر بزرگ خلق نہین کیا کافور اور یاقوت اوسي شہر سے آتا ہے درخت اوس شہر کے عود وغیرہ کي ہین اور سوا نصاري کے کسیکا قبضہ اوس شہر پر کبھي نہین ہوا معبد و پرستش گاہ نصاري کے وہان کثرت سے ہین اَعْظَمُہَا کَنِیْسَۃُ الْحَافِرِ سب سے بڑا اون عبادت گاہون مین کنیسہ حافر ہے کہ محراب مین اوسکے ایک حقہ طلا لٹکتا ہے اوس حقہ مین ایک سُم ہي یَقُوْلُوْنَ ھٰذَا حَافِرُ حِمَارٍ یَرْکَبُہُ عِیْسیٰ کہتے ہین کہ وہ سم اوس خر عیسي کا ہے جسپر وہ جناب سوار ہوا کرتي تھے اور گرد اوس حقہ کے زینت ہي طلا اور پارچہ ہاے بیش قیمت سے پس ہر سال ایک خلایق کثیر قوم نصاري سي اوس معبد مین حاضر ہوتے ہین اور طوف کرتے ہین گرد اوس حقہ کے اور بوسے لیتي ہین اوسکے اور دعا براے قضاے حوائج جناب قاضي الحاجات سے بوسیلہ اوس سم کے کرتے ہین یہہ آداب و آئین ہے اون کا اوس سم کے ساتھہ کہ جسپر گمان کرتے ہین کہ وہ سم اوس خر کا ہي کہ جسپر حضرت عیسي اسوار ہوتي تھے وَاَنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ ابْنَ بِنْتِ نَبِیِّکُمْ اور تم سب نے قتل کیا پسر دختر پیغمبر کو اپني فَلَا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَلَا فِيْ دِیْنِکُمْ پس خدا برکت نہ دے تم مین اور تمہارے دین مین یزید نے یہہ کلام سنکر حکم کیا اُقْتُلُوْا ھٰذَا النَّصْرَانِيَّ لِئَلَّا یَفْضَحَنِيْ فِيْ بِلَادِہٖ قتل کرو اس نصراني کو تا اپنے شہر مین جا کر مجھے رسوا کرے نصراني حکم قتل سنکر بولا اَتَقْتُلُنِيْ یَا یَزِیْدُ آیا اب تو مجھے قتل کرتا ہے اي یزید یزید نے کہا ہان نصراني نے کہا مینے ایک خواب دیکھا ہے اوسے سن لے یزید نے کہا کہہ نصراني نے کہا مینے خواب مین

رات کو تمہاري پیغمبر کو دیکھا ہے يَقُوْلُ يَا نَصْرَانِي اَنْتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فرماتي تھے اے نصراني تو اہل جنت سے ہے پس مین جسوقت چونکا تو متعجب ہوا کہ مین کہان اور بہشت کہان لیکن اب لیقین ہوا کہ پیغمبر تمہارا صادق اور دین اوسکا برحق ہے شاہد رہو تم سب کہ بتصدیق قلبیہ کہتا ہون اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ وَثَبَ اِلٰی رَاْسِ الْحُسَيْنِ پس یہہ کہتے ہی دوڑ کے لپٹ گیا جا کر سر مطہر سے امام حسین کے فَضَمَّهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ اپنے سینے سے سر اوس مظلوم کا لگایا وَجَعَلَ يُقَبِّلُهٗ وَيَبْكِي اور یہہ حال تھا کہ علي الاتصال بوسے اوس سر کے لیتا تھا اور روتا تھا یہان تک کہ وہ مرد باایمان سر اقدس امام مظلوم غریب پر نثار ہو گیا اور اوس کے سر کو نیچے سر امام کی ساتھہ رکھدیا سبحان اللہ نصاریے تو یہہ حق شناسي کرے اور یزید لعین مسلمان کہلا کے شرم نہ کرے چنانچہ ابو مخنف وغیرہ سے روایت ہے کہ جب بعد اوس کے یزید بے دین نے حکم کیا کہ فرزند فاطمہ جگر گوشہ رسول خدا کا در قصر پر اوس شریر کے لٹکائین جب سر اوس شفیع روز جزا کا دروازہ محل پر لٹکایا فَلَمَّا سَمِعَتْ هِنْدُ بِنْتُ الْعَامِرِ كَشَفَتْ رَاْسَهَا وَخَرَجَتْ عَنْ دَارِهَا وَجَاءَتْ فِي مَجْلِسِ يَزِيْدَ پس جب خبر یہہ ہند دختر عامر نے سني کہ زوجہ تھی یزید کي کہ سر فرزند زہرا کا تو میرے دروازہ پر لٹکایا گیا ہے اور دختران فاطمہ سر برہنہ مجلس عام مین یزید کے زیر تخت کھڑے ہین چادر سر سے اوتار کي پھینک دیے اور سر کھول کے گھر سے باہر نکل گئے اور مجلس یزید مین آئے وَقَالَتْ يَا يَزِيْدُ رَاْسُ الْحُسَيْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْصُوْبٌ عَلٰی بَابِ دَارِي اور بولے اي یزید فرزند فاطمہ دختر رسول اللہ کا میرے محل کے دروازے پر لٹکایا ہے پس یزید دوڑا اور کپڑا اوس کے سر پر ڈال دیا وَرَدَّهَا اِلٰی دَارِهَا اور اوسے اولٹا گھر کو پہیر دیا اور بولا کہ راضی ہون مین رو فرزند رسول الثقلین حسین پر کہ وہ بزرگ قریش تھے افسوس یزید کو ہند کے پردي کا تو یہہ خیال ہوا کہ آپ دوڑ کر اوسے چادر اوڑہائے اور دختران فاطمہ زہرا کا کہ جنکي مان کا جنازہ شب کو اوٹھا تھا زیر تخت یزید

بازارون مین رسیان بندہے ہوئی کپڑے پہٹے ہوے بلوائے عام مین کہڑی ہون اون کے
عزت و حرمت کا کسیکو پاس نہو کہ ایک چادر اونہین اوڑہائے اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي اُمَيَّةَ قَاطِبَةً

روایت پنجاہ و ہفتم فضائل جناب سیدہ ہے دیکہنا جناب سیدہ کو
حضرت آدم کا اور چادر اون معصومہ کے گرد ہونا اور جانا جناب سیدہ کا
جنانہ ہو وہین ہے مصائب اہلبیت اور مانگنا زہر کا جناب ام کلثوم کو کنیز ہمین
رُوِيَ فِي كِتَابِ الدَّلَائِلِ النَّبِيِّ اَنَّهُ قَالَ روایت کی ہے کتاب دلائل النبی مین کہ مصنف
اسکا ایک علماے اہل سنت سے ہے اور جناب امام حسن عسکری سے سی کتاب شیعہ مین منقول
ہے لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَحَوَّا فِي الْجَنَّةِ جب خلق کیا خدا نے آدم و حوا کو بیچ جنت کے
فَقَالَ اٰدَمُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ السَّلَامُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ اَحْسَنَ مِنَّا پس کہا آدم نے ازراہ
فخر و مباہات کے کہ ہم سے بہتر حق تعالے نے کسیکو خلق نہین کیا فَاَمَرَ اللّٰهُ جَبْرَئِيلَ فَاَخَذَهُمَا
اِلَى الْفِرْدَوْسِ پس حکم کیا پروردگار عالم نے جبرئیل کو کہ آدم و حوا کو فردوس مین
لیجاو بموجب حکم خالق اونہین جبرئیل فردوس مین لیے گئے فَرَاٰى جَارِيَةً عَلٰى رَاسِهَا
تَاجٌ مِنْ نُوْرٍ وَفِي اُذُنَيْهَا قُرْطَانِ مِنْ نُوْرٍ قَدْ اَشْرَقَتِ الْجِنَانُ مِنْ نُوْرِ وَجْهِهَا
پس دیکہا اونہون نے ایک صاحبزادے کو کہ نور جمال سے اوس کے تمام جنت روشن ہے
اور ایک تاج اوسکے سر پر رکہا ہے اور دو گوشوارے نور کے اوس کے کان مین ہین
قَالَ اٰدَمُ فَمَنْ هٰذِهٖ حضرت آدم نے حیران ہوکے پوچہا اے جبرئیل یہہ لڑکے
کون ہے قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ مِنْ وُلْدِكَ جبرئیل نے کہا اے آدم یہہ فاطمہ بیٹی
جناب محمد مصطفےٰ کے ہے کہ تمہارے نسل سے ہونگے قَالَ فَمَا التَّاجُ قَالَ بَعْلُهَا عَلِيُّ بْنُ
اَبِي طَالِبٍ آدم بولے یہہ تاج کیسا ہے سر پر ان کے جبرئیل نے کہا یہہ تاج شوہر ان کے
علی ابن ابیطالب وصی رسول خدا ہین قَالَ فَمَا الْقُرْطَانِ قَالَ هٰذَانِ وَلَدَاهَا الْحَسَنَا پہر کہا
حضرت آدم نے گوشوارے کیسے ہین جبرئیل بولے یہہ فرزند اون کے حسن و حسین ہین

قَالَ اُخْلِقُوا قَبْلِي حضرت آدم متحیر ہوکے بولے یہہ کیا قبل میرے خلق کئے گئے ہین قَالَ هُمْ مَوْجُوْدُوْنَ فِي غَامِضِ عِلْمِ اللهِ قَبْلَ اَنْ تُخْلَقَ بِاَرْبَعَةِ آلَافِ سَنَةٍ جبرئیل بولے کہ یہہ غامض علم الٰہی مین موجود تھے چار ہزار برس پہلے تمہارے پیدائش کے والی ہے اس دنیاے ناپایدار ایسی بی بی اس دنیا مین ایسے نادار تھے کہ بارہا فاقہ بر فاقہ کرتے تھے رات کو عبادت خدا مین مشغول رہتے تھین اور دن کو کاروبار خانہ مین مشغول ہوتے تھین روایت صحیح مین وارد ہوا ہے کہ اسقدر رباپی جناب سیدہ نے پہرایا تہا کہ مشک کا اثر سینہ پر پڑگیا تھا اور کپڑے جھاڑو دینے اور کھانے پکانے سے سیاہ ہوگئے تھے اور روایت ہے حضرت سلمان سے کہ اونہون نے کہا دَخَلْتُ بَيْتَ فَاطِمَةَ وَهِيَ جَالِسَةٌ عِنْدَ الرَّحَا وَيَدَاهَا مَجْرُوْحَانِ گیا مین ایکدن خانہ جناب فاطمہ مین دیکھا مینے کہ وہ جناب چکی کے پاس بیٹھے ہین اور دونون ہاتھ زخمی ہین اور امام حسینؑ بھوک سے روتی ہین عرض کی مینے اے سیدہ میری فضہ خادمہ ہے تو آپ کی موجود ہے اوس سے کام لیجئے اوس شفیعہ روز جزا نے فرمایا اے سلمان مجھے رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ایکدن کام تمام گھر کا تم کیا کرو اور ایکدن فضہ سے کام لیا کرو تو اے سلمان آج میرے کام کی باری ہے اس محنت ومشقت مین اوقات بسر کرتی تھین اور قسم فرش سے ایک چمڑا گوسفند کا تھا کہ دنکو اونٹ دانا کھاتا تھا اوسپر اور رات کو اوسے وہ معصومہ اور جناب امیر بچھاکر سورہتے تھے اور چادر شریف بارہا گرو ہوتے تھے وَفِي الْخَرَائِجِ الْجَرَائِحِ اِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ اِسْتَقْرَضَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ شَعِيْرًا فَاسْتَرْهَنَهُ کتاب خرایج البجراج مین منقول ہے کہ جناب علی ابن ابیطالب نے تھوڑے جو ایک یہودی سے قرض مانگے اوس نے کہا کہ کچھ چیز گرو رکھو تو دیتا ہون فَدَفَعَ مُلَاءَةَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَكَانَتْ مِنَ الصُّوْفِ پس حضرت نے چادر جناب سیدہ اوسے دی اور وہ چادر بالون کی تھی لیکر اوسے یہودی نے گھر مین لیجا کر رکھا جب رات ہوئی تو زوجہ اوسکے اوس مکان مین گئی کہ جہان وہ چادر رکھی تھی وَهِيَ تَشْتَعِلُ فَرَاَتْ نُوْرًا سَاطِعًا

فِي الْبَيْتِ اَضَاءَ مِنْهُ كُلُّهُ تو دیکھا اوس نے کہ ایک شعلہ نور ایسا ہے کہ تمام مکان روشن ہو رہا ہے فَانْصَرَفَتْ اِلٰى زَوْجِهَا فَاَخْبَرَتْ بِهٖ وہ آئے اپنے شوہر پاس اور خبر دی اس ماجرے کی پس متعجب ہوا یہودی اور بھول گیا چادر جناب سیدہ کو فَنَهَضَ مُسْرِعًا وَدَخَلَ الْبَيْتَ فَاِذَا ضِيَاءٌ انْتَشَرَ مِنَ الْمُلَاءَةِ كَاَنَّهُ يَشْتَعِلُ مِنْ بَدْرٍ مُنِيْرٍ يَلْمَعُ مِنْ قَرِيْبٍ فَتَعَجَّبَ مِنْ ذٰلِكَ دوڑا یہودی یہہ سنکے اور آیا اوس مکان مین تو دیکھا اوس نے کہ روشنی اوس چادر اقدس کی ایسی پھیلی ہے کہ جیسے چودھوین رات کا چاند روشن ہوتا ہے یہہ دیکھکے نہایت متعجب ہوا جب غور سے دیکھا تو جانا کہ یہہ چادر جناب سیدہ ہے پس یہودی نے اپنے عزیزون کو جمع کیا اور اوس کی زوجہ نے اقربا کو جمع کیا تا آنکہ اسّی یہودی جمع ہوئے اور چادر اقدس کی کرامت دیکھہ کے سب اوسکی برکت سے مسلمان ہوئے وَاَيْضًا فِي الْخَرَائِجِ اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانَ لَهُمْ عُرْسٌ فَجَاؤُا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اور یہہ بھی کتاب خرایج مین منقول ہے کہ ایکبار یہودیون مین کچھہ شادی تھی وہ خدمت جناب رسولخدا مین حاضر ہوئے فَقَالُوْا لَنَا حَقُّ الْجِوَارِ اور عرض کی کہ ہمارا ہے حق ہے آپ پر حق ہمسایہ پس ہم سوال کرتے ہین کہ اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو ہمارے گھر مین مہمان جانے کی اجازت دیجیے حَتّٰى تَزْدَادَ عُرْسُنَا بِهَا حُسْنًا وَاَلَحُّوْا عَلَيْهِ تا آنکہ زیادہ ہووے جانب سے جناب سیدہ کی عشرت اور حسن شادی ہمارا اور بہت منتین کین فَقَالَ اِنَّهَا زَوْجَةُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ وَهِيَ فِيْ حُكْمِهٖ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَشْفَعَ اِلٰى عَلِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ حضرت نے فرمایا کہ فاطمہ زوجہ علی ابن ابیطالب ہے اور اون کے تابع حکم ہے مین فاطمہ کے بھیجنے کا مختار نہین ہون عرض کی یہودی نے ہمارے سفارش کیجیے اس امر مین جناب امیر سے وَقَدْ جَمَعَ الْيَهُوْدُ بِالطَّمِّ وَالرَّمِّ مِنَ الْحُلِيِّ وَالْحُلَلِ وَظَنُّوْا اَنَّ فَاطِمَةَ تَدْخُلُ بِبِذْلَتِهَا وَاَرَادُوْا اِسْتِهَانَةً بِهَا اور جمع ہوئے یہودی نہایت زینت و آرایش سے ساتھہ زیورہای نفیس اور حلہ ہای پاکیزہ کے اور گمان کیا کہ ہم اور ہمارے عورتین تو آرایش و زینت سے ایسے لباس فاخرہ پہنے ہین اور جناب فاطمہ اوس

ذلّت سے لباس بوسیدہ پھٹے ہوئے اور ردائے کہنہ پیوندکے اوڑھے ہوئے آئینگے تو باعث اون کے ذلت کا ہوگا اور جناب رسالت مآب اور جناب ولایت مآب سنیے اس تشویش مین تھے کہ اس شکل سے کیا بھیجین جناب فاطمہ کو کہ حیا در جناب فاطمہ کے سر پر ثابت نھین تھے فَجَآءَ جِبْرَئِيلُ لَهَا بِثِيَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَحُلِيٍّ وَحُلَلٍ لَمْ يَرَوْا مِثْلَهَا کہ ناگاہ جبرئیل امین بفرمان ربّ العالمین برائے جناب سیّدہ پوشاک نفیس جنّت اور زیورہائے پرضیا اور حلہ ہائے بي بہا لیکر حاضر ہوئے کہ کسي نے ویسا زیور و لباس نہ دیکھا تھا فَلَبِسَتْهُمَا فَاطِمَةُ وَتَحَلَّتْ بِهَا فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ زِينَتِهَا وَلَوْنِهَا وَطِيبِهَا جناب سیّدہ نے وہ زیور و لباس پہنا تو دیکھنے والے نہایت متعجب تھے زینت و رنگ و بوے لباس سے فَلَمَّا دَخَلَتْ فَاطِمَةُ دَارَ الْيَهُودِ سَجَدَ لَهَا نِسَآؤُهُمْ وَقَبَّلْنَ الْأَرْضَ بَيْنَ يَدَيْهَا جس زمان یہود تو آمادہ تھین اسبات پر کہ جناب سیّدہ یہان لباس بوسیدہ سے آئینگے اور زیور اونھین کہان میسر ہے اور وہ مالک روز جزا اس زینت و آرایش سے پہنچین زمان یہود یہہ دیکھکے زمین پر گر پڑین اور جناب سیّدہ کو سجدہ تعظیمي کیا اور زمین سامنے کي چومنے لگین اور اُسي سے زیادہ یہود شرف اسلام سے مشرف ہوئے آہ آہ اب مقام سر پیٹنے اور خاک اوڑانیکا ہے کہ جس بي بي کا یہہ مرتبہ ہو ویسے اوسي بي بي کي بیٹیون کو منافقان امت نے کہ مدعي اسلام کے تھے سر برہنہ کیا اور چادر سروں سے اون کے اوتارلین اور اس ظلم و ستم سے اونھین قید کیا جیسا جناب صاحب الامرؑ زیارت جناب سیّد الشہداؑ مین فرماتے ہین یا ابا عبد اللہ قید کیا الحرم کو تمہارے مثل لونڈے غلامون کے وَصُفِّدُوا فِي الْحَدِيدِ فَوْقَ أَقْتَابِ الْمَطِيَّاتِ اور جکڑا اونھین زنجیرہاے آہنی مین اور پراذیتون کے تَلْفَحُ وُجُوهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ يُسَاقُونَ فِي الْبَرَارِي وَالْفَلَوَاتِ اے جد بزرگوار مونہہ اون کے حرارت آفتاب سے جلتے تھے اور صحرا صحرا بیابان بیابان پھراتے تھے أَيْدِيهِمْ مَغْلُولَةٌ إِلَى الْأَعْنَاقِ يُطَافُ بِهِمْ فِي الْأَسْوَاقِ اولاد فاطمہ کا یہہ حال کیا تھا کہ ہاتھ

ون کے گردنون مین اون کے باندہ دی تھے اور اس صورت سے پھراتی تھے قَالَ الرَّاوِي كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَجْلِسِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ اِذْ سَمِعْتُ صَيْحَاتٍ وَنَعَقَاتٍ کتب معتبرہ مین منقول ہے راوی سے کہ کہا اوس نے مین ایکروز مجلس یزید مین بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایسے آواز نوحہ و شیون کے میرے کان مین آئے کہ دل میرا کڑھنے لگا اور آنکھون سے میرے آنسو جاری ہوئے فَرَاَيْتُ عَشْرَ نِسْوَةٍ كَسَبَايَا الرُّوْمِ وَالتُّرْكِ قَدْ غَيَّرَتْ وُجُوْهَهُنَّ اَثَرُ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ پس دیکھا مینے کہ قریب بیس عورتون کے باحال پریشان مانند اسیران ترک و روم کے اوس مجلس مین آئین کہ موہنہ اون کے حرارت آفتاب سے متغیر ہوگئے تھے وَعَلٰى خُدُوْدِهِنَّ مِنْ اَثَرِ اللَّطْمِ وَالدُّمُوْعُ تَسِيْلُ اور رخسارے اون کے بسبب طمانچے مارنے کی نیلے ہوگئے تھے اور آنسو اون کے جاری تھے ثُمَّ جَعَلُوْا يَعْرِضُوْنَهُنَّ عَلَيْهِ وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَهُوَ يَقُوْلُ اور قوم جفاکار ایک ایک کو سامنے لاتی تھے اور یزید لعین پوچھتا تھا وَمَنْ هٰذِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ یہہ کون ہے اور یہ کون ہے اور وہ لعین کہتے تھے هٰذِهٖ اُمُّ كُلْثُوْمٍ وَهٰذِهٖ زَيْنَبُ وَهٰذِهٖ سَكِيْنَةُ اے امیر یہہ ام کلثوم ہے یہہ زینب ہے اور یہہ سکینہ ہے ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ اَعْمٰى قَدْ غَلُّوْا يَدَيْهِ اِلٰى عُنُقِهٖ وَهُوَ يَبْكِيْ پہر یزید نے دیکھا ایک غلام نابینا کے طرف کہ ہاتہہ اوس کے رسی سے گردن مین اوسکے بندہی تھے اور بے اختیار روتا تھا فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ آہ آہ اَنَا مَوْلَا عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْاَكْبَرِ پس یزید بولا یہہ کون ہے اور کیون تم اس اندھے کو قید کرکے لائے ہو یہہ سنکر وہ جوان بہشتی بولا آہ آہ اے یزید مین غلام ہون علی اکبر کا کہ تیرے فوج نے اوسے قتل کیا اور شومی طالع نے مجھے سعادت شہادت سے باز رکھا یزید بولا کہہ احوال شہادت اوسکا فَقَالَ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ لَمَّا اَرَادَ الْبِرَازَ قَدَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ هَلْ مِنْ رُخْصَةٍ يَا مَوْلَانَا فَقَالَ اَنَا اَحَقُّ بِالْقَتْلِ مِنْكَ اے امیر کیا کہون مین جبوقت علی اکبر امام حسین سے رخصت ہوئے اور ارادہ قتل گاہ کا کیا تو آنسو امام عالی مقام کے جاری ہوئے اور بے اختیار آہ آہ کرتے تھے اور علی اکبر سنیے زار زار روتے تھے اوسوقت مینے اپنے مولا سے

عرض کی اي آقا میرے امیدوار ہون یہی مجہی رخصت جہاد دیجے تا مین اپني جان آپ پر سے نثار کرون یہہ سنکے علی اکبر نے فرمایا کہ مین سزاوار تر ہون کہ جناب امام حسین پر سے جان نثار کرون مگر اي سعد لیف لازم ہي تجہکو کہ میري پدر مظلوم کے مدد اور یاري سے دست بردار نہونا کہ اب وہ اکیلي ہین فبکي بکآءً شدیدًا ثمّ برز الي المیدان و قاتل قتالًا شدیدًا حتّي قتل من القوم ثلثمائة وخمسین فارسًا یہہ فرماکي علي اکبر بہت رو دیا اور میدان مین آیا اور مانند شیر خشمناک کے اوس قوم جفاکار پر حملہ کرنے لگا یہان تک کہ تہوڑے دیر مین تین سو پچاس سوار اوس شاہزادي نے تین دن کي پیاس مین ہلاک کیے وقد اثخنه الجراح وکظّه العطش مگر اوسوقت وہ صاحب زادہ نہایت زخمی ہو گیا تہا اور پیاس کے کمال شدت سے کہ تین روز سے اوس شبیہ رسول خدا کو پانی نہ ملا تہا فضربه ملعون علی امّ راسه فسقط وهو ینادي اے یزید ایک ملعون نے تیرے لشکر سي آکے ایسے ایک تلوار اوسکے پیشانی نوراني پر ماری کہ گہوڑے سے نیچے گر پڑا اور باواز ضعیف و دردناک پکارا یا ابتاه هذا جدّي محمّدن المصطفی صلّي الله علیه وآله وهذا جدّي عليّ ن المرتضی وهذه جدّتي فاطمة الزّهرآء الیک مشتاقون العجل العجل اے بابا میرا کام تمام ہوا اور میرے پاس جد بزرگوار میرے رسول خدا اور علی مرتضی اور دادي میري فاطمہ زہرا تشریف لائے ہین لیکن یہہ سب آپکے مشتاق ہین جلد آیے اُو خرجت النّسآء من مضاربهنّ في بکآءٍ و نحیبٍ وانا معهنّ پس یہہ آواز اکبر سنکر مان بہو بہیان اوسکے اور سب عورتین بحواس سر و پا برہنہ روتے اور چیخین مارتے ہوئي خیمہ سے باہر نکل آئین مین بہی اون کے ساتہہ روتا ہوا نعش علی اکبر پر آیا وہ سب بیبیان نعش ہمشکل نبي کے گرد نوحہ و شیون کرنے لگین ثمّ انکبّت امّه علیه وقالت پہر اے یزید مادر اکبر نے بیتاب ہو کر نعش اکبر پر اپنےکو گرا دیا اور یون بین رو رو کے کرنے لگین واقرّة عیناه واثمرة فؤاداه علی اکبراه ہاے اي نور دیدہ میرے ہاے اي میوہ دل میرے ہاے لعل میرے علی اکبر افسوس یہہ جوانی تیري کاش کہ مجہے موت آتی اور اسطرح سے تجہے زمین پر پڑا

خون مین ترپتا دیکہے فَفَعَلَ ذٰلِكَ لَطَمْتُ وَجْهِي لَطْمًا شَدِيْدًا اوسوقت جہان روشن میری آنکھون مین تیرہ وتاریک ہوگیا اور اسقدر موہنہ پر طمانچے مارے کہ آخر اندہا ہوگیا اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا فَبَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهِ پس یہہ نقل کرکے وہ غلام اسقدر رویا کہ روتے روتے بیہوش ہوگیا یزید نے یہہ ماجرا سنکر سر جہکایے رویا کیا اور تمام اہلبیت نبی زار زار روتے تھے فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ زُهَيْرٌ فَقَالَ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ هَبْ لِي هٰذِهِ الْاَمَةَ وَاَشَارَ اِلٰى اُمِّ كُلْثُوْمَ اُخْتِ الْحُسَيْنِ پس آیا ایک شخص زہیر نام یون عرض کرنے لگا یزید سے اے امیر یہہ لونڈی مجھے دی تا میرے گہر کی خدمت کیا کرے اور اشارہ کیا طرف ام کلثوم دختر جناب فاطمہ کے اور ہات بڑہایا فَقَالَتْ لَهٗ قَطَعَ اللّٰهُ يَدَكَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ جناب ام کلثوم نے کہا خدا قطع کرے ہات تیرا اے دشمن خدا جب یہہ کلام زہیر نے سنا بہت متعجب ہوکر پوچھنے لگا یہہ لوگ کس قبیلے کے ہین اور گمان اوسکا تہا کہ اسیران ترک وروم ہین فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ هٰذِهٖ بِنْتُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ جناب امام زین العابدین نے فرمایا اے شخص یہہ قیدی ترک وروم نہین ہے اي زہیر یہہ بیٹی ہے فاطمہ زہرا دختر رسول خدا کی اور مین فرزند رسول خدا وَهٰذِهٖ بَنَاتُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اور یہہ بیٹیان فاطمہ زہرا کی ہین جو اس ذلت سے دربار یزید مین کہڑے ہین پس زہیر یہہ سنکے روتا ہوا مجلس یزید سے باہر گیا اور ہات اپنا کاٹ کے بائین ہات مین لیکے سامنے حضرت ام کلثوم کے آیا فَقَالَ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَافِيْنِي اور عرض کرنے لگا رو رو کے اے دختر رسول خدا مجھے معلوم نہ تہا کہ تم دختر جناب فاطمہ ہو اب قصور میرا معاف کرو اور خدا سے دعا کرو کہ توبہ میری قبول ہو پہر روتا ہوا چلا گیا اور کسی نے اوسے نہ دیکہا کہ کیا ہوا روایت پنجاہ وہشتم نزول رطب بہر مصائب اہلبیت اور جانا سر اقدس کا مجلس یزید مین اور حال عبد الوہاب وکیل بادشاہ روم کا بعض کتب مناقب مین منقول ہے دَخَلَ النَّبِيُّ يَوْمًا دَارَ فَاطِمَةَ کہ ایکروز

تشریف لائے جناب رسول خدا خانۂ جناب فاطمہ زہرا مین فَقَالَ لَهَا اِنَّ اَبَاكِ اَلْيَوْمَ ضَيْفُكِ پس فرمایا اے فاطمہ آج باپ تمہارا گھر مین تمہارے مہمان ہے اور اوس روز جناب سیدہ مع حسنین فاقے سے تھین فَقَالَتْ يَا اَبَتِ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَطْلُبَانِي شَيْئًا مِنَ الزَّادِ فَلَمْ اَجِدْ لَهُمَا شَيْئًا جناب سیدہ نے عرض کے ای بابا کیا کہون مین کہ میرے حسنؑ اور حسینؑ نے مجھسے کہانا طلب کیا مجھ سے کچھ نہو سکا ان کے لیئے کہ اونھین کچھ کھلاؤن اور وہ فاقے سے ہین ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ دَخَلَ وَجَلَسَ مَعَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ پس یہہ سنکے جناب رسول خدا تشریف لاکے جناب امیرؑ و جناب فاطمہؑ و جناب حسنین کے ساتھ بیٹھے ناگاہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ ای رسول خدا اعلی الاعلی بعد سلام تجسے یہہ فرماتا ہے قُلْ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَيَّ شَيْءٍ يَشْتَهُونَ مِنْ فَوَاكِهِ الْجَنَّةِ کہ پوچھو علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ سے کہ کس چیز کو تمہارا جی چاہتا ہے میوہ ہاے جنت سے پس جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ پروردگار عالم نے جانا بھوک کو تمہارے پس میوہ ہاے بہشت سے کس چیز کی خواہش ہے تمہین طلب کرو فَاَمْسَكُوا عَنِ الْكَلَامِ حَيَاءً مِنَ النَّبِيِّ وَلَمْ يَرُدُّوا جَوَابًا پس سب خاموش ہوئے اور شرم سے کچھ جواب ندیا پس جناب امام حسینؑ سب مین کم سن تھے عرض کرنے لگے اگر اجازت دو مجھے اے پدر بزرگوار اور اے مادر نامدار اور اے برادر خوش کردار اَخْتَارُ لَكُمْ مِنْ فَوَاكِهِ الْجَنَّةِ تو مین اختیار کرون تمہارے لئے میوہ بہشت سے سبھون نے متفق ہوکے فرمایا قُلْ يَا حُسَيْنُ مَا شِئْتَ فَقَدْ رَضِينَا بِمَا تَخْتَارُهُ لَنَا کہ اے حسینؑ جو چاہو وہ طلب کرو کہ ہم سب راضی ہین پس عرض کی امام حسینؑ نے کہ اے نانا جبرئیل سے اَنَّا نَشْتَهِي رُطَبًا جَنِيًّا کہ ہمارا جی چاہتا ہے رطب تازہ کو پس جناب رسول خدا نے فرمایا اے فاطمہ اندرون خانہ جاؤ اور جو رکھا ہو تو اوٹھا لاؤ فَدَخَلَتْ فَاطِمَةُ وَرَاَتْ طَبَقًا مِنَ الْبِلَّوْرِ مُغَطًّى مِنَ السُّنْدُسِ وَفِيْهِ رُطَبٌ جَنِيٌّ پس جناب فاطمہ داخل خانہ ہوئین پس ایک طبق بلور دیکھا وہ ایک رومال سندس بہشت سے ڈھکا ہے اور اوسمین رطب

تازہ رکھے ہین جناب فاطمہؑ رسول خدا کے خدمت مین لائین حضرت نے لیکی رکھہ لیا ثُمَّ اَخَذَ رُطَبَةً وَاحِدَةً فَوَضَعَهَا فِي فَمِ الْحُسَيْنِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حضرت نے ایک رطب لیکے اپنی پیارے نواسے کی چہلے مونہہ مین بسم اللہ کہکے دیا اور فرمایا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ یعنی گوارا ہو تجھے اے حسینؑ پہر دوسرا رطب اوٹھایا فَوَضَعَهَا فِي فَمِ الْحَسَنِ پس بسم اللہ کہکے دہن اقدس حسن مجتبےٰ مین دیا اور فرمایا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حَسَنُ پہر ایک رطب اوٹھاکی دہن شریف جناب سیدہ مین دیا اور فرمایا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكِ يَا فَاطِمَةُ پہر چوتھا رطب اوٹھاکے دہن مبارک جناب امیر مین دیا اور فرمایا هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا عَلِيُّ وَهٰكَذَا فَعَلَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور جناب امیر کو تین رطب کھلائے اور تینون مرتبہ ہنیئًا مریًٔا لک یا علی فرمایا ک ثُمَّ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ اور ہر بار جناب رسولخدا تعظیم کو کھڑے ہوئے اور بیٹھہ گئے فَاَكَلُوْا جَمِيْعًا حَتّٰى شَبِعُوْا پس پہر سب نے سیر ہوکے کھایا پہر وہ کاسہ سوے آسمان چلا گیا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا اَبَاهُ لَقَدْ رَاَيْتُ الْيَوْمَ مِنْكَ عَجَبًا پس جناب فاطمہؑ نے عرض کے ای بابا آج مینے آپ سے امر عجیب مشاہدہ کیا حضرت نے فرمایا اے فاطمہؑ رطب اول جو مینے حسینؑ کے مونہہ مین دیا اور ہنیا مریا لک یا حسین کہا سبب اسکا یہہ ہے فَاِنِّيْ سَمِعْتُ مِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ يَقُوْلَانِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لَهُمَا فِي الْقَوْلِ کہ سنا مینے میکائیل و اسرافیل کو کہ وہ دونون کہتے ہین هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حُسَيْنُ پس مینے بھی موافقت اون کے قول کے کی جب دوسرا رطب دیا حسنؑ کے مونہہ مین فَاِنِّيْ سَمِعْتُ جَبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ يَقُوْلَانِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لَهُمَا پس سنا مینے جبرئیل و میکائیل کو کہ وہ دونون کہتے ہین هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكَ يَا حَسَنُ پس مینے بہی موافقت کے اون کے کہنے مین جب تیسرا رطب تمہارے مونہہ مین دیا اے فاطمہ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ حُوْرَ الْعِيْنِ يَقُلْنَ هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكِ يَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لَهُنَّ پس مینے سنا کہ تمام حوران بہشت کہتے ہین هَنِيْئًا مَرِيْئًا لَكِ يَا فَاطِمَةُ پس مینے اون کے موافقت کے

وَاَمَّا الرُّطَبَةُ الَّتِي وَضَعْتُهَا فِي فَمِ عَلِيٍّ مگر جب رطب میٹھے موںہہ مین علی کے دیا فَاِنِّي سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُولُ ذٰلِكَ لَهُ فَقُلْتُ مُوَافِقًا لِقَوْلِ اللّٰهِ پس خود سنا مینے کہ پروردگار عالم فرماتا ہے هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يا علی ابن ابیطالب پس مینے سنے ہے موافقت کیے کلام خداے عزوجل کے ثُمَّ نَاوَلْتُ عَلِيًّا رُطَبَةً ثُمَّ رُطَبَتًا وَاَنَا اَسْمَعُ الْحَقَّ يَقُولُ پھر مینے دوسرا رطب دیا دہن علی مین تاکر سنون آواز خداوند غفار کو پھر تیسرا رطب دیا ہر بار مین آواز اپنے خالق کے سنتا تھا کہ وہ یہے فرماتا تھا هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ ثُمَّ قُمْتُ اِجْلَالًا لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ اس لیے اوٹھہ کھڑا ہوا تھا واسطے اجلال تعظیم رب العزت کے وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوْ نَاوَلْتَ عَلِيًّا مِنْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رُطَبَةً رُطَبَةً لَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ اور سنا مینے کہ جناب اقدس الٰہی فرماتا ہے مجھے قسم ہے عزت وجلال کے اپنی ای رسول ہمارے اگر کھلائیے علی کو اسوقت سے تا روز قیامت ایک ایک رطب کرکے تو ہم سے یہے ہر رطب کے بعد یہے کہی جاینگے هَنِيئًا مَرِيئًا لَكَ يَا عَلِيُّ اب مقام سر پیٹنے اور خاک اڑانیکا ہے کہ افسوس جسکا یہہ رتبہ تھا اوسے علی کی گردن ریسمان ستم سے باندہی جاوے افسوس اوسی علی کا سر سجدے مین تیغ زہرآلود سے زخمی ہووا اور دریغا وہ فاطمہ صدمہ ضرب سے زمین پر تڑپے اور پہلو پر اوسے معصومہ کے دروازہ گرایا جاوے ای ستم اوس حسنؑ کا جگر زہر سے ٹکڑے ٹکڑے ہو اور اوسکے جنازے پر تیر چلین ہزار حیف وہ حسین تین دن پانی سے محروم رہے اوس پارہ جگر رسول کا سر تین دن کے پیاس مین خنجر ابدار سے کاٹا جاوے افسوس اوس کا سر یزید شراب خوار کے لیے بطریق ہدیہ جاوے اوس سر کا یہہ رتبہ ہو کہ کبھی تو اہل شام اوسپر پتھر مارین اور کبھی یزید اوسپر چھڑی رکھے رُوِيَ اَنَّهُ لَمَّا اُدْخِلَ السَّبَايَا فِي مَجْلِسِ يَزِيدَ جَاءَ اللَّئِيمُ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ روایت مین وارد ہوا ہے کہ جب داخل ہوئین دختران امیر المومنین

مجلس یزید مین لولا یا شمر سر اقدس امام حسین نذر یزید کے لیئے اور فخریہ وہ شقی
یہہ شعر پڑہتا تھا ع اِمْلَاْ رِکَابِی فِضَّةً وَذَهَبًا + قَتَلْتُ رَجُلًا مَلِكًا مُحَجَّبًا تو اے
بادشاہ بھر دے اسپ و شتر شمر کو نقرہ و طلا سے کہ مارا ہے اوس شقی نے
اور ذبح کیا ہے اوس شخص کو کہ جسکے دروازے کے فرشتے دربان تھے کیا بھیجا تھا
شمر لعین ع قَتَلْتُ خَيْرَ الْخَلْقِ اُمًّا وَاَبًا + قَتَلْتُهُ الَّذِي كَانَ اَعْلٰى نَسَبًا قتل کیا
اوس شخص کو کہ جو بہترین خلق تھا ماں اور باپ کی سمت سے اور قتل کیا اوس شقی نے
اوسے جو عالی نسب تھا تمام عالم سے طَعَنْتُهُ بِالرُّمْحِ حَتّٰى انْقَلَبَا وَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ
كَانَتْ عَجَبًا ارا اوس شقی نے نیزہ اس زور سے حسین کو کہ مونہہ کے بہل اولت
دیا اور ایسے تلوار مارے حسین کو کہ سب دیکھنے والون نے تعجب کیا پس یزید نے
اوس سر کو زیر تخت رکھوایا پس اوسوقت ایک نصرانی نے فرستادہ بادشاہ روم مجلس
یزید مین حاضر تھا فَلَمَّا رَأَى النَّصْرَانِيُّ رَاْسَ الْحُسَيْنِ بَكٰى وَنَاحَ حَتّٰى ابْتَلَّتْ
لِحْيَتُهُ بِالدُّمُوْعِ آہ جو ہین اوس فرستادے نے سر جناب امام حسین کا زیر تخت یزید
رکھا دیکھا نعرے مارکے اسقدر رویا کہ تمام ریش آنسوون سے تر ہوگئی ثُمَّ قَالَ اِعْلَمْ
يَا يَزِيْدُ اِنِّي دَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ تَاجِرًا فِي اَيَّامِ حَيٰوةِ النَّبِيِّ فَاَرَدْتُ اَنْ اٰتِيَهُ بِهَدِيَّةٍ
پہر رو رو کے بولا جان تو اے یزید ایکبار مین داخل مدینہ ہوا زندگانی رسول خدا مین
اور چاہا مینے کہ کچہہ تحفہ لیکے رسول خدا کے خدمت مین حاضر ہون اصحاب سے
پوچھا مینے کہ رسول خدا کو کس چیز سے رغبت ہے فَقَالُوا الطِّيْبُ اَحَبُّ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ اونہون نے کہا کہ بوے خوش کو حضرت نہایت دوست رکھتے ہین پس مین دو
مشک نافے اور قدرے عنبر اشہب لیکے خدمت حضرت مین داخل ہوا اور وہ جناب
خانۂ ام سلمہ مین تھے پس جب نظر پڑی اون حضرت کے جمال عدیم المثال پر
بڑے نور بصارت میرا زیادہ ہوا پس مینے سلام کرکے وہ ہدیہ پیشکش کیا فَقَالَ

اِلَیَّ مَا اسْمُکَ قُلْتُ عَبْدُ الشَّمْسِ حضرت نے نام میرا پوچھا عرض کیا مینے نام میرا عبد الشمس ہے حضرت نے فرمایا بدل ڈال نام اپنا وَاَنَا اُسَمِّیْکَ عَبْدَ الْوَهَّابِ اور مینے نام رکھا تیرا عبد الوہاب اِنْ قَبِلْتَ مِنِّی الْاِسْلَامَ قَبِلْتُ مِنْکَ الْهَدِیَّةَ اگر قبول کرے تو اسلام کو تو مین قبول کرون تیرے ہدیہ کو پس مینے حسن و خلق پر اوس جناب کے نظر کی تو یہ یقین ہوا مجھے کہ وہی نبی ہین یہہ جنکے حضرت عیسی نے خبر دی ہے پس بدل و جان مین اعتقاد اون کے نبوت کا لایا اور مسلمان ہوکے روم کو گیا لیکن دین و اسلام کو مخفی رکھتا تھا اور میرے پانچ بیٹے اور چار بیٹیان ہین اور سب مسلمان ہین وَاَنَا الْیَوْمَ وَزِیْرُ مَلِکِ الرُّوْمِ اور یہ برکت اسلام اب مین بادشاہ روم کا وزیر ہون اے یزید ایک روز مین خدمت رسول خداؐ مین حاضر تھا اور وہ جناب خانۂ ام سلمہ مین تھے رَاَیْتُ هٰذَا الْعَزِیْزَ الَّذِیْ وُضِعَ رَاْسُهٗ بَیْنَ یَدَیْکَ مُهَانًا قَدْ دَخَلَ عَلٰی جَدِّهٖ مِنْ بَابِ الْحُجْرَةِ وَالنَّبِیُّ فَاتِحٌ بَاعَهٗ لِیَتَنَاوَلَهٗ دیکھا مینے اوس بزرگوار کو جسکا سر تیرے تخت کے نیچے اس ذلت و خواری سے رکھا ہے داخل ہوئے یہہ در حجرہ سے تو جناب رسول خداؐ نے اشتیاق سے دونون ہات گود مین لینے کو پھیلائے تا جلد گود مین لے لین وَهُوَ یُشَفِّقُ ثَنَایَاهُ وَیَقُوْلُ اور جناب رسول خداؐ گود مین لیکے کس پیار سی انہین دانتون کو چوستے تھے اور بوسے لیتے تھے اور فرماتے تھے مَرْحَبًا بِکَ یَا حَبِیْبِیْ یَا قُرَّةَ عَیْنِیْ مرحبا اے حبیب میرے ای نور چشم میرے بَعُدَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ مَنْ قَتَلَکَ یَا حُسَیْنُ اَوْ اَعَانَ عَلٰی قَتْلِکَ وَالنَّبِیُّ مَعَ ذٰلِکَ یَبْکِیْ دور ہے خدا کی رحمت سے وہ جو تجھے قتل کرے اے حسین یا اعانت کرے تیرے قتل پر اور جناب رسولخداؐ بیساختہ روتے تھے پس جب دوسرا روز ہوا مین حضرت کے ساتھ مسجد مین تھا اِذْ اَتَاهُ الْحُسَیْنُ مَعَ اَخِیْهِ الْحَسَنِ کہ ناگاہ یہہ حسین اپنے بھائی حسن کے ساتھ آئے اور بولے ای نانا مین بھائی حسن سے کشتی لڑاکر دیکھین طاقت کس کے زیادہ ہے ہم مین سے مگر ہم مین سے کوئی دوسرے پر غالب نہوا ہم چاہتے ہین کہ آپ کے سامنے لڑین تا آپ

دیکھیں کہ قوت کس کے زیادہ ہے پس حضرت نے فرمایا یا حبیبیَّ اِنَّ التَّصارُعَ لا یَلیقُ لَکُما اے پیارو میرے کشتی لڑنا تمہارے شان سے بعید ہے اِذْهَبا وَ کاتِبا فَمَن کانَ خَطُّهُ اَحْسَنَ قُوَّتُهُ اَکْثَرُ اے نور نظر میرے جا کی کچھ لکھ لاؤ جسکا خط اچھا ہے اوسی کے طاقت زیادہ ہے پس یہ سنکی گئے دونون شاہزادے اور ایک سطر ایک تختے پر لکھ لائے اور حضرت کے ہاتھ مین دیے وہ تختی تا رسول خدا انصاف کرین اون مین فَنَظَرَ النَّبِیُّ ساعَةً وَ لَمْ یُرِدْ کَسْرَ خاطِرِهِما پس دیکھ اے یزید کہ پیغمبر خدا دیرتک دیکھا کیے اور کسی کے کسر خاطر نہ چاہے پس فرمایا اون سے رسول خدا نے اے حبیبو میرے مین نبی امی ہون خط کو نہین پہچانتا وَ لٰکِنِ اذْهَبا اِلی اَبیکُما لِیَحْکُمَ بَیْنَکُما مگر جاؤ تم دونون اپنی بابا علی ابن ابیطالب کے پاس کہ وہ درمیان تمہارے حکم کرین پس سلمان مین اور مجہہ مین صداقت تھے مینے اون سے پوچھا کہ پدر بزرگوار نے اون کے کیا حکم کیا فَلَمّا اَتَیا اِلی اَبیهِما وَ تَاَمَّلَ حالَهُما جب آئے دونون خدمت پدر بزرگوار مین اور اون حضرت نے تامل کیا حال حسنین پر کہ جسکے خط کو اچھا کہون گا دوسرے کے خاطر شکنی ہوگے لَمْ یُرِدْ اَنْ یَکْسِرَ قَلْبَ اَحَدِهِما کسیطرح علی ابن ابیطالب کو کسر خاطر اون دونون کے منظور ہوے ثُمَّ قالَ لَهُما اِمْضِیا اِلی اُمِّکُما فَهِیَ تَحْکُمُ بَیْنَکُما پھر فرمایا اے پیارو میرے جاؤ اپنی ماں فاطمہ زہرا پاس پس وہ حکم کرین کے درمیان تمہارے پس آئے وہ اپنے مادر گرامی پاس اور عرض کیا حال اپنے لکھنے کا فَتَفَکَّرَتْ فاطِمَةُ بِاَنَّ جَدَّهُما وَ اَباهُما ما اَرادَ کَسْرَ خاطِرِهِما پس جناب فاطمہ کو نہایت تشویش و فکر ہوئی کہ ان کے جد بزرگوار نے اور پدر عالی وقار نے دل شکنی ان کے نچاہی اَنَا ماذا اَصْنَعُ وَ کَیْفَ اَحْکُمُ مین کیا کرون اور کیونکر حکم کرون پس بعد تامل بسیار جناب فاطمہؑ نے فرمایا اے روشنی چشم میرے اِنّی اَقْطَعُ قِلادَتی عَلی رَاْسِکُما فَاَیُّکُما یَلْتَقِطُ مِنْ لُؤْلُؤِها اَکْثَرَ کانَ خَطُّهُ اَحْسَنَ وَ تَکُونُ قُوَّتُهُ اَکْثَرَ مین اپنا گردن بند

توڑ کے تمہارے سامنے ڈال دیتے ہوں جو موتے اوس کے زیادہ چھٹے اوسکا خط اچھا
ہے اور اوس کے طاقت زیادہ ہے وَكَانَ فِي قِلَادَتِهِمَا سَبْعُ لُؤْلُؤَةٍ اور تھے اوس گردن بند میں
سات موتے فَالْتَقَطَ الْحَسَنُ ثَلَاثَ لُؤْلُؤَةٍ وَالْحُسَيْنُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَبَقِيَتِ الْاُخْرٰى
پس تین موتے امام حسن نے اوٹھائے اور تین موتے امام حسین نے پائے اور ایک باقی رہا
فَاَرَادَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تَنَاوُلَهَا پس وہ دونون درپے ہوئے بپاسے امامت اوس موتی کے
اوٹھانیکو دوڑے فَاَمَرَ اللّٰهُ جِبْرَئِيلَ اَنْ يَنْزِلَ وَيَضْرِبَ اللُّؤْلُؤَةَ بِجَنَاحِهِ وَ
يَقُدَّهَا نِصْفَيْنِ بِالسَّوِيَّةِ پس پروردگار عالم کو بھی ملال حسنین گوارا نہوا حکم کیا جبرئیل کو
کہ جلد پر مار کے موتے کو دو حصہ کر کہ تا دونون مین سے کوئی آزردہ نہو سبحان اللہ
کیا مرتبہ ہے حسنین کا کہ جبرئیل نے ایک پلک مارتے مین آکے موتے کو دو ٹکڑے
کیا فَاَخَذَ كُلٌّ مِنْهُمَا نِصْفًا پس نصف موتے امام حسن نے اور نصف امام حسین نے
اوٹھالیا فَانْظُرْ يَا يَزِيدُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ يُرِدْ كَسْرَ قَلْبِهِمَا وَكَذٰلِكَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةُ
وَكَذٰلِكَ رَبُّ الْعِزَّةِ پس واے ہو تجہپر اے یزید دیکھ اے کورباطن مرتبہ حسنین کا
کہ رسولخدا نے اون کے دل شکنی نہ کے اور علی و فاطمہ نے اونکا ملال گوارا نہ کیا
بلکہ پروردگار زمین و آسمان نے اون کے خاطر شکنی نہ چاہے اور موتے کو دو حصہ کیا
اون کے خوشی کے لیے وَاَنْتَ هٰكَذَا تَفْعَلُ بِابْنِ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ اُفٍّ لَكَ وَلِدِينِكَ
اور تو اوسی حسین فرزند رسول خدا سے یہہ سلوک کرتا ہے اور زیر تخت اوس کے سر کو
کٹوا کے رکھا ہے واے ہو تجہپر اور تیرے مسلمان کہلانے پر اور مین روم مین تھا وہان
سنا تھا کہ تیرے باپ معاویہ نے اس بزرگوار کے بھائی حسن کو ایسا زہر پلا کے شہید کیا
کہ اوس جناب کا کلیجہ بہتر ٹکڑے ہو کر موبنہہ سے نکلا وَاَنْتَ قَتَلْتَ الْحُسَيْنَ وَاثْنَيْنِ وَ
سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ اَنْصَارِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ اور تو نے قتل کیا اوسے حسین کو تین دن کا بہوکا
پیاسا اور بہتر داغ عزیز و انصار کے اوس کے کلیجے پر دیے پس سب حضار مجلس

یہہ سنکے رونے لگے یزید فتنہ و فساد سے ڈرا اور اوس سے بولا یَا عَبْدَ الْوَهَّابِ لَوْلَمْ تَكُنْ اَنْتَ رَسُوْلَ مَلِكِ الرُّوْمِ لَقَتَلْتُكَ اے عبد الوہاب اگر تو رسول بادشاہ روم نہوتا تو ضرور مین تجھے اس بے ادبی پر قتل کرتا اوس دیندار نے فرمایا وَيْلٌ لَكَ يَا يَزِيْدُ حَفِظْتَ حُرْمَتَ رَسُوْلِ مَلِكِ الرُّوْمِ وائے ہو تجھپر اے یزید کیا بیشرم ہے تو پاس حرمت بادشاہ روم تو تو نے اسقدر کیا وَضَيَّعْتَ حُرْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَتَلْتَ عِتْرَتَهٗ اور ضایع و برباد کیا حرمت رسولخدا کو اور قتل کیا اوس کے عترت کو اس ظلم و ستم سے پس یزید بولا اسے میرے مجلس سے نکال دو اور دن اوسوقت کم تھا کہ اوسے نکال دیا اور ایک روایت مین ہے کہ جب اوسے نکالنے لگے تو اوس نے دوڑ کے سر امام حسینؑ طشت سے اوٹھا لیا وَجَعَلَ يُقَبِّلُهٗ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ اور بار بار اوس کے بوسے لیتا تھا اور روتا تھا اور کہتا تھا کہ اے حسینؑ گواہ ہے دنیا اپنے نانا نبی اور بابا علیؑ سے اور امان فاطمہ زہرا سے کہ جو حق نصیحت کا تھا وہ مین بجا لایا آہ کب سنتا تھا یزید ملعون نصیحت کو اوس دیندار کے کہ پھر بھی اوس شقی نے اوس سر کو دفن نکیا نہ جناب امام زین العابدین کو دیا کہ دفن کرین نعش اقدس سے ملا کے بلکہ دبنا کیا جب وقت روانگی بیمار کربلا نے فرمایا کہ اے یزید تو مجھے میری پدر مظلوم کا سر دکھا دے کہ مین زیارت اوس جناب کی کرلون اوس شقی نے کہا اَمَّا وَجْهُ اَبِيْكَ فَلَنْ تَرَاهُ سر تو تم اپنے باپ کا کبھی نہ دیکھوگے روایت ہے کہ وہ سر اقدس اوسکے خزانے مین اسقدر رہا کہ فقط استخوان سفید رہ گیا تھا اور یہہ نوبت پہنچے سر فرزند محبوب خدا کے کہ آخر اوسپر چڑیون نے جھونجھ لگایا

روایت پنجاه و نهم حال ذبح اسماعیل پھر مصائب جناب امام حسینؑ اور اہل حرم اور داخل ہونا اون بیکسون کا مجلس یزید لعنۃ اللہ علیہ مین اور بین جناب زینبؑ سے سر اقدس کو دیکھ کے پھر جانا قید خانے مین

رُوِيَ فَضْلُ بْنُ شَاذَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا يَقُولُ فضل ابن شاذان نے روایت کی ہے جناب امام رضا سے لَمَّا اَمَرَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ يَذْبَحَ الْكَبْشَ مَكَانَ اِبْنِهِ اِسْمٰعِيْلَ تَمَنّٰى اِبْرَاهِيْمُ اَنْ يَذْبَحَ اِبْنَهُ اِسْمٰعِيْلَ بِيَدِهٖ جسوقت حضرت ابراہیم نے اپنی فرزند اسمعیل کو بحکم خدا ذبح کرنے لگے حضرت جبرئیل دنبہ لیکے جانب خدا سے نازل ہوئے اور کہا کہ خدا نے حکم کیا ہی کہ بجاے اسمعیل اس دنبہ کو ذبح کرو تصور کیا ابراہیم نے کیا یہہ قربانی میرے قبول نہ ہوئے کہ یہہ دنبہ عوض اوسکا بھیجا اور کاش یہہ فدیہ نہ آتا اور فرزند کو اپنی ہات سے مین ذبح کرتا تا دل میرا دردناک ہوتا اور مستحق ثواب عظیم کا ہوتا اور درجات صابرین مین شریک ہوتا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَنْ اَحَبُّ خَلْقِيْ اِلَيْكَ پس وحی کے خدا نے اے ابراہیم تم سب مخلوقات سے ہمارے کسی دوست زیادہ رکھتے ہو عرض کے ابراہیم نے اَخَلَقْتَ خَلْقًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ اِلْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ خداوندا آیا تیرے خلقت مین کوئے محمدؐ مصطفی سے بہتر ہے سب سے زیادہ اون کو دوست رکھتا ہون فَاَوْحٰى يَا اِبْرَاهِيْمُ اَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ نَفْسُكَ پس وحی کے خدا نے اے ابراہیم آیا تم محمدؐ مصطفی کو زیادہ دوست رکھتے ہو اپنی جان سے یا جان تمہارے عزیز ہی اون سے قَالَ بَلْ هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ عرض کے ابراہیم نے بلکہ وہ حضرت مجھے اپنی جان سے عزیز ہین قَالَ وَلَدُهٗ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ وَلَدُكَ قَالَ بَلْ وَلَدُهٗ ارشاد کیا خدائے عالم نے فرزند اون کا دوست تر ہے نزدیک تمہارے یا فرزند تمہارا عرض کے ابراہیم نے خداوندا اسمعیل سے زیادہ فرزندان محمدؐ کو دوست رکھتا ہون مین قَالَ اللّٰهُ فَذَبْحُ وَلَدِهٖ عَلٰى يَدَيْ اَعْدَائِهٖ ظُلْمًا اَوْجَعُ لِقَلْبِكَ اَمْ ذَبْحُ وَلَدِكَ بِيَدِكَ خداتعالی نے فرمایا پس اے ابراہیم ذبح ہونا فرزند رسولخدا کا دست ظلم اعدا سے تمہارے دل کو زیادہ درد مین لائے گا یا ذبح کرنا اپنے فرزند کا اپنے ہات سے زیادہ رنج پہنچائیگا قَالَ بَلْ ذَبْحُ وَلَدِهٖ

اَوْجَعُ لِقَلْبِي عرض کے حضرت ابراہیم نے خدایا فرزند رسول خدا کا ذبح ہونا دست دشمنان سے زیادہ مجھے درد مین لائیگا ذبح اسمعیل سے اپنی ہات سے فرمان الٰہی ہوا یَا اِبْرَاهِيمُ اِنَّ طَائِفَةً مِنْ اُمَّةِ جَدِّهِ تَزْعَمُ اَنَّهَا مِنْ اُمَّتِهِ تَقْتُلُ الْحُسَيْنَ اِبْنَهُ مِنْ بَعْدِهِ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا اے ابراہیم بدرستیکہ ایک گروہ اس کے نانا کی امت سے بعد رسول خدا کے حسین کو بظلم وستم قتل کرینگے اس ظلم پر سے وہ لاعین آپکو امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ سے جانینگے وَيَذْبَحُونَهُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ فَيَسْتَوْجِبُونَ بِذَلِكَ سَخَطِي اور اے ابراہیم ذبح کرینگے حسین کو اس ظلم سے بیگناہ جسطرح ذبح کرتے ہین گوسفند کو پس اون پر یہہ موجب غضب ہوگا فَجَزِعَ اِبْرَاهِيمُ لِذَلِكَ وَتَوَجَّعَ قَلْبُهُ وَاَقْبَلَ يَبْكِي جب یہہ ماجرا سنا ابراہیم نے بیتاب ہوکر روئے اور بہت رقت نے اون پر غلبہ کیا اور گریان نالان گھر مین آئے اور چندمدت وہ غم واندوہ اون کے دل سے زائل نہوا فَاَوْحَى اللّٰهُ يَا اِبْرَاهِيمُ قَدْ فَدَيْتُ جَزَعَكَ عَلَى وَلَدِكَ لَوْ ذَبَحْتَهُ بِيَدِكَ بِجَزَعِكَ عَلَى الْحُسَيْنِ پس وحی کی خداوند عالم نے اے ابراہیم جسقدر تمہین حسین کے غم سے اور اوس کے مصیبت یاد کرکے رونے مین ثواب ہوا اگر تم اسمعیل کو اپنی ہات سے ذبح کرتے تو نہ یہہ ثواب حاصل ہوتا وَرَفَعْتُ لَكَ اَرْفَعَ دَرَجَاتِ اَهْلِ الثَّوَابِ اور عوض مین حسین کے رونے پر درجات عالیہ اہل ثواب کے تمہارے لئے بلند کئے ہمنے اور یہ معنی ہین قول حق تعالیٰ کے وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ یعنے فدیہ دیا ہمنے اسمعیل کو بذبح عظیم پس مراد ذبح عظیم سے شہادت جناب امام حسین ہے پس فی الواقع کہ قتل ہونا اوس جناب کا ایسا امر عظیم ہے کہ کسی نبی پر ایسا حادثہ اور بلا نازل نہین ہوئے پس تامل کیجے کون فرزند پیغمبر مثل امام حسین آوارۂ وطن ہوا کسکا قاسم سا بھتیجا پامال سم اسپان ہوا کسکا بھائی عباس سا تیغون سے ٹکڑے ہوا جب برادران یوسف بہ بہانہ سیر یوسف کو لیچلے تو حضرت یعقوب بیتاب تھے اور راضی نہوتے تھے

اور جب حکم ہوا تو علم نبوت سے جانتے تھے کہ یوسف زندہ ہے مگر جب بھی روتی ہے حضرت یعقوب کے آنکھیں سفید ہو گئیں اور ہمارے آقا حسین ابن علی نے علی اکبر سے فرزند ہمشکل پیمبر کو آنکھوں کے سامنے شہید ہونیکو بھیجدیا اور سامنے حضرت کے پارہ جگر حضرت کا شہید ہوا اور جناب ابراہیم نے وقت ذبح اسمعیل آنکھوں پر پٹی باندھی اور فرزند فاطمہ نے اکبر سے فرزند کو برچھیاں کھاتے دیکھا اور منہ نہ پھیرا بلکہ اصغر کو بھی نثار کرنیکو خیمہ سے اوٹھا لائے اور ہاتھوں پر رکھکے پانی مانگتے تھے ناگاہ حرملہ نے ایسا تیر حلقوم خشک اصغر پر مارا کہ تڑپ کے ہات پر حضرت کے مر گیا پس یہہ صدمات جانگزا کس پر پڑے ہیں اور کون مثل فرزند رسولخدا کے تین دن کا بھوکا پیاسا مثل گوسفند قربانی کے ذبح ہوا اور کس کے عترت مثل عترت حسین مانند بندیان ترک و روم کے شہر بشہر و دیار بدیار پھرائے گئے چنانچہ سید ابن طاوس نے روایت کی ہے کہ جناب محمد باقر نے اپنی پدر بزرگوار سے پوچھا کہ آپکو کیونکر مجلس یزید میں لے گئے فَقَالَ حَمَلَنِي عَلٰی بَعِيْرٍ بِغَيْرِ وِطَاءٍ وَرَاْسُ الْحُسَيْنِ عَلٰی عَلَمٍ وَنِسْوَتُنَا خَلْفِي عَلٰی بِغَالٍ وَحَوْلَنَا الرِّمَاحُ پس فرمایا اے فرزند جب ہم کو کوفے سے بجانب شام لے چلے اون اشقیا نے ہم سے یہہ سلوک کیا کہ ایک شتر برہنہ پر سوار کیا تھا اور سر میرے پدر بزرگوار کا نوک نیزہ پر رکھکے میرے رولانیکو سامنے لیے جاتے تھے اور دختران فاطمہ سر برہنہ اونٹوں پر میرے پیچھے تھیں اور گرد میرے نیزہ دار تھے وَاِنْ دَمَعَتْ مِنْ اَحَدِنَا عَيْنٌ قُرِعَ رَاْسُهٗ بِالرُّمْحِ حَتّٰی دَخَلْنَا دِمَشْقًا اور اگر کوئی ہم اہلبیت سے سر اقدس کو دیکھکر مغموم ہوتا تھا اور آنسو اوسکے آنکھوں سے جاری ہوتے تھے تو وہ لعین نوک نیزہ سروں پر مارتے تھے اور رونے سے منع کرتے تھے وَقَالَ ابْنُ نَمَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اُدْخِلْنَا عَلٰی يَزِيْدَ وَنَحْنُ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مُغَلَّلُوْنَ اور ابن نما نے جناب امام زین العابدین سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ جب ہم مجلس یزید میں داخل کئے گئے تو ہم بارہ شخص تھے

مردان اہلبیت سے کہ گلون مین ہمارے طوق پڑے تھے اور ہاتھہ ہمارے رسیان سے سے بندھے تھے جب اس حال سے زیر تخت یزید کھڑا کیا ہمین تو بولا مین اَنْشُدُكَ اللّٰهَ یَا یَزِیْدُ مَا ظَنُّكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ لَوْ رَآنَا عَلٰی هٰذِهِ الْحَالَةِ قسم ہے تجھے خدا کی اے یزید کیا کہین تجھے اگر رسول خدا اس حال خراب سے ہمین دیکھین کہ سامنے تیرے کھڑے ہوئے ہین سنکے یزید نے حکم کیا کہ رسیان انکے کھول دو اور دوسری روایت مین ہے فَجَآءَ الشِّمْرُ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَرَمَاهُ بَیْنَ یَدَیْهِ پس لایا شمر سر اقدس جناب امام حسینؑ اور پھینکدیا اوسنے سامنے یزید کے پس یزید سر اقدس فرزند رسولخدا دیکھکر نہایت شاد ہوا اور کہتا تھا کاشکے اسوقت حاضر ہوتے وہ لوگ جو جنگ بدر و احد مین شیوخ بنی امیہ سے مارے گئے ہین دیکھتے سر حسینؑ کا کہ کس ذلت و خواری سے سامنے میرے پڑا ہے اور کسطرح عوض لیا مینے اون کے قاتلون کی اولاد سے اور یہ شعر بھی اوسنے پڑھا شعر یُفَلِّقْنَ هَامًا مِنْ رِجَالٍ اَعِزَّةٍ ٭ عَلَیْنَا وَهُمْ کَانُوْا اَعَقَّ وَاَظْلَمَا ٭ شگافتہ کئے اونہون نے سر اون صاحبان عزت کے کہ وہ بزرگ ہمارے تھے اور یہہ اون کے نافرمانے و ظلم کرتے تھے یعنی عزیزون پر ظلم کرتے تھے اور اونھین جہادون مین قتل کرتے تھے یہہ عوض اوسکا ہے وَفِیْ یَدِهٖ قَضِیْبٌ یَنْکُتُ بِهٖ ثَنَایَا الْحُسَیْنِ اور ہاتھہ مین اوسکے ایک چھڑی تھی کہ اوسے دندان مبارک پر لگاتا تھا ابوبرزہ اسلمی نے کہا واے ہو تجھپر اے یزید اَتَنْکُتُ بِهٖ ثَغْرَ الْحُسَیْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ آیا چھڑے لگاتا ہے دندان شریف دلبر فاطمہؑ پر لَقَدْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ یَرْشُفُ ثَنَایَاهُ تحقیق کہ خود دیکھا مینے رسولخدا کو کہ انھین دانتون کو چوستے تھے جیسے کوئے میٹھی چیز کو چوستا ہو پس جناب امام زین العابدینؑ نے جو سر اقدس حضرت کا اس حال سے دیکھا ایک آہ کا نعرہ مارا فَلَمْ یَاْکُلِ الرُّؤُسَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَدًا پس تمام عمر کلہ گوسفند نکھایا جب سر گوسفند دیکھتے تھے فرزند فاطمہؑ یاد کرکے روتی تھے راوی کہتا ہے

که جو نظر حسین اوس سر اقدس پر نگاه زینب خاتون کے پڑی بیتاب ہو گئی دوڑین اور سر پر اوپر اوسکو گرا دیا اور گریبان پھاڑ ڈالا اور اوس نوحہ دردناک سے چیخین بار بار کیے رونے لگین کہ دل دوست و دشمن کے شق ہوتے تھے اور یہہ بین کرتی تھین یَا حُسَیْنَاہ یَا حَبِیْبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا سُرُوْرَ قَلْبِ الزَّہْرَآءِ یَا ابْنَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی اے اے حسین اے مظلوم بھائی اے حبیب رسول خدا اے سرور دل زہرا اے پارہ جگر علی مرتضی بِنَفْسِیْ عَلٰی رَاْسِکَ الشَّرِیْفِ قربان ہون تمہارے سر پر اَیْ اَخِیْ یَا لَاْمَسِ تَضَعُ اُمِّیْ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَآءُ رَاْسَکَ عَلٰی صَدْرِہَا ای بھائی میرے کل کے باتین تھے کہ اس سر کو ماں میری فاطمہ زہرا اپنے سینہ پر رکھتی تھی یَھُزُّ مَہْدَکَ جِبْرَئِیْلُ وَیُنَاغِیْکَ فِیْ مَہْدِکَ مِیْکَائِیْلُ اور جبرئیل امین جھولا تمہارا جھولاتی تھے اور میکائیل لوریان دیتی تھے اور محبوب خدا پشت پر سوار کرتی تھے اَلْیَوْمَ وُضِعَ حَقِیْرًا بَیْنَ یَدَیْ یَزِیْدَ وہ سر آج اس ذلت و خواری و حقارت سے سامنے یزید کی رکھا ہے اور ریش مقدس خون سے آلودہ ہے ۵ بِنَفْسِیْ شَفَتَا ذَابِلَاتٌ مِّنَ الظَّمَآءِ * وَلَمْ تَحْظَ مِنْ مَّآءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَۃٍ اے بھائی قربان تمہارے ان ہونٹون پر ہے کہ جو شدت تشنگی سے مرجھا گئے ہین اور تادم مرگ ایک قطرہ آب سے تر نہو لی اور ایکمت سکینہ حضرت کو دیکھ دیکھ کے جان کھوتی تھی وَتَلْطِمُ رَاْسَہَا وَتَقُوْلُ اَیْنَ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَآءُ اور اپنے سر کو پیٹتی تھے اور کہتی تھے اے کہان ہین دادی فاطمہ زہرا کہ سر میرے باباحسین کا اس حال سے دیکھتین راوی کہتا ہے کہ تمام حضار مجلس روتے تھے اور یزید خاموش بیٹھا تھا فَاَمَرَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَنُصِبَ عَلٰی بَابِ الْقَصْرِ ثُمَّ اَمَرَ اَنْ یَّحْبِسُوْھُنَّ فِیْ مَجْلِسٍ لَا یُکِنُّہُمْ مِّنْ حَرٍّ وَّلَا قَرٍّ پس حکم کیا اوس شقی نے کہ سر حسین دروازے پر لٹکا دیں پس دروازہ قصر پر لٹکایا گیا پھر حکم کیا کہ اہلبیت کو اور دختران فاطمہ کو ایسے مکان مین قید کرو کہ دن کو دھوپ مین جلین اور رات کو اوسکے اذیت پائین فَبَکَتْ نِسَآءُ الْحُسَیْنِ فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ حَتّٰی اُغْشِیْنَ عَلَیْہِنَّ پس الحرم اوس قید خانہ

مین دن اور رات روتی تھے یہان تک کہ بیہوش ہو جاتے تھے ثُمَّ اِنَّ السَّکِیْنَةَ لَمَّا اَفَاقَتْ صَاحَتْ وَبَکَتْ وَقَالَتْ اور جب سکینہ غش سے ہوش مین آتے تھے چیخین مار کے روتی تھے اور کہتے تھے وَا اَبَتَاہُ وَیْلٌ لِلْقَوْمِ قَتَلُوْکَ وَمِنَ الْمَآءِ مَنَعُوْکَ اے بابا عذاب ہو اوس قوم پر جنہون نے تمہین قتل کیا ہرچند تمنے پانی مانگا تمہین پانی ندیا اے بابا اگر شہید نہوتے تم تو ہم کاہیکو اس ذلت سے ٹوٹے مکان مین قید ہوتے کہ دن کو دہوپ مین جلتے اور رات کو اوسمین بھیگتے ہین اے بابا آپ کے سامنے کسکا مقدور تھا کہ ہمین تازیانہ مارتا مگر بعد تمہارے بنی امیہ نے کمال ذلتین دی ہین اور اذیتین پہنچائین وَقَالَتْ زَیْنَبُ فَاِذَا حَرَّتِ الشَّمْسُ تَمَلْمَلَتِ السَّکِیْنَةُ مِنْ حَرِّهَا فَجَعَلْتُهَا تَحْتَ صَدْرِیْ اور جناب زینب فرماتے ہین جب دہوپ کے شدت ہوتے تو سکینہ گرمی آفتاب سے تڑپتی تھے اور بلبلاتے تہی تو مین اوس یتیم برادر کو خم ہو ہو کے سینے تلے چھپاتے تھے تاکہ وہ حرارت آفتاب سے محفوظ رہے راوی کہتا ہے کہ اسطرح اہلبیت حسین قید مصیبت مین گرفتار رہین کہ دن کو دہوپ مین جلتے تھے اور شب کو اذیت اوٹہاتی تھے حَتّٰی اقْشَعَرَّ وُجُوْهُهُمْ یہان تک کہ پوست اون کے چہرون کے اوتر گئے تھے روایت شصت ام فضایل جناب امام حسین اور پانچ سجدے کرنا رسول خدا صلعم کا بی رکوع کے اور روایت سیدۂ علویہ کے کوتوال سمرقند پھر مصائب اہلبیت اور جانا اون کا مجلس یزید مین اور طلب کرنا شامی کا جناب سکنہ کو کنیزی مین ابن قولیہ نے روایت کی ہے کہ ابو ذر نے فرمایا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یُقَبِّلُ الْحُسَیْنَ وَیَقُوْلُ کہ دیکھا مینے رسولخدا کو کہ بار بار امام حسین کے بوسے لیتی تھے اور فرماتی تھے مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَذُرِّیَّتَهُمَا لَمْ تَمَسَّ جِلْدَهُ النَّارُ جو شخص دوست رکھے میرے حسن و حسین کو اور اون کی ذریت کو تو اوسکے بدن کو آتش دوزخ مس نہ کریگی اور کتاب عروة الوثقی مین امام ابو القاسم نے کہ عالم اہل سنت کا ہے

اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ سَجَدَ یَوْمًا خَمْسَ سَجَدَاتٍ بِلَا رُکُوعٍ کہ جناب رسول خدا نے ایک روز پانچ سجدے بغیر رکوع کے کئی اصحاب نے عرض کی اے رسول خدا بغیر رکوع کے سجدہ درست ہے قَالَ نَعَمْ حضرت نے فرمایا ہان درست ہے اور سبب میرے سجدے کرنیکا یہہ ہے اِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَانِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ عَلِیًّا فَسَجَدْتُ کہ آئے جبرئیل میرے پاس اور کہا مجھسے کہ اے رسول خدا بتحقیق کہ خدائے عالم تمہارے بھائی علی ابن ابیطالب کو دوست رکھتا ہے پس مینے ادائے سجدہ شکر کیا ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ فَقَالَ یُحِبُّ فَاطِمَةَ فَسَجَدْتُ جب مینے سر سجدے سے اوٹھایا تو جبرئیل نے کہا خدا تمہارے دختر نیک اختر کو بھی دوست رکھتا ہے پہر مینے سجدہ کیا جب سر اوٹھایا فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَسَجَدْتُ پہر جبرئیل نے کہا کہ اے رسول خدا پروردگار عالم تمہارے حسن وحسین کو بھی دوست رکھتا ہی پہر مینے سجدہ کیا فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَسَجَدْتُ پس جب مینے سر اوٹھایا تیسرے سجدے سے تو جبرئیل نے کہا کہ خدا تمہارے اہلبیت کے دوستون کو بھی دوست رکھتا ہے پہر مینے سجدہ کیا فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَسَجَدْتُ پس جب مینے سر اوٹھایا تو جبرئیل نے کہا اے رسول خدا بلکہ خدا تمہارے اہلبیت کی دوستون کے دوستون کو بھی دوست رکھتا ہے اور نقل کی ہی ابن جوزی نے کہ یہہ بھی ایک عالم علمائے اہلسنت سے ہے کہ ایک سید علوی بلخ مین رہتے تھے وَلَهٗ زَوْجَةٌ وَبَنَاتٌ فَتُوُفِّیَ اور اوس سید بزرگوار کے ایک زوجہ تھے اور کئی بیٹیان تھین ناگاہ اوس سید جلیل نے انتقال کیا قَالَتِ الْمَرْاَةُ فَخَرَجْتُ بِالْبَنَاتِ اِلٰی سَمَرْقَنْدَ خَوْفًا مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ زوجہ اون کے کہتے ہین کہ بعد وفات شوہر مین اپنے بیٹیون کو لیکے شہر سمرقند کو چلے گئی خوف شماتت اعدا سے اور اون دنون مین سمرقند پہنچے کہ سردی شدت سے پڑتے تہی فَاَدْخَلْتُ الْبَنَاتِ مَسْجِدًا وَمَضَیْتُ لِاِحْتِیَالٍ فِی الْقُوْتِ پس اپنے

بیٹیون کو مسجد مین بٹھا کے مین بفکر معاش کو نکلے فَرَأَیْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِیْنَ عَلَي شَیْخٍ فَسَأَلْتُ عَنْهُ پس دیکھا مینے کہ ایک پیر مرد کے گرد بہت سے لوگ جمع ہین پوچھا کہ یہہ کون ہے فَقَالُوْا هٰذَا شَیْخُ الْبَلَدِ لوگون نے کہا یہہ رئیس شہر ہے فَشَرَحْتُ لَهُ حَالِي پس اوسے مسلمان سمجھکے مینے اوس سے تمام احوال تباہي اپنے بیان کیا فَقَالَ أَقِیْمِي عِنْدِيْ الْبَیِّنَةَ اِنَّكِ عَلَوِیَّةٌ پس وہ بولا کہ گواہ لا اپنے سیادت پر کہ تو سیّدہ علویہ ہے وَلَمْ یَلْتَفِتْ اِلَيَّ اور یہہ کہکے پھر وہ میری طرف مخاطب نہوا اور مین غریب الوطن تھی گواہ کسي لاتی فَیَئِسْتُ مِنْهُ وَعُدْتُ اِلَي الْمَسْجِدِ پس مین نا امید ہوکے مسجد کو پھری کہ اب کون ہي جسے کہون رئیس مسلمان نے تو مجھے یہہ جواب دیا فَرَأَیْتُ فِي طَرِیْقِي شَیْخًا جَالِسًا عَلَي دَکَّةٍ وَحَوْلَهُ جَمَاعَةٌ پس راہ مین مینے ایک اور شخص کو دکان مین بیٹھے دیکھا کہ اوس کے گرد بہت سے لوگ جمع ہین فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا الشَّیْخُ مینے پوچھا یہہ شیخ کون ہے فَقَالُوْا ضَامِنُ الْبَلَدِ وَهُوَ مَجُوْسِيٌّ پس لوگون نے کہا یہہ کوتوال شہر ہے مگر مجوسي ہي مسلمان نہین ہے فَقُلْتُ عَسَي اَنْ یَکُوْنَ عِنْدَهُ فَرَجٌ پس دل مین خیال کیا مینے کہ جب مسلمان نے یہہ جواب دیا تو یہہ کیا حاجت روائي میری کرے فَحَدَّثْتُ حَدِیْثِي وَمَا جَرٰي لِيْ مَعَ الشَّیْخِ پس مینے تمام حال اپنا اوس کوتوال سے کہا اور ماجراي شیخ بھی نقل کیا فَصَاحَ بِخَادِمٍ لَهُ فَخَرَجَ فَقَالَ فَقُلْ لِسَیِّدَتِكَ تَکْسُوْ ثِیَابَهَا یہہ سنکی آواز دي اوس نے اپني غلام کو جب غلام آیا سامنے تو اوس سے کہا کہ کہہ اپني سیّدہ سے کہ یہہ سیّدہ علویہ تشریف لائے ہین اپنا لباس فاخرہ انھین پہنے کو دے فَدَخَلَ وَخَرَجَتْ اِمْرَأَةٌ وَمَعَهَا جَوَارِيٌّ پس وہ خادم داخل خانہ ہوا پس نکلے زوجہ اوسکے اور بہت سے کنیزین ہمراہ اوسکے تھین پس بولے اپني شوہر سے کہ کیا کہتا ہے فَقَالَ لَهَا اِذْهَبِيْ مَعَ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ اِلَي الْمَسْجِدِ الْفُلَانِيْ وَاحْمِلِيْ بَنَاتِهَا اِلَي الدَّارِ پس وہ بولا اپنے زوجہ سے کہ سیّدہ بلخ سے آئي ہین اور پریشان و مضطر ہین پس مین چاہتا ہون کہ اون کے ساتھ جاکے فلاني مسجد سے اُن کے بیٹیون کو بعزت و اکرام اپني گھر لاکے مہمان کر

فَجَاءَتْ مَعِي یہہ سنتے ہي وہ نیک بخت میرے ساتہہ چلي وَحَمَلَتِ الْبَنَاتِ وَقَدْ أَتَى دَلَّنَا دَارًا فِي دَارِهِ اور آکے میرے بیٹیون کو بعزت وحرمت اپني ساتہہ لیے چلے پس اوسکے شوہر نے ہمارے لئی ایک مکان خالی کیا فَأَدْخَلَنَا الْحَمَّامَ وَكَسَانَا ثِيَابًا فَاخِرَةً اور ہمین پہلے داخل حمام کیا اور ہمارے لئی پوشاک فاخرہ پہنیے کو بہیجے پس ہم بآسایش تمام اوسکے گہر مین شب کو سوئے وَجَاءَنَا بِأَلْوَانِ الْأَطْعِمَةِ وَبِتْنَا بِأَطْيَبِ لَيْلَةٍ اور طرح طرح کے کہانے ہمارے لئی بہیجے فَلَمَّا كَانَ نِصْفُ اللَّيْلِ رَأَى شَيْخُ الْبَلَدِ الْمُسْلِمُ فِي مَنَامِهِ جب نصف شب ہوئے تو رئیس شہر جو کہ مسلمان تہا اور سیدہ علویہ سے گواہ طلب کیے تہے خواب مین دیکہا كَأَنَّ الْقِيٰمَةَ قَدْ قَامَتْ کہ گویا قیامت قایم ہوئے ہي وَاللِّوَاءُ عَلَى رَأْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اور لواے حمد سر اقدس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ پر سایہ افگن ہے وَإِذَا قَصْرٌ مِنَ الزُّمُرُّدِ الْأَخْضَرِ فَقَالَ لِمَنْ هٰذَا اور ناگاہ ایک قصر عالیے زمرد سبز کا اوسے نظر پڑا پس پوچہا اوس نے یہہ قصر کیا ہے اور کسکا ہے فَقِيلَ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ مُوَحِّدٍ کسی نے جواب دیا کہ یہہ قصر زمرد ایک شخص مسلمان خدا پرست کا ہے وَتَقَدَّمَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وہ رئیس آگے گیا جناب رسولخداؐ کے حضرت نے مونہہ اوسکی سمت سے پہیر لیا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُعْرِضُ عَنِّي وَأَنَا مُسْلِمٌ عرض کیے اوس نے کہ اے رسولخداؐ آپ روي مبارک اپنا کیون میری طرف سے پہیرتے ہین حالانکہ مین مسلمان ہون فَقَالَ أَقِمِ الْبَيِّنَةَ عِنْدِي أَنَّكَ مُسْلِمٌ حضرت نے ارشاد کیا گواہ لاؤ اور دلیل قایم کر اپني مسلمان ہونے پر کہ تو مسلمان ہے فَتَحَيَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ نَسِيتَ مَا قُلْتَ لِلْعَلَوِيَّةِ پس کلام جناب رسولخدا سے وہ شخص حیران ہوا کہ یہہ حضرت کیا فرماتے ہین حضرت نے فرمایا اے شخص بہول گیا اپنے کلام کو کہ جو تو نے سیدہ علویہ سے کہی کہتا اب تو حیران ہوتا ہے تو نہ سمجہا کہ وہ بیچارے ضعیفہ محتاج غریب الوطن کہان سے گواہ اپني سیادت پر لاتي تجہے اوسکے حال پر رحم نہ آیا وَهٰذَا الْقَصْرُ الشَّيْخِ الَّذِي فِي دَارِهِ اور دیکہہ یہہ قصر زمرد سبز اوس کا ہے کہ جسکے گہر مین وہ ضعیفہ مہمان ہوئے ہے فَانْتَبَهَ الرَّجُلُ

وَهُوَ يَلْطِمُ وَيَبْكِي پس وہ شخص خواب سے چونکا اپنے موںہہ پر طمانچے مارتا تھا اور روتا تھا کہ کیا بی ادبی کی اولاد رسول خدا سے مینے وَبَعَثَ غِلْمَانَهُ فِي الْبَلَدِ وَخَرَجَ بِنَفْسِهِ يَدُورُ فِي السِّكَكِ يُفَتِّشُ مِنْ اَحْوَالِهَا پہر غلاموں کو شہر مین تلاش کو اون سیدہ کے بہیجا اور آپ بہی نکلا فَاُخْبِرَ اَنَّهَا فِي دَارِ الْمَجُوسِيِّ پس خبر پائی اوس نے کہ وہ سیدہ خانہ مجوسی مین مہمان ہین فَجَاءَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَيْنَ الْعَلَوِيَّةُ قَالَ عِنْدِي پس جاکے مجوسی سے پوچہنے لگا کہ وہ علویہ کہان ہین وہ شخص بولا میرے گہر مین ہین قَالَ اُرِيدُهَا اوس کو توال سے کہنے لگا مین چاہتا ہون کہ اونہین اپنے گہر لیجاکر مہمان کرون قَالَ مَالِي اِلَى هٰذَا سَبِيلٌ وہ بولا ہرگز مجہسے نہو سکیگا کہ اپنے مہمان کو تجہے دون قَالَ هٰذِهِ اَلْفُ دِينَارٍ وَسَلِّمْهَا اِلَيَّ مین بولا ہزار دینار دیتا ہون اگر اونہین مجہے دی قَالَ وَاللّٰهِ وَلَا بِمِائَةِ اَلْفِ دِينَارٍ وہ شخص بولا قسم ہے خدا کی اگر لاکہ دینار دیگا تو بہی تجہے نہ دونگا فَلَمَّا اَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ الْمَنَامُ الَّذِي رَاَيْتَهُ اَنْتَ رَاَيْتُهُ اَنَا پس جب بہت منتین کین اوس رئیس نے تو وہ کوتوال سے کہنے لگا احق تو منتین کرتا ہے جو خواب تو نے دیکہا ہے وہی خواب مینے بہی دیکہا ہے وَالْقَصْرُ الَّذِي رَاَيْتَهُ لِي خُلِقَ اور وہ محل جو زمرد سبز کا تو نے دیکہا ہے وہ میرے لئی خدا نے بنایا ہے وَاَنْتَ تَدُلُّ عَلَيَّ بِاِسْلَامِكَ اگر تو دلیل لایے مجہپر اسلام کے اور آپکو مسلمان سمجہکے اِن سیدہ کو لیجایگا قصد کرے وَاللّٰهِ مَا نِمْتُ وَلَا اَحَدٌ فِي دَارِي اِلَّا وَقَدْ اَسْلَمْنَا كُلُّنَا عَلٰى يَدَيِ الْعَلَوِيَّةِ قسم ہے خدا کی مین اور میرے گہر مین کوئی نہین سویا ہے شبکو بی اسلام لایے ہوے اور ہم سب مسلمان ہوئے بدولت اوس سیدہ کے اور سیدہ کی قدم اقدس کے برکت سے جناب رسول خدا کو خواب مین دیکہا مینے وَقَالَ لِي الْقَصْرُ لَكَ وَلِاَهْلِكَ بِمَا فَعَلْتَ مِنَ الْعَلَوِيَّةِ اور مجہسے حضرت نے فرمایا یہہ قصر زمرد سبز خدا نے تیرے اور تیرے اہل کے لیے خلق کیا ہے اوس کے عوض مین کہ تو نے اوس ضعیف سیدہ آوارہ وطن سے سلوک کیا وَاَنْتُمْ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ خَلَقَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تم سب اہل جنت ہو خدا نے تمہین

موجب گردانا پس حضرات جای تامل ہے کہ جناب رسالت مآب کو ایک سیدہ کی گواہ طلب کرنے سے یہہ رنج و ملال ہوا کیا حال ہوا ہوگا اون لعینون کا جنہون نے اون کی پارہ جگر کو اور نور نظر کو مہمان بلا کے کہانا اور پانی سے ترسایا اور اوس جناب کی فرزند کو پیاسے ذبح کیئے اور اوسپر بہی کلمات سخت اون حضرت کو کہتے تھے اور کہتے تھے رسول خدا سے کیا قرابت ہی تمہین اور ایسے بیحیائی پر کمر باندہے کہ تادم مرگ ایک قطرہ پانی کا اوس جناب کو ندیا اور پیاسا شہید کیا اور سر اقدس اوسکا نیزے پر چڑہایا اور ان سیدانیون کو لوٹنے خیمہ مین در آئی کہ جنکے ماں کا جنازہ شب کو اوٹہا تھا اور اون کے گہر مین ملک الموت بہی اجازت لیکے آیا تھا وَيَنْزِعُوْنَ الْمَلَاحِفَ عَنْ ظُهُوْرِهِنَّ اور چار دن تک اون صاحبان تطہیر کے چہین لین وَخَرَّمُوْا اٰذَانَ اَيْتَامِ الْحُسَيْنِ وَالدَّمُ عَلٰى خُدُوْدِهِمْ وَهُمْ يَبْكُوْنَ لِلْخَوْفِ اور زخمی کئی کان یتیمان حسین کے اور خون اون کے چہرون پر بہتا تھا اور وہ خوف سے اہل جفا کے روتے تھے زبان کو یارا نہین کہ ظلم و جفا اون اشقیا کا بیان کرے ثُمَّ صُفِّدُوْا فِيْ حَدَائِدَ فَوْقَ اَقْتَابِ الْمَطِيَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمْ حَرُّ الْهَاجِرَاتِ جب لوٹ چکے تو پہر جکڑا اونہین زیور آہن مین کہ گلون مین طوق اور پاؤن مین زنجیرین اور سوار کیا شترہاے بیکجاوہ و عماری پر کہ دوپہر کے دہوپ اون کے موہون کو جلا دیتی تہی اَيْدِيْهِمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلَى الْاَعْنَاقِ وَيُطَافُ بِهِمْ فِي الْاَسْوَاقِ اور ہاتہہ اون بیکسون کے رسیون سے اون کی گردنون مین بندہے تھے اور بازارون مین اونہین اس شکل سے پہراتے تھے سید ابن طاوس نے باسناد معتبر جناب امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہی کہ جناب امام محمد باقر نے فرمایا سَاَلْتُ اَبِيْ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ حَمْلِ يَزِيْدَ لَهٗ فَقَالَ پوچہا مینے اپنی بابا امام زین العابدین ؑ سے کہ آپکو کسطرح مجلس یزید مین لیگئے تہے پس حضرت نے فرمایا اے فرزند کیا بیان کرون مصیبت اپنی حَمَلَنِيْ عَلَى الْبَعِيْرِ بِغَيْرِ وِطَاءٍ وَرَاْسُ الْحُسَيْنِ عَلٰى عَلَمٍ وَنِسْوَتُنَا خَلْفِيْ عَلٰى بِغَالٍ وَحَوْلَنَا الرِّمَاحُ اے فرزند سوار کیا تھا مجہے ایک شتر برہنہ پر اور سر میرے بابا مظلوم شہید حسین ؑ تین دن کے پیاسے کا

نیزی پر میرے سامنے لئی جاتی تھے اور سب پھوپیان اور بہنین میرے بلوائی عالم مین بے مقنعہ و چادر شترہای برہنہ پر سوار میرے پیچھے پیچھے تھین اور گرد ہمارے نیزہ دار تھے وَاِنْ دَمَعَتْ مِنْ اَحَدِنَا عَیْنٌ قُرِعَ رَاْسُهُ بِالرُّمْحِ حَتّٰی دَخَلْنَا دِمَشْقًا اور اگر ہم مین سے کسیکو سر اقدس دیکھہ کر روتا آتا تھا تو وہ لعین نیزہ سرون پر مارتی تھے اس ذلت سے ہمین داخل شام کیا فَصَاحَ بِصَائِحٍ یَا اَهْلَ الشَّامِ هٰؤُلَاءِ سَبَایَا اَهْلُبَیْتِ پس ایک لعین پکارا اے اہل شام دیکھو یہہ اہلبیت تمہارے شہر مین اس ذلت سے قید ہو کر آئے ہین پس اہل شام اسقدر شاد و خرم تھے کہ گویا کوئے عید اون کے نزدیک اوس روز سے بہتر نہ تھے اور یزید نے مجلس شراب آراستہ کی تھے اور سات سو کرسے نشین اوسکے مجلس مین حاضر تھے جب اوس شقی نے اہلبیت حسینؑ کو مجلس شوم مین طلب کیا ثُمَّ وُضِعَ رَاْسُ الْحُسَیْنِ بَیْنَ یَدَیْهِ فِیْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ وَاَجْلَسَ نِسَاءَ الْحُسَیْنِ فِیْ مَجْلِسِهِ مُکْشِفَاتِ الْوُجُوْهِ بَیْنَ الْاَعْدَاءِ پھر سر اقدس جناب امام مظلوم طشت طلا مین سامنے رکھوایا اور دختران فاطمہ زہرا کو نامحرمون مین بے مقنعہ و چادر مونہہ کھلے بلایا کیا حال ہوا ہوگا روح رسول خداء کا جب نواسیان اون کے اس مصیبت مین گرفتار ہوئی گے جناب سکینہ یتیم حسینؑ فرماتی ہین جب ہم اس حال سے دربار یزید مین کھڑے ہوئی کہ مونہہ ہمارے نامحرمون مین کھلے سر چاک گریبان گرد و غبار سے اٹی ہوئے رَقَّ لَنَا اَقَلَّ شَیْءٍ وَاَلْطَفَنَا تو یزید نے ہمارے حال پریشان پر رو دیا اور لطف و مدارا کیا ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ اَحْمَرَ قَامَ اِلَیْهِ فَقَالَ پھر ایک شخص اہل شام سے سرخ رنگ روبروے تخت یزید کھڑا ہو کے یون عرض کرنے لگا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هَبْ لِیْ هٰذِهِ الْجَارِیَةَ یعنی ای امیر یہہ لڑکی مجھے دی ڈال کہ مین اسے اپنی لونڈی بناؤن اور اشارہ کیا اوس لعین نے میری طرف وَکُنْتُ جَارِیَةً فَزِعْتُ وَرَهِبْتُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ یَفْعَلُ ذٰلِكَ اور مین کم سن تہی ڈری مین اور گمان ہوا مجھے کہ ایسا نہو کہ یزید مجھے ڈالے اور یہہ شامی مجھے لونڈی بنالے جائے ال ہی

کہ کیا حال ہوا ہوگا سکینہ کا بابا کی شہادت سے تو دل ٹکڑے تھا اب پھوپھیون سی سے
چھٹنی کا سامان ہے حضرات کیا غضب ہے کہ اولاد جناب فاطمہؑ کو یہہ فلک نے ذلیل کیا کہ لوگ
کنیزے مین طلب کرنے لگے پس جناب سکینہ فرماتے ہین کہ روتے ہوئی دوڑکے مارے
خوف کے اپنی بڑی بہن سے لپٹ گئی اور دامن اون کا پکڑ لیا کہ وہ سن مین اور عقل و شعور
مین مجھسے زیادہ تھین فَقَالَتْ لَهٗ كَذِبْتَ وَاللهِ مَا ذٰلِكَ وَلَا لَهٗ میری بہن نے مجھے گلی
سے لگا کے دلاسا دیا اور کہا اوس شقی سے دروغ گو ہے تو واللہ تیری کیا مجال
ہے کہ سکینہ کو میری لونڈی بنائے اور کیا مجال یزید کے کہ پوتی کو فاطمہؑ زہرا کے
کنیز مین دے یزید غصے ہو کے بولا تو جھوٹی ہی اے دختر حسین اگر چاہون تو تیری بہن سکینہ کو
اسے دے ڈالون کنیز مین قَالَتْ لَا وَاللهِ مَا جَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ لَكَ اِلَّا اَنْ تَخْرُجَ مِنْ مِلَّتِنَا
پوتی حیدر کرار کی فرمایا اے یزید تو نے سب ظلم کیے واللہ مگر یہہ تیری مجال نہین
ہے کہ میرے باپ کی پیاری سکینہ کو تو لونڈ گری مین دے مگر اسلام ظاہری سے بھی
کنارہ کرے پس غصے ہوا یزید اور بولا ایسی باتون سے مجھسے مقابلہ کرتی ہے اِنَّمَا خَرَجَ
مِنَ الدِّيْنِ اَبُوْكِ وَاَخُوْكِ دین اسلام سے نہین نکلا مگر باپ تیرا اور بھائی تیرا فقالت بِدِيْنِ اللهِ
وَدِيْنِ اَبِيْ وَاَخِيْ وَجَدِّيْ اِهْتَدَيْتَ اَنْتَ وَجَدُّكَ وَاَبُوْكَ دختر امام حسین نے
فرمایا دین خدا اور دین پدر و برادر سے اور جد سے ہمارے تو نے اور تیری باپ دادے
نے ہدایت پائے قَالَ كَذِبْتِ يَا عَدُوَّةَ اللهِ وہ لعین غصے سے بولا جھوٹی ہے تو
اے دشمن خدا ہمنے تیرے گھر کے باعث تمھین ہدایت سے عجب دیکھا اوس مظلومہ نے کہ آتش
غضب اوس نار کی ہر بار زیادہ شعلہ ور ہوتے جاتی ہے تو ناچار ہو کے یہہ سخن فرمایا کہ جگر
جس سے ٹکڑے ہوا جاتا ہے وہ یہہ ہے اَلْاَمِيْرُ يَشْتِمُ ظُلْمًا وَيَقْهَرُ بِسُلْطَانِهٖ یعنی اوس یتیم
نے کہا اے یزید تو بادشاہ ہے اور اپنی سلطنت پر مغرور ہے جو چاہی ہم کو گالی اور برا اونکو
کہہ لے کون ہمارے حمایت کرنے والا ہے قَالَتْ فَكَاَنَّهٗ اِسْتَحْيٰى وَسَكَتَ حضرت سکینہ

فرملیتے ہین اوسوقت یزید شرما کے چپکا ہوگیا فَاَعَادَ الشَّامِي لَعَنَهُ اللهُ ذٰلِكَ الْقَوْلَ پس
اوس شامي نے پہر عرض کی کہ اے یزید عرض میرے قبول ہوئے اور یہہ لڑکے لونڈے
بنانے کو مجھے دي پس یزید بولا اُعْزُبْ وَهَبَ اللهُ لَكَ حَتْفًا قَاضِيًا دور ہو اے بدبخت
میرے مجلس سے خدا تجھے موت دے انھین تو مانند بندیان ترک و روم کے سمجہا ہے
جو کنیز مین مانگتا ہے یہہ نہین جانتا کہ یہہ فخر شجاعان عرب کے اہلبیت ہین اور رسولخدا کے
نواسیان ہین کیا بیچیا تھا وہ شقي کہ سب جانتا تھا اور انھین بلوائے عام مین کہڑا
رکھا تھا پہر نہ چہوڑا اور قید کیا ایسے قید خانہ مین کہ دن کو دہوپ مین جلتی تہے اور رات کو
اوس مین بہیگتي تھے حَتّٰی اقْشَعَرَّتْ وُجُوهُهُمْ تا انکہ پوست اون کے چہرون کے اوتر گئے روایت
شصت و یکم آنا جناب حسنین کے لیئے دو منبر نور کا قیامت کو اور جانا
امام حسین کا خانۂ یہود مین اور اسلام لانا اوسکا پہر داخلاے
اہلحرم دربار یزید مین پہر حکم قتل امام زین العابدین پہر انتقال دختر
امام کا قید خانے مین فِي الْاَمَالِي عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ اِذَا كَانَ
يَوْمُ الْقِيٰمَةِ زُيِّنَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ بِكُلِّ زِيْنَةٍ کتاب امالي مین ابن بابویہ نے نافع بن عمر
سے روایت کي ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا جب روز قیامت ہوگا زینت کیا جائیگا
عرش پروردگار ساتہہ ہر زینت کے ثُمَّ يُؤْتٰى بِمِنْبَرَيْنِ مِنْ نُوْرٍ طُوْلُهُمَا مِائَةُ مِيْلٍ پہر دو
منبر نور کے آئین گے کہ طول اون کا سو میل کا ہوگا پس ایک منبر جانب راست عرش
رکھا جائیگا اور ایک جانب چپ عرش ثُمَّ يُؤْتٰى بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَيَقُوْمُ الْحَسَنُ عَلٰى
اَحَدِهِمَا وَالْحُسَيْنُ عَلَى الْاُخْرٰى پہر آوین گے حسنین علیہما السلام پس امام حسن ایک منبر پر
تشریف لیجائین گے اور دوسري منبر پر امام حسین فَيُزَيِّنُ الرَّبُّ تَعَالٰى بِهِمَا عَرْشَهُ كَمَا
يُزَيِّنُ الْمَرْاَةَ قُرْطَاهَا پس پروردگار عالم اون دونون دُرِ بے بہار بحر امامت سے اپنے
عرش کو یون زینت کریگا جیسے عورت گوشوارون سے اپکو مزین و آراستہ کرتی ہے حیف اس فلک

گجرفتار ہو کہ اس نے اون گوشوارہاے الٰہی سے کیسی روگردانی کیے کہ حسنؑ کو ظالموں نے وہ زہر دیا
کہ جگر اقدس کے بہتّر ٹکرے ہوئے پھر ایک ملعونہ نے نانا کے قبر تک جنازے کو آنے ندیا
اور تیر جنازے پر لگوائے کہ کئی تیر جسم مبارک پر لگے اور حسینؑ مظلوم کو تین دن پانی ندیا اور ریگ
گرم پر مثل گوسفند ذبح کیا اور نعش مبارک کو چند روز دفن نہ میسر ہوا رَوَی ابْنُ شَهْرِ اٰشُوب
عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ شہر اشوب نے جناب امام حسینؑ سے روایت
کی ہے کہ حضرت نے فرمایا صَحَّ عِنْدِیْ قَوْلُ النَّبِیِّ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ
اِدْخَالُ السُّرُوْرِ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ بِمَا لَا اِثْمَ فِیْهِ مینے اپنی جد بزرگوار سے سنا ہے کہ
افضل اعمال بعد نماز کے داخل کرنا ہے سرور کا قلب مومن میں مگر وہ سرور متضمن معصیت خدا کا
نہو فَاِنِّیْ رَاَیْتُ غُلَامًا یُؤَاکِلُ کَلْبًا پس مینے ایک غلام کو دیکھا کہ ایک کتے کو اپنی ساتھ کھلاتا
ہے فَقُلْتُ لَهٗ فِیْ ذٰلِکَ مینے اوس سے پوچھا سبب اوس کتے کی ساتھ کھلانے کا کیا ہے
فَقَالَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنِّیْ مَغْمُوْمٌ اَطْلُبُ سُرُوْرًا بِسُرُوْرِهٖ پس عرض کیے مینے یا ابن رسول اللہ
میں مغموم ہوں چاہتا ہوں کہ اسے خوش کروں شاید کہ اسکے خوشی سے خدا مجھے خوش کرے
اور میرے غم کو دفع کرے لِاَنَّ صَاحِبِیْ یَهُوْدِیٌّ اُرِیْدُ اُفَارِقُهٗ وہ غم یہ ہے کہ مالک میرا
یہودی ہے چاہتا ہوں کہ خدا اوسکی غلامی سے مجھے نجات دے فَاَتَی الْحُسَیْنُ بِصَاحِبِهٖ
بِمِائَتَیْ دِیْنَارٍ ثَمَنًا لَهٗ پس جناب امام حسینؑ نے جو یہ حال سنا حضرت کو اوس کے حال پر رحم آیا
دو سو دینار طلا اوسکے قیمت لیکے اوس کے مالک کے پاس تشریف لیے گئے اور فرمایا کہ ای
یہودی یہ غلام اپنا میرے ہاتھ بیچ کیا خلق و بندہ نوازی ہے فَقَالَ الْیَهُوْدِیُّ الْغُلَامُ فِدَاءٌ
لِخُطَاکَ وَهٰذَا الْبُسْتَانُ لَهٗ وَرَدَدْتُ عَلَیْکَ الْمَالَ وہ یہودی حضرت کے تشریف
لانے سے نہایت خوش ہوا اور عرض کیے یا حضرت یہ غلام نثار آپ کے ان قدموں پر جن قدموں سے
آپ نے مجھے سرافراز کیا اور یہ باغ بھی مینے اپنا اس غلام کو دیا اور قیمت اس کے مینے ہبہ کیے
فَقَالَ وَقَدْ وَهَبْتُ لَکَ الْمَالَ پس حضرت نے ارشاد کیا مینے تجھے یہ مال یونہیں بخشا

ح

المخطوطة
بالقصر ال
ص

قَالَ قَبِلْتُ وَوَهَبْتُهُ لِلْغُلَامِ اوس یہودی نے عرض کیے یہہ دینار مینے قبول کیے اور دیے اس غلام کو فَقَالَ الْحُسَيْنُ اِعْتَقْتُ الْغُلَامَ وَوَهَبْتُ لَهُ جَمِيعًا جناب امام حسین نے فرمایا مینے اس غلام کو راہ خدا مین آزاد کیا اور سب مال اسے بخشا فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ قَدْ اَسْلَمْتُ وَوَهَبْتُ زَوْجِي مَهْرِي جب زوجہ یہودی نے یہہ خلق وکرم امام کا دیکھا بولی مین مسلمان ہوئی اور اپنا مہر مینے اپنی شوہر کو بخشا فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَاَنَا اَيْضًا اَسْلَمْتُ وَاَعْطَيْتُهَا الدَّارَ یہودی نے کہا مین بھی مسلمان ہوا اور گھر اپنا مینے اپنی زوجہ کو دیا حضرات جاہیے تامل ہے کہ یہودی تو یہہ قدرشناسی کرے فرزند رسول خدا کے اور شاد ہو حضرت کی تشریف لانی سے کہ غلام نذر کیا اور آپ مسلمان ہوا اور امت رسولخدا نے اوس فرزند محبوب خدا کو مہمان بلاکر برباد کیا اور اوسکے پیاسے ذبح ہونیکی خوشی مین تکبیرین کہتے تھے اور شکر کے روزے رکھتے تھے اور عداوت سے حضرت کا نام نہ لیتے تھے جو پوچھتا تھا نام تو خارجی نام بتاتی تھے اور اہل حرم کو مثل عورات یہود و نصاری کے قید کیا اور دختران رسول خدا چلاتی تھین يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَنَاتُكَ اُسَارٰى كَاَنَّهُنَّ بَعْضُ اُسَارَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اے رسولخدا بیتیان آپکے مثل زنان یہود و نصاری کے قید ہین اور وہ ایسے آواز دردناک سے اطفال خوردسال کو یاد کرکے روتی تھین کہ دل سننے والون کے ٹکڑے ہوتی تھے وَتَارَةً يَبْكِيْنَ عَلَى الْمَذْبُوْحِ الْقَفَا وَمَسْلُوْبِ الْخِبَاءِ الْعُرْيَانِ بِلَا زَادٍ وَاَكْفَانٍ اور کبھی روتی تھین اوس برادر غریب پر اپنی جسکا سر پس گردن سے اوتارا گیا جسکے خیمے لٹ گئے اور وہ بگور و کفن پڑا رہا وَقَالَ ابْنُ نَمَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اُدْخِلْنَا عَلٰى يَزِيْدَ وَنَحْنُ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مُغَلَّلُوْنَ اور کہا ابن نما نے کہ جناب امام زین العابدین نے فرمایا کہ ہم بارہ نفر تھے مردان اہلبیت سے کہ ہمین مجلس یزید مین لیگئے گردنون مین ہمارے طوق پڑی تھے اور ہاتھ ہمارے رسیون سے بندھی تھے پس جب اس شکل سے سامنے یزید کے ہمین لیے گئے تو کہا مینے قسم دیتا ہون تجھے خدا کی اے یزید اگر ہمین اس حال سے رسول خدا دیکھتے تجہی کیا

کھتے فَاَمَرَ یَزِیْدُ بِالْحِبَالِ فَقُطِعَتْ پس یزید نے یہہ سنکر حکم کیا کہ رسیان اُن کے گلون اور بازون سے کاٹ ڈالو پس رسیان بازوہاے اہلبیت سے کاٹے گئین ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَ الْحُسَیْنِ بَیْنَ یَدَیْہِ پھر سر اقدس امام حسینؑ کا سامنے اپنی اوس شقی نے رکھوایا آہ جب بیمار کربلا نے سر مبارک پدر بزرگوار کو دیکھا ایک آہ کا نعرہ مارا فَلَمْ یَاْکُلِ الرُّؤُسَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَبَداً اور تمام عمر کلہ گوسفند نکہایا مگر راوی کہتا ہے کہ جب اوس سر کو جناب زینبؑ نے دیکھا کہ خاک وخون مین بہرا طشت مین رکھا ہے بیساختہ گریبان پہاڑ ڈالا اور اوس آواز سے بین کر کے روتی تہین کہ دل سننے والون کے ٹکڑے ہوتے تھے اور یہہ فرماتی تہین یَاحُسَیْنَاہُ یَا حَبِیْبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا سُرُوْرَ قَلْبِ الزَّہْرَآءِ یَابْنَ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی اے حسینؑ بھائی میرے ہاے پیارے رسولخدا کے ای سرور سینہ فاطمۃ الزہرا ہاے فرزند علی مرتضے قربان ہو یہہ زینبؑ تیری سر پر سے ای بہائی مظلوم میرے بِالْاَمْسِ تَضَعُ اُمِّیْ فَاطِمَۃُ الزَّہْرَآءُ رَاْسَکَ عَلٰی صَدْرِہَا وَیَہُزُّ مَہْدَکَ جِبْرَئِیْلُ وَیُنَاغِیْکَ فِیْ مَہْدِکَ مِیْکَائِیْلُ کل کی بات ہے ای بہائی کہ امان میری فاطمہؑ اس سر کو سینے پر رکہتی تہین اور جبرئیل جہولا جہولاتے تھے اور میکائیل لوریان دیتے تھے وَالْیَوْمَ وُضِعَ حَقِیْراً بَیْنَ یَدَیْ یَزِیْدَ اور آج وہی سر تمہارا اس ذلت سے سامنے یزید کی رکھا ہے بِنَفْسِیْ شِفَاہٌ ذَابِلَاتٌ مِنَ الظَّمَاءِ وَلَمْ تُحْظَ مِنْ مَاءِ الْفُرَاتِ بِقَطْرَۃٍ قربان ہو زینبؑ ان سوکہے ہونٹون پر تمہارے جو پیاس سے مرجہائی ہوئے ہین اور ایک قطرہ آب فرات سے تر نہوے راوی کہتا ہے کہ سب اہل مجلس یزید رونے لگے اور وہ لعین چپ تہا پہر ایک زن ہاشمیے خانہ یزید مین تہی وہ بے اختیار حال حضرت پر روتی تہی اور کہتی تہی ہاے حبیب میرے ہاے بزرگ اہلبیت ہاے فرزند رسول خدا یَا رَبِیْعَ الْاَرَامِلِ وَالْیَتَامٰی یَا قَتِیْلَ اَوْلَادِ الْاَدْعِیَاءِ ہاے ای خبر لینے والے بیوون کے اور یتیمون کے ہاے ای کشتۂ اولاد زناکاران راوی کہتا ہے دوبارہ خروش مجلس یزید مین بلند ہوا اور جس نے

سینے وہ آواز رونے لگا آہ کس زبان سے کہون کہ اوس شقی نے پھر ایک چوب خیزرانے
طلب کی فجعل ینکت بہ ثنایا الحسین پس وہ شقی وہ لکڑی دندان مبارک پر لگاتا تھا
ابو برزہ اسلمی نے جو یہ ظلم دیکھا بولے وائے ہو تجھپر اے یزید کہ تو لکڑی لگاتا ہے
دانتون پر حسین کے مین گواہی دیتا ہون کہ مینے دیکھا ہے رسولخدا کو کہ ان دانتون کو اور اسکے
بھائی کے دانتون کو چوستے اور فرماتے تھے کہ تم دونون سردار ہو اہل جنت کے
خدا قتل کرے قاتل کو تمہارے اور لعنت کرے اوسپر اور مہیا کرے اوسکے لیے جہنم اور
بری ہے بازگشت فغضب یزید وامر باخراجہ فاخرج پس غصے ہوا یزید اور کہا نکال دو اسے
پس اوسے نکالدیا اور سر اقدس کو حکم کیا کہ دروازہ شہر پر لٹکایا جائے پھر جناب
امام زین العابدین سے مخاطب ہوا اور بولا اے علی ابن حسین باپ نے تیرے قطع رحم کیا میرا اور
میرے حق کو بھلایا اور دعوی خلافت کیا دیکھا تینے کہ خدا نے کیا سلوک کیا حضرت بولے ای
پسر معاویہ وہند ہمیشہ نبوت وامامت ہمارے آباء طاہرین کے لیے تھی قبل اسکے کہ تو پیدا ہوا
اور جد امجد میرے جناب علی ابن ابیطالب علمدار رسول خدا تھے روز بدر واحد واحزاب اور باپ
دادا تیرا حامل لوائے لشکر کفار تھا وائے ہو اے یزید اگر جانے کہ تو کیا کیا برائی کی تونے میرے
بابا سے اور اون کے اہلبیت سے اذاً لھربت فی الجبال وافترشت الرماد ودعوت بالویل
والثبور او سوقت نکل جائے پہاڑون کو اور فرش خاک اختیار کرے اور صدا دے واویلا واثبورا
بلند کرے آیا تجھے شرم نہین آتی کہ سر میرے بابا حسین فرزند فاطمہ زہرا کا شہر کے دروازے
لٹکایا ہے اور وہ امانت دار رسولخدا تھے تم لوگ کیا جواب دوگے رسولخدا کو جب وہ
جناب پوچھینگے کہ کیا سلوک کیا تمنے میرے اہلبیت سے بعد میرے فاغتاظ یزید وقال
لجلوازہ ادخلہ فی ہذا البستان واقتلہ وادفنہ فیہ پس غصے ہوا یزید اور ایک جلاد سے بولا
اسے باغ مین لیجا کے قتل کر اور وہین دفن کر دے جوہین یہ حکم جناب زینب نے سنا کہ میرا بھتیجا
سنجھے مارا جاتا ہے رو کے حضرت سے لپٹ گئین اور بولین اے یزید ہمارے عزیزون کے

خونریزی سے تجھے کافی نہ ہوئے واللہ مین اس سے جدا نہون گی اگر اسے قتل کریگا تو مجھی سے بھی قتل کر فَقَالَ عَلِیٌّ یَا عَمَّتَاہُ دَعِینِی اَنظُرِی اِلَی اٰثَارِ قُدْرَتِ اللہِ جناب امام زین العابدینؑ نے فرمایا اے پھوپھی کیون اتنی بیتابی کرتے ہو چہوڑ دو مجھے اور دیکھو تماشا قدرت خدا کا کیا مجال کہ مجھے یہہ ظالم قتل کر سکے یہہ سنکے جناب زینب جدا ہوئین اور وہ لعین حضرت کا ہاتھہ پکڑکے لیگیا وَجَعَلَ یَحْفِرُ وَالسَّجَّادُ یُصَلِّی اور وہ ستمگار قبر کھودنے لگا اور عابد بیمار نماز پڑھنے لگے پس جب قبر وہ کھود چکا تو تلوار حضرت کی شہید کرنیکو اوٹھائے اور حضرت نے مانند اپنے پدر بزرگوار کے گردن زیر تیغ جھکائے فَلَمَّا ھَمَّ بِقَتْلِہٖ ضَرَبَتْہُ یَدٌ مِنَ الْھَوَاءِ فَخَرَّ لِوَجْہِہٖ وَشَھَقَ وَدَھِشَ پس چاہا اوس شقی نے کہ تلوار حضرت پر لگائے ناگاہ ہوا مین ایک ہاتھہ پیدا ہوا اور ایسا ایک طمانچہ مارا اوس لعین کو کہ ایک چیخ مارکے موہنہ کے بہل زمین پر گر پڑا اور واصل جہنم ہوا خالد پسر یزید نے دیکھا جاکے یزید سے بیان کیا یزید نے کہا کہ اوس سیاہ دل کو اوسے قبر مین دفن کرو اور سجاد کو چہوڑ دو اور اہلبیت حسینؑ کو ایسے مکان خراب مین قید کرو جہان دن کو جلین دہوپ مین اور رات کو اوس مین بہیگین فَلَمَّا اَدْخَلُوْھُمُ الدَّارَ کَانُوْا مُشْتَغِلِیْنَ بِاِقَامَۃِ الْعَزَاءِ پس جب وہ مصیبت رسیدہ اوس مکان مین قید ہوئے تو ماتم امام مین مشغول ہوئے وَاِنَّہٗ کَانَ لِمَوْلَانَا الْحُسَیْنِ بِنْتٌ عُمُرُھَا ثَلٰثُ سَنَوَاتٍ راوی لکھتا ہے کہ اون اسیرون مین ایک دختر جناب امام حسینؑ سے تھے کہ سن اوس صاحبزادی کا تین برس کا تھا وَمِنَ الْیَوْمِ الَّذِیْ قُتِلَ اَبَاھَا تَبْکِیْ لِفُرْقَتِہٖ اور جس روز سے امام غریب شہید ہوئے تھے اوس روز سے وہ لڑکی روتی تھے اور بیتابی کرتی تھے وَکُلَّمَا طَلَبَتْ اَبَاھَا یَقُوْلُوْنَ غَدًا یَاْتِیْکِ وَمَعَہٗ مَا تَطْلُبِیْنَ اور جب اہلبیت سے اپنی باپ کو طلب کرتی تھے زینب خاتون اور اہل حرم بہلاکے کہتی تھے کہ اے بیٹی ہیرے نرو کہ کل بابا تمہارے آئینگے جو چیزین مانگتی ہو وہ تجھے لائینگے تا آنکہ ایکشب اوسے قید خانہ مین روتے روتے سوگئی خواب مین جناب امام مظلوم کو دیکھا فَلَمَّا انْتَبَھَتْ صَاحَتْ وَبَکَتْ پس چونکے تو بیاختہ ایک چیخ

ار کے رونے لگے سب دلاسا دیتے تھے اور بہلاتے تھے کہ ای بیٹی کیون روتی ہے قَالَتْ ائْتُونِي بِوَالِدِي وَقُرَّةِ عَيْنِي وہ رو کے کہتی تھی کہ ابھی بابا میرے پاس کھڑے تھے کہان گئے جلد بلادو نہین مین رو رو کی جان دون گی فَضَجُّوا بِالْبُكَاءِ وَالْعَوِيلِ وَجَدَّدُوا الْأَحْزَانَ وَلَطَمُوا الْخُدُودَ وَنَشَرُوا الشُّعُورَ وَقَامَ الصِّيَاحُ اوس یتیم کی باتون سے شور رونے کا اہلبیت مین بلند ہوا اور سب الحرم بال کھول کے مونہہ پر طمانچے لگانے لگے بس آواز گریہ یزید نے سنی بولا یہہ کیا ماجرا ہے قَالُوا اِنَّ بِنْتَ الْحُسَيْنِ الصَّغِيرَةَ رَأَتْ أَبَاهَا بِنَوْمِهَا وَهِيَ تَطْلُبُهُ لوگون نے کہا کہ ایک بیٹی حسین کی تین برس کی ہے اوس نے حسین کو خواب مین دیکھا ہے وہ ڈھونڈتی ہے اور طلب کرتی ہے اوس کے حال پر سب روتے ہین یزید بولا لیجاؤ سر اوس کے باپ کا اوسے دکھاؤ تا اوسکے تسکین ہو پس سر اقدس حضرت کا ایک طشت مین رکھکی اور رومال سے ڈھانک کے سامنے اوس یتیم کے لاکے رکھا اور رومال اوپر اوٹھایا جب وہ سر پر خون اوس نے دیکھا فَقَالَتْ مَا هٰذَا الرَّأْسُ بولی یہہ سر کیسا ہے فَقَالُوا رَأْسُ أَبِيكِ لوگ بولے ای لڑکی یہہ سر تیرے باپ کا ہی فَرَفَعَتْهُ مِنَ الطَّسْتِ وَهِيَ تَقُولُ وَتَبْكِي یہہ سنکی اوس یتیم نے سر اقدس اوٹھالیا اور رو رو کے کہتی تھی يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي خَضَبَكَ بِدِمَائِكَ ہاے ای بابا میرے کس ستمگر نے ریش مبارک تمہارے خون سے خضاب کی يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي قَطَعَ رَأْسَكَ وَوَرِيدَيْكَ ہاے اے مظلوم بابا میرے کس نے تمہارا سر اقدس بدن سے جدا کیا اور کس نے تمہارے گردن کے رگین کاٹین يَا أَبَتَاهُ مَنْ ذَا الَّذِي أَيْتَمَنِي عَلَى صِغَرِ سِنِّي ہاے ای بابا میرے کس بیرحم نے مجھے چھوٹے سے سن مین یتیم کیا اور کون ہے بعد تمہارے جسکے ہم امید رکھین يَا أَبَتَاهُ مَنْ لِلنِّسَاءِ الْحَاسِرَاتِ وَمَنْ لِلْأَرَامِلِ الْمُسْبِيَاتِ ہاے بابا کون ہے ان زنان بیوہ بے سر و پا کا خاطر کرنیوالا يَا أَبَتَاهُ لَيْتَنِي كُنْتُ قَبْلَ هٰذَا الْيَوْمِ عَمْيَاءَ کاش کے مین اندھی ہوتی اور تمہارا سر نہ دیکھتی کاش مین پیوند زمین ہوتی اور تمہارے

ریش مبارک خون سے خضاب ندکہتی یہہ موہنہ اپنا دہن مبارک حضرت پر رکھا وبکت بکاءً
شدیدًا حتی غشیت علیہا اور اس بیتابی سے روئے کہ آخر بیہوش ہوگئے پس لوگون نے
چاہا کہ سر مبارک پر سے اوٹھاوین اور جدا کرین فلما حرکوها فاذا قد فارقت روحها
الدنیا جب اہل حرم نے اوسے حرکت دی دیکہا کہ روح اقدس اوسکے گلشن جنت کو پرواز کرگئی اور امام
مظلوم کے خدمت مین پہونچے پس یہہ حال دیکھکے تمام اہلبیت نے رونا شروع کیا اور اس
بیتابی سے روتی تھے کہ تمام اہل شہر اون کے رونے سے روتی تھے روایت
شصت و دوم فضایل امام زین العابدین اور نکلنا موئے کا شکم ماہی سے
ہمراہ اعلاے اہل حرم شام مین اور توبہ کرنا شامی کا اپنی افعال سے
بہیجا جانا دربار لعین مین حال خراب سے اور قید ہونا اوس مکان
مین کہ جہان سانپ اور بچہو بہرے ہوئی تھے کتاب خرائج مین منقول ہے
کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام حج مین مشغول تھے اور اوس سال ہشام بن عبد الملک بن
مروان کہ خلیفہ وقت تہا اوس سال حج کو آیا فازدحم الناس علی علی بن الحسین پس
جب ہشام حجر الاسود کا ارادہ کرتا تہا کثرت مردم سے جگہہ نپاتا تہا اور جب حضرت ارادہ
کرتے تہے تو سب جدا ہوجاتے تھے اور حضرت بخوبی حجر الاسود کا بوسہ لیتی تھے
وقالوا لہشام من هو هذا رفقا سے ہشام نے پوچھا ہشام سے یہہ کون شخص ہین
جنکے یہہ پاسداری لوگ کرتے ہین فقال ہشام لا اعرفه لئلا یرغب ہشام بولا مین
نہین پہچانتا تا لوگ حضرت کے طرف رغبت نہ کرین فقال فرزدق انا والله اعرفه پس
فرزدق شاعر تھے اور رفیق ہشام کے تھے بولی قسم ہے خدا کی کہ انہین مین جانتا ہون
اور قصیدہ انشا کرکے پڑہنا شروع کیا هذا الذی تعرفه البطحاء والمتهم ٭ والذی
تعرفه البیت والحل والحرم یعنی یہہ وہ برگزیدہ خدا ہین جنھین پہچانتا ہے بطحا و تہامہ
اور خانہ کعبہ اور خوب شناسا ہی حل وحرم ان کی قدر و منزلت کا اور اسیطرح قصیدہ تا آخر پڑہا

فَاَخَذَہُ هِشَامُ وَحَبَسَہُ وَمَحَا اِسْمَہُ مِنَ الدِّیْوَانِ پس ہشام فرزدق سے بسبب تعریف امام علیہ السلام کے نہایت ناخوش ہوا اور اونھین قید کیا اور نام اون کا اپنی ملازمون سے موقوف کیا فَبَعَثَ اِلَیْہِ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بِدَنَانِیْرَ فَرَدَّھَا وَقَالَ مَا قُلْتُ اِلَّا دِیَانَۃً پس جناب امام نے کچھ دینار بھیجے پس فرزدق نے پھیر دیئے اور عرض کر بھیجا کہ مینے دنیا کے واسطے نہین کہا مگر ثواب آخرت کیلیئے فَبَعَثَ اللّٰہ اِلَیْہِ اَیْضًا فَقَالَ قَدْ شَکَرَ اللّٰہُ لَکَ ذٰلِکَ اَنَّا اَھْلُ بَیْتٍ لَا نَاخُذُ مَا اَعْطَیْنَاہُ فَقَبِلَھَا فَرَزْدَقُ حضرت نے پھر بھیجے وہ دینار اور ارشاد کر بھیجا کہ حق تعالی اجر اسکا تجھے دیگا اور اے فرزدق ہم اہلبیت مثل ابر کرم کے ہین جو دیتے ہین وہ پھر نھین لیتے ہین لیئے پس فرزدق نے فَلَمَّا طَالَ الْحَبْسُ عَلَیْہِ وَکَانَ قَدْ تَوَعَّدَہُ بِالْقَتْلِ فَشَکٰی اِلَی الْاِمَامِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَدَعَا لَہُ فَخَلَّصَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ پس جب قید کو طول ہوا اور عبدالملک نے کہا کہ مین اسے قتل کردون گا تو فرزدق نے عرض کر بھیجے کہ یا حضرت دعا کیجیے پس حضرت نے دعا کی پروردگار عالم نے قید ستم سے فرزدق کو نجات دیے فَجَاءَ اِلَیْہِ فَقَالَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِنَّہُ مَحَی اِسْمِیْ مِنَ الدِّیْوَانِ پس فرزدق نے عرض کیے یا ابن رسول اللہ عبدالملک نے مجھے برطرف کر دیا فَقَالَ لَہُ کَمْ کَانَ عَطَاؤُکَ قَالَ کَذَا فَھٰکَذَا اَعْطَاہُ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً پس حضرت نے ارشاد کیا فرزدق سے کسقدر روزینا تھا وہ تجھے فرزدق نے بیان کیا حضرت نے اوسے حساب سے چالیس برس کا خرچ عطا فرمایا وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّکَ تَحْتَاجُ اِلٰی اَکْثَرَ مِنْ ھٰذَا لَاَعْطَیْتُکَ اور ارشاد کیا اگر جانتا مین اس سے زیادہ کی تجھے احتیاج ہوتے تو اس سے زیادہ دیتا مین فَمَاتَ فَرَزْدَقُ لَمَّا انْتَھَتْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً راوی کہتا ہے کہ پس جب چالیس برس تمام ہوئے فرزدق نے انتقال کیا اور اسی کتاب مین منقول ہے کہ جب حجاج بن یوسف نے خانہ کعبہ کو خراب کیا بمقاتلہ عبداللہ بن زبیر مین ثُمَّ عَمَّرُوْھَا وَاَرَادُوْا اَنْ یَّنْصِبُوا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ پھر طیارے کا حکم دیا اور لوگ بنانے لگے خانہ کعبہ کو اور ارادہ کیا کہ حجرالاسود کو نصب کرین

فَكُلَّمَا نَصَبَ عَالِمٌ مِنْ عُلَمَاۤءِهِمْ اَوْ قَاضٍ مِنْ قُضَاتِهِمْ اَوْ زَاهِدٌ مِنْ زُهَّادِهِمْ يَتَزَلْزَلُ وَ يَضْطَرِبُ وَلَا يَسْتَقِرُّ الْحَجَرُ فِيْ مَكَانِهٖ پس جب نصب کرتا تھا کوئی عالم علما سے اون کے یا قاضی اون کے قاضیون سے یا زاہد اون کے زاہدون سے تو حجر الاسود کانپتا تھا اور مضطرب ہوکر گر پڑتا تھا مقام اپنے پر فَجَاۤءَ الْاِمَامُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَخَذَهٗ مِنْ اَيْدِيْهِمْ وَسَمَّى اللّٰهَ ثُمَّ نَصَبَهٗ فَاسْتَقَرَّ فِيْ مَكَانِهٖ فَكَبَّرَ النَّاسُ پس جناب امام زین العابدین تشریف لائے اور اون کے ہاتھ سے لیلیا اور بسم اللہ کہکی نصب کیا سنگ اسود کو گویا کہ وہ راہ دیکھتا تھا امام کے پس نہ کانپا اور نہ مضطرب ہوا اور اپنے مقام پر جم گیا یہہ معجزہ دیکھکے سب آدمیون نے صداے اللہ اکبر بلند کے اور اوسی کتاب مین روایت کی ہے اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَشَكٰى اِلَيْهِ الْفَقْرَ ایکدن ایک شخص آیا خدمت امام زین العابدین علیہ السلام مین اور عرض کیا اوس نے حال فقر اپنا فَبَكٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ پس وہ حضرت احوال مصیبت اپنے غلام کا سنکے رونے لگے فَلَمَّا خَرَجَ الْقَوْمُ وَكَانَ فِيْهِمْ مُخَالِفٌ فَقَالَ پس جب مجلس برخاست ہوئے اور لوگ باہر آئے تو اون مین کوئی مخالف حضرت عدوے اہلبیت عصمت بھی تھا یعنی غلامان خاندان نبوت سے ازراہ استہزا گویا ہوا اَنْتُمْ تَدَّعُوْنَ اِنَّ اِمَامَكُمْ مُسْتَجَابُ الدَّعَوَاتِ وَقَدْ بَكٰى لِعَجْزِهٖ تم لوگ گمان کرتے ہو کہ امام تمہارا مستجاب الدعوات ہے اور حال آنکہ عاجز ہوکر رونے لگے اور کچھہ نکرسکے فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَلَامُ الْمُخَالِفِ اَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ فَقْرِيْ پس وہ مومن کلام اوس شقی کا سنکے رنجیدہ ہوا اور خدمت حضرت مین پھر آیا اور کلام اوس بیدین کا بیان کرکے عرض کرنے لگا یا ابن رسول اللہ یہہ کلام مخالف کا مجھے فقر سے زیادہ برا معلوم ہوا فَقَالَ لَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُسَهِّلُ اللّٰهُ عَلَيْكَ پس حضرت نے یہہ سنکی ارشاد کیا کہ حق تعالے نے تیرے مشکل کو آسان کیا ثُمَّ نَادٰى اِلٰى جَارِيَةٍ فَقَالَ هَاتِيْ فُطُوْرِيْ پھر حضرت کنیز کو پکارے اور فرمایا لا کہانا ہمارا فَاَتَتْ بِقُرْصَيْنِ مِنَ الشَّعِيْرِ عَلَيْهِمَا النُّخَالَةُ پس

لاۓ خادمہ دو روٹیان جو کے کہ بہوسے اوسمے لگی تھے یعنی آرد جو مثل جناب علی ابن ابیطالب بیے جہنا کہاتی تھے وَقَالَ خُذْهُمَا قَالَ فَاَخَذْتُهُمَا فَخَرَجْتُ اور حضرت نے ارشاد کیا لی ایسے پس وہ دونون روٹیان لے لین اور باہر آیا مین فَنَقَلْتُ اَشْتَرِي بِهِمَا حَتّٰى وَصَلْتُ اِلٰى مَحَلَّتِي پھر مین جانب راست وچپ دیکھتا تھا مگر کوئی چیز نظر نہ آتی تھی کہ اون روٹیون کے عوض مین لون مین تا آنکہ اپنے محلے مین پہنچا مین وہان دو دکانین تھین کہ دروازے پر اون کے سایے مین دو شخص بیٹھے تھے فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِي بَابِ حَانُوْتِ اَحَدِهِمَا سَمَكَةٌ قَدْ اَنْتَنَتْ پس مینے دکان مین دیکھا تو ایک مچھلی رکھی ہے کہ بو کر گئی ہے پس مینے کہا اوسکی مالک سے کہ میرے پاس روٹی ہے اسکی عوض مین چاہتا ہون کہ اس ماہی کو لون اوس نے کہا ضَعِ الْقُرْصَ وَخُذْ مَا تَشْتَهِي رکھدے روٹی اور جو چاہے لیلے پس مینے کہا نمک سے مین چاہتا ہون وہ لونا دوسرے روٹی رکھدے جو چاہے لیلے چلا مین گھر اپنے وَاَغْلَقْتُ الْبَابَ وَاشْتَغَلْتُ بِاِصْلَاحِ السَّمَكِ مین دروازہ بند کرکے اوسکے صاف کرنے مین مشغول ہوا فَاِذَا فِي جَوْفِهِ جَوْهَرَةٌ اَكْبَرُ مَا يَكُوْنُ بس ناگاہ اوسکے شکم سے ایک گوہر بزرگ نکلا کہ مثل اوس کے نکلا کہ مثل اوسکے نہین ہوتا بس ناگاہ کسی نے دروازے کی زنجیر ہلایے کہ وہ دونون شخص روٹیان لیے ہوئے آئے اور بولے اَنْتَ اَخُوْنَا قَدْ صَارَ حَالُكَ هٰكَذَا اَحْيِنَا كُلْ مِنْكَ هٰذَا افسوس تو بھائی ہمارا ہے اور تیرا یہہ حال ہے کہ تو یہہ روٹیان کھاتا ہے اور ہم تجھسے یہہ لیکے کھائین یہہ ہمنے تجھکو دین افسوس وہ جانتے تھے کہ وہ روٹیان اوس شخص کے کھانیکے ہین یہ نجانتے تھے کہ یہہ امام زمان مالک زمین وآسمان کے کھانیکی ہین ثُمَّ خَرَجَا ثم وہ روٹیان ویکے چلے گئے ناگاہ خادم نے جناب سید الساجدین کے دروازے کی زنجیر ہلائی فَقَالَ اِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُوْلُ لَكَ اور کہا اوس نے کہ حضرت نے فرمایا ہے تجھسے اِنَّ اللّٰهَ قَدْ يَسَّرَ اَمْرَكَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ اے شخص خدا نے تیرے مشکل کو آسان کیا پس شکر خدا کرا اور وہ روٹیان ہمارے ہمین بھیجدے کہ اي بھائے

وہ روٹیان سوا آل رسول کے کسی سے نہ کھائی جائین گے افسوس مقام سر پیٹنے کا اور خاک
اور اڑانے کا ہے کہ ایسے زاہد خلق اور معجز نما کو کیسی کیسی رنج و آزار فرقہ اشرار نے
دیے اور کس کس ذلت سے شتر برہنہ پر اوس جناب کو سوار کیا ہاتھون کو اوس جناب کے
رسیے سے باندہی لیے جاتی تھے اور ابن زیاد نے حکم کیا تھا کہ راہ شام مین انھین
آب و طعام سے ترسانا یہہ حال اہلبیت رسول خدا کا پہنچا تھا کہ لوگ اونھین دیکھہ کے
خوش ہوتی تھے اور اونھین برا کہتی تھے چنانچہ سید ابن طاوس نے روایت کی
ہے کہ جب عترت محبوب رسولخدا اس شکل سے داخل شام ہوئے فَاَتَاھُمْ شَیْخٌ مِنْ
اَھْلِ الشَّامِ فَقَالَ لَھُمُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَتَلَکُمْ وَاَھْلَکَکُمْ پس ایک مرد ضعیف اہلشام سے تماشا دیکھنے
قیدیون کا آیا پس دیکھکے کہنے لگا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ خدا نے تمھین قتل کیا اور تمھین ہلاک کیا وَقَطَعَ
قَرْنَ الْفِتْنَۃِ عَنِ الْاِسْلَامِ اور تمھارے تباہ ہونے سے بیخ فتنہ و فساد مسلمانون سے
مستاصل ہوئے وَلَمْ یَاْلُ عَنْ شَتْمِھِمْ اور اسیطرح اہلبیت کے برا کہنے مین اوس نے کوتاہی
نکی جب وہ ساکت ہوا امام مظلوم بیمار کربلا نے اوس سے فرمایا آیا تو نے یہہ آیت
پڑہی ہے قرآن مین قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی خدا اپنے
فرماتا ہے کہہ اے رسولخدا اپنی امت سے کہ نہین سوال کرتا مین تبلیغ رسالت پر تمسے
مزدوری اور اجر مگر محبت اپنی اہلبیت کی قَالَ بَلٰی وہ بولا ہان پڑہے ہی یہہ آیت مینے
قرآن مین قَالَ فَنَحْنُ اُولٰٓئِکَ جناب امام زین العابدین نے روکی فرمایا اے شیخ ہم وہی
اقربا رسولخدا اور اہلبیت محبوب خدا ہین جو رسیون مین بندہی اونٹون پر سوار ہین ہماری محبت
خدا نے واجب کی ہے پھر فرمایا یہہ ایت تو نے پڑہی ہے کہ خدا فرماتا ہے
وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ قَالَ بَلٰی اے رسولخدا و اقربا کو حق اون کا وہ بولا پڑہی ہے
قَالَ فَنَحْنُ ھُمْ حضرت نے فرمایا اے شیخ وہ اقربا رسول خدا ہمین ہین جو اس خرابی
سے آوارہ وطن کرکے پھرائی جاتی ہین پس حضرت نے فرمایا آیا تو نے یہہ سنی ہے

آیت قرآن مین پڑہی ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا قَالَ بَلٰی کہ پروردگار عالم فرماتا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ دور کریے تمسی رجس و برایے کو اے اہلبیت رسول اور پاک و طاہر کرے تمہین ہر برائی سے وہ بولا ہان اے جوان یہہ بہی آیت مینے قرآن مین پڑہی ہے قَالَ فَنَحْنُ هُمْ حضرت نے روکی فرمایا اے شیخ وہ اہلبیت رسول کبیر وہ مالک چادر تطہیر ہمین ہین کہ سر پر ہمارے عمامہ ہی نہ دوش پر ردا ہے یہہ اوسے رسول کے نواسیان چادر کو محتاج ہین فَبَقِیَ الشَّیْخُ نَادِمًا سَاکِتًا وَ بَکٰی وَ رَمٰی عِمَامَتَهٗ عَلَی الْاَرْضِ پس وہ ضعیف ندامت سے چپ کھڑا تہا پہر روکے عمامہ اپنا زمین پر پہینک دیا اور سر سوی آسمان اوٹہاکر کہنے لگا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تین بار یہہ کہا خداوندا مین توبہ کرتا ہون تیرے درگاہ مین پہر بولا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْکَ مِنْ عَدُوِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ مِنْ قَتَلَةِ اَهْلِ بَیْتِهٖ خداوندا مین بیزار ڈہونڈہتا ہون دشمنان آل رسول سے اور جنہون نے قتل کیا اہلبیت رسول کو پہر عرض کرنے لگا اے مولا یہہ آیات مینے قرآن مین پڑہین تہین مگر مین نہ سمجہا تہا آج تک کہ یہہ آیات آپ کے شان مین نازل ہوئی ہین هَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَةٍ اے مولا گناہ عظیم صادر ہوا اس غلام سے اب میری توبہ بہی قبول ہوگی فَقَالَ لَهٗ نَعَمْ اِنْ تُبْتَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْکَ پس وہ جناب مثل دریاے رحمت الہی جوش مین آئے یہہ کلام محبت اوس سے سنکے فرمایا ای شیخ اگر توبہ تو کریگا تو توبہ تیرے قبول ہوگی وَ اَنْتَ مَعَنَا اور تو دوست ہمارا ہوا اور تو ہمارے ساتہہ ہوگا صحراے حشر اور باغ جنت مین پس یہہ خبر یزید ملعون نے سنی فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ فَقُتِلَ رَحِمَهُ اللّٰہُ حکم کیا اوس شقی نے کہ اوسے جلد قتل کرو پس شہید ہوا وہ بزرگ اور شہدا مین مثل حر شامل ہوا اور اہلبیت محبوب خدا دروازہ یزید بیحیا پر پہنچے قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ لَمَّا اَمَرَ یَزِیْدُ بِاِدْخَالِنَا عَلَیْهِ جناب امام زین العابدین فرماتے ہین کہ جب ہمین طوق اور زنجیر مین گرفتار کرکے دروازہ یزید پر پہنچایا تو اوس شقی نے حکم کیا کہ اہلبیت حسین کو میرے

دربار مین لاؤ اور وہ ملعون ہمین لینے کو آئے تو دختران فاطمہ کے پاؤن دربار یزید کے طرف
نہ پڑتے تھے کہ وہان سوا اور لوگون کے سات سو کرسی نشین بیٹھے تھے اَقبلوُنا
بحبالٍ فاکیقوُنا مثلَ الاَغنام وہ شقی رسیان لائے اور باندھا ہمین مثل بکریون کے
وَکانَتِ الحبلُ بعُنقی وَبِکَتفِ عَمّتی وَفی زَندِ اُمِّ کلثوم وَعُنقِ سُکَینَۃَ وَکَتفِ رُقَیّۃ
اسطرح جیسے کہ ایکسرا رسی کا تو وہ معجز نما فرماتا ہے کہ میرے گلو سے محید
طوق وار مین بندھا تھا اور بازو اور ہاتھ زینب وام کلثوم دختران فاطمہ کا جکڑا ہوا
تھا اور گلا میرے بہن سکینہ یتیم پدر کا اور بازو رقیہ کا بندھا تھا اور باقی سب رانڈین اور
بچے بندھے تھے وَکُلَّما قصرنا مِنَ المشیِ دَقوا علی رؤسنا بعیدان الرماح
اور جو چلنے مین قصور کرتا تھا اور چل نہ سکتا تھا تو وہ شقی سرون پر نیزہ مارتے تھے
تاآنکہ زیر تخت یزید دربار عام مین کھڑا کیا فقلت لہ ما ظنّک برسول اللہ لو رآنا
بِھٰذَا الحال بین یدیک پس مینے کہا اے یزید کیا گمان ہے تجھے اگر دیکھتے رسول خدا
ہمین تیرے سامنے اس حال سے سید اظہر علی کربلائی نے کتاب زاد العاقبت مین جناب
امام محمد تقی سے روایت کی ہے کہ اوسوقت اشعب ملعون نے یزید سے عرض کی اے
امیر اطفال حسین اور اہلبیت رسول الثقلین کو ایسے مکان مین قید کر کہ جہان خار وخس
پڑا ہوا اور سانپ اور بچھو سے وہ مکان بھرا ہوتا خوف سے اون کے یہہ مرجائین یزید
بولا کہ مین تو بادشاہ وقت تھا جو چاہا مینے کیا تجھے کیا ہے جو اون کے حق مین یہہ کہتا ہے
وہ ملعون بولا محض تیرے خوشی کے لئے کہ تو شاید خوش ہو میری بات سے قال الخبیث لہ
بولا
فی ھٰذا الامر فاحبسھم فی مثل ھٰذا المکان وکان الماء ایضا منھا بعیدا وہ شقی
کہ مینے تجھے اختیار دیا کہ ایسے ہی مکان مین تلاش کرکے انھین قید کر کہ جہان خار وخس ہو
اور سانپ اور بچھو ہون اور پانی بھی وہان سے دور ہو کیا عداوت تھی اہلبیت سے
پس وہ شقی تلاش کرنے لگا فوجد دارا عند حصن الشام نہ پایا اوس شقی نے ایک مکان قریب

شہر پناہ شام کے کہ اوسمین سانپ اور بچھو بہت سے تھے اور وہ مکان سات سو برس سے خراب پڑا تھا پس اوس مکان مین اہلبیت کو قید کیا اِذَا اجْتَمَعَ الْعَقَارِبُ وَالْحَيَّاتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَانْكَبُّوا عَلٰى اَقْدَامِهٖ يُقَبِّلُوْنَهَا وَيَبْكُوْنَ ناگاہ وہ سب سانپ اور بچھو جمع ہو گئے ای خدمت بیمار کربلا مین اور گر کے پاؤن پر بوسے دیتے تھے اور چومتے تھے اور آنکھین ملتے تھے اور بے اختیار روتے تھے جناب زینب وام کلثوم نے فرمایا ای جان عمہ کام ان کا کاٹنا اور ڈنک مارنا ہی مگر ہم دیکھتے ہین کہ یہہ تمہارے پاؤن پر پڑی روتے ہین قَالَ يَا عَمَّةُ سَلِي عَنِ الْعَقَارِبِ وَالْحَيَّاتِ لِمَا تَبْكُوْنَ فَسَئَلَتْ عَنْ بُكَائِهِمْ جناب امام زین العابدین نے عرض کے ای پھوپھی آپ ہی ان سے سوال کیجیے کہ کیا سبب ہے تمہارے رونیکا جناب زینب نے فرمایا ای سانپ اور بچھو تمہارا کام تو کاٹنا اور ڈنک مارنا ہے تم کیون روتے ہو وہ سب بقدرت خدا گویا ہوئے اور عرض کیے يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ نَحْنُ مُقِيْمُوْنَ فِيْ هٰذَا الدَّارِ مِنْ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ اے دختر رسول خدا ہم سات سو برس سے یہان مقیم ہین اور جناب عیسی نے ہمین پیام پروردگار پہنچایا تھا کہ ای سانپ اور بچھوؤ ایک وقت ایسا ہوگا کہ اہلبیت پیغمبر آخر الزمان اس مکان مین غل وزنجیر مین گرفتار یہان قید ہون گے اور منافقین اسقدر اہلبیت نبوت کو ذلیل وخوار جائین گے اور مسافر وغریب الوطن جان کے واسطے بھیرتے اون کی کیے اوین گے پس تمہین چاہیے کہ تم ہر چار طرف پھیرنا اور حرمت آستانۂ رسالت پناہ کی نگاہ رکھنا اور جو ملعون کہ عزم حرم سرا کا کرے تم سب جمع ہو کی کاٹنا کہ تمہاری ہیبت سے اپنی ارادی سے باز رہین پس جناب زینب نے فرمایا خوشحال تمہارا اے سانپ وبچھوؤ کہ تم مصیبت اہلبیت رسالت مین شریک ہوئے پس جب تک رہی اہلبیت اوس مکان مین وہ سب ہر چہار طرف سے محافظت کرتے تھے اور جو ملعون قصد آنیکا کرتا تھا وہ کھنچے اوٹھا اوٹھا جمع ہو جاتی تھے وہ شقی ہیبت سے نہ آتی تھے اور بھاگ جاتے تھے اور یزید سے خبر کرتے تھی تو وہ سنتے کہتا تھا الحمد للہ دشمن میرے سزا کو پہونچے کیا بھیجا تھا وہ سنتے اور شرم نہ آئی اون ملعونون کو کہ حیوان تو یون پاسداری

رسول خدا کی عترت کی کرین اور وہ ظلم و ستم سے باز نہ آیے روایت شصت و سوم
ثواب گریہ پھر چومنا جناب رسول خدا کا دہن حضرت امام حسن اور
گلوے امام حسینؑ اور داخل ہونا اہل حرم کا دمشق مین نصف شب کو
اور پتھر مارنا ام حجام کا سر اقدس جناب امام حسین علیہ السلام پر
شیخ مفید و شیخ طوسی علیہما الرحمہ نے احمد بن یحیی سے اور اوس نے ربیع ابن منذر سے
اور اوس نے اپنی باپ سے روایت کی ہے کہ جناب امام حسینؑ سے سنا مینے کہ
حضرت نے فرمایا مَا مِنْ عَبْدٍ قَطَرَتْ عَيْنَاهُ فِيْنَا قَطْرَةً اِلَّا بَوَّاهُ اللّٰهُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ
اَحْقَابًا جو شخص کہ ہمارے حال پر غمناک ہوا اور ایک آنسو اوسکا ہم اہلبیت کے مصیبت پر نکلے
تو خدا تعالی اوسکے عوض مین جنت مین جگہ دیگا احمد بن یحیی نے کہا مینے جناب امام حسینؑ کو
خواب مین دیکھا اور پوچھا حضرت سے اس حدیث کو کہ مینے یون سنا ہے کہ آپ نے
فرمایا ہے قَالَ نَعَمْ حضرت نے ارشاد کیا یونہین ہے جیسا کہ تو نے سنا ہی فَقُلْتُ
سَقَطَ الْاِسْنَادُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ عرض کیے مینے کہ آپ اسناد اسکے مجھ مین اور آپ مین
سے ساقط ہو گئی اب مین جس سے کہون گا یہی کہون گا کہ مینے خود سنا ہے امام علیہ السلام
سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ حَضْرَةِ النَّبِيِّ اِذْ دَخَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابن
عباس سے منقول ہے کہ ایک روز مین خدمت فیضدرجت جناب رسولخدا مین حاضر تھا کہ
ناگاہ جناب امام حسنؑ اور جناب امام حسین تشریف لائے لَمَّا نَظَرَ النَّبِيُّ اِلَيْهِمَا بَكٰى وَسَالَ
الدُّمُوْعُ عَلٰى خَدَّيْهِ وَاَخَذَهُمَا وَضَمَّهُمَا اِلٰى عُنُقِهٖ جب نظر محبوب خدا کی اون کے
جمال عدیم المثال پر پڑے حضرت بیساختہ رونے لگے اور آنسو رخسارۂ انور پر روان ہوئے
اور دونو جگر گوشون کو گلے سے لگایا فَقَبَّلَ فَمَ الْحَسَنِ وَنَحْرَ الْحُسَيْنِ یعنی دہن اقدس
امام حسنؑ کو چوما اور گلوے امام حسین کو فَمَضَى الْحُسَيْنُ اِلٰى اُمِّهٖ بَاكِيًا فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ
بَكَتْ وَضَمَّتْهُ اِلٰى عُنُقِهَا وَقَالَتْ مَا يُبْكِيْكَ يَا حُسَيْنُ پس یہ بات محبوب خدا کی حبیبہ رسولخدا کو

ناگوار ہوئی اوٹھے اور روتے ہوئے اپنی مادر خوش کردار فاطمہ زہرا پاس آئے جناب فاطمہ اونھین روتا دیکھکر بیقرار ہوگئین اور گلے سے لگا کی بولین اے جان مادر کیون روتے ہو قَالَ كَيْفَ لَا اَبْكِي اِنَّ جَدَّنَا قَبَّلَ فَمَ اَخِي وَقَبَّلَ نَحْرِي اَيُّ شَيْءٍ فِي فَمِي كَرِهَ بِهِ جَدِّي بولے رو کر کیون نہ روؤن اے اماں کہ نانا نے بھائی کا مونہہ چوما اور میرا گلو چوما میرے مونہہ مین کیا تہا جس سے نانا نے کراہت کی جناب سیدہ نے یہہ سنکی چادر عصمت سر پر اوڑہے اور ہاتھہ امام حسین کا پکڑ کے خدمت رسولخدا مین چلین کہ جلدی سے رفتار سے قدم مبارک کانپتے تھے تا آنکہ خدمت رسولخدا مین آئین جناب رسالت مآب یہہ حال اضطراب جناب فاطمہ دیکہہ کے رونے لگے وَقَالَ مَا يُبْكِيكِ يَا فَاطِمَةُ اور فرمایا اے پارہ جگر میرے تو کیون روتی ہی جناب سیدہ نے عرض کے کیفیت اور ماجرا امام حسین کا اور کہا ای بابا مین اپنی حسین کے غمگین ہونی سے روتی ہون حضرت نے یہہ سنکی سر اقدس جہکا لیا اور سوے زمین دیکہہ دیکہہ کے روتے تھے ثُمَّ دَفَعَ رَاسَهُ وَقَالَ يَا بُنَيَّةُ قَبَّلْتُ فَمَ الْحُسَيْنِ لِاَنَّهُ يُسْقَي السَّمَّ وَيَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا مَسْمُوماً وَهٰذَا الْحُسَيْنُ يُذْبَحُ فَقَبَّلْتُ نَحْرَهُ پھر حضرت نے سر اقدس اوٹھایا اور فرمایا اے نور دیدہ میرے ای فاطمہ مینے حسن کا مونہہ اس لیے چوما کہ اسے ظالم زہر دین گے اور یہہ زہر سے شہید ہون گے اور اے فاطمہ حسین تیرا ذبح ہوگا تیغ ابدار سے اس لیے مینے گلا چوما اسکا پس یہہ سنکی جناب معصومہ نے صدا یے واویلا واحسرتا وا اباعبداللہ کے بلند کی اور عرض کے اے رسولخدا آیا یہہ واقعہ تمہارے زمانے مین ہوگا اور تمہارے سامنے حسن کو زہر دین گے اور حسین کو ذبح کرین گے حضرت نے فرمایا نہین یہہ سب بعد میرے ہوگا جناب فاطمہ نے کہا مین جیتی ہون گے اوسوقت جو دیکہون گی ذبح ہونا حسین کا اور اوسکا خون مونہہ پر ملون گے اور خدا سے شکایت کرون گی حضرت نے فرمایا تو نہیے نہو گے ای فاطمہ جناب امام حسین رونے لگی جناب رسولخدا نے فرمایا کہ ای فرزند اوسوقت

اوسوقت کوئي تيرا مددگار و ياور نهوگا اے حسين تجھے اور تيرے اهلبيت کو پاني ندينگے
يهه واقعهٔ محرم مين هوگا شيعه همارے هر ماه محرم مين مصيبت تيري تازه کرينگے اور روئينگے
مصيبت پر تيري تا روز قيامت قَالَ الْحُسَيْنُ يَا جَدَّاهُ مَا جَزَاءُهُمْ جناب امام حسين نے عرض کي
اے جد بزرگوار کيا جزا هے ميرے ماتم دارون کي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنَا اٰخُذُ بِاَيْدِيْهِمْ وَ
اُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حضرت نے فرمايا اے حسين مين اون کا هات پکڑونگا اور داخل بهشت
کرونگا قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا اَسْقِيْهِمْ مِنَ الْكَوْثَرِ جناب امير المومنين نے فرمايا مين اونهين
حوض کوثر سے سيراب کرونگا جناب فاطمه نے فرمايا مين کهڑي رهونگي جب تک که حق تعالے
ميري شفاعت گريه کنندگان حسين کے حق مين قبول کرے اور رونيوالونکو اور زائرون کو حسين کے
داخل بهشت کرے جناب امام حسين نے فرمايا که جب تک ميرے رونيوالي اور زاير اور تعزيه دار
بهشت مين نه جاوينگے مين قدم بهشت مين نه رکهونگا پس سب کے رونيکي آواز بلند هوئے پس جاے
تامل هے که جناب سيده کو سنکي يهه صدمه هوا اوسوقت کيا حال هوتا جناب سيده کا جب پر خنجر ديکهتين
يا ديکهتين سر حسين کا جب اوسے نيزے پر رکهکي شهر بشهر پهراتي تهے اور ديکهتين بيٹيون کو
اپنے جب بازارون مين پهرائي جاتي تهين اور وه فرياد کرتي تهين رُوِيَ لَمَّا وَرَدَ حَرَمُ الْحُسَيْنِ
فِيْ دِمَشْقَ كَانَ نِصْفُ اللَّيْلِ چنانچه منقول هے که جب عترت امام حسين شهر دمشق مين پهنچے تو نصف
شب گذرے تهے وَهُنَّ عَلٰى نُيُوْقٍ هِزَالٍ بِغَيْرِ وِطَاءٍ مُشَقَّقَاتِ الْجُيُوْبِ لَاطِمَاتِ
الْخُدُوْدِ فِيْ بُكَاءٍ وَنَحِيْبٍ اور وه بي پالان شتران لاغر برهنه پر سوار گريبان پهٹي هوئے
طمانچے مونهه پر مارتي هوئين اور اس بيقراري سے روتي تهين که ساتهه کے لوگ بعضي روتي تهے
اور بعضے خوش هوتے تهے وَمِنْ خَلْفِهِنَّ عَلِيٌّ عَلٰى بَعِيْرٍ بِغَيْرِ وِطَاءٍ اور پيچهے حرم کے
علي ابن حسين بهي ايک شتر لاغر برهنه پر سوار نهايت عليل و بيمار تهے فَخِذَاهُ تَخْتَضِبُ دَمًا لِمَا
اَصَابَهُ مِنَ الضَّرْبِ وَفِيْ عُنُقِهِ طَوْقُ حَدِيْدٍ مَغْلُوْلُ الْيَدَيْنِ بَالِثَ الْعَيْنَيْنِ اور ساق پا
اوس جناب کے زخمي هوئے تهے اور خون جاري تها مسافت راه سے اور گلوي مبارک مين

طوق آہنی تھا دونون ہات گردن مین تھے اور بیساختہ روتی تھے والنّاسُ فِي ضجّۃٍ فَمِنہم مَن بکی ومنہم مَن ھُوَ مسرورٌ اور غل اور شور رونے کا بلند تھا بعضے حال اہلبیت پر روتے تھے اور بعضے شاد ہوتی تھے پس وہ قافلہ دروازہ دمشق پر کھڑا ہوا اوسوقت اہلبیت رسالت حسین حسین کہہ کے روتی تھے اور سب سے زیادہ سکینہ روتی تھے اور عجب حال تباہ کیا تھا اور کہتے تھے ای ای پدر مہربان اگر تم قتل نہوتے تو ہم کاہیکو اس ذلت وخواری سے یہان آتے فقالت زینب بنت علیّ اُسکتی یا بنت الحسین قد احرقت قلبی پس جناب زینب نے فرمایا خاموش رہو اے سکینہ دختر حسینؑ کہ تیرے رونے سے دل میرا جلا جاتا ہے وہ دلخستہ نہایت تھے وقالت یا عمّتی کیف لا ابکی وقد صُرع ابی علی الارض الیٰ مضاءٍ لیس احدٌ معہ یحفظہ اور کہتے تھے ای پھوپھی کیونکر نہ روؤن مین بہ تحقیق کہ بابا میرے زمین پر پڑے ہین کوئی اون کے نعش بے سر پر نگہبانی کرنے والا نہین ہے اِذا طلع الفجرُ ثمّ دار والرّاس فی اسواقِ دمشق فی جمیعِ المواضع ناگاہ صبح طالع ہوئے پھر حکم کیا یزید نے کہ سر حسین مع عترت رسول الثقلین شہر شام کی تمام کوچہ وبازار مین پہراؤ تا سب اہل شہر انھین اس حال سے دیکھین پس اون بدبختون نے روز روشن تمام شہر کے بازار وکوچہ مین اہلبیت کو مع سرہاے شہدا پھراتی تھے اور تمام مرد وزن تماشے کو جمع تھے پس جناب زینبؑ رو رو کے فرماتی تھین وا محمّداہ صلّی اللہ علیہ والہ وا علیّاہ وا فاطمتاہ لو کنتم فی الاحیاءِ ینظرون ما فعل السفہاءُ بنا نحن فی ذلٍّ ویطاف بنا فی الاسواق بین الفسّاقِ اے رسول خدا اور اے علی مرتضیؑ اگر تم زندہ ہوتے دیکھتی حال ہمارا کہ کیا کیا ہم سے ان فاسقون نے بدسلوکی کی ہے کہ اس ذلت سے بازارون مین پھرائے جاتی ہین درمیان نامحرمون کے ثمّ بکت بکاءً مثلِ ثکلٰی حتّی بکت النساءُ پھر اس بیتابی سی روئین کہ سب اہلحرم جناب زینبؑ کے رونے سے رونے لگی تا آنکہ یزید لعین نے حکم کیا کہ سرون کو مع اہلبیت حرم میرے پاس لاؤ پس وہ شقی متوجہ خانہ یزید ہوئے قال الراوی فنظرت قبل دخول الرّاس فی دار یزید

إِلَى خَمْسِ نِسْوَةٍ فِي رَوْشَنٍ وَيَتَضَاحَكْنَ راوي کہتا ہے کہ ابھي سر شہيدون کے دروازه يزيد تک نہين پہنچے تہے که ديکہا مينے پانچ عورتون کو ايک کوٹہے پر که وه ملعونا بين اس حال سے اہلبيت کي بہت شاد تہين اور بہت ہنستي تہين وَفِيهِنَّ عَجُوزَةٌ قَدِ اِطَّاقَدَتْ ظَهْرُهَا اور اون عورتون مين ايک عورت تہي که ضعف سے کمر اوس ملعونه کے خم ہوگئي تہي فَلَمَّا صَارَ الرَّأْسُ الشَّرِيفُ قَرِيبًا مِنْهَا قَدْ مَدَّتْ اِلَى حَجَرٍ پس جب سر اقدس امام غريب کا وه سر جسنے رسولخدا سينے پر رکہتے تہے قريب اوس ستم افزادي کے پہنچا عداوت جناب سيده اور جناب امير سے اوس بڑہيانے ہاتہ ايک پتہر کے طرف بڑہايا اور پتہر اوٹہا ليا فَضَرَبَتْ رَأْسَ الْحُسَيْنِ حَتَّى صَارَتِ الْجَرَاحَةُ فِي رَأْسِهِ الشَّرِيفِ پس اوس بڑہيانے اس زور سے پتہر سر اقدس پر مارا که سر مبارک مجروح ہوگيا اور اعجاز سے خون بہنے لگا فَعِنْدَ ذٰلِكَ بَكَتِ النِّسَاءُ بُكَاءً شَدِيدًا وَلَطَمْنَ الرُّؤُسَ يہه حال ديکہه کے سب اہلحرم نے رونيکا شور مچايا اور پيٹنا شروع کيا اور جناب زينب پکارين أَيْنَ جَدِّي مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفَى لِيَرَى مَا فَعَلَتْ هٰذِهِ الْمَلْعُونَةُ کہان ہين نانا رسول خدا که ديکہتے يہه بے ادبي سر اقدس سے ميرے بہائي کي اس ملعونه نے کي ثُمَّ قَالَتْ يَا أُمَّاهُ هٰذَا الرَّأْسُ الَّذِي قَدْ وَضَعْتِ عَلَى صَدْرِكِ پہر پہر بولين اے امان فاطمه زہرا يہه وه سر ہے که جسے اپنے سيني پر رکہتي تہين آج اسکا يہه حال ہے که نيزے پر رکہا ہے اور اوسپر اس ملعونه نے يہه ظلم کيا که پتہر مارا ثُمَّ إِنَّ سُكَيْنَةَ لَطَمَتْ رَأْسَهَا وَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ كَيْفَ صَارَ حَالُكَ سکينه خاتون نے سر پيٹ ليا اور کہا که اے اي بابا ميرے يہه تمہارا کيا حال ہوا که اب سے ظالم ذرا رحم نہين کہاتے راوي کہتا ہے ہم اس ماجرے سے متفکر تہے إِذْ سَقَطَ الرَّوْشَنُ مِنْ أَعْلَاهُ فَهَلَكَتِ الْعَجُوزَةُ وَمَنْ كَانَ حَوْلَهَا مِنَ النِّسْوَةِ که ناگاه وه کوٹہا گرپڑا پس وه بڑہيا اور چارون عورتين واصل جہنم ہوئين روايت شصت وچہارم ثواب بکا اور ورود دعبل مجلس جناب امام زين العابدين مين اور مرثيه پڑہنا پيش امام اور داخله اہلحرم

مجلس یزید مین اور مانگنا شامي کا کنیزي مین جناب سکینه کو اور بد دعا کرنا
جناب ام کلثوم کا اوس شقی کے لئی عَنِ الصَّادِقِ لِكُلِّ شَيءٍ ثَوَابٌ اِلَّا
لِدَّمْعَةٍ فِيْنَا جناب صادق علیه السلام نے فرمایا که هر شي کے لئي پروردگار نے ثواب معین کیا هی
مگر رونا هم اهلبیت کي مصیبت پر که اسکے ثواب کے کچهه حد معین هے یعني بیحد خدائي ثواب اوسکے
لیے مقرر کیا هے حُكِيَ عَنْ دِعْبِلِ الْخُزَاعِيِّ اِنَّهُ قَالَ بعضي کتب معتبر مین دعبل خزاعي سے
منقول هے که کها اوس نے دَخَلْتُ عَلٰى سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا فِيْ مِثْلِ
هٰذِهِ الْاَيَّامِ که حاضر هوا مین خدمت جناب رضا مین مثل اِن ایام کے یعني اَیّام عاشوره کے
دیکها مینے که حضرت نهایت محزون و ملول بیٹھے تھے اور گرد حضرت کي اصحاب هین فَلَمَّا رَاٰنِيْ
مُقْبِلًا قَالَ لِيْ مَرْحَبًا يَا دِعْبِلُ پس جب مجهے آتي دیکها فرمایا مرحبا اے دعبل که تو مرثیه گو
هے هم اهلبیت کا اور خوشا حال اوسکا جو هم اهلبیت کا دوست یا همارے ثنا کرے اور مرحبا
اوسے جو هماري نصرت کرے ات سے یا زبان سے ثُمَّ اَنَّهُ وَسَّعَ لِيْ فِيْ مَجْلِسِهِ وَاَجْلَسَنِيْ
اِلٰى جَانِبِهِ پهر حضرت نے جگهه دي مجهکو اپني مجلس مین اور اپني قریب مجهے بٹهایا ثُمَّ قَالَ لِيْ
اُحِبُّ اَنْ تُنْشِدَ فِي الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ شِعْرًا پهر مجهه سے مخاطب هو کر فرمایا
اے دعبل مین چاهتا هون که تو مرثیه میرے جدّ مظلوم حسین کا پڑه فَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ
حُزْنٍ كَانَتْ عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ اے دعبل یهه اَیّام عاشوره وه اَیّام هین که اهلبیت رسول و
فرزندان بتول اِن دنون کمال مصیبت مین تھے وَاَيَّامُ سُرُوْرٍ كَانَتْ عَلٰى اَعْدَائِنَا
خُصُوْصًا بَنِيْ اُمَيَّةَ اور اے دعبل یهه دن سرور و شادي کے هین همارے دشمنون کے
لیے خصوصا بني امیه که وه نهایت شاد و مسرور تھے ان دنون مین يَا دِعْبِلُ مَنْ بَكٰى اَوْ اَبْكٰى
عَلٰى مُصَابِنَا وَلَوْ وَاحِدًا كَانَ اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ اے دعبل جو شخص روے یا رولاوے
اگرچه ایک شخص کو بهي رلاوے هماري مصیبت بیان کرکے اجر و ثواب اوسکا خدا پر هي يَا دِعْبِلُ
مَنْ ذَرَفَتْ عَيْنَاهُ عَلٰى مُصَابِنَا حَشَرَهُ اللّٰهُ مَعَنَا اے دعبل جنکے آنسو همارے مصیبت مین

Checked 1987

ہہین خدا اوسے ہمارے ساتھہ محشور کریگا یا دعبل من بکا علی مصاب جدی الحسین غفر اللہ ذنوبہ البتۃ اے دعبل جو روئے مصیبت پر میرے جد مظلوم امام حسین کے تو البتہ خداوند عالم تمام گناہ اوسکے بخشیگا پھر حضرت اوٹھے اور ایک پردہ ڈالا پس پردہ حرم محترم کو بٹھایا ثم التفت الی و قال لی ارث الحسین فانت ناصرنا و مادحنا فلا تقصر پھر مخاطب ہوے مجھے فرمایا ای دعبل اب مرثیہ امام مظلوم حسین غریب کا پڑھ کہ تو ناصر و مداح ہمارا ہے تا زندگے نصرت و مدح سے ہمارے ہاتھہ نہ اوٹھانا قال دعبل فاستعبرت و سالت عبرتی و انشدت دعبل کہتے ہین کہ حضرت کے کلام سے مین رونے لگا اور آنسو بہنے لگے اور مرثیہ پڑھنا مینے شروع کیا حضرات بغور سنیے اس مرثیہ کو کہ یہہ وہ مرثیہ ہے کہ امام کی صحبت مین پڑھا گیا ہے اور جناب امام رضا اسپر روئے ہین **مرثیہ** افاطمۃ لو خلت الحسین مجدلا و قد مات عطشانا بشط فرات یعنی اے فاطمہ اگر تم زندہ ہوتین اور دیکھتین حال اپنے پارہ جگر حسین کا بیچ صحراے کربلا مین کنارہ فرات پر پیاسے ذبح کیے گیے اور نعش مجروح اونکے ریگ طپان پر پڑے تھے حضرات مقام رونیکا ہے کہ جناب فاطمہ جس حسین کو ہوائی گرم مین نہ نکلنے دیتی تھین وہ حسین برہنہ ٹکرے ٹکرے بیسر اتھہ ریگ گرم پر دہوپ مین پڑا تھا افسوس جسے فاطمہ نے سینے سے جدا نہ کیا اور اوسکا بچھونا خاک گرم کربلا ہو منقول ہے کہ ایکبار جناب رسولخدا اور علی مرتضے کہین تشریف لیگیے تھے جناب امام حسین کھیلتے ہوے باہر چلے گیے تھے اور تا وقت نماز عصر گھر مین نہ آئے جناب سیدہ کا عجب حال ہوا تھا کہ روتی تھین اور کبھی روتی ہوے گھر سے مسجد کو جاتی تھین اور کبھی مسجد سے دولت سرا مین آتی تہین تا آنکہ ستر بار مسجد مین گیئن اور آئین پس کیا حال ہوتا اوسوقت کہ نعش اوسے حسین کے زمین گرم پر دیکھتین اور اوسپر ظالم گھوڑے دوڑانا جاہتے تھے **شعر** اذاً للطمت الخد فاطم عندہ ٭ و اجریت دمع العین فی الوجنات دعبل کہتے ہین یقین ہے کہ یہہ حال حسین دیکھکے بیساختہ اے فاطمہ تم اپنے موںہہ پر طمانچے مارتین اور اشک خونین اپنی آنکہون سے نعش مظلوم پر بہاتین **شعر** افاطمۃ قومی یا ابنۃ الخیر و اندبی

نجوم السموٰت بارضٍ فلاتِ ای فاطمہ اے دختر خیر البشر قبر شریف سے اوٹھو اور نوحہ و زاری کرو اپنی ذرّیت کے حال پر کہ نعش پارہ پارہ اون کے زمین گرم کربلا پر پڑی ہے ٥ قبورهم ببطن النهر من جنب کربلا + معرّسهم فيها بشطّ فراتِ یعنی تمہارے اولاد کی قبر کنار نہر علقمہ کے ہین زمین کربلا مین اور منزل و اقامت اور مسکن اون کا کنار فرات ہوا اسی سے مراد نعش عباسؑ و قبر عباسؑ ہے کیا وفا کی جناب عباسؑ نے جناب امام حسینؑ سے کہ آخر اولاد جناب سیّدہ مین شمار کیئے گئے حضرات ایسا ہی باوفا تھا وہ جناب چنانچہ اوس پیاسے نے گھوڑا نہر مین مشک بھرنیکو ڈالا فاغترف من الماء غرفةً واراد ان یشرب ازلبکرتین من سے اوس جناب نے پانی نہ پیا تھا چلو مین پانی اوٹھا کے چاہا کہ پیئین ناگاہ تشنگی حسینؑ و فرزندان حسینؑ یاد آئی پھینک دیا پانی ہاتھہ سے اور فرمایا ٥ هل احسینٌ ظامیًا فی الحسین + وتشربین باردَ المعین افسوس اے نفس عباسؑ یہہ حسینؑ فرزند جناب فاطمہ زہرا تو پیاسا ہو اور تو پانی پیئے یہہ کام دینداروں کا نہین ہے کہ بی آقا کی پانی پلائے پی لیے اور تو فرزند حیدر کرّار ہے یہہ کہکی مشک اوٹھا کے نہر سے پیاسے نکلی اور بالب تشنہ جان دی دریا پر ٥ فیا عینیّ ابکیهم وجودی بعبرةٍ + فقد آن للتسکاب والمهملاتِ پس اے چشم مصیبت پر اہلبیت کے رو اور اشک خونین برسا کہ وقت رونیکا اور آنسو بہانیکا یہہ ہے وہ کیا حال رونیکا ہی ٥ دیارُ رسول الله اصبحن بلقعًا + وآلُ زیادٍ تسکن فی الحجراتِ کہ خانۂ آبا و رسول خدا تو یون ویران و برباد ہو جاوے اور آل زیاد حجرہای نفیس و پاکیزہ مین آرام کرین بناتُ زیادٍ فی القصور معصونةٌ وآل رسول الله منهتکاتِ آہ آہ اے زمانۂ غدار دختران ابن زیاد تو عمارتہای بلند اور محلون مین پردہ نشین ہون اور بیٹیاں رسولخدا کے کہ جنکے لئی زمین و آسمان خلق ہوئی یون بے مقنعہ و چادر ہون جسطرح کنیزون کو قید کرتے ہین وآلُ زیادٍ فی حصونٍ منیعةٍ وآلُ رسول الله فی الفلواتِ افسوس اے فلک سفلہ پرور ابن زیاد زناکار کو تو قلعہ ہای بلند و استوار رہنی کو ملین اور دختران رسولخدا کو تو یون ستر ان پر سر برہنہ بیابانون مین پھیرا اوسے

کہ موںہہ اون کے حرارت خورشید سے جلتی تھے اور پوست اون کے چہرون کے اوتر گئی تھے ۵ وَآلُ رَسُولِ اللہِ تُسبَى حَرِيمُهُم * وَآلُ زِيَادٍ آمِنُوا السَّرِبَاتِ افسوس کہ ذریت رسولخداء اور عترت بتول عذرا تو زنجیر و طوق مین مسلسل ہون اور اولاد ابن زیاد ملعون خاطر جمعی اور فراغبالی سے آرام کرین ۵ وَآلُ رَسُولِ اللہِ تُخسَفُ جُسُومُهُم * وَآلُ زِيَادٍ غَلَّظُ القَصَرَاتِ افسوس کہ فرزندان رسولخداء کی تو نعشین زمین کربلا پر پڑی رہین کہ دنکو دہوپ مین جلین او ورات کو اون پر شبنم پڑے اور اولاد زنا کار شب و روز بعافیت اوقات اپنی محلون مین بسر کرین ۵ وَآلُ رَسُولِ اللہِ تُدمَى نُحُورُهُم * وَآلُ زِيَادٍ رَبَّةُ الحَجَلَاتِ ہزار حیف کہ فرزندان رسول خدا کے حلقوم سے تو خون بہتا ہوا اور رگہائے گردن اونکے خنجر کاٹی جائین اور آل زیاد کے حلقوم آب سرد سے خنک سر ہون پس مقام خاک اوڑانیکا ہی کہ سری امام حسین کے نیزون پر قطرات خون ٹپکتی ہون اور جسم اقدس ریگ طپان پر پڑا ہوا اور آل معاویہ اور آل زیاد گہرون مین شاد و خرم ہون اور بستر نفیس پر سوتی ہون اور دختران مشکلکشا اور عترت شیر خدا یعنی وہ جناب زینبؑ وام کلثوم کہ جنکی مان کا جنازہ شب کو اوٹھا شتران برہنہ پر سوار ہاتہہ اونکے ریسمان ستم سے بندہی موںہہ پر نیل طمانچون کے پڑی دربار یزید مین آئین اور دختران یزید و معاویہ قصرہای بلند مین پردہ نشین ہون قَالَ الرَّاوِي كُنتُ ذَاتَ يَومٍ فِي مَجلِسِ يَزِيدَ بنِ مُعَاوِيَةَ اِذ سَمِعتُ صَيحَاتٍ وَزَعَقَاتٍ کتب معتبر مین مذکور ہے کہ راوی نی کہا کہ مین ایکروز مجلس یزید مین بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایسی صدا رونیکی میرے کان مین آئی کہ دل میرا گہرانی لگا اور آنسو میرے آنکہون سے جاری ہوئے فَرَأَيتُ عَشرَ نِسوَةٍ كَسَبيِ الرُّومِ وَالدَّيلَمِ قَد غَيَّرَت وُجُوهَهُنَّ مِن اَثَرِ الشَّمسِ وَالحَرِّ پس دیکہا مینی کہ قریب بیس عورتون کے باحال پریشان مانند اسیران ترک و روم کے اوس مجلس مین آئین کہ موںہہ تو اون کے حرارت آفتاب سے متغیر ہو گئی تھے وَخُدُودُهُنَّ مِن اَثَرِ اللَّطمِ وَالدُّمُوعُ تَسِيلُ اور رخسار اون کے بسبب طمانچون کے مارنیکے نیلگون ہو گئی تھے اور آنسو موںہہ پر بہتی تھے اسطرح زیر تخت

اوس بدبخت کے اونھین کھڑا کیا اور وہ لعین پوچھتا تھا مَنْ هٰذِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ یہہ عورت کون ہے اور یہہ عورت کون ہے وہ لعین ایک بی بی کی سمت اشارہ کرکے بتاتے تھے هٰذِهٖ زَيْنَبُ وَهٰذِهٖ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بَنَاتُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَهٰذِهٖ سُكَيْنَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ یہہ زینب و کلثوم بیٹیان علی ابن ابیطالب کی ہین اور یہہ لڑکی سکینہ بیٹی حسین ابن علی کی ہے فَوَثَبَ رَجُلٌ اَحْمَرُ اللَّوْنِ وَقَالَ يَا اَمِيْرُ مَا اُرِيْدُ اَنْ تَهَبَ لِيْ مِنْ هٰذِهٖ الْغَنِيْمَةِ كُلِّهَا مِنْ غَيْرِ هٰذِهٖ الْجَارِيَةِ پس اس اثنا مین ایک شخص سرخ رنگ اہل شام مین سے اوٹھہ کھڑا ہوا اور یزید سے عرض کیے کہ ای امیر کچہہ نہین چاہتا کہ اس مال غنیمت مین سے مجھے دے مگر یہہ لڑکی حسین کے کہ جسکا سکینہ نام ہے مجھے دیڈالو کہ مین اسے اپنی لونڈی بناؤنگا فَانْضَمَّتْ سُكَيْنَةُ اِلٰى عَمَّتِهَا اُمِّ كُلْثُوْمٍ وَقَالَتْ یہہ کلام اوس شقی کا سنکر سکینہ مضطر ہوئین اور ڈرکے دوڑکے اپنی پھوپھی ام کلثوم سے لپٹ گئین اور روکر بولین يَا عَمَّتَاهُ اَوْلَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَكُوْنُوْا عَبِيْدًا اے پھوپھی اولاد رسول خدا کی لونڈیان بنائی جائینگے پس جناب ام کلثوم نے اوس شقی سے فرمایا اُسْكُتْ يَا لُكَعَ الرِّجَالِ خاموش اے فاسق و فاجر خدا تیرے ہاتھہ اور پاؤن اور زبان کو کاٹے اور بدن کو خشک کرے اور آنکھون کو اندھا کری تیرے اور فرزندون کو تیرے یتیم کرے اور جہنم کو تیری جگہہ کرے اِنَّ بَنَاتَ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَكُوْنُوْنَ خَدَمًا لِلْاَدْعِيَاءِ اے بیحیا دختران انبیا نہونگے کنیز حرامزادون کے پس ابھی کلام اوس شاہزادی کا تمام نہوا تھا کہ وہ لعین اونھین بلاؤن مین مبتلا ہوا یہہ حال سبنے دیکھا مگر یزید ملعون نے اونھین رہا نکیا بلکہ حکم کیا کہ اونھین ایسے قیدخانہ مین قید کرو جہان دن کو دہوپ مین جلین اور رات کو اوس مین بہیگین مگر خدا نے کیا صبر دیا تھا اون شاہزادیون کو کہ اونہون نے یہہ ظلم سہے مگر دعاء بد اون لعینون کے لیے نکی ورنہ سب لعین غارت ہوجاتے روایت شصت و پنجم فضائل اور معجزات جناب امام زین العابدینؑ اور احوال شام جانیکا اور خاتمہ طلب کرنا زہر کا

کنیزی ہین جناب ام کلثوم صلواۃ اللہ علیہا کا عَنِ الصَّادِقِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَخَرَجَ مِنْ عَيْنَيْهِ دَمْعٌ وَلَوْ مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوضَةِ جناب امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جسکے سامنے ذکر مصائب ہمارا ہو اور آنکھون سے اوسکے آنسو نکلے اگرچہ برابر پر مگس کے ہو غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوبَهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ تو خداوند غفار تمام گناہ اوسکے بخشتا ہے اگرچہ گناہ اوسکے برابر کف دریا کی ہون وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَنْ بَكٰى عَلٰى مَصَائِبِ الْحُسَيْنِ اَوْ تَذَكَّرَ اَوْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ اَوْ خَدَمَ اَهْلَ الْعَزَاءِ كَاَنَّهُ زَارَنِي عَلَى الْعَرْشِ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً مَعَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور جناب رسول خدا نے فرمایا جو شخص گریہ و زاری کرے مصیبت پر میرے فرزند حسین کے یا ذکر کرے مصائب اوسکے یا بیٹھے مجلس ماتم مین اوسکے یا خدمت کرے اہل مجلس کے گویا اوسنے زیارت کی میرے عرش خدا پر ساتھہ علی ابن ابیطالب کے چالیس مرتبہ رُوِيَ اَنَّ مُؤْمِنًا مِنْ اَكَابِرِ الْبَلْخِ كَانَ يَحُجُّ بَيْتَ اللّٰهِ الْحَرَامَ وَيَزُوْرُ قَبْرَ النَّبِيِّ فِي سَائِرِ الْاَعْوَامِ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک مرد مومن دیندار بلخی ہمیشہ حج خانہ کعبہ اور زیارت رسول کو آتا تھا بعد اوسکے خدمت مولائے کونین جناب علی ابن الحسین مین حاضر ہوتا تھا اور کچھہ تحفہ جات اپنے شہر کے نذر دیتا تھا اور مسائل دین کے پوچھکے پھر جاتا تھا فَقَالَتْ لَهُ زَوْجَتُهُ اَرَاكَ تُهْدِي تُحَفًا كَثِيْرَةً وَلَا اَرَاهُ يُجَازِيْكَ عَنْهَا بِشَيْءٍ ایکبار اوسکے زوجہ نے کہا اے شخص مین ہمیشہ دیکھتی ہون تجھے کہ تو تحفے اور سوغات کسیکی لیئے لیجاتا ہے اور یہہ نہین دیکھتی ہون کہ وہ شخص تجھے عوض مین اوسکے کچھہ دیوے بولا اے عورت ناقص العقل جسکو تو تہدید کرتی ہے وہ بادشاہ دنیا و آخرت ہے اور جو کچھہ کہ خلق خدا مین ہے سب اوسکی ملک مین ہے اور وہ خلیفۂ خدا اور حجت خدا ہے بندگان خدا پر اور وہ امام اور فرزند امام اور مقتدا ہمارے اور فرزند رسول خدا کا ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ اَمْسَكَتْ عَنْ مَلَامَتِهِ جب اوس نے اپنی شوہر سے یہہ سنا تو وہ چپ ہو گئی غرض دوسرے سال بعد اوسکے حج آیا خدمت امام علیہ السلام مین اور بعد حصول اجازت خدمت حضرت مین داخل ہوا

اور سلام کرکے دست چومی اور اوسوقت وہ حضرت طعام نوش فرماتے تھے ارشاد کیا تو بھی کھا حسب الحکم بقدر خواہش مینے بھی کھانا کھایا ثُمَّ اُتِيَ بِطَسْتٍ وَاِبْرِيْقٍ فَقَامَ الرَّجُلُ وَاَخَذَ الْاِبْرِيْقَ لِيَصُبَّ الْمَآءَ عَلٰى يَدِيِ الْاِمَامِ بعد ازان خادم طشت و آفتابہ لایا یہہ شخص اوٹھا اور آفتابہ لیکے دست مبارک دہلانے پر مستعد ہوا حضرت نے ارشاد کیا یا شیخ اَنْتَ ضَيْفُنَا فَكَيْفَ تَصُبُّ الْمَآءَ عَلٰى يَدِي اے شیخ تو ہمارا مہمان ہے چاہئے ہم حق مہمانداری بجالاوین نہ کہ تو ہمارے ہاتھ دہلاوے فَقَالَ الرَّجُلُ اُحِبُّ ذٰلِكَ اوس نے عرض کی میرا یہی جی چاہتا ہے کہ حضرت کے ہاتھ دہلاؤن فَقَالَ الْاِمَامُ اِنْ اَحْبَبْتَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ لَاُرِيَنَّكَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَتَقَرُّ عَيْنَاكَ یہہ سنکے امام عالیمقام نے فرمایا اگر تو اس محبت سے ہماری ہاتھ دہلاتا ہے تو قسم ہے خدا کی مین تجھے وہ چیز دکھاتا ہون کہ جسے دیکھکے تو راضی ہو اور آنکھین تیری خنک اور روشن ہون یہہ فرماکے ہاتھ دہونے لگے تا آنکه ثلث طشت پانی سے بھرا تو حضرت نے اوس سے فرمایا مَا هٰذَا فَقَالَ مَآءٌ اے شیخ طشت مین کیا ہے اوس نے عرض کی پانی ہے فَقَالَ بَلْ هُوَ يَاقُوْتٌ اَحْمَرُ حضرت نے فرمایا پانی نہین ہے بلکہ یاقوت سرخ ہین بمجرد فرمانکی جو دیکھا اوس نے تو ثلث طشت مین یاقوت سرخ بھرے ہین پھر فرمایا ڈال پنے تا آنکه دو ثلث طشت پانی سے بھرا فَقَالَ الْاِمَامُ مَا هٰذَا فَقَالَ مَآءٌ فَقَالَ بَلْ هُوَ زُمُرُّدٌ اَخْضَرُ حضرت نے فرمایا اب کیا ہے عرض کی اوس نے پانی ہے حضرت نے فرمایا پانی نہین بلکہ زمرد سبز ہین بمجرد ارشاد کے دیکھا اوس نے تو قدرت خدا سے وہ پانی زمرد سبز تھا پھر ارشاد ہوا پانی ڈال جب تمام طشت پانی سے بھر گیا تو فرمایا اب کیا ہے عرض کی اوس نے پانی ہے فَقَالَ هُوَ دُرٌّ اَبْيَضُ حضرت نے فرمایا پانی نہین ہے دیکھ یہہ موتی سفید ہین پس جب دیکھا اوس نے تو وہ پانی گوہر سفید سے تھے پس وہ متعجب ہوکے پاؤن پر گر کے پاہاے مبارک چومنے لگا حضرت نے فرمایا یا شیخ لَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا شَيْءٌ نُكَافِيْكَ بِهٖ اے شیخ ہمارے پاس کچھہ مال دنیا نہ تھا کہ ہم تجھے دیتے فَخُذْ هٰذِهِ الْجَوَاهِرَ فَاِنَّمَا عِوَضٌ هٰذَا اِيَّاكَ پس لے یہہ جواہرات کہ یہہ عوض ہے تیرے

اون ہدیون کا جو تو ہمارے لئی لایا کرتا تھا واعتذر لنا عند زوجتك لانها عتبت علينا اور اے شیخ عذر کرنا ہمارے طرف سے اپنی زوجہ سے کہ اوس نے ابکی بار ہمپر عتاب کیا تھا پس اوس مرد مومن نے سر خجالت سے جہکا لیا اور عرض کی کس نے میری زوجہ کی کلام سے آپکو آگاہ کیا فلا شك انك من اهل بيت النبوة پس بیشک آپ اہلبیت نبوت ہین غرض پہر وہ جواہرات لیکے حضرت سے رخصت ہوا اور زوجہ سے اپنی جاکے تمام قصہ بیان کیا وہ بولے کس نے اونہین میرے کلام سے آگاہ کیا وہ شخص بولا مینے نہ کہا تہا کہ وہ جناب اہلبیت نبوت اور صاحب علم و معجزات ہین فسجدت لله شاكرة واقسمت على بعلها ان يحملها الى زيارته یہہ سنکی سجدہ شکر کیا اوس عورت نے اور قسم دی اپنے شوہر کو کہ ابکی اون کے زیارت کو مجھے بہی لے چلنا پس جب دوسرے سال ارادہ حج کا کیا اوس نے تو زوجہ کو اپنے ساتھہ لیا قضای کار راہ مین وہ عورت بیمار ہوئی اور قریب مدینہ منورہ کے پہنچے تو مر گئی فجاء الرجل الى الامام باكيا حزينا واخبره بموت زوجته پس وہ شخص گریان و نالان خدمت امام مین آیا اور عرض کی کہ یا حضرت زوجہ میرے مشتاق زیارت حضرت ہو کر آئی تہے مگر راہ مین بیمار ہوئے اور قریب مدینے کے پہنچکے اوس نے انتقال کیا فقام عليه السلام وصلى ركعتين ودعا الله بدعوة یہہ سنکے حضرت اوٹہے اور دو رکعت نماز پڑہے اور دعا کیے اور بعد فراغ دعا کی اوس مومن سے مخاطب ہوکے فرمایا قم وارجع الى زوجتك فان الله قد احياها بقدرته اے شیخ اوٹہہ اور جا کہ خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے تیرے زوجہ کو زندہ کیا ہی یہہ سنکی اوٹہا وہ شخص اور جلد چلا تا انکہ داخل خیمہ ہوا فرآها جالسة في حالة الصحة پس دیکہا کہ وہ صحیح و سالم بیٹہی ہوئی ہے یہہ نہایت شاد ہوا فقال لها كيف احياك الله اور پوچہا اوس سے کہ بیان کر مجہہ سے کہ خدا نے تجہے کیونکر زندہ کیا فقالت جاءني ملك الموت وقبض روحي وهم ان يصعد بها بیان کیا اوس عورت نے کہ آیا ملک الموت اور قبض روح کے میرے اور چاہا کہ پرواز کرے واذا برجل صفته كذا وكذا وجعلت

تَعَدِّدُ اَوْصَافَهُ الشَّرِيْفَةَ کہ ناگاہ ایک بزرگوار ایسے شکل و شمایل کے تشریف لائے اور اوصاف حضرت
بیان کرتی تھی اور شوہر اوسکا کہتا تھا سچ کہتی ہے واللہ یہی شکل و شمایل میرے مولا علی ابن الحسین کی ہے
قَالَتْ فَلَمَّا رَاٰی مَلَکُ الْمَوْتِ مُقْبِلًا اِنْکَبَّ عَلٰی قَدَمَیْهِ یُقَبِّلُهُمَا وَیَقُوْلُ پہر اوس عورت نے
کہا کہ جب ملک الموت نے اون حضرت کو تشریف لاتے دیکہا تو اون کے پاؤن پر گر کے پاؤن کی بوسے
لینے لگا اور یون عرض کیے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ
یعنی سلام ہو تمپر اے حجت خدا زمین پر سلام ہو تمپر اے زین العابدینؑ پس حضرت نے بھی جواب
سلام دیا اور فرمایا کہ اے ملک الموت ہمارے خاطر سے روح اوس مومنہ کے پہیر دے
اسکے بدن کے طرف فَاِنَّهُمَا قَاصِدَانِ لِزِیَارَتِنَا وَلِلزَّائِرِ عَلَیْنَا حَقٌّ وَاجِبٌ اسواسطے اے
ملک الموت کہ اس نے قصد زیارت میرا کیا تھا اور زائر کا حق ہمپر واجب ہے وَاِنِّیْ قَدْ سَاَلْتُ رَبِّیْ
اَنْ یُبْقِیَهَا ثَلٰثِیْنَ سَنَةً لِقَصْدِهِمَا اِلَیْنَا اور مینے خدا سے سوال کیا ہے کہ اسے زندہ رکھے
تیس برس تا وہ جانے کہ جسکے زیارت کو گئی تھے اوسکا یہہ رتبہ ہے پس خدا الملک الموت نے عرض کیے
کہ بسر و چشم مین حکم آپ کا بجا لاؤن گا پہر روح میرے جسم مین داخل کیے اور دیکہا مینے کہ اونھین
بزرگ کے دست مبارک چومے اور روانہ ہوا یہہ احوال سنکے وہ مومن ہاتہہ اوسکا پکڑ کے مجلس امام
مین لایا فَانْکَبَّتْ عَلٰی اَقْدَامِهٖ تُقَبِّلُهُمَا جو نہین اوس عورت نے حضرت کو دیکہا دوڑ کے حضرت
کے قدم اقدس پر گر کے چومنے لگی اور کہنے لگی هٰذَا وَاللّٰهِ سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ هٰذَا الَّذِیْ
اَحْیَانِیَ اللّٰهُ بِبَرَکَةِ دُعَائِهٖ یہی میرے سید اور مولا ہین قسم خدا کی انھین کے دعا کی برکت سے
خدا نے مجھے زندہ کیا بعد اسکے وہ دونون تا زیست خدمت سے حضرت کے جدا نہوے
حضرات یہہ مقام تامل ہے اور جگہہ خاک اوڑانی کے ہے کہ جسکے دست اقدس کا پانی جواہر
ہو گیا افسوس اوسکو بیمارے مین ظالمون نے پانی سے ترسایا جگہ سر پیٹنی کی ہے کہ جسکی
ہاتہہ اور پاؤن ملک الموت چومے ہزار حیف اون ہاتہون مین ہتکڑیان اور اون سوجے
ہوئے پاؤن مین بیڑیان پہنائی جائین اور وہ جلے ابن الحسین کہ جسکے ملک الموت

اطاعت کرے اوسے ظالم غلامون کے طرح قید کرکے لیجامین اور غلامون کے طرح مارین نقل عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي عَنْ حَمْلِ يَزِيدَ لَهُ قَالَ يَا بُنَيَّ حَمَلَنِي عَلَى بَعِيرٍ بِغَيْرِ وِطَاءٍ وَرَأْسُ الْحُسَيْنِ عَلَى عَلَمٍ وَنِسْوَتُنَا خَلْفِي وَحَوْلَنَا الرِّمَاحُ چنانچه منقول ہے جناب امام محمد باقر علیه السلام سے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ پوچھا مینے اپنے پدر بزرگوار سے احوال راہ شام کا حضرت نے ارشاد کیا اے فرزند کیا بیان کرون احوال اوسکا اے فرزند مجھے تو ایک شتر برہنه پر سوار کیا تھا اور سر اقدس میرے پدر بزرگوار کا ایک نیزے پر تھا اور میرے پھوپیان اور بہنین سب شتران برہنه پر سوار پیچھے میرے تھین اور گرد ہمارے نیزه دار تھے وَإِنْ دَمَعَتْ مِنْ أَحَدِنَا عَيْنٌ قُرِعَ رَأْسُهُ بِالرُّمْحِ حَتَّى دَخَلْنَا فِي دِمَشْقَ اور اگر کسي کا آنسو آنکھہ سے اس مصیبت کو دیکھکر نکلتا تھا تو اوسکے سر پر نیزے مارتے تھے اور رونے سے منع کرتے تھے اور روایات سے یہه ثابت ہوتا ہے کہ جب وه جناب داخل دمشق ہوئے تو ایک شتر برہنه پر تھے گلوے مبارک مین طوق آہنی تھا کہ اوسکے صدمے سے رگہاي گردن سے خون جاري تھا اور سوجے ہوئي پاؤن مین زنجیرین اور وه دست حق پرست که جسکي فرشتے بوسے لیتے تھے بغیر وه رسي سے گلے مین بندہے ہوئي تھے اور بر رو کے وه جناب اپنے مصیبت مین یہه شعر پڑہتے تھے **شعر** أُقَادُ ذَلِيلًا فِي دِمَشْقَ كَأَنَّنِي + مِنَ الزَّنْجِ عَبْدٌ غَابَ نَصِيرُهُ آه مجھے اس ذلت سے شہر دمشق مین لائے ہین جیسے غلام حبش اور زنگبار کو لاتے ہین اور غلام بھي وه غلام که جسکا آقا مرگیا ہو اور کوئي اوسکا مددگار نہو جَدِّي رَسُولُ اللهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ + وَشَيْخِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَمِيرُهُ حالانکه یہه سبھی جانتے ہین یہه لوگ که جد بزرگوار میرے نبي رسولخدا ہین اور دادا میرے امیر المومنین علي مرتضے ہین فَيَا لَيْتَ لَمْ أَبْلُغْ دِمَشْقًا وَلَمْ أَكُنْ + يَرَانِي يَزِيدُ فِي يَدَيْهِ أَسِيرُهُ اے کاش که مجھے موت آتي اور مین اس شکل سے داخل دمشق نہوتا که یزید مجھے اس صورت سے قید سامنے اپنے دیکھتا پس اس شکل سے اوس جناب کو لیے جاتے تھے تا داخل شہر ہوئے تو مارے

خوشی کے نشان کہوئے ہوئے تھے اور تکبیرین کہتے جاتے تھے کہ ناگاہ ایک ہاتف کے آواز آئی کہ یہہ وہ شعر پڑہتا تہا ع جَاؤُا بِرَاسِكَ يَا ابْنَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ❊ مُتَرَمِّلًا بِدِمَائِهٖ تَرْمِيْلًا افسوس اے فرزند دختر رسول خدا کہ تیرے سر کو یہہ ظالم اس ذلت سے لائے ہین کہ خاک و خون مین بہرا ہوا ہے وَيُكَبِّرُوْنَ اِذَا قُتِلْتَ وَاِنَّمَا قَتَلُوْا بِكَ التَّكْبِيْرَ وَالتَّهْلِيْلَا اور اوسپر یہہ بیدین قتل کرکے تکبیرین کہتے ہین انہون نے تجہین قتل کیا مگر تکبیر و تہلیل کو فَلَمَّا وَصَلُوْا اِلٰى قَصْرٍ فِيْهِ عَجُوْزٌ مَلْعُوْنَةٌ يُقَالُ لَهَا اُمُّ هَجَّامٍ وَمَعَهَا جَوَارٍ لَهَا پس جب پہنچے وہ لعین سر اقدس لیئے ہوئے قریب ایک قصر کے کہ اوسمین ایک بڑہیا تہے نام اوس لعینہ کا ام ہجام تہا اور ساتہہ اوسکے کنیزین اوسکے تہین فَلَمَّا رَاَتْ رَاْسَ الْحُسَيْنِ عَلٰى قَنَاةٍ طَوِيْلٍ وَشَيْبَتُهٗ الْمَخْضُوْبَةُ بِالدَّمِ جب اوس بیحیا نے سر اقدس کو دیکہا کہ نیزی پر ہے اور ریش اقدس خون سے خضاب کی ہے بولی یہہ سر کسکا ہی جو آگے ہے اور یہہ سر پیچہے کس کے ہین فَقَالَ لَهَا هٰذَا رَاْسُ الْحُسَيْنِ وَهٰذِهِ الرُّؤُوْسُ اَصْحَابِهٖ فَفَرِحَتْ فَرَحًا عَظِيْمًا لوگون نے کہا یہہ سر حسین کا ہے اور باقی سر اون کے اصحاب کے ہین یہہ سنکر وہ بیحیا نہایت خوش ہوئی وَقَالَتْ بِجَوَارٍ لَهَا نَاوِلُوْنِيْ حَجَرًا لِاَضْرِبَ بِهٖ وَجْهَ الْحُسَيْنِ لِاَنَّ اَبَاهُ قَتَلَ اَبِيْ وَبَعْلِيْ خوش ہوکے کنیزون سے کہنے لگی کہ مجہے ایک پتہر اوٹہا دو کہ وہ بیحیا حسین کے مونہہ پر مارے اور اپنے جی کو شاد کرے کہ اسکے باپ نے اوس لعینہ کے باپ کو اور شوہر کو قتل کیا ہے فَنَاوَلَتْهَا بَعْضُ الْجَوَارِيْ حَجَرًا فَضَرَبَتْ بِهٖ وَجْهَ الْحُسَيْنِ فَعَادَ دَمُهٗ وَسَالَ عَلٰى شَيْبَتِهٖ پس ایک کنیز نے پتہر اوٹہا دیا آہ اوس بیحیا نے مارے عداوت کے رخ انور پر حضرت کے اس زور سے پتہر مارا کہ روئے مبارک کے زخمون سے پہر خون جاری ہوا اور خون نکل کے ریش مقدس پر بہنے لگا فَلَمَّا نَظَرَتْ اِلَيْهِ اُمُّ كُلْثُوْمٍ وَبَاقِي النِّسَاءِ وَالْاَطْفَالِ وَالدَّمُ يَسِيْلُ بِهٖ یہہ حال جو جناب ام کلثوم اور سب اہل حرم نے اور لڑکون نے دیکہا کہ حضرت کے مونہہ پر خون بہتا ہے لَطَمُوْا وُجُوْهَهُمْ وَسَعَقُوْا جُيُوْبَهُنَّ سب مونہہ پر طمانچے

مارنے لگے اور گریبان سب عورتوں نے پارہ پارہ کرڈالے قَالَتْ زَیْنَبُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِوَجْهِ اَخِیْ وَنُوْرِ عَیْنِیْ جناب زینب روکی بولین اے لوگو یہہ ظلم میرے بھائی میرے روشنی چشم کے موںہہ پر کس نے کیا پس کسی نے کہا کہ اے دختر فاطمہ زہرا تمہارے بھائی کے موںہہ پر ایک بڑہیا نے پتھر مارا حضرت نے پوچھا کہ نام اوس لعینہ کا کیا ہے کہا لوگوں نے کہ ام حجام اوسے کہتے ہین پس اوسوقت دختر علیؑ ابن ابیطالب نے درگاہ قاضی الحاجات مین دعا کے اَللّٰهُمَّ اَهْجِمْ عَلَیْهِمَا قَصْرَهَا وَاَحْرِقْهُمَا بِنَارِ الدُّنْیَا قَبْلَ نَارِ الْاٰخِرَةِ خداوندا تیری حسین پر اوس بیحیا نے یہہ ستم کیا ہے خداوندا گرادے اسپر اسکے مکان کو اور جلا اس ملعونہ کو آتش دنیا مین قبل آتش جہنم کے فَمَا اسْتَتَمَّ کَلَامُهَا اِلَّا وَقَدْ هَجَمَ عَلَیْهِمَا قَصْرُهَا وَاَضْرَمَتْ فِیْهِ النَّارُ فَمَاتُوْا وَاَحْرَقُوْا فِیْ سَاعَتِهِمْ ابہی کلام جناب زینب تمام نہوا تہا کہ وہ مکان اوسپر گرا اور قدرت خدا سے اوسمین آگ لگ اوٹہی وہ اور جو اوس کے گرد بیٹہے تہی سب مرگئے اور جل گئی داخل جہنم ہوئے پس جناب زینب شکر خدا بجالائین اور پہر اپنی بہائیکی روی مبارک پر خیال کیا اور اون کے مصیبتوں کو یاد کیا بہت شدت سے روئین ناگاہ قافلہ دروازہ یزید تک پہنچا قَالَ الرَّاوِیْ کُنْتُ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ مَجْلِسِ یَزِیْدَ بْنِ مُعَاوِیَةَ اِذْ سَمِعْتُ صَیْحَاتٍ وَزَعْقَاتٍ راوی کہتا ہے کہ مین مجلس یزید مین بیٹہا تہا کہ ناگاہ آواز شیون ونوحہ کی میرے کان مین آئے کہ دل میرا بہر آیا اور آنسو میرے جاری ہوئے فَرَاَیْتُ خَمْسِیْنَ نِسْوَةً کَسَبْیِ الرُّوْمِ قَدْ غَیَّرَتْ وُجُوْهُهُنَّ مِنْ اَثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ وَخُدُوْدُهُنَّ مِنْ اَثَرِ اللَّطْمِ وَالدُّمُوْعُ تَسِیْلُ پس مین دیکہا مینے کہ بیس عورتون کو مثل بندیان ترک وروم کے اوسکے مجلس مین لائے کہ موںہہ اون کے حرارت آفتاب سے متغیر ہوگئے تہے اور رخسار اون کے طمانچون سے نیلے تہے اور آنسو موںہہ پر جاری تہے اس طور سے زیر تخت یزید اونہین کہڑا کیا پس ایک ایک کا وہ شقی نام بتاتے تہے کہ ناگاہ نظر یزید کی سکینہ پر پڑی پوچہنے لگا یہہ لڑکی کون ہے فَقَالَتْ لَهٗ وَیْلَكَ یَا یَزِیْدُ اَنَا مَنْ لَا یَخْفٰی حَسَبُهٗ وَلَا یُجْهَلُ نَسَبُهٗ جناب

سکینہ نے کہا واے ہو تجہپر اے یزید میرا حسب و نسب کسی پر چھپتا ہے مین ہون بیٹی اوس حسین کے جسے تیری فوج نے تین دن کا پیاسا مثل گوسفند قربانی ذبح کیا یزید نے کہا اے سکینہ باپ نے تیرے حق کو بہلا دیا اور نزاع کی میرے سلطنت مین فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ يَا يَزِيْدُ اَتَفْرَحُ بِقَتْلِ اَبِيْ سکینہ روکے بولین واے ہو تجہپر اے یزید میرے بابا کے قتل سے تو خوش ہوتا ہے قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ زُهَيْرٌ فَقَالَ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ هَبْ لِيْ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَاَشَارَ اِلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ اُخْتِ الْحُسَيْنِ راوی کہتا ہے کہ آیا ایک شخص مجلس یزید مین زہیر نام اور یزید سے دست بستہ ہوکے بولا اے امیر ان قیدیون مین سے ایک لونڈی میرے خدمت کی لئی دیے اور اشارہ کیا جناب ام کلثوم کے طرف کہ اسے میرے کنیزی کے لئی دیے اور ہاتہہ بڑہایا خواہر امام کی طرف اور چاہا کہ چادر سر سی لیلے پس جناب ام کلثوم اوسکے یہہ بی ادبی دیکھہ کر بولین قَطَعَ اللّٰهُ يَدَكَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ خدا تیرے ہاتہہ کو کاٹے اے دشمن خدا کہ تو مجھے کنیز بنایگا زہیر کو گمان تھا کہ یہہ عورتین ترک و روم سے قید ہوکے آئین ہین پس جناب امام زین العابدین کو تاب نرہی اور روکے بولے يَا زُهَيْرُ هٰذِهِ بِنْتُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اے زہیر جسے لونڈی بنانے کو مانگتا ہے یہہ بیٹی فاطمہ زہرا دختر رسول خدا کی ہے اور یہہ سب عورتین جو اس حال سے کھڑی ہین یہہ سب بیٹیان رسول خدا کے ہین اور مین بیٹا ہون فرزند دختر رسول خدا کا زہیر یہہ سنکے روتا ہوا باہر گیا اور دونا ہات کاٹ کے بائین ہاتہہ مین لیکے پیش جناب ام کلثوم آیا اور رو رو کے عرض کرنے لگا کہ برای خدا اے دختر رسولخدا مجھے بخشو کہ مینے تمہین نہ پہچانا تھا یہہ عرض کرکے پہر نکل گیا پہر اوسے کسی نے ندیکھا

روایت شصت و ششم کراہت جناب فاطمہ تولد امام حسین سے اور پہنچنا المحرم کا پہاڑ پر اور احوال سر اقدس پر جانورنکے گلاب چھڑکنی کا اور اختلاف سر کی دفن ہونے کا خاتمہ سر کی بہشت مین جانے پر رَوَى ابْنُ بَابُوَيْهِ عَنِ الصَّادِقِ اَنَّهُ قَالَ

روایت کی ابن بابویہ نے جناب صادق سے کہ اون حضرت نے فرمایا اِنَّ جِبْرَئِیْلَ نَزَلَ اِلَی النَّبِیِّ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یَقْرَءُیکَ السَّلَامَ وَیُبَشِّرُکَ بِمَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ مِنْ اِبْنَتِکَ فَاطِمَةَ جبرئیل رسولخدا کے پاس جا اور کہنا کہ خداوند عالم نے تحفہ درود کے بعد بشارت دی ہے تمہین ایک فرزند کی کہ تمہاری دختر نیک اختر فاطمہ کے ہان پیدا ہوگا وَتَقْتُلُهٗ اُمَّتُکَ مِنْ بَعْدِکَ اور بعد بشارت کی یہہ بھی فرمایا ہے کہ اوس فرزند کو بعد تمہارے اُمت تمہاری قتل کرینگے قَالَ یَا جِبْرَئِیْلُ قُلْ لِرَبِّیْ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ مِنْ فَاطِمَةَ وَیَقْتُلُهٗ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ حضرت نے فرمایا عرض کرو جبرئیل خداوند عالم سے مجھے حاجت نہین ایسے فرزند کی کہ فاطمہ کی ہان پیدا ہو اور اوسے میری اُمت قتل کری بعد میرے پس گئے جبرئیل اور ایک آن مین پھر آئے وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اِنَّ رَبَّکَ یَقْرَئُکَ السَّلَامَ وَیُبَشِّرُکَ اَنَّهٗ جَاعِلٌ فِیْ ذُرِّیَّتِهِ الْاِمَامَةَ وَالْوَصَایَةَ اور عرض کی جبرئیل نے کہ اے رسولخدا پروردگار عالم بعد سلام کے یہہ بشارت دیتا ہے کہ گردانیگا ذریت حسین مین امامت اور وصیت کو فَقَالَ النَّبِیُّ رَضِیْتُ بِذٰلِکَ حضرت نے فرمایا مین راضی ہون مرضی خدا پر پہر کہلا بہیجا جناب سیدہ سے کہ اے فاطمہ تمہارے ہان ایک فرزند پیدا ہوگا اور اوسے میری اُمت قتل کرینگے فَجَزِعَتْ فَاطِمَةُ وَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ تَقُوْلُ لَا حَاجَةَ لِیْ فِیْ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ مِنِّیْ وَیَقْتُلُهٗ اُمَّتُکَ مِنْ بَعْدِنَا جناب سیدہ یہہ سنکے بہت روئین اور کہلا بہیجا کہ اے پدر بزرگوار مجھے حاجت ایسی فرزند کی نہین ہے کہ میرے ہان پیدا ہو اور تمہاری اُمت اوسے قتل کرے پس رسولخدا نے کہلا بہیجا اِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ ذُرِّیَّتِهٖ اِمَامَةً اے فاطمہ خدا تیری فرزند کی اولاد مین امامت قرار دیگا جب یہہ سنا جناب فاطمہ نے تو عرض کر بہیجا کہ اگر میرے فرزند کا یہہ رتبہ ہوگا تو مین پہر راضی ہون پس یہے مراد ہے فَحَمَلَتْهُ اُمُّهٗ کُرْهًا وَوَضَعَتْهُ کُرْهًا سے یعنی حاملہ ہوئین جناب فاطمہ سات کراہت کے اور پیدا ہوئے جناب امام حسین سات کراہت کے مگر جناب فاطمہ کہ وہ جانتی تھین کہ فرزند میرا شہید کیا جائیگا اس سے جناب سیدہ کو ولادت جناب امام حسین کا سرور نہ ہوا وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ

ثَلٰثُونَ شَهْراً حَتّیٰ اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً اور مدت حمل اور دودھ چھٹرائی کے امام حسین کے تیس مہینے تھی اور جب حد بلوغ کو پہونچے اور سن شریف چالیس برس کا ہوا قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضٰاهُ وَاَصْلِحْ لِیْ ذُرِّیَّتِیْ اوسوقت جناب امام حسین نے دعا کی کہ بار خدایا توفیق دے مجھے کہ شکر کرون تیری نعمتونکا کہ تونے مجھے عطا کی ہین اور میرے والدین کو عنایت کی ہین اور توفیق دی ہی عمل صالح کے کہ تو راضی ہو اور اصلاح حال کر میرے بعض ذریت کا فَلَوْلَا اَنَّهٗ قَالَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ بَعْضِ ذُرِّیَّتِیْ لَکَانَتْ ذُرِّیَّتُهٗ کُلُّهُمْ اَئِمَّةً بعد ازان جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا امام حسین اگر بعض ذریات کا نام نہ لیتے تو تمام اولاد اوس جناب کی امام ہوتی بس یہہ آیت نازل ہوئے شان امام حسینؑ و فی الْاَمَالِیْ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ الثُّمَالِیْ عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ کتاب امالی مین حمزہ ثمالی سے اونھنے زید بن علی سے اور اونہون نے اپنی پدر بزرگوار علی ابن الحسین سے روایت کی ہے قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ قَالَتْ لِعَلِیٍّ سَمِّهٖ فَقَالَ مَا کُنْتُ اَسْبِقُ بِاِسْمِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ جناب امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ جب جناب امام حسنؑ پیدا ہوئے جناب فاطمہ نے جناب امیر سے کہا کہ اس فرزند کا کچھہ نام رکھو حضرت نے فرمایا کہ نہ سبقت کرونگا مین اسکے نام مین رسولخدا پر فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاُخْرِجَ اِلَیْهِ فِیْ خِرْقَةٍ صَفْرَاءَ پس تشریف لائے رسول خدا تو جناب امام حسن کو زرد کپڑے مین لپیٹ کی لائے رسولخدا کے پاس حضرت نے فرمایا آیا مینے منع نہین کیا تمھین کہ زرد کپڑے مین نہ لپیٹنا میرے فرزند کو یہہ فرما کی اوس کپڑیکو دور کیا اور سفید کپڑے مین لیا پھر جناب امیر سے پوچھا اے علی کچھہ نام رکھا اسکا جناب امیر نے عرض کی کہ مین سبقت نہ کرسکا آپ پر اسکے نام مین جناب رسولخدا نے ارشاد کیا کہ مین بھی سبقت نہین کرینگا اسکے نام مین خداوند عالم پر فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی جَبْرَئِیْلَ اَنَّهٗ قَدْ وُلِدَ لِمُحَمَّدٍ اِبْنٌ فَاهْبِطْ فَاَقْرِءْهُ السَّلَامَ وَهَنِّئْهُ اوسوقت وحی کی خداوند عالم نے جبرئیل کے طرف کہ اے جبرئیل پیدا ہوا ہی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ کے ان فرزند جلد نازل ہو ہمارے طرف سے بعد سلام مبارکباد دیکھ اون سے اِنَّ عَلِیّاً مِنْکَ

بمنزلة هارون من موسی فسمه باسم هارون اے رسول خدا علی منی قرابت وخویشی مین بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے پس نام اسکا پسر بزرگ ہارون کا رکھو پس جبرئیل آئے اور حکم پہنچایا حضرت نے پوچھا کہ نام پسر ہارون کا کیا تھا کہا جبرئیل نے شبر قال لسانی عربی قال سمه الحسن فسماه الحسن فرمایا رسول خدا نے ای اخی جبرئیل زبان میری عربی ہے جبرئیل نے کہا نام رکھو انکا حسن پس نام رکھا حسن فلما ولد الحسین اوحی الله الی جبرئیل انه قد ولد لمحمد ابن فاهبط الیه فهنئه پس جناب امام حسین پیدا ہوئے حکم ہوا جبرئیل کو کہ ہمارے رسول کے ہان دوسرا فرزند پیدا ہوا ہے جا اور بعد سلام کے ہمارے طرف سے مبارکباد دینا اور کہہ کہ علی منی بمنزلہ ہارون کی ہے موسی سے پس نام اس فرزند کا پسر کوچک ہارون کا رکھو پس نازل ہوئے جبرئیل اور تبلیغ رسالت کے قال وما اسمه قال شبیر حضرت نے پوچھا کیا نام تھا پسر کوچک ہارون کا کہا جبرئیل نے شبیر قال لسانی عربی قال سمه الحسین فسماه الحسین فرمایا حضرت نے ای اخی جبرئیل زبان میری عربی ہے جبرئیل بولے نام رکھو اس فرزند کا حسین پس نام رکھا حسین پھر تو گروہ ملائک واسطے مبارکبادی کی آئی تھے اور حکم ہوا تھا رضوان کو کہ بہشت کو آراستہ کرے اور فرشتے صفین باندھ کے تسبیح وتقدیس کرین اور حورین آپکو آراستہ کرین اور آپس مین معانقہ کرین کہ آج بڑا روز بزرگ ہے کہ آج حسین فرزند رسول الثقلین فاطمہ کے ہان پیدا ہوا ہے مقام غور ہے اور جگہ خاک اوڑانی کے ہے کہ ایک روز حسین کے پیدا ہونے کے یہہ خوشی تھے ایکدن وہی حسین خاک گرم کربلا پر پڑا تھا مجزوز الراس عن القفا محتوك العمامة والرداء اس شکل سے کہ سر اقدس تو پس گردن سے کاٹا گیا تھا اور عمامہ وچادر تک ظالم لوٹ لیگئی تھے الغسل من دمه والکفن الرمل السافي الیه غسل کے عوض مین تو خون مین نہائی تھے اور کفن کے عوض مین خاک صحرا کے پڑی تھے وحوله اصحابه واقرباءه مجزوزين کالاضاحي علی الرمال اور گرد اوس جناب کے اصحاب اور عزیز اوس جناب کے مثل گوسفندان قربانی کے پڑی تھے وراسه مرفوع علی قناة وشيبته مخضبة بالدم سر اقدس تو چڑھا گیا نیزے پر اور ریش مبارک خون سے خضابی تھے

اور ایک ظلم اون لعینون کا یہہ تھا کہ جو راہ مین پوچھتا تھا لِمَنْ هٰذَا الرَّاْسُ یعنی یہہ سر کسکا ہے کہ جیسے تم اسطرح سے خوشی خوشی لئے جاتے ہو تو مارے عداوت کے حسینؑ نہ کہتے تھے بل قَالُوا اَخْرَجَ عَلَى الْاَمِيْرِ خَارِجِيٌّ وَكَانَ بَنَاهُ وَهٰذَا رَاْسُهٗ بلکہ وہ لعین اوس شخص کو کہ جسکا نام خدا نے حسین رکھا تھا خارجی بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ خروج کیا تھا ہمارے امیر پر ایک خارجی نے ہم اوس سے لڑکے یہہ سر لائی ہین کیا بیان ہو کہ کیا ظلم وستم اوس سر اقدس پر کئے اون ملعونون نے اور کیا کیا معجزات اوس سر انور سے دیکھی مگر باز نہ آئے ظلم سے اپنی اور اکثر منزلون مین لوگون نے جناب رسولخداؐ کو اور علیؑ مرتضی اور فاطمہؑ زہرا کو سر اقدس پر آ کے روتے ہوئے دیکھا اور رحم نکہایا اور یہہ اوّل سر تہا اہل اسلام مین کہ نیزے پر چڑہایا گیا اور وہ سر اقدس اوس حال مین بہی تلاوت قرآن مین مصروف تھا زید بن ارقم کہتا ہے کہ مین اپنے غرفے مین بیٹھا تھا کہ ناگاہ سر اقدس امام حسینؑ نیزے پر قریب سے میرے نکلا کہ حجرہ میرا روشن ہو گیا تو سنا مینے کہ وہ سر اقدس یہہ آیہ پڑہتا تھا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيَاتِنَا عَجَبًا آیا گمان کیا تونے کہ اصحاب کہف ورقیم سے تھے آیات ہماری سے عجیب فَقَفَّتْ شَعْرِيْ عَلَيَّ وَنَادَيْتُ يَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قِصَّتُكَ اَعْجَبُ میرے بال بدن پر کھڑے ہو گئی اور مین پکارا اے فرزند رسول خدا قصہ تمہارا عجیب تر ہے قصہ اصحاب کہف ورقیم سے یہہ کہکے مین حال حضرت پر بہت رویا اور موںہہ پر اپنے طمانچے مارے قَالَ ثُمَّ عُلِّقَ رَاْسُ الشَّرِيْفِ عَلٰى شَجَرٍ فِي الْكُوْفَةِ وَهُوَ يَقْرَءُ راوی کہتا ہے کہ پہر جب سب محلات کوفہ مین پھرا چکے تو سر اقدس کو ایک درخت مین لٹکایا جب یہہ ظلم کیا تو اوس سر انور نے یہہ آیت پڑھے وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ یعنی قریب ہے کہ جانینگے یہہ ظالم کہ بازگشت ان کے کہان ہوتی ہے فَاجْتَمَعَتِ الطُّيُوْرُ حَوْلَهٗ وَهُمْ يَبْكُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ پس گرد اوس سر کے جانور جمع ہوئے وہ روتی تہی اور رو رو کی یہہ کہتی تہے وَيْلٌ لِاُمَّتِهٖ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّهِمْ عذاب ہو اون ظالمون پر جنہون نے قتل کیا اپنے پیغمبر کے فرزند کو

جب بھی وہ لعین مستنبہ ہوئے او سیطرح سے اوس سر کو نیزہ پر چیڑہا کی راہی راہ شام ہوئے
اور حکم کیا ابن زیاد نے کہ انھین راہ غیر مشہور سے لیجانا اور آب و طعام سے بہت ترسانا اور پانسو
سوار ہمراہ کیئے وہ شقی اہلبیت عصمت کو مثل لونڈے اور غلامون کے ذلت و خواری سے
لیئے جاتے تھے اور پانی اور کھانے سے ترساتے تھے فَبَکَی الْاَطْفَالُ فِی حُجُورِ اُمَّہَاتِہِم وَ
یَقُولُونَ الْعَطَشُ الْعَطَشُ پس مارے پیاس کے لڑکے ماؤن کے گود مین روتے تھے اور العطش
العطش کہتے تھے اوسوقت ہزار منت وہ بیرحم اتنا پانی دیتے تھے کہ پیاس بھی نہ بجھتی
تھی حَتّٰی اَعْبَرُوا عَلٰی جَبَلٍ فِیہِ مَعْدَنُ الرَّصَاصِ فَقَامَ عَلَیْہِ سَبَایَا الْحُسَیْنِ وَکَانَتْ
زَوْجَۃُ الْحُسَیْنِ حَامِلَۃً اس حال پریشان سے درگذرے ایک پہاڑ پر کہ وہان کان قلعی
کے تھے اور اکثر سوداگر وہان سے نفع مند ہوتے تھے راوی کہتا ہے کہ قیدیون مین ایک
زوجہ جناب امام حسین کے حمل سے تھین جب پیاس نے سبھون پر غلبہ کیا تو اون غریبون نے وہان کے
رہنے والون سے پانی مانگا اور کہا کہ ہم آل رسول ہین اور پیاس سے مرتے ہین ہمین تھوڑا پانی دو
اون بیدینون نے ندیا اور اہلبیت حسین مارے پیاس کے تڑپتے تھے یہان تک کہ وہ بی بی امام
مظلوم کے تڑپتی تڑپتی بیہوش ہو گئے اور لوٹنے لگے اور گرمی کی صدمون سے وہ فرزند جو شکم
مین تھا شہید ہوا اس صدمے سے اہلبیت بہت غمگین ہوئے پس اوس روز سے قلعی وہان سے
غایب ہو گئی غرض اسیر بھی وہ لعین مستنبہ ہوئے اور رحم نکھایا اور سر اقدس کو وہ ملعون
اوس بے ادبی سے لیچلی اور راہ مین عجایب سر اقدس سے دیکھتے جاتے تھے تا آنکہ داخل شام ہوئے
جب اوس سر اقدس کے آنے کی خبر یزید لعین نے سنی نہایت خوش ہوا اور حکم دیا کہ تمام سامان
جشن مہیا ہون پس سب مکان آراستہ ہوا اور کرسیہائے طلائے اور نقرئی جانب یمین و یسار
رکھے گئین اور سامان شراب خواری بھی مہیا ہوا اور انواع و اقسام کے چیزین حاضر تھین
چنانچہ منقول ہے کہ ایک جانور کو ملازمان یزید نے سکھایا تھا کہ روز جشن اوسے ہی سامنے تخت کی حاضر
کرتے تھے اور ایک طشت مین گلاب اور ایک طشت مین مشک و عنبر رکھتے تھے جب یزید آواز دیتا تھا تو وہ جانور

اپنے مقام سے اوڑکے گلاب مین غوطہ مارکے مشک و عنبر مین لوٹتا تھا پھر آواز دیتا تھا تو وہ جانور سر یزید پر آکے اوڑتا تھا اور گلاب و مشک چھڑکتا تھا تو وہ لعین کہتا تھا کہ دیکھو مین ایسا امام ہون کہ جانور تک میرے اطاعت کرتی ہین پس معمول سے اوسکو بھی اوس جشن مین لایے کہ جو سر امام حسینؑ کے آنیکی خوشی مین ہوا تھا اور لاکی سامنے کھڑی ہویے کہ ناگاہ شمر لعین سر اقدس کو لیکے آیا اور یزید کو وہ سر نذر دیکے کہنے لگا **شعر** اِمۡلَأْ رِکَابِیۡ فِضَّةً وَذَهَبًا ٭ قَتَلۡتُ خَیۡرَ الۡخَلۡقِ اُمًّا وَاَبًا پھر دے ای یزید میرے اسپ و شتر کو نقرہ و طلا سے کہ قتل کیا ہی اوس شقی نے اوس شخص کو جو بہترین خلق تھا مان اور باپ کے طرف سے ٥ طَعَنۡتُهٗ بِالرُّمۡحِ حَتّٰی انۡقَلَبَا ٭ وَضَرَبۡتُهٗ بِالسَّیۡفِ کَانَتۡ عَجَبًا ایسا نیزہ مارا مینے سینہ حسینؑ پر کہ سونہہ کے بہل اولٹ دیا اور ایسے تلوار ماری حسینؑ کو کہ سب نے تعجب کیا یزید نہایت شاد ہوا اور سر اقدس کو طشت طلا مین رکھوا کے زیر تخت رکھوایا اور ہاتھہ مین اوسکے ایک چھڑی تھی اوسے لب و دندان پر حضرتؑ کے رکھتا تھا اور کہتا تھا کیا خوب تیرے لب و دندان تھے ای حسینؑ ابوبرزہ اسلمی نے کہا اوٹھا اس چوب کو دندان حسینؑ سے قسم ہے خدا کی دیکھا مینے رسول خداؐ کو کہ انھین لب و دندان کو وہ حضرت مثل میٹھے چیز کے چوستے تھے جسپر تو چھڑی مارتا ہے یزید غصے ہوا اور ابوبرزہ کو مجلس سے نکلوا دیا پھر اپنے شوکت و شان حضار مجلس کے دکھلانیکے لیے اوس جانور کو آواز دیے پس اوڑا وہ جانور اور آکی گلاب مین غوطہ مارکے مشک و عنبر مین لوٹا فَصَاحَ یَزِیۡدُ فَلَمۡ یَتَحَرَّكۡ عَنۡ مَقَامِهٖ پس یزید نے پھر آواز دی پر وہ جانور اپنے مقام سے نہ ہلا ثُمَّ صَاحَ ثَانِیًا فَلَمۡ یَاۡتِ اِلَیۡهِ پھر دوسرے آواز دی یزید نے پھر بھی وہ جانور اوسکے طرف نہ آیا فَلَمَّا صَاحَ ثَالِثًا طَارَ وَجَآءَ اِلٰی رَاۡسِ الۡحُسَیۡنِ وَدَارَ حَوۡلَهٗ وَرَفۡرَفَ وَصَبَّ عَلَیۡهِ مَا فِیۡ اَجۡنِحَتِهٖ

پس جب تیسرے بار یزید نے آواز دی تو وہ جانور اوڑا اور اوس لعین کے طرف نگیا بلکہ آیا سر اقدس جناب امام حسینؑ کیطرف اور گرد اوس سر خون آلودہ کے پھرتا تھا اور روتا تھا اور گلاب و مشک کو چھڑکتا تھا حَتّٰی اَوۡقَعَتۡ عَلَیۡهِ آخر بیتاب ہوکے وہ جانور سر اقدس پر گر پڑا اور پھر اوڑکے دیوار پر بیٹھا اور نوحہ و شیون کرتا تھا پھر صحرا کو روتا ہوا چلا گیا یہہ کرامت حضرت کی دیکھہ کے تمام حضار مجلس حیران تھے

اور کہتے تھے کیا یہہ شخص بزرگ ہے کہ جانور بر بنی ہے اسکی بزرگی ثابت ہی پس یزید پلید بولا ایہا الناس دیکہا تمنے سحر بنی ہاشم کا کہ جانور تک ان کے سحر مین مبتلا ہین اوسوقت جناب زینب کو تاب نرہی بیتاب ہوکے بولین اے یزید سحر نہین ہے بلکہ حقیقت ہی فرزند رسولخدا کی کہ جانور بہی یہان تک اوسکی مصیبت مین روتی ہین اور یہ کیا مصیبت مین روتی ہین بلکہ روتی ہین اوسکی مصیبت مین زمین و آسمان اور دریا راوی کہتا ہی یہہ سنکے یزید لعین نے ماری عداوت کے حکم کیا کہ اس سر کو دروازہ مسجد دمشق پر لٹکا دو وفعلق علی باب مسجد دمشق پس حکم سے اوسکے وہ سر اقدس دروازہ مسجد دمشق پر لٹکا دیا گیا جہان پانچ وقت کے نماز ہوتی تھے اور اذان ہوتی تھے حضرات یہہ بتلایئے کہ وہ بیچارہ کس موہنہ سے اشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کہتے ہون گے حال آنکہ سر اون کے فرزند کا اوسے مسجد کے دروازہ پر لٹکتا تہا پس ایک اون حضرت کی یہہ مصیبت ہے کہ اوس سر اقدس کا حال مفصل معلوم نہوا کہ وہ کہان دفن ہوا چنانچہ ایک روایت مین ہے کہ جب بادشاہت عباسیہ کو ہوئی منصور نے خزانہ یزید مین ایکطرف سرخ پایا غلام سے کہا اسے حفاظت سے رکھہ کہ یہہ گنج ہے گنجہائے بنی امیہ سے جب اوسے وقت فرصت کہولا تو دیکہا اوسمین سر مبارک امام حسین ہے اور اثر خضاب نمایان تہا پس اوسے کپڑے مین لپیٹ کر قریب دروازہ قرادیس متصل تیسرے برج کے دفن کیا اور ایک روایت مین ہے کہ سلیمان بن عبدالملک نے اوس سر کو طلب کیا خزانے سے تو دیکہا کہ استخوان سفید رہگیا ہے اوسی خوشبو کرکے دفن کیا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسی کسی نے لیجاکے مصر مین دفن کیا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسے یزید نے مدینہ مین بہیجا اور وہ قریب قبر جناب فاطمہ کے دفن ہوا اور ایک روایت مین ہے بیمار کربلا نے کربلا مین سر تن اقدس سے ملا کی دفن کیا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسے رسولخدا بہشت مین شام سے لیگئے چنانچہ روایت کی ایک لعین نے اون ملعونون مین سے کہ جو موکل سر اقدس کے تھے شام مین کہ یزید نے سر اقدس کو ایک برج مین رکہوایا جو مقابل اوس برج کے تہا کہ جسمین وہ شقی شراب پیتا تہا وہ شقی کہتا ہے کہ چالیس لعین اوس پر مقرر تھے نگہبانی کیلئے میرے نظر مین جو معرکہ کربلا تہا مجہے نیند نہ آئی

جب شب تاریک ہوئے تو سنا مین نے کہ کوئی پکارتا ہے اي آدم اي موسے اور عیسی آویں پس یہ تینون بزرگوار آئے باگروہ ملائکہ پھر آواز آئے کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ آویں پس جناب رسولخدا روتے ہوئے تشریف لائے ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ دَخَلَ الْقُبَّۃَ وَاَخَذَ الرَّاْسَ مِنْہَا پھر رسولخدا روتے ہوئے اوس برج مین گئے اور اپنی فرزند کی سر کو اوٹھا کی سینہ سے لگایا اور بیقراری کرتے ہوئے حضرت آدم پاس لائے اور کہا کہ اے حضرت آدم دیکھا آپ نے کہ میرے امت نے میرے فرزند حسین سے کیا کیا پس حضرت جبرئیل حضرت کی رونے سے غمناک ہوکے عرض کرنے لگے اي رسولخدا مین صاحب زلزلہ ہون اگر حکم کرو تو مین زمین کو ہلا دون کہ یہہ سب لعین واصل جہنم ہون حضرت نے فرمایا مجھے منظور نہین ہے بلکہ اس خون ناحق کا انتقام حشر پر رکھا مین نے پھر جبرئیل نے کہا کہ اگر حکم ہو تو ان چالیس کافرون کو تو جہنم پہنچون حضرت راضی ہوئے پس جبرئیل جیسے مونہہ پر پہونکتے تھے وہ جہنم کو واصل ہوتا تھا جب نوبت یزید کے پہونچی تو اس نے فریاد کی کہ الامان یارسول اللہ حضرت نے فرمایا چھوڑ دو اسے خدا اسے نہ بخشے اور سر اقدس اپنے فرزند کا لیکے جنت کو تشریف لیگئے اوس دن سے وہ سر معلوم نہوا

روایت شصت وہفتم فضایل جناب امیر و حال دفن ریاح حبشی پہر قید المحرم اور خواب ہند اور آنا جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کا قیامت مین روبروی خدا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ لِعَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ ابن عباس سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب سے فرمایا یَا عَلِیُّ اِنَّ شِیْعَتَکَ ہُمُ الْفَائِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اي علی تیرے شیعہ روز قیامت کو رستگار ہین فَمَنْ اَہَانَ وَاحِدًا مِنْہُمْ فَقَدْ اَہَانَکَ وَمَنْ اَہَانَکَ فَقَدْ اَہَانَنِیْ وَمَنْ اَہَانَنِیْ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ نَارَ جَہَنَّمَ خَالِدًا فِیْہَا وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ پس اے علی جس شخص نے اہانت کی ایک شیعہ کے تمہارے شیعون سے اوس نے اي علی تمہاری اہانت کی اور جس نے تمہاری اہانت کی اوس نے میرے اہانت کی اور مجھے ذلیل جانا اور جس نے میری اہانت کی اوسے

داخل کریگا خدا تعالی آتش جہنم مین کہ ہمیشہ رہیگا وہ اوس مین اور بری ہے وہ بازگشت یا علیُّ اَنْتَ مِنِّي وَاَنَا مِنْکَ رُوحُکَ مِنْ رُوحِي وَطِيْنَتُکَ مِنْ طِيْنَتِي وَشِيْعَتُکَ خُلِقُوا مِنْ فَضْلِ طِيْنَتِنَا اے علی تم مجھسے ہو اور مین تمسے ہون روح تمہارے میرے روح سے ہی اور طینت تمہارے میرے طینت سی ہے اور شیعہ تمہارے خلق ہوئی ہین اوس طینت سے جو بچ رہی تھے ہماری طینت سے فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَقَدْ اَحَبَّنَا وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنَا وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَانَا وَمَنْ وَدَّهُمْ فَقَدْ وَدَّنَا پس اے علی جس نے دوست رکھا تمہارے شیعون کو اوس نے دوست رکھا ہمین اور جس نے غضبناک کیا انھین اوس نے غضبناک کیا ہمین اور جس نے عداوت کی تمہارے شیعون سے اوس نے عداوت کی ہم سے اور جس نے محبت کی اون سے اوس نے محبت کی ہم سے یا علیُّ اِنَّ شِیْعَتَکَ مَغْفُورٌ لَهُمْ عَلٰی مَا کَانَ فِیْهِمْ مِنْ ذُنُوبٍ وَعُیُوبٍ اے علی شیعہ تمہارے بخشے جائینگے جس عالم مین ہونگے گناہون سے اور عیبون سے یا علیُّ اَنَا الشَّفِیْعُ لِشِیْعَتِکَ غَدًا اِذَا قُمْتُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ فَبَشِّرْهُمْ بِذٰلِکَ اے علی شفاعت کرونگا تمہاری شیعون کے فردا ے قیامت جب کھڑا ہون گا مقام محمود پر پس اے علی بشارت دو اپنی شیعون کو اس بات کے یا علیُّ شِیْعَتُکَ شِیْعَةُ اللّٰهِ وَاَنْصَارُکَ اَنْصَارُ اللّٰهِ وَاَوْلِیَاءُکَ اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ وَحِزْبُکَ حِزْبُ اللّٰهِ اے علی شیعہ تمہارے تو شیعہ خدا کی ہین اور انصار تمہارے انصار خدا ہین اور دوست تمہارے دوست خدا کے ہین اور لشکر تمہارا لشکر خدا ہے یا علیُّ سَعِدَ مَنْ تَوَلَّاکَ وَشَقِيَ مَنْ عَادَاکَ اے علی نیک و سعید وہ شخص ہے جس نے دوست رکھا ہے تمہین اور شقی و بدبخت ہی وہ شخص ہے جس نے دشمن رکھا تمہین یا علیُّ لَکَ کَنْزٌ فِي الْجَنَّةِ وَاَنْتَ ذُو قَرْنَیْهَا اے علی تمہارے لیے خزانہ ہے جنت مین اور تم صاحب اختیار ہو اور صاحب تصرف ہو اوسکے وَعَنِ الصَّادِقِ بَیْنَا رَسُولُ اللّٰهِ فِي مَلَاءٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اکدن جناب رسول خدا باگروہ اصحاب تشریف رکھتے تھے وَاِذَا الْاَسْوَدُ یَحْمِلُوْنَهٗ اَرْبَعَةٌ مِنَ الزُّنُوجِ مَلْفُوْفٌ بِکِسَاءٍ یَمْضُوْنَ بِهٖ اِلٰی قَبْرِهٖ ناگاہ ایک حبشی مردہ کو چار حبشی اوٹھائے ہوئے ایک چادر مین لپیٹے ہوئے قبر کیطرف لیئے جاتے تھے فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيَّ بِالْاَسْوَدِ فَوُضِعَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَکَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ پس حضرت نے ارشاد کیا کہ اس حبشی کو میرے پاس لاؤ پس لائے کے رکھدی نعش

اوسکے آگی حضرت کے حضرت سنے موہنہ اوسکا کہولا ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ هٰذَا رَيَاحُ غُلَامُ اَيَّانِ النَّجَّارِ پہر حضرت سینے جناب امیر سے مخاطب ہوکے فرمایا اے علی یہہ تو ریاح غلام الیان نجار ہے فَقَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ مَا أَبِي قَعَدَ اِلَّا وَحَجَلَ فِي قُيُودِهٖ وَقَالَ يَا عَلِيُّ اِنِّي اُحِبُّكَ پس جناب امیر نے عرض کے یا حضرت یہہ غلام مجہسے نہایت دوست رکہتا تہا واللہ اے حضرت جب مجہے یہہ دیکہتا تہا تو بیڑیون اور زنجیرون مین یہہ میرے تعظیم کو کہڑا ہوتا تہا اور عجز و انکسار کرتا تہا اور کہتا تہا اے علی ابن ابیطالب مین تمہین دل سے دوست رکہتا ہون پس سنئے مراتب غلامی اور محبت جناب امیر کی جب یہہ سنا حضرت رسول خدا نے کہ یہہ علی ابن ابیطالب کو دوست رکہتا تہا فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ بِغُسْلِهٖ وَكَفَّنَهٗ فِي ثَوْبٍ مِنْ ثِيَابِهٖ حکم کیا جناب رسول خدا نے کہ اسے غسل دو اور کفنایا اوسے حضرت سینے اپنی کپڑون سے ایک کپڑے مین وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَشَيَّعَهٗ هُوَ وَالْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى قَبْرِهٖ پہر حضرت سینے نماز پڑہی اوس حبشی پر پہر مشایعت کی جنازہ کے حضرت نے اور مسلمانون سینے اور لیچلے اوسکے قبر کیطرف حضرات مقام افسوس ہے کہ ایک غلام کا تو دوستی جناب امیر سے رسول خدا یہہ پاس کرین اور اون کے فرزندکو امت اون کے بے کفن وگور زمین گرم پر چہوڑ دین کہ سایۂ آسمان تہا اور فرش زمین غسل اون کا خون تہا اور کفن ریگ صحرا جانور اون کے مصیبت پر روتے تہے غرض نعش حبشی کو حضرت لیچلے وَسَمِعَ النَّاسُ دَوِيًّا شَدِيدًا فِي السَّمَاءِ اور لوگ سنتے تہے آواز پرون کے شدت سے کہ جانب آسمان سے آتی تہے فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ شَيَّعَتْهُ سَبْعُونَ اَلْفَ قَبِيلٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ پس حضرت سینے لوگون کو اوس آواز سے حیران دیکہکے فرمایا بہ تحقیق کہ مشایعت کو اوسکی جنازہ کے آئی ہین ستر ہزار گروہ ملائکہ کے فِي كُلِّ قَبِيلَةٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ ہر قبیلے مین ستر ہزار فرشتے وَاللّٰهِ مَا نَالَ ذٰلِكَ اِلَّا بِحُبِّكَ يَا عَلِيُّ پہر جناب امیر سے مخاطب ہوکے فرمایا قسم ہے خدا کی اے علی یہہ حبشی نہین پہنچا اس مرتبہ کو مگر فقط تیرے محبت سے قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ فِي لَحْدِهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَوّٰى عَلَيْهِ اللَّبِنَ دیکہیئے غلام پروردے حضرت کی جناب صادق فرماتے ہین کہ پہر خود اترے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ قبر مین اوترے اور جب قبر مین اوتار چکی تو مونہہ پہیر اوسکے طرف سے پہیر لیا اور پہر اینٹین چن دینے لگے فقال لہ اصحابہ یا رسول اللہ رأیناک قد اعرضت عن الاسود ساعۃً ثم سویت علیہ اللبن فقال نعم جب دفن سے فارغ ہوئے تو اصحاب نے عرض کی کہ حضرت دیکھا ہمنے آپکو کہ آپنے وقت دفن اوس حبشی کیطرف سے مونہہ پہیر لیا تھا پہر اینٹین چنین حضرت نے فرمایا یونہین سبب اسکا یہہ ہے ان ولی اللہ اخرج من الدنیا عطشانا رباح حبشی دوست خدا جب دنیا سے گیا تو پیاسا تھا فتبادرت الیہ ازواجہ من حور العین بشراب من الجنۃ وولی اللہ کان غیورا پس آئین اوسکے طرف ازواج اوسکے حورین آب جنت لیکے اور رباح ولی نہایت غیرت دار تھا فکرہت ان احزنہ بالنظر الی ازواجہ فاعرضت عنہ پس یہہ مجھے مکروہ معلوم ہوا کہ غمناک کرون اوسے اوسکے حورون کو دیکھکے یعنی ایسا نہو کہ مین اوسکے حورونکو دیکہون تو وہ محزون ہو اس لیے مینے مونہہ پھیر لیا پس یہہ مقام تامل اور گریہ وزاری ہی کہ جیسے خیال و پاس ایک غلام کا اسقدر ہو ہزار افسوس اوسکے فرزندون کو غسل کفن میسر نہوا اور اوس صاحب غیرت کی اہلبیت اور نواسیون کو ابیت اوسکے سر و پا برہنہ مثل لونڈی غلامون کے بلوائے عام مین پھرائین اور دربار دین لیجائین سید ابن طاوس نے روایت کی ہے جب اہلبیت اطہار کو معہ سرہای شہدا لیکر قریب دمشق پہونچے تو جناب ام کلثوم خواہر امام مظلوم نے شمر سے کہا کہ اے شمر مین تجہسے ایک حاجت رکہتی ہون فقال لہا ما حاجتک وہ شقی بولا کیا ہے حاجت تیری فقالت اذا دخلت بنا البلد فاحملنا فی درب قلیل النظارۃ پس جناب ام کلثوم نے فرمایا ای شمر جب ہمین داخل شہر کرنا تو ہمین ایسے راہ سے لیچلنا جدہر بہیڑ کم ہو وقل لہم ان یخرجوا ہذہ الروس من بین المحامل اور کہہ ان نیزہ دارون سے جنکے نیزون پر سر ہماری عزیزون کے ہین کہ ہم مین سے الگ جائین فقد خزینا من کثرۃ النظر الینا پس ہم محزون ہوئے ہین لوگون کے دیکہنے سے کہ ہم عترت رسول خدا ہین شمر ملعون نے جواب مین کہا ہمین امیر شام کا حکم یہی ہے کہ تمہین بلوائے عام سے

روز روشن داخل شہر کرین اور اوس کافر نے حکم کیا کہ سرونکو ان کے اونٹون سے جدا نکرنا فَسَلَکَ بِہِم بَیْنَ النُّظَّارِ عَلیٰ تِلْکَ الصِّفَۃِ حَتّیٰ اَتیٰ بِہِم فِی دِمَشْقَ اوسیطرح لیکے اہلبیت رسولخدا کو بلوائے عام مین وہ شقی چلا تا آنکہ دروازہ دمشق پر پہنچا اور جب داخل شام ہوئے تو اہلشام حیران ہو کے کہتے تھے ہمنے ایسے قیدی نہین دیکھے تم کون لوگ ہو فَقَالَتْ سُکَیْنَۃُ بِنْتُ الْحُسَیْنِ نَحْنُ سَبَایَا اٰلِ مُحَمَّدٍ بس سکینہ دختر حسین بولے فی الحقیقہ تمنے مثل ہمارے کا ہیکو قیدی دیکھے ہونگے ہم قیدی آل محمد ہین اور یزید لعین نے دربار اپنا نہایت آراستہ کیا تہا اور کئی سو کرسی نشین اوسکے مجلس مین حاضر تھے جب اوس شقی نے عترت محبوب خدا کو اپنی مجلس شوم مین طلب کیا فَصِحْنَ نِسَاءُ یَزِیْدَ وَبَنَاتُ مُعَاوِیَۃَ وَیُوَلْوِلْنَ وَاَقَمْنَ الْمَاتَمَ جب اوس حال سے دختران شیر خدا کو زنان یزید و دختران معاویہ نے دیکہا سبہون نے بال کہول ڈالے آواز فریاد وشیون بلند کی کہ یزید لعین متوحش ہوا اور دختران فاطمہ کو حکم قید خانے کا دیا کہ جسمین دن کو دہوپ سے اور شب کو اوس سے نہ بچتے تھے حَتّیٰ اَقْشَعَتْ وُجُوْہُہُمْ تا آنکہ پوست اون کے چہرون کے اوتر گئی تھے بعض کتب معتبر مین ہندہ زوجہ یزید سے روایت کی ہے کہ اوس نے کہا کُنْتُ اَخَذْتُ مَضْجَعِیْ فَرَاَیْتُ بَابًا مِنَ السَّمَاۤءِ قَدْ فُتِحَ ایکدن اونہین ایام مین کہ جب اہلبیت حسین شام مین قید تھے سوتی تھے کہ دیکہا مینے ایک دروازہ آسمان کہول گیا وَالْمَلاۤئِکَۃُ یَنْزِلُوْنَ کَتَائِبَ کَتَائِبَ اِلیٰ رَاْسِ الْحُسَیْنِ وَہُمْ یَقُوْلُوْنَ اور فوج فوج ملائکہ قریب سر اقدس جناب امام حسین آتے تھے اور رو رو کے کہتے ہین اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنی سلام ہو تمپر اے اباعبد اللہ شہید راہ خدا سلام ہو تمپر اے فرزند رسول خدا پہر دیکہا کہ آسمان سے ایک ابر سفید نازل ہوا اور اوس سے بہت شخص باہر آئے وَفِیْہِمْ رَجُلٌ دُرِّیُّ اللَّوْنِ قَمَرِیُّ الْوَجْہِ فَاَقْبَلَ یَسْعیٰ حَتّیٰ اَنْکَبَّ عَلیٰ ثَنَایَا الْحُسَیْنِ یُقَبِّلُہُمَا اور اون مین ایک شخص ہے کہ چہرہ منور اوسکا مثل ماہ شب چہاردہ کے تہا دیکہتے سر حسین کو دوڑا یہان تک کہ اوس نے آنکہو اون دندان پر کہ جنپر ظالم نے چہڑی رکہے تھے گرا دیا اور اون دانتون کے بار بار بوسے لیتا تہا اور روتا تہا

اور کہتا تھا حضرات وہ کون سے تھے وہ جناب رسول خدا تھے کہ ان دانتوں کو مثل شیر پینے کی چوستے تھے یا ولدی یا قرۃ عینی قتلوک وما عرفوک ومن شرب الماء منعوک اے ای فرزند میرے اے ای روشنی چشم میرے ہای تجھے قتل کیا اور تیرے مرتبے کو نہ پہچانا اور مرتے دم بھی تجھے پانی نہ دیا ولدی ان جدک رسول اللہ وھذا ابوک علی المرتضی اے حسین میں ہوں نانا تیرا رسولخدا یہہ بابا تمہارے علی مرتضے ہیں اور ماں تمہارے فاطمہ ہیں اسطرح سے ایک ایک عزیز کا نام لیتے تھے اور روتے تھے ناگاہ آنکھہ میرے دہشت سے کھل گئے واذا بنور قد انتشر علی راس الحسین پس دیکھا مینے سر جناب امام حسین کو تو مثل خورشید نور اوس سے طالع تھا پس چلے ہیں تلاش یزید میں کہ اوس سے یہہ خواب بیان کروں ناگاہ دیکھا مینے کہ وہ شقی ایک خانہ تاریک میں موہنہ جانب دیوار کیئے بیٹھا روتا ہے اور کہتا ہے مالی ولقتل الحسین کیا چیز باعث ہوئے مجھے کہ مینے حسین ابن علی کو ناحق قتل کیا پس مینے خواب اوس سے بیان کیا وہ شقی سر جھکائے ہوئے تھا فلما اصبح استدعی بحرم رسول اللہ جب صبح ہوئے تو یزید نے اہلبیت رسولخدا کو اپنے مجلس شوم میں طلب کیا فقال لھن ایما احب الیکن المقام عندی او الرجوع الی المدینۃ اور اہلبیت سے بولا کیا چیز تمہیں پسند ہے رہنا شام کا بعزت وحرمت یا جانا مدینے کا فقالت ام کلثوم او لا تحب ان تخلی لنا دارا لننوح فیھا علی الحسین ونقیم بھا حزنا حضرت ام کلثوم بولیں اسے یزید اچھے ہمیں کچھ خوش نہیں آتا اگر یہہ کہ خالی کروا دو واسطے ہمارے ایک مکان تا کچھلے ہم اوسمیں اپنے برادر غریب ستم رسیدہ تین دن کے پیاسے کو رولیں اور ماتم داری کرلیں کہ جب سے وہ جناب شہید ہوئی ہیں تیرے فوج نے ہمیں رونے نہیں دیا ایھا الناس منع کرنا کیا بلکہ اگر کوئی سر حضرت دیکھکی روتا تھا تو وہ شقیے نیزوں سے مارتے تھے قال اللعین افعلی مابدا لکم فامر باخلاء دار وسیع لھم یزید بولا جو چاہو کرو اور ایک مکان وسیع اون کیلیے خالی کر دیا فلم تبق الیوم ھاشمیۃ ولا قرشیۃ الا واجتمعت علیھن اور سب زنان ہاشمیہ وقرشیہ جمع ہوئیں اوسمیں ماتم پرسے کو اہلبیت کی ولبسن السواد واقمن العزاء اور سب نے سیاہ کبری

پیٹے اور جناب زینب و ام کلثوم و سکینہ اور باقی اہلبیت نے بھی سیاہ کپڑے پہنے اور ماتم و شیون فرزند فاطمہ زہرا مین مشغول ہوئین وَبَقِیْنَ یَنُحْنَ مُدَّۃَ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ اسیطرح سات شبانہ روز ماتم جناب امام حسین مین مشغول رہین فَلَمَّا کَانَ الْیَوْمُ الثَّامِنُ وَانْقَضَتِ الْعَزِیَّۃُ دَعَاهُنَّ الْیَزِیْدُ وَعَرَضَ عَلَیْهِنَّ الْمَقَامَ جب آٹھوان دن ہوا تو یزید نے اہلبیت کو بلا کے ٹھیرنے کی تکلیف دی فَاَبَوْا عَنْ ذٰلِكَ اونھون نے انکار کیا فَاَمَرَ بِاِحْضَارِ الْمَحَامِلِ وَزَیَّنَهَا بِالْاَقْطَاعِ وَصَبَّ عَلَیْهَا الْاَمْوَالَ پس اوس شقی نے چند ہودج اور کجاوے منگوائے اور پوشش اون کے ابریشم سیاہ سے کی اور اوسپر کچھ مال بار کیا وَقَالَ یَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ خُذِیْ هٰذَا الْمَالَ عِوَضَ مَا اَصَابَكُمْ اور وہ بیحیا بولا اے ام کلثوم لو یہہ مال کہ یہہ عوض ہے تمہارے مصیبتون کا اور یہہ خون بہا حسین ہے کسقدر وہ شقی خون حسین کو آسان سمجھا تھا فَبَكَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ وَقَالَتْ پس جناب ام کلثوم بے اختیار رونے لگین اور بولین یَا یَزِیْدُ مَا اَقَلَّ حَیَاءَكَ سَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَكَ تَقْتُلُ اَهْلَ بَیْتِیْ وَتُعْطِیْنِیْ عِوَضَهُمْ اے یزید کسقدر بیحیا ہے تو خدا تیرے مونہہ کو سیاہ کرے قتل کیا تو نے اہلبیت کو ہمارے جو فرزندان فاطمہ اور پارہ جگر رسول خدا تھے اور تو مجھے اون کا خون بہا دیتا ہے بخدا کہ دو جہان ایک تار موی حسین کا خون بہا نہین ہو سکتا اور تو مجھے کیا دیتا ہے خون بہا حسین کا دینا قیامت مین جناب فاطمہ زہرا کو جب پایہ عرش پکڑ کے عرض کرینگی یَا عَدْلُ یَا حَکِیْمُ اُحْکُمْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ قَاتِلِ وَلَدِیْ اے عادل الحکیم حکم کر مجھ مین اور اون مین کہ جنھون نے قتل کیا ہے میرے فرزند حسین کو راوی کہتا ہے کہ جب جناب فاطمہ زہرا عرصہ قیامت مین تشریف لائینگے تو ایک منادی پکاریگا یَا اَهْلَ هٰذَا الْمَوْقِفِ غُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ حَتّٰی تَجُوْزَ فَاطِمَۃُ الزَّهْرَاءُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اے اہل محشر بند کرلو آنکھین اپنی تا گذر جاے فاطمہ دختر رسولخدا راوی نے معصوم سے پوچھا کہ یا حضرت جسوقت جناب سیدہ عرصہ قیامت مین تشریف لائینگے تو آنکھین بند کرنا مردون کا بجا ہے مگر عورتون کے آنکھین بند کرنیکے کیا وجہہ ہے کہ یہہ تو آپسمین محرم ہین آہ آہ حضرت نے فرمایا کہ اے شخص وہ مظلومہ اس شکل سے

آئین گے کہ کسی کو تاب دیکہنے کی نہوگی ایک ہاتہہ پر تو دندان شکستہ رسولخدا ہونگے اور دوش راست پر پیراہن زہر آلود امام حسن اور دوش چپ پر جامہ چاک چاک و خون آلود امام حسین سر پر عمامہ پُر خون علی مرتضی گود مین نعش محسن ہوگی اس صورت سے جب زیر عرش پہنچین گے تو ناقہ سے آپکو گرا دین گے اور عرض کرین گے ای عادل ایسے حکیم حکم کر مجہہ مین اور میرے فرزندون کے قاتلون مین پس حکم الہی ہوگا ایفاطمہ داخل جنت ہو فَتَقُولُ لَا اُدْخُلُ حَتّٰی اَعْلَمَ مَا صَنَعَ بِوَلَدِیَ الْحُسَیْنِ جناب فاطمہ عرض کرین گے مین داخل جنت نہونگے جب تک دیکہہ نلون گے کہ میرے حسین سے کیا سلوک کیا پس حکم ہوگا دیکہہ ای فاطمہ میان صحرا سے محشر فَتَنْظُرُ یَمِیْناً وَ شِمَالاً وہ معصوم راست و چپ دیکہین گے فَتَرَی الْحُسَیْنَ وَلَیْسَ عَلَیْهِ رَاْسٌ پس ناگاہ اونہین جناب امام حسین بے سر نظر آئین گے کہ بدن تمام تلوارون سے ٹکڑی ٹکڑی سینہ تیرون سے چہنا ہوا خون مین ڈوبے ہوی فَتَصْرُخُ صَرْخَةً عَالِیَةً وَتَصْرُخُ الْمَلَائِکَةُ مَعَهَا وَتَقُولُ پس یہہ حال حسین دیکہکر جناب فاطمہ ایک چیخ مارین گے کہ سب ملائکہ چیخ مارکے رو اوٹہین گے اور جناب فاطمہ فریاد کرینگی وَا وَلَدَاهُ وَا ثَمَرَةَ فُؤَادَاهُ ہای ہے فرزند میرے ہای میوہ دل میرے

روایت شصت و ہشتم فضائل جناب فاطمہ اور حال نکاح اور خاتمہ احوال و دفن جناب امام حسین علیہ السلام اور باقی شہدا پر رُوِیَ اَنَّ فَاطِمَةَ سُمِّیَتْ بِفَاطِمَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَطَعَ شِیْعَتَهَا وَمَوَالِیْهَا مِنْ نَارِ الْجَحِیْمِ منقول ہے کہ جناب فاطمہ کا نام فاطمہ اس لیے رکہا گیا کہ پروردگار نے قطع کیا ہے شیعون کو اونکے آتش جہنم سے ابن بابویہ نے بسند معتبر جناب امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جناب فاطمہ روز قیامت کو کنار جہنم پر کہڑے ہونگی درمیان دونون چشمون مومن کے لکہا ہوگا ہٰذَا مُؤْمِنٌ اور درمیان دو چشمون کافر کے ہٰذَا کَافِرٌ کہ یہہ مومن ہے اور یہہ کافر ہے ناگاہ ایک شخص کو لادین گے پیش پروردگار از بسکہ نامہ عمل اوسکا گناہون سے بہرا ہوگا حکم کریگا خداوند عالم کہ اے ملائکہ لیجاؤ اسے سوی جہنم اور داخل کرو اسے آتش جہنم مین پس ملائکہ اوسے جہنم کہینچین گے جب قریب جناب فاطمہ کے پہنچے گا وہ اور نظر اوس معصومہ کی اوسکے کتابت پیشانی پر پڑی گی اوسپر لکہا پائین گے کہ ہٰذَا مُؤْمِنٌ یعنی یہہ مومن ہے فَتُنَادِیْ فَاطِمَةُ یَا رَبَّاهُ وَیَا سَیِّدِیْ اِنَّکَ سَمَّیْتَنِیْ

فاطمة وعدتني بعتق شيعتي من النار وان وعدك الحق ولا تخلف الميعاد پس جناب فاطمہ جو انھین اپنے غلام کو اس حال سے دیکھین گے کہ فرشتے سوی جہنم لیے جاتے ہین بیتاب ہوکے پکارین بارخدایا اے سید میرے تونے نام رکھا میرا فاطمہ اور وعدہ کیا ہے تونے کہ میرے شیعونکو نجات دیگا آتش جہنم سے اور وہ وعدہ تیرا حق ہے اور خلاف وعدہ نہین کرتا ہے تو اے پروردگار یہہ میرا شیعہ سوی جہنم جاتا ہے پس خداے رحیم فرمایگا صدقت يا فاطمة انا سميتك فاطمة سچ کہتی ہے اے فاطمہ مینے نام رکھا تیرا فاطمہ اور قطع کیا تیرے شیعون کو آتش جہنم سے اور وعدہ میرا حق ہے اوسمین خلاف نہین لكن امرته الى النار لتشفعي له فاقبل شفاعتك وليظهر على ملائكتي وانبيائي ورسلي قدرك ومنزلتك عندي ہے مگر اے فاطمہ اس لیے حکم کیا مینے اس شیعہ کو تیرے دوزخ کا کہ تا تو اوسکے شفاعت کرے اور مین شفاعت قبول کرون اور تیرے قدر و منزلت جو میرے نزدیک ہے وہ ظاہر ہووے ملائکہ اور انبیا پر کیا رتبہ ہی جناب سیدہ کا خیال کیجیے اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہے اوس جناب کو نہایت دوست رکھتے تھے کہ جب جناب فاطمہ حاضر ہوتی تھین خدمت رسول خدا مین تو حضرت تعظیم کو جناب فاطمہ کے کھڑے ہوجاتے تھے اور برابر اپنے بٹھاتے تھے اور موںہہ پر موںہہ رکھتے تھے اور بو سونگھتے تھے ایکدن عائشہ نے کہا اے رسول خدا نہین چاہیے کہ باپ بیٹی کے تعظیم کرے اور اسقدر پیار کرے فرمایا حضرت نے کہ اے عائشہ تم نہین جانتے تو کہ بڑی قدر ہے اوسکے خدا کی آگے اور مجھے اس سے بو بہشت آتی ہے اور احوال شادی جناب سیدہ مین یون لکہا ہے کہ جب وہ معصومہ بلوغ کو پہنچین اکثر مہاجرین و انصار نے استدعا شادی کی حضرت فرمایا امر فاطمہ اختیار خداوند عالم کو ہے جس سے حکم تزویج کا ہوگا اوسکے ساتھ فاطمہ کا عقد کرونگا اکثر لوگون نے کہا جناب امیر سے کہ آپ بھی استدعا اس امر کے کیجیے حضرت نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے حضرت سے عرض کرتے ہوے عرض ایکبار بکمال شرم و حیا آے جناب امیر خدمت رسول خدا مین اور بیٹھ گئے شرم سے عرض کرنے نہ پائی تھے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا اے علی تم خواستگاری فاطمہ کو آے ہو حضرت نے شرم سے سر جھکا لیا اور عرض مطلب کیا فرمایا رسولخدا نے کہ بیشتر از تم

تم میرے پاس آؤ نازل ہوئے جبرئیل اور لائے ایک حریر سفید بہشت سے اور کہا مجھسے کہ آج سب ملائکہ آسمان چہارم پر جمع ہین اور حورون کو حکم زینت کا ہوا ہے اور پھر مجھے حکم ہوا کہ نکاح فاطمہ زہرا حبیبہ حبیب خدا کا ساتھ دوست خدا علی ابن ابیطالب کے پڑھ پھر فرمایا خدا نے کہ مینے فاطمہ کو علی سے تزویج کیا اور اوسپر فرشتون کو گواہ کیا اور اون کے گواہی اس حریر مین لکھی ہے پھر حکم ہوا کہ تمہارے سامنے پڑھون اور پھر اسپر مشک سے مہر کر کے رضوان خزینہ دار بہشت کو سونپون اور اے رسولخداہ حکم ہوا درخت طوبی کو کہ جو کچھ حلّے ہون اور زیور ہو گرا دے اور نثار کر علی ابن ابیطالب و فاطمہ پر سے پس اوس تصدق کو علی اور فاطمہ کے لوٹا فرشتون نے اور حورون نے پس حورین تا روز قیامت ہدیہ بھیجین گے ایک دوسرے کے لیے اور فخر کرین گے کہ ہم نے یہہ تصدق علی و فاطمہ کا پایا تھا پس جناب رسول خداہ نے حکم کیا تا مسجد مین جمع ہوئے اور سب کے سامنے طاہرین نے نکاح پڑھا اور پانسو درہم کا مہر مقرر کیا اور ایک روایت مین ہے کہ جب جناب سیدہ نے سنا حال مہر تو عرض کیے اے پدر بزرگوار کیون آپنے مہر میرا مال دنیا سے مقرر کیا فرمایا رسولخداہ نے پھر کیا منظور ہے تجھے اے پارہ جگر میرے عرض کیے جناب سیدہ نے کہ مین تو چاہتی ہون کہ عوض مین اسکے نجات شیعون کے مقرر ہو روز قیامت کو پس یہہ سنکے جناب رسول خداہ چپ ہوئے کہ ناگاہ جبرئیل نازل ہوئے ایک قطعہ حریر بہشت سے لیے ہوئے اور دو سطرین بخط سبز لکھین تھین اوسپر کہ بعد تحفہ سلام کے اے حبیب میرے اگر مرضی زہرا اسی پر ہے تو ہم بھی اسی پر راضی ہین پس تو معلوم ہو کہ خداوند عالم نے یہی مہر تیرا قبول کیا اور قیامت کو سب شیعہ تیرے رستگار ہین رسول خدا بہت خوش ہوئے اور جناب سیدہ نے سنکے سجدہ شکر کیا اور اوس نوشتے کو آنکھون سے لگایا اور اوسے اپنے سے جدا نکیا اور وصیت مین فرمایا کہ اسے میرے کفن مین رکھدینا تا اس سند سے اپنے غلامون کو بخشاؤن اور روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے مہر جناب سیدہ خمس دنیا ثلث بہشت چار دریا ثابت ہوتا ہے اور کتب اہلسنت مین یہہ حدیث مرقوم ہے قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ زَوَّجَ عَلِیًّا بِفَاطِمَةَ وَجَعَلَ صَدَاقَهَا الْاَرْضَ یعنی رسول خدا نے فرمایا تحقیق کہ خدا نے تزویج کیا علی کو

ساتھہ فاطمہ دختر رسول خدا کے اور گردانا مہر فاطمہ کا تمام روی زمین فَمَن مَشِي عَلَيهَا وَ اَغضَبَهَا فِي شَيءٍ كَانَ مَشيُهُ حَرَامًا پس جو شخص چلے زمین پر اور غضبناک کری فاطمہ کو کسی چیز مین حرام ہی اوسی چلنا تک زمین پر پس حضرات اب جای غور اور مقام سر پیٹنی کا ہے جسکی مہر مین تمام روے زمین ہو اوس کے پاس ایک باغ کو بھی لعین دیکھہ نہ سکے اور اوسپر اوسی غضبناک کرین اور اوسکے فرزند حسن کو روضہ رسولخدا مین دفن کے خوف سے ایک ہاتھہ نیچے نہ آنی دی اور جنازے پر اوس جناب کے تیر لگوائے کہ ساتھہ تیر جسم اقدس سے اوس معصوم کے نکالی گئے اور دوسرے حسین فرزند فاطمہ زہرا جو زبان رسولخدا چوسکے پلا تھا تین دن اوس دریا پر کہ جو جناب فاطمہ کے مہر مین تھا پیاسا رہا اور تمام روی زمین تو جناب فاطمہ کے مہر مین ہو اور افسوس جناب امام حسین کو ایک قبر کے موافق زمین دفن کو نہ ملے ہزاروں کافرون کو عمر سعد شقی نے دفن کیا اور چہوڑا انکو بیگور و کفن مالک زمین و آسمان کو کہ اوسکی غریبی پر جانوران صحرا روتی تھے اور جنات نوحہ کرتے تھے سنکر تصدق ہوتے تھے اور پہاڑین کہاتی تھے اور دریا کی طرف دیکہتی تھے اور روتی تھے کہ اسی دریا پر امام پیاسا شہید ہوا ہے اور کچہہ پرندی سایہ کرتی تھے اور کچہہ جانور زمین پر تڑپتی تھے اور اکثر روایات سی معلوم ہوتا ہے کہ تیسرے دن قوم بنی اسد نے رحم کہا کی اوس جناب کو دفن کیا اور بعضی روایات سے یون ثابت ہوتا ہی کہ جب جناب امام زین العابدین علیہ السلام شام سے سر اقدس کو لیکی تشریف لائی تو نعش اقدس کو اوسیطرح جیسے خاک و خون مین غلطان زمین کربلا پر پڑا دیکہا چنانچہ منقول ہے کہ جب یزید لعین اپنی افعال ناشایستہ پر نادم اور پشیمان ہوا تو طلب کیا بیمار کربلا حال رنج و بلا کو قیدخانی سے اور کہا کہ یا ابن رسول اللہ جو کچہہ اسباب سفر آپ کو چاہیے ہو تو فرمایئے یہہ سنکی حضرت نی فرمایا ای یزید ہمین کچہہ درکار نہین ہے مگر ان تین حاجتون کو میرے برلا ایک تو یہہ ہے کہ اگر میرے قتل کا ارادہ ہو تو مین موجود ہون مگر میرے پہوپہیون اور بہنون کو کسی مرد دیانت دار کے ساتھہ کرکے مدینی مین پہنچوا دے کہ سوا میرے کوئی ان کا محرم نہین ہے اور دوسرے سر میرے باپ کا مجھے دی اور تیسرے اسباب ہمارا جو تیری فوج لوٹ کی لائی ہے منگوا دی یزید نی حکم کیا کہ اسباب انکا لاویں وہ شقی

اسباب لانے لگے جب اوسمین علم جناب عباسؑ علیہ السّلام کا نظر آیا تو جناب زینبؑ رونے لگین اور بولین آہ آہ یہی علم روز عاشورا میرے بہائی عباسؑ کے کاندہے پر تہا کہ ناگاہ ایک لعین دست بقچہ لایا اور پیش یزید ملعون لاکے کہولا اور کہا کہ ای امیر یہہ جامہ حسینؑ سے ہے کہ بعد قتل اوس جناب کے بدنی جسم سے اوتار لیا تہا اور بدن کو اون کے زمین گرم کربلا پر برہنہ چہوڑ دیا یزید لعین نے جب اوسے دیکہا تو وہ جامہ ٹکڑے ٹکڑے تہا یزید بولا خطاب کرکے حضار سے تعجب ہی کہ حسینؑ دعوی امامت کرتا تہا اور ایسا جامہ بوسیدہ پہنتا تہا پس لوگون نے کہا ای امیر یہہ جامہ بوسیدہ نہ تہا بلکہ یہہ سب تلوارون سے اور تیرون سے غربال ہوا ہے یہہ سنکے یزید نے سر اقدس امام کا امام کو دیا اور بشیر کو ہمراہ کیا پہر بیمار کربلا نے کہا ای یزید ہمین عماریان سیاہ طیار کروا دے کہ ہم ماتمدار فرزند رسول خدا ہین پس یزید نے سیاہ عماریان منگوائین اور اہلبیت سوار ہونے لگے جب نوبت سواری جناب زینبؑ خاتون خواہر امام مظلوم کی پہونچی تو اوس بی بی نے فریاد واحسیناہ وامظلوماہ کی بلندکی اور پکارین اے عباسؑ کہان ہو اے علی اکبر کہان ہو ای علی اکبر تم کیون آنکہون سے پنہان ہو کہ عماری مین تو تم مجہے ہاتہہ پکڑکے سوار کیا کرتے تہے غرض جب جناب روتی ہوین سوار ہوئین تو پہر تمام اہلبیت عماریون مین روتے ہوئے سوار ہوئے آگے تو جناب امام زین العابدینؑ گہوڑے پر سوار اور پیچہے سب اہلبیت گریان و نالان چلے تا آنکہ کربلا پہونچے تو دماغ خوشبو سے معطر ہوگئی بشیر کہتا ہی کہ مین اوسوقت گہوڑے پر سوار تہا کہ ناگاہ گہوڑا میرا چلنے سے رک گیا اور دیکہا مینے پرندہ ہاے بیشمار اور آہو اور شیر و گرگ جابجا بیٹہے ہین پہر آگے بڑہا تو دیکہا کہ بہت سے پرندے جمع ہین اور شور مچاتے ہین پس شیر کے بوسے گہوڑا میرا آگے نہ بڑہا اور قریب تہا کہ مین شیرون کی خوف سے بہاگون کہ امام زین العابدین نے پکارا کہ اے بشیر کیون ڈرتا ہے کوئی ان مین سے تجہے اذیت نہ دیگا کہ یہہ سب ماتمدار میرے پدر مظلوم کے ہین اور اہلبیت کو پکارے کہ اب اوترو اونٹون سے کہ ہم مقتل شہدا پر پہونچے یہہ سنکے سب اہلبیت اوترے اور امام کو یہہ فضا کی تاب ضبط نہ رہی عمامہ سر سے اوتار ڈالا اور گریبان کو چاک کیا اور پا برہنہ ہوکے مقتل کیطرف روتے ہوئے چلے اور اسقدر روئے کہ بیہوش ہوگئی بشیر کہتا ہے

که مین دوڑا اور قریب جا کی عرض کیے مینے امولا اگر آپ اپنی یهه شکل بنائین گیے تو اهلبیت کو کون نبهاۓگا
یهه سنکی حضرت نے غش سے آنکهین کهولدین اور پهر روتے هوۓ چلی جب قریب اون طایرون کے
پهنچے تو وه طایر بے اختیار شور مچانے لگے اور آهو اور شیر قدم اقدس پر گر گیے اون پاؤن پر
که جن مین ظالمون نے بیڑیان اور زنجیرین پهنائی تهین آنکهین ملنے لگے اور بے اختیار روتے تهے
اور معلوم هوتا تها که اونهین پرسا دیتے هین شهید کربلا کا پس وه جناب بیتابی اون بے زبانون کے
دیکهکے روتی تهے اور اون کے حق مین دعاء خیر کرتے تهے اور مجهسے مخاطب هو کے فرمایا که آ
بشیر طیاری کر که مین نعشهاے شهدا کو دفن کرون عرض کیے مینے ای مولا نعشین شهدا کی کهان هین حضرت نے
فرمایا اے بشیر یهه آهو اور یهه گرگ اور شیر جو تو دیکهتا هے یهه سب چالیس روز میرے پدر شهید پر
روتے هین اور اوس جناب کی نعش کے چوکی دیا کیے هین اور یهه پرندے اوس جناب پر روتے هین اور
اوس جناب کے نعش اقدس کو اپنے پرون سے چهپاتے هین که جسم اقدس پر نور چشم بتول کے دهوپ نه پڑنے
پاوے که ناگاه صداے واحسینا و وا اماماه کی دو طرف سے آئی تهے عرض کیے مینے امولا
یهه آواز رونے کی کسکی آتی هے حضرت نے ارشاد فرمایا ای بشیر جو آواز که داهنی طرف سے
آتی هے یهه آواز جنات کی هے که میرے پدر عالیمقدار کے ماتم مین شب و روز روتے هین اور
جو آواز جانب چپ سے آتی هے یهه انبیا اور حورین جناب رسولخداء اور علی مرتضی اور فاطمه زهرا
کے ساتهه روتی هین یهه فرما کی نعش اقدس امام پر تشریف لیگیے آه عجب حال سے دیکها اوس نور چشم
رسولخداء کو که خاک و خون مین غلطان زمین پر پڑے هین دست اقدس بدن سے جدا ایکسمت پڑے
هین حضرت اس شکل سے نعش اقدس دیکهکے بهت روۓ پهر دل کو سنبهال کے قبر کهودنے مین مشغول
هوۓ تین کلنگ زمین پر مارے تهے که ایک قبر ظاهر هوئی اور اوسمین ایک لوح تهے که اوسمین
بخط جلی یهه لکها تها هٰذِهٖ قَبرُ حُسَینِ بنِ عَلیٍّ عَلَیهِمَا السَّلَامُ یعنی یهه قبر حسین پسر علی ابن
ابن ابیطالب کے هے اور جب بیمار کربلا نے چاها که اوس نور خدا کو قبر مین اوتارین دیکها که دو هاتهه
مثل یهه بدستهاے جناب فاطمه نمودار هوۓ اور آواز آئی که ای نور دیده حسین کے لا میرے

نور دیدہ اور زینت آغوش کو کہ تھا اوسے آغوش قبر مین سلاؤن پس اوس آفتاب امامت کو زیر زمین
پنہان کرکے قبر کو طیار کیا تو خوب روئے اور سب اہلبیت رو رو کی جان کہونے لگے جناب زینب نے بال کہول دیے
اور جناب ام کلثوم قبر سے لپٹی تھین اور اس دل پر درد سے روتی تھین کہ کسیکو تاب سننے کی نہ تھی پس
جناب امام زین العابدین نے خود صبر کرکے سب کو دلاسا دیا اور باقی شہدا کی دفن مین مشغول ہوئے جناب
علی اکبر کو پائینتی پدر بزرگوار کے دفن کیا اور سب شہدا کو جہان جہان نشان سے تھے وہان دفن کیا تجسس
نعش جناب عباس مین سوئے فرات گئے دیکہا جناب عباس دست بریدہ کنارہ فرات پر پڑے ہی خوب روئے
اور رو مین اوس جناب کو دفن کیا پہر ڈہونڈہا نعش حضرت حر کو تو پایا اوسے دور وہان سے اور سبب اسکا
یہہ ہے کہ ایک روایت مین مذکور ہے کہ بعد شہادت جناب امام حسین آئے مادر حر اور لیچلی نعش حر اور کہتی
تہے کہ اے فرزند ناحق تو نے اپنی جان دے حسین کے ساتہہ کہ ناگاہ وہ نعش بجہت امام حسین
اوٹہہ بیٹھے اور اوس ملعونہ کو اس بات کے جواب مین ایک پتہر اوٹہا کے مارا کہ وہ بیچاری جہنم واصل ہوئے
پس حضرت حر کو امام نے وہین دفن کیا اور قبر اون کے ان کی نیچے قریب ہی جو مشرف زیارت سے ہوتے
حر کے ہوتے ہین پہلے اوس ملعونہ کی قبر پر پتہر بلد تا ہے پہر تشریف لائے امام قبر جناب امام حسین پر اور خیمہ برپا کر کے
اوسمین ماتم امام علیہ السلام برپا کیا جناب زینب قبر سے تین شبانہ روز لپٹی رویا کین اور قبر سے جدا
نہوئین جب ہوش مین آئین تو خیال جناب سیدہ مین پکارین اے اماں تمنے ہم غریبون کی کچھہ خبر نہ لی
آہ اس امت جفاکار نے تین دن پیاسے تمہارے فرزند کو ندیا اور پیاسا شہید کیا پس جناب امام
زین العابدین علیہ السلام نے اپنی پہوپہی کے خدمت مین عرض کی کہ ای عمہ شہادت پدر بزرگوار نے تو شادی
دنیا کو ہمسے چہڑایا اور میرا جی کب چاہتا ہی کہ اس قبر کو چہوڑ کے جاؤن مگر وصیت اوس جناب کی ہی کہ روضہ
رسولخدا پر جاؤن اور خبر شہادت سناؤن اور میرے بابا نے یہہ وصیت کی ہی کہ دوستون کو میرے سلام
کہنا اور کہیو کہ بیٹے تمہاری لئے خشک گلا کٹوایا ہے جب آب سرد پیجیو تو میری پیاس کو یاد کرنا حضرات
یہہ وصیت آخر ہے امام کے کچھہ اونہین دوستون کے لیے نہین ہے بلکہ یہہ وصیت سب دوستون کے
لیئے ہے کہ تم سب کے شفاعت کے لئے تین دن کے پیاس مین گلا کٹایا ہے غرض جناب زینب نے کہا

کہ اے فرزند تمہین وطن جانا مبارک ہو مجھے تو یہین رہنے دو حضرت بی بی عرض کیے کہ ای عمہ بابا کی بہی یہی وصیت ہے اور مین بہی تو امام واجب الاطاعت ہون جناب زینب ناچار ہوئین اور قافلہ راہی مدینہ ہوا روایت شصت ونہم ۶۹ ثواب گریہ اور رہائی اہلبیت کی زندان سے اور آنا کربلا مین اور داخل مدینہ کا مع گریہ امام زین العابدین ع قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ ذُکِرْنَا عِنْدَہٗ فَفَاضَتْ مِنْ عَیْنَیْہِ وَلَوْ مِثْلَ رَاسِ الذُّبَابَۃِ جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا جسکی پاس ذکر مصائب ہمارا ہووے اور ہمارا غم ہوا اوسکی وہ روئے پس اگر اوسکی آنکھون سے بقدر پر مگس آنسو باہر آئے غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ تو خداوند غفار تمام گناہ اوسکے بخشتا ہی اگرچہ کثرت اوسکے گناہون کے مانند کف دریا ہوں گی وَعَنْہُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ بَکٰی وَاَبْکٰی ثَلٰثِیْنَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور دوسری حدیث مین ہے کہ جناب صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ذکر مصائب ہمارا کرکے روئے یا رولاوے تیس آدمیون کو خدا اوس پر بہشت واجب کرے وَمَنْ بَکٰی وَاَبْکٰی عَشْرَۃً فَلَہُ الْجَنَّۃُ بلکہ جو روئے یا رولاوے دس آدمیون کو خدا اوسپر بہی جنت کو واجب کرتا ہے وَمَنْ بَکٰی وَاَبْکٰی وَاحِدًا فَلَہُ الْجَنَّۃُ بلکہ جو روئے یا رولاوے ایک شخص کو خدا اوسپر بہی بہشت واجب کرتا ہے وَمَنْ تَبَاکٰی فَلَہُ الْجَنَّۃُ اور جیسے رونا نہ آوے اور وہ صورت رونیوالون کے بناوے خدا اوسپر بہی بہشت واجب کرتا ہے فَاِنَّ مَنْ لَمْ یَحْزَنْ عَلٰی مُصَابِنَا فَلَیْسَ مِنَّا اور جو شخص ہمارے مصیبت سنے اور دل بہی اوسکا محزون نہووے تو وہ شخص ہماری شیعون سے نہین ہے فَاَیُّہَا الْاِخْوَانُ اَیُّکُمْ یُذْکَرُ عِنْدَہٗ مَصَائِبُ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلَا یَحْتَرِقُ قَلْبُہٗ وَلَا یَسِیْلُ دَمْعُہٗ پس فی الحقیقت اے برادران ایمانی کون ہے تم مین سے کہ بیان ہون اوس کے آگے مصیبتین جناب امام حسین کے اور دل اوسکا نہ جلے اور درد مین نہ آوے اور اوس کے آنسو جاری نہون لِاَنَّہٗ وَقَعَ عَلَیْہِ مَصَائِبُ الَّتِیْ اِنْ وَقَعَتْ عَلَی الْجِبَالِ صَارَتْ کَالرَّمِیْمِ وَاِنْ وَقَعَتْ عَلَی الْاَیَّامِ صَارَتْ لَیَالِیْ اسواسطے کہ وہ مصیبتین اوس جناب پر پڑے ہین کہ اگر وہ مصیبتین پہاڑون پر پڑتین تو پہاڑ ٹکڑے ہو کے خاکستر ہو جاتے اور دنون پر پڑتین وہ مصیبتین تو وہ شب تاریک ہو جاتے

اور وہ مصیبتین پڑین تمہارے آقا پر کہ کوئی شمار نہین کر سکتا فَمِنْهَا اَنَّهٗ قُتِلَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَصْحَابُهٗ وَاَقْرِبَاۗءُهٗ حَتّٰى ذُبِحَ فِيْ حِجْرِهٖ طِفْلُهُ الرَّضِيْعُ عَطْشَانًا اون مصیبتون مین سے ایک یہہ مصیبت ہے کہ قتل ہوئے سامنے اوس جناب کے سب بھائی اور بھتیجے اور فرزند یہان تک کہ گود مین اوس جناب کی تین دن کا پیاسا بچہ شہید ہوا کہ یہہ ظلم ابتدائے خلقت سے کسی پر نہین ہوا وَهُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَارَةً يَنُوْحُ عَلَيْهِمْ وَتَارَةً يَتَفَكَّرُ عَلٰى مَا يَقَعُ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ اور اوس جناب کا یہہ حال تھا کہ نزعہ انتہا مین کھڑے ہوئے کبھی تو روتے تھی نعش اقربا پر اور کبھی فکر کرتی تھے اور خیال کرتی تھے اون مصیبتون کا کہ جو بعد اون کے جناب زینب و کلثوم و سکینہ اور امام زین العابدینؑ پر پڑنے والی تھین حَتّٰى ذُبِحَ عَطْشَانًا كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ تا آنکہ اوس جناب پر بھی کسی نے رحم نکھایا اور تین دن کا بھوکا پیاسا مثل گوسفند قربانی ذبح کر ڈالا وَجِسْمُهٗ عَلَى الْاَرْضِ وَرَاْسُهٗ عَلَى السِّنَانِ پہلی ہی جسم اقدس تو اوس جناب کا ریگ گرم پر پڑا رہا اور سر اقدس اون کا نیزے پر چڑھا لی یزید شراب خوار کے لیئے ہدیہ گیا وَقَدْ بَكَتِ السَّمَاۗءُ عَلٰى غُرْبَتِهٖ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا بِالدَّمِ اور آسمان روئے اوس جناب کی غربت پر چالیس صباح خون کے آنسوؤن سے وَاِنَّ الْاَرْضَ بَكَتْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ اور زمین روئی اوس جناب پر چالیس صباح سیاہی اور آفتاب کو چالیس روز گہن لگا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوئے اور دریا جوش مین آئے وَالْمَلٰۗئِكَةُ بَكَتْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا عَلَى الْحُسَيْنِ اور فرشتے روئے اوس مظلوم تشنہ لب پر چالیس صباح اور جناب امام زین العابدینؑ تمام عمر رویا کیئے اور جب نام پدر بزرگوار کا لیتے تھے ایسا روتی تھے کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہو جاتی تھے جابر ابن حارث سے منقول ہے کہ گیا مین خدمت امام زین العابدینؑ مین اور جا کی سلام کیا مینے اور حضرت نے جواب سلام دیا وَرَاَيْتُهٗ يَتَاَوَّهُ مِنَ الْاَلَمِ دیکھا مینے کہ حضرت آہ آہ کرتے ہین عرض کی مینے ایمولا کیا حال ہے آپ کا گھل گئے رخسارے اور رنگ زرد ہے اور آپ کا دل تنگ ہے قَالَ نَعَمْ يَا جَابِرُ لِمَا نَزَلَ بِنَا اَهْلَ الْبَيْتِ لَوْ كُنَّا مِنَ التُّرْكِ وَالدَّيْلَمِ وَالْحُبُوْشِ لَمَا فُعِلَ بِنَا مِنْ قَتْلِ رِجَالِنَا وَسَبْيِ نِسَاۗئِنَا وَاَيْتَامِ اَطْفَالِنَا وَنَهْبِ اَمْوَالِنَا وَهَتْكِ حُرْمَتِنَا حضرت نے فرمایا ہان اے جابر جو بلائین ہم اہلبیت پر

اگر ہم ترک و دیلم یا اہل حبش سے ہوتی تو بھی اس امت کو یہہ لازم نہ تہا کہ ہمارے ساتھہ یہہ سلوک کریں کہ ہمارے عزیزون کو قتل کیا اوسپر اکتفا نہ کی ہماری عورتونکو اسیر کیا اور لڑکون کو ہمارے یتیم کیا فواللہ لو لم نَكُنْ مِنْ عِتْرَةِ الرَّسُوْلِ وَاَهْلِبَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَةِ اَوْ كُنَّا ضَيَّعْنَا الْاِسْلَامَ مَا فَعَلُوْا بِنَا هٰذِهِ الْاَفْعَالَ قسم ہے خدا کی کہ اے جابر اگر ہم اولاد رسول اور اہلبیت نبی نہ ہوتے اور اسلام کو ہمنے ضایع کیا ہوتا تو بھی ظالمونکو یہہ لازم نہ تہا کہ اسقدر ہمپر ظلم و ستم کرتے یہہ فرماکے آنکہون سے آنسو جاری کئی اور آواز گریہ گلوگیر ہوئے اور کچہہ کلام کیا کہ میری سمجہہ مین نہ آیا عرض کی مینے یا ابن رسول اللہ کیا فرمایا آپ نے کہ مین نہ سمجہا حضرت نے فرمایا کیا سبب ہے کہ تو نہ سمجہا اے جابر وَاللّٰهِ لَوْلَمْ يَسِرْ اَبِيْ اِلَى الْعِرَاقِ لَمْ يَقْتُلْهُ يَزِيْدُ فِيْ دَارِهِ وَلَا فِيْ حَرَمِ جَدِّهِ وَلَا فِيْ مَكَّةَ وَلَا فِيْ غَيْرِهَا قسم ہے خدای کی اگر میرے بابا سفر غربت کو نہ اختیار کرتے اور سوے عراق نہ آتے تو بھی یزید اونہین مدینے مین نہ چین دیتا اور نہ مکی مین رہنے دیتا بلکہ وہ جناب کہین آرام نہ پاتے چنانچہ مینے بگوش خود سنا ہی کہ حضرت نے ارشاد کیا وقت وداع اہل وطن کہ اگر مین سوراخ مورچہ مار مین چہپون تو بھی یزید مجھے بے شہید کیے آرام نہ لینے دیگا یہہ عداوتین اون منافقون کے دلون مین بدر و احد و بدر سے تہین کہ دل اون کے مثل آب دیگ کے جوش مارتے تہے پس حضرات فی الحقیقت ایسے ہی صدمات جان گزا جناب امام زین العابدینؑ نے اوٹہائے کہ اون کا بیان نہین ہو سکتا ازانجملہ سب سے زیادہ اوس جناب پر مصیبت شام کی تہی چنانچہ کسی نے پوچہا جناب امام زین العابدینؑ سے کہ آپ پر سب سے زیادہ مصیبت کہان پڑی تہی قَالَ الشَّامَ الشَّامَ الشَّامَ حضرت نے تین بار فرمایا شام مین شام مین شام مین چنانچہ فاطمہ دختر جناب امیر سے منقول ہے کہ اونہون نے فرمایا ثُمَّ اَمَرَ يَزِيْدُ بِبَنَاتِ الْحُسَيْنِ فَحُبِسْنَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فِيْ مَحْبَسٍ لَا يُكِنُّهُمْ مِنْ حَرٍّ وَلَا قَرٍّ حَتّٰى اِنْقَشَعَتْ وُجُوْهُهُمْ یعنے جب ہمین شام مین پیش یزید لیگیے تو اوس شقی نے حکم دیا قید کا پس سب دختران جناب جناب فاطمہ و جناب امیر مع جناب امام زین العابدینؑ کے ایسے قید خانہ مین قید ہوئین کہ حبس مین دن کو دہوپ مین جلتی تہین اور شب کو اوس مین بہیگتی تہین کہ اوسکے صدمے سے

چہرون کے پوست اوتر گئی اور صورتین متغیر ہوگئی تھین قال ابو مخنف لما مضى على نساء الحسين وذراريه في السجن ستة اشهر وضاقت صدورهم دعاهم يزيد يوما وعرض عليهم المقام ببلد دمشق ابو مخنف کھتاہے کہ جب ذریت امام حسینؑ کو چھہ مہینے قید مین گذرے اور سینے اون کے زحمت قید سے تنگ ہوئے تو یزید نے بلاکے اونھین دمشق مین رہنے کی تکلیف دی اونھون نے انکار کیا اور کھا ہمین مدینے مین بھیج دے پس یزید نے نعمان بشیر کو طیاری سفر کا حکم دیا پھر جناب امام زین العابدینؑ کو بلاکے ازراہ مکاری کے یون کہنے لگا خدا برا کرے ابن مرجانہ کا کہ حسینؑ سے یہہ سلوک کیا واللہ اگر مین ہوتا تو جو حسینؑ ابن علیؑ مانگتے وہ مین دیتا اور اون سے اس بلا کو دفع کرتا اگرچہ موجب میرے ہلاک بعض فرزند کا بھی ہوتا مگر جو مشیت خدا مین تھا وہ ہوا پس جو حوائج ضروری ہون وہ مجھے لکھہ بھیجو تا مین اوسے برلاؤن فقال قاضي حوائجي وجميع المخلوقات رب العالمين حضرت نے فرمایا قاضی حوائج میرا اور سب مخلوقات کا تو خدا ہے ولكن ان كنت مصرا على ذلك فالاول ان ترينى وجه سيدي ووالدي فاتزود منه واودعه اور اگر مصر ہے تو کہ مین تجھسے کچھہ کہون تو پہلے حاجت یہی ہے کہ میرے پدر غریب سید بیکس امام حسینؑ کا سر مجھے دے کہ مین اوسکی زیارت کرلون اور اوس سے وداع کرلون اور دوسرے حاجت یہہ ہے کہ ہمارا جو اسباب لٹ گیا ہے وہ منگادے اور تیسرے اگر میرے قتل کا ارادہ ہو تو میرے پھوپھیون اور بہنون کے ساتھہ کسی مرد معتبر کو کرتا رسول خدا کے روضے تک اونھین پہنچادے پس یزید بولا کہ قتل کو تمہارے مینے معاف کیا اما وجه ابيك فلن تراه مگر اپنے باپ کا سر تو آپ کبھی نہ دیکھوگے اور نہ دکھایا اوس لعین نے سر اقدس امام غریب امام زین العابدینؑ کو پس ہمراہ بشیر قافلہ اہل حرم کو لیکے روانہ مدینہ ہوئے جب عراق مین پہنچے تو اہلبیت نے کھا ہمین کربلا سے لیچل تا ہم اپنے سید اور آقا کی زیارت کرلین پس بشیر بموجب ارشاد کے سوے کربلا چلا تا آنکہ موافق بعض روایت کے ہی کہ بیسوین تاریخ صفر کو داخل کربلا ہوئے فوجدوا هناك جابر بن عبد الله الانصاري وجماعة من بني هاشم پس وہان جابر کو با جماعت بنی ہاشم پایا پس عجب طرح کا شور و نوحہ برپا کیا اور اون کے آواز گریہ سنکے

عورات گرد و نواح کے جمع ہوئین اور نوحہ و شیون مین شریک ہوئین جناب کلینی سے منقول ہے ہمنے پوچھا وہان کے گچ کارون سے کہ کون روتا تھا امام غریب پر اونہون نے نقل کیے کہ جب ہم مقتل امام کیطرف سے نکلتے تھے رات کو فَنَسْمَعُ الْجِنَّ يَنُوحُونَ وَيَقُولُونَ پس سنتے تھے آواز گریہ جنات کہ وہ روتے تھے اور یہہ مرثیہ امام مظلوم پر پڑہتے تھے ۵ مَسَحَ الرَّسُولُ جَبِينَهُ ÷ فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ یعنے رسول خدا حسین کے پیشانی کو پیار سے مس کرتے تھے اور بوسے لیتے تھے اس سے نور رخسارون پر حسین کے ہویدا ہے اور وہ ایسے امام تھے ۵ أَبَوَاهُ مِنْ أَعْلَى الْقُرَيْشِ ÷ وَجَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ کہ پدر و مادر حسین بزرگان قریش سے تھے جد اون کے فخر کائنات تھے اور ظالمون نے ایسے بزرگ کو مثل گوسفند قربانی کے پس گردن سے ذبح کیا غرض جناب تین شبانہ روز ماتم قبر حسین پر برپا رکھا پہر وہان سے قافلہ نے سوی مدینہ کوچ کیا پس جب قریب مدینے کے پہنچے تو ایک جا خیمہ نصب کرکے اہلبیت کو اوسمین اوتارا اور بشیر سے ارشاد کیا کہ اے بشیر خدا رحم کرے تیرے باپ کو کہ وہ شاعر تہا آیا تو نے کچہہ پیشہ پدر سے بہرہ رکہتا ہے قُلْتُ بَلَى يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ إِنِّي لَشَاعِرٌ عرض کیے مینے کہ بلی مین بہی شاعر ہون جو حکم ہو بجا لاؤن فرمایا حضرت نے کہ جاکے اہل مدینہ کو میرے آنے کی خبر کر دی مینے عرض کیے بچشم اور اوٹہا مین اور گہوڑے پر سوار ہوکے داخل مدینہ ہوا جب مسجد رسول خدا کی قریب پہنچا اور وہ مسجد رسول خدا کی دکھائی دی تو زمانہ رسولخدا کا اور رہنا امام حسین کا یاد آیا طاقت ضبط کی نرہی اور بیساختہ مینے رونا شروع کیا اور یہہ مرثیہ مینے رو رو کے پڑہنا شروع کیا ۵ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ بِهَا ÷ قُتِلَ الْحُسَيْنُ فَأَدْمُعِي مِدْرَارُ اے اہل مدینہ کیا آرام سے گہرون مین اپنی اپنی بیٹہے ہو مدینہ ویران ہوا اور قابل رہنے کے نہین رہا کہ وارث مدینہ رسولخدا جگر گوشۂ بتول کو ظالمون نے تین دن کا پیاسا ذبح کیا اور بے قصور قتل کیا اوس مصیبت کے خیال سے آنسو میرے جاری ہین ۵ جِسْمُ الْحُسَيْنِ بِكَرْبَلَا مُضَرَّجٌ وَالرَّأْسُ مِنْهُ عَلَى الْقَنَاةِ يُدَارُ وہ مصیبت پڑی اوس جناب پر کہ جسکے بیان سے دل ٹکڑے ہوتا ہے کہ وہ جسم حسین جو آغوش مین زہرا کے پلا اور زبان رسولخدا سے نشو و نما ہوا جلتی ریت پر کربلا کے خاک و

خون مین غلطان پڑا رہا اور سر اقدس اوس جناب کا نیزے پر رکھ کے شہر بشہر پھرایا گیا اور پھر کہلے مینے
کہ یہہ علی ابن الحسین علیہ السلام اپنی پھوپھیون اور بہنون کو لیکے آیے ہین اور فلانے جا اوترے ہین
قَالَ فَمَا بَقِيَتْ فِي الْمَدِيْنَةِ مُخَدَّرَةٌ وَلَا مُحَجَّبَةٌ اِلَّا وَبَرَزْنَ مِنْ خُدُوْرِهِنَّ مَكْشُوْفَةً
شُعُوْرُهُنَّ مُخَمِّشَةً وُجُوْهُهُنَّ ضَارِبَاتٍ خُدُوْدَهُنَّ يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ
جو ہین یہہ آواز میرے اہل مدینہ نے سنی سب عورات پردہ نشین بیتاب ہوکی گھرون سے باہر نکل آئین
اس شکل سے کہ بال سرون کے کہلی ہوئی تھے چہرے نوچتی تھین اور رخسارون پر طمانچے مارتی تھین
اور بے اختیار روتی تھین کہ کسی کو مینے مثل اوس روز کے روتا نہین دیکھا اور سب مجھے چھوڑکی وہان
دوڑے پس مینے گھوڑیکو کوڑا کیا کہ تا جاکی اِن سے قبل خیمہ تک پہنچون مگر مارے بھیڑکی راہ نپائی تا آنکہ
گھوڑے سے اوترکے در خیمہ تک پہنچا اور جناب امام زین العابدین خیمی مین سے تھے فَخَرَجَ وَمَعَهٗ خِرْقَةٌ
يَمْسَحُ بِهَا دُمُوْعَهٗ پس حضرت باہر تشریف لائے اور ہاتہہ مین رومال تھا اوس سے آنسو پونچھتی
پس خادم نے کرسی بچھائی حضرت بیٹھے مگر حضرت کو رونے سے افاقہ نہ تھا اور آدمی مدینے کی حضرت کو
پرسا دیتے تھے اور مدینے کے عورتین اور مرد بے اختیار روتے تھے اور صدائی ہائے ہائے بلند تھی پس
حضرت نے اشارہ کیا کہ چپ ہو جب سب خاموش ہوئے بعد ازان حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے اور پھر فرمایا
نَحْمَدُهٗ عَلٰى عَظَائِمِ الْاُمُوْرِ وَفَجَائِعِ الدُّهُوْرِ وَاَلَمِ الْفَجَائِعِ وَمُضَاجَعَةِ الْوَجَاعِ وَجَلِيْلِ الرَّد
حمد کرتا ہون مین خدا کی کارہای عظیم اور مصیبت ہای زمانہ پر اور محنت دردآورندہ اور ماتم ہای صبر شکن پر
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ وَلَهُ الْحَمْدُ ابْتَلَانَا بِمَصَائِبَ جَلِيْلَةٍ وَثُلْمَةٍ فِي الْاِسْلَامِ عَظِيْمَةٍ
ای گروہ مردم حمد ہی واسطے خدا کی کہ مبتلا کیا ہمین مصیبتون جلیل اور دین اسلام مین رخنہ عظیم پڑا
قُتِلَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ وَعِتْرَتُهٗ وَسُبِيَ نِسَاءُهٗ وَدَارُوْا بِرَاْسِهٖ فِي الْبُلْدَانِ ای اہل مدینہ
وہ مصیبتین یہہ ہین کہ شہید ہوئے میرے پدر بزرگوار ابو عبد اللہ الحسین اور عترت اون کے اور قید
ہوئین عورتین اون کے اور سر اون کا شہر بشہر پھرایا گیا اور یہہ وہ مصیبت عظیم ہے کہ اپنا مثل نہین رکہتی
اَيُّهَا النَّاسُ فَاَيُّ رِجَالٍ مِنْكُمْ يُسَرُّوْنَ بَعْدَ قَتْلِهٖ ایہا الناس کون بشر ہے ایسا تم مین سے

مضاجعۃ
باہم نزاع کردن ۱۲

که وه مسرور هوگا بعد قتل جناب امام حسین کے آیۃ عین منکم تحبس دمعها اور کون چشم هے که سیلاب اشک کو ضبط کریگے اور آنسو بهانے مین بخل کریگے فرزند رسول خدا پر فلقد بکت السبع الشداد لقتله وبکت البحار بامواجها والسموات بارکانها بتحقیق که وه مصیبت هے که روئے اس مصیبت پر ساتون آسمان اور روئے امام تشنه لب کی پیاس پر دریا اور آسمان اور روئے اوس امام مظلوم پر سب مخلوقات خدا والاشجار باغصانها والحیتان فی لجج البحار اور درخت روئے اوس جناب پر شاخون سے یعنی درختون کے شاخون سے خون جاری هوا اور ملائکه مقرب اور اهل آسمان سب روئے ایها الناس ای قلب لا یتصدع لقتله ایها الناس کون سا دل هے که مصیبت جناب سید الشهدا مین شگافته نهوا هو ام ای فؤاد لا یحن له اور کونسا سینه هے که ماتم مین امام غریب ومظلوم کے مجروح نهوا ام ای سمع یسمع هذه الثلمة فی الاسلام اور کون گوش هے که ایسی مصیبت کو سن سکے که رخنه دین واسلام مین پڑا هے نه روئے ایها الناس اصبحنا مطرودین شاسعین عن الابصار کاننا اولاد الترک وکابل من غیر جرم اجترمناه ایها الناس تمهین خبر هے که همین کیا کیا ذلتین پهنچی هین امت رسولخدا کے هاته سے که گویا هم اولاد ترک اور کابل سے تهے اور همکو اذیتین دین اور همکو قید کیا ایسے که همنے کوئی جرم وقصور کیا هو ولا ثلمة فی الاسلام ثلمناه اور نه کوئی همنے دین اسلام مین رخنه ڈالا تها که جسکے عوض مین هم سے یه سلوک کیا والله اگر پیغمبر خدا اونهین هماری ایذا دینے مین وصیت کرتے تو بهی وه لوگ همین اس سے زیاده آزار نه دیسکتی پس ایسے مصیبتین جناب امام زین العابدین نے اوٹهائین که تمام عمر رویا کئے اور اس بیتابی سے روتے تهے که جو دیکهتا تها حضرت کو وه بهی رونے لگتا تها فما اکل لحم راس ضان ابدا اور تمام عمر کله گوسفند نکهایا جب سے سر اقدس امام حسین کو زیر تخت یزید دیکها اور جب خادم پانی سامنے لاتا تها اس قدر روتے تهے که وه پانی سب آنسوؤن سے مخلوط هوجاتا تها تا آنکه ایک روز کسی نے عرض کیا یا مولا کب تک روؤگے قال یا قوم ان یعقوب النبی فقد سبطا من اولاده اثنا عشر فبکی علیه حتی ابیضت عیناه من الحزن وهو حی فی دار الدنیا حضرت نے فرمایا ای قوم مجهے

روني سے منع کرتے ہو اي قوم يعقوب پيغمبر کي بارہ بيٹون مين سے ايک بيٹا گم ہوا اتنا روے کہ آنکھين سفيد ہوگئين حال آنکہ وہ جانتے تھے کہ يوسف زندہ ہي اور مينے تو اپني آنکھون سے ديکھا اٹھارہ عزيزونکو کہ اون کا نظير نہ تھا روي زمين پر تين دن کے بھوکے پياسے ايک ساعت مين قتل ہوئے واللہ اون کا غم ميرے دل سے نہ جائيگا اور اون کے نعشہاے خون آلودہ گلو بريدہ مجھے نہ بھولين گے پھر فرماتے تھے وَاكَرْبَاهُ بِكَ بِكَ يَا اَبَتَاهُ وَا اَسَفَاهُ بِقَتْلِكَ يَا اَبَتَاهُ افسوس تمہارے مصيبتون پر اي بابا افسوس تمہارے بھوکے پياسے شہيد ہونے پر اي بابا افسوس تمہارے بيکسي پر پہہ سنرا کي بہت روئے اور فرمايا قُتِلَ ابْنُ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ عَطْشَانًا وَاَنَا اٰكُلُ الزَّادَ وَاَشْرَبُ الْمَاءَ افسوس شہيد ہوا فرزند رسولخداؐ پياسا اور مين کھانا کھاتا ہون اور پاني پيتا ہون پہر اتنا روتے تھے کہ ريش مبارک آنسوؤن سے تر ہو جاتے تھے تھوڑا کھاتے تھے اور شکر خدا بہت بجالاتے تھے اور عبادت خدا مين مشغول ہوتے تھے اور چاليس حج حضرتؑ نے کيۓ اونٹ کو کوڑا نہ مارا منقول ہے کہ ايک روز جناب امام زين العابدين نے کوڑا اوٹھايا اونٹ کے مارنے کے ليۓ اور کچھ خيال کرکے کوڑے کو ہاتھ سے پھينک ديا اور فرمايا لَوْلَا الْقِصَاصُ لَضَرَبْتُهٗ آہ کيا مارون اوس بے زبان کو کہ مجھے قصاص کا خوف ہے افسوس ايسے رحيم وخداترس کو ظالمون نے راہ شام مين تازيانے مارے روايت ہفتادم فضائل اہلبيت اور نصف حسنات بخشنا اہلبيت کا شيعون کو اور آنا معصومون کا وقت مرگ پہر گريہ رسولخداؐ اہلبيت کو ديکھ کے اور حال قبر جناب امام حسينؑ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ مَعْرِفَةُ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَحُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ جناب رسول خداؐ نے فرمايا پہچاننا حق اہلبيت رسولخداؐ کا باعث برارت آتش جہنم ہي اور دوستي آل محمدؐ صلي اللہ عليہ وآلہ کے امان ہے عذاب آخرت سے وَمَنْ مَاتَ عَلٰى حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيْدًا اور جو مرے محبت اہلبيت رسول خداؐ پر وہ شہيد ہوا اگرچہ اپني بستر خواب پر مرے اور کتاب بشارة المصطفےٰ مين مذکور ہے کہ ايک روز جناب رسولخداؐ خانہ جناب امير مين شادان وفرحان داخل ہوئے اور فرمايا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ جناب اميرؑ وجناب فاطمہؑ اور حسنينؑ اوٹھ کھڑے ہوئے اور آداب سلام بجالائے

پس جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے اور اون سب بزرگوارون کو ہنس کے فرمایا کہ تم بھی بیٹھو بموجب فرمان واجب الاذعان سب برگزیدگان خدا بیٹھہ گیے قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَیْتُكَ اَقْبَلْتَ عَلَیَّ مِثْلَ هٰذَا الْیَوْمِ جناب امیر نے عرض کیے یا رسول اللہ مینے آپکو ایسا شاد و خرم اپنی پاس تشریف لاتی نھین دیکھا جیسا آپ کو آج شاد دیکھتا ہون حضرت نے فرمایا اے علی آیا جانتے ہو تم جس خوشخبری نے مجھے شاد کیا ہی اوس سے تمہین مینے آگاہ کرون قَالَ نَعَمْ رُوْحِيْ فِدَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عرض کیے جناب امیر نے بیان کیجیے اوس بشارت کو اے رسولخدا جان میری قربان ہو آپ پر سے فرمایا حضرت نے کہ آئی جبرئیل اور کہا مجھسے جناب پروردگار سے بعد تحفہ سلام کے کہ بشارت دو علی کو اس بات کی کہ جتنے شیعہ تمہارے ہین خواہ صالح خواہ فاسق سب داخل بہشت ہون گے یہہ خبر فرحت اثر سنکی جناب امیر مارے خوشیکی سجدہ شکر مین گیے اور بعد سجدہ کے دونون ہات سوئے آسمان اوٹھائے وَقَالَ اِنِّیْ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنِّیْ قَدْ وَهَبْتُ لِشِیْعَتِیْ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ اور عرض کیے یارسول اللہ مین خداکو اور آپکو گواہ کرتاہون کہ مینے نصف حسنات اپنی اپنی شیعون کو بخشے كَذٰلِكَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ جب جناب فاطمہ نے یہہ کلام سنا تو بولین اے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بھی آپکو شاہد کرتی ہون کہ مینے بھی نصف حسنات ابو الحسن کے شیعون کو بخشے جناب امام حسن نے عرض کیے ای نانا مین نے آپ کو گواہ کرتاہون کہ مین نے بھی اپنی نصف حسنات اپنی پدر بزرگوار کے شیعون کو بخشے جناب امام حسین نے فرمایا اے جد عالی وقار مین آپ کو شاہد کرتاہون کہ مینے بھی نصف حسنات اپنی اپنی پدر نامدار کے شیعیان گنہگار کو بخشے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّيْ جب رسول خدا نے یہہ سخاوت اپنی اہلبیت کی ملاحظہ کے فرمایا کہ اے اہلبیت میرے تم مجھسے کریم تر نھین ہو جب یہہ احسان شیعون پر کیا سنو مین نے اپنی خداکو گواہ کرتاہون کہ مینے بھی اپنے نصف حسنات اپنے شیعیان علی ابن ابیطالب کو بخشے ناگاہ صدائے غفار جانب آسمان سے نون آئی یَا اَهْلَ الْبَيْتِ مَا اَنْتُمْ بِاَكْرَمَ مِنِّيْ اے اہلبیت تم مجھسے زیادہ کریم نھین جب تمنے شیعیان علی پر یہہ احسان کیا تو سنو میرا احسان

شیعیان علی ابن ابیطالب برائی قد غفرت لشیعة علی و محبیه ذنوبهم جمیعًا بتحقیق کہ بخشے
ہین علی کے شیعون کی اور دوستون کے سب گناہ بخشنے حضرات آقا تمہارے پیغمبر نہایت مہربان
ہین چنانچہ جناب رسول خدا آپ نے فرمایا حبی و حب اهلبیتی نافع فی سبع مواطن
دوستی میری اور میرے اہلبیت کی نفع بخشتی ہے سات جا پر ایک تو وقت مرگ اور دوسرے قبر مین
اور تیسرے وقت نشور اور چوتھے وقت نامہ عمل کے اور پانچوین وقت حساب اور چھٹے بیچ میزان
اور ساتوین نزدیک صراط کے چنانچہ جناب صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ جب وقت مرگ ہمارے
شیعہ کا قریب آتا ہی تو ملک الموت اوسے اشارہ کرتا ہے انظر الی یمینک کہ ای مومن دیکھ
تو دہنی طرف فیری رسول اللہ و علیا و فاطمة والحسنین جب دہنی طرف دیکھتا ہی تو پاتا ہے
رسولخدا اور علی مرتضی اور فاطمہ اور حسن مجتبی اور حسین شہید کربلا کو پاس اوسکے موجود ہین اور جناب
امیر فرماتے ہین اے ملک الموت اوسکے قبض روح مین آسانی کرنا کہ یہہ ہمارا دوست ہی اور جب
قبر مین اوسے دفن کرتے ہین تو وہان پہلے جناب امیر سعی کو آتی ہین اور اوسے خوف سے بچاتی ہین اور
ایک روایت مین ہے کہ نکیرین سونگھتے ہین سینہ مومن کا قبر مین اور کہتا ہے ایک دوسرے سے کہ پہچین کرو
اس مومن کو کہ اسکے سینہ سے بوی محبت اہلبیت رسولخدا آتی ہے اور خداوند عالم محبت جناب امیر سے
قبر کو شیعہ کے مانند ایک کیاری بہشت کے کر دیتا ہے اور روز قیامت کو تاج پادشاہی رکھکی آئیگا
اور موہنہ اوسکا مثل چودہوین رات کے چاند کے ہوگا اور کتاب خرایج مین مرقوم ہی کہ ہر شیعہ کے ہاتھہ مین
فرشتے ایک ایک برگ طوبی دینگے کہ وہ بتی روز عقد جناب فاطمہ جمع کیئے گئی ہین اور اون پر نور سے
برات آتش دوزخ لکھی ہوگے فی الامالی عن ابن عباس قال ان رسول اللہ کان جالسا ذات
یوم اذا قبل الحسن اور کتاب امالی مین ابن عباس سے منقول ہے کہ ایکروز جناب رسولخدا تشریف رکھتے تھے
کہ جناب امام حسن تشریف لائے جو ہین امام حسن کو جناب رسولخدا نے آتے دیکھا رونے لگے ثم قال الی الی
یا بنی اور رو رو کے فرمایا اے فرزند میرے آ اور اونہین اپنے زانوی راست پر بٹھا لیا
پہر تشریف لائے امام حسین اونہین پہلے دیکھی حضرت رو دیئے اور بائین کے زانوی چپ پر بٹھا لیا ثم اقبلت

فَاطِمَةَ بَرَأَهَا بَكَى ثُمَّ قَالَ اِلَيَّ اِلَيَّ يَا بُنَيَّةَ پھر تشریف لائین جناب فاطمہ اونھین بھی دیکھکے رسولخدا رونے لگے اور بلاکے سامنے بٹھایا پھر تشریف لائی جناب امیر حضرت اونھین بھی دیکھہ کے رونے لگے اور بلاکے سامنے بٹھایا داہنی طرف اپنے اصحاب نے عرض کی یا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى وَاحِدًا مِنْ هٰؤُلَاءِ اِلَّا بَكَيْتَ اَوَمَا فِيْهِمْ مَنْ تُسَرُّ بِرُؤْيَتِهِ اے رسولخدا آپ سب کو دیکھہ کے روئے آیا آپ کے اہلبیت مین ایسا نہین کوئی کہ آپ کی باعث سرور ہووے حضرت نے فرمایا قسم مجھے اوس شخص کے کہ جسنے مجھے مبعوث کیا برسالت اور برگزیدہ کیا ہے اِنِّي وَاِيَّاهُمْ لَاَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللّٰهِ کہ مین اور یہہ اہلبیت میرے ہر آئینہ بزرگترین خلق ہین نزدیک خداکی مین رویا ہون انکے مصیبتون پر جو ان پر ہونے والے ہین پس یہہ بھائی میرا علی ابن ابیطالب صاحب نشان ہی میرا دنیا و آخرت مین اور وصی و خلیفہ ہے میرا بعد میرے اور سامنے میرے اور صاحب حوض کوثر اور مالک شفاعت اور صاحب تصرف ہر مسلمان کا ہے اور امام ہر مومن کا ہی دوست اسکا میرا دوست ہی اور دشمن اسکا میرا دشمن ہے اسکے دوستی کے باعث امت میرے رحم کیجائیگے اور اسکی دشمنی سے لعنت کیجائیگے یعنی رحمت خدا سے دور ہونگے اِنِّي بَكَيْتُ حِيْنَ اَقْبَلَ لِاَنِّي ذَكَرْتُ غَدْرَ الْاُمَّةِ بِهِ بَعْدِي مین رویا اسے آتی دیکھہ کے کہ مجھے یاد آیا غدر و عداوت امت کا ساتھہ اسکے بعد میرے تا آنکہ اوٹھاوینگے اور محروم رکھینگے اسکے جاگہہ سے اسی یہہ رنج و مصائب مین رہیگا تا آنکہ ایک شقی ماہ رمضان مین اسکے سر پہ تلوارماریگا اور شہید کریگا اور یہہ بیٹی میرے فاطمہ سَیِّدَۃُ النِّسَاءِ اولین و آخرین ہے اور یہہ پارۂ جگر اور روشنی چشم اور میوہ دل میرے ہی اور جب یہہ محراب عبادت مین کھڑی ہوتی ہی سامنی خدا کے تو نور اسکا فرشتون پر یون ظاہر ہوتا ہے جیسے اہل زمین پر نور ستارون کا ظاہر ہوتا ہی خداوند عالم فرماتا ہے اے ملائکہ میرے اُنْظُرُوْا اِلٰى اَمَتِي فَاطِمَةَ دیکھو کنیز خاص میرے فاطمہ کو کہ سیدہ ہی میرے کنیزون کے کہ کیسی رجوع قلب سے عبادت مین میرے حاضر ہی اور خوف سی میرے اعضا اسکی کانپتی ہین اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ اٰمَنْتُ شِيْعَتَهَا مِنَ النَّارِ گواہ کرتا ہون تمہین کہ مینے امان دی شیعون کو فاطمہ کے آتش جہنم سے مین رویا اسے دیکھہ کے کہ مجھے یاد آئی وہ مصیبت اسکی جو بعد میرے اسپر ہونگے كَاَنِّي بِهَا وَقَدْ دَخَلَ الذُّلُّ

بَيْتِهِمَا گویا مین اسکے ساتھہ ہون جسوقت لیکے گھر مین لعین گھس اوین گے اور ہتک حرمت کرین گے اور اس کے حق کو غصب کرینگے اور اسے میراث سے منع کرین گے وَكُسِرَ جَنْبُهَا وَاُسْقِطَ جَنِيْنُهَا اور ایک شقی مجروح کریگا اسکے پہلو کو کہ ساقط ہو جاویگا حمل اسکا وَهِيَ تُنَادِي يَا اَبَتَاهُ فَلَا تُجَابُ وَتَسْتَغِيْثُ وَلَا تُغَاثُ اور وہ فریاد وا ابتاہ کرتی ہوگی اور کوئی اوسکو جواب نہ دیگا اور وہ فریاد کریگی اور کوئی اوسکے فریاد کو نہ پہنچیگا اور جب دیکھا مینے حسنین کو تو رویا اس لیے کہ یہہ تو سید جوانان اہل جنت ہین اور حکم انکا حکم میرا ہے اور قول انکا قول میرا ہے انکو اس ظلم و ستم سے شہید کرین گے یعنی حسنؑ کو زہر ستم پلا کر شہید کرین گے کہ اسپر ملائکہ زمین و آسمان روئین گے اور حسینؑ میرے قبر سے چھڑائین گے اور مدینے سے نکالین گے فَاُضَمُّهُ فِي مَنَامِهِ اِلَى صَدْرِي پس مین اوسے خواب مین چھاتی سے لگاؤن گا اور حکم کرونگا اوسے مدینے سے جانیکا اور یہہ جائیگا اپنے مقتل کے طرف كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَقَدْ رُمِيَ بِسَهْمٍ فَخَرَّ عَنْ فَرَسِهِ صَرِيْعًا گویا مین اپنی پارہ جگر کو دیکھتا ہون کہ ایک تیر ایسا لگا کہ اوسکے صدمے سے زمین پر گر کے لوٹتا ہے ثُمَّ يُذْبَحُ كَمَا يُذْبَحُ الْكَبْشُ اور اوسے حال مین ذبح کیا جائیگا یہہ مثل گوسفند ثُمَّ بَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ وَبَكٰى مَنْ حَوْلَهُ وَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ بِالضَّجِيْجِ یہہ فرما کے رسول خدا بہت روئے اور سب اصحاب رونے لگے تا آنکہ آواز نوحہ و شیون بلند ہوئی اور حضرت فرماتے تھے خداوندا مین تجھی سے شکایت کرتا ہون اوس جور و ستم کے جو میرے اہلبیت پر ہون گے حضرات فِي الْحَقِيْقَت وہ مصیبت پڑے اہلبیت پر کہ اون مصیبت پر چرند اور پرند روئے وَمِنْ مَصَائِبِهِمْ كَانَتْ قُبُوْرُهُمْ شَتّٰى اور ایک مصیبتون سے اہلبیت کے یہہ مصیبت ہے کہ ظلم اعدا سے قبرین اون کے پراگندہ ہوئی ہین فَبَعْضُهَا فِي الْعِرَاقِ وَبَعْضُهَا فِي النَّجَفِ وَبَعْضُهَا بِالطَّيْبَةِ پس بعضی قبر تو نجف مین ہوئے اور بعضی عراق مین اور بعضی مدینہ مین فَاَرَادُوْا عَلٰى ذٰلِكَ مَحْوَ الْقُبُوْرِ اوسپر بھی ظالمون نے چاہا قبرون کو بھی مٹا دین كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّ الْمُتَوَكِّلَ لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَمَرَ الْحَارِثِيْنَ بِحَرْثِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ اَنْ يُجْرُوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ بِحَيْثُ لَا يَبْقٰى الْاَثَرُ چنانچہ روایت مین وارد ہوا ہے کہ متوکل لعین نے عداوت سے حکم کیا زراعت کرنیوالون کو کہ زراعت کرین قبر حسینؑ پر اور لاوین آب نہر تا بالکل اثر قبر حسینؑ برطرف ہو جاوے مدتک حد ہوا

بنیانہٗ پس گرادی لعینون نے عمارت اوسکے اور لائی جانورون کو زراعت کیلئے پس جانور اوس قبر شریف پر نگئی اور روتی تھے وکلما اجروا علیہ الماء غار وحار واستدل ان بقدرۃ اللہ العزیز لم یصل قطرۃ واحدۃ الی قبر الحسین اور ہرچند پانی کو قبر شریف پر لاتی تھے تو پانی حیران ہوکے ٹھہر جاتا تھا اور گرد تصدق ہوتا تھا وکان قبر الشریف اذا جاء الماء یرتفع ارضہ باذن اللہ اور جب پانی آتا تھا تو زمین وہان کے بلند ہو جاتی تھے قدرت خدا سے پس یہہ دیکہا لعینون نے تو حکم کیا کہ کوئی زیارت کو قبر شریف کی آنے نہ پاوے مگر اوس سے کچھہ روپئی لیا کرو پس ایک ضعیفہ مومنہ تھے کہ وہ قصد زیارت مین چرخہ زنی کرتی تھے تا خرچ راہ مہیا کرے جب یہہ حکم سنا اوس نے تو رات کو بھی محنت مین مشغول ہونے لگی تا آنکہ مشقت سے اپنی خرچ راہ اور خرچ محصول جمع کیا اور زیارت روضہ مقدس جناب سید الشہدا سے مشرف ہوئے جب یہہ خبر حاکم شقی نے سنی تو بولا کہ یہہ لوگ یون آنا قبر حسین پر سے موقوف نکرینگے اب جو آئے زیارت قبر حسینؑ کو اوسکا ایک ہاتہہ کاٹ لو پس جو محب خالص امام حسینؑ زیارتکو آتا تھا تو ملازمان خلیفہ غدار دست راست اوس دیندار کا کاٹ لیتی تھے پس ناگاہ ایک محب صادق غلام باوفا زیارت کو تشریف لائے پس اون ظالمان غدار نے ہاتہہ اوس زایر باوقار کا کاٹ لیا اور جانا کہ اب یہہ زیارت کو نہ آئیگا مگر وہ محب صادق جان نثار ایسے تھی کہ دوسرے سال پھر تشریف لائے ملازمان حاکم بیدین نے دوسرا ہاتہہ بھی کاٹ لیا جب تیسرا سال ہوا تو وہ بزرگوار پھر آئے تو ملازمان حاکم نی حاکم کو لکھا کہ تیری حکم سے دو مرتبہ مین دونون ہاتہہ زایر کے کاٹے ہین پھر بھی اوس نے محبت حسینؑ سے ہاتہہ نہ اوٹھایا اور اب پھر زیارت کو آیا جیسا حکم ہو بجا لائین حاکم لعین نے عداوت سے جناب امام حسینؑ کے حکم کیا کہ اب کوئی اور عضو کاٹ لو پس ایک پاؤن اوس ثابت قدم راہ محبت کا کاٹ لیا پھر بھی اوس دیندار نے اوس قبلہ ایمان سے موہنہ نہ پھرایا اور پھر آیا حضرات مومن کامل ایسے ہوتے ہین پس اون کافرون نے دوسرا پاؤن بھی کاٹ ڈالا پھر سال دیگر بھزار حسرت اپنی زیارت کو آیا تو اوس بار لوگون کو خوف اوسکے جان کا ہوا کہ ابکے مرتبہ یہہ عاشق امام شہید کیا جائیگا ناگاہ قدرت خدا سے امام علی النقی تشریف لیچلے زیارت جد بزرگوار کو راہ مین لوگون نے اوس جناب سے احوال زائر بیان کیا کہ یا مولا عشق امام حسینؑ مین ایک

Checked

مومن نے تمام اعضا نثار کیئے ہین اب کی خوف اوسکی جان کا ہے کہ اگلی سال پھر وہ زیارت جناب امام حسین گئے جاتا ہی جب یہہ بات جناب امام علی النقی نے سنی تو قریب اوسکی گئے اور اوسکا حال بکمال شفقت پوچھا اور اوسکے حال پر بہت روئے اور اوسے پاس اپنی اونٹ پر بٹھا لیا جب قبر شریف پر پہنچی اور وہ زیارت سی مشرف ہوا تو خوب رویا پس دوست خالص ایسے ہوتی تھے فَمَا لَكُمْ لَا تَبْكُونَ وَكَيْفَ يَجْلُونَ دُمُوعَكُمْ عَلَى الذَّبِيحِ الْعَطْشَانِ پس کیون نہین روتی تم اے مومنین اور کیون رونے مین قصور کرتے ہو اوس مظلوم جو ذبح کیا گیا پیاسا وَضَجَّتْ أَفْلَاكُ السَّمَاءِ وَتَنَاوَحَتْ بِهِ طُيُورُ الْفَلَا وَالْوُحُوشُ وَالْجِنُّ أَجْمَعُ اور مصیبت پر روئے آسمان و پرند و چرند اور جن تمام وَحِينَ كَرِيمَاتُ الْبَتُولِ حَوَاسِرٌ وَلَمْ تَبْقَ إِلَّا تَشُقُّ فَتَرْقَعُ یاد کرو اوسوقت کو جب دختران جناب فاطمہ بالباس پارہ پارہ نعش جناب امام حسین پر آئین وَتُقَبِّلُ جِسْمَ ابْنِ الْبَتُولِ سُكَيْنَةٌ وَشِمْرٌ لَهَا بِالسَّوْطِ ضَرْبًا يَمْنَعُ افسوس کہ سکینہ تو جسم مجروح پدر کو چومتی تھے اور شمر تازیانے سے ڈراتا تھا اور منع کرتا تھا فَيُوجِعُهَا ضَرْبُ السِّيَاطِ فَتَلْتَجِي بِعَمَّتِهَا مِنْ خَشْيَةٍ بِالضَّرْبِ تُوجَعُ ان دونون شعرون کے ترجمہ کا زبان کو یارا نہین کہ بیان کرے مگر اتنا اشارا رونے کو کفایت کرتا ہے کہ سکینہ بلبلا جاتی تھے اور اپنی پھوپھی سے بین کرتی تھی کبھی پکارتی وَمَقْتُولِي یا شِمْرُ وَيْحَكَ خَلِّهَا إِذْ كَانَتْ بِالتَّقْبِيلِ تَرْضَى وَتَقْنَعُ جناب زینب مایوس ہوکے شمر سے کہتی تھین کہ وائی ہو تجھپر اے شمر چھوڑ دے اس بچے پدر کو کہ اس نے تو اسی پر اکتفا کی ہے کہ نعش پدر کے بوسے لیے ہین روایت ہفتاد و یکم زرارہ مخبر گریہ امام زین العابدین علیہ السلام ابن قولویہ نے بسند معتبر زرارہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یَا زُرَارَةُ إِنَّ السَّمَاءَ قَدْ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا بِالدَّمِ اے زرارہ بہ تحقیق کہ آسمان روئے جناب امام حسین پر چالیس صباح بخون وَإِنَّ الْأَرْضَ بَكَتْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ اور زمین روئے اوس جناب کے ماتم مین چالیس صباح بسیاہی وَإِنَّ الشَّمْسَ بَكَتْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا بِالْكُسُوفِ وَالْحُمْرَةِ اور آفتاب رویا اوس مظلوم پر چالیس صباح بسرخی وکسوف وَإِنَّ الْجِبَالَ تَقَطَّعَتْ وَإِنَّ الْبِحَارَ تَفَجَّرَتْ اور ماتم جناب امام حسین مین پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اور دریا جوش و خروش مین آئے وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ بَكَتْ أَرْبَعِينَ

صَبَاحاً عَلَى الْحُسَيْنِ اور بہ تحقیق کہ فرشتگان آسمان نیچے اوس جناب پر چالیس صباح روئے وَمَا اخْتَضَبَتْ امْرَأَةٌ وَلَا اكْتَحَلَتْ حَتّٰى آتَانَا رَأْسُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ زِيَادٍ اور کسی عورت نے زنان بنی ہاشم سے خضاب نکیا روغن نہ ملا کنگھی نہ کی جب تک کہ ابن زیاد کا سر نحس کاٹ کے ہمارے لیے لائے اور ہم روتی تھے اوس جناب کی مصیبت پر اور اے زرارہ کوئی چشم محبوب تر نہین ہے اور کوئی رونا پسندیدہ نہین ہے اوس چشم سے کہ امام حسین پر روئے مَنْ بَكىٰ عَلَى الْحُسَيْنِ فَإِنَّهُ أَحْسَنَ بِالنَّبِيِّ وَفَاطِمَةَ اور جو روئے امام حسین پر اوس نے نیکی کی جناب فاطمہ سے اور احسان کیا جناب رسولخدا پر اور حق اہلبیت کا ادا کیا كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَّا عَيْنٌ بَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ فَإِنَّهَا ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ بِنَعِيمِ الْجَنَّةِ اے زرارہ روز قیامت کو تمام خلایق کی آنکھیں ہول قیامت سے گریان ہونگے مگر وہ آنکھ جو حسین پر روئی ہے وہ آنکھ خوش و خرم ہوگی اور بشارت دیجائیگی ساتھ نعیم جنت کے اور ہم ہمیشہ روتے ہین اوس جناب کی مصیبت پر اور جد بزرگوار میرے علی ابن الحسین جب اپنی پدر بزرگوار کو یاد کرتے تھے اسقدر روتے تھے کہ ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہو جاتی تھی وَكُلُّ مَنْ رَآهُ بِهٰذَا الْحَالِ فَيَبْكِي لِبُكَائِهِ اور جو ان حضرت کو اس بیقراری سے روتی دیکھتا تھا وہ بھی بے اختیار رونے لگتا تھا حضرات جائے تامل ہے رسم دنیا بھی ہے کہ جسکا عزیز مرتا ہے اوسے دلاسا اور تشفی دیتے ہین اب سنیے احوال امام زین العابدین علیہ السلام پر کہ خود احوال راہ شام مین امام باقر سے فرماتے تھے کہ جب ہمین نعش پسر جناب امام حسین سے جدا کیا تو مجھے ایک شتر بیکجاوہ پر سوار کیا تھا وَرَأْسُ الْحُسَيْنِ عَلَى عَلَمٍ وَنِسْوَتُنَا خَلْفِي عَلَى بِغَالٍ وَحَوْلَنَا الرِّمَاحُ اور سر میرے بابا حسین کا نیزہ پر سامنے میرے لیے جاتے تھے اور ہماری بھنین پھوپھیان سب میرے پیچھے سر برہنہ اونٹون پر سوار اور گرد ہمارے نیزہ دار تھے فَإِنْ دَمَعَتْ مِنْ أَحَدِنَا عَيْنٌ قُرِعَ رَأْسُهُ بِالرُّمْحِ اور اگر کوئی ہم مین سے حضرت پر روتا تھا تو لعین اوسکے سر پر نیزے مارتے تھے اور منع کرتے تھے حضرات کہین رونیکی یہہ تعزیر سنی ہے کہ عزیزون کو ذبح کرین اور اونھین رونے نہ دین عوض دلاسے کی مارین اور نیزے دکھائین وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ بَكىٰ عَلىٰ أَبِيهِ أَرْبَعِينَ سَنَةً اور حدیث مین وارد ہوا ہے

کہ جناب امام زین العابدین اپنی پدر بزرگوار پر چالیس برس روئے وَمَا اُکِلَ بِدَامِن الضَّمَانِ اَبَداً اَمَدَّۃَ عُمْرِہٖ اور تمام عمر حضرت نے گلہ گوسفند نہ کھایا وَنُقِلَ اَنَّہٗ قِیْلَ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ اِلٰی مَتٰی ھٰذَا الْبُکَاءُ یَا مَوْلَانَا اور منقول ہے کہ کسی نے جناب امام زین العابدین سے پوچھا یا مولا کہان تک روؤ گے فَیَقُوْلُ یَا قَوْمِ اِنَّ یَعْقُوْبَ النَّبِیَّ فُقِدَ لَہٗ سِبْطٌ مِنْ اَوْلَادِہِ الْاِثْنَیْ عَشَرَ حضرت نے فرمایا اے شخص یعقوب پیغمبر کے بارہ بیٹون سے ایک بیٹا گم ہوا فَبَکٰی عَلَیْہِ حَتّٰی اِبْیَضَّتْ عَیْنَاہُ مِنَ الْحُزْنِ پس یعقوب یوسف پر اس قدر روئے کہ آنکھین سفید ہوگئین وَھُوَ حَیٌّ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا حالانکہ یوسف زندہ تھے وَاَنَا قَدْ نَظَرْتُ بِعَیْنِیْ اِنَّ سَبْعَۃَ عَشَرَ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ لَیْسَ لَھُمْ شَبِیْہٌ فِی الْاَرْضِ قُتِلُوْا فِیْ سَاعَۃٍ وَاحِدَۃٍ اور اے شخص مینے تو اپنی آنکھون سے دیکھا سترہ اہلبیت کو کہ شبیہ و نظیر نرکھتے تھے ایکساعت مین مثل گوسفند قربانی ذبح ہوگئے اور سر اون کے نیزون پر چڑہائے گئے اور شہر بشہر پھرائے گئے فَوَاللّٰہِ لَا یَذْھَبُ حُزْنُھُمْ عَنْ قَلْبِیْ وَلَا شَخْصُھُمْ عَنْ عَیْنِیْ وَلَا ذِکْرُھُمْ لِسَانِیْ حَتّٰی یَلْحَقَنِیَ اللّٰہُ بِھِمْ قسم ہے خدا کی کہ غم اون کا دل سے میرے دور نہوگا اور اون کے لاشہاے خاک و خون آلودہ گلو بریدہ میری نظر سے غایب نہون گے اور ذکر اون کا میرے زبان سے موقوف نہوگا جب تک کہ خدا مجھے اون سے ملائے وَمَا وُضِعَ بَیْنَ یَدَیْہِ طَعَامٌ اِلَّا وَبَکٰی بُکَاءً شَدِیْداً حَتّٰی بَلَّ الطَّعَامَ مِنَ الدُّمُوْعِ اور کبھی خوان طعام آگے اوس جناب کے نرکھا گیا مگر یہہ کہ اس شدت سے روتے تھے کہ وہ طعام آنسوؤن سے تر ہوجاتا تھا حَتّٰی قَالَ مَوْلًی لَہٗ جُعِلْتُ فِدَاکَ اِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْھَالِکِیْنَ یہانتک کہ ایکدن ایک غلام نے عرض کی کہ فدا ہون تیرے یا مولا خوف ہے مجھی کہ آپ روتے مین ہلاک ہون فرمایا حضرت نے سوا اسکے نہین ہے شکایت غم و الم کی مگر خدا سے اور مین اون چیزونکو جانتا ہون کہ تم اوسے نہین جانتے وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَمْ اَذْکُرْ مَصْرَعَ بَنِیْ فَاطِمَۃَ اِلَّا خَنَقَتْنِی الْعَبْرَۃُ اے شخص واللہ جب مین مقتل فرزند فاطمہ کا یاد کرتا ہون وہ رقت گلوگیر ہوتی ہے کہ ضبط اوسکا مین نہین کرسکتا پہر رو کے یہہ شعر پڑہتے تھے اِتَّکَلْتُ مُحَرَّوْنَا فَمَالَکَ تَیْ قَدْ ✣

هَلْ لَا بَكَيْتَ لِمَنْ بَكَاهُ مُحَمَّدٌ اگر ہی تو غمگین پس کیا ہے واسطے تیری کہ سووے تو آیا نہ روؤن مین واسطے
اوس مظلوم کے جیسی روئی ہوون رسول خدا ۔ وَلَقَدْ بَكَتْهُ فِي السَّمَآءِ مَلَآئِكٌ ۔ طُهْرٌ كِرَامٌ رُكَّعٌ
سُجَّدٌ اور بہ تحقیق روئے اوسپیچ آسمان کے فرشتے پاک سفید رو بزرگ رکوع و سجود مین وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ الْمُنِيرُ بَكَاهُمَا ۔ حَوْلَ النُّجُومُ تَبَاكَيَا وَالْفَرْقَدُ اور شمس و قمر روشن گرد ستارون کے روئی ہین
اور ستاری فرقدین احوال حضرت پر گریان اَنَسِيتَ قَتْلَ الْمُصْطَفَيْنَ بِكَرْبَلَا ۔ حَوْلَ الْحُسَيْنِ ذَبَائِحًا
لَمْ تُلْحَدْ اے شخص آیا بہول جاؤن قتل اولاد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا بیچ زمین کربلا کی گرد ہیر
بابا حسین علیہ السلام مثل گوسفند قربانی کے ریگ گرم کربلا پر ذبح کئی پڑے تہی بی گور دکفن اَنَسِيتَ
إِذْ سَارَتِ الَيْهِ رِكَائِبًا ۔ فِيهَا ابْنُ سَعْدٍ وَالطَّغَاتُ جُهَّدًا آیا بہول جاوین اوسوقت کو کہ میری
بابا پر سوارون کے جیرانی ہوئے اوسمین عمر سعد تہا اور بہت طاغی تھے کہ قتل حسین پر کوشش کرتی تہے
فَسَقَوْهُ مِنْ جُرَعِ الْحُتُوفِ بِمَشْهَدٍ ۔ كَثُرَ الْعِدَاةُ بِهِ وَقَلَّ الْمُسْعِدُ پس پلائی اونہون نے
حسین کو کاسہ ہای ناخوش مرگ اور کثرت دشمنون کی حسین پر اور مددگارون کی کمی تہی کہ کوئی دوست نظر نہ آتا
تہا ثُمَّ اسْتَبَاحُوا الْحَاسِرَاتِ بِصَوْنِهَا ۔ فَالشَّمْلُ مِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ مُبَدَّدٌ پہر اون لعینون نے
مباح جانا سر و پا برہنہ کرنیکو اہل حرم کے اور دختران فاطمہ زہرا کے اسیر کرنیکو پس جماعت ہمارے بعد حسین کے
پراگندہ ہوئے كَيْفَ السُّلُوُّ وَفِي السَّبَايَا زَيْنَبٌ ۔ تَدْعُوا بِحُرْقَةِ قَلْبِهَا يَا أَحْمَدُ کیونکر تسلی ہو
مجہے درحالیکہ بیچ قیدیون کے پہوپہی میری زینب و دختران فاطمہ زہرا بیمقنعہ و چادر قید ہوون اور
فریاد کرتی تہین سوز جگر سے کہ ای رسول خدا ہم اس ذلت سے مثل لونڈی غلامون کے قید ہین يَا جَدُّ مِنْ
حَوْلِي يَتَامَى لِلْخَوِي ۔ بِالذُّلِّ قَدْ سَلَبُوا الْقِنَاعَ وَجُرِّدُوا اے جد بزرگوار گرد میرے یتیمان حسین بہنین
میرے اس ذلت سے ہین کہ مقنعہ تک اون کے ظالمون نے چہین کے سر برہنہ کردیا ہی يَا جَدُّ قَدْ مُنِعَ الْفُرَاتُ
وَقُتِّلُوا ۔ عَطَشًا فَلَيْسَ لَهُمْ هُنَالِكَ مَوْرِدٌ ای بہ تحقیق منع کئی گئی حسین آب فرات سے اور قتل ہوئے
مع اقربا پیاسے نہوا واسطے اون کے مقام آب يَا جَدُّ مِنْ ثُكْلِي وَطُولِ مُصِيبَتِي ۔ لِمَا أُعَانِيهِ
أَقُومُ وَأَقْعُدُ اے جد بزرگوار کوئی نہ تہا رونیوالا ہمارے طول مصیبت پر اور نہ تہا کہ دیکہی ہم کو

اور ہمین تسلی دی اور خاطرداری کرے یا جدّ لو ابصرتنی ورأیتنی ✤ یا جدّ ذا نحر الحسین و
موّید اے نانا اگر خیال کرتے تم مصیبت ہماری اور دیکھتے جد بزرگوار گلوی حسین کہ تا دم مرگ خشک رہا
یا جدّ ذا صدر الحسین مرضّض ✤ والخیل ترکض من اعلاه و تصعد اے نانا رسولخدا
اگاہ ہو سینہ تمہارے پیارے حسین کا ریزہ ریزہ ہوگیا اور گھوڑے جسم حسین پر دوڑتے تھے اور کودتے
تھے اور روندتے تھے یا جدّ ذا ابن الحسین مغلّل ✤ ومغلّل فی قیدہ و مصفّد ای جد
بزرگوار یہہ فرزند حسین کا تمہارے بیمار طوق اسکے گلے مین ہے اور بیڑیون مین لوہیکی جکڑا ہی یبکی
لوالدہ وینظر حاله ✤ وبنو امیّة فی النعائم یہتدی کہ مرثیہ پدر بزرگوار مین اشعار پڑھتا ہے
اور حال اپنے بابا کا دیکھتا ہے کہ سر اوس جناب کا نیزی پر چھڑا ہے ای نانا ہمارا تو یہہ حال ہے اور بنی امیّہ
عیش اور آسایش مین ہین یا جدّنا شمر یروم بقتله ✤ ذبح الحسین فایّ علج قد ای جد
ہمارے شمر لعین تکبر و تفاخر سے اوچہلتا ہی قتل حسین سے اور ذبح کیا حسین کو مثل گوسفند پس کونسی آنکہہ
ہے کہ بعد قتل حسین کے سوئیگی لیجوز جائزة اللعین علیه ✤ لعن المہیمن مایہ یتہضّد ✤
واسطے انعام یزید کے ذبح کیا حسین کو تا جائزہ لے لعین ہے اوپر اوسکی لعنت خدا کی جیسا کام کیا
اوس نے حتّی اذا اهوی علیه بسیفه ✤ فاذا بفاضل صوته یا واحد یہان تک جب ارادہ
کیا ذبح حسین کا اوسوقت پکارا وہ مظلوم باواز بلند ای خداوند تو میرے مصیبتون کو دیکھتا ہی
یا خالقی انت الرقیب علیهم ✤ فی فعلهم ظلما وانت الشاهد ای خالق میرے تو نگہبان ہے
اور گواہ ہی فعل ان کے کا اور جو ظلم کہ تیرے نبی کے نواسی پر کرتی ہین تو ہی اسکا شاہد ہی ویعجّ
طوراً بالنبیّ وآله ✤ ویقول یا جدّاه الا یا احمد اور آواز بلند سے پکاری اپنے نانا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو اور کہتی تھے اگاہ ہو ای نانا احمد کہ یہہ حال کیا تمہاری نواسی کا تمہاری
امّت نے یا والدی الساقی علی المرتضی ✤ مال العدوّ بنا بما قد تقصد ای بابا میرے ساقی کوثر
علی مرتضے پہنچی مجہی وہ آزار دست دشمنون سے بہ تحقیق کہ ممکن نہین دفع اون کا یا امّی الزہراء
قومی علیّ ذی ✤ وجمیع املاک السماء الشہّد اے امان فاطمہ زہرا اوٹھو قبر سے اور تمار کرو

مصیبتین میرے اور سب افلاک آسمان واسطے تمہارے گواہ ہین هٰذا حُسَیْنُكَ بِالْحَلائِلِ مُقَطَّعٌ
مُتَخَضِّبٌ بِدِمائِهِ مُتَشَهِّدٌ یہہ حبیب پارہ جگر تمہارا اي فاطمہ کہ شمشیر و تیر و خنجر سے ٹکڑے کیا گیا ہے
اپنے خون مین نہایا شہید کیا گیا ہے وَالطُّیُوْرُ بِحَوْلِهٖ قَتْلٰی حَوْلَهُ ❊ فَوْقَ الْقَتِیْلِ مُضَرَّجٌ
وَمُجَدَّلٌ اور اولاد پاک و پاکیزہ تمہارے ذبح کی ہوئی گرد حسین کے پڑی ہے اور بر زمین تفتیدہ کے
ٹکڑے ٹکڑے برہنہ بیکفن هٰذا مُصابٌ مَا اُصِیْبَ بِمِثْلِهٖ ❊ بَشَرٌ مِنَ الْمَخْلُوْقِ اِلَّا وَاحِدٌ یہہ وہ
مصیبتین ہین کہ ایسے مصیبتین کسی بشر پر مخلوقات خدا سے نہین پڑین مگر ایک شخص پر یعنی حسین ابن علی
کہ سوا انکے کسی پر یہہ مصیبتین نہین پڑین اور اکثر حضرت یہہ کہکے روتے تھے وَاكَرْباهُ لَكَ یا اَبَتاهُ
وَا اَسَفاهُ بِقَتْلِكَ یا اَبَتاهُ وای اندوہ تمہاری مصیبت پر اي بابا ہزار افسوس تمہارے بہوکے پیاسے ذبح ہونے پر
اي بابا قُتِلَ ابْنُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ عَطْشاناً وَاَنَا آكُلُ الزّادَ وَاَشْرَبُ الْماءَ ہزار حیف فرزند فاطمہ زہرا
دختر رسول خدا تو پیاسا ذبح کیا جاے اور مین پانی پیتا ہون اور کھانا کھاتا ہون ہرگز یہہ کھانا گوارا
نہوگا بس تہوڑا سا کھاتي تھے اور رات کو عبادت مین مشغول رہتي تھے اور دن کو روزہ رکھتی تھے یونہین
چالیس برس گذری اور اگر کسی جانور کو ذبح ہوتے دیکھتی تو اوس قدر روتی تھے کہ بیہوش ہوجاتي تھے
چنانچہ ایکدن وہ جناب کہین جاتي تھے پس ایک قصاب کو دیکھا کہ بقصد ذبح ایک گوسفند کو باندہ رہا ہے
حضرت کھڑے ہوگئي اور فرمایا اي شخص کیا کرتا ہے وہ بولا کہ یا حضرت حکم خدا و رسول جاری کرتا ہون
یہہ سنکي حضرت نے فرمایا آیا تونے اس بے زبان کو آب و دانہ دیا ہے یا نہین اوس نے عرض کی
یا مولا یہہ دستور ہے ہم قصابون کا کہ قبل ذبح جانور کو آب و دانہ سے سیر کرلیتے ہین اور بہوکا پیاسا
ذبح نہین کرتے پس یہہ سنکي حضرت مین تاب ضبط نرہی بے اختیار ایک آہ کا نعرہ مارا اور فرمایا ایہا الناس
دیکہو تم کہ قصاب سے بي آب و دانہ جانور کو ذبح نہین کرتے وائی اون لعینون پر کہ جنہون نے
میرے بابا کو کہ وہ فرزند آل رسولؐ اور جگر گوشہ بتولؑ تھے مع عزیز و اقربا تین دن کا بہوکا
پیاسا ذبح کر ڈالا اور اتنا نسمجہے نہ جانا کہ ہم کیا کرتے ہین اور کسی قتل کرتے ہین یہہ فرماکر اس شدت
سے روئے کہ بیہوش ہوگئے اور لوگ بدشوار وہان سے لائے روایت ہفتاد و دوم

فضائل مجلس اور حال رحم جناب امیر علیہ السلام یتیمون پر اور پھر احوال شہادت فرزندان حضرت مسلم ابن عقیل علیہ السلام قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا بِمَجْلِسٍ يَتْلُوْنَ فَضْلَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ اِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ جناب رسولخدا نے فرمایا جس مجلس مین ہم اہلبیت کے فضائل یا مصائب بیان ہون اور آدمی اونکے سننے کو جمع ہون تو ملائکہ اون کو احاطہ کرتے ہین وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اور جب تک وہ اوس مجلس مین بیٹھے رہتے ہین رحمت خدا اونکے شامل حال رہتی ہی وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ اِلٰى اَنْ يَتَفَرَّقُوْا اور فرشتے اونکے لئے طلب مغفرت خدا سے کیا کرتے ہین جب تک وہ مجلس تمام کو پہنچے وَيُبَاهِيْ بِهِمُ اللّٰهُ فِي الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى اور خدا ملاء اعلی مین اونکے اس افعال پسندیدہ پر مباہات کرتا ہے ابن ابی الحدید نے حکایت کی ہے کہ ایک رات جناب علی ابن ابیطالب کہین سے دولتخانہ کو تشریف لاتے تھے ایک گھر پر پہنچے دیکھا کہ ایک عورت بیوہ چولھے پر پانی گرم رہی ہے اور کئی بچے اوسکے شدت گریہ سے زمین پر لوٹتے ہین سَئَلَ عَنْهَا لِمَا يَبْكُوْنَ وَمَا تَصْنَعُ جناب امیر ٹھہر گئے اور پوچھا اوس عورت سے کہ بچے تیرے کیون روتے ہین اور تو کیا کرتی ہے اوس نے کہا اے شخص مین ایک زن بیوہ و بیوارث ہون اور یہہ بچے میرے یتیم ہین آج مجھے کچھہ میسر نہوا کہ انھین کھلاتے اسوقت ان بچون کا بھوک سے برا احوال ہے اور روتے ہین ناچار اونکے بہلانے کو خالی دیگچے مین پانی چولھے پر چڑھا دیا ہے کہ تا یہہ جانین کہ کچھہ کھانا پکتا ہے اس امید مین سو جاوین حضرت احوال اوس عورت کا سنکر بہت غمگین و ملول گھر مین تشریف لائے جو کا آٹا جو قوت حضرت کا تھا سب کا سب لے گئے اور اسے فرمایا اے عورت جلد لیسے گوندھکر خمیر کر اور آپ اوس آب گرم مین آتش لگانے لگے لیکن یہہ بھی خیال تھا کہ ایسا نہو کہ تا تیار ہے طعام بچے رو رو کے سو جاوین باین لحاظ ادہر آتش کی خبر لیتے تھے اور دہن مقدس سے چولھا پھونکتے تھے اور ادہر بچون کے ساتھہ طفلانہ کھیلتے جاتے تھے دونون دست مبارک اور دونون گھٹنے زمین پر رکھکے اونکے ساتھہ دوڑتے تھے اور ہنس کر خوش فعلیان کرتے تھے یہان تک کہ وہ بچے رونا بھول گئے جب کھانا طیار ہوا تو حضرت نے اون یتیمون کو ساتھہ اونکی ماں کے

آپ بیٹھ کر کھلایا بعد ازان دست مبارک آسمان کی طرف اوٹھا کی یون دعا کی کہ خداوندا ان بچون کو کبھی بھوکا نرکھنا کہ یتیم وبیکس بپدر مردہ ہین عورت نے ہرچند نام ونسب پوچھا حضرت نے نہ بتایا اور رخصت ہوکر چلے آئے آپ فاقے سے رہے جب صبح ہوئے تو عورت نے رحم دلی اور یتیم پروری مردمان ہمسایہ سے بیان کی اونہون نے شکل وصورت پوچھے جب اوس نے بیان کی تو اونہون نے کہا آہ وہ امیر المومنین تھے یہ عادتین اور رحم کس نے پایا اور جو کا آٹا ہے مخصوص قوت اونھین کا ہے وہ عورت بہت سا روئے کہ افسوس مینے اپنی آقا سے اپنی گھر کا کام لیا ہزار حیف حال جناب امیر تو یہ ہو اور اون کے یتیمون پر کسی نے رحم نکیا چنانچہ امالے مین شیخ صدوق نے لکھا ہے کہ جب نواسی دونون جناب امیر کے یعنے بیٹی حضرت مسلم کے گرفتار ہوکے کربلا کوفہ مین سے پیش ابن زیاد گئے عوض رحم کے اوس پلید نے زندان بان کو بلایا اور کہا قید کر ان دونون لڑکون کو قید شدید وَمِنْ طَیِّبِ الطَّعَامِ فَلَا تُطْعِمْهُمَا وَمِنْ بَارِدِ الْمَآءِ فَلَا تَسْقِهِمَا اور ہرگز اچھا کھانا انھین نہ کھلانا اور آب سرد نہ پلانا کیا عادت تھے یعنی کو فَکَانَ الْغُلَامَانِ یَصُومَانِ النَّهَارَ فَاِذَا جَنَّهُمَا اللَّیْلُ اُتِیَا بِقُرْصَیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ وَکُوْزٍ مِنْ مَآءٍ وہ یتیم دن کو بعادت بزرگان روزہ رکھتے تھے شام کو دو قرص نان جو اور ایک کوزہ پانی کا زندان بان لاکے دیتا تھا اس مصیبت مین سال بھر گذرا پس چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی سے کہا یَا اَخِیْ قَدْ طَالَ بِنَا مُکْثُنَا وَیُوْشِکُ اَنْ تَفْنٰی اَعْمَارُنَا وَتَبْلٰی اَبْدَانُنَا اے بھائی ہم کو بہت مدت اس قید خانے مین ہوئے یقین ہے کہ ہم اس قید مین مرجائینگے اور بدن ہمارے گھل جائینگے پس آج زندان بان سے قرابت رسولخدا سے اپنی بیان کرو پس جب رات ہوئی اَتٰی الشَّیْخُ بِقُرْصَیْنِ مِنْ شَعِیْرٍ وَکُوْزٍ مِنْ مَآءٍ آیا زندان بان موافق عادت کے دو روٹیان جو کے اور ایک کوزہ پانی کا لیکر پس چھوٹے بھائی نے کہا اے شیخ تو محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ کو پہچانتا ہے وہ دیندار بولا وَکَیْفَ لَا اَعْرِفُهٗ وَهُوَ نَبِیِّیْ وَشَفِیْعُ النَّاسِ کیون نہین جانتا کہ وہ پیغمبر خدا اور شفیع روز جزا ہین پھر صاحبزادی نے کہا اَتَعْرِفُ جَعْفَرًا آیا تو جعفر کو جانتا ہے کہا اوس نے کیون نہ جانونگا ہین کہ اونھین خدا نے دو پر دیئے ہین کہ فرشتون کے ساتھ پرواز کرتے ہین

جنت مین پهر کها الشیخ اَتَعرِفُ عَلِيَّ بنَ اَبِي طَالِبٍ آیا تو واقف هي علي ابن ابیطالب سیے قَالَ کَیفَ لَا اَعرِفُ وَهُوَ اِبنُ عَمِّ النَّبِيِّ وَاِمَامِي اوس نے کها کیون کر نجانون که وه حضرت ابن عم رسول ور امام میرے هین پس کها صاحبزادي نے الشیخ تو مسلم بن عقیل کو جانتا هي کها هان کیون نهین جانتا هین وه بهی پسر عم رسول هین اوسوقت دونون نے بیتاب هو کر کها اي شیخ نَحنُ مِن عِترَةِ نَبِیِّكَ نَحنُ مِن وُلدِ مُسلِمِ ابنِ عَقِیلٍ هم تیرے پیغمبر کے عترت سیے هین اور هم مسلم ابن عقیل کے یتیم هین قَد ضُیِّقَت عَلَینَا سِجنُنَا فَمَا لَكَ لَا تَرحَمُ صِغَرَ سِنِّنَا بتحقیق که تنگ کیا تو نے قید کو همارے پس کیا هے تجهے که هم پر رحم نهین کرتا پس جو هین یهه کلام سنا اوس نے بَکَیٰ بُکَاءً شَدِیدًا وَانکَبَّ عَلَیٰ اَقدَامِهِمَا یُقَبِّلُهُمَا بهت سیے شدت سیے رویا اور دوڑ کر پاؤن پر گر کے بوسے لیتا تها اور کهتا تها فدا هون تم پر سیے وَاللّٰهِ لَا اُرِیدُ اَن یَکُونَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَاٰلِهِ خَصمِي فِي یَومِ القِیٰمَةِ والله نهین چاهتا هون مین که رسولخدا روز قیامت کو مجهسے دشمني کرین پس اے صاحبزادو حاکم جو چاهے مجهي کرے یهه دروازه قیدخانیکا کهلا هے جدهر چاهو چلي جاؤ یا حَبِیبَيَّ سِیرَا اللَّیلَ وَاکمُنَا النَّهَارَ اے دوستو میرے راتکو چلنا اور دن کو چهپ رهنا غرض اسیطرح چلے وه دونون صاحبزادے رات بهر پهرے جب صبح هوئي تو ایک باغ مین جا کي درخت بلند پر چڑه گئے اِذ طَلَعَتِ الشَّمسُ وَاِذَا بِجَارِیَةٍ قَد رَاَتهُمَا جب روز بلند هوا ایک کنیز اوس باغ مین آئیے اور دیکها انهین تو پوچهنے لگے احوال اون کا جب اونهون نے بیان کیے سرگذشت اپنے بَکَت لِحَالِهِمَا روئے حال پر اون کے پهر دلاسا دیا اور کها که میرے ساتهه چلو تم که بي بي میرے دوست هي تمهارے غرض ساتهه لیکر آئیے اور اپني بي بي کو خبر کیے وه زن نیکبخت سنتي هے ننگی پاؤن دوڑیے وَقَالَت لَهُمَا اُدخُلَا بِالرَّحبِ وَالسَّعَةِ اور بولے الصاحبزادو گهر مین تشریف لیچلو خوشحال لونڈیکا که فرزند رسولخدا میرے مهمان هون یهه کهلی لیجاکے ایک مکان مین که جسمین کوئے نجاتا تها اون کے رهنے کو خالي کیا اور فرش پاکیزه اوسمین بچهایا ثُمَّ اَتَتهُمَا بِطَعَامٍ فَاَکَلَا وَشَرِبَا بعد ازان جو کچهه حاضر تها لا کی رکها یتیمان مسلم نے کهایا اور آب سرد پیا

اور مسند پر لیٹے چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی سے کہا یا اخی قد آمنا لیلتنا ھذہ اے بھائی ہم تحقیق آج کی شب ہمنے امن پایا فتعال حتی اعانقک قبل ان یفرق الموت بیننا پس قریب آؤ کہ مین تمہارے گلی لگون پیش از آنکہ موت ہمارے اور تمہارے درمیان جدائی ڈالے فاعتنقا وناما پس ایک دوسرے سے بغلگیر ہوکر سو رہے تھوڑے سے رات گذری تھی اقبل ختن العجوز وقرع الباب کہ آیا داماد اوس پیرزن کا اور زنجیر ہلائے اوس مومنہ نے کہا تو کون ہے بولا صاحب خانہ قالت لیس لک ھذا بوقت وہ بولے یہہ وقت تیرے آنیکا نہین تھا آج کیون آیا وہ بولا جلد دروازہ کہول کہ ہوش و حواس میرے منتشر ہین ایک حادثہ عظیم اوس لعین پر واقع ہوا تھا آج وہ بولے کیا وہ حادثہ تھا قال ھرب الغلامان من السجن فنادی الامیر فی عسکرہ من جاء براسیھما فلہ الفا درھم بولا کہ دو لڑکے قید خانہ سے بہاگی ہین ابن زیاد نے منادی کی ہے کہ جو سر اون کے لاوے اوسی دو ہزار درہم دونگا مینے آپکو اور گھوڑیکو ہلاک کیا لیکن نشان اون کا نہ ملا غرض آیا وہ لعین گھر مین اور کھانا کھاکے سونے لیٹا ہنوز غافل نہوا تھا کہ صدائے تنفس اندرون خانہ سے اوسی آئے پس اپنے زوجہ سے پوچھا کہ یہہ آواز کیسی آتی ہے اوس نیکبخت نے کچھہ جواب ندیا واذا باحد الولدین قد انتبہ ناگاہ ایک صاحبزادہ چونکا فقال لاخیہ اجلس فان ھلاکنا قد قرب پس وہ شہزادیکو جگاکے بولا اے بھائی کیا سوتے ہو اوٹھو کہ مرگ ہماری عنقریب آئی ہے پس کہا اوس صاحبزادی نے چونک کے ای بھائی کیا دیکھا تمنے قال بینما انا نائم واذا بابی واقف عندی کہا مین سوتا تھا کہ دیکھا بابا میرے پاس کھڑے ہین واذا بالنبی وعلی وفاطمۃ والحسن والحسین کہ یکایک میرے بابا کی پاس رسول خدا اور علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن و حسین تشریف لائے اور میرے بابا سے فرماتے ہین ما لک ترکت اولادک بین الاعداء اے مسلم کیونکر تمہین صبر آیا کہ ان دونون لڑکون کو دشمنون مین چھوڑ آیے فقال ابوھما ھما باثری قادمین بابا نے عرض کی کہ آج کے شب عنقریب میرے پاس آتے ہین یہہ سنکی دوسرے بھائی نے کہا اے بھائی یہی مینے بھی خواب دیکھا ہے فاعتنقا وبکیا پس دونون گلے ملکے خوب روئے

CENTRAL LIBRARY

جب اوس لعین نے یہہ سنا تو اوٹھ کے دیوار پکڑتا ہوا اوس مکان مین آیا حتیٰ وقعت یدہ علی جنب الغلام الصغیر یہان تک کہ دست نجس اوسکا چہوٹے بھائی پر پڑا فقال من انت بس وہ صاحبزا ڈر کے بولا کہ تو کون ہے وہ لعین بولا وہ شقی تو صاحب خانہ ہے فمن انتما تم کون ہو وہ دونو بولے ای شیخ اگر ہم سچ کہین تو ہمین امان دیگا قال نعم کہنے لگا ہان امان دون گا مین دونون بولے یا شیخ نحن من عترۃ نبیک ہربنا من السجن اے شیخ ہم تیرے نبی کے عترت سے ہین قید خانہ سے بھاگ کے جان کے خوف سے تیرے گھر مین چھپے ہین وہ بیدین بولا من الموت ہربتما والی الموت وقعتما الحمد للہ الذی اظفرنی بکما جان کے خوف سے بھاگے آخر موت کی پہندے مین اگر پھنسے شکر خدا کا کہ تم میرے ہاتہہ لگے ثم انہ لطم الاکبر لطمۃ اکبہ علی وجہہ للارض پہر اوس بیایمان شکن لعین نے بڑے بھائی کو ایک طمانچہ مارا اس زور سے کہ موںہہ کے بہل زمین پر گر پڑا ثم انہ کتفہ کتفا وثیقا پہر زور سے اوس کافرنے رسی سے مشکین باندہ لین وجاء الی الآخر فضربہ ضربۃ اشد منہ حتی خر علی وجہہ پہر چہوٹے بھائی کو اوس سے زیادہ زور سے طمانچہ مارا وہ بہی موںہہ کے بہل گرا ثم انہ کتفہ کتفا وثیقا پہر اوسکے بہی مشکین باندہ لین بس دونون رو کے کہنے لگی کہ ای شیخ تیرے زوجہ نے تو ہمین مہمان کیا اور تو نے ہماری ساتہہ یہہ سلوک کیا اما تخاف اللہ آیا تو خدا کا خوف نہین کرتا اما تراعی قرابتنا من رسول اللہ آیا تو رعایت ہمارے باب مین قرابت رسولخدا کی بہی نہین کرتا اوس لعین نے کچہہ خیال نکیا اور کہینچتا ہوا حجرے سے باہر لیگیا وبقیا مکتفین الی الفجر وہما یبکیان رات بہر وہ یتیم مسلم مشکین بندہی کہڑی کہڑی رویا کیے جب صبح ہوئی تو وہ بیدین قتل کرنے فرات پر لیچلا زوجہ اوسکے اور بیٹا اور غلام اوسے خوف خدا دلاتے تہے وہ لعین کچہہ نہ سنتا تہا جب وہ فرات پر پہنچا تو تلوار کہینچے فمانعتہ زوجتہ فنعق علیہا حتی طار عقلہا بس زوجہ اوسکے مانع ہوئی اوس لعین نے ایک تلوار اپنے زوجہ کو ماری کہ بیہوش ہو گئے پہر غلام کو تلوار دی کہ جا کی ان دونون کو قتل کر جب وہ قریب آیا ایک صاحبزادہ بولا یا اسود ما اشبہ سوادک بسواد بلال اے اسود رنگ تیرا کسقدر

مشابہ ہے بلال سے وہ بولا اي صاحبزادو تم کون ہو وہ یتیم مسلم بولے کہ یا اسود نحن عترۃ نبیک
اے اسود ہم عترت تیرے نبي کے ہین جو ہین یہہ سنا غلام نے تو وہ غلام پاؤن پر گر پڑا اور قدم چوم کر
بولا واللہ مین نہین چاہتا کہ رسولخدا میرے دشمن ہون یہہ کہکے فرات کے پار چلا گیا وہ لعین
پکارا کہ اے غلام تو نے میرے نافرماني کے وہ بولا کہ مینے خدا کي اطاعت کي اگرچہ تیري نافرماني
کے پہر بیٹے سے بولا تو جا کے قتل کر ان دونون کو جب وہ قریب پہنچا تو دونون صاحبزادے بولے یا شابّ
اما ترحم علی شبابک هذا من نار جهنم اے جوان تو رحم نہین کرتا اپني جواني پر کہ باین رعنائے
داخل جہنم ہو وہ بولا تم کون ہو قالا نحن عترة نبیک دونون نے فرمایا ہم عترت تیري نبي کے
ہین تیرے باپ نے ناحق ہمارے قتل کا ارادہ کیا ہے وہ بہي پاؤن پر گر پڑا اور پہر فرات کي پار چلا گیا پکارا
وہ لعین کہ تو نے میرے نافرماني کے وہ بولا خدا کي مینے اطاعت کي اگرچہ تیرے نافرماني کے فقال
و اللہ ما یتولی قتلکما غیري بولا قسم ہے خدا کي کہ سوا اوس لعین کے تمہین کوئي قتل نہ کریگا یہہ کہکے تلوار
لیکے آیا بیٹے نے اگر منع کیا اوس سنگدل نے پہلے اپني بیٹے کي تلوار ماري کہ وہ دنیا سے گذر گیا پہر متوجہ ہوا قتل پر
یتیمون کے فلما رآیاہ تباکیا پس جب اونہون نے دیکہا بے اختیار رونے لگے اور بولے یا شیخ اذهب
بنا حیین الی ابن زیاد لیصنع ما یرید اے شخص تو ہمین زندہ ابن زیاد پاس لیے چل جو چاہے وہ ہمارے
حق مین کرے فقال لیس لکما من سبیل پس وہ لعین بولا ہرگز یہہ نہو گا پہر بولے ان کان مرادک اخذ
المال فبعنا في السوق وانتفع باثماننا اے شیخ اگر مراد تیرے حصول مال ہے پس ہمین بازار مین بیچلے
اور قیمت سے ہمارے فایدہ مند ہو اور ہمین قتل نہ کر وہ بولا یہہ نہے ہوگا پہر فرمایا اونہون نے
یا شیخ اما ترحم صغر سننا اے شیخ ہمارے یتیمي اور کم سني پر بہي تو رحم نہین کرتا وہ لعین بولا کہ خدا
نے تمہارے لیئے میرے دل مین رحم نہین خلق کیا فقالا دعنا لنصلي پس ناچار ہوکر بولے کہ خیر اگر قتل ہي
کرتا ہے تو ہمین چہوڑ دے کہ ہم نماز پڑہ لین وہ بولا کہ نماز پڑہو اگر کچہہ نماز تمہین نفع بخشے پس اون دونون
بہائیون نے وضو کر کے چار رکعت نماز پڑہ کے ہاتہہ اپنے سوئے آسمان بلند کیئے اور یون دعا کرنے
لگے یا عدل یا حکیم احکم بیننا وبینه بالحق اے خداوند عادل اي حاکم محکم کار حکم کر تو درمیان

ہمارے اور ہمارے قاتل کے فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقَدَّمَ اللَّعِيْنُ اِلَى الْاَكْبَرِ وَضَرَبَ عُنُقَهٗ فَسَقَطَ اِلَى الْاَرْضِ وَتَخَوَّرَ بِدَمِهٖ ہنوز وہ دونون یتیم دعا سے فارغ نہوي تھے کہ وہ سنگدل آگے بڑھا اور بڑے بھائی کے گردن پر ایک تلوار زور سے لگائی کہ سر اقدس اوسکا کٹکے گر پڑا اور بدن خون مین لوٹنے لگا فَصَاحَ اَخُوْهُ وَجَعَلَ يَتَمَرَّغُ فِي دَمِهٖ چھوٹے بھائی نے یہہ حال دیکھکر نعرہ مارا اور خون مین بھائی کے لوٹنے لگا اور کہتا تھا وَا اَخَاهُ وَا قِلَّةَ نَاصِرَاهُ افسوس اے بھائی مجھے اکیلا چھوڑ گئے افسوس کوئی ہمارا مددگار نہین ہے بعد ازان خون بھائی کا لیکر مونہہ پر ملتا تھا اور کہتا تھا هٰكَذَا اَلْقَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ایسے صورت خدا اور رسول خدا سے ملاقات کرون گا ثُمَّ ضَرَبَ اللَّعِيْنُ عُنُقَهٗ پھر اوس بے رحم نے چھوٹے بھائی کے بھی تلوار لگائے اور اوسکا سر اقدس بھی بدن سے جدا ہوگیا اور بدن اوسکا اپنے خون مین لوٹنے لگا وَوَضَعَ رَاْسَيْهِمَا فِي الْمِخْلَاةِ وَرَمٰى بِاَبْدَانِهِمَا فِي الْفُرَاتِ اور اوس لعین نے سرون کو دونون کے توبڑے مین رکھا اور بدن کو فرات مین پھینک دیا فَاعْتَنَقَا وَطَفَا فِي الْمَاءِ پس وہ دونون بھائی آپسمین بغلگیر ہوکے غرق دریاے رحمت ایسے ہوے اور وہ توبڑا لاکر اوس شقی نے ابن زیاد کے سامنے رکھدیا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِمَا قَامَ ثُمَّ قَعَدَ وَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا پس جب ابن زیاد نے اون سرون کو دیکھا تین مرتبہ تعظیم کو اوٹھا اور بیٹھا پس بولا کہ کیون قتل کیا انھین وہ بولا کہ مال کے لیے ابن زیاد نے پھر پوچھا کہ انہون نے وقت قتل کچھہ کہا بھی تھا وہ شقی بولا ہان کہا تھا کہ ہمین ابن زیاد کے پاس لیچل جو چاہے وہ ہمارے حق مین کرے مگر مینے قبول نکیا تو پھر کہنے لگے کہ ہمین بازار مین چل کے بیچ لے بہت ہے اوس شقی نے قبول نکیا تو پھر بولے کہ اے شیخ ہمارے کم سنی پر رحم نہین آتا اوس شقی نے کہا کہ میرے دل مین خدا نے رحم نہین خلق کیا پس ابن زیاد بولا کہ اگر تو انھین زندہ لاتا تو تجھے بہت انعام دیتا پھر خفا ہوکے ایک دوستدار آل رسول اوسکے مجلس مین کھڑا تھا اوس سے کہا کہ اسے لیجا اور وہین اسے بھی قتل کر جہان اس لعین نے انھین قتل کیا ہے اور یہہ دونون سر دریا مین ڈالدے پس وہ شخص لیچلا اور کہتا تھا کہ قسم بخدا کہ اگر ابن زیاد اپنے بادشاہت مجھے دیتا تو ایسی خوشی مجھے نہوتی جب فرات پر لایا

تو انکہین نکالین اوس شقی کی اور کان کاٹے پہر ہاتہہ پاؤن کاٹے پہر واصل جہنم کیا اور پہر دونون حرامزادون کے فرات مین ڈال دیئے پس بدن اون کے پانی سے باہر نکلے اور سر اون سے لیے پہر ڈوب گئے اور سر اوس لعین کا اوس مومن نے برچھے پر رکھکے بازار مین نصب کیا لڑکے ڈھیلے مارتے تھے اور کہتے تھے هٰذا قاتل ذرية الرسول یہہ لعین قاتل ہے ذریت رسول کا لعنه الله واخزاه في العذاب الشديد روایت ہفتاد وسوم گفتگوی محمد حنفیہ جناب امام زین العابدین سے مقدمہ امامت مین اور خاتمہ حال جناب زینب پر في الخرائج الجرائح روي عن ابي خالد الكابلي قال دعاني محمد بن الحنفية بعد قتل الحسين الي المدينة وكنا بمكة کتاب خرائج الجرائح مین روایت کی ہے ابو خالد کابلی سے کہ کہا اوس نے بلایا مجھے محمد حنفیہ نے بعد شہادت جناب امام حسین کے جب جناب امام زین العابدین مدینے مین شام سے آئے اور ہم مکہ مین تھے فقال صر الي علي بن الحسين وقل له انا الكبر ولد امير المؤمنين بعد اخوي الحسن والحسين پس کہا محمد ابن حنفیہ نے کہ جا تو علی ابن الحسین کے پاس اور کہہ میری طرف سے کہ بڑا بیٹا ہون مین جناب امیر المومنین کا بعد اپنے بہائیون حسن اور حسین کے وانا احق بهذا الامر منك اور مین محق اور سزاوار تر ہون ساتہہ عہد امامت کے تمسے فينبغي ان تسلمه الي وان شئت فاختر حكما نتحاكم اليه پس سزاوار ہے تمہین کہ تسلیم امر امامت میری جانب کرو اور اگر چاہو کوئی حکم اختیار کرو تا حکم کرواوین ہم اوس سے اور محاکمہ کرین طرف اوسکے پس گیا مین اور کہا مینے پیغام محمد کا فقال ارجع وقل له پس حضرت نے سنکر فرمایا پہر جا تو اور کہہ اون سے میری جانب سے یا عم اتق الله ولا تدع ما لم يجعل الله لك اے چچا ڈرو خدا سے اور نہ طلب کرو وہ چیز کہ خدا نے وہ تمہارے واسطے مقرر نہین کی فان ابيت فبيني وبينك الحجر الاسود پس اگر تم انکار کرو تو مجہہ مین اور تم مین حجر الاسود حکم ہے فان من يشهد له الحجر الاسود فهو الامام پس جسکے واسطے حجر الاسود گواہی دی پس وہ امام ہے پس پہر آیا مین یہہ جواب لیکے اور عرض کے خدمت مین محمد کے فقال قل له لقيتك پس محمد ابن حنفیہ نے کہا کہہ اون سے کہ ملاقات کرونگا مین تمسے راوی کہتا ہے پس جناب امام زین العابدین تشریف لائے اور جلد خانہ کعبہ کو چلے دونون صاحب تو مین بہی

ساتھ تھا تا انکے پیچھے قریب حجر الاسود کے فقال علی بن الحسین تقدم یا عم فانک اسن فاسئله الشهادة پس جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ای چچا تم بزرگ ہو تم گواہی حجر الاسود سے طلب کرو اپنے واسطے فتقدم محمد فصلی رکعتین و دعا بدعوات ثم سال الحجر بالشهادة له ان کانت الامامة له فلم یجبه بشیء پس محمد نے دو رکعت نماز پڑھے اور دعا کی پھر سوال کیا حجر الاسود سے کہ اگر میں امام حق ہوں تو اے حجر الاسود تو گواہی دی اوپر امامت کے پس حجر الاسود کو آواز نہ نکلی ثم قام علی بن الحسین علیه السلام فصلی رکعتین ثم قال ایها الحجر الذی جعلک الله تعالی شاهدا لمن یوافی بیته الحرام من وفود عباده پس اونے بھی امام اور دو رکعت نماز پڑھے پھر فرمایا ای حجر کہ گردانا ہے خدا نے تجھے گواہ واسطے اوس شخص کے کہ آتا ہے خانہ کعبہ میں اور نازل ہوتا ہے یہاں ان کنت تعلم انی صاحب الامر و انی الامام المفترض الطاعة علی جمیع عباد الله فاشهد لی لیعلم عمی انه لا حق له فی الامامة ای حجر الاسود اگر تو جانتا ہے کہ میں صاحب حکم اور میں امام واجب الطاعت ہوں سب بندگان خدا پر پس گواہی دے میرے تا جانے چچا میرے کہ نہیں ہے حق اونکا امامت میں فانطق الله الحجر بلسان عربی مبین فقال پس گویا کیا خدا نے حجر الاسود کو بزبان عربی فصیح پس کہا حجر الاسود نے یا محمد بن علی سلّم الی علی بن الحسین الامر اے محمد ابن علی تسلیم کر طرف علی ابن الحسین کے امامت کو فانه مفترض الطاعة علیک و علی جمیع عباد الله دونک و دون الخلق اجمعین پس تحقیق کہ جناب امام زین العابدین واجب الطاعت ہیں تیرا اور سب بندگان خدا پر فقبل محمد بن حنفیة رجله و قال الامر لک پس محمد بن حنفیہ نے حضرت کے پاؤں چومے اور کہا امامت تمہاری ہے واسطے اور دوسری روایت میں ہے کہ حجر الاسود نے یہ کہا یا محمد بن علی ان علی ابن الحسین حجة الله علیک و علی جمیع من فی الارض و من فی السماء مفترض الطاعة فاسمع له و اطع اے محمد بن علی تحقیق کہ علی ابن الحسین حجت خدا ہیں تیرا اور سب اہل زمین و آسمان پر اور واجب الطاعت ہیں پس اطاعت کرو فقال محمد سمعا و طاعة یا حجة الله فی ارضه و سمائه پس محمد ابن علی نے

کما بسر و چشم اطاعت کرونگا اے حجت خدا بیچ آسمان و زمین کے وَقِیلَ اِنَّ ابنَ الحَنَفِیَّۃِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِکَ اِزَاحَۃَ الشُّکُوکِ فِی ذٰلِکَ اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ محمد بن حنفیہ نے واسطے رفع شک کے کیا تھا کہ کسیکو شک امامت مین حضرت کے باقی نرہے اور ایسے کتاب مین جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے قَالَ کَانَ عَبدُ المَلِکِ ابنُ مَروَانَ یَطُوفُ بِالبَیتِ وَعَلِیُّ بنُ الحُسَینِ عَلَیهِمَا السَّلاَمُ یَطُوفُ بَینَ یَدَیهِ فَلاَ یَلتَفِتُ اِلَیهِ وَلَم یَکُن عَبدُ المَلِکِ یَعرِفُهُ بِوَجهِهٖ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ عبد الملک بن مروان طواف خانہ کعبہ مین مشغول تھا اور جناب علی ابن الحسین بھی طواف مین سامنے اوسکے مشغول تھے اور عبد الملک کیطرف التفات نکرتے تھے اور عبد الملک حضرت کو نہ پہچانتا تھا پس عبد الملک بولا یہہ کون ہے کہ سامنے میری پھرتا ہے اور التفات میریطرف نہین کرتا فَقَالَ لَہٗ هٰذَا عَلِیُّ بنُ الحُسَینِ پس کسی نے کہا یہہ علی ابن الحسین ہین فَجَلَسَ مَکَانَهٗ وَقَالَ رُدُّوهُ اِلَیَّ فَرَدُّوهُ پس وہین بیٹھہ گیا اور کہا کہ پھیر لاؤ انھین میریطرف پس پھیر لائے حضرت کو عبد الملک کے پاس فَقَالَ لَہٗ یَا عَلِیَّ بنَ الحُسَینِ اِنِّی لَستُ قَاتِلَ اَبِیکَ فَمَا یَمنَعُکَ مِنَ المَصِیرِ اِلَیَّ پس عبد الملک حضرت سے بولا اے علی ابن الحسین مین تمہارے پدر بزرگوار کا قاتل نہین ہون کیا باعث ہے کہ آپ میرے پاس نہین آتے فَقَالَ عَلَیهِ السَّلاَمُ اِنَّ قَاتِلَ اَبِی اَفسَدَ بِمَا فَعَلَهٗ دُنیَاهُ عَلَیهِ وَاَفسَدَ اَبِی عَلَیهِ آخِرَتَهٗ فَاِن اَحبَبتَ اَن تَکُونَ کَهُوَ فَکُن پس حضرت نے فرمایا بتحقیق کہ قاتل نے میرے پدر بزرگوار کے فاسد کیا قتل سے اوسکے دنیا کو اون پر اور فاسد کیا شہادت پدر بزرگوار نے میرے قاتل کے آخرت کو پس اگر دوست رکھتا ہے تو کہ ہو مثل اون کے قاتل کے تو ہو فَقَالَ کَلاَّ وَلٰکِن صِر اِلَینَا لِتَنَالَ مِن دُنیَانَا پس عبد الملک بولا کہ معاذ اللہ کہ مین مثل آپ کے پدر بزرگوار کے قاتل کے ہون لیکن مراد میرے یہہ ہے کہ آؤ ہمارے پاس تا کہ ہمارے دولت سے آپکو فایدہ پہنچے اور ہم آپ سے کچھہ سلوک کرین فَجَلَسَ زَینُ العَابِدِینَ وَبَسَطَ رِدَاءَهٗ فَرَمٰی فِیهِ کَفًّا مِن حَصَاتِ المَسجِدِ وَقَالَ پس یہہ کلام عبد الملک سے سنکے جناب امام زین العابدین علیہ السلام بیٹھہ گئے اور ردائے مبارک کو پھیلا دیا اور سنگریزے مسجد کے اوسمین ڈال دیئے اور یہہ درگاہ الٰہی مین عرض کے اَللّٰهُمَّ

آیہ حرمتہ اولیائک عندک خداوند دکھا تو اسے حرمت و عزت اپنی دوستون کی جو تیری نزدیک ہے فازداد عمودہ مملوءً درّاً یکاد شعاعہما یختلف الابصار پس ناگاہ روائے مبارک موتیون سے بھر گئی ایسے موتی کہ اون کے شعاع اور چمک سے آنکھین خیرہ ہوئی جاتی تھین فقال لہ من تکون ہذہ حرمتہ عند ربہ یحتاج الی دنیاک پس فرمایا اے عبدالملک جسکی یہہ حرمت و عزت ہے پیش خدا وہ محتاج ہوگا تیرے دنیا کا ثم قال اللہم خذہا فما لی فیہما حاجۃ پھر درگاہ باری مین عرض کیے خداوندا ایسے کہ تیرے بندے علی ابن الحسین کو اسکے کچھ احتیاج نہین آہ آہ ایسے بزرگوار اور برگزیدہ خدا کو اہل کوفہ و شام نے شتر برہنہ پر سوار کیا تھا گردن شریف مین ایسا بھاری طوق ڈالا تھا کہ گلوے مبارک سے خون ـ جاری تھا اور اس کنارہ کشتی پر بیٹھے ایک دن چین نہ لینے دیا چنانچہ بعض ثقہ و معتبرین نے نقل کیا ہے کہ ہم تجارت کو شام کے طرف جاتے تھے اور پہونچے ایک مقام پر کہ وہان سے شام تو فرسخ تھا فرأیت فی الصحراء حجرۃ من طین فیہما قبرین مقدماً و مؤخراً پس دیکھا اوس صحرا مین ایک کچا حجرہ بنا ہے کہ اوسمین دو قبرین تھین ایک آگے تھے اور ایک پیچھے تھی اور ایک شخص قبر مقدم پر قرآن پڑھتا تھا پس بیٹھے اوسے سلام کرکے کہا کہ ایشخص ہمسے ان قبرون کا حال بیان کر فبکی الرجل یہہ سنکے وہ شخص رونے لگا و قال ہذہ القبر المقدم قبر زینب بنت علی و المؤخر قبر فضۃ جاریۃ الزہراء اور بولا اے شخص یہہ قبر جو مقدم ہے یہہ قبر زینب خاتون دختر علی ابن ابیطالب کی اور دوسری قبر فضہ کنیز جناب فاطمہ زہرا کی ہے کہا اونہون نے کہ ایمرد خبر دے ہمین کہ یہہ دفن کیونکر ہوئین یہان کہ یہہ مقام کہان اور دختر فاطمہ کہان بکی الرجل و قال اور زیادہ رونے لگا وہ شخص اور بولا لما مضت بعد قتل الحسین علیہ السلام سنتان فصاعداً جب گذرے بعد قتل جناب امام حسین دو برس یا زیادہ اور یزید زندہ تھا اور عبدالملک بن مروان اوسکی طرف سے حاکم تھا تھے عبدالملک کہ جسنے معجزہ حضرت کا دیکھا تھا فکتب لیزید من عداوۃ الحسین پس لکھا یزید کو عبدالملک لعین نے عداوت امام حسین سے ان علی بن الحسین عزم للخروج بطلب دم ابیہ الحسین کہ ای یزید علی ابن الحسین نے ارادہ خروج کا کیا ہے اپنے طلب خون حسین کے یجمع الناس

مخفیا ومهیئا الجنود والعساکر یا امیر المؤمنین جمع کرتا ہے لوگوں کو مخفی اور مہیا کرتا ہے فوج و لشکر
لشکروں اے امیر المومنین پس غصے ہوا یزید اور لکھا اوسکو لحبسه بنفسه دون الحرم والاطفال کہ قید کر
فقط اوسیکو سواے حرم و اطفال کے اور جلد دمشق میں بھیج دے فقیده عبد الملک بن مروان وارسله
من المدینة الی الشام پس قید کیا عبد الملک بن مروان لعین نے اور روانہ کیا حضرت کو مدینے سے شام کو
فاثقله حدیدا بالغل والسلاسل فی یدیه ورجلیه پس اوس شقی لعین نے جناب امام زین العابدین کے
گلے میں بھاری طوق پہنایا اور ہاتھ پاؤں میں زنجیریں پہنائیں اور بہت لعین نگہبانی کو ساتھ گئے وکانت فی هذه
الایام زینب بنت علی مریضة اور جناب زینب اون دنوں میں بیمار تھیں لکنها لما سمعت رحلة
الی الشام وحیدا فریدا بکت بکاء عظیما مگر جب سنا جناب زینب نے کہ میرا بھتیجا نشان حسین اکیلا
جاتا ہے شام کو بہت روئیں اور بولیں لا آخذ ذیله عن یدی ابدا نہ چھوڑوں گی میں دامن اوسکے
کبھی کا اور اوسے اکیلا نہ جانے دونگی میں وآخذ به من المدینة الی الشام اور میں جاؤں گی ساتھ اوسکے
مدینے سے شام کو فاصرت ومضت به مع فضة فی هودج علی الجمل پس بہت اصرار کیا تا آنکہ چلیں
ایک ہودج میں سوار ہو کے فضہ کو ساتھ لیکے اور اہل تواریخ نے لکھا ہے کہ اہل مدینہ نے بہت جناب زینب کو
منع کیا کہ اے دختر زہرا شام کے صدمے بھول گئیں کہ وہاں شتر برہنہ پر سوار بے نقاب گئیں اور قید رہیں
جناب زینب رونے لگیں اور بولیں کہ اے صاحبو تم مجھے منع کرتے ہو نہیں دیکھتے کہ بھتیجا میرا اکیلا جاتا ہے
کیا محبت تھی جناب زینب کو جناب امام حسین سے کہ اون کے فرزندوں پر فدا تھیں غرض سب سے رخصت
ہوئیں اور چلیں ساتھ اون کے فلما بلغ علی بن الحسین معها فی هذه الصحراء قام یوما ولیلة
پس جب پہنچے جناب امام زین العابدین اس صحرا میں تو ایک رات و دن یہاں قیام کیا فانتبهت زینب
لصلوة الفجر باکیة پس جناب زینب صبح کو روتے ہوئے جاگیں وقالت یا ابن اخی فداک روحی
انی رأیت فی رؤیای ان اخی الحسین المظلوم یقول اور بولیں اے فرزند برادر مظلوم قربان
ہوں تجھ پر میں نے دیکھا ہے خواب میں اپنے برادر مظلوم کو کہ فرماتے ہیں یا اختی زینب انی
مشتاق للقائک اے بہن زینب میں تمہارا بہت مشتاق ملاقات ہوں وعز علی فراقک

فعجلي لان تكوني عندي في هذه الليلة اور زینب دشوار ہے حسین پر جدائی تیری پس جلد آؤ کہ آج
شب میرے پاس ہو گیا محبت سے مجھے بہن بھائی میں فعلمت يا ابن اخي ان رحلتي في يومنا هذا من الدنيا
پس جانا میں نے کہ اے فرزند برادر کہ آج رحلت ہی میری دنیا سے اودعك الآن حفظك الله
الرحمن من جنود الشيطان اب میں وداع کرتی ہوں تمہیں خدائے رحمن محفوظ رکھے تمہیں لشکر شیطان سے
فبكى علي بن الحسين على عمته بكاء كاد يفرق روحه عن بدنه پس حضرت عزت جناب زینب پر
اسقدر روئے کہ قریب تہا روح اقدس بدن شریف سے جدا ہو جاوے وقال يا عمتي والله فراقك
لي اعظم المصائب اور فرمایا اے پہوپہی واللہ جدائی تمہاری بڑی مصیبت ہی مگر یہہ خاطر جمع رکہو
کہ بعد تمہارے دفن کے یہہ لعین مجھے شام تک نہ لیجا سکیں گے میں مدینہ میں روضۂ رسولخدا پر یہیں سے چلا جاؤنگا
پس جناب زینب روکے فضہ سے بولیں یا فضة اني ذكرت في هذا الصحراء شجرة مسمى بالنغز هو اطيب
الأشجار اے فضہ یاد کیا میں نے کہ اس جنگل میں ایک درخت ہی کہ نام اوسکا نغز ہے اور خوشبو ہے مثل صندل کے
اور اگر کے لما قتلوا اخي الحسين ونصبوا راسه على القنا وقيدونا بالظلم والعناء جب شہید کیا
تہا لعینوں نے میرے بہائی حسین کو اور سر کو اون کے نیزہ پر رکہا تہا اور ہمیں قید کیا تہا اور شام کو لیچلے تھے
فنزل عسكرهم في هذا المقام پس لشکر اونکا اس جا اوترا اذا رايت حامل السنان كان على سنانه
راس الحسين اوسوقت دیکہا میں نے ایک نیزہ وار کو جسکے نیزہ پر سر میرے بہائی مظلوم کا تہا
وصل الرمح بشجر النغز اوس نیزہ وار نے نوک نیزہ ملا دی اوس درخت سے فحينئذ كان راس
الحسين على غصن من اغصانه پس اوسوقت تہا سر حسین کا ایک شاخ پر اوس درخت کے شاخوں
سے يجري الدم عن حلقه وتلى القرآن اوسوقت میرے بہائی کے حلق سے خون بہتا تہا
اور وہ قرآن پڑہتے تھے فاطلبي هذه الشجرة لي لان اودعه ڈہونڈ اے فضہ اوس درخت کو
کہ میں اوسکو رخصت کرلوں غرض فضہ نے بعد تلاش کے پایا اوس درخت کو اور عرض کی پس حضرت
زینب اوٹہیں بکمال ضعف و نقاہت فخرجت عن الفسطاط واتت تحت الشجرة ولاذت
به اور خیمے سے نکل کے آئیں زیر درخت اور لپٹ گئیں وتبكي قائمة باعلى صوتها اور وہ مخدومہ

کہڑے روتی تہین بلند آواز سے اور کس بیتابی سے کہتی تہی وَا اَخَاہُ وَا مَظْلُوْمَاہُ وَا ذَبِیْحَاہُ وَا حُسَیْنَاہُ اے بہائی میرے اے مظلوم تشنہ لب اے ذبیح بیسبب اے حسین میرے فِدَاکَ اُخْتُکَ ھٰذِہٖ قربان ہو بہن تمہاری فَجَعَلَتْ تُکَرِّرُ ھٰذَا الْقَوْلَ پس بار بار کہکے روتی تہی وَکَانَ فِیْ قُرْبٍ مِنَ الشَّجَرِ بُسْتَانًا لِّلْمُعَاوِیَۃِ اور اوس درخت سے قریب ایک باغ تہا معاویہ ملعون کا وَمُنْتَظِمُ الْبُسْتَانِ کَانَ زُبَیْرَ بْنَ التَّمِیْمِ الْمَلْعُوْنَ اور منتظم اوسکا یعنی باغبان اوسمین زبیر ابن تمیم تہا لَمَّا سَمِعَ بُکَاءَھَا خَرَجَ عَنِ الْبُسْتَانِ وَجَاءَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ وَکَانَ بِیَدِہٖ اَوْزَارٌ مِنَ الْحَدِیْدِ لِانْتِظَامِ اَرْضِ الْبُسْتَانِ پس اوس شقی نے آواز گریہ زینب سنی تو باغ سے باہر نکلا اور وہان آیا اور اوسکے ہاتہہ مین اوزار آہن زمین درست کرنیکا تہا مثل بیلچے کے جب اوس شقی کو معلوم ہوا کہ زینب دختر زہرا خواہر امام حسین ہے فَضَرَبَ الْمَلْعُوْنُ عَلٰی ظَہْرِھَا اوس ملعون نے عداوت سے ایک بیلچہ اس زور سے پشت مبارک زینب غمدیدہ سوگوار پر اوسکے مارا کہ آسمان ہل گیے فَخَرَّتْ بِوَجْہِھَا مَغْشِیَّۃً عَلَی الْاَرْضِ پس جناب زینب اوسکے صدمہ سے موںہہ کے بہل زمین پر گر پڑین فَمَاتَتْ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ شَہِیْدَۃً اور روح اقدس اون کے درخت کے تلے جنت عدن کو پرواز کر گیے جناب امام زین العابدین کا عجب حال تہا اور اعجاز سے حضرت نے ہاتہہ اور پاؤن زنجیرون سے نکالے اور نعش زینب کو خیمے مین لیکے پس غسل و کفن دیکے نماز پڑہے اور دفن کیا اور مدینے کو تشریف لیگئے اور فضہ نے قبر زینب سے مفارقت نکی حَتّٰی مَاتَتْ بَعْدَھَا فِیْ بَعْضِ السِّنِیْنَ تا آنکہ بعد اون کے کئی برسون کے انتقال کیا اور پائین پا دفن کیے گئی اس حجرہ خام مین کہ بنایا گیا ہے مٹی سے پس ایسے شخص جس قریہ مین مین رہتا ہون یہان سے بہت نزدیک ہے یہہ سب ماجرا آنکہون کا دیکہا ہوا میرے بزرگون نے بیان کیا ہے چنانچہ جب وہ نالہ و افغان امام مظلوم کا زینب مغموم پر بیان کرتے تہے تو کسی مین تاب سننے کی نہ تہی

روایت ہفتاد و چہارم سوید ابن غفلہ سے وبدبۂ جناب امیر اور ساتہہ ہونا نیکے کا اور نکلنا قنبر سے مثال کا بہر حال محشر اور آنا جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء کا سیدان حشر مین عَنْ سُوَیْدِ ابْنِ غَفْلَۃَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ فَوَجَدْتُہٗ

جالسًا علی بساطکم اجل فی الدار غیرہ سوید ابن غفلہ سے منقول ہے کہ ایک دن مین دولت سرای
جناب امیر مین داخل ہوا دیکھا حضرت کو کہ ایک بوریی پر بیٹھے ہین سوا اوس کے کچھہ اور فرش گھر مین نہین ہے
فقلت لہ یا امیر المومنین ما اری فی الدار غیر ہذا البساط و بید الخلافۃ یعنے عرض کیے
یا امیر المومنین مین اس گھر مین سوا اس بوریے کے کچھہ نہین دیکھتا حالانکہ آپ بادشاہ زمان اور خلیفہ وقت
ہین حضرت نے یہہ سنکے فرمایا اے سوید ہم کچھہ مہیا نہین کرتے اس دار فنا کیلیے ولنا دار
قد حملنا الیہا خیر المتاع و نحن منتقلون الیہا اے سوید ہمارے واسطے ایک گھر ہے کہ بہترین
متاع اوس کیلیے ہمنے مہیا کی ہے اور قریب ہی کہ منتقل اوسکی طرف ہوجائین فی الحدیث عن
الباقر علیہ السلام اذا بلغ الرجل اربعین سنۃ نادی مناد من السماء دنا الرحیل حدیث
مین وارد ہے کہ جناب امام محمد باقر سے کہ جب آدمی کا چالیس برس کا سن ہوتا ہی تو منادی آسمان سے
ندا کرتا ہے کہ وقت کوچ کا قریب پہنچا زاد راہ درست کرین جناب امیر ایک مقام پر فرماتی ہین فآہ فآہ
من قلۃ الزاد و طول الطریق و وحشتہا پس افسوس افسوس اوپر ہونے زاد کے اور درازی
سفر کے جب جناب سا شخص یہہ فرماوے تو وای ہی ہمارے غفلت پر کہ ہم نے کوئی نا زاد سفر مہیا کیا
ہے جو یون غافل بیٹھے ہین ایہا الناس فاذکروا اقرانکم الذین مضوا قبلکم بایدٍ عاریۃ
ایہا الناس یاد کرو اپنے عزیزون اور ہمنشینون کو کیسے خالی ہاتھہ آگے تمہاری چلے گئے اور زیر زمین
نہان ہو گئے و کیف محی التراب حسن صورتہم اور کیسے مٹادین خاک نے صورتین اون کے
و کیف اکل الدود السنتہم اور وہ زبانین کہ جن سے انواع انواع کے کلام کرتے تھے کیا
انکی زبانونکو کیڑون نے کھالیا و ضیعت اموالہم و خلت منہم مجالسہم ضایع و برباد ہوئے مال اون کے
جو مشقتون سے جمع کیے تھے اور متصرف ہوئے اون اموال پر وہ لوگ جنکا تصرف اونہین نہایت
ناگوار تھا اور خالی ہو گئی مکان اون کے و حلوا بدار لا یتفقد بینہم اور ایسے مکان مین ساکن
ہوئے کہ نہ وہ کسی کو دیکھ سکتے ہین اور نہ کوئی اونہین دیکھنے جا سکتا ہی اور سب اون کے دیکھنے کو ترس گئے
ولا مونسہم الا الحسرۃ والندامۃ اب کوئی اون کا مونس و ہمدم نہین سوائے حسرت و ندامت کے

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے روایت کی لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ ثَلَاثَةُ اَخِلَّاءَ یعنی ہر مسلمان کیلیے تین دوست ہین فَخَلِیْلٌ یَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ حَتّٰی تَمُوْتَ وَهُوَ مَالُهٗ فَاِذَا مَاتَ صَارَ لِلْوَرَثَةِ پس ایک دوست تو کہتا ہے کہ مین تیرے ساتہہ ہون جب تک تو زندہ ہے اور جب مریگا تو مین تجھسے جدا ہو جاؤن گا وہ دوست تو مال اوسکا ہے وَخَلِیْلٌ یَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ اِلٰی بَابِ قَبْرِكَ وَهُوَ وَلَدُهٗ اور ایک دوست کہتا ہے کہ مین تیرے ساتہہ ہون تیرے قبر تک اور وہ اولاد اوسکے ہے وَخَلِیْلٌ یَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ حَیًّا وَّمَیِّتًا وَهُوَ عَمَلُهٗ اور ایک دوست کہتا ہے کہ مین تیرے ساتہہ ہون تیرے زندگے مین اور بعد موت وہ دوست عمل اوسکا ہے اور ابو الفضل نے جناب صادقؑ سے روایت کی ہے اِذَا بَعَثَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ قَبْرِهٖ خَرَجَ مَعَهٗ مِثَالٌ کہ جب خدا مومن کو قبر سے اوٹہاویگا نکلیگے ایک شکل مجسم ساتہہ اوسکے قبر سے اور آگے آگے اوسکے چلی گے اور عرصۂ محشر مین جہان جہان اوسے ہراس ہوگا وہ شکل کہیگے لَا تَحْزَنْ وَلَا تَفْزَعْ غمگین ہو اور کچھ خوف نکہا اور بشارت دیگی اوسے سرور کرامت کی خدا کیطرف سے حَتّٰی یَقِفَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهٗ تا آنکہ ٹھہریگا وہ مومن حضور خداوند عالم مین فَیُحَاسِبُهٗ حِسَابًا یَسِیْرًا وَّیَاْمُرُ بِهٖ اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمِثَالُ اَمَامَهٗ پس خدائے تعالیٰ حساب آسان اوسے لیگی حکم کریگا واسطے اوسکے دخول جنت کا اور وہ مثال آگے آگے اس کے چلے گے وہ مومن کہیگا یَرْحَمُكَ اللّٰهُ نِعْمَ الْخَارِجُ خَرَجْتَ مَعِیْ مِنْ قَبْرِیْ خدا رحمت کرے تجھے کیا خوب نکلنے والا ہے تو کہ نکلا تو قبر سے میرے اور اوس وقت سے مجھے بشارتین دیتا ہے تا آنکہ یہہ روئے نعمت دیکہا نے یعنی داخل جنت ہوا مین فَمَنْ اَنْتَ یہہ تو بتلا کہ تو کون ہے فَیَقُوْلُ لَهُ الْمِثَالُ اَنَا السُّرُوْرُ الَّذِیْ کُنْتَ اَدْخَلْتَهٗ عَلٰی اَخِیْكَ الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا پس وہ مثال کہیگی مین وہ سرور ہون جسے تو نے داخل کیا تہا دل مومن مین دار دنیا مین خَلَقَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ لِاُسِرَّكَ خلق کیا اوس سرور سے مجھے خدا نے تا آج مین تجھے شاد و مسرور کرون پس اے حضرات مصیبت جناب مظلوم کربلا مین اور شاد کرو جناب فاطمہ اور جناب رسول خدا کو کہ وہ جناب تمہین اپنے بیٹے کے مصیبت پر روتا دیکھکر نہایت شاد ہوتے ہین چنانچہ روایت مین وارد ہے کہ جسجا مجلس ماتم اوس شہید ظلم و جفا کی برپا ہوتی ہے

توجناب سیدہ مع حضرت خدیجہ و آسیہ و مریم تشریف لاتی ہین و فی یدہا خرقۃ تمسح بہا دموع الباکین و تقول دیکھی شفقت اوس جناب کی ہاتھہ مین اوس معصومہ کے ایک رومال ہوتا ہے اوس سے آنسو رونیوالون کے شفقت سے پونچھتی جاتی ہین طوبی لکم یا احبائی تبکون و تعزون علی ولد الغریب الذی لیس ابویہ فی الدنیا خوشا حال تمہارا ای دوستو میرے کہ روتی ہو ایسے مصیبت زدہ آوارہ وطن پر کہ جسکے کوئی دنیا مین نہ ماں ہی نہ باپ ہے انا اشرک معکم فی العزاء و اشفعکم فی القیامۃ ای دوستو میرے تم گھبرانا نہین مین فاطمہ تمہارے ساتھہ رونے مین شریک ہون اور روز قیامت کو تمہین بخشواؤن گی پروردگار عالم سے پس خوشی جناب سیدہ کی خوشی رسولخدا کی ہے اور خوشی اون کی یقینی اور مومنون کی خوشی اسے ہاتھ ہے اور وہ مجسم ہو کر کیا عجب ہے کہ زیادہ تر اوس سے شاد کرے کہ روز قیامت کو کوئی وسیلہ اور کوئی زاد ایسا پاس نہین کہ اوسکے سبب سے بچاؤ ہو گا سوائے محبت انہین برگزیدگان خدا کے کہ وہ روز عجب ہولناک ہوگا کہ کوئی کسی کے کام نہ آسکیگا کہ اپنا نفسی نفسی پکارتے ہون گے یعنی خدایا اپنی بخشش کے امیدوار ہین اور کسی کو اپنے فرزند کا بھی خیال نہو گا مگر نبی ہمارے شفیق امت کہ جسپر اونھون نے نواسے اپنی فدا کیئے وہ اسوقت بھی امتی امتی فرماتے ہون گے یعنی بارالہا میرے امت کو بخشدے غرض خلق خدا اوسوقت پریشان ہو کے دوڑینگے طرف حضرت آدم کے اور کہین گے یا نبی اللہ تم وہ ہو کہ خدا نے سب سے پہلے پردہ دنیا پر تمہین بھیجا یعنی پیدا کیا اور تم پدر ہو ہمارے پس ہمارے آج شفاعت کرو وہ بولین گے ای بندگان خدا مین خود اپنی شفاعت کا امیدوار ہون اور چاہتا ہون کہ خدا مجھکو بخشدے یہہ مایوس ہو کے پھرین گے اور جاوین گے اور نبیون کے پاس مگر اسیطرح مایوس پھرین گے جب کوئی ان کے دستگیری نکریگا تو عجب طرحکا ہراس ان پر طاری ہوگا آئین گے خدمت رسولخدا شفیع روز جزا مین اور عرض کرین گے اے محبوب خدا آج کوئی ہم مددگار اپنا نہین پاتے اور کوئی شفاعت خواہ ہمارا نہین ہوتا آپ ہمارے شفاعت کیجیئے جناب رسولخدا فرماوین گے ای بندگان خدا مین تمہارے شفاعت کو موجود ہون یہہ فرما کے وہ حضرت بامداد امتکے عرصہ محشر مین آوین گے اور ایک منبر نور پر تشریف لیجاوین گے

کہ ناگاہ آواز بلند ہو گی یا اَھلَ المَوقِفِ غُضُّوا اَبْصَارَکُم حَتّیٰ تَجُوزَ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَاءُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰہ
اے اہل محشر بند کرو آنکھین اپنے تا گذرے فاطمہ دختر رسولخدا ایک شخص نے معصوم سے پوچھا کہ
جسوقت جناب سیدہ عرصہ قیامت مین تشریف لائینگی تو آنکھین بند کرنا مردونکا تو بجا ہے مگر عورتون کے
آنکھین بند کرنیکی کیا وجہ ہے کہ یہہ تو آپسمین محرم ہین آہ آہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مظلومہ اس
شکل سے آئینگی کہ کسی کو تاب دیکھنیکی نہو گی ایک ہاتھ مین دندان شکستہ رسول خدا اور دوش راست پر
پیراہن زہر آلودہ حسن اور دوش چپ پر جامہ چاک چاک خون آلودہ امام سر پر عمامہ پر خون علی مرتضے
گود مین نعش محسن شہید پس اس صورت سے متوجہ جانب عرش الہی ہون گے اور اس قدر نالہ و زاری
اور خروش و بیقراری کرین گے کہ سب ملائکہ نالہ و فغان کرنے لگین گے اور انبیاء و مرسل گر گر
پڑین گے جناب فاطمہ عرض کرین گے یا عَادِلُ یا حَلِیمُ اُحْکُم بَینِی وَ بَینَ قَاتِلِ وَلَدِی اے عادل اے
محکم کار حکم کر درمیان میرے اور قاتلان حسین کے اور عرض کرین گے کہ خداوندا میرے پدر بزرگوار
کے ظالمون نے دندان مبارک شہید کیے اور ظالمین میرے گھر مین دروازہ توڑ کر گھس آئے
میرے پہلو کو مجروح کیا یہانتک کہ محسن میرے شکم مین مر گئے خدا ابن عم رسول کے سر پر تلوار
ماری بیٹے حسن کو زہر ملا کے مار ڈالا اور حسین کو تین دن پیاسا رکھ کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے مانند گوسفند
کے ذبح کیا ایک شور گریہ اہل محشر اور ملائکہ سے بلند ہوگا اور دریای غضب الہی جوش مین آئیگا جبرئیل
آوینگے خدمت جناب رسولخدا مین اور عرض کرینگے یا رسول اللہ فاطمہ اس حال سے زیر عرش آئی ہین
جناب رسولخدا بیتاب ہوکر منبر سے اتر ین گے اور جناب فاطمہ سے کہین گے ای بیٹی میری ای پارۂ
جگر میرے الیفاطمہ یہہ فریاد رسی کا وقت ہی [illegible] فریاد کرینگا یہہ دعا کا وقت ہی نہ قہر الہی کو جوش مین
لائیگا جناب فاطمہ رو کر کہین گے ای بابا کیون کر [illegible] وہ زانو جو سینہ حسین پر رکھا گیا اور کیونکر
بہولے مجھے وہ تیغ جو گلوی خشک حسین پر چلے [illegible] لگا ای فاطمہ تہر مین حسین کے آنے کے
راہ دیکھتا ہون کہ ناگاہ جناب امام حسین مع شہدا [illegible] آئین گے بدن تمام ٹکڑے ٹکڑے
عباس شاہ نے کٹائے ایک سمت علی اکبر [illegible] اور سب شہید اوسیطرح خاک و خون مین

نکالیے اور حضرت گود مین نعش اصغر لیے ہوئے عرض کرین گے ربّ شفّعنی فی من بکی علی مصیبتی یعنے خدایا شفاعت میری قبول کر اون لوگون کے حق مین جو میری مصیبت پر روئے ہین یہہ حال جناب فاطمہ دیکھین گے تو ایک چیخ ماریکے رووین گے کہ تمام ملائکہ جناب سیدہ کے رونے سے فریاد و فغان بلند کرین گے بس دشمن اہلبیت کے داخل نار ہون گے اور شیعہ جناب امیر کے داخل بہشت ہون گے اللّٰہمّ اجعلنا من شیعتہ الحمد للہ اوّلاً و آخراً علی ختم الکتاب و نصلّی علی محمّد و آلہ الانجاب الاطیاب و تدعوہ دعاءً لمستجاب ربّنا اغفر لی و لوالدیّ و للمؤمنین یوم یقوم الحساب

تمت بالخیر

الحمد للہ و المنّت کہ

بدلسوزی بسیار و عرق ریزی بیشمار بتصحیح تمام و صحت مالاکلام کتاب خلاصۃ المصائب

مستخرجہ جناب فضیلت کمالات اکتساب مولوی محمد ہادی صاحب بماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۰ ہجری

واقع شہر آگرہ

STATE CENTRAL LIBRARY HYDERABAD

در مطبع احمدی باہتمام مولوی سبحان احمد خان طبع گردید

TO BE ISSUED

CHECKED - 1963

CHECKED